UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224173
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

فریب حسن

ترجمہ

فوسٹ

جو انگلستان کے مشہور و ممتاز جادو نگار مصنف مسٹر

جی ڈبلیو ایم رینالڈس کی منتخب اور لاجواب تصنیف ہے

اور جسکو

جناب خواجہ اکبر حسین صاحب [illegible]

نے فصیح اور بامحاورہ اردو میں ترجمہ فرمایا ہے

بار اول

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

سنہ ۱۸۹۵ع

حق تصنیف اس کتاب کا ازروئے [illegible] مترجم صاحب ممدوح بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود ہے

بخدمت جناب ڈاکٹر حاجی خواجہ حسین صاحب

چیف میڈیکل افسر ریاست بیگن پلی

جناب عالی!

یہ بات مسلم ہے کہ برادرانہ تعلقات کچھ ظاہری رسوم کے محتاج نہین ہوتے - [illegible] یہ اپنی پہلی تالیف جو پورے سال بھر کی محنت مین کامل ہوئی ہے - آپ [illegible] کرنا میرے اور اس کتاب کے لیے باعث افتخار ہے - اس کتاب [illegible] محنت اُٹھانی پڑی - اسکے لیئے اگر مین کچھ مورد تحسین ہو سکتا ہون تو وہ درحقیقت آپ ہی کا حصہ ہے - کیونکہ جو کچھ مین نے سیکھا - اور جسقدر لیاقت بہم پہونچائی - اگر اسکو علم و لیاقت کہا [illegible] آپ ہی کی [illegible] آپ ہی کی تربیت اور آپ ہی [illegible] ہے -

آپ کو معلوم [illegible] انگریزی ناولون سے ترجمہ کے لیئے کسی کتاب کا منتخب [illegible] امر ہے - جارج رینالڈز جو انگلستان کے مشہور و معروف ناولسٹ [illegible] کتاب مین صرف ایک خیالی داستان ہی نہین لکھی - بلکہ غور کی [illegible] پڑھنے والے کے لیئے اعلی درجہ کا اخلاقی سبق - بدکرداری کے زبون [illegible] کے عمدہ اور مسرت آمیز نتیجے ایک دلچسپ قصے کے پیرایے [illegible] ن -

[illegible] بہت سے انگریزی ناول اردو مین ترجمہ ہوے اور برابر ہوتے جاتے [illegible] کرنا سراسر فضول ہے کہ زبان مین یا عمدگی بیان مین مین ان حضرات

کی برابری کرسکونگا - جو اپنے اعلیٰ خیالات اور دلکش عبارات سے پبلک کو اپنی
تصانیف پر محو کر لیتے ہین - مگر میری ناچیز کوششون سے جو کچھ ہوا وہی زیادہ سمجھتا
ہون ناظرین سے امید ہے کہ وہ الفاظ و عبارت پر چندان خیال نہ فرمائینگے -
اور اصل مضمون سے کتاب کی خوبی و عمدگی کا اندازہ کرینگے - فقط

۱۵ - ستمبر ۱۹۴۲ء
بیگن پلی

نیازمند
خواجہ اکبر حسین

فریب حسن

تمہید

ہمارا قصہ اوائل اگست سنہ ۱۴۹۳ء سے شروع ہوتا ہے -

صبح صادق کی دل فریب آمد نے ایلب* کے پاٹون سے تاریکی کے پردون کو اٹھا [illegible] اور ابھی نکلتی ہوئی آفتاب کی زرد زرد شعاعین قلعہ وٹن برگ کے گرجا گھر اور اُسکے [illegible] پر چمک رہی تھین - اس قدیم شہر کے ایک طرف لب دریا سے بیابان صنوبر تک [illegible] لے درخت ہرے بھرے [illegible] رہتے تھے - دوسری جانب لہلہاتی ہوئی چراگاہین [illegible] ل الی کا [illegible] ہوئی تھین - جب آفتاب اس دلفریب [illegible] پر چمکا تو شہر اور قلعہ دار العلوم اور [illegible] کی محلسرا کو [illegible] شہر کے قریب ایک ٹیکرے [illegible] اس نئے روز کی روشنی نے کاروبار کے لیے جگا دیا - اسوقت شہر کے زیرین [illegible] میں اندھیرا تھا -

[illegible] وحشتناک مقام کے مصیبت زدہ ساکنون مین کسی کی آنکھ [illegible] فکر و تردد [illegible] اس بند دریچے پر نہ لگی ہوئی تھی - جسقدر ایک کم عمر لڑکے کی نگاہ جو ایک [illegible] لباس مین تھا - وہ نوجوان نماز کے کونے مین گھاس پر بیٹھا ہوا ارمان بھری [illegible] اُس پہلی شعاع آفتاب کو تک رہا تھا جو اسکے روبرو [illegible] الی تھی - چھ مہینے

---

* ایک ندی کا نام ہے -

اُسنے اُسی غار مین جو ڈن برگ کے تمام قید خانون سے عمیق اور تاریک تھا
گزر دیے تھے۔ زمانہ گذر گیا۔ مگر اُن دنون کے ساتھ جو بڑی سختی سے گذرے
تمام پیاری امیدین بھی رخصت ہو گئی تھین۔ اور اسکا ذہن جو کسی وقت نہایت
تیز تھا۔ اب ایسے خیالات کی پرچھائین سے بھی محروم رہنے لگا۔ جنسے وہ یقین کر
کہ اسکی رہائی قریب ہو گی۔

ہان! اسنے قید خانہ مین اسوقت کا انتظار کرتے ہوے چھ مہینے کاٹے کہ
عدالت مین اپنی بے گناہی ثابت ہو۔ وہ بار بار دعا کرتا اور روتا تھا۔ مگر اُسکی گریہ
رہائی کا باعث نہ ہوئی۔ اُسنے اپنی آنکھین اُس اندھیرے مین بھی بند کرلیں۔ کیونکہ
بچا کر اسی سے اُن مجنونانہ خیالات کا اثر جو اُسکے دل و دماغ پر ہجوم آور تھا دور ہو
مگر افسوس! وہ ہزارون طرح سے اسکے دامن گیر حال ہی رہا۔ حتے کہ اُسکو اندھیرے
وحشت و نفرت ہو گئی۔ اور اسی لیے وہ آفتاب کا بدل مشتاق تھا۔ اس نوجوان
نے کیا جرم کیا تھا جس سے اُسکو یہ قید نصیب ہوئی؟

جرم صرف یہ تھا کہ وہ ایک معزز خاتون سے انتہا درجہ کی محبت رکھتا تھا۔ جسکا نام
”تریزا“ تھا۔ ای تریزا! تیری تصویر اُس تیرہ و تار قید خانے کی اُداسی مین بھی
روبرو مسکراتی ہوئی نظر آتی ہوگی۔ اسکا دل ایسا خوش ہوتا ہوگا۔ جیسے راستہ بھولے
جہاز کے ناخدا کا۔ جسنے ابر کے پھٹے ہوے ٹکڑون سے ستارے کی چمک دیکھ لی ہو۔

ہوتے ہین شب روز تصور مین نظارے
ہے پیش نظر چاند سی تصویر کسی کی

ہان! تجھی سے وہ گرمجوشی کے ساتھ عشق رکھتا تھا۔ اور اتنا عشق۔ جتنا کہ
رکھ سکتا ہے۔ اور تیرے نوجوان دل پر بھی اُسکی آتش محبت بھڑک اُٹھی تھی۔
لیکن وہ غریب۔ عاجز۔ طالب علم۔ اور تریزا اکلوتی بیٹی۔ اور وارث مالک الملک
امیر سلطنت کی۔ اس مغرور امیر کے خیال مین یہ ایک سنگین جرم تھا کہ وہ ناچیز کم

...عالی رتبہ امیر پر ترجیح دی ہے۔ اسلیے کہ وہ خود مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہے ... عادات و اطوار سے بھی بخوبی واقف ہے۔"

... "تو پھر تو نے اپنی خطا کا اقرار کر دیا ؟"

... (حیرت سے) "کیون ! خطا کیسی ؟ بمقتضائے فطرت انسانی کسی کے ساتھ ... بت کرنا خطا ہے ؟ انسان مین عشق ایک ایسی چیز ہے جسکو وہ لوگ بھی روک نہین سکتے ... بلکہ دماغون مین نخوت و غرور کی ہوا سمائی ہوئی ہے۔"

... بے شبہہ۔ ایک ایسی عورت کے ساتھ جو شاہی خاندان کے کسی ممبر سے منسوب ... محبت کرنا اور اُسے عشق کی نگاہون سے دیکھنا خطا ہے۔ اور اس خطا کی سزا موت ہے۔"

... (اپنے مصیبت ناک حال سے واقف ہو کر) "موت ! یہ نہایت ہیبت ناک خبر ہے ... عقل قرین قیاس نہین۔ تو شاید خواب دیکھتا ہے یا بیہودہ بک رہا ہے۔ کیونکہ انسان کی ... عدالتین اسقدر حد سے تجاوز نہین کر سکتین۔"

... عالی قدر امیر ... کا سامنا شخص جو تجھسے عداوت رکھتا ہے یہی کافی ہے ... وقت اس زندان بلا مین قدم رکھا۔ اُسی وقت تیری موت کا فتوی بھی صادر ہو چکا۔"

... "تو نے کیونکر دریافت کیا کہ عدالت کا یہی قصہ ہے۔ تو تو ایک ادنے درجہ ... لبا جج نے تجھکو ... ہیبت کارروائی کے متعلق اپنے مافی الضمیر کی اطلاع ... ہوگی۔ !"

... "مین ان امور کا امتحان کر چکا ہون۔ درحقیقت ... ان بات کو اس شرط پر ... باقی حصہ قید خانے ... حالت مین گزارون۔"

فو... "تیری کیا خطا تھی ؟"

... "خیر اس سے کچھ مطلب نہین۔ میرے لیے جو حکم صادر ہوا وہ یہی ...

پر کھینچا جاؤن۔"

فوسٹ۔ "اس شرط کے سوا جسکو ابھی تونے بیان کیا۔ کوئی اور چیز تجکو نہ بچا سکیگی ؟"

داروغہ۔ "نہین۔ کوئی چیز مجھے بچا نہ سکی۔ (تھوڑی دیر تامل کرکے) ہان مین بھول گیا تھا ایک اور ہیبت ناک تدبیر اس سے بھی زیادہ مہیب تھی۔ جسکے عمل مین لانے کا مین قصد رکھتا تھا۔ مگر میری عقل سلیم اس سے باز رہنے کا سبب ہوئی۔ اور مین نے اس تدبیر سے ہونے والی ثروت و حکومت کی بہ نسبت اس مصیبت و جانکاہی کی مذمت مین بسر ہونا پسند کیا۔"

فوسٹ۔ (خوف سے کانپتا ہوا) "کیا وہ بڑی آفت ڈھانے والی تدبیر تھی ؟"

نوجوان کے اس سوال سے داروغہ نہایت پریشان و بدحواس ہوگیا اور چاہا کہ [illegible] اس ہولناک تقریر سے باز آئے۔ لہذا نوجوان کیطرف مخاطب ہوکر کہا "اس بارے مین کہنے کے لیے مجھ سے اصرار نہ کر"

فوسٹ۔ "میرے شفیق! ضرور مجھے اسقدر بتا دے کہ وہ کون تدبیر تھی جسپر عمل سے تو باز آیا۔ مجھے ایسی مضطرب اور بیتابانہ حالت مین نہ چھوڑ۔"

داروغہ۔ (خوف سے ادھر اودھر دیکھکر) "نہین۔ مین تیری یہ خواہش ہرگز [illegible] سکتا۔ یہ وہی غار ہے۔"

فوسٹ۔ "مجھے اس نعمت سے محروم نہ رکھ۔ دیکھ یہ چیز (اسے تھیلی دکھاکر) مین [illegible] تمام مال بھرا ہوا ہے تیری نذر کیا گیا۔ (غمگین لہجے مین) اور شاید مجھے اسکی ضرورت نہ پڑیگی کیونکہ اب مجکو تو مرنے کے لیے تیار ہوجانا چاہیے!"

داروغہ نے شوق سے اس تھیلی کو لیکر نوجوان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا "اگر تیری خواہش اس امر کے دریافت ہی پر مصر ہے تو سن!: — یہ بیان پشت ہا پشت سے چلا آتا ہے مگر اس سرحد کے باہر کسی کو خبر نہین کہ ایک سو پچاس برس پیشتر ایک بڑا عامل جسکی عمر کا بہت بڑا

حصہ معقولات کے رازون کو افشا کرنے کی جستجو مین گزرا تھا۔ کسی علت مین ماخوذ ہو کر اُسی عالم
مین قید تھا۔ چونکہ اُسکو فن تسخیر جنات و شیاطین مین بخوبی آگہی تھی لہذا جب اسنے دیکھا کہ
میری نسبت سولی کا حکم صادر ہوا ہی تو اسنے اُن نجس عملیات کی قوت کے سبب سے اس
سے بچ نکلا۔ یعنے اُسنے آپ کو کسی جن کے حوالہ کیا۔ جسنے اُسکو اس بلا سے نجات دے کر
آزادی۔ تونگری و حشمت و جاہ سے نہال کر دیا۔ وہ جادو جسکے ذریعہ سے اُس شخص کو جن کی
قدرت نصیب ہوئی اُسنے اُسی دیوار پر لکھدیا ہی۔ اور روایت ہی کہ انسان کی قدرت نہین کہ
اُن نو...ن کو دیوار سے مٹا دے۔ پس یہان سے بچنے کی یہی ایک تدبیر تھی جو بیان ہوئی۔
یہ بات اُس شخص کو نصیب ہو سکتی ہی۔ جو یہ تباہی اپنے آپ پر گوارا کرے" یہ کہکر سرتاپا
کانپتے ہوئے داروغہ نے چراغ اُٹھالیا اور اُس دیوار پر نظر کی جو طالب علم کے بچھونے کے
قریب تھی۔ اور چلایا۔ "ای پروردگار عالم! تو اپنی پناہ مین رکھ!!! وہ لکھا ہنوز باقی ہی۔"
فوسٹ نے جلدی سے اسطرف نگاہ دوڑائی۔

داروغہ۔ (خوف سے) "اسکو ہرگز نہ پڑھ! اگر پڑھیگا تو ابھی وہ جن اس عمل کی اطاعت
...وہ ایک ہولناک صورت مین ہمارے روبرو آکر کھڑا ہو جائیگا۔" یہ کہکر داروغہ چند قدم
پیچھے ہٹ گیا۔ تاکہ روشنی دیوار پر نہ پڑے۔ (پھر فوسٹ کی طرف مخاطب ہو کر) "مین اب
تجھسے رخصت ہوتا ہون۔ آدھے ہی گھنٹے کے اندر افسران سرکاری تجھے لیجانے کے لیے
یہان آئینگے تو تیار رہ!۔" داروغہ چراغ لیے واپس ہوا۔ اور فوسٹ پھر اُسی اندھیرے
مکان رہ گیا۔ جب اُسنے آپ کو تنہا پایا تو خود بخود بہ آواز بلند کہنے لگا۔ "ہان اُس شخص نے خوب
...ہائی کی ایسی بلاخیز تدبیر سے باز رہا۔ خدا مجھے بھی ایسی ہی قوت عطا کرے کہ مین اس
...خواہش کو اپنے دل مین جگہ نہ دون (ایک لمحہ تامل کرنے کے بعد مجنونانہ طور پر) او
...تھا! پیاری تریزا!! تو خوب جانتی ہی کہ مین تیرے لیے سب کچھ کرونگا۔ افسوس! اس
...ساعت کی مدت مین جو ابھی گذری ہی میرے حواس مین کسدرجہ فرق آگیا کاش وہ خوفناک نقل ہی

نہ سُنی ہوتی - جو کسی بلاے ناگہانی کی آواز کی طرح میرے کانون مین گونج رہی ہی - اور جبکا اثر
میرے دل پر بھی ہو رہا ہی - معلوم ہوتا ہی کہ باغیانہ خیالات دل مین پیدا ہوے جاتے ہین
اور مجھے سکھا رہے ہین کہ اس عمل کے ذریعہ سے مین عزت کی اُس بلندی پر پہونچون جہان سے
تھوڑی ہی دیر بعد دوزخ کی دائمی آگ مین پھینکا جاؤنگا - اے تریزا ! تجھسے بغلگیر ہونا - تیری
نازک آوازی و خوش الحانی سے لطف اٹھانا - تیری باحیا اور شرگین آنکھون سے نظر ملانا - آہ
ایسی - یہی میرے لیے حقیقی جنت ہی - اُس مغرور امیر اور اُس ناانصاف جج سے انتقام لینا ہی
میرے لیے بہت بڑی کامیابی کا سبب ہی جو بلادریافت سزا دینے پر آمادہ ہوگیا - ان - انتقام
لینے کی تمنا جو میرے دل مین ساعت بہ ساعت ترقی کر رہی ہی - اسکو نکالنے کے لیے مین جہنم کو
بدل قبول کرونگا - اور ہرگز اس خیال سے باز نہ آؤنگا حالانکہ اُن دونون سے ایک میری پیاری
معشوقہ کا باپ ہی " فوسٹ انھین خیالات مین مستغرق تھا کہ اُس زندان مصیبت کا دروازہ
اور ایک افسر چراغ ہاتھ مین لیے داخل زندان ہوا -

افسر - " فوسٹ ! مین تجھے جج کے سامنے لیجانے کے لیے آیا ہون - جو چند منٹ مین
عدالت گاہ مین اجلاس فرمانے والا ہی -

فوسٹ - (پریشان ہوکر) " مجھے دو چار منٹ کی مہلت دو تاکہ مین اپنی اس دلسوز حالت
پر غور کرون ! "

افسر - (افسوس کے لہجے مین) " مین ایسے اجل رسیدہ شخص کی درخواست کو رد نہین کرسکتا
جسکی زندگی کی چند ہی ساعتین باقی رہگئی ہین " یہ کہا اور چراغ کو زمین پر رکھکے چلا گیا -
فوسٹ کو تنہائی نصیب ہوئی تو اُس افسر کے الفاظ پر غور و تامل سے خیال کرنے لگا - اور
مین سمجھا کہ واقعی اب میری زیست کا پیمانہ لبریز ہوگیا ! مین صرف دو ایک ساعت کا مہمان
بیشک داروغہ نے اس بارے مین کوئی جھوٹ بات نہین کہی - " پھر خاموش کھڑا ہوکر سوچنے لگا
ایک لمحے کے بعد چونک کر - " اے خوفناک تنہائی ! اسوقت میرے مصاحب وہی ہیں

خیالات مین جو مجلو جن کی معرفت رہائی پانے کی ترغیب دے رہے ہین۔ نہین۔ ہرگز نہین۔ مین دنیہ کی ناپائدار عارضی بہبودی کے لیے اپنی آسمانی امیدون کو ہرگز برباد نہ کرونگا۔" یہ کہہ رہا تھا کہ افسر نے دوبارہ آکر کہا "تو نے جسقدر مہلت پائی تھی گذرگئی اب میرے ساتھ چل۔"

"مسٹر۔" مین پھر تجھسے بعجز وانکسار اسقدر متوقع ہون کہ صرف دومنٹ کا وقفہ مجھے دے۔ تاکہ مین اپنے پراگندہ خیالات کو جمع کرلون۔"

"مسٹر" اب بھی مین تیری دل شکنی گوارا نہین کرسکتا۔ گوکہ جج مجھسے برہم ہوجائے۔"

افسر پھر باہر چلا گیا۔ اُسوقت آفتاب کی ذراسی شعاع غار کے اندرونی حصے مین داخل ہو رہی تھی۔ فوسٹ جسکی آنکھین عادت سے زیادہ سرخ ہوگئی تھین قید خانے مین اُسکے ساتھ اِدھر اُدھر ٹہلتا ہوا کہنے لگا۔ "مین ایسے عالم شباب مین اُن سب کو جو مجھے عزیز ہین چھوڑکر مرنے پر کیونکر عازم ہوسکتا ہون؟ پیاری تریزا! ہم پھر ملینگے مین اپنے عشق کا جوش تیرے قدمون پر رکھدونگا۔ اور تیرے باپ اور اُسکے گروہ سے مفصلہ انتقام لونگا۔ میری قسمت مین یہی بدا تھا۔ میری عین آرزو ہے کہ عشق مین کامیاب ہونے اور مخالفون سے انتقام لینے کے لیے زندہ رہون۔" یہکہکر چراغ اٹھا لیا اور اُس دیوار کے قریب گیا جسپر وہ عمل مرقوم تھا۔ مگر قریب پہونچکر اُسکی ہمت پست ہوگئی۔ اور سوچا کہ موت سے ڈرکر خدا کی رحمت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہوجانا ہے۔ بار بار اُسکو اپنی کمعمری اور ناتجربہ کاری کا خیال آتا تھا۔ اور ساتھ ہی موت کا خوف اُسے دیتا تھا کہ کسی طرح اس بلاخیز حالت سے رہا ہونے کا اسباب مہیا کرے آخر اپنی تمام قوتون کو جمع کیا۔ اور آنکھین دیوار کی طرف لگا کر دل مین کہا۔ ایک مرتبہ کوشش کی بدولت یہ سب خیالات پلٹ جائینگے۔ ہان مین وہ کوشش کرونگا جو مجھے دوزخ کی راہ دکھلائے۔" یہ کہکر دیوار کے قریب روشنی لیگیا۔ اور اُس عمل کو پڑھنے

شروع کیا۔

جیسے پورے پورے الفاظ زبان سے ادا ہوے اُسپر ایک بیخودی کا عالم طاری ہوا اور تیورا کے زمین پر گر پڑا۔ ایک مہیب جن انسان کی شکل مین روبرو آکر موجود ہوا جسکے پاس ایک ایسی روشنی تھی کہ اُس سے قید خانہ روشن و منور ہو رہا تھا۔

جن ”تو مجھ سے کیا چاہتا ہی؟“

فوسٹ۔ (اضطراب سے) ”مجھے بچالے۔ اس وحشت انگیز قید سے مجھے رہائی دے

جن ”ہان۔ بیشک مین بچاؤنگا۔“ اتنا کہکر فوسٹ کا ہاتھ مضبوط پکڑ لیا۔ دونون بگولے کی طرح قید خانے کی چھت سے نکلکر بلند ہوے۔ اُسوقت فوسٹ بیہوش تھا جب ہوش آیا تو اُسنے آپ کو خاص اپنے ہی بچھونے پر لیٹا ہوا پایا۔ جو دار العلوم وٹن برگ کے قریب اُسکے گھر مین تھا۔ آنکھین کھول کر وحشت سے چوطرفہ دیکھنے لگا۔ آفتاب کی روشنی مین اُسکی نگاہ قید خانے کی سنگی دیوارون کے بدلے اپنے حجرے کی دیوار کی تختہ بندی پر پڑی۔ وہ چھوٹی سی میز جسپر لکھنے کا مختصر اسباب رکھا تھا۔ اور وہ چھوٹی الماری جسین چند کتابین تھین جو قید ہونے سے پہلے کتب خانۂ دار العلوم سے لاکر رکھی تھین ان سب کو دیکھی تو بے انتہا مسرت وشادمانی حاصل ہوئی۔ دل مین سمجھا کہ میرا قید ہونا۔ اور قید کی مصیبتین افسر کا آنا۔ عمل کے ذریعے سے جن کو بلانا اور اُسکی مدد سے رہائی پانا سب خواب تھا۔ اس خیال نے یہانتک اُسکے دل پر اثر کیا کہ پیاری تریزا سے اس خواب کا ماجرا بیان کرنے کے قصد سے اُٹھا۔ ناگہان اُسکی نظر جن پر پڑی۔ جو اُسکے سرہانے ایک چلمن کی آڑ مین انسان کے زبان و قلم کی طاقت نہین کہ اُسکی اُسوقت کی پریشانی و پراگندگی کو بیان کرے

فوسٹ۔ (ڈگمگاتا ہوا) ”ای خداوند کریم! وہ خواب نہ تھا۔“

جن۔ (جسکے جسم کے چارطرف کوئی شی مثل دھوین کے نمایان ہونے سے ابھی ظاہر محسوس نہ ہوتی تھی) اپنے ہاتھ سینے پر باندھے مسکراتا ہوا جس سے شعلہ ثابت

آہستہ فوسٹ کی طرف بڑھا۔ اور کہا ”تجھپر جو دار دات گذری وہ کوئی خواب نہ تھا۔ بلکہ واقعی تھا۔ اِس ماجرے سے تو آیندہ اپنی بہبودی کے متعلق بہت کچھ امید کرسکتا ہی یہ حرکت تجھکو میرا تابع فرمان بنادیگی۔ لیکن ابھی کچھ نہین بگڑا۔ اب بھی اگر تو چاہے تو مجھ مدد لینے سے باز رہسکتا ہی۔ مگر اُن تکالیف کا متحمل ہونا ہوگا جو تجھپر گذرینگی“

فوسٹ۔ ”اگر ایسا ہی تو تیری مدد مجھے درکار نہین۔ جلد یہان سے چلا جا!“

جن۔ ”مجھے جانے مین کچھ عذر نہین۔ مگر یاد رہے کہ جیسے ہی تو مجھسے منحرف ہوا اُسیدم تُو قید خانے مین پھینک دیا جائیگا۔ پھر تجھے لوگ وہان سے عدالت مین، اور عدالت سے مقتل مین لیجاکر دار پر کھینچینگے۔ اگر اسپر تو راضی ہی تو مین جاتا ہون۔“

فوسٹ۔ ”بیشک مین اُن سب آفتون کو برداشت کرلونگا۔ وہ خدا جسنے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ وہ خدا جسکی قدرت کے مقابل ہر ایک واجبنہ عاجز ہین۔ وہ خدا جو اسوقت میرے دل کا حال جانتا ہی میری مدد کریگا۔ اور مجھے اِن آفتون سے بچائیگا۔ اور ممکن ہی کہ اِس مصیبت مین میری معشوقہ تریزا بھی مجھے ملجائے!“

جن۔ ”عجیب بیوقوف ہی۔ تو شاید سمجھتا ہو کہ جرمنی کے ایک اعلےٰ درجے کے امیر کی بیٹی جو کسی شاہزادے سے منسوب ہو چکی ہی۔ تجھسے ناچیز کے عشق مین مبتلا ہی۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے تو چھ مہینے سے نہ تونے اسے دیکھا نہ اسکے حال سے واقف۔ ممکن نہین کہ اُسکے دل مین تیری محبت باقی رہی ہو۔ تریزا تیرے قید ہونے سے آگاہ نہین وہ اسقدر جانتی ہی کہ تو کہین چلا گیا ہو۔ کیا عجب کہ اُس سے اُسکے باپ نے تیری نسبت یہ قصہ گڑھا ہو یعنے فوسٹ کسی اور لیڈی کے دام محبت کا اسیر ہو کر کہین چلدیا۔ ان باتون پر پیش نظر کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ تریزا تیری محبت سے منحرف ہو گئی ہو۔ کیونکہ انسان مین اسدرجہ ثابت قدمی کا ہونا غیر ممکن امر ہی۔“

فوسٹ۔ ”آہ! اگر مین یہ باور کرلون کہ تریزا میری حقیقت حال سے کچھ خبر نہین رکھتی

اور اسکا دل بدل گیا ہی - اور دوسرے کی محبت بجاے میری الفت کے اسکے دل مین پیدا
ہوگئی ہی تو ضرور تیری تابعداری کرونگا - کیونکہ ایسا کرنے سے مجھے دولت اور حکومت دونو
چیزین ملینگی - اور مین اپنے رقیب پر تفوق حاصل کرونگا - چاہے وہ امیر کبیر لیوپولڈ ہی کیون
نہو - یہ سب کچھ سہی - مگر مین تیری بات قابل اعتبار نہین سمجھتا - غالبًا تو جھوٹ بولتا ہی
مجھے کامل یقین ہی کہ تریزا کا دل ابتک میری محبت وعشق سے مملو ہی -

جن - "جب تو میری بات باور ہی نہین کرتا ہی تو کیا ضرور ہی کہ مین تیرے روبرو اپنی قدرت
وطاقت کا اظہار کرون - ؟

فوسٹ - "مین قسمیہ کہتا ہون کہ اگر تو یہ ثابت کردے کہ تریزا نے مجھے بے وفائی کی تو
تو مین تیرا ہی ہون -

جن - "اگر تو اس قول پر ثابت قدم ہو تو ان شروط پر دستخط کردینا ضرور ہی -"

فوسٹ - (معشوق کی بیوفائی کے خیال مین) "ہان بیشک مین شوق سے راضی ہون"

جب فوسٹ رضامند ہوگیا - تو جن نے اپنا سیدھا ہاتھ دریچے کی طرف بلند کیا - اور
پڑھنے لگا - یکایک ایک صورت کوئی چیز دریچہ سے نمایان ہوئی - اور جون جون وہ صاف
ہوتی جاتی تھی - ایک دور کی محلسرا کے ایک بالاخانہ کا اندرونی حصہ نظر آتا جاتا تھا
تریزا وہان ایک شرقی وضع کے کوچ پر لیٹی ہوئی تھی اسکے لمبے لمبے بال گوری گوری
اپ لہرا رہے تھے - اور نرگسی آنکھین ایک تصویر پر تھین جسکو وہ ہاتھ مین لیے تھی -

فوسٹ - (مسرت سے جھوم کر) "ہان - یہ وہی تریزا ہی - وہی پری جمال نازنین ہی"
پھر بے اختیار دوڑا کہ اس سے لپٹ جاے - مگر جن نے روک لیا -

جن - "نادان - خاموش! وہ تیرے دشمن کی تصویر ہی - دیکھ وہ کس محبت و پیار سے
اسکو دیکھ رہی ہی - کبھی تو سینے سے لگالیتی ہی - اور کبھی بوسہ لیتی ہی -"

فوسٹ - (غمگین لہجے مین) "ہان! تو ایسے عجیب وغریب امور کے انجام دہی کی

کہتا ہی میری طاقت نہین کہ تیری بات کا اعتبار نہ کرون - بلاشبہہ تیرا قول صحیح ہی۔ تریزا نے ضرور مجھسے بیوفائی کی۔ اس محبت پر لعنت ہو جو وہ دوسرے کے ساتھ رکھتی ہی۔ پھر ن کے کچھ عمل پڑھنے سے وہ تمام سمان آنکھون سے غائب ہوگیا۔ فوسٹ نے دل مین خیال یا ''پورے چھ مہینے سے تریزا کو میری کچھ خبر معلوم نہ ہونے کے سبب سے میری محبت ردی ہوگی کیونکہ اس طولانی مدت مین کبھی خط لکھنے کا بھی اتفاق نہین ہوا۔ مخالفون نے ری نسبت ہزارون جھوٹی سچی باتین بیان کی ہونگی۔ اور اُسنے مجبوراً کسی اور کو اپنے دل ین جگہہ دی ہوگی '' فوسٹ انھین خیالات مین گرفتار تھا کہ جن پکار اُٹھا۔ '' تو اپنے قول دا کر! یعنے میرے تابع فرمان رہنے کے اقرار نامے پر دستخط کردے ''

فوسٹ '' جب تریزا دوسرے کی ہوگئی تو کیا خاک زندگی کا لطف باقی رہا ہی مجھے تیری ضرورت نہین - اُسی قید خانے مین پھینکدے - تاکہ مین مرجاؤن ! ''

جن '' تجھ ایسے بزدل ڈرپوک آدمی سے یہ کب ممکن ہی کہ سولی پر جان دینے کی جرأت کرسکے ! ''

فوسٹ '' اگر تو ثابت کردے کہ میرا وہی انجام ہونے والا ہی تو وہان نہ جاؤنگا - اور تیری میری اختیار کرونگا ''

جن '' کیا تو اس بات پر قسم کھا سکتا ہی ؟ - ''

فوسٹ '' ہان انھین شروط پر جو پہلے کی گئین - مین حلف اُٹھا سکتا ہون - ! ''

یہ سنکر جن نے دوبارہ اُس دریچے کی طرف ہاتھ بڑھایا - اور کچھ پڑھنا شروع کیا - ن واحد مین ایک وسیع میدان پیش نظر ہوا جسمین بے شمار لوگ جمع تھے - اور سولی کا امان جمع تھا - ایک شخص یہ منادی کر رہا تھا کہ آج فوسٹ نامے ایک مجرم کو پھانسی دیجائیگی - سب حاضرین اُسکی رہائی کے لیے دعا کرین - فوسٹ نے اس سین پر ل - اور معاً خوف سے مُنھ پھیر لیا - اور جن سے اس وحشت ناک مقام کو الگ ہونے کا خواستگار ہوا - مگر جن اچھی طرح دیکھنے کے لیے اصرار کرنے لگا - تاکہ اسکو اس

امر مین کچھ شبہہ باقی نہ رہے کہ یہ سب تیاری خود اسی کے لیے ہی - جب فوسٹ کو کامل تشفی ہوئی تو جن کی شرائط پر راضی ہوگیا - اور اُسکی اطاعت قبول کرلی - وہ شرطین یہی تھین کہ :- جن اُسکو چوبیس سال تک مال و دولت ثروت و حکومت سب کچھ دیگا - اور اُسکا غلام ہو رہیگا - مگر بعد اس مدت کے وہ جن کا تابع ہوجائیگا " ان شروط پر فوسٹ نے اُسی وقت دستخط کر دیے - اُسدن شہر مین ایک طوفان عظیم برپا ہوا - آسمان پر سیاہ ابر اس کثرت سے جمع ہوا کہ تمام شہر مین اندھیرا چھا گیا - دستخط کر چکنے کے بعد فوسٹ کی آنکھین کھلین - اور پچھتانے لگا کہ ہائے مین کیون ایسے عظیم الشان گناہ کا مرتکب ہوا - اُسوقت جن قہقہہ مار کر ہنسنے لگا - جسکی آواز ابر کے گرجنے سے بھی زیادہ مہیب تھی - اور فوسٹ خوف سے کانپتا ہوا زمین پر گر پڑا -

پہلا باب

رسّی اور کٹار

ماہ - اگست ۱۴۹۳ء مین ٹھیک مغرب کے وقت ایک تنہا سوار موضع کمبرگ کے مہمانسرا کے دروازے پر آکھڑا ہوا - وہ ایک نوجوان تھا جسکا سن شاید تیئیس ۲۳ برس کا اگرچہ وہ زیادہ حسین نہ تھا - لیکن اُسکی وضع سے کچھ ایسی دلفریبی اور شوکت پائی جاتی تھی جو کسی دیکھنے والے کے دل مین اُس سے ایک خاص طرح کی رغبت اور ادب پیدا کرنے مین کامیاب ہوتی تھی - اُسکا لباس عمدہ تھا - مگر کسیطرح قیمتی نہ تھا - سر پر بے کلغی کے ٹوپی تھی - کوٹ کچھ اسطرح کا دلکش اور وضعدار تھا جس سے نوجوان کی شرافت و متانت ظاہر ہوتی تھی - یہ میانہ قد اور قوی جثہ تھا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی طاقت بہ نسبت سن کے بہت زیادہ ہی - لمبے گھونگھر والے بال ریشمی کالر پر لٹک رہے تھے - ذقن تراشیدہ تھی - مگر چھوٹی چھوٹی موچھین اپنے شوق سے پالے جانے پر شہادت دے رہی تھین

اُسکی بڑی بڑی آنکھوں سے ... رُعب عیان تھی - ایک لمبی تلوار کمر کی بلٹ سے لٹک ہی تھی اور ... مین ... مین اُس زمانے کے فیشن کے موافق سنگین اور بدوضع رکھی ہوئی تھین -

مالک مہمانسرا بدی سے اُس نوجوان مسافر کے گھوڑے سے اُترنے کے وقت مدد کرنے کے لیے دوڑا - مگر وہ نیچے اُترنے کا قصد ہی نہین رکھتا تھا -

مسافر - (خوش آوازی سے مگر حکومتانہ لہجے مین) "شہر وٹن برگ یہان سے کسقدر فاصلہ پر ہی؟"

مالک مہمانسرا - (جو پچاس برس کی عمر کا حکیم شحیم آدمی تھا) "دو کوس سے کچھ زیادہ ہی ہوگا مگر راستہ بالکل ناہموار اور ڈاکوون سے بھرا ہوا ہی -" (ایک پادری کی طرف مخاطب ہوکر جو سرا کے دروازے پر کھڑا تھا) "مین نے صحیح کہا نہین؟ کیون پادری نہیاؤشس صاحب؟"

یہ پادری صاحب ایک دراز قد اور نحیف الجثہ معمر آدمی تھے - جو مالک سرا کے ساتھ بادہ نوشی اور گپ شپ مین رہا کرتے تھے - اور اس نوجوان مسافر کی آمد کے غل سے چونک کر کمرے کے دروازے پر آکھڑے ہونے کی تکلیف گوارا کی تھی -

پادری - (جو اُس مسافر کو غور و تامل سے سرتاپا دیکھ رہے تھے جسکے چہرے سے باوجود ... کے نقش ... ظاہر ہوتی تھی) "ہان بیشک راستہ ڈاکوون سے بھرا ہی - کوئی شخص گو ... دلیر ہو مگر ... جان کو عزیز رکھنے والا ہو - رات کے وقت تنہا بیابان صنوبر کا رستہ ... نہین سکتا - ہان اگر دو چار شخص ساتھ ہون تو البتہ مضائقہ نہین -"

نوجوان مسافر - (غصہ ہوکر) "کیا امیر روزنسل مسافرون کی تکلیفات سے اسقدر غافل ہی ... لیے بدمعاش ظالمون کا اپنی ریاست مین پناہ لینا گوارا کیا ہی؟"

پادری - (طنز سے) "بیابان صنوبر امیر روزنسل کی جاگیر مین شامل نہین - بلکہ وہ لنس ڈارف ... کونٹ مانفریڈ کا علاقہ ہی!"

نوجوان - کیا یہ وہی شخص ہی جو شاہ ماکسی ملن کی تخت نشینی کے جشن مین ... یک ... ہوا تھا -؟"

مالک سرا۔ (پریشان ہوکر) "جی ہان۔ وہی۔ (پست آواز مین) مگر کونٹ مانفریڈ کے بارے مین گفتگو کرنا ایک خطرناک معاملہ ہی" اس تقریر سے پادری نے اپنا منھ پھیر لیا تھا۔

نوجوان مسافر اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر کچھ سوچا کیا۔ اور آخر مالک سرا کی طرف گھوڑے کی باگ پھینک کر آپ گھوڑے سے نیچے کود پڑا۔ اور کہا "مین سفر تو معطل نہ کرونگا۔ لیکن تیری سرا مین کچھ دیر بیٹھکر دم لونگا اس عرصہ مین تو دو قوی تن مزدور پیدا کر دے۔ تاکہ مجھے اُس خوفناک رستے کے ادھر پہونچا آئین۔ یہ کام جلد ہونا چاہیے۔ اور اس عرصے مین تو میرے گھوڑے کی اچھی طرح خبرداری کرنا" یہ کہا اور سرا کے اندر داخل ہوا۔ اکل و شرب کے سیلے بہت سے۔ مالک سرا کی بی بی نے تمام چیزین مہیا کردین۔ مسافر اندر کا رخ کرتے ہی پادری صاحب مالک سرا کے پاس جو مسافر کے گھوڑے کو اصطبل کی طرف لیے جاتا تھا پہونچے اور کہا "آج کی شب نوجوان کو کسی طرح یہین ٹھہرانا ضرور ہی"

مالک مہمانسرا۔ "مین کسطرح مانع و مزاحم ہوسکون ؟"

پادری۔ "اُسکے گھوڑے کو لنگڑا یا بیمار بنا دو۔ یقین ہی کہ دوسرا گھوڑا کل تک مل نہ سکیگا۔ علاوہ اسکے یہ بھی کہدینا مفید ہوگا کہ باوجود بہت سی تلاش کے ہمراہ جانے کے لیے کوئی آدمی نہ ملا۔"

مالک سرا۔ (عاجزی کے ساتھ) "بہت خوب حضور! ایسا ہی کیا جائے گا!!"

پادری۔ "تم اُسکو اُس تختون کی کوٹھری مین رہنے کے لیے جگہ دینا"

مالک سرا۔ "جو حکم" پادری صاحب سرا کیطرف سدھارے۔ اور مالک سرا مسافر کے گھوڑے کو لیے اصطبل مین گیا۔ جب پادری صاحب سرا مین داخل ہوے۔ نوجوان مسافر نے نہایت مروت و تعظیم سے کہا "آپ اس شراب ناب سے تھوڑی سی پی سکینگے؟ اس مقام کے نظر کرتے یہ کوئی خراب شی نہین ہی"

پادری۔ (منہ بہت لبالب پیالہ ہاتھ مین لیکر) معلوم ہوتا ہی آج تم بہت دور کا سفر

کیسے ہوے آئے ہو"

نوجوان ۔ "ہان کسی قدر ۔ ہم ابھی لنس ڈارت کے کونٹ مانفریڈ کا تذکرہ کر رہے تھے مشہور یہ ہی کہ امیر موصوف اپنے پر زور پڑوسی لارڈ روزنتل سے صفائی نہین رکھتا"

پادری ۔ "ہان ۔ ایسی ہی افواہ ہی"

نوجوان ۔ "اور مین سنتا ہون کہ کونٹ مانفریڈ نے اپنی رعایا پر نہایت دباو ڈال رکھا ہی اور وہ اپنی زندگی عجیب طور سے بسر کرتا ہی ۔ مین آگاہ ہون کہ اُسکی بی بی نے انتقال کیا اور وہ لاولد بھی ہی ۔ غالباً اُسکے بعد وارث ملک ومال کوئی نہین ۔"

پادری صاحب نے (جنھین گفتگو سے زیادہ شراب نوشی مین لطف اُٹھتا تھا) پھر وہی جواب دیا کہ "ایسی ہی افواہ ہی ۔"

نوجوان ۔ "آپ کو معلوم ہی کہ کونٹ مانفریڈ کا ایک بڑا بھائی تھا ۔ جو دفعتہً مرگیا ۔؟ پادری نے اس مقام پر قطع کلام کرکے کہا ۔ "میان مسافر! مین پادری ہون ۔ مجھے دنیوی امور سے سروکار نہین ۔ صرف روحانی بہبودی مجھ سے تعلق رکھتی ہی ۔ اگر تمھین ان باتون مین کوئی مردریافت کرنا منظور ہو تو مالک سرا سے استفسار کرنا ۔" یہ الفاظ ہنوز پادری کی زبان سے پورے طور پر ادا نہ ہوے تھے کہ مالک سرا روم مین آیا ۔ مسافر نے اس ترش رو پادری کی طرف سے نفرت کے ساتھ مُنھ پھیر کر سرا کے مالک سے پوچھا ۔ "کیا خبر لایا ہی ؟"

مالک سرا ۔ "آپ کے لیے ایک غمناک خبر لایا ہون ۔ میرا ملازم جو مزدورون کی تلاش مین گیا تھا ناکام واپس آیا ۔ یہان سے قریب ایک شخص کے یہان شادی ہی ۔ اس جشن مین چھوٹے بڑے سب مدعو ہین ۔ ممکن نہین کہ کسی شخص کو خواہ زر کے لالچ سے ہو یا خاطراً دعوت کو ترک کرنے کی ترغیب دی جائے ۔"

نوجوان ۔ (افسردہ دلی سے) "اگر ایسا ہی تو مجھے تنہا جیز نہین ۔ جبکا چوروں کے ہاتھ پڑجا[illegible]

اس شریر گروہ (ڈاکوون) کو کچھ فائدہ بھی نہ ہوگا۔
مالک سرائے "مین نے پوری حقیقت ابھی آپ سے نہین کہی - آپکا گھوڑا ابھی اتفاق سے یکایک بیمار ہوگیا ہی"
نوجوان - (جھبھک کر) "کیا میری تقدیر مین یہی ہی کہ اپنا وقت اس منحوس قریہ مین رائگان کرون؟ (سرا کے مالک سے) "مجھے اصطبل کا رستہ بتا کہ مین گھوڑے کو دیکھ آؤن"
یہ الفاظ مسافر نے غصے کے انداز مین کہے تھے - جس سے مالک سرا ڈر گیا - اور شمع روشن کرکے لانے کے لیے دوڑا - کیونکہ اب رات آگئی تھی - شمع لے آنے کے بعد مسافر کو اصطبل مین لیگیا گھوڑے کی حالت واقعی ایسی ہوگئی تھی کہ اُسپر فی الفور سفر کرنے کی امید منقطع ہوگئی -
نوجوان "تو نے اُسے بہت جلد پانی پلا دیا - خیر - آج کی رات یہین بسر کرنا پڑی - (گھوڑے کو تھپکی دے کر) "مین کسی کا تابعدار تو ہون نہین -" پھر نوجوان نے زین کے تھیلون سے ایک شیشی نکالی اور کہا "خوش وقت کہ مین اس دوا کو ساتھ ہی لایا جو چند ہی ساعتون کے اندر میرے جوانمرد گھوڑے کو اسکی اصلی طاقت پر لے آئیگی - دیکھ! صبح دم نکلنے کے لیے سب چیزین تیار رہین" گھوڑے کو دوا کھلاکے نوجوان وہان سے واپس ہوا - اسکے آتے ہی معا سرا مین دسترخوان چنکر ایک تازہ شراب کا شیشہ بھی ساتھ رکھ دیا گیا - نوجوان ہرچند چاہتا تھا کہ اپنے میزبان سے کسیطرح کونٹ مانفریڈ اور لارڈ روزتل کے بارے مین کچھ ماہیت دریافت کرے - مگر چونکہ پادری قریب ہی بیٹھا تھا - گو کہ وہ خاموش تھا اور جبہ کے دامن سے اپنا منھ ڈھانپے سوتا ہوا نظر آیا - لیکن صرف اسکے موجود ہونے سے مالک سرا کے لبون پر مہر خموشی لگ گئی تھی - اسکے ناتمام ادھورے جوابون سے برہم ہوکر نوجوان اُٹھ کھڑا ہوا - اور کہا "میرے سونے کے لیے جو جگہہ تجویز کی گئی مجھے بتادے!" مالک سرا نے اُسی دم اس حکم کی تعمیل کی - لیکے چراغ ہاتھ مین لے ڈھنا شروع کیا - دونون دالان سے گذ

ایک حجرے مین پہونچے - یہ حجرہ نہایت وسیع مگر وحشت ناک تھا - اور پہلے مقام کے دیکھتے یہان کا ساز و سامان بھی عمدہ اور بیش بہا تھا - شمع ایک پرانے فشن کی میز پر جو وہان رکھی تھی رکھکر مالک سرا رخصت ہونا چاہتا تھا کہ نوجوان نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا - اور حکومتانہ طور پر کہا "سچ بتا وہ پادری کون ہی ؟"

مالک سرا "وہ ایک معزز پادری ہی جسکا نام "تھیاڈُس" ہی" یہ کہکر جلدی سے حجرے کے باہر ہو گیا - اس خوف سے کہ مبادا نوجوان کچھ اور سوال نکر بیٹھے - مالک سرا نے چلتے دم دروازہ بند کر لیا - نوجوان کو اندازاً معلوم ہوا کہ دروازہ باہر کی طرف سے مقفل کر دیا گیا ہی - وہ معاً اسکی تحقیق کرنے کی غرض سے اُٹھا - دیکھا تو دروازہ فی الحقیقت بند ہی - دل مین کہنے لگا - "یہ کیا معاملہ ہی ؟ (دریچے کیطرف بڑھا تو مضبوط لوہے کی سلاخین لگی ہوئی نھین) میرے ساتھ کچھ دغا کرنے کی تجویز تو نہین کی گئی ؟" چراغ اُٹھا لیا - اور حجرے کو کمال تفحص سے چوطرفہ دیکھنے لگا - وہان ایک بڑی سی میز پر ایک برتن اور ایک صراحی رکھی ہوئی تھی - نوجوان کی نگاہ میز پر پہونچی تھی کہ کسی کا ہاتھ دریچے کے روزن سے اندر آتا دکھائی دیا - اور پوری قوت سے میز پر ایک کٹار چبھو دینے کے بعد کھینچ لیا گیا - اور ساتھ ہی دریچے کا روزن بند ہو گیا - یہ سب امور آن واحد مین ہوے نوجوان نے آگے بڑھکے کھڑکی کھولنا چاہی - مگر وہ کھل نہ سکی - مجبور ہوکر اُس کٹار کی طرف متوجہ ہوا جو میز پر سیدھی کھڑی تھی - اسکے دستے پر ایک رسّی لپٹی ہوئی تھی - اور رسّی مین ایک کاغذ کا ٹکڑا بندھا تھا - نوجوان نے اُس کاغذ کو رسّی سے جدا کیا - اور نہایت وحشت سے اُن سطور پر نظر کی جو اسپر لکھی ہوئی تھین - اُس کا مضمون یہ تھا :- "اس کٹار اور رسّی کی قسم سے تجھے یہ حکم دیا جاتا ہی کہ تو بغیر کسی دو کد کے نہایت خاموشی کے ساتھ اُس شخص کے ہمراہ ہو جانا چاہیے جو آدھی رات کو تیرے پاس آئیگا - خبردار ! اس حکم کی تعمیل مین سرمو تفاوت نہ ہونے پائے" یہ پڑھتے ہی نوجوان خوف سے کانپنے لگا - کاغذ ہاتھ سے گر پڑا - ایک جگہ بیٹھکر دل مین سوچنے لگا کہ "یہ ایسا

مطلب نامہ ہی کہ کوئی دلیر سے دلیر شخص بھی اسکی عدول حکمی کی جرأت نہین کرسکتا۔

دوسرا باب

عدالت وِمْ*

جب خوف کا جوش جو اُس رتسی اور کٹار اور اُس تحریر کے دیکھنے سے پیدا ہوا تھا

*وِمْ۔یا وِمْ گرِکٹ۔ یہ ایک عدالتی انجمن کا نام ہی۔ گیارھوین صدی عیسوی مین شہر جرمنی مین پیوشیدہ ہوئی اسکے اراکین اکثر پادری۔ فرمانروا۔ ممبران خاندان شاہی۔ و دیگر عمائد ہوا کرتے تھے۔ اس انجمن کی ایجاد سے مقصود یہی تھا کہ ملک مین انصاف اچھی طرح کیا جائے۔ کیونکہ اُن جرمن شاہی درباروں مین کسی مقررہ قانون کی پابندی نہ تھی۔ بلکہ جور و ظلم جاری تھا۔ اس انجمن کے مشورے معمولاً نہایت مخفی طور پر ہوا کرتے تھے۔ اور اراکین بغیر کسی گفتگو کے صرف چند نشانون سے آپس مین ایک دوسرے کو پہچان جاتے تھے۔ ہر شہر اور ہر قریہ مین اس انجمن کا ایک نائب ضرور ہوتا تھا۔ اور ہر ممبر سے اس بات پر قسم لی جاتی تھی کہ انجمن کی پوشیدہ کاروائیون سے کسی غیر شخص کو مطلع نہ ہونے دے۔ اُس زمانے مین انجمن کے اختیارات کچھ اسقدر وسیع تھے کہ اُنکے مقابل شہنشاہی احکام کی اصل و حقیقت نہ تھی۔ خود بادشاہ و امراے عالیقدر اُنسے عاجز تھے۔ کٹار اور رتسی اس انجمن کا نشان تھا۔ جس کسیکو عدالت مین بلوانا چاہتے تو اس رتسی سے ایک کاغذ باندھ دیتے تھے۔ جسپر حکم لکھا ہوتا تھا۔ اور اس کٹار کو اُس شخص کے روبرو زمین پر یا کسی اور چیز پر کھڑا کر دیتے تھے۔ اگر وہ اس حکم کے بموجب حاضر عدالت نہ ہوتا تو اُسپر موت کا فتوے جاری ہوتا تھا۔ مجرمون کو بیابان مین ایک درخت سے لٹکا دیا کرتے تھے۔ اور مرنے کے بعد ایک کٹار باندھ کے رکھکر زمین پر لٹا دیا کرتے تھے۔ کٹار رکھنے کے بعد کسی کا مقدور نہ تھا کہ لاش کو دفن کرے۔ یون ہی اُنکا گوشت شکاری جانورون کے حصہ ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ خود اس انجمن کی عدالت مین کثرت سے ظلم شروع ہو گیا۔ اور اراکین نے ذاتی رنجشون کے سبب لوگون کو سزائین دینا شروع کین۔ ہزارون بے گناہ اُن ظالمون کے ہاتھون مارے گئے۔ آخر کار بتدریج اس انجمن کے امور مین خلل واقع ہونے لگا۔ حتی کہ سنہ ۱۵۶۰ء مین پورے طور پر نابود ہو گئی۔

کم ہوا تو نوجوان کے دل پر مایوسی چھا گئی اُس حجرے مین ٹہلتا ہوا دل ہی دل مین کہنے لگا
مین نے کون سی خطا کی ہو جو عدالت وہم سے ڈرون؟ مین جانتا ہون کہ اس سمن کی نافرمانی
کرنے کی مجھ مین جرأت نہین - اگر مین ایسا کرون تو بے شبہہ میری نسبت موت کا فتوے
صادر ہوجائیگا - اور اس عدالت کے ملازم کسی نہ کسی طرح مجھے ڈھونڈھ ہی نکالینگے - (جوش
مین آکر) یہ عجیب ظالم جماعت ہی - جسکے روبرو شہنشاہ کے اختیارات ہیچ ہین -" نوجوان کانپنے
لگا - اور خیال کیا کہ شاید کوئی شخص مجھسے پوشیدہ عداوت رکھتا تھا - جسکے سبب سے مین
اس بلا مین گرفتار ہوا - انھین خیالون مین وہ مضطربانہ ٹہل رہا تھا - تھوڑی دیر بعد کہنے لگا
"کسی شخصی عداوت کے لیے اُس عدالت مین مجھے سزا نہ دی جائیگی - کیونکہ ان عدالتون کی ایجاد
کا مدعا ہی کچھ اور ہی - اور یقین سمجھتا ہون کہ ان قوانین کے خلاف مجھسے کوئی کارروائی نہین
ہوئی - جس سے مین لائق سزا ٹھہرایا جاؤن - لہذا عدالت کے روبرو مجھے بزدلی اختیار نہ کرنا چاہیے
بلکہ دلیرانہ طور پر گفتگو کرنا ضرور ہی -" اس اثنا مین دو پہر رات گذر گئی - نوجوان ایسی جرأت
کے ساتھ بیٹھا تھا کہ کوئی چیز اور کوئی بات اسکو خائف نہین کرسکتی تھی - کوٹھری کا دروازہ
باہر کی طرف سے آہستہ سے کھلنے کی آواز آئی - مگر وہ ڈرا نہین - دروازہ کھلا - اور ایک
مسلح شخص جسکی صورت سے نوجوان واقف نہ تھا اندر آیا - اسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی -
اور تلوار کے قبضہ پر رسی لپٹی ہوئی تھی - نوجوان مسافر نے خدا جانے تعجب سے یا خوف
سے ایک لفظ بھی نہ کہا - صرف اپنا سر اُس جماعت کی تعظیم کے لیے خم کیا جسکی
طرف سے وہ پیغام لایا تھا - اُسنے بھی کوئی بات نہ کی بلکہ چپکے سے نوجوان کو اپنے
ساتھ چلنے کے لیے اشارہ کیا - الغرض وہ دونون زینے کی راہ سے نیچے اُتر کر سرا کے
پیچھے والے دروازے سے باہر نکلے - اور ایک سڑک پر سے گذرتے ہوے بیابان
صنوبر تک پہونچے -

نوجوان کو پیچھے کی جانب مڑکر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ چند اور مسلح اشخاص بھی اسکے

ساتھ آرہے ہین۔ بیابان کی حد مین داخل ہوتے ہی اُس شخص نے جو نوجوان کا محافظ تھا ایک مشعل روشن کرلی۔ جو اُس مقام پر غول بیابانی کی صورت نظر آرہی تھی۔ اور یہ سب اسکے پیچھے پیچھے جارہے تھے۔ اسی طرح اُس بیابان کی گنجان پیچیدہ راہون مین خاموشی کے ساتھ بڑھے جاتے تھے۔ بہت سی مسافت طے کرنے کے بعد ایک کھلے میدان مین پہونچے جہان دہقانی وضع کا ایک گرجا متقی مسافرون کے لیے بنا ہوا تھا۔ سب یہان ٹھہر گئے۔ محافظ نے نوجوان سے کہا "اب یہان سے تمھاری آنکھون پر پٹی باندھ دی جائیگی۔ تم کچھ خوف وہراس نہ کرو۔ مین صرف تابع فرمان ہون مجھے یہ منظور نہین کہ تھین کسی طرح کی ایذا دون۔"

نوجوان۔ (جسپر بے انتہا خوف طاری تھا) "تم مجھے کہان لیے جاتے ہو؟"

محافظ۔ "تمھین اُس عدالت گاہ مین چلنا ہوگا جسکے نشان یہ ہین" (رسی اور کٹار کو دکھاکر جو اسکی کمر مین بندھی ہوئی تھی)۔

نوجوان نے اپنے دلی جوش کو بمشکل روکا۔ اور بغیر کسی مزاحمت کے آنکھون پر پٹی باندھ لی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس امر مین ردو قدح کرنا بے سود بلکہ آفت سے خالی نہین سب کے سب چلنے لگے۔ وہ شخص ایک ہاتھ مین مشعل اور دوسرے مین اپنے قیدی کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا۔ آدھا گھنٹہ چلتے گذرا۔ یکایک کسی مقام پر ٹھہرے۔ بیوگل (ترہی) کی آواز آئی۔ اور بلندی پر سے کسی نے پوچھا "تم کون ہو؟" مسافر کو لائے ہوئے شخص نے جواب دیا "ملازم وم گرگرٹ" اس سوال وجواب کے بعد آہنی زنجیرون کی آواز آئی۔ جس سے نوجوان مسافر کو جو فوجی تجربہ رکھتا تھا معلوم ہوا کہ بڑے بڑے خاردار آہنی دروازے کھولے گئے ہین تختے کے پل اُٹھائے گئے اور کسی قلعہ کے عظیم الشان پھاٹک کھولے گئے ہین۔ درحقیقت ایسا ہی عمل مین آیا غرض نوجوان کو اُس قلعہ کے اندر لیگئے۔ اور کسی جگہہ پر کھڑا کیا۔

ایک آواز۔ "آنکھون کی پٹی کھول دو!" یہ صدا کسی شخص کی تھی جس سے نوجوان

واقف تھا - لیکن اُسوقت اسکے خیالات نہایت منتشر و پراگندہ تھے - کیونکہ شب گذشتہ کا واقعہ - یعنے وہ مخفی سفر - اور پھر اس بات کی لاعلمی کہ اب مین کہان ہون - اور اُس عدالت کے اختیارات کا خیال جسکے روبرو اُسے حاضر ہونا تھا - یہ وہ باتین ہین کہ کیسا ہی دلیر شخص کیون نہ ہو ضرور ہمت ہار دیگا - پس اگر نوجوان بھی پست ہمت ہو گیا تھا تو کوئی تعجب کی بات نہین - جب پٹی آنکھون سے علیحدہ کی گئی تو اُسنے اپنے آپ کو ایک وسیع کمرے مین پایا - جو عدالت گاہ کے طور پر سجایا گیا تھا کمرے کے ایک طرف تختے کے چبوترے پر مخملی شامیانے کے نیچے ایک تخت رکھا ہوا تھا - اور اس عالی رتبہ مقام پر فرعونیت یعنے میر مجلس بیٹھا تھا - اُسکا لباس نہایت شاندار اور قیمتی تھا - جیسے اُس زمانے کے امرا پہنا کرتے تھے -

اگرچہ نوجوان پریشان خاطر ہو رہا تھا - مگر دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی پادری ہی جو مہمانسرا مین مجھسے ملا تھا - تخت کے نیچے والے دائرے کے نصف حصہ مین کرسیان بچھی تھین - اور اُنپر دم گرگٹ کے ممبر برہنہ سر اور بے ہتھیار بیٹھے ہوے تھے - کمرہ خوب روشن کیا گیا تھا - اور اطراف کے محرابون مین بزرگون کی تصویرین نصب تھین -

میر مجلس عدالت "خاموش !" اسی طرح تین مرتبہ پکارا - کمرے بھر مین ایسی خاموشی چھاگئی کہ گویا وہ آدمیون سے خالی تھا - میر مجلس نے تھوڑے توقف کے بعد کہا "وہ شخص جو بلوایا گیا ہی روبرو آئے !"

نوجوان مسافر - (آگے بڑھکر) "ارشاد ! مین یہین ہون"

میر مجلس - "تو کس غرض سے یہان آیا ہی ؟"

نوجوان - (جسمین اُسکی ذاتی دلیری پھر آگئی تھی) "آپ کے طلب نامہ کی اطاعت کے لیے حاضر ہوا -"

میر مجلس "تو اس عدالت کے اختیارات سے واقف ہی یا نہین ؟"

نوجوان۔ "ہان مین اچھی طرح واقف ہون۔"

میر مجلس۔ "کیا تو اس عدالت کے احکام۔ اور اسکی کارروائیون سے نفرت رکھتا ہی؟۔

(اس بات کا نوجوان نے کچھ جواب نہ دیا)

"ہم تجھے بہت جلد دکھا دینگے کہ ہماری عدالت شائستہ ہی یا گمراہ ہی۔ اچھا! تیرا نام کیا ہی؟"

نوجوان۔ "آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہین۔ ورنہ کیون مجھے یہان کھنچوا منگاتے؟"

میر مجلس۔ "صرف ہمارے سوال کا جواب دے! دوسری باتون سے ہمین سروکار نہین بتا تیرا نام کیا ہی؟"

نوجوان۔ "مین ویانا کا رہنے والا ہون۔ میرا نام "چارلس ہامیل" ہی۔ اس حکمنامے کو دیکھیے (دکھلاکر)۔

میر مجلس۔ صرف ویانا کا ایک باشندہ ہی؟ خیر وہی جواب ہمارے پاس مناسب ہی کیونکہ ہم گرگٹ کے نزدیک ادنے واعلےٰ سب مساوی ہین۔ تو کہان جانے کا عزم رکھتا ہی؟۔

نوجوان۔ "لارڈ روزنتل کے قلعہ کو۔"

میر مجلس۔ "تجھے معلوم ہی کہ تو کسلیے یہان بلوایا گیا ہی؟"

ہامیل۔ "جی نہین۔ مین بالکل اس امر سے آگاہ نہین ہون۔"

میر مجلس۔ "اس کاغذ کو پڑھ!" ملازم عدالت نے ایک کاغذ ہامیل کے ہاتھ مین دیا۔ ہامیل کاغذ لیکر نہایت غور اور شوق سے پڑھنے لگا۔ اُسکا چہرہ کبھی سرخ اور کبھی سفید ہو جاتا تھا۔ پندرہ منٹ کے عرصہ مین اُسنے کاغذ کو ختم کیا۔ اور کمال برہمی سے زمین پر پھینک کے جج سے کہا "ہان مین پڑھ چکا۔"

میر مجلس۔ "اُسپر دستخط کردے۔"

ہامیل۔ "اگر نہ کرون تو کیا ہوگا؟"

میر مجلس۔ (سنجیدگی سے) "جان دینا پڑیگی!۔"
ہامیل۔ (سیدھا ہوکر بیخوف طریقے سے) "تمھین معلوم ہی کہ تم کسکو دھمکا رہے ہو؟ اور کسکی جان کو رنج دینا چاہتے ہو؟
میر مجلس۔ (بے پروائی سے) "ہان۔ ہم سب جانتے ہین۔ ہم کسی سے عاجزی و لجاجت نہین کرتے۔ ہمارا عہدہ فقط حکومت کرنے کا ہی پھر بھی جو مین اس عدالت کا فرمی کونٹ (میر مجلس) ہون۔ تجھسے خیرخواہانہ طور پر کہتا ہون کہ تو اُن شرائط کو قبول کرلے۔ جو اس کاغذ پر مندرج ہین۔ اور جنھین حقارت کے ساتھ تو نے ابھی پھینک دیا۔"
ہامیل۔ (دلیری سے) "مین ہرگز قبول نہ کرونگا۔"
میر مجلس۔ "اگر نہ قبول کریگا تو تجھپر عدالت کے احکام جاری ہو جائینگے۔ دیکھ! خوب غور کر!!
ہامیل۔ "مجھے غور کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ تم ہی سوچو کہ ایسی مردم آزاری جائز رکھوگے اور ظلم کیے جاؤگے تو روم و جرمن کے باشندون مین ہر شخص تم سے انتقام لینے پر آمادہ ہو جائیگا۔"
میر مجلس۔ (غضبناک ہوکر) "سرکش لڑکے! اپنے ساتھ سختی کا برتاو کرنے پر مجھے مجبور کیے دیتا ہی؟ اور اپنی ہٹ سے باز نہین آتا؟ ضرور ہوا کہ تجھپر فتوے جاری کیا جائے۔" یہ کہکر میر مجلس نے تھوڑی دیر تامل کیا تاکہ ہامیل غور کرے اور اپنی ضد سے باز آئے۔ مگر ہامیل خاموش اور اپنی معمولی علو ہمتی سے کھڑا رہا۔ تمام حاضرین کی نظرین نوجوان ہامیل پر پڑ رہی تھین۔ سب کے سب تیز نگاہون سے اُسی کو گھور رہے تھے۔ میر مجلس نے یہ فتوے دیا۔
"ایک شخص پر جسکا نام ہامیل ہی میرے پاس نالش کی گئی۔ اور اسکی تحقیقات بھی بخوبی ہوئی۔ چونکہ وہ اس سلطنت کی بہبودی کے جانے سے مطلق بے پروا ہی۔ لہذا چند شرطون کے قبول کرنے سے جو اسکے سامنے پیش کی گئین انکار کرتا ہی۔ اور وہ شخص کچھ اس قماش کا ہی کہ نہ اُسے عزت کی پاسداری ہی اور نہ انصاف کی۔ اور چونکہ وہ اس سلطنت کی مقدس عدالت عالیہ سے متنفر ہی۔ اسلیے مین حکم دیتا ہون کہ وہ مردود ہی۔ امن۔ انصاف

آزادی کے قابل نہین۔ اور اُن چارون عناصر کے بھی لائق نہین جس سے خداوند عالم نے
اُسکا جسم بنایا ہی۔ اسکو ابھی پھانسی دیدی جائے۔ اور اسکا جسم دفن نہ ہو۔ بلکہ گوشت اور
طعمۂ زاغ وزغن ہو۔ مگر اُسکی روح مین خدا کو سونپتا ہون۔ بشرطیکہ وہ قبول کرے۔"

یہ ہولناک فتوے جاری کرنے کے بعد میر مجلس نے ایک رسّی اپنے پیچھے سے اُٹھاکر اُن لوگون
کی طرف پھینکی جو اُسکے روبرو بیٹھے ہوے تھے۔ ہامیل مطلق ہراسان نہ تھا۔ وہ ایسا ہی
دلیرانہ کھڑا تھا۔ جیسے ایک بہادر شخص کو ہونا چاہیے۔ چھ ملازم آگے بڑھے۔ ایک نے رسّی
اُٹھالی۔ اور باقی پانچون نے قیدی کو پکڑ لیا۔

میر مجلس۔ (اُن ملازمین سے) "مین تمھین حکم دیتا ہون کہ اس مجرم کو جنگل مین لیجا کر اسی
ساعت پھانسی دیدو اور اُس درخت پر جسپر یہ لٹکایا جاتا ہی ہمارا نشان استادہ کردو۔ تاکہ لوگ
سمجھین کہ اِسے ڈاکوون یا لٹیرون نے نہین مارا۔ بلکہ یہ اس مقدس عدالت کا مجرم ہی۔"

ہامیل۔ (بہ آواز بلند) "مین اس ناراست اور ظالمانہ فتوے پر تمام قوانین ارضی وسماوی
کی روسے اعتراض کرسکتا ہون۔ اور خدا سے التجا کرتا ہون کہ اگر کوئی جوان مرد یہان ہو
تو اس مقدمے کی اطلاع ــــ"

میر مجلس (جوش سے) "خاموش ہو رہ! کیا تجھے نہین معلوم کہ اس انجمن کے اراکین یہان
کی کیفیت کسی کے روبرو کہہ نہین سکتے؟ گو اُنکے اقربا ہی سے کسی پر یہ فتوی کیون نہ جاری
کیا جائے" (ملازمین سے) "اسکو یہان سے لے جاؤ"

ملازمان عدالت نوجوان ہامیل کو ساتھ لیکر چلے۔ مگر اسکی آنکھون پر اب پٹی نہین
باندھی گئی تھی۔ کیونکہ وہ عنقریب مرنے والا تھا۔ اگر اُسکو اُن مقامات سے واقفیت ہو بھی
تو کوئی مضائقہ کی بات نہ تھی۔ مگر ہامیل کے دل پر اسوقت ایک ایسی اُداسی چھائی ہوئی تھی
کہ اسکو اُن عمارات اور دلچسپ مقامون کے دیکھنے کی ذرا بھی خواہش نہ ہوئی۔ چھ آدمی
ننگی تلوارین لیے اُسکے گرد تھے۔ اور وہ اپنی تقدیر پر راضی اور شاکر چپ چاپ چلا جارہا تھا۔

چاندنی رات تھی۔ستارے آسمان پر اسطرح چمکتے تھے کہ گویا نیلگون مخملی شامیانے مین ہیرے چمک رہے ہین۔جو شخص اس جماعت کا سب کے آگے آگے جارہا تھا اُسکے ہاتھ مین ایک مشعل تھی۔جسکی دھیمی روشنی چوطرفہ پڑتی تھی۔اور کبھی کبھی اسکا دھوان پیچھے آنے والون کے چہرون پر آتا تھا۔آخرکار وہ اس بیابان سے گذر کر ایک کھلے میدان مین آئے۔جہان ایک گرجا بنا تھا۔یہان اُس جماعت کے سردار نے ہامیل کو مخاطب کیا۔اور ایک درخت کو دکھاکر کہا کہ "تیرے مرنے کی یہی جگہ ہے" اور اُس مقام پر (گرجا کی طرف اشارہ کرکے) تو اپنے آخروقت کی عبادت کرسکتا ہے ہامیل نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا۔ثابت قدمی کے ساتھ گرجا کے آگے گیا۔اور اطمینان سے خدا کی عبادت مین مشغول ہوا چند منٹ کے بعد اُٹھا۔اور اُن لوگون سے کہا "اب مین تیار ہون" افسر اُسکی دلیری اور اولوالعزمی پر عش عش کرنے لگا درخت سے رسّی باندھی گئی۔ایک شخص نے ہامیل کے گلے مین پھانسی ڈالی۔اور دوسرے نے اُسکی مشکین باندھین۔نوجوان ہامیل نے کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالا۔صرف خدا سے لو لگائے کھڑا تھا۔جب تمام سامان مہیا ہوچکا۔تو اُس جماعت سے دو شخص نوجوان کو اوپر کھینچنے کیلیے آگے بڑھے ہی تھے کہ ایک بلند وبالا آدمی سیاہ لباس پہنے یکایک اُس مقام پر آموجود ہوا اور اُن لوگون کیطرف مخاطب ہوکر حکومتانہ لہجے سے کہا "تم اپنے قیدی کو رہا کرو" اور آپ اپنی تلوار کھینچکر اُس رسی کو جو درخت اور نوجوان کے گلے سے بندھی ہوئی تھی ایک ہی وار مین کاٹ دیا۔عدالتی گروہ کے افسر نے برہم ہوکر اپنے ہمراہیون سے کہا "اسکو پکڑ لو تاکہ عدالت وم کے فیصلون مین مداخلت کرنے کا مزا چکھایا جاے۔ دیکھو! جانے نہ پائے!!" دو شخص نوجوان کو پکڑے کھڑے رہے۔اور باقی اُس اجنبی کو پکڑنے کی غرض سے دوڑے۔

اجنبی۔(حقارت سے) بدلحاظ احمقو! تم جانتے ہو مین کون ہون؟ بس وہین ٹھہرے رہو"

نوجوان ڈرا کہ مبادا اس نیک نفس اجنبی پر اُس کارروائی کے سبب کوئی آفت نہ آئے اسکی آواز ہی سے سب کے سب اسدرجہ خائف ہوگئے کہ اُنکے ہتھیار خود بخود زمین پر گر پڑے۔

مشعل بھی گر گئی - لیکن برابر جل رہی تھی - اجنبی شخص سہولت کے ساتھ ہامیل کے قریب آیا اور اُن دونون شخصون کو جو اُسے سنبھالے کھڑے تھے ڈھکیل کر تلوار سے بند کاٹ ڈالے - اور کہا - "میرے ہمراہ چلو" اس شخص کو نہ کسی کے تعاقب کرنے کا اندیشہ تھا نہ کسیکے مزاحم ہونے کا خوف - آہستہ آہستہ بےخوف وہراس آگے آگے چلنے لگا - ہامیل گھبراہٹ کے ساتھ اسکے پیچھے ہولیا - ملازمان عدالت بےحس وحرکت اُسی جگہ کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے۔ اُس گری ہوئی مشعل کی روشنی سے جو انکے چہرون پر پڑ رہی تھی ہامیل نے دریافت کیا کہ اِنکے چہرون سے خوف اور تعجب ظاہر ہو رہا ہے -

ہامیل - (اجنبی سے) "ہم کو اپنی رفتار اور تیز کرنا مناسب ہے - کیونکہ ابھی وہ لوگ تعاقب کرسکتے ہین -"

اجنبی - "ہراسان نہ ہو - اگر ایک لشکر عظیم بھی تمھارا تعاقب کرے تو جب تک کہ میرے ہمراہ ہو سلامت رہو گے - ہامیل نے (جو اپنی رہائی کے وقت اس شخص کی ہمت اور استقلال دیکھ چکا تھا) یہ بات بالکل یقین کر لی اور سمجھا کہ یہ اجنبی عدالت دم کا کوئی ذی رتبہ افسر ہوگا - جسنے چند نامعلوم اسباب کے پیش آنے سے میری رہائی کی - پھر بھی جب اُس بیابان مین اُسکے ہمراہ تنہا جا رہا تھا تو ہامیل کے دل مین ایک دہشت سی پیدا ہوگئی اور اسی سبب وہ اُس اجنبی سے گفتگو بھی کر سکتا تھا - اور وہ بھی خاموشی کے ساتھ جا رہا تھا تھوڑی ہی دیر مین ان دونون نے بیابان کو طے کر دیا - اور ہامیل کو موضع کبرگ قریب تر ہی نظر آیا - جسکے گھرون کی چھتون پر چاندنی پڑ رہی تھی - جب گانون کے قریب پہونچے تو اجنبی شخص نے ہامیل کیطرف پھر کے کہا "یہین ٹھہرے رہو مین تمھارا گھوڑا لیے آتا ہون" یہ کہکر جانے پر مستعد ہوا - اور ایک آن واحد مین نظرون سے غائب ہوگیا - ہامیل نے ابتک اسکا چہرہ نہ دیکھا تھا کیونکہ وہ اپنے منھ کو چھپائے ہوئے تھا - جب وہ چلا گیا - تو اُسکے دل پر تنہائی کی وجہ خوف طاری ہوگیا - ہزارون دہشت انگیز خیالات آنے لگے - گو وہ موت سے نہ ڈرا - مگر خوف یہی تھا کہ افسران عدالت پھر

گرفتار نہ کرلین - اور اُسکو اس امر کے معلوم کرنے کے لیے بھی تشویش تھی کہ وہ اجنبی کون ہی جسنے مجھے اس جرأت کے ساتھ موت کے پنجے سے چھڑا کر یہانتک پہونچا یا غرض انھین خیالات نے اُسکے مزاج کو زیادہ پریشان کردیا - اسی عالم مین اُسنے خیال کیا کہ ابھی بھاگ کر قلعہ روزنتل مین جا پہونچون - جہان امن حاصل ہونے کا پورا یقین ہی - مگر ساتھ ہی یہ بات بھی یاد آگئی کہ لارڈ روزنتل کے نام اپنے ہمراہ جو خط لایا تھا وہ زین کے ساتھ اسی مہانسرا مین رہگیا - جہان قید ہونے کے پیشتر اُترا تھا - نوجوان ہامیل انھین خیالات مین مستغرق کھڑا تھا کہ گھوڑون کے ٹاپون کی آواز آئی اور دو ہی چار منٹ کے بعد اُسکا مخفی مخلصی دہندہ گھوڑا دوڑاتا ہوا آپہونچا وہ خود ایک کالے قداور اور قوی گھوڑے پر سوار تھا - اور ہامیل کے گھوڑے کی جو اب تندرست ہوگیا تھا باگ پکڑے ہوے لے آیا - اور کہا "سوار ہو جیے" ہامیل نے خوشی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کی - اور سوار ہونے کے بعد اُسکو اس امر سے نہایت درجہ حیرت ہوئی کہ کپڑون کی گٹھری وغیرہ بجنسہ رکھی تھی گویا کسی نے اُسکو ہاتھ ہی نہین لگایا -

ہامیل (خوشی سے) "میرے ملبوسات و کاغذات بھی موجود ہین"

اجنبی - "جی ہان ! مین سمجھتا ہون کہ آپ کی کوئی چیز وہان چھوٹ نہین گئی"

ہامیل - "اے نیک طبع شخص ! تم کون ہو جو میرے حال پر اسقدر رحم کرتے ہو - اور یہ کہو کہ مین کس نام سے تمھارا شکریہ ادا کرون ؟"

اجنبی - "دوسری دفعہ کی ملاقات مین کل کیفیت تم سے کہی جائیگی"

ہامیل - (جوش مین آکر) "تو ہم پھر ملینگے ؟ کہان ؟"

اجنبی - "قلعہ روزنتل مین تم وہین جانے والے ہو نہ ؟ راستہ بالکل سیدھا ہی - ہرگز ڈرو نہین اب تمھین کسی سے کچھ تکلیف نہ پہونچیگی - تم اچھی طرح امن کی حالت مین ہو - جسکی تمھین پورے طور پر ہنوز خبر نہین - آج کے ساتوین دن قلعہ روزنتل مین ایک عظیم الشان جشن ہونے والا ہی - مین وہان آونگا"

یہ الفاظ کہکر معًا اپنے ب‍ـق دم گھوڑے کو چمکایا اور چشم زدن مین سوار اور گھوڑا دونون کے دونون بگولے کیطرح نظرون سے غائب ہوگئے؀

تیسرا باب

قلعۂ روزنتل

امیر روزنتل کا عالی شان قلعہ شہر وٹن برگ کے قریب ایک ٹیکرے پر واقع تھا جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکا ہے وہ اُن شکستہ عمارات سے ایک تھا جنکے اُجڑے نشان آج تک جرمنی کی بڑی بڑی ندیون کے کنارے والی ٹیکریون سے کسی باریک بین مسافر کو اُن پرانے جاگیردارون کی شوکت وعظمت کو یاد دلاتے ہین۔ قلعہ روزنتل دو فرلانگ مربع تھا۔ اور اُسکی فصیلون کے اندر ایک نہایت سرسبز شہر آباد تھا۔ اور وہ اس مضبوطی اور استواری سے باندھا گیا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک مدت کے محاصرے کا متحمل ہوسکے۔ اسی بنا پر قلعہ کے مختلف اندرونی مقامات مین غلہ خانے۔ سلاح خانے اور بارکس وغیرہ بنائے گئے تھے۔ جسمین ایک ہزار سپاہی سال بھر تک بغیر تعلق بیرونجات کے زندگی بسر کرسکین۔ لارڈ روزنتل ایک باحشمت صاحب جبروت امیر تھا۔ اُسکی جاگیرین وسیع تھین۔ اُسکے تابعین بہت تھے۔ خزانہ معمور تھا۔ اُسکی عظمت وشان کا اندازہ اسی سے ظاہر ہے کہ اسکی بیٹی ترزا شاہ ا کسی ٹلن کے شہزادے لیپولڈ سے ایام طفولیت ہی مین منسوب ہوچکی تھی۔ مگر لارڈ روزنتل کو ایک امر ہمیشہ کے لیے باعث رنج رہا۔ وہ یہ کہ انس ورارث کا کونٹ الفریڈ جو روزنتل کی طرح جرمنی کا ایک فی مرتبہ امیر تھا۔ اُسکے ساتھ کمال عداوت رکھتا تھا۔ مخالفت کی یہ وجہ تھی کہ کونٹ الفریڈ نے ماہ جبین ترزا اسکے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا۔ مگر چونکہ الفریڈ کی عمر پچاس برس سے متجاوز ہوگئی تھی سوا اسکے ترزا پہلے ہی سے لیپولڈ کے ساتھ منسوب ہوچکی تھی اسلیے اسکا پیام ناقابل قبول ٹھہرا۔ اور رد کردیا گیا۔ اُس تاریخ (ہمارا قصہ شروع ہونے کے دو سال پیشتر)

سے کونٹ مانفریڈ لارڈ روزنتل سے سخت عداوت و بغض رکھتا تھا۔ اور چونکہ ان امرا کی سرحدین ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھین لہذا رعایا مین آئے دن جھگڑے و فسادات برپا ہوا کرتے تھے۔ اور فریادیون اور چارہ سازیون کا بازار دونون جانب گرم تھا۔ اس صورت مین باشندگان شہر وٹن برگ پر کوئی دن ایسا نہ گذرتا تھا جسمین وہ ان دونون امیرون مین برملا جنگ چھڑنے کا اندیشہ نہ کرسکتے تھے۔

لارڈ روزنتل کی بی بی تریزا کے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد فوت ہوگئی تھی مگر لارڈ نے دوسری شادی کرنے کا مطلق خیال نہ کیا۔ اسلیے کہ اُسکو اپنی پیاری اکلوتی بیٹی تریزا سے کمال محبت تھی اور چاہتا تھا کہ اپنے بعد کل جائداد کی مالک وہی قرار دیجائے اور یہ بھی سمجھے ہوئے تھا کہ اس تموّل اور جاہ و حشمت کے سبب تریزا کی عظمت اُسکی ذی شان مرد کی نظرون مین بڑھ جائیگی۔ ہم اپنے قصے کو مکرر شروع کرنے کے قبل اتنا کہدینا ضروری سمجھتے ہین کہ تریزا اور اُسکے منسوب شوہر دونون نے باہم ایک دوسرے کو نہ دیکھا تھا۔ اور لارڈ روزنتل کو بھی اپنے داماد کے دیکھنے کا صرف ایک ہی دفعہ اتفاق ہوا تھا اور اسوقت اسکی عمر صرف چھ سال کی تھی۔ پس جب یہ قصہ شروع ہوا اسوقت واقعات اسطرح پر تھے۔

اب ناظرین تصور کرلین کہ حور وش تریزا اپنے باپ کے عالی شان رفعت نما محلسرا کے ایک خوبصورت اور وسیع کمرے مین بیٹھی ہوئی زردوزی مین مصروف تھی۔ اسکی دو خواصین ایڈا اور میریا قریب والی رومی چوکیون پر بیٹھی چرخہ کات رہی تھین۔ جو اُس زمانے کے اعلےٰ خواصون کا عمدہ مشغلہ تھا۔ تریزا کا حُسن و جمال درجۂ کمال سے متجاوز تھا۔ اسکا ادنچا قد ہر قسم کے عیب سے پاک تھا۔ اُسکی کمر پتلی تھی۔ چال مین اسقدر نزاکت تھی کہ وقت رفتار اگر ایک پھول بھی زیر قدم آجاتا تو مسلا نہ جاتا تھا۔ گیسوے پُرخم کی لڑیان اُسکے صاف اور دلربا چہرے کے حُسن کو اسقدر ترقی دیتی تھین کہ دیکھنے والا کیسا ہی سخت دل کیون نہ ہو۔ ضرور بے خود ہوجائیگا۔ بااینہمہ اُسکا حُسن کچھ ایسا دلکش دل فریب اور شاندار نہ تھا۔

مگر مجھے معلوم ہوتا ہی کہ فوسٹ ہنوز زندہ ہی۔ اور میری محبت اسکے دل مین باقی ہی۔ مگر مجھے خ
حیرت ہی کہ اسکی خبر مجھ تک کسطرح پہونچی۔ تمھین یاد ہو گا جو اُسدن مجھے یکایک خبر ملی کہ فوسٹ
چند جرائم کے سبب چھ ماہ تک قید مین رکھا گیا۔ اور اُسپر موت کا فتوے جاری کیا گیا۔ آ
وہ کمبخت صبح جسمین اُس جان کے لینے کے لیے دار کا اسباب تیار کیا جانے لگا۔ جسکو بچانے کیلیٔ
کاش مین نے اپنی جان دی ہوتی۔"

میریا۔" تو معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو ہنوز اُس نوجوان کے ساتھ کمال محبت ہی۔"

تریزا۔" ہان! تو جانتی ہی کہ مین اُس سے کسقدر الفت رکھتی ہون۔؟ ایک دن میرے خاص
کمرے مین صفہ پر بیٹھی اُسی کی تصویر دیکھ رہی تھی (ایڈا سے مخاطب ہوکر) وہی تصویر ایڈا! جو
تیرے بھائی نے کھینچی تھی اور جسکی خبر فوسٹ کو نہ تھی۔ غرض اُس شبیہ کو مین حسرت اور محبت سے
دیکھ ہی رہی تھی۔ اور دعا کر رہی تھی کہ خدایا اسکے اصل سے جلد ملادے۔ اسوقت ایک عجیب قصہ
گذرا۔ یکایک مجھے اسطرح معلوم ہوا کہ فوسٹ مجھے دور سے دیکھ رہا ہی اور ہم دونون ایک
دوسرے سے اپنا عشق ظاہر کر رہے ہین۔ مگر یہ سب چند ہی منٹ کے بعد موقوف ہو گیا
مجھے یقین ہی کہ یہ میرا خیال خام تھا۔"

ایڈا۔" تاہم یہ واقعہ عجیب وغریب معلوم ہوتا ہی۔"

میریا۔" ہان بہت ہی عجیب!!!"

تریزا۔" افسوس وہ پیارے خیالات آبا جان کے کمرے مین داخل ہوتے ہی محو ہو گئے۔ وہ
اندر آئے اور یہ خبر بد سنائی کہ فوسٹ عنقریب مرنے والا ہی۔ اور دار کا کل اسباب مہیا ہو گیا ہو
آہ! اس جگر سوز حالت مین جب مین نے اُسنے الزاماً کہا کہ "اُس سارے فتنہ و فساد کے بانی
آپ ہی ہین" تو اُنھون نے کمال برہمی کے ساتھ اُس امر کا انکار کیا۔ اور مین بیہوش ہوکر
اُنکے قدمون پر گر پڑی۔"

ایڈا۔" تب ہی انھون نے ہمکو بلوایا۔ اور ہمنے آپ کو اُٹھا کر کوچ پر لٹا دیا۔ جہان آپ چ

گھنٹے تک بے حس و حرکت لیٹی رہین۔
تریزا۔ ہان جب مین بیدار ہوئی اور تمنے یہ خوشخبری سنائی کہ" فوسٹ بچ کر بھاگ گیا۔ اور یہ کسیکو نہین معلوم کہ وہ کیونکر چلدیا اُسوقت مین کسدرجہ مسرور ہوئی تھی۔"
نیدرا۔" مگر یہ بات سب کو حیرت مین ڈال رہی ہو کہ فوسٹ کسطرح نکل بھاگا۔"
میریا۔" مین نے سنا ہو کہ افسران سرکاری نے بھی اس بارے مین کچھ دریافت کرنے کی کوشش نہ کی۔"
تریزا۔" اُس وحشت ناک واقعہ کو گذرے کامل دو ہفتے ہو گئے۔ مگر ابتک مین اُسکو نہ دیکھ سکی۔"
نیڈرا۔" نہایت تعجب کی بات ہو کہ وہ اسی شہر مین رہے کئی آدمیون نے اُس سے ملکر بات چیت بھی کی مگر سرکاری لوگ اُسکو کسی قسم کی اذیت نہ دے سکے۔"
تریزا۔ (تیزی سے)" خدا کا ہزار ہزار شکر کہ وہ ہر طرح کی تکلیف سے نڈر رہی۔"
جب اسطرح کی گفتگو ان تینون لڑکیون مین نہایت سرگرمی کے ساتھ ہو رہی تھی اسوقت ایک ایسی واردات ہوئی جس سے اُنکے دلون مین بہت بڑا اندیشہ پیدا ہو گیا۔"

چوتھا باب

حملہ

جب لیڈی تریزا اور اُسکی خواصین بات چیت مین مصروف تھین تو یکایک ایک مسلح شخص کمرے کے اندر آیا اور کہنے لگا" لیڈی صاحبہ! میری اس مداخلت کو معاف فرمائیے گا مین آپ کے نازک کانون کے لیے غمناک خبر لایا ہون۔"
تریزا۔ (جھجھک کر)" وہ کیا خبر ہی؟ ڈیونڈ جلد بیان کر (یہ مسلح شخص ڈیونڈ نامے قلعۂ فرنتل کے نگہبان گارڈ کا کپتان تھا اور اُسکی پریشانی و سراسیمگی تریزا اور اُسکی خواصون کو منتشر و بدحواس کیے دیتی تھی)۔"

ڈیونڈ۔ ”آپ اُس مستحکم عمارت مین تشریف لے جائیے۔ کیونکہ چند ہی منٹ مین فصیلون پر آتش برستی ہوگی۔ اور اگر دشمن کے فوج کی ایک گولی اس کمرے مین بھی آجائے تو عجب نہین“
ترنیرا۔ (اضطراب سے) ”دشمن! کون دشمن؟“
ڈیونڈ۔ ”لیڈی صاحبہ! خوف نہ کیجیے۔ کونٹ مانفریڈ ایک فوج عظیم کے ساتھ ہمارے ملک پر یورش کرنے والا ہی۔ آپ اُس عمارت مین چلی جائیے وہان آپ کے لیے کوئی خوف نہین“
ترنیرا۔ (ڈیونڈ کا ہاتھ پکڑکر) ”ابا جان کہان ہین؟“
ڈیونڈ۔ ”وہ فصیلون پر قلعہ کے بچاؤ کی تیاریون مین مشغول ہین۔ اور مجھے آپ کی خدمت مین یہ پیام پہونچانے کے لیے روانہ کیا ہی۔ نوجوان ہامیل بھی وہین ہی اور اس کام مین مدد کرنے پر دلی جوش سے عازم ہی“
ڈیونڈ نے یہ کہکر سر عجز جھکایا۔ اور روانہ ہوا۔ جاتے ہوے اسکی تلوار کی آواز جو کمر سے نیچے لٹک رہی تھی اِن تینون لڑکیون کو ایک شگون بد کی طرح سنائی دینے لگی۔
ترنیرا نے اپنے باپ کے حکم کے موافق اُس محفوظ مقام پر جانے مین دیر نہ کی۔ اس اثنا مین ایک ایلچی سفید نشان* لیے ہوے قلعۂ روزنتل کے دروازے پر آیا۔ اور لارڈ روزنتل سے گفتگو کرنی چاہی۔ لارڈ مع ہامیل اُس مینار پر رونق افروز ہوا جسکے نیچے ایلچی کھڑا تھا۔
روزنتل۔ ”تو مجھسے کیا چاہتا ہی؟“
ایلچی۔ ”مین عالیجاہ کونٹ مانفریڈ کی طرف سے یہ درخواست کرتا ہون کہ ایک شخص ہامیل نام جو اس قلعہ مین پناہ گزین ہی۔ میرے ہمراہ بہ حفاظت تمام ذی شوکت کونٹ مانفریڈ کے حضور مین روانہ کردیا جائے۔ اور اس طلبی مین ہمارے بلند مرتبت سردار کو معقول وجوہ

* جنگ کی حالت مین جب ایلچی دشمن کی فوج مین گفتگو کے لیے جاتا ہو تو سفید نشان اُسکے ہاتھ مین رہتا ہی جو صلح کی نشانی ہی۔

ین - جنکے اظہار کی ضرورت نہین ہے"
رڈ روزنتل "مسٹر ہامیل نے تمھارے آقا کی گو کیسی ہی خطا کی ہو - مگر اب وہ میرا
ہمان ہی - اور آئین مہمانداری کی روسے مین اسکی جان کو اخیر دم تک بچانے کی کوشش
رونگا - تم اپنے سرکش سردار سے میرا یہ پیام کہدو"
یلچی "اگر آپ اس بات پر راضی نہین ہین تو مین کونٹ مانفریڈ کے نام سے پکار کر کہتا ہون
سکے لیے تیار ہو جائین -
ڈ روزنتل "مین جنگ پر آمادہ ہون" (ایلچی رخصت ہو گیا)
ل - (لارڈ روزنتل سے) "خداوندا مجھے یہ بات گوارا نہین کہ بندگان خدا کا خون میرے لیے
جائے جو جنگ کا ضروری نتیجہ ہے اور مین آپ سے قسمیہ عرض کرتا ہون کہ مجھے اس امر سے
طلق آگہی نہین کہ کونٹ مانفریڈ مجھسے کیون عداوت رکھتا ہی؟ - کیونکہ مین نے اپنی زندگی بھر
سکو کبھی نہین دیکھا - ہان ایک پادری سے کونٹ کی نسبت چند امور دریافت کیے تھے -
سکو دوسرے مقام مین بھیس بدلا ہوا پایا -
لارڈ روزنتل "خیر - مگر اب تم میرے مہمان ہو - اور تمھین امن دینا ایک ضروری امر ہی کیونکہ
چانسلر نے تمھاری سفارش کی ہی کہ تمام امراے دولت تمھاری تواضع و تکریم کرین - اور مجھے خاصکر
اس بات کا حکم ہی اس صورت مین مجھپر لازم ہوا کہ اُس شخص کا خیال رکھون جسنے تمھین
میرے پاس بھیجا ہی - مگر اُس جابر مخالف کے حملہ کو روکنے مین تمکو بھی مدد دینا پڑیگی -"
ہیمل - (اپنی تلوار پر ہاتھ لیجا کر) "تا دم مرگ مین آپ کی مدد کرنے مین کوتاہی نہ کرونگا"
رڈ روزنتل "تمھاری دلیری و جوانمردی بیکار نہ جائیگی" لارڈ مذکور نوجوان ہامیل سے
تگو کرنے کے لیے کسی جا ٹھہرا نہین بلکہ فصیلون پر نہایت مسرت و تجربہ کاری کے ساتھ
کام جاری کرتا پھرا اسکی عمر پچاس سال کی تھی - اور وہ قوی تن تھا - اُسکی صورت اور سیرت
سے نخوت و غرور اور سنگدلی کے آثار ظاہر تھے - اور خونریزی اُسکے نزدیک ایک آسان

بات تھی۔ جسکو وہ سمجھتا تھا کہ اپنے عہدے کا ایک ضروری فرض ہے۔ سر پہ ایک چمکدار ٹوپی پہنے تھا جسپر ارغوانی کلغی لگی تھی۔ فولادی زرہ زیب تن تھی۔ کمر مین ایک بیش قیمت تلوار اور ہاتھ مین بندوق تھی۔

لارڈ روزنتل۔ (کپتان ڈیونڈ سے) "کیا کیا تیاریان ہین؟"

ڈیونڈ "پیرو مرشد! ملاحظہ فرمائیے۔ بیس عمدہ توپین اُس رخ پر لگی ہوئی ہین جدھر سے دشمن حملہ کرنے والا ہے۔ اور دوسرے ناکے پر بھی بخوبی حفاظت کی گئی ہے"

لارڈ روزنتل "تم نے کتنے آدمی جمع کیے ہین؟"

ڈیونڈ "فی الحال تین سو سات یہان ہین۔ اور شہر سے بہت سپاہی آنے والے ہین۔ آپ کے تمام محکوم سردارون کو حکم بھیجدیا گیا ہے کہ اپنی اپنی فوج ہمراہ لیکر جلد آئین۔"

لارڈ "یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر دشمن کے فوج کی تعداد بھی تمکو کچھ معلوم ہے؟"

ڈیونڈ "وہ شخص جو پہلے پہل اس فوج کی آمد کی خبر لایا کہتا تھا کہ کُل نو سو جنگ آزمودہ سپاہی ہین اور دوسری ایک خبر سے معلوم ہوا کہ پورے ہزار آدمی ہین"

لارڈ "اُنکی فوج کی زیادتی کا یہان خوف کسکو ہے؟ مجھے اس بات سے کمال خوشی ہوئی کہ کونٹ مالفریڈ کے ساتھ برملا جنگ کی ٹھہری یہ آئے دن کے جھگڑ ون سے مین تنگ ہو رہا تھا"

لارڈ روزنتل اور کپتان ڈیونڈ اسی گفتگو مین تھے کہ دشمن کی فوج دور سے نظر آئی۔ کونٹ مالفریڈ خود فوج کے ہمراہ تھا۔ ڈیونڈ نے دشمن کے حرکات کو بغور دیکھنے کے لیے کسی قدر سکوت کیا۔ اور آخر جب غنیم کی فوج کا رخ قلعہ روزنتل کی طرف پایا تو اپنے سپاہیون کو حکم دیا فوراً ہی گولہ اندازون نے جو فصیلون پر تیار کھڑے تھے اپنی توپون سے گولے برسانا شروع کیے۔ دھوان ابر کی طرح بلند ہوا۔ اور بارود کی مہیب آواز سے تمام قلعہ گونج اُٹھا۔ توپین ٹھیک تجربہ کاری کے ساتھ چلائی گئی تھین۔ کیونکہ چند ہی منٹ مین دشمن کی فوج پر پراگندگی چھا گئی۔ لارڈ روزنتل اطمینان سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اُسوقت کونٹ مالفریڈ کے فوج کی

...ئین بنائی گئین - اور نہایت تیزی کے ساتھ قلعہ کیطرف روانہ ہوئین - دیکھنے سے معلوم
...یہ دشمن کا ارادہ قلعہ کے بڑے دروازے پر حملہ آور ہونے کا تھا - لارڈ روزنتل نے اُس جانب
...ے بچاؤ کا حکم دیا حالانکہ قلعہ روزنتل سے برابر گولہ باری ہوتی رہی - مگر دشمن کسی طرح
...س پا نہ ہوا - بلکہ اُسی تیزی کے ساتھ بڑھا چلا آتا تھا - اس اثنا مین کونٹ مانفریڈ نے بھی
...ک ٹیکرے پر سے گولہ زنی شروع کی - اور آخر جنگ کمال سرگرمی کے ساتھ شروع ہوئی -
...ی تن سپاہیون کی ایک جماعت جسکے ساتھ سیڑھیان تھین - قلعہ پر چڑھنے کے
...صد سے خندق کے اُس جانب آ پہونچی - اور اُس آگ کا بھی خیال نہ کیا جو دیوارون پر سے
...س رہی تھی بمجرد قریب پہونچنے کے تختون کے ذریعے خندق مین اُتر کر دیوارون پر چڑھنے
کوشش کی گئی اور دوسری طرف سے ایک فوج نے سخت حملہ کر دیا - ہمارے ناظرین
یاد ہوگا کہ لارڈ روزنتل کے قلعہ مین صرف تین سو فوج تھی - اور غنیم کی سپاہ کا شمار
...یب ایک ہزار کے تھا - اس صورت مین قلعہ کی محافظت کامل طور پر ہونا ناممکن امر تھا -

اب جنگ نہایت زور شور سے ہو رہی ہے - دشمن کے تین شدید حملے روکے گئے ہین
...ڈ روزنتل - ہامیل اور ڈیونڈ داد شجاعت دے رہے ہین - مگر فوج مخالف کی تعداد نہایت
...دہ تھی اور اُنکے گولے لارڈ روزنتل کی سپاہ پر خوب کامیاب ہوتے رہے - عین اُس
...نگامہ دار و گیر مین ایک ایسی افواہ اُڑی جس سے روزنتل کی تمام فوج مین ایک تہلکہ
...یا - وہ یہ کہ قلعہ کے ایک کونے سے کونٹ مانفریڈ کے چند سپاہی اندر داخل ہوئے اور
...ڈ کی پیاری بیٹی پری جمال عزیزا کی گرفتاری کی غرض سے اُس مقام پر حملہ کر دیا - جہان
...من کے ساتھ تھی - ایک زخمی سردار لارڈ روزنتل کے پاس دوڑتا ہوا آیا - اور یہ
...ہو پہنچائی -

...ڈ روزنتل - میری پیاری بیٹی! (اپنی فوج کی طرف خطاب کر کے) دوڑو اور میری
...ن سے زیادہ عزیز بیٹی کی مدد کرو" مگر اُسکے اس حکم کی تعمیل نہ ہو سکی - کیونکہ کپتان ڈیونڈ

منتشر فوج کے فراہم کرنے مین مصروف تھا - اور ہامیل اُس جماعت کو روکنے مین سرگرم تھا
جو سیڑھیون کے ذریعے سے قلعہ پر چڑھائی کرنے کی کوشش کر رہی تھی - اُس ٹکڑی کے
چند آدمی فصیل پر قدم جما چکے تھے - اور دوسرے بھی برابر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے
ہامیل تنہا اُنکے حملے کو روک رہا تھا - وہ نہایت زخمی ہو چکا تھا - اور بدن سے خون بہ
رہا تھا - قریب تھا کہ وہ ناتوانی کے سبب غش کھا کر گر پڑے اور قتل کیا جاوے - اتنے
مین ایک نوجوان جو فوجی لباس پہنے تھا - اور جسکے سر پر سفید کلغی لگی ہوئی تھی یکایک
دیوار پر آ پہونچا - اور ہامیل پر حملہ کرنے والے سپاہیون کو اپنی تلوار سے اشارہ کیا کہ
ہٹ جاو" اس اشارے کے ساتھ ہی وہ لوگ جو چند منٹ پیشتر نہایت دلیری سے لڑ رہے تھے
کچھ اس پراگندگی اور بدحواسی کے ساتھ بھاگے کہ فصیلون پر سے خندق مین گر گر جانین دین - اسکو
اُس نوجوان نے جلدی سے دوسری جانب رخ کیا - جب وہ اپنی تلوار سے اشارہ کرتا
تو کونٹ مانفریڈ کی فوج تتر بتر ہو کر بھاگنے لگتی تھی - لارڈ روزنتل کی سپاہ جو منتشر
ہو گئی تھی از سر نو باقاعدہ جمع ہو گئی - اور چند ہی منٹ مین فصیلون کو غنیم کی فوج سے
پاک کر دیا - نوجوان نہایت بھاری زرہ پہنے ہوے اس تیزی کے ساتھ چلتا تھا کہ
عساکر روزنتل اُسکے برابر چل نہ سکتے تھے - وہ بڑھا اور برابر اسوقت بڑھتے گیا - جب تک
مغربی حصہ قلعہ کی فصیل پر نہ پہونچ گیا جو کونٹ مانفریڈ کی فوج کے قبضہ مین آ چکا تھا - یہ
پہونچکر نوجوان سرداران لشکر روزنتل کی طرف متوجہ ہوا - اور کہا "حملہ کرو - تمھ
فتحیابی ہوگی" اتنا سننا تھا کہ ادھر کے سپاہی جان توڑ کر بیباکانہ فوج مخالف
ٹوٹ پڑے - اور شکست فاش دی - اُس نووارد سردار کے دل بڑھانے اور مدد کرنے
سے لارڈ روزنتل کی فوج مین جسقدر عالی ہمتی اور دلیری پیدا ہو گئی - اُسیقدر کونٹ
کی سپاہ کے چھکے چھوٹ گئے - اور زیادہ تر تعجب انگیز بات یہ تھی کہ وہ نوجوان خود ا
ہنگامے مین کچھ دخل نہ دیتا تھا - مگر اپنی تلوار زمین پر ٹیک کر تھوڑے فاصلہ پر کھڑا

رائے دیدہ نعرے سے صاف طور پر معلوم ہوتا تھا کہ صرف اسکی موجودگی لارڈ روزنتل کی کامیا
ے یقینی ہی - اور ایسا ہی ہوا - آفتاب مغرب کے شفق گون پردون مین چھپا - اور قلعہ روزنتل
ل طور پر چھڑا لیا گیا - مگر افسوس! یہ جھگڑا بغیر ایک آفت عظیم برپا کرنے کے طے نہ ہوا - بہت
سے اولوالعزم صاحب ہمت سردارون کے مارے جانے کے علاوہ لارڈ روزنتل کو ایک اور خبر
یسی پہونچی - جس سے فتحیابی کی خوشی غم والم سے مبدل ہو گئی اور وہ یہ کہ دشمن کی فوج اپنے
لبہ کے وقت لارڈ روزنتل کی نازک اندام بیٹی تریزا کو قید کر کے لے ہی گئی -!! وہ نوجوان
جو کہ ایک قلعہ روزنتل کے بچانے کے لیے آیا تھا - اور جسکے سبب فتح نصیب ہوئی تھی کسطرح
یل دیا یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کون تھا - اور کسطرح اس واقعۂ قیامت خیز مین فصیل پر پہونچا -
ر کہان گیا ہی - یہ ایک ایسا راز تھا جو کسی سے افشا نہ ہو سکا - ہامیل کے دل مین ایک بات آئی
گر وہ اُسکو ظاہر کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا - یعنے وہ جان گیا کہ یہ وہی نوجوان ہی جسنے مجھے
عدالت وِم کے پنجے سے چھڑایا تھا - مگر جب وہ اس بارے مین کچھ کہنا چاہتا تھا تو اسقدر خوف
اسپر طاری ہو جاتا تھا کہ زبان سے کچھ نکلنا ممکن نہ تھا - الغرض ہامیل انھین خیالات مین مستغرق
تھا کہ ایک فوجی افسر آیا - اور کہا "لیڈی تریزا کو قید سے چھڑانے کی تجاویز سوچنے کے لیے ایک
کونسل جمع ہونے والی ہی جسمین آپ کا شریک ہونا بھی ضروری ہی -"

پانچوان باب

ہامیل اور ڈیونڈ

کونسل جمع ہوئی - لارڈ روزنتل نے اسطرح کہنا شروع کیا "میرے دوستو! وفادار تابعدارو!
اسمین شک نہین کہ مردود کونٹ مانفریڈ نے یہ ایک نامعقول حرکت کی میری پیاری لخت جگر کی بڑی خواص
ایڈا کے بیان سے مجھے معلوم ہوا کہ کونٹ مانفریڈ کے چھ سپاہی اُس کمرے مین داخل ہوئے
جہان لیڈی تریزا اور اسکی خواصین چھپی ہوئی تھین اور دوسری عورتون سے چھوڑ کر صرف

تریزا ہی کو بہ جبر اُٹھا لیگئے - تم سب جانتے ہو کہ مین نے اُس حور وش لڑکی کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا تھا - اور اب وہ میرے اس جواہر کو بزور چھین کے لیے مخصوص کیا گیا تھا -

ڈیونڈ - خداوند ! کل علے الصباح شہر وٹن برگ سے دو سو پیادہ روانہ کیے جانے کا ہو چکا ہے - اور آپ کے ماتحت کے دوسرے افسر بھی یکے بعد دیگرے جمع ہونے لگے ہین - کل قبل طلوع آفتاب بارہ سو فوج ہمارے زیر حکم رہیگی - حضور اگر مناسب سمجھین تو کل فوج کو اس ناچیز وفادار غلام کے ماتحت کیجیے - خدا نے چاہا تو بیشک لیڈی تر چھڑا لاؤنگا - یا اپنی عزیز جان قلعہ کونٹ مانفریڈ کی دیوارون کے نیچے دے دونگا -"

لارڈ روزنتل - "مگر اس عرصے مین کونٹ مانفریڈ میری عزیز بیٹی کو اپنے ساتھ مجبور کریگا - "

ہامیل - "کیا کونٹ مانفریڈ اس امر سے آگاہ نہین کہ لیڈی تریزا شہزادۂ جرمنی سے منسوب ہے"

لارڈ روزنتل - "ہان وہ خوب جانتا ہے - مگر وہ کچھ ایسا آدمی ہے کہ خود شہنشاہ جرمنی سے جنگ کرنے مین دریغ اور خوف نہ کریگا - وہ چند ایسے اختیارات رکھتا ہے جو بعید از فہم ہین - اور اطراف وجوانب کے اعلیٰ ہمت اور باحیثیت لوگ اسکی نہایت خاطر بلکہ مدد کرتے ہین - اکثر اس بات پر فخر اور ناز رہا ہے کہ قیصر اکسی لاتین بھی اُسکے چھیڑنے کی جرأت کر نہین سکتا -"

ہامیل - (حقارت سے) "وہ بڑا ہی سرکش معلوم ہوتا ہے - (تھوڑے تامل کے بعد) چونکہ آفتین فقط میرے ہی سبب آپ پر نازل ہو رہی ہین - مجھے اجازت دیجیے کہ مین ہی اس کونٹ کے مقابل جاؤن اور اس بدکرداری کے انتقام کا مزا چکھاؤن -"

لارڈ روزنتل - "مگر تمھاری جان مفت معرض خطر مین آ جائیگی - نہین معلوم ہے کہ تم کس جرم کے سبب کونٹ مانفریڈ کے غضب مین پڑے ؟ جسکے لیے اُسنے تمھارے حوالہ کرنے کی مجھ درخواست کی تھی ؟"

ل" مجھے صرف اسقدر معلوم ہر کہ مین نے ایک روز کمبرگ کے مہمانسرا مین کسی پادری سے
ن فروکش تھا کونٹ مانفریڈ کی نسبت چند سوالات کیے۔ شاید اُن باتون کی خبر پہونچنے
ل طلب سے کونٹ مجھپر غصہ ہوا" ساتھ ہی ہامیل کے دل مین یہ بات آئی کہ کونٹ انفریڈ
او مجھے ایلچی کے ذریعے طلب کیا تھا۔ اُسکا سبب عدالت وغم سے تعلق رکھتا ہوگا۔ مگر
آپ مین کسی سے کچھ کہنے کی جرأت نہ پاکر خاموش ہو رہا۔"

ڈ روزنتل۔ (یکایک چونک کر) ہان مجھے سبب معلوم ہی۔ کونٹ مانفریڈ پیاری تریزا کو یہان سے چھین لیجانے کا قابو ڈھونڈھ رہا تھا۔ اور اُسے یہ بھی یقین تھا کہ مین ایک مہمان کو قیدی کی طرح اُسکے حوالہ کرنے مین انکار کرونگا۔ پس یہی بہانہ کافی سمجھا گیا۔ اور اُسنے شہر پر چڑھائی کی۔"

ڈیونڈ "پیر و مرشد! بیشک اُسکا دلی منشا وہی ہوگا۔ اُسکو اس ناچیز کارروائی کی سزا ضرور دینی چاہیے۔

لارڈ روزنتل۔ (غصے کے ساتھ میز پر ہاتھ مار کر) "ہم اپنی تلوار کی نوک سے اس جھگڑے کا انفصال کرینگے۔" (کپتان ڈیونڈ کی طرف مخاطب ہوکر) "تمنے ابھی جسطرح بیان کیا ہی۔ کل فوج کو جمع کر کے آمادہ و تیار ہو جاؤ۔ مین خود اپنی پیاری بیٹی کے چھڑانے کے لیے اُس فوج کے ساتھ چلونگا۔"

(لارڈ روزنتل اُٹھا۔ اور کونسل برخاست ہوئی)

رات بھر قلعہ روزنتل کا مہمان خانہ ویران پڑا تھا۔ ہر شخص صبح کے چلنے کی تیاری مین مصروف تھا۔ اور کھانے کے لیے جو کچھ سر دست بہم پہونچ سکا۔ وہ ہر ایک نے جدا جدا کھایا۔ ڈیونڈ اگرچہ انتظام و نگرانی مین سراپا مشغول تھا۔ تاہم تھوڑی فرصت ایسی ملی جسکو اُسنے ہامیل کے ساتھ گفتگو کرنے مین گذرانی۔ ڈیونڈ ہامیل کی شجاعت و جوانمردی کا امتحان کر چکا تھا۔ اسلیے اُس نوجوان کے جانب سے ڈیونڈ کے دل مین ایک خاص رغبت و محبت پیدا ہو گئی تھی

کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ صرف جوانمردی کسی کو لائق تعظیم بنا دینے کے لیے کافی ہے۔
ہامیل۔ (ڈیونڈ سے) "تمھاری دانست مین کل کی لڑائی کا نتیجہ کیا نکلیگا؟"
ڈیونڈ "مجھے یقین ہے کہ اگر ہماری سپاہ ثابت قدمی سے لڑی تو چوبیس گھنٹہ کے اندر روزِ سرخ پھریرا کونٹ مانفریڈ کے قلعہ پر اڑتا ہوگا۔"
ہامیل "کیا کونٹ مانفریڈ کا قلعہ نہایت مستحکم سمجھا جاتا ہے؟"
ڈیونڈ "ہان! مگر اُسکے چندکمزور حصے بھی ہین جو تمھین کل بتلاؤنگا۔ علاوہ برین اس قلعہ سے بیابان اسقدر نزدیک ہے کہ محاصرہ کرنے والی فوج کی توپون کے لیے مقام امن ہو سکتا ہے۔"
ہامیل "وہ قلعہ کس رُخ واقع ہے؟"
ڈیونڈ "قریۂ کمبرگ کی مشرق طرف تین کوس کے فاصلہ پر۔"
ہامیل۔ (جھجھک کر) "کیا اُس جانب کوئی دوسرا قلعہ نہین؟"
ڈیونڈ "نہین۔"
ہامیل۔ (جوش مین آکر) مجھے صاف صاف اتنا بتا دو کہ کسی قلعہ کے بڑے پھاٹک پر مینار بنایا گیا ہے۔ جسپر گول فصیل بنی ہے۔ کیا وہی قلعہ کونٹ مانفریڈ کا ہے؟"
ڈیونڈ "ٹھیک ہے! کیا اس سے پہلے تمھین اُس قلعہ مین جانے کا کبھی اتفاق ہوا ہے؟" (ہامیل نے کچھ جواب نہ دیا) اور یقین کر لیا کہ عدالت گاہ وِہم اُسی قلعہ مین تھی سا اور یہ بھی خیال کر لیا کہ کونٹ مانفریڈ نے اس برہمی کے ساتھ جو مجھے طلب کیا۔ اُسکا سبب عدالت وِہم سے متعلق ہوگا۔ مگر ہامیل اس بدکردار انجمن کی قدرت و اختیارات سے بخوبی واقف تھا اس سبب سے اس بارے مین کچھ کہنا نہ چاہتا تھا۔ بلکہ اُسے خوف تھا کہ مبادا یہی شخص اس انجمن کا کارکن ہو جس سے مین ہمکلام ہون۔ اسی لیے فوراً ڈیونڈ کے سوال کا جواب نہ دیا۔ مگر تھوڑی دیر تامل کرنے کے بعد یون کہا "کونٹ مانفریڈ کی نسبت بہت سی افواہین اُڑ رہی ہین تم کچھ جانتے ہو؟"
ڈیونڈ۔ (جو کونٹ سے دلی نفرت رکھتا تھا۔) "مین اُسکو خوب جانتا ہون۔ مجھے اچھی طرح

یاد ہی کہ اٹھارہ اُنیس برس پہلے وہ شاہی فوج کا ایک ادنیٰ افسر تھا۔ اسکے باپ کے صرف دو بیٹے تھے۔ ایک تو یہ۔ اور دوسرا اُسکا بڑا بھائی سگسمنڈ نامے تھا۔ جو نہایت رحم دل اور نیک طینت شخص تھا۔ کونٹ مانفریڈ کی عادتین بچپن ہی سے بگڑی ہوئی تھین۔ اور گویا شرارت و بدکرداری اُسکی گھٹی مین پڑی تھی۔ ادنےٰ دلیل یہ ہی کہ باپ اور بڑے بھائی کو زہر دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ آخر یہ راز اُسکے باپ کو معلوم ہوگیا۔ اور اُسنے بگڑ کر عاق کر دیا تو یہ فوج مین بھرتی ہوا جسوقت مین بھی اُسی فوج مین تھا۔ خیر۔ جب باپ مرگیا تو اُسکا بڑا بھائی مسند نشین ہوا۔ اُسکی شادی ایک نہایت ذی قدرت مالدار عورت کے ساتھ ہوئی تھی جب چند روز گذرے سگسمنڈ یعنے مانفریڈ کا بڑا بھائی ایک دن شکار کو گیا تھا۔ اور شکار کے خیال مین اپنی فوج سے جدا ہوگیا اور پھر واپس نہ آیا۔ مگر اُسکی لاش جنگل مین پڑی ہوئی ملی۔

ہامیل۔ ”اُسکا قاتل گرفتار نہین ہوا؟“

ڈیونڈ۔ (تھوڑے تامل کے بعد آہستہ سے) ”سنا گیا ہی کہ اسکی لاش پر رسی اور کٹار رکھی تھی“

ہامیل۔ (کانپتے ہوے) ”خدا پناہ مین رکھے۔ اُسکی بی بی کا کیا حال ہوا؟“

ڈیونڈ۔ ”افواہ ہی کہ جب موت کی خبر اُس نیکبخت عورت کو پہونچی تو اپنی اکلوتی بیٹی کو پہلے مار کر آپ بھی مرگئی۔ لیکن حقیقت حال کی مجھے پورے طور پر خبر نہین“

اُسوقت مانفریڈ فوجی عہدے سے مستعفی ہوکر مسند پر بیٹھا۔ خیر۔ اب مین اس گفتگو مین زیادہ وقت ضائع نہین کرسکتا۔ پہرے کے جوانون کو مستعد اور ہوشیار رکھنے کا بندوبست کرنا ضروری ہی۔ تاکہ وہ غافل نہون یہ کہکر ڈیونڈ نے ہامیل کو سلام کیا۔ اور چلا گیا۔ ہامیل فصیلون پر سے اُتر کر اُس کمرے کیطرف گیا جو اسکے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ جب وہ دہلیز سے گذر کر اُس جگہ پہونچا جہان سے کمرے مین جانے کی سیڑھیان شروع ہوتی ہین۔ تو کسی مبتلاے الم عورت کی غمگین آواز اُسکے کان مین آئی۔ وہ ہکا بکا ہوکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اسکے جانب راست مین ایک کھڑکی تھی جسکا ایک پٹ کھلا ہوا تھا۔ اور اندر

چراغ کی دھیمی روشنی پڑ رہی تھی ہامیل نے آگے بڑھجانے کا قصد کیا - مگر جب سسکنے کی آواز آئی - اور اُسکے ساتھ چند غم کا اثر پیدا کرنے والے فقرے سنائی دیے - تو ضرور سمجھا کہ اس حالت مین حتے الامکان کسی بندۂ خدا کی تائید کرنی ضرور ہی - دریچہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اپنے آپ کو گرجا مین پایا - دو کافوری شمعین ایک کونے مین پھیکی روشنی دے رہی تھین - منبر کے قریب ایک عورت دو زانو بیٹھی نہایت خلوص دل سے عبادت کر رہی تھی - ہامیل اسکی پیٹھ کی جانب تھا - اسی سبب وہ ہامیل کو نہ دیکھ سکی - ہامیل قریب گیا - اور غور سے نگاہ کی - اُس عورت کے حُسن و جمال نے اسکو از خود رفتہ بنا دیا - وہ نہایت موثر اور نازک آواز مین یہ التجا کر رہی تھی "اے خداوند کریم! تو میری بی بی کو امن مین رکھ!! اور اُسکو ضرر سے بچا جسنے آج تک کسی کو ضرر نہین پہونچایا - اور جس مقام پر دغا سے لوگ اُسکو لیگئے ہون وہان اپنی رحمت بھی ساتھ رہنے دے" ایسے ہی الفاظ وہ زبان سے کہے جاتی تھی - اور رو رہی تھی - ہامیل تھوڑے فاصلہ پر ایک سکوت کے عالم مین کھڑا تھا - وہ نہ واپس جا سکتا تھا نہ اُس عورت کو مخاطب کرکے کچھ گفتگو کر سکتا تھا - کیونکہ عبادت کے وقت دخل دینا بے ادبی ہے اسی کشمکش و پیچ مین کھڑا تھا کہ وہ عورت اُٹھی - اسوقت نوجوان ہامیل کی نظر اُس دلربا اور روشن چہرے پر پڑی جسکی اودی آنکھین اور گلابی رخسار دل پر تیر و سنان کا کام کر رہے تھے - وہ حسین لڑکی ہامیل کو قریب کھڑا ہوا دیکھکر ٹھٹک گئی -

ہامیل - (آگے بڑھکر) "بی بی! مجھے معاف رکھو - کہ مین اسطرح بے اجازت یہان آیا - جب مین اپنے کمرے مین جا رہا تھا تو کسی کی غمگین آواز آئی - اور مین اس ارادہ سے اندر آیا کہ اس حزن و ملال کا سبب دریافت کرون اور اگر ممکن ہو تو مدد بھی کرون -"

میریا - (یہ تریزا کی چھوٹی خواص تھی) "مین اپنی پیاری بیوی تریزا کی سلامتی کےلیے دعا مانگ رہی تھی -"

ہامیل - (میریا کی خوش خرامی پر فریفتہ ہوکر) "تو آپ اپنی بیوی سے کمال درجہ محبت رکھتی ہین -"

یریا۔ (شرم سے سر جھکا کر) ”مین نے بچپن ہی سے اُسکے ساتھ تعلیم پائی۔ اور وہ مجھسے ہمیشہ حبتانہ سلوک کرتی رہی۔ اگر مین اُسکی محبت سے اپنا دل خالی کر دون تو بیشک ناقدرشناس ور احسان فراموش ثابت ہونگی۔

میل۔ (دلی جوش سے) ”خدا تمکو تمھاری بیوی سے جلد ملائے۔ مین یقین کرتا ہون تھاری گریہ وزاری سے خداے تعالےٰ تریزا پر رحم کریگا۔

یریا۔ (اپنی پرنم آنکھین جھکا کر) ”عبادت الٰہی مین مشغول رہنے سے دلکو تشفی سی ہوتی ہی افسوس! کونٹ مانفریڈ کے بارے مین ایسی خراب شہرتین ہوئی ہین جس سے پیاری تریزا کی لامتی کی بہ مشکل امید کیجا سکتی ہی۔

میل۔ ”جسقدر اختیار اور جتنی قدرت لارڈ روزنتل رکھتا ہی۔ اُسکے ذریعہ سے اپنی بیٹی کے ڑالانے مین وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریگا۔ فوجین جمع کی جاتی ہین۔ اگر خدا نے چاہا تو م بہت جلد تمھاری دلارام بیوی کو اُس ناخداترس ظالم کے پھندے سے نکال لائینگے“

ریا۔ میری دعا بھی تمھارے ساتھ ساتھ رہیگی“

یہ کہکر میریا گرجا سے چلی گئی۔ مگر اُسکا دلفریب حُسن نوجوان کے دل پر نقش ہوگیا۔ اور جبتک وہ کھڑکی سے باہر نہوئی اپنی مشتاق نظر کو اُسکے نورانی چہرے سے ہٹا نہ سکا۔ جب وہ چلی گئی تو میل بھی اپنے کمرے مین آیا۔ رات کا زیادہ حصہ ساکنان قلعہ روزنتل کو دلی جوش کے ساتھ ریون مین گذرا۔ مگر جب اسی جوش وخروش سے لیس ہوکر چلنے کا عزم کیا گیا تو ایک پوشیدہ ت اُس کوچ مین خلل اندازی پر ساعی تھی۔

چھٹوان باب

قلعہ کونٹ مانفریڈ

اب ہم لیڈی تریزا کا حال اُسوقت سے بیان کرتے ہین۔ جبکہ کونٹ مانفریڈ کے سپاہی

اُسکے کمرے مین گھس پڑے تھے ۔ وہ بالکل بیہوش تھی۔ اور دو قوی تن سپاہی اُسکو اُٹھا لیے جاتے تھے ۔ اور افسران فوج وغیرہ بھی گرد تھے تاکہ لارڈ رونتل کی باقیماندہ سپاہ مین کوئی چھڑا لیجانے کی جرأت نہ کر سکے ۔ اسطرح لیڈی تریزا کو خندق کے دوسرے کنارے تک لیگئے جہان کونٹ مانفریڈ کا ایک مصاحب ایک تیزرو گھوڑے کو لیے ہوے کھڑا تھا وہ گھوڑے پر سوار کرائی گئی ۔ وہی لوگ جو اُسکو گرفتار کرکے یہانتک لائے تھے اور جنکے گھوڑے بھی یہان تیار تھے اُسکے محافظ بن گئے ۔ وہ نامراد بھولی لڑکی اسطرح اسیر پنجۂ ستم بنی اور گھر سے جدا کی گئی دنیا مین انسان کے لیے اس سے زیادہ کوئی منحوس ساعت نہ ہوگی جسمین وہ اپنے وطن اور اقارب سے جدا ہوتا ہو خصوصاً ایک کم سن معصوم عورت کے لیے جسنے عمر بھر گھر سے باہر قدم نہ نکالا ہو۔ اس سے زیادہ کوئی مصیبت نہوگی ۔ جبکہ اسطرح غیر مردون کی حفاظت مین جانا پڑے ۔ ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ اُسوقت تریزا کے نازک دل پر کیا کچھ نہ گذری ہوگی ۔ جب ہوش مین آئی تو اُن لوگون سے نہایت عاجزانہ طور پر پوچھنے لگی کہ "مجھے کہان لیے جاتے ہو۔"

ایک سپاہی "لیڈی صاحبہ! آپ کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ ہم کہان لیے جاتے ہین خوف نہ کیجیے ۔ آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچیگی ۔" تریزا نے دیکھا کہ اُن بے رحم سپاہیون سے منت کرنا بے فائدہ ہے لہٰذا وہ اپنی تقدیر پر بھروسا کیے خاموش چلی جا رہی تھی ۔ اور اُسکو یقینی طور پر معلوم ہو چکی تھی کہ جو ظالمانہ برتاو میرے ساتھ ہو رہا ہے ۔ وہ کونٹ مانفریڈ ہی کے اغوا سے ہے ۔ تھوڑی دیر مین ظالم کونٹ مانفریڈ کی محلسرا کے مینار و درختون کے اوپر سے دکھائی دینے لگے اور تریزا کی چھاتی خوف کے مارے دھڑکنے لگی ۔ چند ہی منٹ مین قلعہ کے اندر داخل ہوے ۔ ایک افسر نے گھوڑے سے اُترنے مین لیڈی تریزا کی تائید کی ۔ اور کونٹ مانفریڈ کا ایک مصاحب اُسکو ساتھ لیے ہوے ایک کمرے مین گیا ۔ جہان اُس محلسرا کے چار مینارون مین سے ایک مینار کا دروازہ تھا ۔ وہ نازک اندام تریزا کو ایک زینے پر سے بہت بلندی طے کرنے کے بعد ایک مسطح مقام پر پہونچے ۔ وہان ایک کمانی دروازہ ملا ۔ اُسی

ے اپنی تلوار کے قبضہ سے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ بمجرد آواز کے ایک بڈھی عورت نے
وازہ کھولا۔ جسکا چہرہ کچھ اس وضع کا تھا جسمین علم قیافہ جاننے والے کی عقل بھی اپنی نارسائی
ی مقر ہو۔ یعنے ایسا چہرہ جسکے دیکھنے سے مزاج کا طریق اور طبعی عادات کا اندازہ بالکل
کیا جاسکے بہرطور ضعیفہ کی وضع اور لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کی
ادمہ ہو اور درحقیقت ایسا ہی تھا۔ کیونکہ تمام انتظام خانہ داری اُسی کے ذمے تھا اور
خدمت اُس زمانے مین بہت اعلیٰ سمجھی جاتی تھی۔

صاحب۔ (جو تریزا کو ہمراہ لایا تھا) ''ڈیم ونفریڈ (اس عورت کا نام) مین اس مہمان
ایا ہون جسکے لانے کا اقرار آج صبح کو قبل از کوچ ہو چکا تھا۔ تمھین معلوم ہی ہوگا کہ اس
بڈی کے ساتھ جو ہمارے آقا کی معشوقہ ہو کسطرح کا سلوک کرنا چاہیئے'' اور وہ شخص تریزا
ادب سے سلام کرکے چلدیا۔

یم ونفریڈ۔ (تریزا سے) ''لیڈی صاحبہ! اندر آیئے'' تریزا اُسکے ساتھ ساتھ ایک عالیشان
رے مین گئی۔ جو نہایت پرتکلف سجا ہوا تھا۔ ایک میز پر نفیس کھانے خوشگوار شراب اور
رہ میوے چُنے ہوے تھے۔

فریڈ'' آپ کچھ تناول فرمایئے۔ حضور کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھسے فرمادی جائے۔ اُسکے
م پہونچانے مین ذرا بھی تامل نہ ہوگا''

یزا۔ (منت سے) ''مجھے اسقدر بتادو کہ مین یہان کیون لائی گئی ہون''

یفہ'' مین صرف آپ کی خدمت بجالانے کے لیے مامور کی گئی ہون۔ نہ کہ سوالات کے
اب دینے کے لیے''

تریزا یہ دل دکھانے والا جواب سنکر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

یفہ۔ (تھوڑے تامل کے بعد) ''وہ دروازہ (بتاکر) ایک بڑے کمرے کا ہو جو آپ کے
ے کے لیے مقرر کیا گیا ہو۔ مین نہین چاہتی کہ اپنی دائمی موجودگی سے آپکو تکلیف دیتی رہون''

تریزا ۔ "ہان مجھے تنہائی زیادہ ترپسند ہی" بڑھیا ایک چراغ روشن کرکے اس کمرے مین
لیگئی جسکے تین حصے تھے ۔ پہلا دیوانخانہ ۔ دوسرا خوابگاہ ۔ تیسرا عبادت گاہ کمرے کا تمام
آرایشی سامان کہنگی کے سبب نظر کو ناگوار تھا ۔ اور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ جگہ بہت دنون
سے ویران پڑی ہی ۔ عبادتگاہ کے سامنے والے حصے مین گلدانون مین پھول رکھے ہوے تھے
اور اِدھر اُدھر کچھ آرائشی اسباب بھی رکھا تھا ۔ کمرہ بہت بلند تھا ۔ اور ہر چوطرفہ چھوٹی چھوٹی کھڑکیان
تھین ۔ وہان ایک قسم کی بو تھی جو بہت روز سے مکان بند رہنے کا ثبوت دے رہی تھی ۔ اس
کمرے کی بھیانک صورت سے تریزا کی افسردگی دوچند ہوگئی ۔ بڑھی عورت چراغ منبر پر رکھکر کہنے لگی
"لیڈی صاحبہ! مین اسی کوٹھری مین ہمیشہ رہونگی جسمین ست ہوکر آپ ابھی گذری ہین جب
کبھی آپ مجھے یاد فرماینگی حاضر ہونگی ۔ گو یہ کمرہ آپکے پریشان دل کو مسرور بنانے مین کامیابی حاصل
نہین کرسکتا مگر مجھے معاف رکھیے ۔ کیونکہ آج ہی صبح سے ہمارے کونٹ صاحب نے آپ کو یہان
مہمان رکھنے کی غرض سے تاکید کردی تھی کہ اسکو صاف کردون ۔ لیکن افسوس کہ مجھے بہت ہی
کم مہلت دی گئی ۔ جس سے حسب دلخواہ آراستگی نہ ہوسکی ۔ اور اس قلعہ بھر مین یہی ایک کمرہ ہی جو
آپ کی سی ذی وقار لیڈی کی سکونت کے قابل ہو سکیونکہ ہمارے خداوند نعمت کسی اعلیٰ رتبے
کی عورت کو اپنی محلسرا مین نہین رکھتے ۔ اسلیے یہ مکان ایک امیر کے گھر کی بہ نسبت بارک سے
زیادہ مشابہت رکھتا ہی" اس لمبی تقریر کا جواب تریزا نے کچھ نہین دیا ۔ ضعیفہ کمرے کا دروازہ
بند کرکے اپنے خاص مقام پر چلی گئی ۔ جب تریزا نے اپنے آپ کو تنہا پایا تو نہایت درد سے
آنسو بہانے لگی ۔ اور چلاکر بولی "مین کس انجام کے لیے یہان رکھی گئی ہون ۔ آہ خدا
میرے باپ پر کیا حشر ٹوٹا ۔ اسکا قلعہ لوٹا گیا ۔ اسکی فوج کو شکست دی گئی ۔ اسکی دلیری پر
لگایا گیا ۔ آہ آج کے ایک منحوس دن مین کتنے پردرد واقعات گذرگئے ۔" انھین غم انگیز
خیالون مین تریزا بہت دیر تک ڈوبی رہی ۔ آخر یکایک چونک پڑی ۔ کیونکہ اسکے دل مین
اس قید مصیبت سے نکل بھاگنے کا خیال پیدا ہوا ۔ مگر ساتھ ہی اس بات نے ہمت کو پست

دیا کہ کونٹ مانفریڈ جو مجھے زمانۂ دراز سے اپنے دام مین لانے کی کوشش کر رہا ہی وہ ایسی
ہ نہ چھوڑیگا جہان سے بہ آسانی بھاگ سکون یہ سوچ کر رونے لگی۔ پھر تھوڑی دیر دلخراش
صورات مین محو رہنے کے بعد یہ خیال آیا کہ بعض دفعہ ایسے بدکارون سے کچھ نہ کچھ خطا ضرور
جاتی ہی اگر اُسنے سب دروازے بند کر دیے ہون تو عجب نہین کہ خدا کی جانب سے کوئی رستہ
ملا ہو۔ وہ اُٹھی۔ اور اُس کمرے کے تمام حصون کو چراغ ہاتھ مین لیکر دیکھنے لگی۔ اُسوقت ترزا
ہی حال تھا جو کسی ڈوبتے ہوے آدمی کا ہوتا ہی یعنے ایک تنکے کا سہارا بھی اپنی نجات کے لیے
نی سمجھتا ہی۔ پہلے پہل دیوانخانے مین آکر نکلنے کا رستہ ڈھونڈھنے لگی۔ مگر ناکامی ہوئی۔ ساتھ ہی
بات بھی دکھائی دی کہ اس حصے کا تمام اسباب بھی پہلے حصہ سے بدرجہا زیادہ کہنہ تھا۔
رصاف، اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ عرصۂ دراز سے یہان کسی فرد بشر کا گذر نہین ہوا ہی۔ کمرون کا
اثاثی سامان دیکھنے سے خیال کیا جا سکتا تھا کہ وہ ابتدائً نہایت نفیس اور قیمتی ہوگا۔ مگر
ب کرسیون کے مخملی تکیے گرد آلود اور بے رونق ہو رہے تھے تمام چوبینہ اسباب کرم خوردہ تھا۔
دکو بچون کی جھالرین پرزے پرزے ہو گئی تھین۔ حالانکہ اُسدن کچھ درستی اور صفائی کا
ہی انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن جب کبھی کسی چیز کو حرکت دی جاتی تو بے انتہا گرد ابر کی طرح
ھری بھر مین پھیل جاتی تھی۔ تیسرا حصہ جو عبادتگاہ کے نام سے موسوم تھا وہ اورون
ے چھوٹا تھا۔ ایک لکڑی کے چبوتری پہ منبر رکھا ہوا تھا۔ اور اُسکے روبرو ایک چیلمن چھوٹی
ی تھی جو گرد آلود تھی۔ چار نقرئی گلدستے رکھے تھے۔ جو ایک مدت تک استعمال نہ کیے جانے
صیقل نہ ہونے کے سبب سیاہ ہو گئے تھے۔ عبادت گاہ کے ایک جانب کسی جوان شخص
وری تصویر تھی۔ اسپر بھی گرد و غبار نے یہانتک تصرف کیا تھا کہ شکل محسوس نہ ہوتی تھی
اُسنے ایک مونڈھے پر چڑھ کے تصویر کو گرد سے پاک کیا۔ اُسکے لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ
سی بلند مرتبہ امیر کی تصویر ہی۔ اسی کے مقابل ایک اور تصویر کسی نوجوان حسین عورت
تھی۔ جسکے دیکھنے سے صاحب تصویر کی نازک اندامی کا ثبوت ملتا تھا۔ چہرے سے نرمی شرافت

اور حلم کے آثار نمایان تھے۔ اُس تصویر سے ترزا کو ایک خاص قسم کی رغبت پیدا ہوگئی کیونکہ
اُسے معلوم ہوا کہ یہ کوئی اجنبی شکل نہین ہی۔ کالے بال۔ اودی آنکھین۔ نازک چہرہ۔ اونچی
پیشانی۔ اور وہ دلربا تبسم جسکو مصور کے کمال نے تصویر مین بھی اچھی طرح ظاہر کیا تھا۔ پھر
ترزا کے دل پر ایک عجیب طرح کا اثر ہوا۔ اسلیے غور سے دیکھنے کے لیے آگے بڑھی اور اس
دھن مین اپنی موجودہ حالت بھی بھول گئی۔ تصویر کے قریب آئی اور مونڈھے پر کھڑے ہوکر
اُسکو صاف کرنے کے لیے حرکت دی۔ بمجرد جنبش کے اُسکے نیچے سے ایک کھڑکی کھلی۔ اور
اسقدر ہوا آنے لگی کہ ترزا کا چراغ قریب تھا کہ بجھ جائے۔ وہ ڈری اور چند قدم پیچھے ہٹ کھڑی
ہوکر دیکھنے لگی کہ شاید اُس راہ سے کوئی شخص اندر آئے۔ مگر یہ قیاس غلط نکلا۔ پھر اُسنے اپنے
مستقل ارادے کو قوی کیا۔ اور اُس کھڑکی کی تفتیش حال کے لیے آگے بڑھی۔ غور سے دیکھنے
کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کھڑکی اِسی دیوار مین تھی۔ اور صرف تصویر کو حرکت دینے سے اُسکے
کہنہ قلابون کو صدمہ پہونچکر کھل گئی۔ کیونکہ تصویر ابتک اُسی مقام پر لگی ہوئی ہی جہان پہلے
تھی۔ ترزا نے ٹھیک طور پر اُسکے کھولنے کی ترکیب دیکھ لی۔ اور بند کرکے اپنے کمرے مین
واپس چلی آئی اِس خوف سے کہ مبادا بڈھی عورت میری ان کارروائیون سے واقف ہو
جب چراغ نیچے۔ کھا تو کمرے کے ایک کونے سے کچھ آواز سی آئی۔ وہ متحیر اور خوف زدہ ہوکر
اُدھر دیکھنے لگی تو وہ دلفریب صورت نظر آئی جسکی تصویر دل پر نقش ہوگئی تھی۔ یعنی فوسٹ
اُسکے روبرو کھڑا تھا۔ ترزا اُسے بھوت سمجھی۔ کیونکہ فوسٹ کا جسکی خبر بہت دلون سے اُسکو
معلوم نہ تھی یک بیک یہان آنا ناممکن سمجھی تھی۔ دہشت سے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین
اور خوف کے مارے چند قدم پیچھے ہٹی۔ فوسٹ جسکے دل مین جن نے ترزا کی بے وفائی
ثابت کردی تھی۔ سمجھا کہ یہ میری صورت سے انکار و نفرت رکھتی ہی۔ پھر اُسکی بے مہریان یاد آگئین

فوسٹ۔ (آگے بڑھکر) "ترزا! میرے یہان آنے سے تمھین ملال ہوا ہی؟"

ترزا۔ "ہان یہ تو وہی ہی دہی" اتنا کہا اور دوڑکر فوسٹ کے گلے سے لپٹ گئی"

فوسٹ - (اُسکے ہاتھون کو بوسہ دیکر) "اب تم پھر میری ہوئین"
تریزا - (اضطراب سے) "فوسٹ! پیارے فوسٹ!! تم یہان کیونکر آئے کیا تم بھی میری طرح اسیر کیے گئے ہو-
فوسٹ - (غرور سے) "میرے آنے کے لیے لوہے کے مضبوط کٹہرے مانع نہین ہو سکتے"
تریزا - (جسکو فوسٹ کے اصل حال سے خبر نہ تھی) "مین جانتی ہون کہ تم بڑے ہی دلیر ہو مگر یہانتک گذر کسطرح ہوا-
فوسٹ - (جلدی سے) "تریزا مجھسے کچھہ نہ پوچھو اور جو کچھہ مین کہتا ہون بغور سنو- وقت بہت کم ہی- چند منٹ کے عرصے مین کونٹ مانفریڈ یہان آئے گا"
تریزا - "وہ کہان؟"
فوسٹ - "یہان - اس کمرے مین"
تریزا - (چلاکر) "خداوند کریم مجھے اپنی امن مین رکھے"
فوسٹ (جلدی سے) "مجھے اتنی قدرت حاصل ہی کہ تمھین یہان سے بہ آسانی نکال لیجاؤن"
تریزا - (عاجزی سے) "فوسٹ اگر تمھین اسقدر اختیار حاصل ہی تو دیر نہ کرو - تمھین قسم دیتی ہون خدارا دیر نہ کرو"
فوسٹ - "ہان مجھے یہ قدرت حاصل ہی- کہ تمکو آفت سے بچاؤن - اور یہان سے لیجاؤن اور اُس بے رحم کونٹ کے پھندے سے چھڑاؤن جو تمسے جبراً عقد کرنے کا قصد رکھتا ہی مگر کیا تم میری ہو جاؤگی - تریزا! کیا تم میرے ساتھہ وہان چلوگی جہان مین لیجانا چاہتا ہون؟ اور اتنی دور کہ تمھارے باپ مزاحم نہ ہو سکین"
تریزا - (روتی ہوئی) "فوسٹ! کیا یہ بات ممکن ہی؟ ایسے وقت مین تم مجھسے شرائط چاہتے ہو"
فوسٹ - "ہان بیشک مین شرط چاہتا ہون - کیونکہ مجھے تمسے ایسی محبت یا عشق ہی کہ بغیر تمھارے دنیا ہیچ ہی" یہ کہکر فوسٹ نے پیاری تریزا کو کمال محبت کے ساتھہ اس زور سے

گلے لگا لیا کہ وہ جھٹک کر الگ ہو گئی۔
تریزا۔ (جسکے سرخ گالون پر خجالت کے سبب خون دوڑ رہا تھا) "مین اپنے باپ کو چھوڑ نہین سکتی۔ گو وہ تمھارے ہی لیے کیون نہ ہو"
فوسٹ۔ (پست آواز سے) "اگر ایسا ہو تو مین چھوڑ نہین سکتا۔ تمھین سرتاپا میری اطاعت مین رہنا ہوگا"
اسوقت اس ضعیفہ یعنے ڈیم ولفریڈ کے کمرے سے ایک آواز آئی۔
فوسٹ۔ (اضطراب سے) "کونٹ مانفریڈ آتا ہے۔ تریزا کیا تم میری اطاعت مین رہوگی؟ جلد کہدو وقت تنگ ہے"
تریزا۔ (مجنونانہ عالم مین) "فوسٹ! مجھے بچالو۔ یہان سے لے چلو"
فوسٹ "مین لے چلنے پر مستعد ہون۔ مگر قسم کھاؤ کہ میری فرمانبرداری مین رہوگی"
تریزا۔ (دردمند آواز سے) "آہ! مین اپنے باپ کی بددعا کسطرح لون مجھ مین اتنی جرأت نہین"
فوسٹ "تو ضرور ہوا کہ تمھین یہین چھوڑ جاؤن۔ مگر ڈرو نہین۔ مین پھر یہان آؤنگا۔ کونٹ مانفریڈ کی تجویز کا جواب دینے کے لیے دو دن کی مہلت لو"
تریزا "وہ مجھے چھوڑے جاتا ہے۔ وہ مجھے علحدہ کیے دیتا ہے" یہ کہکر سر گود مین جھکائے * دوزانو بیٹھ گئی اور ایک لمحے کے بعد سر اُٹھاکر دیکھا تو فوسٹ چلا گیا تھا۔ اسی وقت روزن کھلا۔ اور کونٹ مانفریڈ کمرے مین داخل ہوا۔ اُسکی چتونون سے اُداسی پائی جاتی تھی۔ اور اُسکے دُبلے چہرے سے غصہ نمایان تھا۔
کونٹ مانفریڈ۔ (اپنی ترش آواز مین دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرکے) "لیڈی صاحبہ!

* اہل فرنگ کے نزدیک دوزانو بیٹھنا نہایت ادب اور تعظیم کی نشانی ہے یا تو عبادت کے وقت دوزانو بیٹھتے ہین یا کسی سے نہایت عاجزی و منت کہنے کے وقت پس فوسٹ کے روبرو تریزا کا دوزانو بیٹھنا اس غرض سے تھا کہ اُسکو اس آفت سے نجات دی جائے۔

یون میرے رو برو دوزانو بیٹھی ہو۔ اگر مین بھی کوئی شوخ طبع شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ
تمھارے ساتھ اسی تعظیم سے پیش آتا مگر مجھے عشق کی نوک جھونک اور دلربایانہ نازوانداز
سے کہین زیادہ جنگ وجدال کی ترکیبین یاد ہین "

یہ کہکر کونٹ مانفریڈ نے تریزا کو جبراً اس تعظیمی حالت سے اُٹھایا۔ وہ سمجھے ہوے تھا کہ
یری ہی تکریم کے لیے تریزا دوزانو بیٹھ گئی ہے۔ کیونکہ فوسٹ کے آنے کی خبر اُسکے فرشتہ
وبھی نہ تھی۔

زیزا۔ (اپنی خاندانی وقعت چہرے سے ظاہر کرنے والی ادا مین) "خداوندا آپ مجھسے
یا چاہتے ہین؟"

ونٹ مانفریڈ۔ "بجا ہے۔ مجھے بیکار اور فضول تقریر کرنے کی فرصت تو ہے نہین۔ کل تمھین
یرے ساتھ عقد کر لینا ہوگا۔ خواہ یہ امر تمھاری مرضی کے مطابق ہو یا خلاف"

یزا۔ "کل! آہ خیال کیجیے کہ مین اس بات کے لیے بالکل تیار نہین ہون" جناب عالی! خدا کے لیے
ی عجلت نہ فرمائیے۔ (فوسٹ کی نصیحت کو یاد کر کے) مجھے دو دن کی مہلت دیجیے تاکہ مین اس تجویز پر غور کرون"

ونٹ مانفریڈ (تھوڑے تامل کے بعد) "اچھا یون ہی سہی" یہ کہا اور جلدی سے چلا گیا۔

ریزا۔ آہ! اباجان!! اُسنے میرے باپ کا کچھ حال نہ کہا" اسی خیال مین بیٹھی زار قطار رو رہی تھی۔

ساتوان باب

کوہ براکن*

صبح کا وقت ہے۔ آفتاب مشرقی میدانون سے بلند ہو رہا ہے۔ ایک ہموار رتیلے

* کوہ براکن کوہ ہارز کی بلند ترین چوٹی جسکی بلندی ۳۷۴۲ قدم کی ہے۔ اگر آدمی صبح یا شام کے وقت اس
ٹی پر کھڑا ہے تو اُسکا سایہ ابر پر پڑنے سے مہیب شکلین نظر آتی ہین۔ یہ پہاڑ ملک ساکسنی صوبہ جرمن مین واقع ہے
شکلین نظر آنیکا سبب وہانکی ہوا کی حالت تصور کیجاتی ہے۔ بلاکس ان سیکلوپیڈیا۔

میدان سے نکلکر کوہ براکن اپنی بلندی کو آسمان تک پہونچاتا ہے - وہ مہیب دیو) پہاڑ
جسکا جسم پتھر کا ہی اور جسکے بازو تو ہے پتو نے - رَویے کے کانون سے بھرے ہوے ہین
بہت سی نہرین اپنے جسم سے خارج کرتا ہی - جو چوطرفہ بہ رہی ہین - پانی اُن پتھرون پر ایک
وحشت ناک آواز سے گرتا ہی - جو زلزلے سے یا پانی کی قوت سے ہلکر الگ ہو گئے ہین - اس
منظر مین نیچر نہایت ہی مہیب لباس مین نمایان ہی - براکن کی چوٹی پر سے کوئی چیز بجز آسمان کے
بلند نہین دکھائی دیتی - اور اطراف مین الکسو پچاس میل کی مسافت تک کوئی چیز نظر کو مانع
حائل نہین - پتھرون کے اُن بلند ڈھیرون سے جو چٹانون سے الگ ہو گئے ہین نکلکر ایلسٹر
اور اوڈر اُن میدانون مین پہونچتی ہین جو دامن کوہ مین واقع ہین - اور اُن ندیون کے کنارے
پر سرسبز اور لہلہاتے ہوے کھیت اور سایہ دار درخت ہین - مگر اُس بلندی (کوہ براکن کی
پر جہان سے یہ زراعت و درخت نظر آتے ہین نیچر اپنے پورے رعب سے جلوہ آرا ہی - ایسے
بلند مقام سے آدمی کی آواز تمام پہاڑ پر پھیلکر سیکڑون ہولناک صداؤن سے گونجتی ہی - اور
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شیاطین انسان کی آواز کا تتبع کر رہے ہین - اس پہاڑ پر چڑھنے کی تنگ
راہون کے بازو مہیب غار اور اونچے اونچے ٹیلے ہین - بڑے بڑے درختون کی جھکی ہوئی
ڈالیان اور جھاڑیان مسافرون کے امن مین خلل انداز ہوتی ہین - ان راستون پر چلنے والے
کی نظر مہیب غارون سے ہو کر اُن نالون تک پہونچتی ہی جہان پانی کی وحشت ناک آواز سے
کان بہرے ہوے جاتے ہین - پہاڑون کا گونجنا - آب روان کی سخت آواز - سایون کی
اِدھر اُدھر سرسراہٹ - پنڈکون کی پر شور صدائین - منحوس پرندون کا اُڑتے پھرنا - یہ سب
ایسی باتین تھین کہ کوئی شخص گو وہ کیسا ہی دلبر کیون نہ ہو دہشت سے کانپنے لگے -

اُس پہاڑ کی انتہاے بلندی پر دو شکلین دکھائی دین - (وہ فوسٹ اور جن تھے) -

جن دست بستہ روبرو کھڑا ہوا فوسٹ کو بغور دیکھ رہا ہی - اور فوسٹ حیرت اور وحشت سے

* یعنی اس پہاڑ سے بہت سی ندیان نکلتی ہین یہ دو ندیون کے نام -

س سین پر نظر ڈال رہا ہی۔

جن "کیا تیرا ہنوز وہی ارادہ ہی؟"

فوسٹ "ہان وہی ہی۔ مین نے تجھسے پہلے ہی کہدیا تھا کہ لارڈ روزنتل کی فوج کے کوچ مین تاخیر ہونا میرے لیے عین مصلحت ہی"

جن "مین تیری تدابیر سے واقف ہونا نہین چاہتا۔ مجھے صرف تیری خواہشین پوری کرنا ضرور ہین"

فوسٹ "میری خواہش یہی ہی کہ کچھ ایسی تدبیر کیجائے جس سے لارڈ روزنتل آج ہی اپنی بیٹی کو چھڑانے کے قصد سے باز رہے۔

جن۔ (حقارت سے) "مین نے جو اختیارات تجھے دیے ہین۔ اسکے ذریعے تو خود اتنا کام کر نہین سکتا؟"

فوسٹ۔ "سچ ہی۔ ایک لفظ سے فوج عظیم کو غارت کر سکتا ہون۔ اور آن واحد مین ترزا کو قید سے چھڑانا ممکن ہی۔ مگر میرے تمام اختیارات ایک کم سن دوشیزہ معصوم لڑکی کے دل کے پھیرنے مین بالکل عاجز ہین"

جن "ہان بیشک عاجز ہین" یہ کہکر برہمی سے مسکرانے لگا۔"

فوسٹ "تو فوج کے نکلنے مین تاخیر کردے تاکہ مین اُس پری جمال لڑکی کے دل کے ... کی کوشش کرون۔ تو کیلیے شک وشبہہ مین پڑتا ہی۔ یہ تو مین تجھسے پہلے ہی کہہ چکا پھر مجھے یہان کیون کھینچ لایا؟"

جن "مین تجھے اسلیے یہان لے آیا کہ تیری خواہش یہین پوری ہوسکتی ہی۔ مگر نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ سرسبز منظر جو نظر آرہا ہی۔ ویران و برباد ہو جائیگا۔"

فوسٹ "سوا اُس تدبیر کے جسمین آدمیون کا خون بہایا جائے تو جو چاہے کر سکتا ہی۔ کیونکہ خون بہانے کی تدبیر مجھسے بھی ممکن ہی۔" اُسوقت آفتاب خوب بلند ہو گیا ہی۔ اور فوسٹ

بدحواس ہو رہا ہے کہ مبادا اروزنتل کی فوجین روانہ نہ ہوگئی ہون۔

جن "ہان! مین تیرے حکم کی تعمیل کرتا ہون" یہ کہکر اپنا سیدھا ہاتھ شمال کیطرف بڑھا اور طوفان کے لیے منتر پڑھنے لگا۔ فوسٹ اس جانب نظر کر رہا تھا جدھر جن ہاتھ دراز کیے کچھ پڑھنے مین مشغول تھا جون جون وہ پڑھنے لگا۔ افق چرخ مین اندھیرا چھانا شروع ہوا۔ اور صبح کے آفتاب کی شعاعین جو اسطرف پڑرہی تھین۔ بتدریج زائل ہونے لگین۔ پہلے کچھ دھوان سا معلوم ہوا۔ پھر محیط ہوکر سیاہ ابر بنگیا۔

فوسٹ "تو بادل اور بجلیون کو بلاتا ہے؟"۔

جن۔ (جسکے چہرہ سے غضب پایا جاتا تھا۔) ارے نادان! بادل اور بجلیان اُسی کے تابع فرمان ہین۔ جسکا مقدس نام مین اپنی ناپاک زبان پر لا نہین سکتا۔ اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر سکوت رہا۔ کیونکہ فوسٹ ندامت سے نظر نیچی کیے کھڑا تھا۔ اور جن کے ڈرانے سے خائف بھی ہوگیا تھا۔ آخر چونکا۔ اور پھر اُسی طرف دیکھ کے جن سے کہا "کیون تونے اپنے کام مین کیون تامل کیا؟"

جن "کیا تو مجھے پورا عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے؟"

فوسٹ۔ (استقلال کے ساتھ) "ہان مین اجازت دیتا ہون"

جن "اچھا تو پھر تیری تمنا بر آنے دے" یہ کہکر جن منتر پڑھنے لگا۔ بتدریج شمال کیطرف سے آندھی نہایت جوش وخروش کے ساتھ شروع ہوئی یہانتک کہ ایک طوفان عظیم کی تمام علامتین پیدا ہوگئین اور اُسوقت وہ خوفناک طوفان آیا۔ جس سے ۱۴۹۶ء مین وہ وسیع قطع زمین تاراج ہوگیا۔ جو البے کے نہرون کے درمیان واقع تھا۔ اور جسکے واقعات ملک سا کسنی کی تاریخ مین مندرج ہین۔

ایسے بڑے بڑے پتھر جنھین ہزارون آدمیون کی مجموعی قوت ہلا نہ سکے۔ آن واحد مین ڈھلک پڑتے تھے۔ اور اُنسے ایسی آواز پیدا ہوتی تھی کہ گویا ہزارون توپین ایک ساتھ

ر ہو رہی ہین - وہ عظیم الشان درخت جو ابھی نظر کے سامنے کھڑے تھے - طرفۃ العین
ن بہے چلے جا رہے ہین - اس تباہی کے سبب سر سبز کھیت اور ہرے بھرے جنگلون پر
یک ویرانہ پن چھا گیا - قریہ اور شہرون کی عمارتین دہل گیین - اور گرجاؤن کی گھنٹیان
ود بخود بجنے لگین - پورے چھ گھنٹے یہی حال رہا مگر نہ بادل کی پُرخوف صدا سنی گئی نہ بجلی
ی کڑک و چمک نظر پڑی - جب طوفان شروع ہوا فوسٹ براکن پر نہ تھا مگر جن وہین کھڑا
اموشی کے ساتھ دیکھ رہا تھا -''

آٹھوان باب

قلعہ کونٹ مانفریڈ کی خفیہ باتین

لیڈی تریزا طوفان شروع ہونے کے کچھ وقت قبل بیدار ہوئی - تھوڑی دیر اُسکو یہ خیال
ہا کہ گذشتہ روز کے واقعات صرف ایک وحشت انگیز خواب کا نتیجہ تھے - مگر جب چو طرفہ
اہ کی اور وہ کہنہ چلمنین اور بوسیدہ اسباب نظر آیا - تو فوسٹ کی خارج از عقل ملاقات اور ظام
ٹ کا برآمد ہونا ساتھ ہی یاد آگیا - اپنی اصلی حالت سے باخبر ہوگئی - موجودہ پُردرد حال اور
ہ کی کیفیت کی لاعلمی نے اُسے بے انتہا پریشان کر دیا - ان غم انگیز خیالات کے دور کرنے
ے لیے اپنے کو بچ سے اُٹھکر ٹہلنے لگی - مگر وہ کیون دور ہونے لگے آخر دل ہی دل مین یہ
ہ اُٹھی "دو دن مین کونٹ مانفریڈ کو جواب دینا ہی - فوسٹ نے آنے کا اقرار تو کیا مگر کیونکر
ل سکتا ہی ؟ - جب تک کہ وہ میرے دشمنون سے ملا ہوا نہ ہو - یقین ہی کہ اُسکو میرے ساتھ وہ
س محبت باقی نہین جو پہلے تھا - کیونکہ ایسی جانکاہ مصیبت کے وقت وہ عہد و پیمان
نے پر تلا ہوا ہی ''

انھین خیالون مین تریزا بیٹھی رو رہی تھی کہ بیرزال و انفریڈ ... ے مین داخل ہوئی اور
ترخوان تیار ہی - اسی اثنا مین وہ مہیب طوفان شروع ہوا جسکا ذکر گذشتہ باب مین

آ چکا ہے۔ ہوا اس زور و شور سے چل رہی تھی کہ تمام قلعے مین کسی آواز کا سُنا جانا ممکن نہ تھا۔ مگر جس کمرے مین تریزا تھی اُسکی دیوارین بہت موٹی ہونے کی وجہ سے طوفان کا زور کسی قدر کم ہوکر ہوجاتا تھا۔ پھر بھی ڈیم ونفریڈ کے دو دفعہ کہنے پر تریزا کو معلوم ہوا کہ کھانا تیار ہے۔ آخر اسی عالم سکوت مین ضعیفہ کے ہمراہ ایک کمرے مین گئی۔ جہان اکل و شرب کی چیزین ایک میز پر رکھی ہوئی تھیں لیکن اس غم نصیب بیچاری سے کب کھایا جاتا تھا۔ وہ بالکل نہ کھا سکی۔

ضعیفہ ''آپنے کچھ بھی تناول نہ فرمایا۔ شاید میرا یہان ہونا آپ کی طبع مبارک پر گران گذرتا یا طوفان کی شدت پریشان کیے دیتی ہے۔ مین اسلیے یہان حاضر ہون کہ تنہائی کے سبب دشمنون کے مزاج مین وحشت نہ پیدا ہو۔''

تریزا۔ کیا میرا غمگین رہنا تجھے تعجب دلاتا ہے؟ - مین کیونکر خوش رہسکتی ہون۔ بلکہ اپنے ...اور عزیزان وطن سے جدا کرکے اس عجیب وغریب قلعہ مین مقید رکھی گئی ہون۔''

ضعیفہ ''کیون یہ وہ قلعہ ہے جسکا مالک آپ سے کمال درجے کی محبت رکھتا ہے۔ اگر آپ اُس شجیع نیک نفس متمول شخص سے عقد کرنے پر راضی ہونگی تو غالباً عقلمندون مین ... کیجائینگی۔ اگر اُڑی ہوئی افواہ ٹھیک سمجھی جائے تو آپ ایک کم حیثیت طالبعلم کو زیادہ لطف و شفقت سے دیکھتی ہین۔''

تریزا۔ (جلدی سے) ''تو اُس طالبعلم کو جانتی ہے؟''

ضعیفہ ''مین نے اُسکو دیکھا تو نہین۔ مگر نام البتہ سنا ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ وہ نوجوان نہایت شکیل ہے۔ آہ! طوفان کس زور شور سے آرہا ہے۔''

تریزا۔ (اندیشہ سے) ''تو نے اُس طالبعلم کو دیکھا ہی نہین؟''

ضعیفہ ''ایک غریب طالبعلم کے لیے اس جوش کے ساتھ کیون باتین ہورہی ہین ... لیڈی صاحبہ! مین اُسکو جانتی تک نہین۔ کیونکہ مجھے باہر نکلنے کا اتفاق بہت ہی کم ہوتا اور وٹن برگ کو گئے سالہا سے دراز کا عرصہ گذرا۔ رہا اُسکو یہان دیکھنا یہ بات تو ممکنات

نہین - پھر مین کیونکر دیکھ سکتی تھی ۔“ یہ سنکر تریزا سر نیچے کیے ہوے تھوڑی دیر سوچ مین رہی -
تریزا - (کچھ دیر بعد سر اُٹھاکر) ”تمھارے آقا کے اس کمرے مین داخل ہونے کے تھوڑی
دیر پیشتر کوئی اجنبی شخص تمھاری کوٹھری مین آیا تھا ؟
ضعیفہ ۔“ ہرگز نہین - یہ صرف آپ کا وہم وگمان ہی ۔“
تریزا - ایک اور بات پوچھنے کی باقی ہی وہ یہ کہ تیری کوٹھری سے باہر نکلنے کے لیے
اور راہین ہین -“ ؟
ضعیفہ - (تریزا کو تعجب سے دیکھکر) ”نہین آپ نے کوئی پریشان خواب دیکھا ہی اور معلوم
ہوتا ہی کہ اُس طالبعلم کے خیال نے ہنوز آپ سے مفارقت نہین کی - اس خیال کو ترک
کیجیے اور صرف ہمارے آقا کا تصور دلمین رکھیے ۔“
تریزا - (جوش سے) ”مین تجھسے پند ونصیحت سننے کی آرزومند نہین ہون - ایک خدمت
ہی - اگر تجھسے اُسکی بجاآوری ممکن ہو تو کہون ۔“
ضعیفہ - کونسی خدمت ؟“
تریزا ۔“ مین تجھسے اپنی ابا جان کی خبر پوچھتی ہون - کل کے خون ریز فساد کا نتیجہ کیا ہوا ؟“
ضعیفہ ۔“ اگر اُس خبر کے سُننے سے آپ کو تسلی ہوتی ہی تو مین ——————“
تریزا ۔“ ہان بیشک مجھے نہایت تسلی وتشفی ہوگی - اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ میرے
ابا جان بخیریت ہین تو مین صبر و استقلال کو اس قید مصیبت مین بھی ہاتھ سے نہ دے کر زندگی
بسر کرونگی -“
ضعیفہ ۔“ تمھارے ابا سلامتی سے اپنے قلعہ مین ہین، کل ہمارے آقا نے اپنے ارادے
پر کامیابی حاصل ہوتے ہی کل فوجین قلعہ روزنتل سے واپس بُلالین - بڈھیا نے اس
واقعہ سے تریزا کو آگاہ کرنا مناسب نہ جانا - جو اخیر مین کونٹ مانفریڈ کی فوجون کو شکست
ہوئی تھی اور وہ بہت سے نقصان کے ساتھ قلعہ روزنتل سے ہٹائے گئے تھے -

تریزا - (اطمینان سے) "اگر میرے والد زندہ و سلامت ہین تو مجھے کبھی اس ظالم کے
پھندے مین نچھوڑینگے"

ضعیفہ "لیڈی صاحبہ! آپ ہرگز اس بات پر اعتماد نہ کیجیے کہ آپ کے پدر بزرگوار آپ
کو یہان سے چھڑا لیجانے کی کچھ تدبیر کر سکینگے - اُنکی فوج پراگندہ ہوگئی اُنکی قوت ٹوٹ گئی - ا
یقین ہو کہ آپکو ہمارے آقاے نامدار کے ساتھ عقد کرنے پر صلح بھی ہو جائے"

تریزا نے کچھ جواب نہ دیا - اُسے معلوم تھا کہ اس بات پر گفتگو بیکار ہی اور اسکا کوئی مفید
نتیجہ نہ نکلیگا - اور اُسکو خوابگاہ مین جانے کی جلدی پڑی تھی - کیونکہ وہان بغیر کسی کی مزاحمت
کے اپنے خیالات مین مصروف رہ سکتی تھی - ضعیفہ بھی تریزا کے ساتھ رہنے کی خواہان نہ تھی کیونکہ
طوفان کا زور جواب بہت بڑھ گیا تھا - اُسکے دل مین دہشت پیدا کرنے لگا اور وہ چاہتی تھی
کہ گرجا مین جاکر اپنی سلامتی کی دعا کرے - آخر وہ اپنے کمرے مین گئی - اور تریزا نے خوابگاہ کا
رستہ لیا - وہان جانے پر بھی اُسکے پریشان دل کو اطمینان نصیب نہ ہوا - اُسوقت اُسکو اُس
تصویر کی یاد آئی جو کل رات کو دیکھی تھی - اور جسکے اچھی طرح دیکھنے کے لیے دل مین ایک ولولہ
پیدا ہو گیا تھا - خوابگاہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا - تاکہ ضعیفہ اسکے عزم مین خلل انداز نہو سکے
اس امر سے مطمئن ہونے کے بعد وہ عبادت گاہ مین گئی جہان تصویر آویزان تھی - دروازے سے
اندر پہونچکر نگاہ کرتے ہی اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ وہ تصویر اُسکو دیکھکر مسکرا رہی ہی - مگر یہ
وہم تھا لیکن دل پر خود بخود پورا رعب و داب پیدا ہوا - جب اس تصویر کو غور سے دیکھا
تو اپنی چھوٹی خواص میریا سے نہایت مشابہ پایا - وہ متعجب ہوئی - اور زیادہ تعجب
کی تو یہ بات تھی کہ جب پہلے روز دیکھا تو یہ شباہت نہ تھی - شاید یہ سبب ہو کہ تریزا جب
پہلے اس کو دیکھنے گئی تھی تو اُسکے دل کی حالت دگرگون تھی - یعنے قید کا اول روز تھا
اور اس لیے پریشان حواس ہو رہی تھی اور دوسرا ایک اور سبب بھی ممکن ہو کہ وہ
رات کے وقت چراغ کی روشنی مین دیکھی گئی تھی اور اب روز روشن ہی -

...ا۔ (تعجب سے) "بڑی حیرت دلانے والی بات ہی۔ صورت بالکل برابر ہی۔ وہی ...مین۔ وہی انداز تبسم۔ وہی گردن۔ یہ کیا واقعہ ہی کہ ایک دہقان زادی میرا ...درجے کی لیڈی کی تصویر سے اسقدر مشابہ ہو؟" تریزا کی نظر تصویر سے گذر کر دیوار ...تختہ بندی پر پڑی۔ اور دل مین جوش پیدا ہوا کہ اُسکے راز کی بھی خوب چھان بین ...ائے باہر طوفان اس زور شور سے چل رہا تھا کہ اُسکے دل کی دھڑک اور اضطراب ...بڑھائے دیتا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ ان پریشان کن خیالات کے دور کرنے کے لیے ...ی دیر کسی شغل مین مصروف رہے۔ طوفان کے سبب کسی تکلیف کے پہونچنے کا بھی ...چندان احتمال نہ تھا۔ کیونکہ اُس کمرے کی دیوارون کی چوڑائی ایسی نہ تھی کہ اندر تک ...بیرونی صدمات کا اثر پہونچ سکے۔ مگر پھر بھی کبھی کبھی مکانات کی چھتون سے پتھر اور کھپریل ...کے گرنے کی مہیب آواز اُسکو ڈرائے دیتی تھی۔ اور کیون نہو۔ بیکاری و تنہائی کے ...مین انسان ذرا سی بات مین خوف کھا جاتا ہی۔ انھین خیالات کو دل سے نکالنے ...رض سے وہ اُٹھی۔ تصویر کے نیچے ایک کھڑکی جو کل کے روز اسکو دکھائی دی تھی ...کل پر انگلی رکھنے سے کھل گئی۔ مگر تریزا کو اندر داخل ہونے مین تردد ہوا۔ آخر تھوڑی ...کے تامل کے بعد یہ خیال پیدا ہونے سے کہ قدیم اُمرا کے محلون مین ایک کمرے سے ...سرے کو مخفی راہین ہوا کرتی ہین اپنی ہمت کو چست کیا۔ اُس کھڑکی سے جو اُسکے روبرو ...ہوئی تھی ایک برآمدہ نظر آیا جسمین دیوارون کے روزنون سے روشنی آرہی تھی ...برآمدے مین داخل ہوئی۔ اُسکے آخر مین اس پہلی کھڑکی سے جسین قدم کے فاصلے پر ...اور کھڑکی دکھائی دی۔ تریزا اندر جاکر دیوار سے کان لگائے تھوڑی دیر کھڑی رہی ...آدمی کی آواز نہ آئی۔ کھڑکی بند تھی اور تختہ اسقدر بوسیدہ ہوگیا تھا کہ ایک انداز ...کی اُنگلی کی قوت سے دروازہ کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوئی۔ معلوم ہوا کہ یہ کمرہ ...ناہ کا کام دینے کے لیے سجایا گیا تھا۔ کیونکہ کل لوازم آسایش کے تھے۔ مگر سب بوسیدہ

سیدہ

یہانتک کہ کوچ کے پردون اور جھالرون کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہین - دیکھنے سے معل
ہوتا تھا کہ سالہاے دراز سے بیکار پڑے ہوے ہین - تریزا کو یہ بات نہایت عجیب معلو
ہوئی جو اس کمرے کی ہر چیز زبان حال سے کہ رہی تھی کہ اسکا اخیر ساکن نکلجانے کے
پھر کسی انسان کا یہان گذر نہین ہوا ہی - بچھونے کے لپٹے ہوے کپڑون کی دھجیان اڑگئی
اور ان پر اسقدر گرد جمی تھی کہ انکے اصلی رنگ کا امتیاز ممکن نہ تھا - میز پر رکھے ہوے کھا
چیزون کی نشانیان کچھ کچھ باقی نہین - زانو پوش کے پرزے زمین پر گرد آلود پڑے
چھری کانٹون پر بے انتہا زنگ لگ رہا ہی - چینی کے برتن غبار سے سیاہ ہوگئے تھے اور
اور پیالیون پر مکڑی کے جالے تن گئے تھے - ان تمام چیزون کے دیکھنے سے صاف معل
ہوتا تھا کہ اس کمرے کے آخری ساکن نے نہایت حسرت واندوہ سے زندگی کے دن گذ
ہین - اس کمرے مین ایک کھڑکی تھی جسپر لوہے کے مضبوط ڈنڈے لگے ہوے تھے اور
اسطرح واقع تھی کہ اندر کا آدمی باہر نہ کسی سے بات کر سکے نہ آواز سن سکے - جب تریزا کو یہ خیا
کہ اس مقام پر داخل ہونے کی کھڑکیان مخفی طور پر لگائی گئین ہین - اور نیز یہ کہ اس کم
کے یہان ہونے کی خبر کسیکو اسوقت تک ہو نہین سکتی جبتک کہ وہ ان مخفی راہون
واقف نہ ہولے - تو سمجھی کہ یہ کمرہ پرائوٹ قید خانے کے طور پر رکھا گیا ہی - اور اسمین
بد قسمت نے خوف تنہائی اور مایوسی کی راتین وحشتناک طریق پر بسر کی ہین -
غذا کے ساتھ خون کے گھونٹ پیے ہین جسکا نشان میز پر موجود ہی - ان چیزون
سے اسکے دل مین ایک وحشت سی پیدا ہوگئی - لہذا وہ جلد پلٹ آنے کے خیال سے
تو اسکی نظر دیوار کیطرف ایک الماری پر جا پڑی جسکا دروازہ آدھا کھلا تھا - اسکے
سے تریزا کو شوق نے ابھارا کہ اسکی بھی کم دریافت کرے -

الماری کے قریب جاکر اچھی طرح کھول کر دیکھا تو چند زنانے کپڑے رکھے ہو
معلوم ہوے -

-(اپنے آپ سے) معلوم ہوتا ہو کہ کوئی عورت یہان رہتی تھی - افسوس! یہ ظاہر
ہی ہو کہ وہ قیدی تھی - اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہو کہ اُس سے نیک سلوک نہین کیا گیا -
شاید وہ اُسکا آخری کھانا تھا جسکے آثار میز پر نظر آتے ہین - جب وہ یہ خیال کر رہی تھی تو
ایک آندھی اس زور سے چلی کہ قلعہ کے نشان کا بلند ستون ایک وحشت دلانے والی آواز
کے ساتھ دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا - ترینزا کا دل دھڑکنے لگا - اور ایسا اضطراب پیدا ہوا کہ
وہان سے نکل آنے پر مستعد ہو گئی - مگر وہ دلی جوش و ولولہ جو اِن رازون کے دریافت کی
نسبت پیدا ہوا تھا - وہی اسکے خوف و ہراس کے دور کرنے پر بھی کامیاب ہوا - وہ اپنی
جرأت ہمتی کو بالائے طاق رکھکر المارہی کو مکرر غور و تامل سے دیکھنے لگی - کاغذات کا ایک
پلندہ نظر آیا جو لپیٹا ہوا وہان پڑا تھا - اور جسکو گرد اور جالے چھپائے ہوے تھے - وہ لپیٹ کر
ڈورے سے باندھ دیا گیا تھا - ادھر کے کاغذون کے حاشیے کرم خوردہ ہو رہے تھے -
ترینزا نے اُن کاغذون کو احتیاط سے صاف کیا - اور دیکھا تو اندر کچھ لکھا ہو - اسکو کھولنا
چاہتی ہی تھی کہ ساتھ ہی یہ خیال گذرا کہ مجھے اپنے خاص کمرے سے آئے ہوے بہت عرصہ
ہوا ایسا نہو کہ بڑھیا کسی کام کے لیے وہان آ جائے - لہذا وہ کسی مناسب موقع تک اپنی
تحقیقات کو موقوف رکھکر کاغذات لیے ہوے عبادتگاہ مین آئی - اور اسکو حفاظت کے ساتھ
وہان رکھدیا - اور یہ بات دل مین ٹھان لی کہ پھر کبھی اس خفیہ کمرے مین نہ جاؤنگی - اسکے بعد
اپنی خوابگاہ مین آئی اور دروازہ کھول کر دیوانخانے مین پہونچی - ابتک وہ طوفان پورا
زور اور پوری قوت دکھا رہا تھا - فوجی محافظ فصیلون پر ٹھہر نہ سکے - کل توپین گر پڑین اور
نشان کا ستون بھی دو ہوکر زمین پر آ رہا جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہو - ترینزا نے جب یہان
کھڑے ہوکر طوفان کا زور دیکھا - تو اُسکے دل مین ہول سما گیا - بے اختیار کہنے لگی کہ اے
خداوند کریم! تو اُن غریبون کو اپنی امن مین رکھ جو ناپائدار جھونپڑون مین زندگی بسر
کرتے ہین - افسوس! اس طوفان کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا - وہ لوگ اچھے رہینگے جو مستحکم عمارات

مین رہتے ہین۔ مگر آہ! آفت ہی تو ان بے بضاعت کسانون پر جو چھوٹے چھوٹے گھرون
مین گذارا کرتے ہین۔ تریزا انھین خیالات مین ڈوبی ہوئی تھی کہ دروازے پر کچھ کھٹکا
اور فوسٹ کمرے مین داخل ہوا۔

نوان باب

تصفیہ

تریزا۔ (فوسٹ کی جانب دوڑکر) ”فوسٹ! تم صادق الاقرار ہو“
فوسٹ۔ (تریزا کو گلے لگاکر) ”تو تمھین یہ خیال تھا؟ اور میرے آنے کی راہ تک ہی نہین
تریزا۔ کیا تمکو اس بات مین شک ہی؟ جب سے ہم تم دونون پہلی دفعہ ملے۔ پھر ایک وہ
گھڑی ہی۔ جسمین میرے دل نے تمھارے دلآویز خیال کو نکال دیا ہو؟“
فوسٹ۔ (تریزا کو چبھتی ہوئی نظر سے دیکھکر) ”تریزا! کیا تم اُس غریب طالب علم کو ابتک
نہین بھولی ہو جو وٹن برگ کے تنگ و تاریک اور وحشت ناک قید خانے مین زندہ دفن
کردیا گیا تھا؟۔“
تریزا۔ (جوش سے) ”آہ نہین۔ ایک لمحہ بھی بغیر تمھاری یاد کے خالی نہ گذرا۔ مین نے سُنا تھا
کہ تم کسی رذیل عورت کو لیکر وٹن برگ سے بھاگ نکلے۔ اور نہایت مقروض ہوجانے کے سبب
وغا و فریب کی راہ سے اپنے ہم سبق طالبعلمون کا بہت سا مال اُڑا لیا۔ یہ تمام باتین میرے
دل کو تمھاری طرف سے پھیر دینے کے لیے کہی گئی تھین مگر نہین مجھے اُنپر بالکل اعتماد نہ آیا۔ اور تمھین
ہمیشہ سچا وفادار اور با وقار سمجھتی رہی۔“
فوسٹ۔ (حیرت سے) ”آہ! تریزا!! جو کچھ تم کہہ رہی ہو کاش یہ واقعی ہوتا۔“
تریزا۔ (چلاکر) ”فی الواقع! کیا تم میری باتون کو خلاف جانتے ہو؟ مین نے کبھی تمسے دغا کی
یا تمھین کوئی ایسا موقع ملا ہی جسمین میری محبت کا عدم استقلال تم پر ثابت ہوا ہو؟“

ست - (حقارت سے) "ٹریزا! وہ تصویر جسکو تم کمال محبت سے دیکھا کرتی ہو ——"

یزا - (استعجاب سے) "تصویر! وہ تصویر تمنے دیکھی ہی؟ —"

ست - "ہان مین سب جانتا ہون - جب کبھی تمکو اپنے کمرے مین تنہائی نصیب ہوتی ہی
تصویر کو اُٹھا کر ... الفت و پیار سے دیکھا کرتی ہو کہ اگر وہ شخص جسکی وہ تصویر ہی ایک
بھی ... تو اُسکے لیے زندگی بھر ایک دائمی مسرت کا اثر پیدا کرنیوالی خوشی کا سبب ہو"

یزا - (فوسٹ کو حیرت سے دیکھکر) "کیا اسوجہ سے مین ملزم ٹھہری ہ؟ -"

ست - "تم مجھے بیوفا سمجھین - اور ایک مفلس اور بدنام شخص جانا (غرور کے لہجے مین) اگر
ین ایسا شوہر ضرور ہی جو دنیا کے تمام جواہرات سے تمھارے دلربا جسم کی زیب و زینت کو
ا کر ... اگر ایسا شوہر درکار ہی جو تمھین شاہی محلون مین رکھے - جہان ایک شمار
دون کنیزین تمھاری تعمیل حکم کے لیے دوڑین - اگر تمھین ایسے شوہر کی خواہش ہی جس
جاہ و جلال دولت عزت اور مرتبت حاصل ہو تو کہو - کیونکہ مین انسان کی فضول سے
خواہش کو بھی پوری کرنے کی قدرت رکھتا ہون" جب فوسٹ یہ کہہ رہا تھا تو اُسکے
سے دبدبہ اور رعب پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ الفاظ ک...
ہنشاہ کی زبان سے نکل رہے ہین - جسکے ہاتھ کل روے زمین ...
ری اور سمجھی کہ اسکو خلل دماغ ہوگیا ہی - مگر اُسنے ایسی متانت ... استقلال سے کہا تھا
... دماغ کا گمان بھی نہو سکتا تھا - ٹریزا حیران ہو رہی تھی کہ یہ ماجرا کیا ہی -

ا - "تمھاری تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ تم مجھے خود غرض - حریص اور فضول گو سمجھتے ...
... کسقدر دھوکا ہوا ہی - تم ... والے کیون نہو - اور ... اسے
... ہی بھیس مین کیون نہ ... ہو - مگر خوب یاد رکھو کہ ... تمھین ایک غریب ...
یادہ نہین جانتی تھی - مین نے اپنا دل بغیر اُس ... کے کہ تم کون ہو ... دیدیا - اور
... اصل حقیقت سے واقف تھی تو پھر دریافت کی کیا ضرورت تھی؟ -

چھوڑے دیتا ہون - مین تمسے کسی قسم کی شرط نہ لونگا - صرف تمھاری خالص الفت میرے کافی ہی" (جوش سے) چونکہ مین اس قید سے تمھین چھڑا سکتا ہون - اسلیے آج ڈیڑھ شب مین تم اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے تیار رہو رہو"

تریزا - (خوشی سے بھول کر) "کیا تم وہی ہو جو مین سمجھتی تھی ؟"

فوسٹ - "برابر دوپہر شب کو مین یہان آؤنگا" یہ کہکر ڈیم ونفریڈ کے کمرے سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا جو ابتک گرجا مین مصروف دعا تھی -"

تریزا - (کمال مسرت سے) "آج شب کو وہ آئیگا - اور ابا جان کی زیارت مجھے نصیب ہوگی مگر وہ اس آسانی سے کیونکر یہان آتا اور جاتا ہو ؟"

دسوان باب

نوشتہ

طوفان کی شدت ابتک کچھ کم نہین ہوئی ضعیفہ ڈیم ونفریڈ اپنے کمرے مین داخل ہو وہ اسوقت تک برابر دعا کر رہی تھی - اور سمجھے ہوے تھی کہ میری تاثیر دعا کے سبب دور نہین نہ سہی مگر مجھپر تو طوفان کی وجہ سے کوئی صدمہ نہوگا - تریزا کو دوپہر کا کھانا کھلا اور اس کام سے فراغت ملتے ہی بڑھیا پھر گرجا مین گئی - تریزا اپنی خوابگاہ مین پہونچی دروازہ پہلے ہی نہایت ہوشیاری سے بند کر لیا تھا رہائی کی مستقل امید نے اسکے برتے دل کو قوی بنا دیا تھا - اور پوری تسکین وطمانیت حاصل تھی - چاہا کہ تھوڑا وقت جو ہے وہ جلد گذر جائے - بس اُن کاغذات کو اٹھا لائی جسے صبح کے وقت معبد مین چھپا کر اور جو ایک عجیب طرح پر اسکے ہاتھ لگا تھا - اپنے کمرے کے ایک کوچ پر بیٹھی اسکو پڑھنے ہم آگے ہی کہہ آئے ہین کہ زمانہ دراز گذر جانے کے سبب وہ کاغذات نہایت بوسیدہ ہو خط کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا تھا - اور کرم خوردہ ہو جانے سے کہین کہین مضمون بھی اُڑ گیا تھا

لم جو کچھ باقی تھا۔ اُسکو ماہ جبین تر پڑا اسی قید کے عالم مین بیٹھی نہایت رغبت وشوق سے رہی تھی اور وہ یہ تھا۔

"سخت ترین ظلم جو قیاس بشری سے خارج ہو! اس زندان بلا مین اسیر کیا جانا بغیر امر کی آگہی کے کہ کس جرم کی علت مین مجھے یہ قید نصیب ہوئی۔ اور اُسکی پاداش مین لیے کون سزا تجویز کیجائیگی۔ آہ یہ مشتبہ حالت نہایت خوفناک ہی! نہین معلوم کہ وہ ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہی۔ کیا مجھے بے رحمی سے قتل کریگا۔ مین نہین سمجھ سکتی کہ اُسکا منشا ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک دن کے لیے بھی مجھے زندہ نہ چھوڑتا جبکہ مین پورے طور کے اختیار مین ہون۔ مین نے چھ ہفتے اس بلاخیز قید خانے مین ایسی مصیبت سے کاٹے جب کبھی کھڑکی کے کھلنے کی صدا آئی۔ میرا دل ایک بے چین اداسے دھڑکا کیا ہی۔ جب کسی قسم کی آواز کان مین آئی تو کلیجہ بیرون تھر تھر کرنے لگا ہی۔ ہاے! دفعتہً ایسی رفیع البال اور مسرت ناک زندگی کے عالم سے نکالکر اس آفت مین مبتلا کیا جانا کسی کے دیوانی و مجنون بنانے کے لیے کافی ہی۔ بعض وقت میرا دماغ چکر کھانے لگتا ہی۔ آنکھون کے روبرو مہیب شکلین کھڑی ہوتی ہین اور کانون مین عجیب وغریب صدائین گونجتی ہین۔ زمانے شومی طالع کہان لیے جاتی ہی۔ مین ایسا جگر کہان سے لاؤن جو زمانے تک ان مصیبتون کی برداشت کا متحمل ہو سکے۔ کیا میرے لیے دنیا مین کوئی ایسی چیز باقی ہی جو بقیہ زندگی کے آفات کی سپر ہو۔ ای ارحم الراحمین! ایک ..... (یہان تھوڑا سا کیڑون کی نذر ہو گیا تھا) رسی اور کٹار اُسکی موت کی ہولناک نشانی! مین سچ کہہ سکتی ہون کہ اُسے مارا۔ گو اُسنے خود اپنے ہاتھون نہ مارا ہو۔ مگر میرے بچے کو مجھسے چھین لیا گود کو جان سے زیادہ عزیز بیٹی سے خالی کرنا افسوس یہ بہت بڑا ظلم ہی۔ مین جسنے کبھی ایذا رسانی پر کمر نہین باندھی۔ کبھی اپنی دولت ومنصب نخوت وغرور کو پاس نہ دیا وہ مین جو اُن غریبون کے جھونپڑون مین جا کر اُنکی مدد کرتی رہی جسکے وہ حاجتمند

چھوڑے دیتا ہون - مین تمسے کسی قسم کی شرط نہ لونگا - صرف تمھاری خالص الفت میرے کافی ہی" (جوش سے) چونکہ مین اسس قید سے تمھین چھڑا سکتا ہون - اسلیے آج آدھی شب مین تم اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے تیار رہو رہو -"

تریزا - (خوشی سے پھول کر) "کیا تم وہی ہو جو مین سمجھتی تھی؟ -"

فوسٹ - "برابر دوپہر شب کو مین یہان آونگا" یہ کہکر ڈیم ونفریڈ کے کمرے سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا جو اتبک گرجا مین مصروف دعا تھی -"

تریزا - (کمال مسرت سے) "آج شب کو وہ آیگا - اور ابا جان کی زیارت مجھے نصیب ہوگی مگر وہ اس آسانی سے کیونکر یہان آتا اور جاتا ہی؟ -"

دسوان باب

نوشتہ

طوفان کی شدت ابتک کچھ کم نہین ہوئی ضعیفہ ڈیم ونفریڈ اپنے کمرے مین داخل ہو وہ اسوقت تک برابر دعا کر رہی تھی - اور سمجھے ہوے تھی کہ میری تاثیر دعا کے سبب سے بر نہین نہ سہی مگر مجھپر تو طوفان کی وجہ سے کوئی صدمہ نہو گا - تریزا کو دوپہر کا کھانا کھ اور اُس کام سے فراغت ملتے ہی بڑھیا پھر گرجا مین گئی - تریزا اپنی خوابگاہ مین پہونچ دروازہ پہلے ہی نہایت ہوشیاری سے بند کرلیا تھا - رہائی کی مستقل امید نے اسکے دل کو قوی بنا دیا تھا - اور پوری تسکین و طمانیت حاصل تھی - چاہا کہ تھوڑا وقت جو ہی وہ جلد گذر جائے - بس اُن کاغذات کو اُٹھا لائی جسے صبح کے وقت معبد مین چھپا کر اور جو ایک عجیب طرح پر اُسکے ہاتھ لگا تھا - اپنے کمرے کے ایک کوچ پر بیٹھی اُسکو پڑھنے ہم آگے ہی کہہ آئے ہین کہ زمانہ دراز گذر جانے کے سبب وہ کاغذات نہایت بوسیدہ ہو خط کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا تھا - اور کرم خوردہ ہو جانے سے کہین کہین مضمون بھی اُڑ گیا تھا

لم جو کچھ باقی تھا۔ اسکو داہ جبین ترپڑا اسی قید کے عالم مین مبٹھی نہایت رغبت و شوق سے
د رہی تھی اور وہ یہ تھا۔

"سخت ترین ظلم جو قیاس بشری سے خارج ہو! اس زندان بلا مین اسیر کیا جانا بغیر
اس امر کی آگہی کے کہ کس جرم کی علت مین مجھے یہ قید نصیب ہوئی۔ اور اُسکی پاداشس مین
ے لیے کون سزا تجویز کیجائیگی۔ آہ یہ مشتبہ حالت نہایت خوفناک ہے! نہین معلوم کہ وہ
ے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ کیا مجھے بے رحمی سے قتل کریگا۔ مین نہین سمجھ سکتی کہ اُسکا
منشا دہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک دن کے لیے بھی مجھے زندہ نہ چھوڑتا جبکہ مین پورے طور
ے اختیار مین ہون۔ مین نے چھ ہفتے اس بلاخیز قید خانے مین ایسی مصیبت سے کاٹے
کہ جب کبھی کھڑکی کے کھلنے کی صدا آئی۔ میرا دل ایک بے چین ادا سے دھڑکا کیا ہے۔
جب کسی قسم کی آواز کان مین آئی تو کلیجہ بیرون تھرتھر کرنے لگا ہے۔ ہاے! دفعتہً ایسی
ع البال اور مسرت ناک زندگی کے عالم سے نکالکر اس آفت مین مبتلا کیا جانا کسی کے
نی مجنون بنانے کے لیے کافی ہے۔ بعض وقت میرا دماغ چکر کھانے لگتا ہے۔ آنکھون
رو برو مہیب شکلین کھڑی ہوتی ہین اور کانون مین عجیب و غریب صدائین گونجتی ہین۔
یانے شومی طالع کہان لیے جاتی ہے۔ مین ایسا جگر کہان سے لاؤن جو زمانے تک ان
ے مصیبتون کی برداشت کا متحمل ہو سکے۔ کیا میرے لیے دنیا مین کوئی ایسی چیز باقی
ی جو بقیہ زندگی کے آفات کی سپر ہو۔ ای ارحم الراحمین ایک ..... (یہان تھوڑا سا
ٹکڑون کی نذر ہو گیا تھا) رسی اور کمار اُسکی موت کی ہولناک نشانی! مین سچ کہ سکتی ہون
نے اُسے مارا۔ گو اُسے خود اپنے ہاتھون نہ مارا ہو۔ مگر میرے بچے کو مجھسے چھین لیا
گود کو جان سے زیادہ عزیز بیٹی سے خالی کرنا افسوس یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ مین جسنے کبھی
ی ایذا رسانی پر کمر نہین باندھی۔ کبھی اپنی دولت و منصب نخوت و غرور کو پاس
نہ دیا وہ مین جو ان غریبون کے جھونپڑون مین جاکر اُنکی مدد کرتی رہی جسکے وہ حاجتمند

تھے - اور ایسے دردمندون کی دلدہی کرنا میرا شعار تھا جو زمانے کے ہاتون ستائے گئے
بیمارون کی عیادت کرنا بندگان خدا کی خوشنودی کی ہمیشہ خواستگار رہنا - مین اپنا
سمجھتی رہی اور جسکے سبب سے میرے نیک دل اور فیاض شوہر کے تمام ملازم مجھے دعا
دیتے تھے - وہ مین جو . . . . (یہان بھی کاغذ کرم خوردہ تھا -) میری لخت جگر کیا میں
زندگی مین تجھے پھر ایک دفعہ دیکھ سکونگی ؟ - افسوس وہ جفا کار اگر اتنی اجازت دے
اُسکی سرکشی اس بات کو گوارا کرے کہ تجھے ساتھ لیکر مین ایک غریب سے غریب جھونپڑے
زندگی بسر کر سکون تو مین خوشی سے قبول کرونگی - مگر اُسکی آج صبح کی ملاقات اور گفتگو
تمام امیدین منقطع ہو گئین - اُسکی بجا بیجا [illegible] جابرانہ اصول سے معلوم ہو گیا کہ اُسنے
غرض سے مجھے زندہ رکھا ہے - وہ ایک شیطانی ملامت سے کہتا ہے کہ عام خلایق کی دانست
مین مر گئی ہون اور اسوقت تک مجھے دنیا مین کسی طرح کی امید نہ رکھنا چاہیے جبتک
اُس ظالم سے عقد کر لینے پر رضامند نہوں - [illegible] مین پیار کی نگاہون سے دیکھون
اپنے عزیز شوہر کو دیکھا کرتی تھی - جسکو اس [illegible] نے مارا ہے - مگر یہ کیسی تجویز ہے ؟ کہین
[illegible] کا توقع ہو [illegible] ؟ کیا اُسکی [illegible] غرض ہے [illegible] دنیا مین مشہور کرے کہ مین [illegible] - میری
[illegible] میرے [illegible] ہے جائیگی - [illegible] آزادی تو مین [illegible] موجودہ حالت کی سختی مین کمی ہو گی
[illegible] اس شرط پر کہ مین اُسے اور اپنی عزیز بیٹی [illegible] شوہر کے نام پر بٹہ لگاؤن -
یقین نہین کر سکتی کہ [illegible] وہ میرے روبرو آیا تھا اور اُسکو کسطرح وہ الفاظ ملے - جسمے اُ
بے حرمتی کی تجویز کو بیان کیا - وہ کس بے حیائی کے ساتھ میری دلدہی کرنے کا پہلو لیے
کہتا تھا کہ پادری کو بلوا کر اس عبادتگاہ مین جو قید خانے کے متصل ہے خطبہ نکاح پڑھایا جائے
وہ پادری بھی اس ظالم کی بدکرداری مین شریک ہو گا - مگر جب مین نے اُسکو حقارت کی نگاہ
سے دیکھا اور اُسکے اعمال بد پر لعنت و ملامت کرنے لگی تو اُسنے کسقدر آنکھین سرخ کر لین
غصے سے کانپنے لگا - اب مجھے اُس سے رحم کی امیدوار رہنے کے عوض مرنے کے لیے

چاہیے۔ اور خدا سے نجات کی دعا کرنا ضرور ہی۔ کیا عجب کہ آنے والی گھڑی موت ہی کی
ہی ہو۔ ہر دم کسی کی آہٹ پر مجھے گمان ہوتا ہی کہ میرا قاتل آرہا ہی۔ میری پیاری بیٹی !
را خیال دامنگیر حال نہ ہوتا تو مین کیسی مسرت سے مرنے پر تیار ہوتی۔ نہین بلکہ اسوقت
موت کی آرزومند رہتی۔ مگر افسوس ! اب جبتک کہ یہ ارمان اور یہ تمنا میرے دل مین رہے
اور ایک مرتبہ دیکھ لون۔ اور خداوند عالم مجھپر اتنا رحم کرے کہ تیرا دیدار مجھے پھر نصیب ہو
تک مجھے زندہ رہنے کی ہوس باقی رہیگی۔ اور کچھ یون ہی سی امید بندھتی ہی کہ تجھکو
سے لگا کر پیار کرنا مجھے میسر ہوگا۔ کیونکہ وہ آدمی جسکا نام ہیوگو ہی۔ جو میرے لیے
لاتا ہی اور جسنے میری حالت زار پر ترس کھا کر یہ کاغذ اور لکھنے کا اسباب لا دیا جسپر مین نے
درد ناک حالت کو لکھا ہی — وہ میرے حال کو دردمندانہ طور سے دیکھتا ہی اور اگر
اہتا ہے تو وہی میری گریہ وزاری وبیقراری کے سبب واجب الرحم جانکر مخلصی کی کوئی راہ
لے تو مین اس بلاے عظیم سے نجات پاسکتی ہون۔ باینہمہ میرا دل اندر سے گواہی دے رہا ہی کہ
ری امیدین ہین۔ جو کسی طرح پوری نہین ہوسکتین۔ ...... (یہان کاغذ پھٹا ہوا تھا)
پھر ہیوگو کے قدم پر گری۔ منت وسماجت کی۔ اور پھر دھمکی دی۔ مگر اُسنے کچھ التفات نہ کیا
م بھی دلربا بیٹی کی یاد مین مجھے فریاد وفغان کرتے دیکھکر بے اختیار اُسکی آنکھون سے آنسو
بہے شاید وہ بھی صاحب اولاد ہی۔ اسلیے وہ ایک مان کی گریہ وزاری کو دیکھ نہین سکتا
عزیز بچے کی جدائی مین کرتی ہو۔ مگر مین اُسکی اُداس حالت اور خموشی کے ساتھ سرہلانے
نہایت بدحواس ہوئی جاتی ہون۔ اور اُسکا یہ حال میری دلی امیدون کو حسرت ویاس کے
ل کیے دیتا ہی جب مین قلم دوات کاغذ کے لانے پر اُسکا شکریہ ادا کرنے لگی۔ تو اُسنے
ی کیطرف اشارہ کیا۔ اور خاموش رہنے کیلیے کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آقا کو اسکی
ت بدگمانی پیدا ہوگئی ہی۔ اور جب وہ میرے پاس آتا ہی۔ اُسکی حرکات کی نگرانی کے لیے
شخص کھڑکی کے پاس آکھڑا ہوتا ہی غالباً اُسکی خاموشی کا یہی سبب ہو۔ اگر ایسا نہوتا تو

وہ میری رہائی کی کچھ نہ کچھ تدبیر کرتا - شاید اب بھی موقع پاکر کسی وقت تنہا میرے پاس آ
اس نئے خیال سے مجھے کچھ تسکین سی ہوتی ہے جب مین اپنا دکھ درد اس کاغذ پر لکھ رہی ہو
تو غم کا جوش کچھ دھیما معلوم ہوتا ہے - اور افسردگی و بےچینی مین کمی دکھائی دیتی ہے - مین کسلیے
حال لکھنا چاہتی ہون ؟ آہ ! اگر مین اُس ظالم کے حکم سے ماری جاؤن جسنے ابتدا ہی س
مجھے انتہا کا رنج پہونچایا ہے اور یہ کاغذ جسے کسی کی آہٹ پاتے ہی چھپائے دیتی ہون - زما
کے اُلٹ پھیر سے محفوظ رہکر کسی منصف مزاج کے ہاتھ لگجائے تو وہ ضرور میرا انتقام اس ہو
سے لیگا - افسوس ! میرا دل کسقدر بدل گیا ہے - اور کیون نہو جب کوئی انسان درجہ رفعت
گرا کر ایسے حضیض غم کے اندھے کنوین مین ڈھکیل دیا جائے - اور اُسکے ساتھ ایسا بُرا سلو
کیا جائے اور جور وجفا روا رکھی جائے جو قابل بیان نہو آہ ! یہ فطرت انسانی سے بعید ہے
بے رحم سے انتقام لینے کا خواستگار نہو جو ان مصائب کا بانی ہوا ہے - ۰۰۰۰ (یہان
کاغذ پھٹا ہوا تھا) جب وہ ستم شعار آج تین پہر مین آکر اپنی دلشکن تجویز کو مکرر پیش کرنے
تو مین کسقدر سہم گئی - اور جوش سے کہا "کیا تو مجھے ایسی ذلیل اور کمظرف عورت سمجھتا
اُس مقام پہ جہان خداوند عالم کی عبادت ہوتی ہے تیرے ہاتھ مین ہاتھ دون (یعنے عقد
اور تیرے اسی ہاتھ مین جو ہنوز میرے بے گناہ شوہر کے خون سے رنگین ہو رہا ہے" - اس
نے کہا "بدلحاظ عورت ! تجھے معلوم نہین کہ میری معزز درخواست کو اس حقارت سے
کرنے کے سبب سے تجکو کیا سزا بھگتنا پڑیگی - تیرے شوہر نے قوانین عدالت وِمْ کے خلا
کارروائی کی - اور اُسی کی سزا مین وہ مارا بھی گیا" - مین نہایت جوش مین آکر بولی - دیکھ
کیا عدالت وِمْ نے میرے شوہر کی نسبت بھی وہی کیا - جو عموماً دوسرے مجرمون کے سا
ہوا کرتا ہے - کیا اُسکو طلب نامہ بھیجا گیا تھا کہ وہ کسی مکان مین یا پہاڑ کی چوٹی پر عدالت
رو برو حاضر ہووے جیسا کہ معمول ہے" - جواب دیا "مین تجھے فضول باتین کرنے کے لیے
آیا - بلکہ اُن شرائط سے آگاہ کرنے کے لیے آیا ہون جس سے تیری بیٹی تجھے دی جا

مجکو زندگی نصیب ہوگی' مین نے کہا ' آیندہ زندگی مین مجھے کیا خاک لطف
ا- جب ساری عمر کا عزیز مونس اور سچا رفیق ہی مار ڈالا گیا- اور مین اس وحشت انگیز
مین ڈالدی گئی ہون'-
یہ سنکر ظالم نے یہ فقرے کہے اور روپوش ہوا' مین تین دن کی مہلت دیتا ہون
تو میری تجویز پر غور کرے- مگر خبردار! جب مین دوسری مرتبہ آؤن تو اسطرح پیش نہ آنا-
نہ بہتر نہ ہوگا' .... (یہان بھی کاغذ پھٹا ہوا تھا-) ہیوگو آیا- آج
قدر اسکے بشرے سے میری نسبت ہمدردی کے آثار پائے جاتے ہین اسقدر کبھی
ن دیکھے گئے- مین نے اسکے قدم لیے اور اپنی خلاصی کے لیے خوشامد کرنے لگی- اسنے
ستگی سے کہا ' لیڈی صاحبہ! تمھارے حال زار پر مجھے نہایت افسوس آتا ہی- مگر میرا آقا مجھسے بدگمان
رہا ہی- گو مین اسکے وفادار تابعدارون مین شمار کیا جاتا ہون- تاہم ایک اور شخص میری حرکات
نی کے لیے مقرر کیا گیا ہی- اور آج بمشکل اس سے پیچھا چھڑا کر تنہا یہان آیا ہون'-
ی- ' میری عزیز بیٹی کہان ہی؟-
گو' تمھاری لڑکی سلامتی سے اچھی طرح ہی- وہ حفاظت مین' .... (کاغذکی
گی یہان بھی رنگ لائی) ..... اب مجھے صرف اسقدر امید باقی ہی کہ یہ دفتر جسمین اپنی
شت لکھی ہی- کسی کے نظر پڑیگا- اور وہ خواہ میرے شوہر کا یا مجھ مظلوم کا انتقام اس فرددد
- ہیوگو کی تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ میری بچی کی جان کو ضرر نہ پہونچیگا- شاید وہ شقی
بے گناہ بچے کا خون اپنی گردن پر لینے سے ڈرتا ہی- خدا کرے میری نور نظر ایک
پنے سچے حقوق کو پہونچے- موت کا خوف مجھے ہرگز اس ظالم کی راے پر عمل کرنے کی
ب نہ دے سکیگا آہ وہ ظالم جو میرے شوہر کا قاتل اور میرا ایذا رسان ہی- نہین
عت کے اندر ہی اندر وہ میرا مافی الضمیر دریافت کرنے کے لیے یہان آئیگا- پھر
رنے پر تیار اور مستعد ہوجانا چاہیے- آج ہر چیز میری نظرون مین نحوست بھری

اب یہ دونون محلسرا کے باہر تھے - دن کے خوفناک طوفان کے بعد آسمان نہایت شفاف ہوگیا تھا - چاندنی کی دلفریب کیفیت اونچے میناروں اور بلند فصیلوں سے عجیب لطف پیدا کرتی تھی - وہ دونون یہان سے بے کھٹکے گذر کر دروازے پر پہونچے جسپر آہنی زنجیرین اور موٹی موٹی سلاخین لگی تھین - ایسے بڑے عظیم الشان دروازے کو فوسٹ نے چشم زدن مین کھو[ل دیا] نہ زنجیرون کے متحرک ہونے کی آواز آئی نہ پھاٹک کے کھلنے کی آہٹ سُنی گئی اس سے بھی [زیادہ] حیرت کی یہ بات ہوئی کہ دونگہبان یہان آہستہ آہستہ ٹہل رہے تھے - اور آپسمین کچھ بات[ین] بھی کرتے جاتے تھے - گر انھین بالکل محسوس نہوا کہ کوئی اندر سے نکلکر جا رہا ہے - پھر ترنرا [پر] خوف طاری ہوا - اور وحشت سے اُن مسلح جوانون کو دیکھنے لگی - اور ساتھ ہی منھ پھیرا [اور] دروازے کے باہر تھی اب وہ خندق پر پہونچے جو راہ مین حائل تھی -

فوسٹ - (آہستہ سے) "ہمکو ایک کشتی کے ذریعے پار اُترنا چاہیے جو ہمارے لیے تیار ہے" - یہ کہکر ترنرا کا ہاتھ پکڑ لیا - اور اُس کشتی مین کود پڑا - جو کنارے پر لگی تھی - ترنرا کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی - وہ اس خیال مین غرق تھی کہ کیونکر اسقدر جلد اور اسقدر آسانی سے میں رہا ہوئی - یہ تمام باتین اُسے اسدرجہ عجیب معلوم ہونے لگین کہ فوسٹ کی حرکات سے پھر دل مین خوف پیدا ہوا - فوسٹ نے اُسکے دلی جذبات کو فراست سے دریافت کر کے تشفی کلمات کہے - تھوڑی ہی دیر مین کشتی اُس پار جا پہونچی - فوسٹ ترنرا کو ساتھ لیے کنارے اُترا اور کہا "پیاری ترنرا! اب تم آزاد ہو - خدا نے تمھین بند غم سے آزادی بخشی" -

اس خوش خبری نے لیڈی ترنرا پر کچھ ایسا اثر کیا کہ وہ تمام وحشت و خوف کے خیا[لات] دور ہوگئے -

فوسٹ "میرے ہاتھ تھام لو - میدان کے قریب گھوڑے کھڑے ہین - وہان تک پیادہ چلنا ہوگا" دونون نہایت سرعت سے ایک مقام پر پہونچے جہان دو گھوڑے درخت بندھے ہوے تھے - مگر کوئی آدمی نہ تھا - فوسٹ نے نازکبدن ترنرا کو ایک گھوڑے پر سوار ک[یا]

یر آپ سوار ہو کر دوڑاتا ہوا جنگل کی پیچیدہ راہون کو طے کرنے لگا - رہائی کی نہ تھا
ق کی نزدیکی کا خیال - گھوڑون کی تیز روی سے پیدا ہونے والا جوش - باپ سے
ن سب نے مل ملا کر پیاری تریزا مین ایک دلیری پیدا کر دی تھی مگر جب کبھی گھوڑون
پون کی آواز یا گنجان درختون سے گرے ہوے سوکھے پتون کی کھڑکھڑاہٹ اسکے کانون
پہونچتی تھی تو قید خانے کی وحشت کا سمان آنکھون کے سامنے ہوتا تھا -
جب گھوڑے دم لینے کی غرض سے روک لیے گئے تھے " تم جانتے ہوگے کہ مین ایک
دل لڑکی ہون لیکن جب ہم اس قلعہ سے نکلنے لگے اور ابھی پورے طور پر اسکے حدود سے
نہ ہوئے تھے - میرے دل پہ چھائے ہوے ہیبت ناک خیالات کے سبب قریب تھا کہ مین
ش ہو کر گر پڑون "

فوسٹ - تریزا کو دلچسپی کے ساتھ غور سے دیکھکر جسکے چہرے کی نزاکت چاندنی مین دوبالا ہوگئی
تھی کہا " وہ کون سے خیالات تھے ؟ "

تریزا " نہین وہ مہمل اور بیجا تھے "

فوسٹ " آخر بیان تو کرو "

تریزا " تم ہنسو گے - اور مجھے نادان سمجھو گے "

فوسٹ " نہین بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ چند در چند توہمات کی وجہ ہمارے حواس مختل
اور خیالات پراگندہ ہو جاتے ہین -

تریزا - ہان یہ سچ ہے - فکر و تردد کے وقت ایسے اندیشون کو دل مین جگہ دینا قابل الزام نہین
اب سنو میرے دل مین وہم پیدا ہوا کہ ہم دونون جو چل رہے ہین - نہ تو کپڑون ہی کے رگڑ سے
جانے کی صدا سنی جاتی ہے نہ پانون کی آہٹ معلوم ہوتی ہے - ایک سایہ ہے کہ گذر رہا ہے یہ
کیا بات تھی ؟ "

فوسٹ - (کے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین) " اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم اسوقت

دُوری ہوئی تھین۔ مگر ہمین وقت رائگان نہ کرنا چاہیے۔ گھوڑے تازہ دم ہو گئے ہی گھنٹے مین تمکو تمھارے باپ کے پاس پہونچائے دیتا ہون"

گھوڑے نہایت تیزی سے دوڑنے لگے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین بھی [illegible] ہمراہ بھاگی جاتی ہو۔ پس فوسٹ اور ترزیا نصف گھنٹہ مین قلعۂ روزنبل کے عالی شان [illegible] پر پہونچ گئے۔

ترزیا۔ (جب فوسٹ نے اُسے گھوڑے سے نیچے اُتارا) "خدا تمھین سلامت رکھے فوسٹ" اُسنے ترزیا سے رخصتی ملاقات کرنے کے لیے ہاتھ پکڑا تو اسوقت فوسٹ کے ہاتھون مین [illegible] رعشہ تھا جیسے کسی کو انتہا سے خوف یا بیماری کے عالم مین ہوتا ہی

ترزیا۔ (تعجب اور خوف سے) تمھارے ہاتھون مین رعشہ ہوا کیا سبب [illegible] تم بیمار ہو گئے [illegible]

فوسٹ۔ نہین [illegible] دفعتاً کچھ [illegible] ہو گیا (جلدی سے) خیر اب مین [illegible] ہون۔ خدا حافظ۔ تم اپنے باپ کے پاس جاؤ۔ اور [illegible] دیکھو کہ اسے فوسٹ نے جو کسی زمانے مین ایک ناچیز طالب علم تھا [illegible] دلوائی۔ پھر ہم قریب تر ملینگے۔ تمھارے آباجان دو ہی چار روز مین [illegible] کوشش کرینگے جسکی تیاریان مدت سے ہو رہی ہین [illegible] بھی [illegible] یہ کہکر اسنے ایک بوتل [illegible] جو خندق کے کنارے ایک ستون سے آویزان تھا۔ فوراً پہرے والا دیوار پر چڑھ آیا۔ ترزیا خود اس سے کچھ بولی جسکے سنتے ہی وہ آواز کو پہچان کر [illegible] سے جھومتا ہوا دروازہ کھولنے کے لیے دوڑا۔

فوسٹ۔ "پیاری ترزیا! اب مین رخصت ہوتا ہون۔ پھر تم سے ملونگا جیسا کہ ابھی کہا ہی۔"

ترزیا۔ "خدا حافظ فوسٹ! اسد هارو" ترزیا قلعہ مین داخل ہوئی۔ دروازے کے بند ہونے کی آواز اور زنجیرون کی صدا اُسکو اب سنائی دی۔ فوسٹ گھوڑے پر سوار ہوا اور دوسرے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے وٹن برگ کو راہی ہوا۔

بارھوان باب

جشن

گذشتہ باب مین جن واقعات کا ذکر ہوا ہی۔ اُسکے دو دن بعد قلعہ روزنتل مین ایک عظیم الشان جشن ہوا اُمراے عالیقدر و عمائد و افسران شہر وٹن برگ مع عیال و اطفال مدعو تھے ۔ لارڈ روزنتل کے قلعہ مین کئی سال سے اتنا بڑا جشن ہوا تھا۔ بارکون مین بہت سی مسلح باقاعدہ فوج رکھی گئی تھی۔ کیونکہ لارڈ روزنتل بذات کونٹ مانفریڈ کی جانب سے بیفکر تھا۔ دعوت کے ہال مین جھنڈے نصب کیے گئے تھے۔ اور زینت کے لیے قرینے سے سنوار باندھے گئے تھے۔ اور دیگر آرائشی اسباب اور جنگی ہتھیار رکھے ہوے تھے ۔ باورچی نفیس و لذیذ اغذیہ کی تیاری مین سرگرم تھے ۔ شام کے پانچ بجے کپتان ڈیونڈ نے تعظیمی فوج کو پھاٹک کے ہر دو جانب صف بستہ کیا ۔ اور خانساماں مہمانون کی ایک طویل فہرست ہاتھ مین لیے ایک مناسب مقام پر ٹھہرا۔

لیڈی تریزا اپنے عالی مرتبہ کے موافق ایک بیش قیمت اور مکلف لباس پہنے ہوے جس سے اُسکا دلفریب حُسن اور دو بالا ہوگیا تھا اپنی دونون خواصین میریا اور ایڈا کو ہمراہ لیکر مجلسرا کے بڑے کمرے مین داخل ہوئی۔ ہامیل جنٹلمین کے لباس مین پہلے ہی سے وہان موجود تھا جب تریزا داخل ہوئی۔ تو وہ تعظیم کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس زمانے کے دستور کے مطابق اُس سے دست بوسی کی۔ ہامیل کی حرکات سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ میریا کے ساتھ دلی اُنس اُسوقت سے رکھتا ہی۔ جب پہلے پہل اُسکو گرجا مین تریزا کی رہائی کے لیے دعا کرتے دیکھا تھا تریزا ایک عالی شان رومی چوکی پر بیٹھ گئی۔ مگر اُسکے چہرے سے شگفتگی کے آثار بالکل نہ پائے جاتے تھے ۔ زرد رخسارے دھڑکتا ہوا سینہ فکر مین ڈوبی ہوئی نگاہ بتا رہی تھی کہ اُسکا دل رنج و تفکر سے خالی نہین ہی۔ لارڈ روزنتل سلطنت جرمنی کے ایک جلیل القدر

امیر کا لباس پہنے ہوے دو مصاحبون کے ساتھ کمرے مین داخل ہوا - اور اپنی پیاری بیٹی کی افسردگی کو دیکھکر اُسکے قریب گیا - اور جھک کر اُسکے کان مین کہا "تجھے اس بات کا غم ہوگا کہ مین نے اُس غریب طالبعلم کو دعوت نہین دی - جو تیری محبت کا دم بھرتا ہی - کہ اپنے باپ کے مہمانون کے کشادہ پیشانی سے ملنے اور اخلاق ظاہر کرنے کے لیے آ نہین سکتی تیرا - (ادب سے) بعض وقت انسان اپنے دلی جذبات کے روکنے پر قادر نہین ہوسکتا (شرم سے سر جھکاکر) وہ تو وہی طالبعلم ہی جسنے مجھے ایک ظالم کے پھندے سے چھڑایا ہی خیر - مین حتے الامکان اُن لوگون کو اخلاق سے لونگی - جو یہان آرہے ہین -"

باپ "بیشک مین اقرار کرتا ہون کہ اُسنے تیری رہائی کی وجہ سے مجھپر بڑا ہی احسان کیا ہی مین نے اُسکے پاس اپنے وفادار ڈیونڈ کو یہ پیام کہلا بھیجا تھا کہ اس احسان کے معاوضے مین جو انعام طلب کرے مین دینے کے لیے موجود ہون اور اُسکو وہ روپیہ بھی دیدیا جائیگا جو پاسبانون کی رشوت دہی مین صرف ہوا ہی - مین حیران ہو رہا ہون کہ اتنا زر کثیر اسکے پاس آیا کہان سے ؟ -

بیٹی - اُسکی اصلی حالت کچھ اور ہی ہی - حالانکہ مین کوئی دلیل پیش نہین کرسکتی - مگر مجھے یقین ہی کہ اُسکا تمول - اُسکا رتبہ اور اُسکے اختیارات اس سے کہین بڑھے ہوے ہین جسقدر آپ کا قیاس ہی -"

باپ "اس بارے مین زیادہ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہین لیکن مین جو کہتا تھا ــــ یعنے اس سے ایسا سلوک کیا جائے جو ایک کم حوصلہ اور بے مایہ شخص کے ساتھ ایک عالیشان امیر کرسکتا ہی - مگر اُسنے اس قسم کے مراعات کے قبول کرنے سے انکار کیا - حالانکہ خود ڈیونڈ اُسکے گھر گیا تھا - اور نہایت مروت و اخلاق سے میرا پیغام پہونچایا تھا - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ایک شیخی باز دیوانہ شخص ہی -"

لارڈ روزنتل نے اپنی تقریر ہنوز پوری نہ کی تھی کہ داروغہ دعوت خانہ ایک بھاری سونے

سکے عہدے کی نشانی تھی پہنے ہوئے کمرے مین آیا - اور واجب التعظیم مسٹر کریسـ
مہروٹن برگ کے آمد کی خبر سنائی - یہ بزرگوار (چیف جج) تقریباً پچاس سال کی عمر کے
ضعیف الجثہ مگر شکیل صورت تھے - بال صرف اسقدر سفید تھے کہ ایک بھورا رنگ پیدا
ا - آنکھون سے فراست چمکتی تھی مگر تبسم سے سنگدلی کے آثار نمایان تھے - غرض جج
ب کمرے مین تشریف فرما ہوے - اور لیڈی تریزا کو سلام کیا - ساتھ ہی لارڈ روزنتل
ایک گوشے مین لیجاکر یون باتین کرنے لگا "میری عزیز لڑکی نے ہنوز اُس غریب طالبعلم
ں دل سے دور نہین کیا - جسے چند روز پہلے آپ نے قید کیا تھا - اور جو ایک ناقابل قیاس
ـ سے بھاگ گیا تھا" اتنا سننا تھا کہ جج صاحب کے چہرے سے جو خونخواری عیان تھی -
ـت اور وحشت سے مبدل ہو گئی -

ـند: "نہ! اُس نوجوان کے مقدمہ مین مَین کچھ دخل دے نہین سکتا -"

وزنتل "نہین - مین یہ نہین چاہتا کہ اُسکو کسی قسم کا نقصان پہونچایا جائے کیونکہ اُسنے
ڑا احسان کیا ہے مین اسی قدر کارروائی چاہتا ہون کہ وہ شہر بدر کر دیا جائے - اور آپ
ا طالب ہون کہ اسکو نہایت مخفی طور پر جلد اِس سرحد سے نکال دیجیے -"

اگرچہ کل روے زمین کے خزانے بھی مجھے دیے جائین - تاہم مین اُس کام مین دخل
تا - جب وہ قید سے نکل بھاگا - اور اسی شہر مین ہماری حکومت کی ہنسی اڑانے لگا اگر
ے امکان مین ہوتا تو اُسی وقت مین نے گوشمالی کی ہوتی؟

ر روزنتل "یہ کیا بات ہے کہ آپ اس درجہ اُس سے خائف ہو رہے ہین اور الگ تھلگ
چاہتے ہین؟ -"

نے تھوڑی دیر سکوت کیا - اور گھبرائی ہوئی آواز سے کہا "مین وہ بات اُس شخص سے
ں بھی جرأت نہین کر سکتا جو مرنے کے وقت ایمان کی تلقین کے لیے آتا ہے" اتنا سُنکر
روزنتل کو دوسرے مہمانون کے آجانے سے اُدھر متوجہ ہونا پڑا - ضیافت کے وسیع ہال مین

بہت سے جنٹلمین اور لیڈیان جمع تھین - عمدہ داران دار العلوم و یونیورسٹی سرکاری لباس مین شریک جشن ہوے تھے - اکثر لیڈیان حسین تھین - مگر حور وش تریزا کی دلفریب صورت اور بھولے چہرے سے کسی کا حسن فوق نہ لیجا سکتا تھا - قلعہ کی بڑی گھنٹی بجنا شروع ہوئی - جو دسترخوان تیار ہونے کی نشانی تھی - کمرے مین بیٹھے ہوے تمام مہمان مع صاحب خانہ اٹھکر جلوس کے ہمراہ دعوت خانہ کیطرف چلے - وہان نہایت شفاف روشنی تھی - عمدہ کھانے اور نفیس میوے طلائی برتنون مین میز پر رکھے تھے لارڈ روزنتل میز کے سرے پر بیٹھ گیا اور لیڈی تریزا اُسکے جانب راست تھی جسکی آنکھین اُن سنو سے زیادہ مہمانون مین فوسٹ کو حسرت سے ڈھونڈھ رہی تھین - ہامیل میریا کے قریب بیٹھا تھا جب تمام مہمان کھانے مین مشغول ہو اور آپس مین ایک دوسرے سے باتین کرنے لگے - تو ہامیل کو میریا کے ساتھ گفتگو کرنے کا اچھا موقع ہاتھ آیا -

[illegible] "بیگم صاحبہ ! گو تھوڑے ہی دنون سے مین آپ کو جانتا ہون -

نیک خصلت [illegible] شریفانہ ناز و ادا میرے دل پر سحر خیز اثر پیدا کر رہے ہین "

میریا سمجھ گئی کہ ہامیل کی تقریر کا ماحصل کیا ہے - اور کہنے لگی "مسٹر ہامیل ! آپ میرا بڑھاتے ہین مین صرف ایک غریب کسان کی یتیم لڑکی ہون - اور اگر لیڈی تریزا کی متو میرے حال زار پر ترس نہ کھاتین تو مین آج اتنی عزت کو ہرگز نہ پہونچ سکتی جو ایسے عا جشن مین شریک ہونے سے مجھے حاصل ہے "

ہامیل - (دلی جوش سے) "اگر آپ ایک جھونپڑے کی رہنے والی ہوتین اور بالفرض مین کا ایک ذی رتبہ شاہزادہ ہوتا بھی تو آپ کی ایسی نیک سیرت سنجیدہ مزاج خوش اطوار لیڈی عقد کرنا اپنا فخر سمجھتا -

میریا نے کچھ جواب نہ دیا - اور شرم سے آنکھین نیچی کیے ہوے اُس کمرے سے چلی گئی - انداز سے ہامیل سمجھ گیا کہ وہ مجھسے عقد کرنے پر راضی ہے - خیر - میریا ابھی گئی ہی تھی اور اُسکا

صورت ہامیل کی آنکھون سے پورے طور پر غائب نہ ہوئی تھی کہ اُسکے کندھے پر کسی کا ہاتھ پڑا
ہامیل نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوبصورت نوجوان عمدہ لباس پہنے بازو کے قریب آبیٹھا ہی
تھوڑی دیر غور کرتا رہا کہ یہ بھی انھین مہمانون مین ہی۔ مگر جب غور سے نگاہ کی تو معلوم ہوا
کہ وہ اجنبی شخص ہی۔

اجنبی۔ (آہستہ سے) ”آپ اُس نوجوان لیڈی سے محبت رکھتے ہین؟ جو ابھی اس کمرے سے گئی ہی؟“

ہامیل۔ (برہمی سے) وہ بات تمسے کیا تعلق رکھتی ہی؟“

اجنبی۔ (ملامت سے) ”مین ابھی آپ پر ثابت کرونگا۔ آپ کو یاد ہی کہ کسی کا احسان آپ پر ہی۔ اسلیے کہ اُسنے کسی وقت موت کے پنجے سے چھڑایا تھا؟“

ہامیل ”ہان بے شک ایک شخص کا بار احسان میری گردن پر ہی لیکن اب کیا آفت مجھپر نازل ہوئی ہی جس سے بچانے کے لیے آپ آ

اجنبی ”ہان وہ تو گذر گئی۔ مگر یاد ہی کہ کسی نے آپ کو عدالتِ دم کی پھانسی پانے سے بچایا تھا؟“

ہامیل ”اچھی طرح یاد ہی۔ اگر آپ میرے اس محسن کو جانتے ہون تو ——“

اجنبی ”میری تقریر پوری سن لیجیے۔ آپ کو یاد ہی کہ کسی شخص نے اِس قلعہ کی فصیلون پر بھی آپ کی جان بچائی تھی۔“

ہامیل ”یاد ہی۔ آپ اُس سے واقف ہین جو ایسی مصیبت کے عالم مین میرے لیے سینہ سپر ہوا؟

اجنبی ”وہ ایک ہی شخص تھا جو دو مرتبہ آپ کے کام آیا“

ہامیل ”مین اُسکا نہایت ممنون ہون۔ جسنے دو دفعہ ایک عجیب طرح سے میری جان بچائی۔“

اجنبی ”اب وقت بیکار نہ کھونا چاہیے یہی وہ وقت ہی جسمین آپ اُن احسانات کا عوض اپنے محسن سے کرسکتے ہین۔

ہامیل۔ (تعجب سے) ”میرا محسن! کہان ہی؟ اور اسکی وہ کیا خواہش ہی جسکو مین پوری کرون؟“

اجنبی ''وہ یہین ہی- مین ہی ہون''

ہامیل ''آپ!''

اجنبی ''جی ہان مین ہی''

ہامیل ''تو پھر وہ خواہش بیان کیجیے- مین قسم کھاتا ہون کہ اگر مجھے ممکن ہی تو اُسکی بجا آوری مین کوتاہی نہ کرونگا-''

اجنبی ''آپ میری خواہش نہایت آسانی کے ساتھ پوری کر سکتے ہین- جبکہ آپ کا دلی اقتضا ہی تو اسکی تحصیل خواہ مخواہ میسر ہو جائیگی'' اتنا کہا اور جیب سے ایک کاغذ نکالکر ہامیل کے ہاتھون مین دیدیا جسپر کچھ لکھا ہوا تھا- ہامیل غور بھری نظر سے عبارت پڑھکر اُس اجنبی کو حیرت اور بدگمانی سے دیکھنے لگا-

اجنبی ''مین دو مرتبہ آپ کی جان بچانے کا سبب ہوا ہون- اسکے عوض مین یہ کوئی بڑا کام نہین کہ اسپر آپ دستخط کر دینگے-''

ہامیل ''آپ میری زندگی کے باعث ہوئے ہین- وہ اس نظر سے بیشک یہ کچھ مشکل امر نہین لیکن اسوقت لکھنے کا سامان یہان موجود نہین ہی- مین کیسے دستخط کر سکتا ہون- ہان اپنے مکان پر پہونچنے کے بعد ضرور کر دونگا''

اجنبی ''میرے پاس سب چیزین موجود ہین'' یہ کہا جیب مین سے قلم اور دوات نکال کر ہامیل کے آگے رکھدی''

ہامیل ''دوسرے مہمان ہمین دیکھ رہے ہین- غالبًا لارڈ ونٹل ہماری اس حرکت کو آئین کے خلاف سمجھیگا-''

اجنبی ''آپ ملاحظہ فرمائیے- کسی کی نظر ہم پر نہین پڑ رہی ہی- تمام لوگ اپنی اپنی گفتگو مین لگے ہین- ہامیل نے نگاہ کی تو اجنبی کا قول صحیح پایا- اُسنے بے تامل قلم اٹھا کر اُس کاغذ پر کچھ لکھدیا- اُسیدم اجنبی شخص نے کاغذ اسکے ہاتھ سے لیکر ایک اور شخص کے حوالہ کر دیا جو اسکے پیچھے کھڑا تھا

ہامیل تعجب سے اُسکو دیکھنے لگا - جو کاغذ پا کر چلتا ہوا تھا -
اجنبی " وہ کاغذ مین نے اپنے خدمتگار کے حوالے کیا ہے - وہ کمال حفاظت سے رکھیگا "
ہامیل کچھ جواب دینے ہی کو تھا کہ دعوت خانے مین ایک پرخوف شور بلند ہوا - اور لارڈ روزنتل کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا - اس ناگہانی واقعے کے سبب تمام مہمان اپنی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوے -

تیرھوان باب

جشن مین تہلکہ

ایسے جشن عظیم مین جو دفعۃً درہمی پیدا ہوئی اُسکا اصلی سبب معلوم ہونے کے لیے ہمین یہ بیان کرنا چاہیے کہ جب ہامیل اور اجنبی شخص باتین کر رہے تھے تو دوسرے مہمانون مین کیا گذر رہا تھا -

ماہ جبین ترینزا اپنے قریب بیٹھنے والے مہمانون سے نہایت خلق کے ساتھ باتین کرنے مین شریک تھی - مگر اُسکی اندرونی افسردگی اور پیچ و تاب سے ظاہر تھا کہ اُسکا دل رنج والم سے خالی نہین ہے - جج صاحب بادہ نوشی مین مشغول تھے - ہرن کے کباب جو نہایت عمدگی سے لگائے گئے تھے - زیادہ کھا جانے کی وجہ سے اسکے ہضم کرنے کے لیے اُنھین اسی مقدار کی شراب بھی ضرور تھی - لارڈ روزنتل کو ایک معزز مہمان کے ساتھ دینے مین کوتاہی کرنا ٹھیک نہ معلوم ہوا - اور دوسرے اُمرا و عمائد و معززین کو بھی ان دونون کی پیروی کیے بغیر چارہ نہ تھا - لیڈیان بھی انگوری شراب کا ایک ایک جام چڑھائے بیٹھی تھین - ہنسی اور قہقہے کی آوازین بلند ہونے لگین - اور مہمانون مین اقسام نقل و حکایات اور گپ شپ شروع ہوئی - جج صاحب نشۂ شراب سے خوب گرم ہو کر لارڈ روزنتل اور دوسرے مہمانون سے جو قریب بیٹھے تھے کہنے لگے کہ اب تک آپ لوگون نے جو نقلین بیان کین یا سُنین - اُس سے

صرف اسقدر فائدہ ہوا کہ محفل مین ہنسی دل لگی ہوتی رہی - مگر مین آپ کی اجازت سے ایک ایسی نقل بیان کرنا چاہتا ہون - جس سے نہایت لطف اُٹھے گا"

لارڈ روزنتل "جناب جج صاحب کے فرمان کیطرف سب صاحب متوجہ ہون - تمام لوگ خاموش ہوگئے اور دور بیٹھے ہوے لوگون نے بھی اپنی کرسیان نزدیک ہٹالین -

جج "چوبیس سال کا زمانہ گذرا جب مین نے اول اول عدالت ویانہ مین ملازمت کی - سرکاری دفتر اور خاندان شاہی کے رجسٹر کے متعلق جو جو کام ہوتے تھے اُسکا بجالانا میرے ذمے تھا - خیر - نوکری کے ایک سال بعد امیر کبیر چارلس کے محل سے میری طلبی آئی - جو شہنشاہ حال کے بھائی ہین - غرض بیگی مجھے ایک عالی شان کمرے مین لے گیا - وہان وزیر اعظم اور دوسرے اعلےٰ عہدہ دار و ملازم بھی موجود تھے - مجھے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کے مشکو سے معلے مین عنقریب وضع حمل ہونے والا ہی - مین نے اس امر عظیم کے درج رجسٹر کرنے کی غرض سے فوراً کاغذات وغیرہ تیار کر لیے - اس کمرے کے تین دروازے تھے پہلا وہ جس سے ہوکر مین اندر پہونچا تھا - دوسرا دروازہ امیر چارلس کی بی بی کے کمرے کو جاتا تھا - اور تیسرا گہوارے کا کمرہ تھا - آپ لوگ شاید واقف نہ ہونگے کہ جرمن کے شاہی خاندان مین بچہ پیدا ہونے کے بعد کیا کیا رسوم ادا کیے جاتے ہین - اسلیے مجھے یہ بیان کرنا ضرور ہوا کہ گہوارے کا کمرہ کسے کہتے ہین اور اُسکے استعمال کی ترکیب کیا ہی - جب شہزادہ یا شہزادی پیدا ہوتی ہی - تو دایہ اُسکو اپنے ہاتھون مین لیے ہوے اُس کمرے مین آتی ہی جہان عہدہ داران سلطنت جمع رہتے ہین اسوقت رجسٹرار اُس بچے کے پیدا ہونے کی ساعت اور اسکا حلیہ وغیرہ قلمبند کر لیتا ہی اور چند نشان جنھین ڈاکٹر بتاتا ہی - وہ بھی درج کیے جاتے ہین - غرض اسکے بعد دایہ بچے کو گہوارہ خانے مین لیجاتی ہی - اور دوسرے دن صبح تک وہان سے نہین نکلتی - شاہی گارڈ کا ایک سپاہی نہایت مستعدی سے اُس کمرے پر پہرہ دیا کرتا ہی - اگر اُسنے سوا ڈاکٹر کے کسی اور کو کمرے کے اندر جانے کی اجازت دی تو گویا دہی اُسکی موت کی علامت ہی - لڑکی

دوسری صبح کو تمام فوج محلسرا کے روبرو صف بستہ کیجاتی ہی۔ اور اُس سپاہی کو جو پہرے پر تھا یہ عزت حاصل ہوتی ہی کہ بچے کو ہاتھ مین لیکر بالاخانے پر آتا ہی۔ اور تمام فوج اور دوسرے لوگون کو دکھاتا ہی۔ سپاہی کو انعام واکرام ملنے کے سوا اُسکا عہدہ بھی بڑھایا جاتا ہی۔ بس گہوارہ خانے کی رسم ختم ہو جاتی ہی"

سامعین "عجیب نادر رسم ہی!"

جج "اِسکا بہت دلون سے رواج ہی جب آپ لوگ یہ سُن چکے تو جس قصے کو مین بیان کرنے والا ہون وہ بھی آسانی کے ساتھ بخوبی سمجھ جائینگے۔ مین نے ابھی بیان کیا تھا کہ امیر کبیر کے ہان سے میری طلبی ہوئی اور مین وہان جا کر اپنی خدمت کی بجا آوری کے لیے کاغذ وغیرہ تیار لیے بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر مین خود امیر کبیر اُس مقام پر تشریف لائے جہان ہم سب بیٹھے ہوے تھے۔ پورا ایک گھنٹہ سکوت اور تردد کے عالم مین گذرا۔ آخر ڈاکٹر برآمد ہوا۔ اور شہزادے کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ اب جو ہمارے امیر لیپولڈ ہین۔ یہ وہی ہین جنکی ولادت کا ذکر مین کر رہا ہون"

لارڈ روزنتل۔ (جلدی سے) "اور جس سے میری عزیز بیٹی تریزا منسوب ہی۔ اور جو عنقریب اس قلعہ کو شادی کے لیے آئیگا" تریزا کے دل سے بے ساختہ ایک آہ نکلنے لگی جسکو اُسنے بہ مشکل روک لیا۔

جج "خیر جب شاہزادے کے تولد کی خبر آئی تو ہم سبھون نے ڈیوک (امیر) صاحب کو مبارکباد دی ایک نہایت قیمتی انگوٹھی ڈاکٹر کو انعام مین دیگئی۔ اور دایہ بچے کو ہاتون مین لیے ہوے آئی۔ مین اپنی خدمت سے سبکدوش ہو گیا یعنے تاریخ وساعت ولادت لکھ چکا۔ شہزادہ تندرست اور قوی تھا۔ ڈیوک صاحب انتہاے مسرت سے پھولے نہ سماتے تھے۔ اُسی وقت سپہ سالار کو حکم بھیجا گیا کہ جو سپاہی گہوارہ خانے کی حفاظت کے لیے منتخب کیا گیا ہی۔ وہ فوراً روانہ کیا جائے۔ سپاہی آیا۔ ایک اونچے قد کا

شکیل آدمی تھا - جسکی عمر تیس سال کی ہوگی - وہ شہر ہنگری کا باشندہ تھا - اور اُسکا نام آرک کینس تھا - میرے دل مین دیکھتے ہی اُسکی جانب سے ایک نفرت پیدا ہوگئی - مجھے خود نہین معلوم کہ اُسکا سبب کیا تھا - اپنے دلی خیالات اُسوقت کسی سے ظاہر کرنا بھی ممکن نہ تھا - دستور کی طرح کل کارروائیان ہونے لگین - دایہ اُس نامور بچے کو لیے ہوے گہوارے خانے مین گئی - اور سپاہی پہرے پر کھڑا ہوگیا - تمام اراکین سلطنت جو فراہم ہوے تھے اُٹھکر ایک دوسرے کمرے مین گئے جہان سب کے لیے سامان دعوت فراہم تھا - مین جلدی سے فراغت پاکر وہان سے نکلا - کیونکہ میرے دل مین اُس سپاہی کی نیک نیتی کی نسبت شک پیدا ہوگیا تھا - پھر وہان سے اُٹھکر اُس بڑے کمرے مین گیا جہان وہ سپاہی پہرہ دے رہا تھا - مجھے یہ قدرت حاصل تھی کہ ہوشیاری سے پہرہ دیے جانے کے بارے مین تاکید کرون - مین آہستہ کمرے مین پہونچا - بہت سی شمعین روشن تھین - اور اُنکی شفاف روشنی آئینون پر پڑنے سے تمام کمرہ جگمگا رہا تھا - سپاہی جس مقام پر کھڑا ہونا چاہیے وہان نہ تھا - مین قریب جاکر گہوارہ خانے کے دروازے پر کان لگا کر سننے لگا - کسی کی باتون کی آواز آرہی تھی "

ایک آواز - (جو ڈاکٹر کی تھی) "آدھی رات کے وقت سب سوتے ہونگے اُسوقت کوئی خوف نہین"

دوسری آواز - (سپاہی کی) "میرا انعام ؟"

ڈاکٹر " مین تجھے یہ انگشتری دیتا ہون جو ڈیوک نے مجھے ابھی دی - جسوقت تبادلہ ہوجائیگا - اور تجھے معلوم ہوگا کہ تو میری اور میری بہن کی بہبودی کا سبب ہوا ہے اُسوقت یہ انگوٹھی میری انگلی سے تیری اُنگلی مین آجائیگی -

سپاہی " اگر ایسا ہی تو مین اپنے اقرار پر ثابت قدم رہتا ہون - "

دایہ " تو ہمیشہ مجھے اور میرے شوہر کو اپنی مدد پر مستعد پائیگا - "

ڈاکٹر " ہان - مین اس تجویز کی کامیابی کے لیے اپنی جان تک معرض خطر مین ڈالنا گوارا کرتا ہون "

سپاہی " آپ کی خواہش انشاء اللہ پوری ہوگی - کیون مین نے شام ہی کو نہ کہا تھا

کہ اس بارۂ خاص مین جذب منفعت کی غرض سے ہر آنے والی آفت کا مقابلہ کرونگا۔“

ڈاکٹر۔ ”بیشک۔ صرف یہی ایک انگوٹھی تجھے بہت بڑی دولت ہی۔“

اب کھوار دخانے سے ہل چل کی آواز آنے لگی۔ مین سمجھا کہ سپاہی پہرے پر آجائیگا۔ اور چونکہ مجھے یقین ہوگیا تھا کہ کچھ فریب ہونے والا ہی۔ لہذا مین کمرے سے باہر نکلگیا۔“

لارڈ روزنتل۔ ”اس سازش کا نتیجہ کیا ہوتا ہی۔ سب لوگ غور سے سنتے جاؤ۔“

یہ الفاظ لارڈ کی زبان سے ابھی پورے نہ ادا ہوے تھے کہ کوئی شخص اُنکے پیچھے سے محفل مین درانہ چلا آیا اور ایک کٹار زور سے میز پر چبھودی۔ یہ حرکت ایسی تیزی سے کی گئی کہ حاضرین مین سے کسی کو اُسکے دیکھنے کی مہلت نہ ملی اور وہ نکلگیا۔ لارڈ روزنتل غصے سے کانپنے لگا۔ جسکے سبب مہمانون کی حالت بھی دگرگون ہوگئی۔ کٹار پر رسی لپٹی ہوئی تھی جو عدالت وہم کا نشان تھا۔ اور اُس رسی سے ایک کاغذ کا پرزہ بندھا ہوا تھا۔ لیڈی تریزا نے جب بچشم خود کٹار کے آنیکی ترکیب دیکھی تو خوف سے چلا اُٹھی۔“

لارڈ روزنتل۔ ”بیشک یہ بڑا ہی دلیر شخص تھا۔ جسنے ایسا کام کیا۔ خدمتگارو! دوڑو دوڑو اور دیکھو کوئی قلعہ کے باہر نہ نکلنے پائے۔ پہرے والون کی تعداد بڑھادو۔ اور دیوارون کی نگہبانی ہوشیاری سے کیجائے۔ دیکھو اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو پھرتی سے کام لو!“

جو لوگ مسلح دروازے پر پہرہ دے رہے تھے اُس حکم کی تعمیل کے لیے دوڑے۔

لارڈ روزنتل۔ ”دیکھین تو سہی یہ بیہودہ پیغام کس بارے مین ہی“ گو اُسنے جوانمردی کی راہ سے یہ فقرے کہے۔ مگر دل دھڑک رہا تھا۔ اور جب اُس کاغذ کا مضمون بہ آواز بلند پڑھنے لگا تو اُسکے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ ”اِس رسی اور کٹار کی قسم پر تمھین یہ حکم دیا جاتا ہی کہ اتوار کے دن (اس حکم کے پہونچنے کے بعد آنے والی اتوار) والنس ٹین کے پہاڑ پر لیمون کے [illegible] کے نیچے تم بے ہتھیار اور بغیر جلوس کے حاضر ہو۔ خبردار قصور نہو۔“

لارڈ روزنتل۔ (جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا) ”مین قسمیہ کہتا ہون کہ اگر کوئی اُس بانی فساد

کو گرفتار کرلائے اور اُسکے صلے مین جو کچھ طلب کرے۔ مین اُسکے دینے مین دریغ نہ کرونگا۔ بشرطیکہ وہ چیز میرے قبضۂ قدرت مین رہے۔"

جج :- "آمین۔"

اجنبی شخص۔ (جو ہامیل کے قریب بیٹھا تھا اُٹھکر) "وہ خدمت میرے سپرد کیجیے۔"

لارڈ روزنتل :- "کیا! فوسٹ؟ وہ فوسٹ کو اپنے مہانون مین دیکھکر بہت متعجب ہوا۔ اور کہا:- خیر مین تیری خواہش کے موافق وہ خدمت تجھی کو دیتا ہون۔"

۱۴ چودھوان باب

تین اعتراض

جشن مین تہلکہ پڑنے کے سبب قلعۂ روزنتل کے مہانون مین ایک تشویش سی پیدا ہوگئی۔ سب لوگ فوسٹ کو دیکھ رہے تھے۔ اور ہامیل جسکو اپنے محسن کا نام اُسی وقت معلوم ہوا تھا۔ اور جسکے لیے کسی کاغذ پر اُسنے دستخط کردیا تھا متحیر بیٹھا رہا۔ حاضرین کے دلون مین جو جوش پیدا ہوگیا تھا اُسکے فرو کرنے مین کچھ اہتمام نہ کیا گیا۔ فوسٹ اُٹھا اور سب کو اشارے سے کہدیا کہ میرے واپس آنے تک اسی طرح بیٹھے رہین۔ یہ کہکر کمرے سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر تک سکوت رہا۔ اور بعدہ کہین کہین آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی۔ اسی اثنا مین کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور فوسٹ اندر آیا۔ اور کہا "خداوند! مجرم کو آپکے افسران سپاہ کے حوالہ کر آیا ہون!"

لارڈ روزنتل :- "شکریہ صاحب! مین اپنے اقرار کو اس مقدمہ کے فیصلہ ہوتے ہی پورا کرونگا۔ خوش نصیبی سے ہمارے چیف جج صاحب بھی یہین موجود ہین۔ وہ ہماری کارروائیون مین مدد کرینگے۔ اور مین جج صاحب سے یہ پوچھتا ہون کہ عدالت وِرمم کو جرمنی کے ایک عالیشان امیر کو اپنے ناہمون کی معرفت ایسی دھمکیان دلوانا قرین انصاف ہے؟"

جج ؎ ایک باآئین عدالت کے افسر کی حیثیت مین مین کہہ سکتا ہون کہ یہ کارروائی نہایت بیجا ہو۔ اور میری راے ہو کہ اراکین عدالت وہم باغی تصور کیے جانے کے قابل ہین“
چیف جج نے گو یہ فقرے پورے استقلال سے کہے تھے۔لیکن بہت لوگ اُسکو سُنکر کانپ اُٹھے۔ اور تمام مہانون پر خوف طاری ہوگیا۔ اسلیے کہ چیف جج نے اِس خانہ خراب انجمن کی نسبت گستاخانہ کلمات کہے تھے۔
لارڈ روزنتل ؎ یقیناً ان خفیہ خونیون کی سختیان حد سے تجاوز کرگئین۔ اسمین شک نہین کہ یہ کونٹ مانفریڈ کی ترغیب و اشتعالک کا نتیجہ ہو۔ جو انجمن وہم کا ایک بلند مرتبہ رکن ہونے سے مشتہر ہوگیا ہو وہ مردود لڑائی سے مجھپر غلبہ نہ پا سکا۔ اب اس عدالت کے ذریعے میری جان لینے پر آمادہ ہوا ہو۔ (جج سے) آپ فرمائیے کہ اس کمبخت کو کیا سزا دی جائے۔ جو آج ہمارے جشن مین خلل انداز ہوا۔“
جج ؎ کیا وہ ثابت کرسکتا ہو کہ جس شخص کے نام طلب نامہ بھیجا گیا۔ وہ کسی خطا کا مرتکب ہو؟“
فوسٹ ؎ وہ اس بات سے انکار نہین کرتا۔ اور اُسکے بالادست حاکم کے مخفی احکام اُسکے ساتھ ہین۔“
جج ؎ اگر ایسا ہو تو ہمین ان مہانون کو اس بدکردار انجمن کے ایک رکن کے دیکھنے کی وحشت سے محفوظ رکھنا چاہیے (لارڈ روزنتل سے) خداوند! آپ اسی وقت حکم دیجیے کہ وہ شخص قلعہ کے بڑے دروازے پر ابھی لٹکایا جائے۔ تاکہ اُن لوگون کو جو اُس بے رحم خونی انجمن کے احکام کی پیروی کرتے ہین عبرت ہو“
لارڈ روزنتل ۔ (ڈیونڈ کو بلاکر) ”جج صاحب کے فرمان کے مطابق اس مجرم کو ابھی سزا دیدو اسمین کچھ اندیشہ اور تامل نہ کیا جائے۔ اور کچھ رحم کا برتاو نہو گو وہ کوئی ہو۔“
جج ۔ (ڈیونڈ سے) ”میرا بھی یہی حکم ہو۔ اُسکے ساتھ نرمی یا رحم یا تامل سے بالکل کام نہ لیا جائے اگر اُس ناپاک انجمن کا اور کوئی رکن یہان ہو تو اس ہمارے سچے حکم سے [illegible] کرے۔“

جرمنی کے تمام جج عدالت وہم کے پورے مخالف تھے۔ اور اسی لیے یہ جج صاحب بھی اپنے دلی جوش کو روک نہ سکتے تھے۔ ڈیونڈ نے یہ حکم سنا سر تسلیم خم کیا۔ اور اسکی تعمیل کے لیے دوڑا جج اور لارڈ روزنتل کی یہ دلیر کارروائی حضار محفل پر اسقدر اثر کر گئی کہ کمرے مین کسی کی آواز نہ سنی جاتی تھی۔ کوئی لیڈی بھی مجرم پر رحم کیے جانے کی طالب نہوئی۔ صرف ترنیزا نے ایک عمخوار نظر سے اپنے باپ کیطرف دیکھا۔ مگر لارڈ روزنتل کے گھر کنے سے وہ بھی خاموش ہورہی

لارڈ روزنتل۔ (کسی قدر تامل کے بعد) "ہان طالب علم صاحب! مین نے قسمیہ وعدہ کیا تھا کہ جو شخص اس موذی کو گرفتار کر لائے اور اس خدمت کے بدلے جو کچھ مانگے وونگا۔ اب مین اس قول سے کسی طرح پھر نہین سکتا۔ مگر اتنا خیال رہے کہ وہی چیز مانگی جائے جو مین دیکون۔ اگر کوئی طلب کی ہوئی چیز میری دانست مین مناسب نہ معلوم ہو تو مجھے اختیار ہے کہ وہ نہ دون۔"

فوسٹ۔ (دلیرانہ ادا سے) "آپنے صرف اسقدر کہا تھا کہ جو شخص اس مجرم کو پکڑ لائیگا۔ اسکو وہی چیز انعام دیجائیگی جو وہ طلب کرے۔ بشرطیکہ وہ شی میرے اختیار مین ہو۔"

لارڈ "خیر تمنے میری پیاری اور عزیز بیٹی ترنیزا کو قید سے چھڑایا ہے یہ احسان بھی مجھپر ہے۔ تم جو چاہے مانگو۔ مین خوشی سے دونگا۔ تاکہ تمھارے دونون احسانون کا معاوضہ ہو جائے۔"

فوسٹ "مین اپنی خواہش ظاہر کرنے کے قبل اپنی ایک اور خدمت یاد دلانا چاہتا ہون۔ جو محض آپ ہی کے لیے کی گئی تھی۔ جسدن کونٹ مانفریڈ کی فوج نے آپکے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور قریب تھا کہ آپ کو فاش شکست ملے۔ اُسوقت مین ہی تھا جو ایک سردار کے لباس مین آیا۔ اور آپ کی بیدل اور منتشر سپاہ کو جرأت دلا دلا کر دشمن پر غالب کیا۔ جس سے اُسکو پوری پوری شکست حاصل ہوئی۔"

لارڈ روزنتل "شاید تمنے کہین سُن لیا ہے۔ مین باور نہین کر سکتا کہ وہ تمھین تھے۔"

فوسٹ "اگر آپ کو اس امر مین شبہہ ہو تو مسٹر ہامیل سے پوچھ لیجیے۔"

ہامیل "مجھے ذرا بھی شک نہین وہ یہی نوجوان تھا۔ اور دو مرتبہ میری جانبری کا باعث ہوا ہے۔"

لارڈ روزنتل۔ (بے پروائی سے) "تو مجھے اس خدمت کا انعام بھی دینا ضرور ہوا۔ اچھا تم ان تینوں خدمات کے صلہ مین بے تامل کوئی شی طلب کرو۔"

فوسٹ۔ (زور سے) "بہت خوب۔ مین وہی ہون جسنے آپ کے آبائی مقام اور آپ کے خاندان کو لٹنے یا پامال ہونے سے بچایا۔ مین وہی ہون جسنے آپ کی صاحبزادی کو ایک قومی دشمن کے پنجے سے چھڑا کر آپ کے یہان پہونچا دیا۔ مین وہی ہون جو ایک ایسے ظالم کو جسنے مہمانون کے روبرو آپ کے مبارک دل کو صدمہ پہونچایا ہی۔ آسانی کے ساتھ پکڑ لایا۔ جب مین نے اسقدر دلیری سے کارہاے نمایان محض آپ کی خوشنودی کے لیے کیے ہین تو اُسکے مقابلہ مین کیا یہ کوئی بڑی بات ہی کہ آپ کی دختر مجھسے منعقد کی جائے۔"

سب لوگ لارڈ روزنتل کی طرف دیکھنے لگے۔ اور وہان سے سبکی نگاہین تریزا پر پڑنے لگین لارڈ روزنتل غصے کو روک رہا تھا۔ اور تریزا شرم سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔

لارڈ روزنتل۔ (بہت دیر کے بعد) "تمنے مجھپر بہت سے احسان کیے ہین۔ اسلیے مین کچھ گستاخانہ جواب دے نہین سکتا۔ مگر تمھاری تمنا ایسی ہی جو کسی طرح پوری نہین ہوسکتی مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ وہی خواہش پوری کرونگا۔ جو میری نگاہ مین مناسب معلوم ہو۔"

فوسٹ۔ (جسکی تقریر کا حرف حرف حاضرین رغبت و شوق سے سُن رہے تھے) "خداوندا! آپ کی دانست مین صرف تین سبب ہونگے۔ جو میرے ساتھ لیڈی تریزا کے عقد کرنے مین مانع ہوتے ہین۔ پہلا یہ کہ مین غریب اور کمینہ ہون۔ دوسرا لیڈی تریزا خود مجھسے راضی نہ ہونگی۔ تیسرا وہ ڈیوک لیوپولڈ سے منسوب ہوچکی ہین۔ وجہ اول کی تردید مین مین یہ کہتا ہون کہ شہر ویانا کے قریب جو آرڈونا کی جاگیرین ہین۔ اور جنکی وسعت اور جنکے مالک کی توقیر کسی طرح آپ سے کم نہین۔ وہ اب میری ہین۔"

لارڈ روزنتل۔ (تعجب سے) "وہ تمھارے ہاتھ کیونکر آئین؟ مین جانتا ہون کہ ان جاگیرات کا مالک لاوارث مرگیا اور وہ سرکار مین ضبط کرلی گئین۔ سلطنت جرمنی مین کون ایسا شخص ہی

جو اُنکے خرید کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔"

فوسٹ "یہ دستاویز (جج کے ہاتھ مین دیکر) آپ ملاحظہ فرمائیے کہ صحیح ہی یا جعلی۔"

جج۔ (حیرت سے دستاویز کو پڑھکر) یہ نہایت صحیح ہی۔"

لارڈ روزنتل۔ (فوسٹ سے متحیر ہوکر) "میرے خداوند! کونٹ آرونا!! آپ کی یہ جگہ ہی ہمارے ساتھ بیٹھیے آپ نے اپنی عظمت و بزرگی خوب طرح ثابت کردی۔ مین مبارکباد دیتا ہون کہ آپ اس عظیم الشان جاگیر یعنے آرونا کے کونٹ ہوے۔ خیر۔ آپ کی اس عزت کے نظر کرتے ہوے یہ کوئی دشوار بات نہ تھی کہ لیڈی تریزا کی شادی آپ سے کردی جائے۔ مگر تیسرا سبب جو آپ ہی نے بیان کیا ہی۔ اس امر کا سخت مخالف ہی۔ وہ ڈیوک لیپولڈ سے منسوب ہوچکی ہی۔"

فوسٹ "وہ نسبت ساقط ہوگئی۔"

لارڈ روزنتل "کیون۔ آخر وجہ؟"

فوسٹ "یہ معما ابھی کھلا جاتا ہے۔ معززین مجلس سب جانتے ہین کہ چند روز قبل مین اس شہر مین قید تھا۔ اور مجھے ایک ایسے شخص نے چھڑایا جو ...... (یہان جج صاحب سرتاپا کانپنے لگے) اتنی قدرت اور قوت رکھتا ہی کہ انسان کے قیاس مین بھی نہ آسکے اُسنے میرے حال پہ رحم کیا۔ اور بندِ غم سے چھڑانے کے سوا ان جاگیرون کو بھی خرید کردیا۔ صرف یہی نہین۔ رات دن سفر کی صعوبتین اُٹھاکر ویانا پہونچا۔ اور وہان کے پورے بندوبست سے فارغ ہونے کے بعد ڈیوک لیپولڈ کے پاس گیا۔ اُسنے ایک خط آپ کے نام لکھکر اس میرے محسن کے حوالے کیا ہی۔ اُنکو یہان آئے ہوے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آپ اجازت دیجیے تاکہ روبرو آکر وہ سربمہر خط آپ کی خدمت مین پیش کرین" ایک شخص جسکا چہرہ مُسرور تھا۔ اور نہایت بے تکلف لباس پہنے تھا۔ کمرے کے ایک کونے سے آگے بڑھکے لارڈ روزنتل کو ایک مُہر کیا ہوا خط دیا۔

۱۲۵

لارڈ نے اس خط کو کھول کر پڑھا اور افسردہ دلی سے میز پر پھینکدیا۔ اور کہا ”ڈیوک لیپولڈ نے اپنی نسبت کو خود اپنی خواہش سے منسوخ کر دیا ہے“ جج صاحب بھی اُس خط کو لیکر پڑھنے لگے اور پڑھنے کے بعد کہا ”ڈیوک صاحب سے یہ نہایت مناسب کارروائی عمل مین آئی۔ چونکہ لیڈی تریزا کی طبیعت دوسرے پر مائل ہے۔ اور وہ خود بھی اقرار کرتے ہین کہ میرا دل کسی اور لیڈی کے حسن وجمال پر فریفتہ ہوگیا ہے۔ اس صورت مین اُنھون نے جو کچھ کیا۔ نہایت مناسب کیا۔“

تھوڑی دیر مجلس مین سکوت رہا۔

فوسٹ۔ (لارڈ روزنتل سے) ”آپ اس بارے مین کیا جواب دیتے ہین؟“

لارڈ روزنتل ”کونٹ آرونا! آپ نے ہر اعتراض کو نہایت معقولیت سے رد کیا ہے۔ اب مجھے بغیر اسکے چارہ نہین کہ آپ کی تمنائے دلی کے مطابق عمل کردن“

اہل محفل فوسٹ کو جو اَب کونٹ آرونا ہوگیا تھا اور لارڈ روزنتل کو مبارکباد دینے لگے۔

۱۵
پندرھوان باب

شرط۔ اور انتقام

مذکورہ بالا حالات کا وقوع اس جلدی سے ہوا کہ مہمانون کو وقت کے گذرنے کا خیال ہی نہ رہا۔ اور اُن امور مین دلچسپی بھی کچھ ایسی تھی کہ حاضرین اُسکے سننے اور دیکھنے مین محو تھے۔ ہر ایک [illegible] ایک خاص قسم کی [illegible] پیدا کرنے والا [illegible] خیال اسی جانب کھینچنے کے لئے مقناطیسی اثر کا کام کرتا تھا۔ جب [illegible] لگا میز پر پھیلائی گئی۔ جج صاحب کے گھوارہ خانے کی نقل کا کسی کو خیال نہ رہا۔ اور جب لارڈ اور جج نے عدالت وہم کے ایک رکن کو بغیر کسی تحقیقات کے [illegible] دیدیا۔ تو کل موجودین کو مجرم کی خطا کی بہ نسبت اُسکی سزا زیادہ ترمیب ہوا [illegible]

اُسکے بعد فوسٹ کے حالات کا مشاہدہ کرکے سب لوگ حیرت کرنے لگے - خیر تمام مہمان دعوت خانے سے نکلکر ایک دوسرے ہال مین گئے جہان میوے اور مٹھائیان چُنے ہوے تھے - فوسٹ کسی بہانے وہان سے نکلکر فصیلون کی طرف چلا گیا - اور وہان ایک مخفی کونے مین اُس شخص سے ملا جسکے قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فوسٹ کا منتظر کھڑا ہی - وہ جن تھا - جو انسانی شکل مین وہان کھڑا ہوا تھا -

جن "فوسٹ تو کامیاب ہوا"

فوسٹ "ہان بیشک مین اپنے ارادے پر کامیاب ہوا - اور آج کے تیسرے دن عقد قرار پایا ہی" کیا تو اپنے اُن وحشت انگیز شرائط سے باز آ نہین سکتا ہی؟"

جن "کسی فرد بشر کا یہ مقدور نہین کہ میرے ارادے کو بدل سکے - اے احمق آدمی زاد! کیا تو گذشتہ حالات پر تاسف کرتا ہی؟ اور تجکو کچھ آیندہ کی فکر بھی ہی؟"

فوسٹ - (حسرت سے) "آیندہ! آہ میرے دل مین وہ خیال ایک وحشت پیدا کرتا ہی"

جن "تو صرف موجودہ خوشی کا خیال رکھ - تیرا تیری ہوگئی - اب کوئی چیز اسکو تجھسے جدا نہین کرسکتی - اُسکے مغرور اور کینہ ور باپ کو تو نے عاجز کردیا ہی - اُس سے انتقام لینے کا قصد جو تیرے دل مین جوش زن تھا وہ پورا ہوا - جج جو تجھے سزا دینے کو تیار تھا - اُسکو معقول تنبیہ ملی"

فوسٹ "وہ بات ابتک اُسے معلوم ہی نہین"

جب فوسٹ کی کامیابی کے متعلق جن اپنی کارروائیان جتانے لگا - تو فوسٹ مسرت سے جھوم رہا تھا کہ اس نئے رفیق کے سبب -

جن "اُس شخص کے بچانے کے لیے جو عدالت وم

مین نے جو تجھے راے دی وہ کسقدر عاقلانہ تھی - پھر جب قلعہ روز نتل کی فصیلون پر اُسکی جان بچانے کے لیے جو کچھ کہا - کیا وہ بات تیری بہتری کی نہ تھی - اور کیا یہ کام

امی ... سبھے

ہر ... ں لرتا تو اُس

... یون کو ویرانہ بنا دیا۔

تر نرا۔ ... ے کے خلاف اُسکو

... وقت مین رہائی دی ... ی اور فریب پر غالب آگئی۔''

... ٹ۔ (غصے سے) ''کیا تو نے مجھے یہ ر ... دی کہ تیرا کسی اور پر مائل ہی؟ اور اس

... ی کے بارے مین مجھے کسقدر فریب دیا گیا۔''

جن۔ (ہنسکر) ''خیر اپنے کلام کو کہین ختم بھی کر تجھے اپنا مطیع بنانے کے لیے جو کچھ کرنا ضرور تھا ... کیا۔ مگر اب کیا تیری خدمت ایک باوفا غلام کی طرح نہین بجالاتا ہون۔ تو کہہ رہا ہی کہ آج کے ... ے دن میری شادی ہوگی۔''

فوسٹ ''ہان تیسرے دن۔ مجھے اس تیری بے رحمانہ شرط کی تکمیل مین تردد ہی۔ جس سے اپنا پہلا بیٹا تیری نذر کرنا ہوگا۔''

جن ''نہین۔ تو اپنی بہبودی اور فرحمند زندگی حاصل کرنے سے پہلوتہی نہ کر۔ اور مجھے ملامت کرنے سے باز آ۔''

فوسٹ ''تجھے نہین تو اور کسکو ملامت کرون؟''

جن ''تو خود اپنے نفس پر لعنت بھیج۔ تجھے اُن شرائط پر غور کرنا ضرور تھا۔ جنسے چوبیس سال تک مین تیرا تابع فرمان رہونگا۔ اور بعد ان ایام کے تو میرے حوالے ہوجائیگا۔''

فوسٹ۔ (دردناک لہجے مین) ''افسوس! اگر مین نے تیری شرطون کے ہر فقرے پر غور کیا ہوتا۔ اور اُسکے ہر پہلو پر بحث کی ہوتی تو میرے لیے نہایت مناسب تھا۔''

جن ''خیر اب جو ہونیوالا ہی وہ ہوچکا۔ ہمارا اقرار یہی تھا کہ تو کسی عبادت گاہ مین یا کسی اور مقدس جگہہ پر بغیر میری اجازت کے نہ جائے۔ اور انھین شرائط مین یہ بھی ہی کہ اگر تو مجھے

باپ کی جو
اب تجھے ضرور
امر کی رخصت نہین د۔
کا اقرار نہ کرلے۔"

فوسٹ "اے بیرحم شیطان! کیا ... ہی سنگدل ہوا کرتے ہین؟ ہنوز میرا عقد نہین ہوا۔ اور تو ابھی سے چاہتا ہی کہ مین اپنے بیٹے کے دینے کا اقرار کرلون۔ کاش اسوقت میرے دل مین مآل اندیشی ہوتی تو تیری دی ہوئی حکومت اور دولت پر افلاس کو ترجیح دیتا۔ مین تو سراپا تیرا ہو رہا ہون۔ میرے بیچے کو کیون مانگتا ہی؟"

جن "انسانون پر نصرت اور فتح حاصل کرنے کا مین بہت بڑا حریص ہون۔ تیری برہمی اور افسردگی سے مین اپنے ارادے کو ہرگز نہ بدلونگا۔ اِس بات پر تجھے عزم بالجزم کرنا چاہیے۔"

فوسٹ "بدکاری اور خدا کے غضب مین مبتلا ہوکر حاصل کی ہوئی ثروت اور اعزاز سے نیکی کے ساتھ تنگدستی اور افلاس مین بسر کرنا ہزار درجے بہتر تھا۔"

جن "مین تیری آیندہ کی راحتون اور مسرت خیز زندگی کا ایک شمہ بیان کرتا ہون۔ غور سے سن! ایک سرسبز و شاداب اور خوشگوار باغ ہوگا جہان دل لبھانے والے گل بوٹے اور چیدہ و منتخب میوہ دار درختون کی قطارین ہونگی۔ شفاف پانی کی خوشنما نہرین نہایت آب و تاب سے بہتی ہونگی۔ اور اطراف کے میدان سبزۂ نو دمیدہ سے لہلہا رہے ہونگے۔ سایہ دار درختون پر نغمہ سرا طیور اپنی خوش الحانی اور نازک آوازی سے سُننے والون کو وجد مین لاتے ہونگے۔ ایسے دلکش سبن مین ایک عالیشان محل ہوگا۔ اوسمین تمام سامان عیش و عشرت مہیا ہوگا۔ سنگ مرمر کے نفیس حوضون مین بے نظیر فوارے جاری ہونگے۔ خیال کرنا چاہیے کہ ایسے طرب خیز مقام مین اپنی حور وش معشوق

ہامیل "پیاری بی بی! تم کیسی خوش مزاج اور نیک طینت ہو۔ اور تمھارا دل کسقدر پاک ہی۔
میری جانب سے جو فریب تمھین دیا گیا اُس سے تم انجان ہی رہین۔"

میریا۔ (اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑے ہوے) "تمنے مجھے فریب دیا؟ نہین مین یقین نہین کر سکتی
تم نا مجھے کچھ فریب دیا۔ یا آیندہ کبھی اس معنی کا خیال کرو گے۔ خدا کے لیے جلد کہو کہ ان الفاظ
سے تمھارا مدعا کیا ہی؟"

ہامیل۔ مین نے پہلے ہی تم سے کہدیا تھا کہ مین ایک متوسط الحالت آدمی ہون۔ لیکن اب
تمھین اس گھر کے دیکھنے سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ ایک غریب سے غریب آدمی کے بھی قابل نہین۔"

میریا "جو کچھ ہی وہی بہت ہی۔ کھانے کے لیے سب سامان موجود ہی۔ رہنے کے لیے مکان اور
تمھاری مرغوب صحبت۔ پھر اس سے زیادہ اور کون چیز ہی؟"

ہامیل "تم نہین اعتبار کر سکتی ہو کہ مین نے دغا و فریب دیکر تم سے شادی کی۔ مگر جب تم لندن
کی حالت دیکھو گی یعنے یہ سب آرایشی سامان اور یہ ناچیز غذا تو ضرور خیال گذریگا کہ مجھسے
دغا و فریب کا برتاو کیا گیا۔"

میریا "خدا شاہد ہی۔ مین خلوص دل اور پاک نیت سے کہتی ہون کہ مجھے خوش رہنے
کے لیے عظمت اور جاہ و جلال کی کوئی ضرورت نہین۔ اس حالت مین بھی مین اپنے آپ
کو دنیا کی تمام عورتون سے خوش و خرم سمجھتی ہون۔ کیونکہ میری پہلی زندگی کہ
صرف ایک خادمہ۔"

ہامیل "تم ایک وسیع اور عظیم الشان محلسرا مین رہا کرتی تھین۔ [illegible] بی مخدومہ
کے ساتھ محافل طرب مین شریک ہونے کا اتفاق ہوتا تھا۔"

میریا۔ (آنسو بہاکر) "پیارے ہامیل! تم میرے دلی حالات سے ابھی پورے طور پر واقف
نہین ہو اگر تم ایک کسان ہوتے جو صبح سے شام تک روزی کے لیے محنت کرتا ہی اور اُس
حالت مین تم سے بیاہ ہوا ہوتا۔ اور مجھے کمترین خدمات بجالانے کی ضرورت پڑتی۔ اور

ہمارے لیے اتنا مکان بھی نہ ہوتا۔ صرف آسمان کے نیلگون شامیانے کے نیچے شب بسر کرنا پڑتی۔ تب بھی مین اپنی زندگی کو خراب نہ سمجھتی۔"

ہامیل (میریا کو گلے لگا کر) "تم کیسی پاکباز اور بے طمع ہو۔ جب مین نے تمہارے ساتھ اس گرجا مین شادی کی جہان فوسٹ اور تریزا کا بھی عقد ہوا تھا تو مجھے اصلا خبر نہ تھی کہ تم ایسی نیک دل عورت ہو۔"

میریا "جب تم ایسی باتین کرتے ہو تو مجھے یہ خیال گذرتا ہے کہ اگر ایک عمدہ اور نفیس محل مین رکھنے کے وعدے سے لاکر کسی غریب جھونپڑے مین رکھا ہوتا۔ تب بھی میرے دل کو گران نہ معلوم ہوتا۔

ہامیل "خداوند کریم اس پاک دل کا ثمرہ تمھین دیگا۔ گو یہ مکان تاریک ہے۔ اور اس شمع کی دھیمی روشنی اُس تاریکی کے دور کرنے مین عاجز ہے لیکن تمھارے دلفریب حسن کے جلوے سے مجھے یہی مکان روشن اور سندر نظر آتا ہے۔ مین اپنے آپ کو نہایت خوش نصیب تصور کرتا ہون کیونکہ تمسی نیک بیوی مجھے نصیب ہوئی۔"

میریا "اگر خدا نے چاہا تو مجھ سے تمھین کسی قسم کا رنج نہ پہونچیگا۔" یہ الفاظ میریا کی زبان سے ایسے سچے دل اور بے لوث نیت سے نکلے تھے کہ اُسکے قول کو باور نہ کرنا اور صحت پر شبہ لانا ایسا ہی تھا جیسے روز روشن کو شب تار کہنا۔"

ہامیل (تھوڑے تامل کے بعد) "اگرچہ ہم غریب ہین۔ لیکن مین یہ نہین چاہتا کہ ہم شام کے لیے کیون بیطرح عمر ضائع کرین۔ اس شہر مین بہت سی عمدہ اور نادر چیزین ہین۔ جہاں غریب اور امیر بلا روک ٹوک ملاحظے سے حظ اُٹھا سکتے ہین۔ ان چیزون کے دیکھنے سے جی بہلیگا۔ کل ایک عجائب خانہ اسی شہر کی تفریح کو کھلیگا۔ جسکے مالک کے کہین سفر جانے سے چند روز تک لوگون کے ملاحظے کے لیے کھلا ہوا ہے۔ چونکہ تم فن مصوری کی زیادہ شائق ہو۔ وہان بہت سی عجیب و غریب اشیا دیکھ سکوگی۔"

میریا۔ "وہ کس کا محل ہی؟"

ہامیل "وہ ڈیوک لیپولڈ کا ہی"

میریا "وہی شہزادہ نہ جسکو لارڈ روزنتل بہت دنون تک اپنا داماد بنانے کی امید رکھتا تھا"

ہامیل "ہان وہی مگر سنا کہ شہزادہ کسی دوسری عورت سے ملتفت ہوکر لیڈی تریزا سے دست بردار ہوگیا۔ تم کیا کہتی ہو۔ اُسنے خوب کیا؟"

میریا "بیشک بہت اچھا کیا۔ جبکہ لیڈی تریزا خود اُس سے نفرت اور دوسرے سے محبت رکھتی تھی تو اُسکو یہ کب مناسب تھا کہ اُسی لیڈی کے ساتھ شادی ہونے مین اصرار کرے"

ہامیل "ہان تمنے ٹھیک کہا۔ خیر۔ کل ہم اُس محل کو دیکھ آئینگے۔ اور چونکہ ہمارا لباس عمدہ ہونا چاہیے تم اپنا عروسی لباس اور وہ زیورات جو لیڈی تریزا نے تمھین دیے ہین پہن لو"

میریا "اگر اسی مین تمھاری خوشی ہو تو مین ایسا ہی کرونگی" اِس گفتگو کے بعد ہامیل اور اُسکی نیک بی بی میریا دونون اُس کمرے مین گئے جو سونے کے لیے مخصوص تھا۔ دوسرے دن علی الصباح دونون نے اپنی اپنی پوشاک بدلی۔ اور صبح کے کھانے کے بعد شاہی محل کے دیکھنے کے لیے نکلے۔ میریا اپنے عروسی لباس مین نہایت حسین نظر آرہی تھی۔ اور ہامیل بھی اپنی پوشاک مین پورا طرحدار معلوم ہوتا تھا چلتے چلتے دونون محل کے بڑے دروازے پر پہونچے۔ اور بے روک ٹوک اندر داخل ہوے۔ اس عمارت کا بڑا ہال نہایت وسیع تھا۔ اور اُسمین چند عہدہ دار مکلف اور عمدہ لباس زیب تن کیے بیٹھے تھے۔ اُس ہال سے گذر کر یہ دونون ایک سنگ مرمر کے زینے پر چڑھے اور چند مختلف کمرون مین گئے جہان متعدد تصویرین اور بیش بہا چیزین قرینے سے رکھی گئی تھین۔ اِن تمام کے دیکھنے مین تھوڑا وقت صرف ہوا۔ اُسکے بعد ایک اور فراخ کمرے مین پہونچے جو "ہال رسوم" کہلاتا تھا۔ اور اُس سے دو دروازے دوسرے کمرون کی طرف جاتے تھے۔

ہامیل۔ (ایک دروازے کی طرف اشارہ کرکے) "یہ گہوارہ خانے مین جاتا ہی" یہ کہکر

ہامیل نے اپنی بیوی سے گھوارہ خانہ کی حقیقت اُسی طرح بیان کی۔ جسطرح جج صاحب قلعہ روزنتل کے جشن مین بیان کرتے تھے۔

ہامیل۔ "ایک نہایت عجیب قصہ اس گھوارہ خانہ کی نسبت مشہور ہی۔ یعنی جب شہزادہ ڈیوک لیپولڈ پیدا ہوا تو ڈاکٹر اور دایہ نے تجویز کی کہ ڈاکٹر کی بہن کا بچہ جو اتفاق سے اُسی وقت وہ بھی پیدا ہوا تھا۔ شہزادے کے بدلے وہان رکھدین۔ ڈاکٹر نے بڑی سعی اور کوشش سے دایہ کی خدمت اپنی بی بی کو دلوائی۔ اور پہرے کے سپاہی کو رشوت دے کر اپنا کرلیا۔ رجسٹرار اس جعل سے آگاہ ہو کر پورا بند دلبست نہ کرتا تو بے شبہہ ڈاکٹر اپنے ارادے مین کامیاب ہوگیا ہوتا۔ اُسنے خوبی وقت سے ڈاکٹر دایہ اور سپاہی کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی سُن لی اور شہزادے کے باپ سے جاکر من وعن بیان کردی۔ اُسی وقت ہوشیاری کے ساتھ نگرانی کے لیے چوطرفہ لوگ کھڑے کردیے گئے۔ دوپہر رات کو ایک عورت ڈاکٹر کی بہن کا بچہ لیے ہوے آئی۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ سب قید کرلیے گئے اور معقول سزا ملی۔ وہ رجسٹرار جو افشاے راز کا سبب ہوا کون تھا؟ وہی جواب وٹن برگ کا چیف جج ہی۔ اور جو اس شریک جشن تھا۔"

میریا۔ "وہی شخص! جو اُس شب کو اپنے بیٹے کے غم مین دیوانہ ہو گیا تھا؟"

ہامیل۔ "ہان وہی جسنے اپنے بیٹے کے لٹکائے جانے کا آپ ہی حکم دیا!"

میریا۔ "کیا فوسٹ کو اس معنی کی خبر نہ تھی کہ رسی اور کٹار کا طلب نامہ لانے والا شخص اُسی جج کا لخت جگر ہی؟"

ہامیل۔ "ایسی امید نہ کرنا چاہیے۔ بہرطور وہ اپنی نادانستگی ثابت کر رہا تھا اور اُسنے میرے ساتھ دو مرتبہ ایسا نیک سلوک کیا ہی کہ مین کبھی بدگمانی کو دل مین جگہ دے نہین سکتا۔"

ہامیل میریا کو گھوارے خانے مین لے گیا۔ اور وہان سے محل کے اور کمرون مین دونون پھرتے رہے۔ میریا اس جلیل القدر محل کی رفعت وشان دیکھکر متحیر ہوگئی۔ اُسکی دانست

مین قلعہ روزنتل ہی ایک اعجوبۂ روزگار عمارت تھی - جب اُسنے یہ محل دیکھا تو دونون جن پلیون کی نسبت ایسی ٹھہری - جیسے کھرے اور کھوٹے سونے مین ہوا کرتی ہی - وہ شاہانہ اسباب - وہ مرصع سُنارکو بچ اور کرسیان - وہ چاندی کی دیوارگیریان جو موقع سے لگائی گئی تھین - وہ زرکار چلونین جو دروازون پر پڑی تھین - وہ مُطلاّ گلدان جن مین عمدہ اور نفیس پھول نہایت سلیقے سے چنے گئے تھے - اور ہر آنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے تھے - ہامیل ان تمام چیزون کو برابر دیکھتا جاتا تھا - مگر اُسکو نہ کسی شی کے دیکھنے سے حیرت ہوئی اور نہ خاصکر کسی چیز کی جانب اپنی رغبت ظاہر کی - میریا کو یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی - اس بے پروائی کا سبب ہامیل سے دریافت کیا تو اُسنے صرف اسقدر کہا کہ "مین پہلے بھی اس محل کو دیکھ چکا ہون" اسی مشغلے مین تین گھنٹے گذر گئے -

ہامیل "اب فقط ایک ہی مقام حویلی بھر مین دیکھنے کو باقی ہی - جو تمام دیگر مقامات سے زیادہ قابل دید اور لائق توجہ ہی - یعنے تصویر خانہ - وہان بہت سے شہزادون کی تصویرین ہین - اور اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو شہزادہ وقت لیپولڈ جسکی نسبت تم بہت کچھ سُن چکی ہو تصویر بھی وہین ہی"

میریا "ہان مجھے بڑی تمنا ہی کہ اُس شہزادے کی تصویر کو ایک نظر دیکھون کیونکہ وہ میری بی بی ترِیزا سے پہلے منسوب تھا"

ہامیل - (مسکراتا ہوا) "مین ڈرتا ہون کہ اگر وہ تمھین زیادہ حسین نظر آئے تو مبادا اُس سے کہین دل نہ لگا لو"

میریا "آہ! تم میری محبت کا مضحکہ اُڑاتے ہو" ہامیل پھر مسکرایا - اور کچھ جواب نہ دیا - اب وہ دونون تصویر خانے مین پہونچے - جسکے چار طرف دیوارون پر شاہی خاندان کی تصویرین نہایت عمدگی سے لگی تھین -

ہامیل "ڈیوک لیپولڈ کی نسبت مین نے چند اور کیفیتین سنی ہین - وہ یہ کہ اپنا لیڈی تریزا

سے منسوب ہونا اُسکو اپنے باپ کے انتقال تک معلوم نہ تھا جسکو مرے ہوے ڈیڑھ ہی سال کا عرصہ ہوا - ایام ماتم منقضی ہونے کے بعد اپنے کل امور ضروری کا بندوبست کرکے تریزا کے شوق دید مین نکلا اور اپنے آپ کو لوگون مین کسی اور نام سے ظاہر کیا - اپنے رتبہ کا حال بھی کسی پر منکشف نہ ہونے کی کوشش کی تھی - غرض ایک معمولی معزز شخص کی حیثیت مین تریزا سے ملا - اور چند روز مین اُسکو معلوم ہو گیا کہ تریزا کا میلان طبع کسی اور کی طرف ہی - یہی امر اُسکی محبت سے باز رکھنے کے لیے کافی تھا - مگر ایک اور وجہ ایسی ہوئی جس سبب تریزا کے نقش الفت کا دل سے محو کرنا ضروری سمجھا گیا یعنے وہین اُسنے ایک لڑکی کو دیکھا - جسکے حسن و جمال و نزاکت و لطافت پاک نظری اور بھولے پن کا وہ گرویدہ ہو گیا" ہامیل کی یہ تقریر میریا کو حیران اور متعجب بنائے دیتی تھی - اُسی خیال مین اُن تصویرون کو غور سے دیکھنے لگی - جو دیوارون سے ملی آویزان تھین - دفعتہً ایک تصویر کے دیکھنے سے اُسکی حیرت دہ چند ہو گئی -

میریا۔ "ہامیل! مین کیا دیکھ رہی ہون؟ وہ تصویر جو وہان لگی ہی بعینہ تمھاری سی ہی کچھ فرق نہین - آہ! مین ڈرتی ہون - جلد بتاؤ کہ یہ کیا بھید ہی؟"

ہامیل - (نہایت جوش اور مسرت سے) "تم پوچھتی ہو کہ یہ کیا بھید ہی - بات یہ ہی کہ تکلیف اور آزمائش کے دن گذر گئے - اور اب اُسکے نعم البدل پانے کے دن آئے ہین اور تم آج سے دنیا کی جلیل القدر شاہزادیون سے ہو - یہ عزت تمھاری اُس نیکی کو دونی ترقی دیگی جو تمھاری ذات مین موتی کی طرح چمک رہی ہی - یعنے تم شہزادہ لیبولڈ کی پیاری بیوی ہو جو آج تک ہامیل کے نام سے مشہور تھا[1]"

میریا۔ "میرے خداوند! ای پادشاہ عالی جاہ"!! اس سے زیادہ کچھ کہہ نسکی - اور بے اختیار ہو کر اپنے بلند مرتبت اور ذی وقار شوہر کے قدم چومنے لگی -

[1] شہزادہ لیبولڈ ہی نے ہامیل کے نام سے سفر کیا تھا -

شہزادہ لیپولڈ (جو ابتک ہامیل کے نام سے مشہور تھا) "اٹھو اور آج سے تم ہمین رہو۔ اور مجھے معاف رکھو کہ مین نے غربت کے حال مین تمھاری سخت آزمائش کی۔ اس حشمت وجاہ کے سبب مجھے اگر پوری خوشی کبھی نصیب ہوئی ہو تو وہ یہی وقت ہو۔ کیونکہ تم آج سے ملک جرمنی کی عالیقدر شہزادی ہو" اب ہم بے فائدہ سمجھتے ہین کہ اسوقت کی باہمی خوشیان اور اُنکے دلی حالات کا بیان کرنے مین وقت ضائع کرین۔ شہزادہ "تم یہ نہ خیال کرو کہ مین نے جھوٹے نام سے تمھین شادی کی۔ جس پادری کی زبان سے رسم نکاح ادا کی گئی۔ وہ اس بات سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ اور رجسٹر مین ہامیل کے عوض میرا صحیح نام جو والد مرحوم نے رکھا تھا۔ درج کیا گیا۔ خیر میرے ساتھ آؤ" یہ کہکر شہزادہ لیپولڈ میریا کو دوسرے بڑے کمرے مین لے گیا۔ جہان بہت سے اُمرا و عہدہ داران سلطنت مع اپنی اپنی بیبیون کے موجود تھے۔ جسوقت لیپولڈ اور میریا کمرے مین داخل ہوے۔ مسلح فوج نے جو دورویہ صف بستہ کھڑی تھی سلامی ادا کی۔ اور حاضرین محفل سے ہر ہر شخص نے اٹھکر سر تعظیم خم کیا۔ اور اُس شاہی نوشاہ و عروس کو مبارکباد دی۔

سترھوان باب

دو خاندان

انھین ایام مین فوسٹ اور ترزیا آرونا کے پر فضا اور فلک رتبہ ایوان مین مسند نشین ہوے۔ اور آرونا اور ویانا دونون قریب ہی قریب تھے۔ جن نے اُس بیمثل عمارت اور اسکی فرحت خیز سرزمین کے متعلق جو کچھ کہا تھا۔ وہ کوئی بیجا اور خلاف بات نہ تھی۔ ترزیا اپنے شوہر کے ساتھ نہایت مسرت و شادمانی سے زندگی بسر کرتی تھی۔ فوسٹ نے اُسے ایل کے اصلی نام اور رتبے سے آگاہ کر دیا تھا۔ ترزیا اُس سے رشک و حسد کرنے کے بدلے بہت ہی خوش ہوئی کہ میریا کے مقدر نے عروج پایا۔ اب قیاس کیا جا سکتا ہو کہ ان دونون

خاندان کا باہمی اتحاد درجۂ کمال کو پہونچ گیا تھا یعنی شہزادۂ لیپولڈ ہی سمجھتا رہا کہ مجھے عمر بھر فوسٹ کا ممنون احسان رہنا چاہیے کیونکہ اسنے دو مرتبہ میری جان بچائی ہی۔ اور میریا بھی تریزا کے بار احسان سے سبکدوش ہو نہین سکتی تھی اسلیے کہ ایام طفولیت سے شادی ہونے تک تریزا اُسکے حال پر برابر الطاف و عنایات مبذول کرتی رہی۔ پس فوسٹ اور اُسکی بی بی ہمیشہ ڈیوک لیپولڈ کے محل مین مہمان رہا کرتی تھی۔ اور کبھی خود لیپولڈ اور میریا بھی حویلی آرد تا مین مدعو ہوتے تھے۔ شہنشاہ ماکس ملین اپنے ہمشیرزادے لیپولڈ کے میریا سے کتخدا ہونے کو پسند کر چکا تھا۔ وہ شہزادے کو بہت عزیز رکھتا تھا۔ اور اُسکے ہر کام سے خوش ہوتا تھا۔ غرض یہ دونون خاندان کمال عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ مگر افسوس! فوسٹ کے دل مین ایک بات کانٹے کی طرح کھٹکتی رہی۔ اور اُسکے سینے مین ایک ایسی آگ مشتعل تھی جو کسی طرح بجھائے نہ بجھتی تھی۔ تاہم وہ اپنا اندرونی رنج و ملال اور غم و الم تریزا سے پوشیدہ رکھنے پر کامیاب ہوا۔ اُسکی محبت بھری باتین اِسکے دلی غم اور افسردگی کو کچھ کم کر دیتی تھین۔ لیکن جب چند مہینون کے بعد تریزا کے آثار حمل نمودار ہوے تو فوسٹ کے اسوقت کے اضطراب اور پیچ و تاب کا حال قابل بیان نہین۔ برخلاف اسکے ڈیوک لیپولڈ کی خوشی اعتدال سے بڑھ گئی۔ اسلیے کہ میریا بھی اُنھین دنون مین حاملہ ہوئی۔ فوسٹ آٹھ دن تنہا اپنے کمرے مین جا کر بیرون اسی فکر و تردد مین رہتا تھا۔ اور اکثر آپ ہی آپ کہا کرتا تھا

"آہ مین کسقدر بدنصیب ہون۔ میرے بچے کا انجام جسکو تریزا جننے والی ہی مقرر ہو چکا۔ مین بھی ایک بھوت ہون کہ اپنی خواہشات نفسانی پوری کرنے کے لیے تمام عمر آفات کا مستحق ٹھہرا۔ افسوس! یہ کیسا جانکاہ صدمہ ہی کہ جیتے جی اپنے پیارے بچے کو اُس ناپاک جن کے حوالے کر دون۔ خدا سے التجا کرون؟ کیا مجھے آسمانی مدد نہ پہونچیگی؟ ہان! مجھے کسی مقدس بزرگ کے ذریعہ سے خدا ے پاک کی درگاہ مین عجز و نیاز سے توبہ کر کے اس بلاے بے درمان سے نجات حاصل کرنا چاہیے۔ بے شک مین کسی ایسے بزرگ سے جو تارک الدنیا ہو رجوع

لاؤنگا - اور اُسکو شفیع ٹھہراکر پروردگار سے الحاح وزاری کے ساتھ التجا کرونگا - یقین ہی کہ میری توبہ قبول ہوگی - یا اس نیک بندے کو اپنے تمام حالات سے آگاہ کر کے میرے لیے دعا کرنے پر مجبور کرونگا - آہ مجھے اپنے معصوم بچے کو ان صعوبات سے بچانا ضرور ہی وہ بچہ جو کسی وقت مجھے "باپ" کہکر پکاریگا -"

جن "ہمارے عہد وپیمان کے مطابق کسی بزرگ کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی تیرا خاتمہ ہو جائیگا -"

فوسٹ - (غصہ اور ناامیدی سے) کیا تو بغیر بلائے آنے لگا - اب کسلیے آیا ہی؟"

جن "مین تجھے مبارکباد دینے کے لیے آیا ہون کہ عنقریب تو صاحب اولاد ہوگا" جن نے یہ الفاظ اپنے معمولی لہجے مین کہے تھے - مگر فوسٹ کے دل پر ایک ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ برداشت نہ کرسکا اور جن سے مخاطب ہوکر کہا "تو میری مصیبت ناک حالت پر ہنستا ہی؟ تیرے دیکھتے ہی وہ تمام آفتین مجھے یاد آجاتی ہین - جنمین مین پھنسا ہوا ہون - اور ہوقت مزاج مین اسقدر غصہ ہی کہ مین کہہ نہین سکتا - ای دوزخی! یہان سے دور ہو! چلا جا -"

جن نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی - فوسٹ تو مغلوب الغضب ہو ہی رہا تھا - اسی عالم طیش مین تلوار کھینچکر اُسکی طرف بڑھا اور یہ کہکر کہ "تو مجھے بیباک بنائے دیتا ہی اس میرے حملے کو روک لے - مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہی کہ یا تو تجھے واصل جہنم کرون یا خود مر جاؤن" پوری قوت سے ایک وار کیا - جن نے حقارت کے ساتھ تلوار چھین لی - اور دو ٹکڑے کرکے پھینکدیا -

جن "بیوقوف! میری قدرت سے تو واقف نہین؟ تو سمجھتا ہی کہ انسان کی طرح مین بھی ان ہتھیارون سے ڈرونگا - آہ! کیا خوب بات تھی - اگر ان آلات سے میری جان نکل سکتی"

فوسٹ - (اپنے چہرے کو ہاتھون سے ڈھانپ کر) "بیشک مین نادان محض ہون کہ تجھسے پیچھا چھڑانے کی امید رکھتا ہون" اب جن فوسٹ کو غور سے دیکھنے لگا - اسکے چہرے سے افسردگی دور ہوگئی - اور نہایت مسرت سے فوسٹ کی زبون حالت کو دیکھکر اپنی فتحمندی پر نازان ہوا آخر تھوڑی دیر کے بعد جن کسی طرف چلدیا - اور فوسٹ وہین بیٹھا ہوا اپنے

خیالات مین مستغرق رہا اس اثنا رمین ڈیوک لیپولڈ کے آمد کی خبر پہونچی- اور وہ استقبال کے لیے اٹھا-

لیپولڈ۔ پیارے کونٹ صاحب! مین اور میری عزیز میریا آج بن بلائے آپ کے محل مین گھس آئے ہین- مجھے امید ہی کہ اس ہماری بے وقت کی آمد سے آپ ناخوش نہ ہونگے لیڈی ترزیا کے ساتھ ہی- اور مین آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہون- حقیقت یہ ہی کہ اس جو خوشی میرے دل مین جوش زن ہی اور مجھے انتہا سے زیادہ مسرور بنائے دیتی ہی وہ خوشی آپ کو سنائے بغیر رہ نہین سکتا- کیونکہ مین آپکو اپنا ایک عزیز اور خالص دوست سمجھتا ہون

فوسٹ- (جو اپنے غم کو دوست کے آنے سے بھول گیا تھا) "آپ کی اس نوازش کا مین ممنون ہون-"

لیپولڈ۔ ہان سنیے! وہ دلنواز خوشی یہ ہی کہ میری بی بی حاملہ ہی-"

فوسٹ۔ تو مین آپ کو خلوص دل سے مبارکباد دیتا ہون بڑے شکر کا مقام ہی کہ آپ کو اور مجھے ایک ساتھ یہ مسرت حاصل ہوئی-"

لیپولڈ۔ مین نے گذشتہ شب کو ایک خواب دیکھا ہی کہ قریب قریب ایک ہی وقت مین لیڈی ترزا اور میریا کا وضع حمل ہوا اور آپ کے محل مین دختر اور میرے مکان مین فرزند پیدا ہوے اور ایسا معلوم ہوا کہ ایک آن واحد مین زمانہ دراز گذر گیا اور وہ دونون نومولود بچے نہایت حسین اور فخر خاندان نکلے ہین- اور آخر انھین دونون کی شادی بھی کر دی گئی مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ والدین کا اتحاد بچون مین بھی جاری رہا-"

فوسٹ- (جسکے دل مین اپنا بچہ جن کے حوالے کرنے کا خیال آگیا) "ہان خداوند! مجھے اس سے زیادہ اور کسی وقت خوشی نہ ہوگی کہ آپ کا خواب صحیح نکلے-"

لیپولڈ- میرے لیے وہ کس خوشی کی گھڑی ہوگی کہ جب خدائے کریم مجھے لڑکا دیگا- اور جب اسے گہوارہ خانے مین لیجائینگے- مین بذات خود ایسی حفاظت ونگرانی کرونگا جسقدر کہ

ممکن ہی تاکہ کوئی بدمعاش ایسا فریب نہ کرنے پائے جیسی میرے ولادت کے دن دغابازی ہونے والی تھی۔"

فوسٹ۔ (جسکو یہ قصہ معلوم نہ تھا) "میری سمجھ مین نہین آیا کہ آپ کیا فرمارہے ہین"

لیپولڈ "آپ نے شاید وہ عجیب کہانی نہین سُنی۔ میرباسے مین نے اُسی دن بیان کیا جس روز اسکو محل مین لے گیا تھا۔ لارڈ روزنتل مجھسے کہتے تھے کہ جشن کی شب مین ڈمن برگ کے چیف جج کرچر صاحب اس مقدمے کو بیان کرہی رہے تھے کہ اتنے مین رسی اور کٹار کا طلب نامہ پھینکا گیا۔ اُسوقت آپ اور مین اس کاغذ کے دستخط کرنے مین اسدرجہ محو ہوگئے تھے کہ اُدھر کا خیال تک نہ کیا۔ اب وہ قصہ کہتا ہون۔ اور بعد ازان ہم محل مین جا ملینگے" یہ کہکر ڈیوک لیپولڈ نے گہوارہ خانے کا قصہ تمام وکمال کہہ سنایا۔ جس سے ناظرین واقف ہین۔ فوسٹ غور کے ساتھ سنتا رہا۔ آخر تمام حالات سنکر اُسکے چہرے سے خوشی ظاہر ہوئی۔ کیونکہ اُسکے دل مین ایک ایسا خیال پیدا ہوا جو آیندہ معلوم ہوگا۔ جب لیپولڈ نے قصہ تمام کیا تو فوسٹ اُسکو ہمراہ لیکر اُس کمرے مین گیا جہان تریزا اور میرباؔ بیٹھی باتین کررہی تھین۔ اُسدن کا باقی حصہ عیش وعشرت مین گذر گیا۔ مگر فوسٹ گہوارہ خانے کی سرگذشت نہ بھولا۔

۱۸
اٹھارھوان باب

آئینہ خانہ

فوسٹ کے دل مین وہ جوش عشق تریزا کی نسبت باقی نہ رہا۔ جو شادی کے قبل تھا گو اُسکے ساتھ پوری محبت رکھتا تھا۔ خاص توجہ سے اُسکے اعزاز و احترام مین سرگرم تھا۔ اور ہر امر مین اُسکی رضاجوئی اور خوشی کا خواہان تھا۔ لیکن پریشان خاطری کا اثر اور جن کی تابعداری کا راز ایسا تھا کہ وہ دم بھر اطمینان اور شگفتہ دلی سے گذار نہین سکتا تھا۔

اور وہ ظالم راز بھی ایسا نہین کہ کسی سے کہکر اپنے درد وغم سے کچھ دیر نجات پائے۔

فوسٹ کی عالی شان حویلی مین ہمیشہ جشن ہوا کرتے تھے۔ سلطنت جرمنی کے بڑے بڑے امرا آپکی دوستی کو فخر و عزت سمجھتے تھے۔ اور اُنکی عورتین تریزا سے ربط پیدا کرنے کی خواہان تھین۔

فوسٹ کی دو باتین صرف لیڈی تریزا ہی کو نہین بلکہ تمام اُسکے دوستون کو حیرت مین ڈال رہی تھین پہلی یہ کہ اور امرا و عمائد کی طرح اسکے محل مین کوئی پادری نہین رکھا گیا تھا دوسری۔ خود فوسٹ کبھی کسی عبادت گاہ مین قدم نہ رکھتا تھا۔ اُس زمانے کا ہر امیر اور ذی وقار شخص ایک پادری کو خاص طور پر نوکر رکھتا تھا۔ فوسٹ کا ایسے نیک امر سے باز رہنا تمام سب کے لیے تعجب خیز بات تھی۔ میریا نے ایک دن تریزا سے نہایت نرمی کے ساتھ ذکر کیا کہ "عام لوگ اس کام کو اچھی نظر سے نہین دیکھتے ہین" اور تریزا نے اُس سے وعدہ کیا کہ فوسٹ سے اس بارے مین ضرور گفتگو کیجائیگی۔ ایک دن صبح کو فوسٹ اور لیڈی تریزا اپنی بے مثل اور شاندار حویلی کے ایک عمدہ کمرے مین بیٹھے تھے۔ جہان سے آرونا کی جاگیر کا سرسبز اور نظر فریب حصہ دکھائی دیتا تھا۔ تریزا نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور بولی "کل اتوار کو بشپ گرجا مین وعظ کرینگے۔ آپ کو ضرور میرے ہمراہ چلنا ہوگا۔ تاکہ ہم دونون اپنے پیدا ہونے والے بچے کی بہبودی کے لیے دعا کرین۔"

فوسٹ۔ (جلدی سے) "تریزا! تم میریا کے ہمراہ گرجا کو جاؤ۔ میرا آنا نہین ہوسکتا۔"

تریزا "یہ نہوگا۔ جب سے ہماری شادی ہوئی ہی اُسدن سے آج تک تمنے کبھی خداوند عالم کا شکر نہین کیا کہ اُسنے اسدرجہ ہمین اپنی رحمت سے سرفراز کیا ہی۔"

فوسٹ "تریزا! اگر تم عبادت الٰہی کے بجا آوری مین ثابت قدم ہو تو اچھی بات ہی میرے لیے تم ہی دعا کرو۔"

تریزا "آہ! مذہبی امور مین اسدرجہ بے پروائی نہ کرنا چاہیے۔ دیکھو صرف چھ مہینے قبل

کب ہمارے ملنے کی امید کیجا سکتی تھی - اور اب خدا نے کسطرح ہمکو ملاکر دائمی مسرت سے زندگی بسر کرنے کے قابل بنا دیا - تم اس موت سے بچے جو جج نے تمہارے لیے مقرر کر رکھی تھی - آہ! جب کبھی تمھاری مصیبتون کا خیال آتا ہی تو میرے دل کی حالت دگرگون ہو جاتی ہی - ان تمام آفات سے خداے پاک نے تمھین بچایا - اور اُسی نے تمہارے لیے ایک ایسا دوست بھیجا جو تمھارے دولتمند اور صاحب اقتدار بننے کا باعث ٹھہرا - جیسا کہ تم اکثر مجھسے کہا کرتے ہو -"

فوسٹ "خیر - تریزا یہ تمام باتین مجھے بخوبی معلوم ہین - تمہارے یاد دلانیکی ضرورت نہین"

تریزا "مین تمھین اسلیے یاد دلاتی ہون کہ یہ تمام سامان عیش جو خدا نے ہمارے لیے مہیا کیا ہی اُسکا شکر بجالانا ہمارا اول فرض ہونا چاہیے تھا - نہ کہ اُسکے عوض یہ بے دینی عمل مین لائی جائے " یہ تقریر سنکر فوسٹ سے ضبط کرنا محال تھا - اُسکی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح ہن سے پیچھا چھڑاؤن اور خدا سے عفو تقصیر چاہون - مگر مجبور تھا - تریزا کی پر اثر تقریر سے فوسٹ کا چہرہ متغیر ہو گیا - اور وہ اِسکا ہاتھ پکڑے غور سے صورت دیکھ رہی تھی -

تریزا "یہ تو بتاؤ کہ تمھین خدا کی ہستی کا اعتقاد بھی ہی یا نہین جو آسمان و زمین کا خالق اور حاکم ہی ؟ -

فوسٹ - ہان بے شک مجھے اعتقاد ہی - اور مین اُس سے ڈرتا بھی ہون"

تریزا - خدا کا ہزار شکر کہ تمنے اتنا اقرار تو کیا - اچھا - آپ ڈرتے بھی ہین، تو اُسکی عبادت کیون نہین کرتے ؟

فوسٹ "خیر - تریزا مین تمھاری اس خواہش کو ضرور پوری کرونگا - مگر آئندہ اتوار کو نہین کسی اور دن - جبکہ مجھے کوئی دوسرا کام نہو گا - فوسٹ عذر کرنے مین گھبرایا - اور تریزا کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ بزور چھڑا کر مکان کے پیچھے والے باغ کیطرف گیا - اُسوقت اسکا دم سینے مین گھٹا جاتا تھا -

فوسٹ - (خود بخود) "مین کیسا مردود ہون - وہ فرشتہ سیرت عورت (تریزا) مجھے منکر سمجھتی ہی

کیا اُس سے حقیقت حال بیان کردون کہ مین آسمانی رحمت کا مستحق نہین ہ؟- یہ بات تو ہو نہین سکتی- جب اُسنے دولت اور ثروت ملنے کا سبب بیان کیا تو مین کسقدر گھبرا گیا- افسوس! وہ بالکل اس بات سے بیخبر ہی کہ اس ناپاک دولت کے حاصل کرنے کے لیے مجھے خدا سے اور اسکی رحمت سے دور ہونا پڑا- ہاے مین بھی عجب راندۂ درگاہ و ردِ خلائق ہون“

یہ کہکر غم و غصے سے ہونٹ چبانے لگا- اس وسیع باغ کے کنارے ایک آئینہ خانہ تھا- جسمین رنگترے- زیتون- لیمو- چین اور دیگر قسم کے ثمردار درخت تھے- اور اس آئینہ خانہ کی مصنوعی گرمی بہت سے عمدہ اور خوشنما پھولون کو شاداب و شگفتہ رکھتی تھی- جب فوسٹ وہان پہونچا تو اُن آئینون سے کسی عورت کی شکل محسوس ہوئی- وہ فوراً پہچان گیا کہ وہ لیڈی ترنیرا کی بڑی خواص اور خوابگاہ کی محافظ ایڈا ہی- قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی ضروری کام مین مشغول ہی- فوسٹ کے آنے کی اُسے بالکل خبر نہ تھی- اور فوسٹ نے اُسدن تک کبھی اُسکی دلربا صورت کو غور سے نہ دیکھا تھا- اب اُسکا بھولا چہرہ دلکش قد بڑی بڑی آنکھین اور گلابی رخسار دیکھکر دیوانہ ہوگیا- یکایک ایڈا نے سر اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ فوسٹ سرتاپا اُسکو تعجب کی نظر سے دیکھ رہا ہی- اُسنے اضطرابی کے ساتھ اپنی نگاہین نیچے کرلین- مگر ایڈا کی اس ایک نظر سے فوسٹ کے دل مین کامیابی کی امید بندھ گئی- وہ کچھ دیر تک کشمکش و پیچ مین کھڑا رہا- اور آخرکار آئینہ خانے مین داخل ہوا-“

فوسٹ- ایڈا! یہ خوشنما پھول جو تمھارے اطراف مین ہین میری نظر مین تم سے زیادہ خوش نہین معلوم ہوتے“

ایڈا (حجاب سے) ”میرے خداوند! ——“

فوسٹ- (ایڈا کا ہاتھ پکڑکر) ”یقین جانو کہ ان پھولون کی بہار تمھارے جمال جہان آرا کے مقابل کچھ نہین ہی- جسنے تمھین ایک نظر دیکھ لیا- ممکن نہین کہ پھر دوسری دفعہ دیکھنے کی تمنا نہ کرے- اور کوئی ایسا ہی سخت دل ہوگا جو ایک ہی جگہہ رہکر تمھارے دلفریب انداز و ادا کے دام مین گرفتار ہو“

ایڈا۔ (گھبراکر) خداوند آپ کے الفاظ اس نیک طینت لیڈی کے ساتھ بیوفائی ثابت کرتے ہین جسکی خدمت گزاری میری عزت کا سبب ہی۔ اگر مین آپ کی تعریف کو خوشی سے قبول کرلون تو آپ میری عادات کی نسبت کیا خیال کرینگے؟

فوسٹ۔ (ایڈا کے ہاتھ کا بوسہ لیکر) "مین اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھونگا۔ کیونکہ تم قابل پرستش ہو۔

ایڈا۔ "خداوند! آپ میری عصمت کا امتحان کرنا چاہتے ہین؟ اور شاید آپ کا مدعا اس امر کے دریافت کرنے کا ہو کہ آیا مین آپ کی بیگم صاحبہ کی صحبت مین رہنے کے قابل ہون یا نہین۔ مجھے چھوڑ دیجیے بندہ پرور! یہ آپکو زیبا نہین" ایڈا کی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے

فوسٹ۔ "نہین میری عزت کی قسم تم میرا مدعا غلط سمجھی ہو مین تمسے خالص محبت رکھتا ہون"

ایڈا۔ (غم انگیز لہجے مین) "کاش یہ سچ ہوتا" یہ کہکر فوسٹ کے چہرے کو دیکھنے لگی۔

فوسٹ۔ "سچ۔ اور بیشک سچ۔ تمھارے حسن و جمال کی قسم مین تمسے محبت رکھتا ہون۔ اور امید ہی کہ تم میری محبت کو بے التفاتی کے سپرد نہ کروگی!"

ایڈا۔ (شرم سے سر نیچے کیے ہوے) "آہ! میرے خداوند! درحقیقت میرا خیال آپکے خلاف نہین۔ اگر مین ذی شعور مآل اندیش اور اپنے ارادے پر مستقل ہوتی تو آپ سے بہ جبر اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگ کھڑی ہوتی۔ مگر افسوس! مین نادان ہون۔ مجھ مین عاقبت بینی نہین۔ اور اب شاید آپ کو میرے دل کا حال معلوم ہوگیا ہوگا۔

فوسٹ۔ (ایڈا سے بغلگیر ہوکر) "تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟"

ایڈا۔ "ہان مین بہت دنون سے آپ پر فریفتہ ہون۔ ہاے میرے بارے مین اب آپ کی کیا راے ہوگی"

فوسٹ۔ (دو چار قدم پیچھے ہٹ کر) "مجھے یقین ہی کہ تم میری زندگی کو فرحت دوگی۔ مین جو کچھ کہتا ہون غور سے سنو۔ تمھین یہ تعجب ہوگا کہ باوجود تمام دنیا کی نعمتین اور راحتین

حاصل ہونے کے پھر اسکی فرحت کو میری شرکت کی کون ضرورت ہی۔ لیکن درحقیقت یہی بات ہی۔ اسکو ایڈا ! (دل پر ہاتھ رکھکر) ندامت وپشیمانی شکار کر رہی ہی۔ اور ایک بُری آگ میرے تمام جسم کو جلائے دیتی ہی۔ مین لیڈی ترزیا سے محبت رکھتا ہون۔ مگر وہ میری ہمراز ہو نہین سکتی۔ کیونکہ میرا ظالم راز اُسکے نازک دل پر زہر کا کام کریگا۔ اور اُسکی بھولی طبیعت اور سادہ مزاج کو منتشر بنا دیگا۔ اسلیے مجھے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہی جو مستقل بنکر میری واژونی قسمت کا حال سُن سکے۔ آہ ! مین تنہا اُسکے بار کا متحمل نہین ہو سکتا۔ اب یہ بتاؤ ایڈا ! کیا تم میری رازدار بنوگی ؟۔ اگر ایسا ہوا تو یقین سمجھو کہ تم عمر بھر خوش وخرم رہو گی اور میری محبت تمھارے ساتھ کچھ اور طرح کی ہوگی جسمین اگرچہ بدکاری کا دھبا رہیگا لیکن سچی مسرت اور دائمی انبساط سے عمر بسر کر سکتی ہو۔" ایڈا فوسٹ کو ایسی نظر سے دیکھنے لگی جیسے کوئی اپنے مقابل والے شخص کی فراست مین شبہہ واقع ہونے کے سبب اُسکو دیکھنے لگتا ہو اُسنے کہا۔

ایڈا "میرے خداوند ! آپ مجھے ڈرائے دیتے ہین۔"

فوسٹ "تمنے ابھی سے ہمت ہار دی۔ اور جرأت ودلیری کو خیرباد کہا تو اس جانکاہ قصے کو سُن نہ سکوگی جسکو اگر بغیر کسی سے کہے اور اپنا ہمدرد بنائے اسیطرح رہون تو یقین ہی کہ مین جلد مرجاؤنگا۔ کیونکہ انسان اپنے ہموم اور افکار کو کسی دوست سے کہکر بہت تسلی حاصل کر سکتا ہی۔"

ایڈا "آپ اس بات کا بالکل اندیشہ نہ کیجیے کہ مین گھبراؤنگی۔ گو مین عورت ذات ہون لیکن خدا نے مجھے دلیر بنایا ہی۔ آپ امتحاناً میرے ہاتھ مین تلوار دے کر اپنے کسی دشمن کا کام تمام کرنے کے لیے فرمائیے۔ اگر مین ذرا بھی کشمکش وپیچ کردن تو جانیے کہ بزدل ہی"

فوسٹ کچھ دیر تک ایڈا کو تعجب سے دیکھتا رہا اور کہا "ہان پیاری ایڈا تم بڑی دلیر ہو ! اور مین یقین کرتا ہون کہ تم میری ہمراز ہونے کے قابل ہو" یہ کہکر فرط محبت سے

گلے لگا لیا۔

فوسٹ " مین وہ راز یہان روز روشن مین بیان نہین کر سکتا۔ اُسکے افشا کے لیے اندھیری رات چاہیے۔ اسلیے پیاری ایڈا آج شب کے بارہ بجے تم ضرور سینٹ[۱] اسٹیفن کے گرجا کے بڑے دروازے پر مجھسے ملو۔ کیا تم اسقدر جرأت کر سکو گی؟"

ایڈا۔ (استقلال سے) " آپ دیکھ لیجیے۔ بارہ بجے گرجاے اسٹیفن کے بڑے دروازے پر نا؟ ہان مین ضرور وہان موجود ہونگی۔"

فوسٹ " تو پھر خدا حافظ سدھارو۔"

ایڈا " تمھارا بھی خدا حافظ" دونون ایک دوسرے سے گلے ملکر رخصت ہوے۔

اُنیسوان باب ۱۹

راز مخفی

رات اندھیری اور ہوا اور طوفانی ہی۔ باد تند قلعہ کی دیوارون کے اطراف چکر کھاتی ہوئی دیانہ کے کوچون مین ایک مہیب آواز پیدا کر رہی ہی۔ ہر طرف سناٹا سنسان ہو کا عالم ہی۔ آسمان پر ابر سیاہ تیزی سے دوڑ رہا ہی۔ چاند اور تارے اپنے روشن چہرون کو ابر کی تاریکی مین چھپائے ہوے ہین۔ قلعہ کے قوی ہیکل درخت اپنے مغرور سرون کو طوفان کے سامنے خم کیے ہوے خوف کے مارے اپنی پُر زور شاخین اِدھر اُدھر ہلا رہے ہین۔ تیز ہوا کے جھونکے کانپتی ہوئی ڈالیون اور پتون سے ایک ہیبت ناک آواز پیدا کر رہے ہین۔ گرجائے[۱] سینٹ اسٹیفن کے اطراف و جوانب کا حصہ بہت دور تک جاندار مخلوق سے خالی ہی۔ وہ مستحکم عمارت اندھیری شب مین ایسی نظر آتی ہی کہ گویا تمام

[۱] سینٹ اسٹیفن کا گرجا شہر ویانا کی عظیم الشان عیسائی عبادتگاہ اُسکے نیچے ایک تہ خانہ ہی جسمین مردے پھینکے جاتے تھے۔ اور آجکل بھی شاہی خاندان کا مدفن یہی مقرر ہی۔ اس گرجا کے گھنٹے کا وزن اٹھارہ ٹن کا ہی (۱۱ منہ)

وکمال سنگ سیاہ سے تعمیر ہوئی ہی۔ مینار کے پانسو قدم کی بلندی سے اس گھنگھور گھٹا نے بہت حصہ چھپا لیا ہی۔ ابھی آدھی رات مین چند لحظے کم ہین۔ ایک عورت سیاہ پوشاک پہنے ہوے گرجا کے بڑے دروازے پر کھڑی ہی۔ اسیوقت ایک مرد بھی دوشالہ اوڑھے وہین آپہونچا۔

مرد "ایڈا"!

عورت "فوسٹ! تم ہو؟"

فوسٹ "اُفوہ! تم بڑی دلیر عورت ہو۔ کیا اندھیرے سے تم گھبراتی ہو؟ اور کیا اس طوفان کی ہولناک آواز تمھارے نازک کانون کو مہیب معلوم ہوتی ہی؟۔"

ایڈا "اگر ایسا ہوتا تو مین یہان ٹھہرنا کب گوارا کرتی؟۔"

فوسٹ "ٹھیک! تم بیشک میری محبت کے قابل ہو۔ آہ! تمھاری محبت مجھے دیوانہ بنائے دیتی ہی۔ اچھا میرے ہمراہ چلوگی؟ جہان کہین مین لے جاؤن۔"

ایڈا "اسی لیے تو مین آئی ہی ہون۔ مجھے تمھاری خالص محبت پر پورا بھروسا ہی۔ جہان چاہو لے چلو!۔"

فوسٹ گرجا کی پیچھے والی سرا کی طرف گیا۔ ایڈا ابھی عقب مین تھی۔ وہ ایک چھوٹے سے دروازے کے پاس ٹھہر کر اندیشہ کرتا رہا۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد اُسے کھولا۔ دونون اندر پہونچکر دروازہ بند کر لیا۔ اور ایک تنگ راستے سے گذرنے لگے اُسکے آخر مین بھی ایک اور دروازہ تھا فوسٹ نے اُسے کھولکر ایڈا کا ہاتھ پکڑا اور کہا دیکھو! یہان سے پتھر کا زینہ شروع ہوتا ہی۔ یہ کہکر دروازہ بند کیا اور ایک شمع اپنی جیب سے نکالکر روشن کر لی۔ ایڈا کو مطلق خبر نہوئی کہ شمع کس ذریعے سے روشن کی گئی۔ اُسکی دھیمی روشنی مین اُس مقام کی وحشت انگیز حالت کچھ کچھ نظر آرہی تھی۔ ہوا مین انتہا کی عفونت تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آدمیون کے سڑے ہوے اجسام کی بو ہی۔

فوسٹ۔ (نیچے ایک غار کی سیڑھیون کیطرف شمع دکھلا کر) "ایڈا تم میرے ساتھ اس غار مین

سنو گی ؟" ایڈا ایک لمحہ متردد اور سکوت کے عالم مین کھڑی رہی اور بعدہ چونک کر
"تم جہان چاہتے ہو مین آنے کو مستعد ہون۔"

فوسٹ۔ (فکر اور غصے سے) "ایڈا! تم کو کچھ اندیشہ ہے؟"

ایڈا "میرے اس ایک نادانستہ قصور کو معاف کرو۔ وہ ساعت گذر گئی۔ یقین ہو کہ پھر مجھسے ایسی بات نہ ہوگی۔ دیکھو میری آواز سے کوئی گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ یا خوف کے سبب میرا کانپ رہا ہے؟"

فوسٹ "نہین تمھاری آواز ہمیشہ کی طرح خوش الحان ہے۔ ایڈا مین تمھارا دیوانہ ہون میرے ساتھ آؤ" دونون آہستہ آہستہ زینے کی راہ سے اترنے لگے۔ شمع کی روشنی سے صرف اندھیری وحشت دو چند ہو کر دکھائی دیتی تھی۔ جب بہت نیچے اتر گئے تو عفونت اور زیادہ ہوئی۔ آخر کار ایک تنگ برآمدے مین پہونچے اور وہان سے سیدھے جانب پھر کر ایک اور زینے کے قریب آئے۔ بدبو یہان بہت زیادہ تھی۔

فوسٹ "یہ جگہ نہایت بلاخیز اور وحشت انگیز ہے۔ ایڈا!"

ایڈا "کیون؟ اگر ہم چاہین تو باہر چلے جا سکتے ہین۔ ڈرنے کی کون بات ہے؟"

فوسٹ۔ "ہان اگر تم چاہتی ہو تو واپس جاؤ"

ایڈا "نہیں جب تک تم وہ راز نہ کہو مین کیسے جاؤنگی؟"

فوسٹ "بہت خوب۔ تم سنو گی؟" اب وہ دونون زینے سے نیچے اترے اور چند قدم چلکر ایک وسیع اور مربع تہ خانے مین پہونچے۔ فوسٹ نے ایڈا کو مخاطب کر کے کہا۔
"فوسٹ۔ اب ایڈا! کیا میرے ساتھ آگے بڑھنے کی ہمت رکھتی ہو یا واپس جاؤگی؟ اگر واپسی کا قصد ہے تو بیشک جاؤ۔ لیکن مین نے جو افشائے راز کی نسبت کہا تھا اسکو صاف بھول جانا ہوگا۔"

ایڈا "مین تمھاری عاشق ہون لہذا تمھارے کل حالات سے واقفیت حاصل کرنا ضرور ہے"

یہ الفاظ ایڈا کی زبان سے ایسی ثابت قدمی اور استقلال سے نکلے تھے کہ فوسٹ کو کسی قسم کا شبہہ باقی نہ رہا۔

فوسٹ "تو اس جگہ کو اچھی طرح دیکھ لو۔ اُس راز کا افشا یہین ہو سکتا ہی" یہ کہکر فوسٹ نے شمع نیچے کی۔ تاکہ ایڈا اس ہولناک مقام کو غور سے دیکھے۔ اُس تنگ سطح زمین پر بیشمار لاشین بےکفن اور وحشت پیدا کرنے والی حیثیت سے پڑی ہوئی تھین۔ وہ سینٹ اسٹیفن کے گرجا کا تہخانہ تھا جسمین مردے پھینکے جاتے تھے۔ لاشین بوسیدہ تو نہین مگر سوکھ گئی تھین کہین ایک مردہ پڑا ہی جسکا سر اور ہاتھ الگ ہوگئے ہین۔ کہین کسی لاش سے پانون جدا ہوگئے ہین اور سیکڑون لاشین بےسر پڑی ہین۔ غرض وہ ایسی جگہہ تھی کہ ہر شخص گو وہ کیسا ہی دلیر کیون نہو اُسکو دیکھکر خوف سے تھرتھرانے لگتا۔ اس دائمی خواب کے عالم مین بھی تمام مردے زندہ نظر آتے تھے۔

فوسٹ تھوڑی دیر خاموش کھڑا رہا جب ایڈا اس جگہہ کو بخوبی دیکھ چکی تو پوچھا۔ "اب تم گھبراتی ہو کہ نہین؟"

ایڈا۔ (جرأت سے) "نہین مین مردون کی بہ نسبت زندون سے زیادہ ڈرتی ہون"

فوسٹ "اچھا۔ تو اس پتھر پر بیٹھو۔ مین تمسے وہ راز بیان کرتا ہون جو میرے سینہ کو پگا رہا ہی۔ تم کہتی ہو کہ تمھین میرے ساتھ محبت بلکہ عشق ہی۔ جب میری مصیبت کا حال سنوگی تو غالباً سمجھ جاؤ گی کہ مجھے کسی تسلی دینے والے کی کسقدر ضرورت ہی۔ تمھاری دلیری اور ثابت قدمی دیکھکر مجھے یقین ہوگیا کہ تمسے زیادہ اُس کام کے لیے کوئی بہتر نہین۔ اپنے یہانتک لانے کا سبب پہلے سُن لو۔ وہ راز جو ابھی تمسے کہنے والا ہون ایسا ہی کہ سخت سے سخت دل آدمی بھی سنکر گھبرائیگا۔ اور ممکن ہی کہ سماعت کی تاب نہ لا سکے۔ اسلیے مین تمھاری ثابت قدمی اور جرأت کا امتحان کرنے کے لیے یہان لایا کہ ان مُردون کے دیکھنے سے خائف ہوتی ہو یا نہین۔ تم اس امتحان مین پوری اُترین۔ یہ بھی کہے دیتا ہون کہ میرا راز روز روشن مین کہا نہین جا سکتا

ورشب کا وقت بھی کھلی جگہ پر اُسکا ذکر مناسب نہین۔ تاکہ کوئی تیسرا بندۂ خدا سن نہ لے۔
یہ تہخانہ جہان مُردون کے انبار لگے ہین۔ اور جسکے دیکھنے سے موت کا گھر معلوم ہوتا ہی اور
بیسیون بوسیدہ اجسام نہایت پراگندگی سے پڑے ہین۔ یہی جگہ اس راز کے افشا کے لیے
ٹھیک ہو"

ایڈا۔ (استقلال سے) "مین سُننے کے لیے تیار ہون تم بے تردد بیان کرو" فوسٹ نے
شمع نیچے رکھدی۔ اور ایڈا کا بوسہ لیکر کہا "پیاری ایڈا تم یہان قسم کھاؤ کہ جو کچھ مین کہونگا سوا
میرے کسی اور کے روبرو بھولے سے اسکا ذکر نہ کروگی۔ کوئی شخص اگر مرتے دم بھی تم سے پوچھے
تو اس راز کے متعلق ہرگز ہرگز کچھ نہ کہنا۔ اور اس بات پر بھی قسم کھانا چاہیے کہ تم ہمیشہ میرے
ساتھ خالص دل سے محبت رکھوگی۔ غمگین اور اُداس حالت مین اپنی پیاری میٹھی آواز سے
میرے رنجور دل کو خوش کرتی رہوگی"

ایڈا "پیارے فوسٹ! مین قسم کھاتی ہون کہ اگر میری جان پر بھی بنجائے تو اس راز کو افشا
نہ کرون۔ اور تم سے ہمیشہ کے لیے محبت رکھنے کے بارے مین مین کچھ نہین کہہ سکتی۔ خدا ہی خوب
جانتا ہی کہ مین کسقدر دلی جوش سے تمھین پیار کرتی ہون۔ جو راز تم مجھسے بیان کرنا چاہتے ہو
اگر اُسکے ذریعہ سے مجھے یہ بھی معلوم ہوجائے کہ تم بڑے قاتل اور بے ایمان ہو۔ اور یہ ہاتھ
جسکو مین پکڑے ہون کسی بے گناہ کے خون مین آلودہ ہوا ہی۔ تب بھی یقیناً میری محبت کچھ
کم نہ ہوگی۔ مین ایسی قوی ہمت ہون کہ کوئی منفعت بخش چیز سے خواہ وہ کیسی ہی دشوار
کیون نہ ہو دست بردار ہونا پسند نہین کرتی۔ صرف تمھاری الفت مین مین ایک عاجز
اور غریب عورت معلوم ہوتی ہون۔ تم بے تامل مجھے اپنا محرم راز بنادو"

فوسٹ۔ (تھوڑے سکوت کے بعد آہستہ سے) "سنو! تم سے پوری کیفیت بیان کرتا ہون
صرف چند مہینے قبل مین ایک غریب طالبعلم بے کس و بے زر تھا۔ قید کی مصیبت تریزا کا عشق
اور تمنائے وصال میرا کام تمام کیے دیتی تھی۔ اُسوقت مجھے اپنے ایذا دہندون سے انتقام

لینے کی جی آرزو تھی - کیونکہ خود لارڈ روزنتل میری ان مصائب کا باعث ہوا تھا ــــــ"

ایڈرا - (تعجب سے) "کیا لارڈ روزنتل ؟ -"

فوسٹ " ہان وہی مغرور لارڈ جو نہین چاہتا تھا کہ مین اُسکی بیٹی کا مالک بنون - مگر یہ بات ابتک تریزا سے نہین کہی - کیونکہ مجھے یہ گوارا نہ تھا کہ ایسی دل دُکھانے والی بات کہکر اُسے رنجیدہ کرون - اس صورت مین مجھے اپنی جان بچانا - عشق مین کامیاب ہونا - مخالفون سے خاطر خواہ انتقام لینا ضرور تھا - آہ - ایڈرا کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہی کہ مین نے عین غم و غصہ کے عالم مین ادھر سولی اور موت اور اُدھر حیات اور حشمت دیکھکر تاریکی چھوڑکر تجلّی کو قبول کیا - اور اپنے جسم و روح کو شیطان کے سپرد کردیا -"

ایڈرا - (کانپتی ہوئی) "نہین نہین - فوسٹ ! آہ یہ کبھی نہ ہوا ہوگا -"

فوسٹ - (غمگین لہجے مین) "کیا تم ابھی سے میری تحقیر کرتی ہو ؟ -"

ایڈرا " نہین مین قسم کھا چکی ہون کہ تم چاہے کیسے ہی کیون نہو - مین تم سے باز نہ آؤنگی - اور اگر قسم بھی نہ کھائی ہوتی تو میرا دل تم سے کبھی نہ پھرتا -"

فوسٹ " میری بدگمانی کو معاف کرو - اَب تم سمجھ سکتی ہو کہ کیون آتش غم میرے جگر کو جلا رہی ہی - اور مجھے کسی تسلی دینے والے کی ضرورت کسلیے لاحق ہوئی - افسوس ! اگر مین گذشتہ واقعات کو لوٹا سکون - اُسی تاریک قید خانے مین پھر جا رہون اور پھانسی پانے کا انتظار کرون - اُسوقت البتہ ممکن ہو کہ شیطان سے جو عہد کیا گیا ہی توڑ دون - جب یہ سب محالات سے ہی تو اُسکے دام تزویر سے رہائی پانا بھی ناممکن ہی - چوبیس سال تک شیطان لعین میرا غلام اور تابع فرمان رہیگا اور اس مدت کے بعد ابد تک مین اُسکا ہو جاؤنگا - یہی میرا راز مخفی ہی -"

ایڈرا " تم بہت بڑے دلیر اور جوانمرد ہو - انسان کے معمولی اقتدار سے ہزار درجہ تجاوز کرگئے آفرین ہی تمھاری ہمت اور اولوالعزمی پر - اب مین تمام و کمال تمھاری ہی ہون "

فوسٹ " تمھاری جوش الفت سے مجھے ایسی تشفی ہوتی ہی کہ بیان نہین کرسکتا - ابھی اس

قصے کے متعلق کچھ اور کہنا باقی ہی جن کے ساتھ میری یہ بھی شرط تھی کہ مین نہ کسی عبادت گاہ مین جاؤن نہ کسی پرہیز گار عابد و صالح کی صحبت اختیار کرون - تریزاسے شادی کرنیکے لیے گرجا مین جانا ضرور ہوا - اور اُس ایک وقت کے جانے کے لیے نہایت سنگین اور خوفناک کام کی ادائی کا اقرار جن سے کر چکا ہون - وہ یہ کہ اپنے پہلے لڑکے کو اُسکے حوالے کر دون "

ایڈا " بڑی دہشت ناک تدبیر کی گئی "

فوسٹ " بیشک وحشت ناک - اسلیے - ایڈا تم خدا سے التجا کرو کہ وہ بچہ جو تریزا کے پیٹ مین ہی لڑکی ہو - لڑکا نہ ہو - کیونکہ شیطان نے صرف لڑکے کی شرط کی تھی - اسے مین دعا بھی نہین کر سکتا "

ایڈا " مین ضرور صبح و شام دعا کرونگی "

فوسٹ " میرے لیے بھی دعا کرو حالانکہ مین جانتا ہون کہ میرے حق مین دعا کچھ مفید اور سودمند نہوگی اب ہمین یہان سے پلٹنا چاہیے - تم میرے دلی راز سے واقف ہوگئین یقین ہی کہ اس امر کے سبب میرے ساتھ کچھ انکار نہ رکھوگی "

ایڈا " نہین - مجھسے ہرگز ایسی امید نہ رکھو - مین ہمیشہ تمھاری الفت اور غمگساری کو اپنا فرض سمجھونگی " دونون گلے ملکر اس ہیبت ناک مقام سے واپس ہوے "

بیسوان باب

برادر

اب گذشتہ باب کے واقعات سے تین مہینے گذر گئے ہین ایک نوجوان جسکے میلے کچیلے کپڑون سے افلاس ظاہر ہوتا تھا - اور اُسکی گردآلود پوشاک اور ہاتھ پاؤن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت بڑی مسافت طے کیے آ رہا ہی محل آرونا کے قریب آپہونچا - اُسکا چہرہ خوبصورت تھا - مگر آفت زدہ - فاقہ کشی اور متفکرانہ حالت کے سبب سے اُسکی کالی کالی

آنکھون کی تجلی مین کچھ فرق نہ آیا تھا۔ شام کا وقت تھا جب وہ تھکا ماندہ مسافر محل آرونا کے کٹہرے کی ایک کھڑکی کھول کر باغ مین داخل ہوا۔

مسافر۔ (دل مین) اس مقام تک پہونچنے کے لیے تیس میل طی کرنا پڑا انیس طولانی سبل! وہ بھی اس تکلیف و زحمت کے ساتھ کہ سوا اُس ٹھنڈے پانی کے جو سڑک کے نالون سے بہتا ہی کھانے کو کچھ نہین۔ مگر ہمت نے میرا ساتھ نہ چھوڑا۔ اور میری دلی جرأت ہمیشہ میری مددگار رہی یہ امید مجھے اُبھارہی تھی کہ اس محل مین پہونچنے پر اُن تمام تکالیف کا بدلا ہوجائیگا۔ اور رنج فاقہ کشی سے نجات ملیگی۔ افسوس! اگر میری محنتانہ کوششون سے روٹی مل سکتی تو قبل اسکے کہ کسی کی مدد چاہون۔ جان دینے پر مستعد اور آمادہ ہوجاتا۔ گو وہ مدد میری بہن ہی کی کیون نہو۔ مجھے معلوم ہی کہ وہ ایک نخوت پسند بیباک عورت ہی۔ اور نہایت حریص اور رندانہ خیال ہی۔ تاہم وہ اپنے بھائی کو دیکھکر برادرانہ محبت کے جوش کو روک نہ سکیگی۔ ہان وہ مجکو دیکھکر بہت خوش ہوگی۔ اگر فوسٹ نے اپنے ہم مکتب کو دل سے فراموش کردیا ہو تو کچھ مضائقہ نہین میری بہن بذات خود مجھے پرورش کرنے کی قدرت رکھتی ہی۔ افسوس میری غریب مان! صرف چند ہفتے گذرے کہ مین نے تیری آنکھین بند کین۔ تین ہی ہفتے گذرے کہ مین تجھے دائمی مکان مین چھوڑ آیا۔ اور تیری تجہیز و تکفین کے لیے اپنی کل جائداد بیچ ڈالی۔ اے مین نے اس قبر پر کسقدر گریہ وزاری کی۔ ای مادر مہربان! اگر مردون کو اتنی قدرت حاصل ہی کہ زمین پر اُن لوگون کی حالت دیکھ سکتے ہین جنھین وہ پیار کرتے تھے تو اپنے بیٹے کی موجودہ حالت دیکھکر تجھے کس درجہ رنج والم ہوگا۔ میری غربت اور نہ میرا افلاس کاہلی عیاشی یا فضول خرچی کی وجہ سے نہین بلکہ اُسکا سبب میری بدنصیبی اور کم قسمتی ہی۔ آج مین ایک فلک زدہ مفلس اور غریب ہون۔ لیکن خدا کا شکر ہی کہ میرے نام پر کوئی بدنامی کا داغ نہین لگا۔ اور اسی ایک بات سے مین دنیا مین سرخ رو ہون۔"

ایسے ہی خیالون مین وہ غریب مسافر محل کیطرف بڑھتا جاتا تھا۔ شب کی اندھیری

چو طرفہ غالب آگئی تھی۔ مگر اس عالیشان حویلی کے دریچوں ست پڑنے والی۔ روشنی اُسکی تنہائی نے سپے کافی تھی۔ آخر کار مسافر ایک کنہرے کے قریب پہونچا جو حویلی اور باغ کے درمیان مین تھا۔ اور جسکے پاس ستے وہ جارہا تھا۔ اتنے مین ایک کھڑکی نظر آئی جو قفل نہ تھی۔

مسافر۔ (باغ مین پہونچکر) یہ نہایت نیک فال ہے کہ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ خدا کرے میری بہن میرے آنے سے خوش ہو۔ اگر اُسکے دل مین بھی ماں کی محبت دیسی ہی ہو جیسی مجھے تھی۔ تو خبر مرگ سنکر وہ کیونکر مغموم نہوگی۔ آہ! ایسی ماں ہمیشہ کے لیے ہمسے جدا ہوگئی۔ اسی خیال مین محو ہوکر وہ جارہا تھا کہ یکا یک محل سے سنو گز کے فاصلے پر اُسکے بائین جانب روشنی نظر آئی۔ سمجھا کہ روشنی باورچی خانے سے آتی ہے۔ یہ سوچ کر اُسطرف بڑھا کہ وہان پہونچکر اپنی بہن کا حال دریافت کرون۔ روشنی ایک گنبد کے دریچے سے پڑرہی تھی۔ اور گنبد محل سے کچھ دور ہٹ کر ایک چھوٹے سے تالاب کے قریب بنایا گیا تھا۔ دروازہ کھلا ہونے سے مسافر بے روک ٹوک اندر جانے لگا۔ مگر جونہی قدم رکھتے ہی خیال آیا کہ اگر صاحب خانہ اندر ہوا تو میرا بے دھڑک وہان جانا اچھا نہین ہے۔ لہذا وہ تھوڑی دیر اندیشہ اور تردد مین کھڑا رہا۔

مسافر۔ (دل مین) "مین اُس محل مین بھی اس پریشان حالی سے جا نہین سکتا۔ کیا عجب کہ میری مغرور بہن مجھ ایسے خستہ حال کی قرابت سے انکار کرے۔ بھوک اور رستے کی تکان میرا الگ دم فنا کیے دیتی ہے (کسیقدر تامل کے بعد) ہان یہین دریافت کرلینا مناسب ہے۔" یہ کہکر زینے کی راہ سے برآمدے مین پہونچا۔ وہان ایک ہی دروازہ تھا جو اندر سے بند نظر آیا۔ وہ اسکو کھٹکھٹانے والا ہی تھا کہ اندر سے کسی کی بات چیت کی آواز آئی جس سے مسافر بخوبی واقف تھا۔ وہ وہین کھڑا ہوکر چپکا سننے لگا۔

فوسٹ "تو تم مجھے کون سی تدبیر کرنے کے لیے کہتی ہو۔ ایڈا!"

مسافر۔ (دل مین) "فوسٹ اور ایڈا یہان ہین۔"

ایڈا۔ (فوسٹ سے) "میرے پیارے شوہر! مجھے اس شرمندگی اور ندامت سے بچالو۔"

فوسٹ "کسطرح؟ اگر تمنے کوئی تجویز دل مین سوچ رکھی ہو تو بتاؤ۔ تمھین میرے تمول اور میری قدرت کا حال تو اچھی طرح معلوم ہی۔ پھر بتاؤ کس طریق سے اس بارے مین تمھاری مدد کرون؟"

ایڈا "کسی صورت سے میری عزت بچاؤ۔ مجھے اسوقت کوئی تدبیر نہین سوجھتی ہی!"

فوسٹ "پیاری ایڈا! صرف دو صورتین ہین جنسے تم اپنی عزت کو بچا رکھ سکتی ہو۔ پہلی یہ کہ تم یہان سے کہین دور جاکر بود و باش اختیار کرو۔ دوسری یہ کہ کسی نوجوان شخص سے تمھاری شادی کر دون۔"

ایڈا "یہی ترکیب میرے لیے مناسب ہی۔ بیشک شہر ویانا مین بہت سے عالی خاندان لوگ ایسے ملینگے جو کاہلی سے غریب ہوگئے ہون۔ ممکن ہو کہ وہ میرے جہیز اور روپیہ کی طمع مین مجھے شادی کر لینے پر رضامند ہو جائین۔ مگر تم مجھے بھول نہ جانا! فوسٹ!"

فوسٹ "یہ تمھارے کہنے کی بات ہی؟ مین ہرگز نہ بھولونگا۔ ہان دو ہی مہینے مین تمھاری مدد کی مجھے ضرورت ہی جسکی تجویز ہم پہلے ہی کر چکے ہین۔ اگر ایسا اتفاق ہوا کہ دونون واقعات ایک ہی وقت ظہور مین آئے تو" . . . . اس فقرے کے باقی الفاظ مسافر سن نہ سکا جب اُس دردمند کو پہلی دفعہ یہ معلوم ہوا کہ فوسٹ اور ایڈا ایک جگہ ہین تو اُسکے دل پر بوجہ خیالات چند در چند تعجب۔ غم۔ اور غصہ کا اثر ظاہر ہونے لگا۔ جب اُنکی باہمی تقریر سنی گئی تو اُنکی ناجائز محبت کا پورا یقین ہوگیا۔ اُسکے دل پر ایک کاری تیر لگا۔ خصوصاً ایڈا کے الفاظ سنکر اُسکا تمام بدن عرق آلود ہوگیا۔ اور قریب تھا کہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے لیکن پھر اپنے حواس جمع کیے اور نہایت غور و تعمق سے سننے لگا۔

فوسٹ "ہان تم اپنی حالت کو اسوقت تک چھپا سکوگی۔ اور تمھاری شادی کے متعلق جو کہتا تھا۔ اب یاد آیا کہ ایک معزز شخص ظرین نام جو" . . . . فوسٹ نے فقرہ ابھی پورا نہین کیا تھا کہ مسافر خشمناک غیظ و غضب سے تھرتھراتا ہوا دروازے کو بہ قوت

تمام کھولکر اُن بدکارون کے سرون پر جا پہونچا

ایڈا۔ (کوچ پر سے جلدی کے ساتھ نیچے کود کر) "میرا بھائی!"

فوسٹ۔ (کوچ سے اُٹھکر تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر) "آٹو!"

اکیسوان باب ۲۱

گنبد

ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ان تین اشخاص کی حالت جنکے بیان سے ہمنے گذشتہ باب ختم کیا ہی لکھنے سے کیا تھی۔ فوسٹ کے روبرو ایک ایسا نوجوان کھڑا تھا جوکسی زمانے مین اسکا ہم سبق تھا۔ اور اب اُسکی بہن کی وجہ سے اُسکے نام پر داغ لگ گیا تھا۔ جب ایڈا نے اپنے بھائی کے زرد اور غضب ناک چہرے کو دیکھا۔ تو انفعال و شرم سے اُسکے تمام عضو کانپنے لگے۔ اور آٹو اسی خیال مین کھڑا تھا کہ افسوس! میری بہن وہ بہن جسکے ساتھ مجھے انتہا کی محبت تھی ہمیشہ کے لیے اپنے تمام خاندان کی رسوائی و ذلت کا باعث ہوئی۔

آٹو۔ (اپنے دیدۂ پرنم سے ایڈا کو دیکھکر) "ہاے! ای بہن! مین نے کیا سُنا؟ مین وٹن برگ سے اس شہر تک اپنے ناطاقت جسم کو اس امید پر کھینچتا ہوا لے آیا۔ کہ اپنی عزیز بہن سے ملون اور اُسے گلے لگاؤن۔ افلاس۔ آفت۔ بھوک پیاس۔ غرض بے حساب تکلیفین سہین۔ اور اُن تکالیف مین دل کو خوش کرنے اور ہمت کو قوی کرنے والا یہی ایک خیال تھا کہ تو مجھے خوشی سے لیگی۔ آہ! اُسی خیال نے مجھے ابتک زندہ رکھا۔ ورنہ مین غریبی اور بیکسی کے ہاتھون کبھی کا شہر خموشان آباد کر چکا ہوتا افسوس! جب کبھی رات کے وقت مین کسی کسان سے کچھ غذا یا سردی سے سر چھپانے کے لیے جگہ طلب کرتا تھا اور وہ جھڑک کر مجھے ٹکا سا جواب دیتا تھا تو مین خداوند کریم کا

شکر ادا کرتا تھا کہ میری عزیز بہن ان صعوبات اور ان تکالیف سے محفوظ ہی - جب مین سفر مین بھوک سے عاجز ہو کر کسی چرواہے سے ایک سوکھی روٹی کے ٹکڑے کا سوال کرتا تھا اور وہ اس بے رحمی سے میری طرف پھینکتا تھا جیسے کوئی کتے کی جانب پھینکتا ہی تو مجھے یہ خیال آتا تھا کہ میری بہن فضل خدا سے مرفہ الحال ہی - بلکہ دوسرے کو روٹی دینے کی بھی قدرت رکھتی ہی - غرض تمام مصائب اور تمام آفات مین مجھے اس خیال سے تسلی ہوتی رہی کہ تو معزز لوگون کے ساتھ ہی - اور وہ تجھ ایسی یتیم لڑکی کو ہمیشہ عزت کے ساتھ امن دینگے -

ایڈا "مین یتیم تو بیشک ہون - مگر میری مان !" (آنسو بہاتی ہوئی)

آٹو "تیری مان ! (غم انگیز لہجے مین) وہ مان جو اگرچہ غریب تھی - لیکن اپنے بچون کو ایک بیش بہا پونجی سمجھتی تھی - وہ مان جو اُن بچون کے نیک چال چلن کو دنیا کے تمام جواہرات سے بہتر اور عمدہ جانتی تھی - وہ مان - افسوس ! ــــ"

ایڈا - (اضطراب سے) "بتاؤ میری مان کیسی ہی ؟ -"

آٹو "وہ دنیا سے رخصت ہوئی - خدا کا شکر ہی کہ اب وہ اس زمین پر زندہ نہین رہی جو اُسکی بیٹی کی بدکاری کا سین ہی -

ایڈا (فرط غم سے نیچے گرکر) "میری مان ! ہاے میری پیاری مان ! تو چل بسی ؟ -"

آٹو "اُٹھ ایڈا ! تجھے صرف خدا کے روبرو عاجزی و فروتنی سے سر جھکانا چاہیے تاکہ تیرے گناہ بخشے جائین -" یہ کہکر ایڈا کو اُٹھا کر کوچ پر بٹھلایا - اور فوسٹ سے مخاطب ہو کے کہا "صاحب ! یا - حضور ! مین جانتا ہون آپ نے بہت بڑی عظمت و بزرگی پیدا کی ہی - مگر آپ کی خصلت مین نہایت کمینہ پن ہی - مجھے آپ ہی سے کام ہی ! -"

فوسٹ "میرے قدیم دوست آٹو ! جو شدنی تھا گذر گیا - اُسکا خیال دل سے نکال دو لیکن آیندہ پیش آنے والے امور کی درستی البتہ ہو سکتی ہی "

آٹو۔ (حقارت اور برہمی سے) "درستی؟ کیا آپ سمجھتے ہین کہ دنیا کی تمام متاع و دولت اِس بدبخت لڑکی (ایڈا کو دکھلا کر) کی گئی ہوئی عزت کو پھیر لا سکتی ہی؟۔ آپ سمجھتے ہین کہ کل روے زمین کے جواہرات کی چمک دمک عورت کی عصمت پر فوق حاصل کر سکتی ہی؟ نہین حضور! نہایت چمکدار اور درخشان ہیرے کی تاب بھی اُس کمرے مین اپنی چمک نہین دکھلا سکتی۔ جہان کسی وقت عصمت کی تجلی جلوہ فرماتی۔ یہ سچ ہی کہ مین ایک مفلس غریب اور فاقہ کش ہون لیکن وہ تمام دولت جو آپ مجکو دے سکینگے۔ میرے دل کو خوش کرنے پر کامیاب نہوگی۔ میری عزت جو غریبی مین تھی۔ وہ اس ننگ خاندان کے سبب سے جاتی رہی۔ جو اپنی حیا و شرم کو پوشیدہ رکھنے کے لیے ابھی آپ سے کچھ تجویز کر رہی تھی۔

فوسٹ:۔ آٹو! تیری زبان سے ناشائستہ الفاظ نکلتے ہین جو غور کرنے سے تجھے خود معلوم ہونگے"

آٹو۔ (نہایت جوش و خروش سے) "ان واقعات کو جو ابھی اتفاقاً میرے گوش زد ہوے ہین اگر اپنی تمام دماغی قوت کو جمع کر کے سوچون تاہم مجھے یقین نہین آتا کہ میری راے بدل سکے" آپ تصور کرتے ہونگے کہ ایک ذی جاہ صاحب شوکت امیر کا جیسے کہ آپ ہین اپنی بی بی کی ایک غریب اور عاجز خادمہ کو بے حرمت کرنا چندان قابل گرفت اور بیجا بات نہین ہی۔ صرف بھی ایک دل لگی تھی جسکی تلافی ہمارے مال و دولت سے بخوبی ہو سکتی ہی۔ اور شاید یہ بھی سمجھتے ہونگے کہ بہن کی عزت ریزی کے سبب سے میری تعظیم و توقیر کرنے سے مین خوش ہونگا آہ نہین۔ یہ اُنھین بھائیون کو شایان ہی جن کے اطوار آپ کی طرح کمینہ اور ذلیل ہین۔ خداوندا! یقین جانیے کہ آٹو اُس خاک سے نہین بنا ہی۔ مگر ہان! مین کسلیے آپ سے بحث کرتا کھڑا رہا ہون کیا آپ مجھے اس عزت ریزی کا بدلہ حاصل کرنے کی اجازت دینگے؟۔

فوسٹ:۔ ہان۔ بیشک۔ تو جو چاہتا ہی مانگ!"

آٹو:۔ مین اسوقت یہی چاہتا ہون کہ ایک پیالہ شراب انگوری کا مجھے دیا جاے تاکہ سفر کی ماندگی دور ہو۔ اور بعدہ ایک تلوار میرے ہاتھ مین دیجیے اور دیکھیے کہ خدا اُسی کو فتحیاب

کریگا جو راستی پر ہی"

فوسٹ۔(بے پروائی سے مُسکراتا ہوا) "بیہودہ لڑکے! مجھسے کیا چاہتا ہی؟ تو ناتوان اور نحیف الجثہ ہی۔ اور تیری جان میرے اختیار مین ہی۔ مین قاتل ٹھہرونگا۔"

آٹو "لڑائی کا دارومدار کچھ قوی تنی ہی پر موقوف نہین ہی۔ آپ کیا صادق الاقرار نہین ہین؟ ابھی آپ نے وعدہ کیا تھا کہ "تو جو کچھ طلب کرے دونگا" یہ فقرے آٹو نے نہایت سختی سے کہے۔

فوسٹ۔ (حقارت کے ساتھ ہنسکر) "اگر مین مرجاؤن تو تیری بہن کا کیا حشر ہوگا"

آٹو۔ (اپنا ہاتھ پیشانی پر مارکر) "ہان مین بھول گیا تھا۔ ای دغاباز امیر! اگر مین تجھے قتل کردون تو ایک بچے کو جو ابھی دنیا مین نہین آیا ہی۔ یتیم بنا دونگا۔ لیکن اگر تجھے اسی طرح چھوڑ دون تو دنیا مجھے نامرد تصور کریگی۔ اور مین حقیر نگاہون سے دیکھا جاؤنگا۔"

فوسٹ۔ (ایڈا کی طرف دیکھکر۔ جو اپنے آنسو پونچھ کے پھر مستقل ہو گئی تھی) "مین نے تیری بہن کی حرمت کو ضرر پہونچایا۔ اور اپنی پوری قدرت سے اُسکا معاوضہ کرنے پر مستعد ہون مین اُسکے اور اُسکے بچے کی پرورش کا اہتمام کامل طور پر کرونگا۔"

آٹو۔ (تامل کے بعد) "آپ اس بات کا اقرار واثق کرتے ہین؟"

فوسٹ "ہان! بیشک مین اقرار واثق کرتا ہون۔"

آٹو "اچھا۔ تو جو کچھ مین کہون ایک کاغذ پر لکھ دیجیے۔

فوسٹ۔ (جو بغیر کسی تشہیر کے اس مقدمے کا انفصال چاہتا تھا۔ اسلیے کہ مبادا ٹریزا کے کان تک اس بدکاری کی خبر پہونچے) میز کے قریب جا بیٹھا۔ اور لکھنے پر آمادہ ہوگیا۔

آٹو۔ (نزدیک جاکر۔ تاکہ فوسٹ کچھ غلط نہ لکھدے) "یون لکھیے حضور! مین اسبات کا اقرار کرتا ہون کہ وہ بچہ جو ہنوز ایڈا کے شکم مین ہی مین اُسکا باپ ہون۔ یہ وصیت نامہ لکھے دیتا ہون کہ ایک ہزار کرون اُسکو دیا جائے تاکہ . . . . . . "

فوسٹ۔ (زور سے) "نہین۔ دس ہزار کرون لکھنا چاہتا ہون"
آٹو "نہین حضور! آپکے ذریعہ سے وہ کچھ تونگری حاصل کرنا نہین چاہتی۔ فقط اسقدر اسکا بچہ بشرطیکہ زندہ رہے اور وہ دونون کی پرورش بغیر کسی کی اعانت کے ہوا کرے۔ ہان تو لکھیے خداوند! "تاکہ وہ اُس بچے کو جو میری بدکاری اور اُسکی بیوقوفی کا نتیجہ ہی پرورش کرسکے۔ اور مین اُن لوگون کو وصیت کرتا ہون جو میرے بعد میرے ملک و مال کے وارث ٹھہرینگے اس میرے اقرار کو بلا تردد پورا کرین۔"
فوسٹ "بس اسی قدر؟"
آٹو "ہان آپ دستخط کردیجیے۔ بس یہی میری خواہش ہی" فوسٹ نے اسپر دستخط کردیے۔ آٹو نے اس دستاویز پر اپنی گواہی لکھکر لپیٹ دیا۔ اور ایڈا کے ہاتھ مین دیکر کہا "یہ لے! مجھے نہین معلوم کہ کسقدر جلد تجھکو سوا اس کاغذ کے کوئی اور ذریعہ اپنی پرورش کا باقی رہے"
ایڈا (دستاویز کو اپنی جیب مین ڈال کر) "میری عقل مین نہین آیا کہ یہ کیا معما ہی؟"
آٹو "میرا امر کوز خاطر یہی ہی اور امید بھی یہی رکھتا ہون کہ اب ہمارے حضور مجھے ایک گلاس شراب اور ایک تلوار دینگے" ایڈا گو سخت دل اور دلیر عورت تھی۔ مگر بھائی کی تقریر سنکر وہ جوش رشتہ داری جسکو خداوند عالم نے ناشائستہ اور غیر مہذب اقوام مین بھی رکھا ہی اور جسکو نہایت بیرحم آدمی بھی روک نہین سکتا۔ اُسپر غالب آگیا۔ بےتابانہ ادا سے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑکر بولی:
ایڈا "میرے عزیز بھائی! صرف میرے لیے تم اپنی جان کو زحمت مین نہ ڈالو۔"
آٹو "تو ان باتون مین دخل نہ دے۔ کیونکہ وہ ہماری بدنامی دفع کرنے کے لیے ہی" (فوسٹ سے مخاطب ہوکر) حضور! کیا آپ مجھے شراب اور تلوار دینگے۔ یا گھونسہ مارکر آپ کو غصہ دلاؤن؟"
فوسٹ۔ (جسے اب غصہ آگیا تھا) "تمکو یہ جرأت ہرگز نہین ہوسکتی۔ ای نادان یہ بات

سمجھ لے کہ تیری جان میرے ہاتھ مین ہی۔"

آٹو۔ (بے پروائی سے) "معاف کیجیے مین ان دھمکیون مین نہین آنے کا۔"

فوسٹ "اچھا یون ہی سہی محل کے کمرے مین شراب کی بوتلین ہین۔ وہان جاکر جو تجھے پسند ہو لے لے۔ وہین تلوارین بھی ہین۔ جو تیری نظر مین اچھی معلوم ہو اُٹھا لا۔ اور وہی خواہش ہو تو کسی اندھیرے مقام مین مجھسے مقابلہ کر۔ تاکہ مجکو بچانے کے لیے لوگ آکر تیرا کچومر ہی نہ نکال دین۔"

آٹو "بہت خوب! آپکے فرمان کے مطابق عمل کرونگا۔ (اپنی بہن سے مخاطب ہوکر) خدا حافظ ایڈا! اس جھگڑے کا نتیجہ چاہے جو کچھ ہو۔ لیکن تو مجھے پھر نہ دیکھ سکیگی۔ کیونکہ اگر مین غالب بھی ہوا تو وطن چھوڑکر کسی دور و دراز ملک مین سکونت اختیار کرونگا۔ ایڈا! ہماری مان نے جبکہ وہ بستر مرگ پر پڑی تھی تجھے دعا دی ہی۔ اس بڑھیا کے اخیر محبتانہ الفاظ کا خیال رکھ۔ اور اُسے ہرگز نہ بھول۔ وہ تجھے مانند ایک طلسم کے آیندہ گناہون سے بچائینگے۔ خدا حافظ ——"

ایڈا "خدا حافظ"

آٹو۔ (فوسٹ سے) "اب چلیے گا حضور! مین تیار ہون۔ یہ کہکر دروازے کیطرف بڑھا"

ایڈا۔ (بھائی کے قریب دوڑکر) "میرے پیارے بھائی! مین تمسے عاجزی کے ساتھ کہتی ہون کہ خدا کے لیے اس خیال سے باز آؤ۔ کیونکہ تم اس شخص کے اختیارات سے بالکل واقف نہین ہو۔ جس سے مقابلہ کرنے جاتے ہو" فوسٹ نے ایڈا کا ہاتھ پکڑکر بزور پیچھے ہٹایا اور کان مین کہا "تم اپنی قسم کو بھول گئین۔ میرا راز افشا کیے دیتی ہو؟" اتنا سننا تھا کہ ایڈا دفعتہً خاموش ہوگئی۔ اور وہ ہیبت ناک سین اُسکے پیش نظر ہوگیا جہان قسم کھائی گئی تھی۔"

ایڈا۔ (تھوڑے تامل کے بعد فوسٹ کے کان مین) "مگر تمھین ضرور ہی کہ اس بیچارے کی جان بچالو۔"

فوسٹ۔ "ہان ایڈرا۔ مین اسکی جان کو ضرر نہ پہونچاؤنگا۔ تم میرے آنے تک یہین رہو" یہ کہکر آٹو کیطرف چلدیا۔ ایڈرا ایک کوچ پر جا بیٹھی۔ اور اپنے مُنہ کو ہاتھون سے ڈھانپ کر آنسو بہاتی ہوئی دل ہی دل مین کہنے لگی "وہ میری مان ہمیشہ کے لیے مجھسے جدا ہو گئی۔ میرے بھائی کا انجام کیا ہوگا؟" یہ اور ایسے ہی چند خیالات اُسکو تھوڑی ہی دیر اُلجھائے رہے۔ کیونکہ اُسکا مزاج ہی کچھ اسطرح کا تھا کہ اُسے نہ عزت کی پروا نہ آفت کی فکر رہتی تھی۔ غرض آنسو پونچھ کر اُس کاغذ کو جیب سے نکالا۔ جو بھائی دے گیا تھا۔ اور جلد جلد پڑھنے لگی۔ "وہ وہ اقرار کرتا ہو کہ بچہ اسی کا ہی۔ تو یہ کاغذ میرے بہت کام آئے گا۔ اور اسی سے مین اپنے ارادے پر کامیاب ہونگی۔ تاہم وہ وقت ابھی نہین آیا۔ نہین وہ پورے طور پر میرے اختیار مین آنے کے بعد۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

ایڈرا کی حرص اُس غم پر غالب آگئی تھی جو ابھی مان کی خبر انتقال اور بھائی کی مصیبت مین مبتلا ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا"

ایڈرا۔ (دل مین) "ہان مین فوسٹ سے الفت رکھتی ہون اور اُسی کے ذریعے سے مجھے دولت و ثروت ملنا چاہیے۔ وقت گذرتا ہی نہین کیا اُن دونون کا ابھی جھگڑا ختم نہ ہوا ہوگا غالباً فوسٹ کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچیگا۔ لیکن خدا جانے میرے بھائی کا کیا حال ہو؟ (کچھ سوچکر) نہین فوسٹ نے اُسکی جان بچانے کا اقرار کیا ہی۔" وہ کھڑکی کے پاس کھڑی ہوکر محل آردنا کو دیکھنے لگی جسمین نہایت نفیس روشنی کی گئی تھی "وہ تریزا یہ سمجھے ہوے ہی کہ فوسٹ کسی کام کے لیے ویانا گیا ہی۔ اسی لیے اُسنے لیپولڈ اور میریا کی دعوت کی ہی۔ ہاے! جب مین خیال کرتی ہون کہ وہ لڑکی میریا ایسی خوش نصیب ہو جائے کہ ایک جلیل القدر شاہزادہ اُسکا شوہر بنے۔ آہ اسی خیال نے مجھے اُس غار مین جانے کی جرأت دلائی۔ جہان فوسٹ اپنا دلی راز کہنے کے لیے لے گیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ رازدار جنانے کے بعد وہ ہمیشہ میرا فرمانبردار رہیگا۔ وقت گذرا جاتا ہی۔ وہ ابھی واپس نہین آیا یہ کیا معاملہ ہی؟

یکایک میرے بھائی کا آنا۔ امان جان سے موت کی خبر پہونچنا۔ افسوس! میری تمام ہمت ٹوٹ گئی لیکن یہ واقعات مجھے اپنے مطلب کے حاصل کرنے مین مزاحم نہ ہو سکینگے۔" فوسٹ اور آتو کو گنبد سے نکلے پورا ایک گھنٹہ گذر گیا۔ جب ایڈا کا خیال یہانتک پہونچا کہ صرف اپنے مطلب کے حاصل ہونے مین کوشش کرون۔ تو کسی کے پاؤن کی آہٹ معلوم ہوئی۔ پلٹ کر دیکھا تو فوسٹ آرہا ہی۔

ایڈا۔ (دوڑ کر) "تمنے اُسے زندہ چھوڑ دیا؟"

فوسٹ "ہان! تمھاری خاطر سے چھوڑ تو دیا ہی۔ مگر اس شرط پر کہ پھر کبھی ہمارے کامون مین خلل انداز نہو۔"

ایڈا "بہت اچھا کیا۔ وہ غیرت دار شخص ہی۔ اپنے اقرار پر ضرور ثابت رہیگا۔"

فوسٹ "اب محل کو چلنا چاہیے۔ تم اپنے خاص کمرے مین جاؤ۔ مین ٹیڑھے راستے سے ہوکر آتا ہون۔ ہم پھر کل شام کے وقت اس بارہ مین گفتگو کرینگے۔ جو آج تمھارے بھائی کے آنے سے ناتمام رہ گئی۔ دونون آپسمین گلے ملنے کے بعد ایڈا اُسی دم محل کیطرف چلی گئی اور فوسٹ کچھ دیر توقف کرکے گیا۔

بائیسوان باب

گہوارہ خانہ

موسم بہار نے درختون کو تازہ پھولون اور پتون سے آراستہ کر دیا ہی۔ فوسٹ اور ایڈا ایک دن شام کو اُسی گنبد مین کوچ پر بیٹھے باتین کر رہے ہین۔ غروب ہوتے ہوے آفتاب کی شعاعون کی چمک کھڑکی سے ان بدکارون پر پڑ رہی ہی۔ میز پر خوشگوار شراب اور عمدہ میوے نفیس بوتلون اور طلاکار رکابیون مین رکھے ہوے ہین۔

فوسٹ "ابتک تو ہماری کل تجویزین نتیجہ خیز ہوئین۔ تریزا ڈیوک لیپولڈ کے محل مین

بھیج دی گئی - تاکہ ضرورت کے وقت وہان سے ڈاکٹر کی مدد پہنچے - اور خود وہی ڈاکٹر میری مطلب براری مین سعی کریگا - جہانتک کہ ازروے فراست ظاہری حالات پر نظر کی جاسکتی ہی وہ دونون واقعات ایک ہی وقت مین وقوع پذیر ہونگے - پھر بھی چند روز مین سب کچھ معلوم ہوا جاتا ہی - مین تم سے کہتا نہ تھا کہ اُن دونون بڈھے ڈاکٹرون اور دایہ کو اپنے قابو مین کر لینا ضرور ہی ؟ -"

ایڈا - بیشک - مین نے کب اس امر مین شک کیا تھا ؟ - تمھاری بے انتہا اور خارج از عقل دولت شہنشاہ وقت کے تاج کو خرید کرسکتی ہی - ہان خوب یاد آیا - مجھے یہان وقت رائگان کرنا نہ چاہیے - کیونکہ علی الصباح تمھاری بیگم کے زیور کا صندوق اور توشہ خانہ کا اسباب لیکر ڈیوک کے محل کو جانا ہی -

فوسٹ - تو اور ایک دفعہ مین تم سے نہایت عجز کے ساتھ کہتا ہون کہ میرے کہنے کے مطابق عمل کرو بچون کی پیدایش کے بارے مین اگر میری ترکیب ٹھیک ہو جائے تو تمھاری کوشش پر سب کچھ منحصر ہی -

ایڈا - اس بارے مین تم مطمئن رہو - مگر جنبس .....

فوسٹ - مین نے اس امر مین بھی پورا بندوبست کیا ہی - دونون ضعیف العمر ڈاکٹر اسطرح کل اہتمام کرینگے کہ کسی کو اُنکے حرکات وسکنات معلوم نہون - تم اپنے کام مین ہشیار رہو - باقی مین دیکھ لونگا -

ایڈا - اور ایک بات تم سے پوچھنا چاہتی ہون - وہ یہ کہ تمنے اُس سپاہی سے بھی کچھ بندوبست کیا ہی - جو گہوارہ خانہ پر پہرہ دینے کے لیے مقرر کیا جائے گا -"

فوسٹ - اُسکی کوئی ضرورت نہین - مین اپنی قدرت کا حال تم سے بیشتر ہی کہہ چکا ہون مین اپنے آپکو مع ایک ہمراہی کے سب کی نظرون سے غائب کر دے سکتا ہون - اسیطرح تو تریزا کو کونٹ مانفرڈ کی محل سے لے آیا تھا -"

ایڈا۔ ہان! مجھے اب معلوم ہوا۔ صرف تمھاری بہبودی کے خیال سے مجھے اتنے سوال کرنے کی ضرورت پڑتی ہی معاف کرنا۔

فوسٹ۔ (ایڈا کو گلے لگاکر) "مین جانتا ہون۔ پیاری ایڈا! اَب تم جاؤ۔ مین کل تک تمسے مل نہین سکتا۔ آج صبح مین نے تریزا سے کچھ اقرار کیا تھا۔ اُسکے ایفا کے لیے ڈیوک کے محل کو جانا ضرور ہی۔

اس ملاقات کے آٹھ دن بعد ڈیوک لیپولڈ کے عالی شان محل مین ہنگامۂ مسرت اور چہل پہل کے آثار شروع ہوے۔ پانچ بجے شام کا وقت تھا۔ اور نہایت تعجب کی بات ہی کہ میریا اور تریزا ایک ہی وقت مین جننے والی تھین۔ ڈیوک لیپولڈ کا ڈاکٹر ڈارنبرگ میریا کے پاس تھا۔ وہ دردِ زہ کے عالم مین اُسی کمرے مین تھی جہان اُسکا شوہر پیدا ہوا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس کمرے سے رسومات کے ہال کو بھی دروازہ تھا۔ تریزا دوسرے کمرے مین تھی اور ڈاکٹر لٹبرن اسکے پاس تھا۔ ایڈا اپنی مخدومہ کے بازو کھڑی ہوئی تھی۔ اور اسکے وہان ہونے سے تریزا کو اطمینان حاصل تھا۔ کیونکہ وہ بظاہر نہایت ہمدردی کرتی تھی۔ اور تریزا بھی اسکو خادمہ نہین بلکہ اسکو بمنزلۂ قرابت دار کے جانتی تھی اور اُسکے ساتھ سلوک کرتی تھی۔ فوسٹ اور ڈیوک لیپولڈ رسم کے کمرے مین تھے۔ اور وہین رجسٹرار اور دو تین اعلیٰ عہدہ داران سرکاری بھی جمع تھے۔ میریا کے کمرے مین ایک بڈھی دایہ بھی تھی جو بچے کی حفاظت کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اور جسے فوسٹ نے اپنا طرفدار بنا لیا تھا۔ ڈیوک لیپولڈ فوسٹ کا ہاتھ پکڑے ہوے ایک کمرے مین لے گیا۔ اور کہا "میرے پیارے دوست! یہ وقت ہمارے تردد کا ہی مگر عجیب نادر بات ہی۔ اور بیشک یہ خدا کی طرف سے ہی کہ . . . . کیون! آپ کے جسم مین رعشہ کیون ہی؟ نصیب اعدا مزاج تو اچھا ہی؟"

فوسٹ "جی نہین کچھ نہین حضور! دفعۃً ایک فکر دل مین پیدا ہوگئی تھی۔ اب مین اچھا ہون۔ فرمایئے۔"

لیپولڈ "مین یہی کہتا تھا کہ یہ حسن اتفاق ہو کہ ایک ہی وقت ہمارے محلات مین آثار ولادت نمودار ہوے اور مجھے یہ نیک شگون معلوم ہوتا ہو۔ اگر ایک لڑکا اور دوسری لڑکی ہو تو ضرور ہو کہ اُن دونون کی باہم شادی کردی جائے"

فوسٹ۔ (مسکراتا ہوا) "تو آپ کا خواب صحیح ہوگا (گھبراکر) یہ کیا آواز ہو؟ لشکریون کے خیمہ سے شور وغل کی صدا بلند ہو۔"

لیپولڈ "لشکری اُن دو سپاہیون کو مبارکباد دے رہے ہونگے۔ جو آج گہوارہ خانہ پر پہرہ دینے کے لیے انتخاب کیے گئے ہین۔۔"

فوسٹ (تعجب اور اضطراب سے) "دو سپاہی حضور!۔"

ڈیوک لیپولڈ "جی ہان۔ ڈو۔ کیا آپ وہ قصہ بھول گئے۔ جو مین نے ایک دن بیان کیا تھا کہ میری پیدائش کے روز کچھ فریب ہونے والا تھا۔ لیکن خدا کو بہتری منظور تھی۔ آخر اُسکی تعمیل ہو نہ سکی۔"

فوسٹ "نہین خداوند! مین کیون بھولنے لگا تھا؟ مجھے اچھی طرح یاد ہو۔ اور امید رکھتا ہون کہ آج اُس قسم کا کوئی انقلاب نہ ہونے کے لیے آپ کی جانب سے معقول بندوبست ہوا ہوگا"

لیپولڈ "مین نے اِس امر مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہو۔ اس نیک طینت ڈاکٹر ڈارنبرگ پر مجھے اعتماد کلی ہو۔ اور یہ اعتماد اسیقدر جتنا مین اپنے باپ پر کرسکون"

فوسٹ (مسکراکر) "بیشک وہ ڈاکٹر قابل اعتماد ہو!۔"

لیپولڈ "ہرڈرنامے دایہ بھی ایک عمدہ معتمد۔ کارگزار نیک بخت عورت ہو۔"

فوسٹ۔ (جسنے دایہ کو اپنا زرخرید بنالیا تھا) "بجا ارشاد ہوا! وہ ایسی ہی عورت ہو"

لیپولڈ "علاوہ برین۔ دو سپاہیون کو پہرے کے لیے انتخاب کرنے مین بھی ایک مصلحت تھی۔ کیونکہ ایک دوسرے کے خوف سے کوئی بیجا حرکت کرنے کا موقع نہ پا سکینگے۔

فوسٹ "درست! اس سے زیادہ کیا بندوبست ہو سکتا ہے؟"

لیپولڈ "باایں ہمہ میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے۔ نہ اسلیے کہ ڈاکٹر و دایہ کا اعتبار نہیں بلکہ خاص میری تشفی کے لیے آج شب بھر اسی کمرے میں رہونگا۔ اور اُسوقت تک جبتک کہ صبح بچے کو تمام لشکر وغیرہ کے دکھلانے سے فراغت نہ حاصل ہو جائے۔

فوسٹ "یہ بھی نہایت معقول تجویز ہے۔ اگر اجازت ہو تو بندہ بھی آپ ہی کے ہمراہ رہے۔"

لیپولڈ "بیشک میرے دوست! آپ بھی رہ سکتے ہیں" اسی وقت دایہ ہرڈ، میریا کے کمرے سے نکلی۔ اور دروازہ بند کر لیا اور رسم کے کمرے میں آکر عقب کے ٹبے دروازے سے غائب ہو گئی اور باہر کی جانب پہونچ کر ایڈا سے ملی۔ جو اسی کے طرف آرہی تھی۔

ایڈا۔ (اِدھر اُدھر دیکھکر تاکوئی اور شخص نہ ہو) "خوب ملیں واللہ! میں اس بہانے سے تمھارے پاس آرہی تھی کہ لیڈی تریزا نے میریا کو کچھ پیام کہا ہے۔"

دایہ "میں بھی اسی بہلنے تمھیں ڈھونڈھتی ہوئی آئی ہوں۔ بتاؤ کیا خبر ہے؟"

ایڈا "لیڈی تریزا کے ایک خوبصورت لڑکا ہوا۔"

دایہ "میریا کے بھی ایک ماہ جبین لڑکی پیدا ہوئی ہے۔"

ایڈا "ڈاکٹر ڈارنبرگ نے میریا سے کہا ہے کہ تم بفضل خدا لڑکے کی ماں بنیں؟"

دایہ "ہاں اور ڈاکٹر لٹزن نے تریزا سے کہدیا کہ تمھارے بیٹی پیدا ہوئی ہے؟"

ایڈا "ایسا ہی کہا ہوگا؟" اس تقریر کے بعد (جو پانچ چار ہی منٹ کی گئی) دونوں جدا ہوئیں۔ ایڈا لیڈی تریزا کے پاس اور دایہ میریا کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئیں۔ جب دایہ اس کمرے سے گذری جہاں فوسٹ اور لیپولڈ کھڑے تھے۔ تو اُسنے فوسٹ کی جانب ایک ایسی نگاہ کی۔ جو سوا مخاطب کے کسی اور کو بالکل خبر نہ ہوئی۔ فوسٹ دایہ کا مطلب تاڑ گیا۔ اور اُسکے چہرے پر مسرت ظاہر ہونے لگی۔ دایہ میریا کے کمرے میں پہونچتے ہی ڈاکٹر ڈارنبرگ باہر نکلا اور ڈیوک سے کہا کہ "صاحبزادہ مبارک"! اور تھوڑے ہی عرصے میں ڈاکٹر لٹزن بھی

برآمد ہوا۔ اور فوسٹ سے کہا ”آپ کے محل مین دختر پیدا ہوئی“ دونون ڈاکٹرونکو انعام کثیر دیا گیا۔ اور وہ اُسی دم زچہ خانون مین واپس آئے۔“

شہزادہ لیپولڈ۔ (فوسٹ کا ہاتھ پکڑکر) ”میرا خواب صحیح ہی۔ بے شبہہ میرا بیٹا آپ کی بیٹی سے کتخدا ہوگا۔“

فوسٹ ”بسر وچشم۔ حضور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔“

لشکر گاہ کو پیام بھیجا گیا۔ اور دو قوی تن سپاہی گہوارہ خانے کی حفاظت کے لیے آگئے ڈیوک لیپولڈ اور فوسٹ کے درمیان مبارکباد کا جو مبادلہ ہوا اُسکا بیان ہم نظرانداز کرتے ہین ڈیوک بے انتہا مسرت سے اپنے جامہ مین پھولا نہ سماتا تھا۔ اور اس مبارک ساعت کا منتظر تھا کہ خود آپ جاکر میریا کو اپنی زبان سے مبارکباد دے۔ ادھر فوسٹ دریاے فکر مین ڈوبا ہوا تھا کہ آہ! اپنے خاص بچے کو غیرون کے حوالے کردیا اور اُنکا بچہ مین نے لے لیا۔ اس خیال کے ساتھ ہی اُسکا دل دھڑک اُٹھتا تھا۔ مگر اپنے دلی رنج وتفکر کو اس طرح چھپا رکھا کہ ڈیوک لیپولڈ کو مطلق آگہی نہ ہوئی۔

تولد کی خبر پہونچے ایک گھنٹہ گذرا۔ دایہ لیپولڈ کے بچے کو لیے ہوے اسی کمرے مین آئی جہان لیپولڈ۔ فوسٹ ودیگر معزز عہدہ دار بیٹھے ہوے تھے۔ ڈاکٹر ڈارنبرگ بھی دایہ کے ساتھ تھا۔ ڈیوک جلدی سے اپنے بچے کے قریب گیا۔ اور اُسکی پیشانی کا بوسہ لیا۔

ڈاکٹر ڈارنبرگ ”یہ جگہ نہایت سرد ہی۔ اور مین سمجھتا ہون کہ بچے کے مزاج کے خلاف ہوگی“

لیپولڈ ”اگر ایسا ہو تو گہوارہ خانے مین لے چلو۔ ڈاکٹر صاحب بچے کے نشان حسب اِرادے دیکھ سکتے ہین مین ہرحالت مین بچے کو تکلیف سے محفوظ رکھنا چاہتا ہون۔“ دایہ اُسی دم بچے کو لیے ہوے گہوارہ خانے مین چلی گئی۔ دروازہ بند کردیا گیا۔ اور سپاہی پہرے پر کھڑے ہوگئے۔

فوسٹ۔ (ڈاکٹر کے کان مین) ”بچے کو جلد اندر لیجانے کی تدبیر نہایت مناسب ہوئی

یقین ہو کہ اسقدر قلیل عرصے مین ڈیوک اپنے بچے کا کچھ نشان یاد نہ رکھ سکا ہوگا۔"

ڈاکٹر۔ (آہستہ سے) "ہان اگر ڈیوک نے کوئی نشانی رکھ لی ہوتی تو مشکل تھا۔مگر پہرے پر دو شخص ہین۔"

فوسٹ۔ "اُسکا کوئی اندیشہ نہین۔ مین اُن دونون کو کچھ دے دلاکر راضی کرلونگا۔" ڈاکٹر اب رجسٹرار کی طرف متوجہ ہوا۔ اور بچے کے نشان بیان کرنے لگا*۔ لکھ چکنے کے بعد بچے کا نام "ماکسی ملن" ڈیوک لیپولڈ کے خالو شہنشاہ جرمنی کے نام پر رکھا گیا۔ فوسٹ کی رائے مطلق نہ تھی کہ پہرے والے سپاہیون کو بھی اس کام مین شامل کیا جاے۔ ڈاکٹر سے جو کہا تھا کہ "اُنھین بھی رشوت دیکر اپنا ہمراز بنالونگا" صرف ایک بناوٹ تھی۔ تاکہ ڈاکٹر کو اُسکے شیطانی اختیارات کا حال نہ معلوم ہو۔

دوپہر شب ہی۔ فوسٹ اور ڈیوک لیپولڈ رسوم کے کمرے مین میز پر بیٹھے ہین۔ اور اُس میز پر نفیس شرابین اور عمدہ اغذیہ و فواکہات چُنے ہوے ہین۔ سپاہی گہوارہ خانے کے دروازے پر فوجی قاعدے سے کھڑے ہین۔ کمرے مین نہایت شفاف روشنی کی گئی ہی۔ اور شمعہاے کافوری کی روشنی میز کے زرنگار بلورین گلاسون پر پڑکر ایک دل فریب کیفیت پیدا کر رہی ہی۔

لیپولڈ۔ (فوسٹ سے) "آپ کو مجھ سے زیادہ خوش ہونے کا مقام ہی۔ کیونکہ مین اپنے خاندان کی رسم کے بموجب کل صبح تک بچے کو دیکھ نہین سکتا۔ اور آپ جب چاہین دیکھ سکتے ہین۔ مگر ہان یہ تو کہیے کہ لیڈی تریزا لڑکی پیدا ہونے کی وجہ سے خوش ہین یا نہین؟"

* ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈیوک لیپولڈ کے ہان لڑکی تولد ہوئی تھی اور فوسٹ کے ہان لڑکا۔ گرچہ لکہ فوسٹ نے اپنے پہلے بیٹے کے دینے کا جن سے اقرار کیا تھا۔ لہذا وہ چاہتا تھا کہ ڈیوک کی بیٹی آپ لیکر اپنا بیٹا اُسے دیدے اور جن سے کہے کہ بیٹی ہوئی۔ اسی لیے اُسنے ڈاکٹرون اور دایہ کو رشوت دی تھی کہ اس تبدیل کرنے مین مدد کرین۔ حاصل کلام فوسٹ اس تجویز مین تھا کہ شب کو دونون بچون کا کسی طرح تبادلہ ہو جائے۔ ۱۲

فوسٹ ''میں پیشتر ہی عرض کر چکا ہون کہ بمجرد وضع حمل کے ڈاکٹر لٹنرن نے کوئی خواب آور دوا پلادی ہی۔ اور یہی وجہ ہی کہ اُنھون نے ابتک اپنے بچے کو نہین دیکھا۔''

لیپولڈ ''ہان! آپ نے آگے بھی کہا تھا۔ معاف کیجیے مین بھول گیا۔ آپ کہین یہ نہ سمجھ لین کہ مین آپ کے حالات سے دلچسپی نہین رکھتا ہون اسوقت مجھے بچے کی ولادت سے اسقدر مسرت ہی کہ سوا اُسکے کوئی اور خیال دل مین نہین جمتا۔ کیا آپکا بھی یہی حال ہی؟''

فوسٹ ''جی ہان۔ قریب قریب ایسی ہی خوشی مجھے بھی حاصل ہی۔''

لیپولڈ ''مین تھوڑی دیر کے لیے آپ سے جدا ہونگا۔ مین چاہتا ہون کہ میریا کے مزاج کا حال بچشم خود دیکھون اور دل کو تسلی دون۔ آپ تو یہین رہینگے نہ؟

فوسٹ ''مین یہان سے حرکت نہ کرونگا آپ بے کھٹکے جائیے!''

لیپولڈ۔ (آہستہ سے) ''یقین ہی کہ مین جس ہوشیاری سے نگرانی رکھونگا۔ آپ بھی اُسیطرح بندوبست رکھینگے۔''

فوسٹ ''آپ کو اس بارے مین کچھ تردد کرنے کی ضرورت نہین۔ مین آپ سے بھی زیادہ خبردار رہونگا۔''

ڈیوک لیپولڈ۔ فوسٹ کا شکریہ ادا کرکے میریا کے کمرے مین گیا۔ فوسٹ نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور میوہ اُٹھانے کے بہانے سے شیشی سے تھوڑی دوا ڈیوک لیپولڈ کے گلاس مین ڈالدی۔ یہ کام اس سرعت اور تیزی سے کیا گیا کہ پہرے کے سپاہی اگر غور سے دیکھتے بھی ہون تو بھی پہچان نہ سکین۔ فوسٹ کے چہرے پر دہشت یا خوف کی کوئی علامت نہ تھی۔ مگر اُسکا دل مضطر و اندوہگین تھا۔

فوسٹ۔ (دل مین) ''مین جن کو ضرور دھوکا دونگا۔''

تھوڑے عرصے مین ڈیوک واپس آیا۔ جوش مسرت و انبساط سے چہرہ گلنار بنگیا تھا۔

فوسٹ ''آپ کی زوجۂ محترمہ کا مزاج کیسا ہی؟''

لیپولڈ "بہت اچھی ہین"

فوسٹ "تو اس خوشی مین ہم کو ایک ایک جام شراب نوش کرنا چاہیے۔ بشرطیکہ آپکے مرغوب طبع ہو۔ دونون نے شراب پی۔ اور اُسکے بعد اِدھر اُدھر کی باتین کرتے رہے۔ اتنے مین ڈیوک لیپولڈ کو کچھ غنودگی سی معلوم ہوئی۔ وہ اُٹھکر ٹہلنے لگا۔ مگر کچھ کمی نہ ہوئی۔ پھر کوچ پر بیٹھکر برانڈی کا ایک اور پیالہ چڑھایا۔ اور کچھ میوہ بھی کھائے۔ غنودگی غالب آگئی۔ اور وہ پڑکر سو رہا۔

فوسٹ نے تھوڑی دیر توقف کیا۔ اُسکے بعد اُٹھکر پہرے والے سپاہیون کے قریب جاکر کہا۔ "میرے دوستو! پہرے کا کام نہایت سخت ہی۔ ایک جام شراب اور تھوڑی سی غذا کھا لینے سے تم اچھی طرح اپنی خدمت انجام دینے کے قابل ہو جاؤ گے۔ تمھین اجازت ہی کہ میز کے پاس آ بیٹھو یہ بات کچھ مین اپنی طرف سے نہین کہتا ہون۔ خود ڈیوک صاحب نے فرمایا ہی۔ تم میز پر جاؤ۔ مین ابھی واپس آتا ہون" سپاہیون نے نہایت شکریہ کے ساتھ یہ دعوت قبول کی۔ اور میز پر آبیٹھے۔ فوسٹ اس کمرے سے نکل کے گہوارہ خانے مین گیا۔ اور ڈیوک کی بیٹی کو ہاتھون مین لیے ہوے تریزا کے زچہ خانے مین آیا۔ اور اُسکو وہان چھوڑکر اپنے بچے کو اسیطرح لیے ہوے گہوارہ خانے مین پہونچا اور دایہ کے حوالے کر دیا۔ سپاہی جو قریب ہی میز پر بیٹھے تھے اُنکو نہ کسی کی آمد و رفت معلوم ہوئی نہ پانؤن کی آہٹ ہی سُنی گئی۔ فوسٹ اپنے کام سے فارغ ہوکر کمرے مین آیا۔ جہان ڈیوک سو رہا تھا سپاہیون کو اور ایک ایک جام شراب اپنی جانب سے پلایا۔ وہ پھر اپنے قاعدے سے پہرے پر کھڑے ہو گئے۔ اُنکے فرشتے کو خبر نہ ہوئی کہ کیا گذرا۔ فوسٹ شب بھر وہین رہا۔ اور ڈیوک بدستور سویا کیا۔ صبح دم کل فوج محل کے رو برو جمع ہوئی۔ نومولود شہزادہ کو دکھلائے جانے کی رسم ادا ہوتے ہی محل کے اندر لے گئے میریا نے اسے اپنا بچہ جانکر کمال محبت سے بوسہ لیا۔ اتنے مین تریزا اس خواب غفلت سے بیدار ہوئی جسمین اُسکے ڈاکٹر نے اُسے عمداً ڈال رکھا تھا۔ اور پہلو مین بچہ پڑا ہوا دیکھکر سمجھی کہ میرا ہی ہی بس اسطرح فوسٹ کا بیٹا میریا کے پاس اور اُسکی بیٹی تریزا کے پاس رہی۔

تیئسوان باب ۲۳

کوہ آتش فشان وِسُووِیس[1]

حالات مرقوم الصدر سے ایک سال گذرگیا۔ اب ۱۲۹۵ء کا موسم بہار ہی۔ اور یہان سے ہمارا سین بدلتا ہی۔ نیپلس[2] کا خوشنما آباد شہر اپنی عظمت و جلال کو بحر اوسط کے کنارون تک پھیلائے ہوے ہی۔ وہ پر فضا کنارے۔ وہ نگاہون کو اُلجھانے والی ٹیکریان۔ وہ سرسبز پہاڑیان۔ وہ بےمثل عالی شان عمارتین۔ وہ طرب افزا باغون کی بہار۔ غرض ہر ہر چیز شہر کی صولت و شوکت کا نشان دے رہی ہی۔ اس وسیع شہر مین تخمیناً چالیس ہزار آدمی دولت و حشمت سے مالامال آباد ہین۔ اور ساٹھ ہزار اشخاص ایسے بھی ہین۔ جنھین سر چھپانے کے لیے جگہ میسر نہین۔ مگر وہ باغ جن مین نیچر (قدرت) اپنی پوری دلفریبی سے جلوہ افروز ہی۔ ایسے ہین کہ ہر ایک بھٹکی ہوئی نظر کو آن واحد مین اپنی طرف متوجہ کر لین۔ نسیم سحری دریا سے ہو کر اُن گلیون مین پہونچتی ہی جہان ہجوم خلائق کے سبب سے سانس لینے کے لیے خالص ہوا کا ملنا محال ہی۔ شام کے وقت باغون سے نکلنے والی ہوا کی خوشبو ساکنان شہر کے گھرون کو حجلۂ عروسی بنا دیتی ہی اُنکے دل مسرور اور دماغ معطر ہو جاتے ہین۔ مگر اوائل صبح کے عالم سکوت مین نیپلس پر عجیب بہار رہتی ہی جب صبح کی میٹھی نیند کے سبب باشندون کے لبون پر مُہر سکوت لگی ہوتی ہی۔ اُسوقت شہر

---

[1] وِسُووِیس ایک کوہ آتش فشان کا نام ہی جو اٹلی کے جنوب کی طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ہی اس سے اکثر آتش فشانی کے حادثات نمود ہوے خصوصاً ۱۶۳۱ء مین جو صدمہ ہوا اسکے سبب اٹھارہ ہزار آدمی ہلاک ہوے۔ اخیر زلزلہ ۱۸۸۹ء مین ہوا تھا۔ ۱۸۸۰ء تماشہ بینون کو اوپر لیجانے کے لیے ایک ریلوے ایجاد کی گئی۔ جو موٹے تار پر چلتی ہی اسطرح کہ ایک گاڑی اوپر جاتی ہی۔ اور دوسری نیچے اُترتی ہی۔ ۱۲

[2] نیپلس پایۂ تخت اٹلی۔ دنیا کے تمام شہرون مین نہایت خوب صورت شہر مشہور ہی۔ ۱۲

نیپلس ایسا نظر آتا ہی گویا سمندر کی طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا ہی۔ وہ شہر کی جانب بڑھے ہوے
ساحل بحر کا دلچسپ تموج۔ وہ نیلگون شامیانہ (آسمان) جسپر ابر کا کہین نام نہین اور جسے
رنگ صبح کے انتظار مین افق مشرق کی سمت بدلتا رہتا ہی۔ اُسوقت شہر نیپلس کے باہر کسی بلندی
سے دیکھنے والے کو وہ پرفضا سمان اور وہ دلفریب کیفیت نظر آتی ہی کہ وہ بیخود ہو جاتا ہی شہر
مشرق طرف بہت سی پہاڑیان ہین۔ اور اُنکے درمیان کوہ وِسُوویس اپنے پورے وحشیا
رعب سے کھڑا ہی۔ اُسکی بلندی چار ہزار فیٹ سے کم نہین ہی۔ اور دوسری طرف والے پہا
اُسکی نسبت نہایت پست نظر آتے تھے۔ کوہ وسوویس کے چارون جانب بڑے بڑے شہر
بارونق دیہات۔ اور عمدہ نظر فریب باغ ہین۔ اُنکی آبادی۔ اُنکا قدرتی حسن ایسا ہی کہ اس
مقام کو بہشت ارضی کہنا کوئی بیجا نہ ہوگا۔ لیکن وسوویس پر سرسبزی کے عوض ویرانہ پن بس
رہا ہی۔ ماہ مئی کی پہلی تاریخ ۱۸۹۵ء کو نیپلس خوشحال اور مطمئن نہ تھا۔ اُسکے سمندر مین
تلاطم اور آسمان پر ابر گھرا ہوا تھا۔ کیونکہ صرف گذشتہ روز زمین کے زلزلے سے ایک آفت
بپا ہوئی تھی۔ اور آج قبل طلوع آفتاب وسوویس نے اپنے مہیب جسم سے کرورہا گرم
پتھر خارج کیے تھے۔ اُسکے بعد وہ ہیبت ناک سمان پیش نظر ہوا جو کبھی اس پہاڑ سے
دیکھا نہ گیا تھا۔ یعنے پہلی دفعہ پہاڑ سے شعلے نکلنے لگے جو تین ہزار قدم تک بلند ہوتے تھے
اور جنپر چند فٹ دھوان بھی گھرا رہتا تھا۔ اُن تباہ کرنے والے شعلون کی طپش اطراف مین
کئی میل تک پہونچی تھی۔ اور ایسی گرمی تھی کہ کسی ذی روح سے برداشت نہ ہوسکتی تھی
عین اُس آتش فشانی مین یکایک پہاڑ مین ایک بڑا شگاف ہوگیا۔ اور پگھلے ہوے ارضی
فلزات کی نہرین اس شگاف سے نہایت جوش و خروش کے ساتھ بہنے لگین۔ وہ پاکیزہ
سر بفلک عمارات۔ تروتازہ باغ۔ باردار درخت جو پہاڑ کے اطراف و جوانب مین تھے
یکے بعد دیگرے فنا ہوتے جاتے تھے۔ مائین اپنے معصوم بچون کو گود مین لیے ہوے
جگر سوز آہین بھر رہی تھین۔ مرد اپنے بچون کو ساتھ لیے ہوے بدحواس دوڑ رہے تھے

ساکنان شہر و دیہات پر گویا قیامت نازل ہوئی تھی - غریبون کے جھونپڑے اور امرا کے محل دیکھتے ہی دیکھتے جل بھن کر خاک سیاہ ہوے جاتے تھے - ہر متنفس کو جان کے لالے پڑے تھے افتان و خیزان سراسیمہ دوڑنے سے کام تھا - کیونکہ وہ نہر ایک بھوت کی طرح اُنکے پیچھے آ رہی تھی -

آفتاب طلوع ہوا - لیکن اُس وحشت ناک سین کے دکھانے کے لیے شعاع آفتاب کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ پہاڑ کی آتش فشانی سے جو روشنی پیدا تھی اُس سے دن کا دھوکا تھا - اب اُس شگاف سے گرم پانی نکلنا شروع ہوا - جو بہت زور سے اُڑتا اور بلند ہوتا تھا اور پھر گر کر دور تک کے حصون کو اپنی بے انتہا گرمی سے نقصان پہونچاتا تھا یہ حال پورے ایک گھنٹے تک رہا - بعد ازان گرم راکھ اور بالو نکلنے لگی - اور آسمان پر سیاہی نمودار ہوتے ہوتے بالکل ہی تیرگی چھاگئی - آفتاب چھپ گیا - اطراف مین کئی میل تک ایک طرح کی بدبو پھیل گئی - اور زمین پھر ہلنے لگی - دریا مین ایسا تلاطم اور طغیانی پیدا ہوئی کہ موجون کی مہیب آواز سے کان بہرے ہوے جاتے تھے - تاریکی اسدرجہ کی تھی کہ وبلے مصر یاد آنے لگی - ہنوز پہاڑ کے شگاف سے گرم شعلے نکلتے تھے - پتھرون کے ٹکڑے جو بجاے خود انگارے تھے نکل نکل کر اطراف و جوانب کے ویرانے کو ترقی دے رہے تھے - مصیبت زدہ ساکنان دیہات قرب و جوار اپنے عزیز وطنون گھربار مال و اسباب کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے تھے - بعضون کی زبان پر دعا تھی اور بعض بد دعا کیے جاتے تھے - بہت سے والدین اپنے پیارے بچون کی جان کی پرواہ نہ کرکے صرف اپنی اپنی جان بچانے مین مصروف تھے - جب اُس مقام پر یہ محشر خیز ہنگامہ برپا تھا اسوقت دو شخص پہاڑ پر چلتے ہوے نظر آنے لگے - وہ بیخوف و ہراس پہاڑ پر چڑھ رہے تھے - نہ اُن گرم پتھرون سے خائف تھے نہ ہولناک آواز تاریکی جلتی ہوئی بالو اور راکھ سے ڈرتے تھے جب اُن مقامات کے رہنے والے اُس جانکاہ صدمے کی تاب نہ لاکر بھاگ رہے تھے تو یہ دو شخص بیخطر اسی شگاف کی طرف بڑھے جاتے تھے جہان سے شعلے اور پتھر نکل رہے ہین - آگ کے شعلے - گرم ہوا کے جھونکے - بجلی کی چمک - بے انتہا تاریکی

طوفان عظیم۔ دریا کے تلاطم کی آواز۔ یہ اور اسی قسم کی کئی اور بلائین تھین۔ مگر ان دونون کو
اُنکے عزم سے باز نہ رکھ سکین۔ وہ بغیر کچھ تکلیف و زحمت کے چڑھے چلے جاتے تھے۔ عورتون
کی گریہ وزاری والدین سے چھوٹے ہوے بچون کی فریاد و بکا۔ بڑی بڑی عمارات کے گرنے کی آواز
خلقت کی پریشانی و ابتری غرض سب کچھ یہ دونون دیکھ رہے تھے مگر اُنکی ثابت قدمی اور استقلال
مین کوئی فرق نہ آتا تھا۔ تاریکی مین پہاڑ کی یہ حالت ہو رہی تھی کہ کسی فرد بشر کی مجال نہین کہ نگاہ
اُٹھا کر دیکھ بھی سکے۔ لیکن انھین کچھ پروا نہ تھی۔ دفعتہً پہاڑ کے شگاف کی گرمی سُرخی سے مبدل
ہوگئی۔ اور آن واحد مین پہاڑ سرخ انگارون کا انبار بنگیا۔ اب اسی آتش فشان بلندی پر یہ دونون
چلتے ہوے دکھائی دیے۔ گو پہاڑ پر اسقدر آتش سُلگی ہوئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام
پہاڑ روشن کردیا گیا ہے۔ لیکن اطراف کی تاریکی مین کچھ کمی نہ ہوئی تھی۔ نہایت ہی عجیب وحشتناک
جلوہ گاہ قدرت تھا۔ اتنے مین ایک مہیب آواز ہوئی۔ اور اسقدر ہیبت پیدا ہوئی کہ اُسدن کے
تمام آفات سے لوگون مین اتنی وحشت نہ پیدا ہوئی تھی۔ اُسوقت دو عجیب واقعات ظہور مین
آئے۔ کوہ وسُووِیس کی چوٹی مین ایک بڑا شق پڑگیا۔ اور لیوکرین نامے تالاب کا پانی ملنے لگا
اسکے پانی کو اس زور سے جنبش ہوئی کہ گویا دنیا کی تمام زمین مین عظیم الشان زلزلہ پیدا ہوگیا ہے۔ تھوڑے
عرصے مین اس تالاب سے ایک کوہ عظیم نمودار ہوا جسکی بلندی ۴۵۰ قدم کی تھی۔ اور جو اب تک
نموجُوا اور ”کوہ نو“ کے نام سے مشہور ہے۔ اس بلا خیز مقام مین دونون مسافر اپنی تیز روی کے
جوہر دکھا رہے تھے۔ وہ کون تھے؟ فوسٹ اور جن۔

فوسٹ۔ (جو جن کے پیچھے پیچھے سہولت سے جا رہا تھا) ”کیا یہ سب تیرے ہی کارنمایان ہین؟
جن۔ ”مہربان یہ سب کام میرے ہی ہین۔ اور اسمین تو بھی شریک ہے۔؟“
فوسٹ۔ (وحشت سے) ”مین شریک ہون؟ اس دل آزار کام مین مجھے شریک نہ کر!“
جن۔ (ایک ڈراونی ہنسی کے ساتھ جس سے فوسٹ کانپ اُٹھا) ”اے آدم زاد کوتاہ بین!
تو شاید کہے گا کہ اُسدن کوہ براکن پر جو واقعات گذرے۔ اُنسے بھی مین بری الذمہ ہون؟“

فوسٹ - (غمگین لہجے مین) "نہین - اپنی اس بداعمالی کا مجھے اکثر خیال رہا کرتا ہی - بلکہ بارہا اُن بیہودہ خیالات پر افسوس بھی کیا ہی -"

جن - (مذاق سے) "بڑی بات کہ تو اپنی خطا کا قائل ہوتا ہی - انسان کی عادت ہی کہ اگرچہ اپنی خطا سے آگاہی بھی ہو جائے - تاہم اپنی بات بالا رکھنے کے لیے اُلٹی تکرار اور کج بحثی کیے جاتا ہی - آدمی کے سینے پر ایک شیطان سوار ہی - اور وہ مخفی طور پر اُسکی آزار رسانی کے درپے رہتا ہی - اُسی کی اشتکال سے انسان ایسی ایسی حرکتین کر بیٹھتا ہی جو اُسکی تمام بدکاریون سے بدرجہا بدتر ہوتی ہین -

فوسٹ - "وہ کیا ؟

جن - "تکبر" انسان کے ہر کام کا رہنما یہی گمراہ کن خیال ہوتا ہی - مین نے اکثر دیکھا ہی کہ ذرا سی مہمل اور بے ثبوت بات پر جھگڑے ہو جاتے ہین - اور عزیز و اقارب بلکہ عورت و مرد آپس مین ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن جاتے ہین - جب اسکا سبب دریافت کیا جائے تو یہی نکلتا ہی کہ غرور اُن دونون کو اس مختصر جملہ کے کہنے سے باز رکھتا ہی یعنی "مجھ سے خطا ہوئی معاف کرو" بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہ اپنے وفادار وزراء کو گنوا دیتے ہین - اکثر لوگ اپنے سچے دوستون سے دشمنی مول لیتے ہین - ان سب کا بانیٔ فساد وہی "تکبر" ہی -"

فوسٹ - (جو جن کے طعن آمیز کلام سے تنگ آ گیا تھا) "کیون ؟ اتنی لمبی طول طویل تقریر کی کون ضرورت تھی ؟ -

جن "ہماری گفتگو کے ضمن مین یہ بات یاد آ گئی - دگرنہ مین اُس قابل نہین کہ تجھے اخلاق سکھاؤن - اچھا ہم اپنی گذشتہ تقریر شروع کرین "تو ابھی پوچھ رہا تھا کہ ان بلاؤن کا باعث تو ہی ہی ؟" مین کہتا ہون کہ ہان - مگر سب کارگزاریان تیرے ہی لیے عمل مین لائی گئین"

فوسٹ - (جھلا کر) "میرے لیے ؟ -"

جن۔ "ہان۔ تیرے ہی واسطے۔ کیونکہ مین تیرا مطیع اور غلام ہون۔"
فوسٹ۔ (آہستہ سے) "غلام؟ نہین تو میرا مالک ہی۔"
جن۔ "مین اور بائیس سال مین تیرا مالک ہونگا۔ اپنے لیے اِن مصیبتون کے برپا کرنے کا سبب تو جو دریافت کیا چاہتا ہی۔ مین بہت جلد بتائے دیتا ہون۔ کل شام کے وقت تو اور مین شہر ویانا مین گفتگو کر رہے تھے۔ اور اثناء گفتگو مین تو نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ مملکت جسکا مین بادشاہ ہون۔ کسی وقت دکھاؤن۔ مین نے بھی کمال خلق سے وہان آنے کی دعوت دی تھی۔ اور تو نے قبول کیا تھا۔ لیکن تو وہان جاکر ایسے وحشت انگیز ہیبت ناک تماشے دیکھے گا کہ تاب لانا اور ہوش بجا رکھنا مشکل ہو گا۔ لہذا مجھے مناسب معلوم ہوا کہ دنیا کی انتہائی مصیبت وخرابی کا نمونہ تجھے پہلے دکھادون۔ تاکہ اُن بلاؤن کے دیکھنے کا متحمل ہو سکے۔ یہ آفات چاہے کیسے ہی سخت اور مہیب کیون نہون۔ مگر اُنکے مقابل کچھ نہین۔ جو تو ابھی زیر زمین دیکھے گا۔ یہ گرم پانی کا اُڑنا۔ بالو اور راکھ کا دفعۃً نکلنا۔ آگ کی قوت جسنے پہاڑ کی چوٹی کو شق کر دیا۔ تالاب سے پہاڑ نمود ہونا۔ اور ہمارا اِن تمام بلاؤن مین بے مضرت اور بغیر ہرج کے چلے آنا۔ سب کچھ اسلیے کیا گیا کہ تو میری سرحد مین پہونچنے کے آگے ہی وحشتون کا ایک نمونہ دیکھ لے۔ مگر جیسا مین نے ابھی کہا ہی۔ اُس ہنگامۂ محشر کے روبرو ان صعوبات کی کوئی اصل وحقیقت نہین۔ یہان وہ سانپ کہان جو آدمی سے لپٹ جاتے ہین۔ یہان وہ عجیب الخلقت حیوان نہین جو دریاے نیل کے مگرمچھون سے ذُنش ہزار درجے زیادہ مہیب ہین۔ جو ہر ایک آنے والے سے پہلے کھیل کر بعد اُسی کو شکار کرتے ہین لیکن وہان موت نہین ہر وقت نئی نئی آفتون کا سامنا رہا کرتا ہی۔ وہ لوگ جو کوہ آتش فشان کی آتش فشانی سے مرتے ہین۔ ایک ہی وقت مین اُنکی تکلیف ختم ہو جاتی ہی۔ مگر میرے ملک مین دائمی رنج وایذا ہی۔"
فوسٹ۔ "جانے بھی دے۔ ہاے یہ نہایت وحشت ناک بیان ہی۔"
جن۔ "کیا میرا ملک دیکھنے کے ارادے سے تو باز آنا چاہتا ہی؟ اگر ایسا ہو تو اختیار ہی۔

مین ہرگز جبر نہ کرونگا۔ کیونکہ فی الحال تو میرا مالک ہی۔"

فوسٹ "نہین مین ضرور دیکھونگا مجھے بڑی تمنا ہی۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجھے آج شام کو ویانا مین رہنا ضرور ہی۔"

جن "مین تابع حکم ہون۔ تو جانتا ہی کہ مجھے فاصلہ کی کوئی پروا نہین" دونون پہاڑ کی اُس بلندی پر پہونچے جہان شگاف پڑا تھا۔ وہان سے دو راہین نکلتی تھین۔ جو اُن گرم فوارون سے ہوکر کوہ وِسُووِیَس کی دو بڑی چوٹیون پر پہونچتی تھین۔

جن "مین اس راہ سے بڑھتا ہون۔ تو اُدھر سے آ۔"

فوسٹ "ہمارے جدا ہونے سے کیا مطلب ہی؟۔"

جن "اسلیے کہ وہ ٹیکریان جو شگاف کے دونون جانب ہین۔ ایک ہی وقت دو شخصون کے بار کے متحمل نہ ہوسکینگی" الغرض وہ جدا ہوے۔ اور تھوڑی دیر مین چوٹی تک جا پہونچے گو ابھی ان دونون کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔ مگر فوسٹ جن کی باتون کو اس خوبی سے سُن سکتا تھا۔ جیسے کوئی قریب سے سُن سکتا ہی۔ تاریکی کم ہوگئی۔ اور آفتاب اپنی پوری جھلک دکھا رہا تھا۔ اور اب کوہ آتش فشان سے آگ وغیرہ کا نکلنا بھی موقوف تھا۔ فوسٹ نے جب نظر اُٹھاکر دیکھا تو آسمان کا کبھی نہ بجھنے والا شاندار چراغ برابر بیچ مین آویزان تھا اور ساتھ ہی نیچے کے طرف نگاہ کی تو ایک ایسا غار نظر آیا جو غالباً انسان کی آنکھون نے کبھی اسقدر عمیق غار نہ دیکھا ہوگا دریا کے تلاطم کی آواز کم ہوگئی تھی۔ اور شگاف سے نکلنے والی گرم پانی کی نہرین بتدریج ٹھنڈھی ہوتی جاتی تھین۔ مگر پہاڑ کے چارون جانب اُسی طرح ویرانہ تھا۔ شہر نیپلس کے گرجاؤن کے گھنٹے زور شور سے بج رہے تھے۔ گویا ساکنان شہر کو خداوند عالم کا شکر بجالانے کا اشارہ تھا۔ کیونکہ پہاڑ کی آتشباری شہر تک نہ پہونچی تھی صرف [illegible] اور چھوٹی چھوٹی آبادستیان جو کوہ کے اطراف مین تھین اس صدمے سے محفوظ [illegible] دی بھی کچھ کم نہ تھی۔ یکایک فوسٹ کی نظر اس مقام پر پڑی جہان سے

آب گرم کے فوارے چھوٹ رہے تھے تو وہ کانپ اُٹھا۔

جن "دیکھ! میرے ملک کی سرحد یہان سے شروع ہوتی ہی۔ کیا تو وہان آنے کی جرأت رکھتا ہی؟"

فوسٹ "ہان بیشک ہمت رکھتا ہون"

جن "اچھا تو دیر نہ کر"

اسوقت پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ اور اسکا دوسرا شق بند ہوگیا۔ دفعتہً جن فوسٹ کے قریب آکھڑا ہوا۔ اور اُسکا ہاتھ پکڑکے کہا "کیا تو تیار اور آمادہ ہی؟"

فوسٹ۔ ہان مین تیار ہون۔

جن "ایسا ہی تو چل!"

دونون وسودیس کے بڑے شگاف مین سر کے بھل گر پڑے۔

چوبیسوان باب

امیر ظرنین

اُسی روز جب کوہ وِسوویس اپنی آتش فشانی سے اس سرسبز قطعۂ ملک کو ویران و برباد کررہا تھا۔ تو شہر ویانا مین چند ایسے واقعات گذرے جنکا یہان بیان کرنا ضرور ہی اُس شہر کی ایک وسیع سڑک پر ایک عمدہ خوشنما محل تھا جسمین امیر ظرنین اور اُسکی بیوی رہا کرتے تھے۔ امیر ظرنین کی عمر تخمیناً چالیس سال کی ہوگی۔ وہ کسی وقت نہایت خوبصورت تھا۔ مگر اب عیاشی اور شرابخواری کی وجہ سے وہ آب و تاب اور وہ رنگ وروپ باقی نہ تھا۔ چہرہ زرد ہوگیا تھا۔ اور آنکھین اندر دھنس گئی تھین۔ اِسکے اوضاع و اطوار اور چال چلن سے بدتہذیبی اور ناشائستگی کی علامت ظاہر تھی مگر تقریر سے بڑا راست باز امانت دار معلوم ہوتا تھا۔ اور چونکہ وہ ایک شباش شخص تھا۔ لہذا

بہت سے سفر کر چکا تھا عالم مرفہ الحالی مین جرمنی کے بگڑے ہوے امرا اُسکا بہت بڑا احترام
کرتے تھے اور اپنی صحبتون مین شریک کرنا فخر سمجھتے تھے۔ وہ جوا بہت کھیلتا تھا۔ اُس زمانے مین
تہذیب ایسے اعلیٰ درجہ پر نہ پہونچی تھی کہ شایستگی اور بدتہذیبی مین اسقدر جلد فرق کیا جا سکے۔
جیسے کہ موجودہ زمانے مین ہو سکتا ہی۔ اس امیر کا قصہ چند خصوصیات رکھتا ہی۔ جو قابل ذکر
ہین۔ چونکہ اسکی کم عمری کے زمانے مین والدین قضا کر گئے تھے۔ لہذا یہ اپنے چچا کی پرورش اور
نگرانی مین رہنے لگا۔ جو سرکاری کچہریون مین کسی اعلےٰ عہدے پر ممتاز تھا۔ امیر ظرنین کا باپ
بہت بڑا دولتمند تھا۔ وہ مرتے دم اپنی کل جائداد اور زر نقد بیٹے کے نام اس وصیت سے
چھوڑ گیا تھا کہ وہ تئیس (۲۳) سالہ ہونے تک اپنے چچا کے ظل عاطفت مین رہکر تعلیم و تربیت پائے
اُسکا چچا نہایت جفاکش نیک نیت متدین شخص تھا۔ اُسنے اپنی جان فشانیون سے نوجوان
کے املاک مین بہت کچھ ترقی کی تھی پس جب امیر ظرنین بذات خود تمام امور کا انتظام کرنے
کے قابل ہوا تو اپنے آپ کو جرمنی کے بڑے بڑے ذی قدرت اور معتبر امیرون کے مقابلہ مین پایا
کل املاک و جائداد پر اُسکا تصرف ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد چچا بھی راہی ملک بقا ہوا
اور اُسکی جائداد بھی اسی کے حصے مین آئی۔ نوجوان امیر ظرنین نے سفر کا قصد کیا۔ کیونکہ اُسے
بچپن ہی سے غیر ممالک کی سیر و سیاحت کا نہایت شوق تھا۔ علی الخصوص سلطنت عثمانیہ
کے سیر کی اُسکو نہایت درجہ تمنا تھی۔ اُن دنون روپیہ کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھیجنے
یا منگوانے مین آجکل کی سی آسانی نہ تھی۔ مالگزاری کے کام یہودیون کے ہاتھ مین تھے۔
اور باریک بین عیسائی جو اُس قوم سے ہمیشہ بدگمان رہتے ہین۔ اپنا روپیہ اُنکے سپرد
کرنے سے کمال نفرت رکھتے تھے۔ ہمارا نوجوان امیر بھی اسی خیال کا شخص تھا۔ اسنے بھی یہودیون
کے ساتھ معاملہ رکھنے سے نفرت کی اور چار پانچ سال کے سفر کے کافی ہونے کے قابل کچھ روپیہ
زر نقد وغیرہ کی حیثیت مین سے نکلا۔ بارہ سال کا طولانی زمانہ گذر گیا مگر اُسکی کچھ خبر
دنیا مین اُسکے کسی دوست کو نہ معلوم ہوئی۔ اسلیے صدر دیوان عدالت نے شہنشاہ

جرمنی کو اطلاع دی کہ امیر ظرنین بارہ سال سے برابر غائب ہی۔ نہ کسی کو خط لکھا۔ نہ اُسکے وجود و عدم کی نسبت کچھ کیفیت معلوم ہوئی۔ ظن غالب ہی کہ وہ کسی حادثہ کے سبب کہین مر گیا ہی۔ اُسکی رعایا محصول دیے بغیر زمین کا استعمال کر رہی ہی۔ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی جاگیرات اس شرط کے ساتھ داخل سرکار کر لی جائین کہ اگر حقیقی مالک واپس آئے تو اُسکو ان جاگیرات کے حوالہ کر لینے کا حق حاصل ہوگا۔ شہنشاہ نے اس درخواست پر کامل غور کرنے کے بعد ضبطی کا حکم جاری فرمایا۔ لیکن شاہی فرمان کے تعمیل ہوے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ امیر ظرنین ویانا مین آ پہونچا۔ اُسکی ہیئت بدل گئی تھی جو لوگ اُس نوجوان کے حسین چہرے اور خوش مزاجی سے واقف تھے شک کرنے لگے کہ آیا یہ کج خلق اور تند مزاج شخص وہی ہی جو اب اپنے آپ کو ظرنین کے نام سے مشہور کر رہا ہی؟۔ خیر۔ اس نووارد نے عدالت دیوانی مین اپنی جاگیرات کی واپسی کے لیے درخواست کی۔ ملازمان سرکاری نے اُسکا امتحان لیا۔ مگر وہ کسی بات کے معقول جواب دینے مین عاجز نہوا۔ اپنی رعایا کے نام مع اور کل حسابات جاگیر کمال صحت سے بیان کیے اور اپنی طفولیت کا مفصل حال ٹھیک ٹھیک کہہ سنایا۔ چند زیور بھی ایسے دکھائے جنھین سفر کرتے وقت ہمراہ لے گیا تھا۔ اُن زیورون کو بہت سے لوگون نے پہچانا کہ واقعی یہ امیر ظرنین ہی کے تھے۔ پھر اُسنے سفر کا حال بیان کرنا شروع کیا کہ قسطنطنیہ مین مین کسی ملکی جرم کی علت مین گرفتار ہو کر قید کر دیا گیا۔ حالانکہ مین بالکل بے گناہ و بے قصور تھا۔ اسی وجہ سے اپنے دوستون کو خطوط نہین لکھے"۔ گو اُسکی صورت بہت بدل گئی تھی مگر لوگ یقین کر گئے کہ یہی امیر ظرنین ہی۔ دربار شاہی مین دعوی مقبول ہوا اور جاگیرین واپس دیدی گئین۔ اسوقت جب ہم ناظرین کو امیر ظرنین سے ملاقات کراتے ہین۔ مذکورۂ بالا واقعہ کو گذرے ہوے چار سال ہو چکے تھے۔

بمجرد حصول جاگیرات امیر ظرنین نے فضول خرچی اور بے اعتدالی شروع کر دی۔ قدیم دوستون سے نفرت کرنے لگا۔ اُسکے بدلے کمینون اور اوباشون سے صحبت بڑھائی۔ آپ

اُسکے رفقا اور احباب وہی تھے - جو رندمزاجی کے نام سے اقسام لہو ولعب مین زندگی برباد کرتے تھے - اور مفلس و قلاش ہونے کے سوا اُنکی نیک نامی مین لوگون کو بہت کچھ شبہہ واقع ہوتا تھا - اُنکی صحبت سے امیر ظرنین کو اس سے زیادہ کوئی فائدہ نہ تھا کہ وہ اُسکے فحش کام بُرے مشاغل اور شراب خواری مین بڑی خوشی سے شریک ہوا کرتے تھے - اور اُسکی بیحد تعریف کرکے بانس پر چڑھا دیتے تھے - یہ تو بدیہی بات ہے کہ اکثر بیوقوف ایسی لغو اور جھوٹی تعریفون سے پھول کر خود آپ اپنی خرابی کے درپے ہوجاتے ہین - غرض تین ہی برس کے اندر کل مال و دولت پر پانی پھر گیا اور تمام دوست ایک ایک کرکے رخصت ہوگئے - اسوقت اُسکی آنکھین کھلین - اور اپنی گذشتہ حماقت پر پچتانے لگا - اور جنھین وہ دلی دوست سمجھتا تھا انکی ملامت ونفرین کرنا شروع کی - انھین ایام مین فوسٹ ظرنین سے ملا - ترزیا کو جنے ہوے چند ہفتے گذرے تھے - اور ایڈا نے بچون کے بدلنے مین بڑی سعی اور کوشش کی تھی - پس اب فوسٹ کی نظرون مین ایڈا کے محل مین رہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی - وہ چاہتا تھا کہ ایڈا کسی سے منعقد کردی جائے - اسی غرض سے فوسٹ نے ظرنین سے دوستی پیدا کی - اور دونون نے ملکر بہت جلد اس مقدمے کو ٹھہرایا - ظرنین نے اس انوکھی شادی کے صلہ مین جسقدر زر کثیر طلب کیا - وہ فوسٹ کی جانب سے بیدریغ پہونچگیا - اور ایک مہینے مین ایڈا او ظرنین کی شادی ہوگئی - رسم نکاح ادا ہوتے ہی ظرنین شہر سے بہت دور فاصلے پر کسی گانوٗن مین جابسا - وہین چند دنون بعد ایڈا کے بچہ پیدا ہوا - جو پہلے ہی سے اسکے حمل مین تھا - مگر وہ چوبیس گھنٹون سے زیادہ زندہ نہ رہا - جب ایڈا سفر کی تکلیف برداشت کرنے کے قابل ہوئی تو وہان سے نکلکر شہر دیانا مین آپہونچی - اُسکی خفیہ بدکاری کا نتیجہ لوگون کی نظرون سے پوشیدہ رہا - فوسٹ کو ایڈا کے ساتھ مراسم الفت جاری رکھنا ضرور تھا - کیونکہ وہ اُسکے تمام بھیدون سے واقف تھی - اُسکا شیطان کے دام مین پھنسا ہوا ہونا - گھوارہ خانے کا فریبانہ حال - سب کچھ جانتی تھی - اور فوسٹ سے کامل درجہ کی محبت بھی رکھتی تھی - فوسٹ صرف

نفس پرستی کی نظر سے اُسے عزیز رکھتا تھا - اسی لیے تریزا کی اور اُسکی باہمی محبت مین کچھ کمی نہوئی
تھی - وہ ضرورتاً ایڈا کا تعلق جاری رکھنا چاہتا تھا نہ کہ دلی جوش سے - امیر ظرنین بھی ایڈا کے
چال چلن پر کچھ معترض نہوتا تھا بلکہ اُسے کچھ سروکار ہی نہ تھا - اُسکی غرض اسی قدر تھی کہ رفع
ضروریات کے لیے برابر روپیہ ملتا رہے - اب اس جملۂ معترضہ کے بعد ہم پھر ماہ مئی کی پہلی تاریخ
سنہ ۱۴۹۵ء سے قصہ شروع کرتے ہین - ابھی بیان کیا گیا تھا کہ جسدن کوہ وِسُووِیس کی آگ سے
نیپلس مین قیامت برپا ہو رہی تھی - اُسی دن ویانا مین چند واقعات گذرے - ایڈا اپنے خاص
کمرے مین بیٹھی ایک صندوقچے سے چند زیور نکال کر دیکھ رہی تھی - جو فوسٹ نے ہدیۃً دیے تھے
دفعتہً ایک لونڈی کمرے مین آئی - وہ بہت خوف زدہ ہو رہی تھی - اور چہرے سے گھبراہٹ
کے آثار پائے جاتے تھے -

لونڈی - (جسکا نام گرترُوڈ تھا) "سنگ مرمر کے بڑے ہال مین ایک عجیب وضع کا شخص آبیٹھا ہی
اور آپ سے ملنے کے لیے اصرار کرتا ہی"

ایڈا - (کو اپنے بھائی آٹو کا خیال آگیا) "مجھسے ملنے کے لیے؟ وہ کس قسم کا آدمی ہی؟"

لونڈی "پست قد - لاغر اندام - سُرخ لمبی ڈاڑھی رکھتا ہی جسمین شاید کبھی کنگھی پڑی ہی نہین"

ایڈا - (جسے یقین ہو گیا تھا کہ میرا بھائی نہین) "وہ مجھے دیکھنے کی خواہش نہ رکھتا ہوگا - مین
کسی ایسے بھوت کو نہین جانتی ہون - یقیناً تیری سماعت کا قصور ہوگا"

لونڈی "بیگم صاحبہ! مین غلط نہین عرض کرتی ہون - اُسنے دروازے کے قریب آکر ہمارے
آقا سے ملنا چاہا - مگر دربان نے کہدیا کہ وہ مکان مین موجود نہین ہین - اتنا سنکر وہ بدلحاظ
جبراً اندر گھس آیا اور ہال مین بیٹھکر کچھ کھانے کے لیے مانگا - جب نوکرون نے دینے سے
انکار کیا تو وہ فساد پر آمادہ ہو گیا - اسی عالم مین مین ادھر سے گذری تو دربان نے مجھے قریب
بلا کر پوری کیفیت کہ سنائی"

ایڈا - (برہم ہو کر) "تو تبھی مجھے تکلیف دینا چاہتی ہی - وہ دیو نما زشت رو بدلحاظ شخص مجھ سے

کیا کام رکھتا ہی؟ - ہمارے نوکرون مین کسی سے کہدے کہ اُسے باہر نکال دے -"
لونڈی "آپ نے آسانی کے ساتھ حکم تو دیدیا - مگر اُسکی تعمیل دشوار ہی - وہ ہاتھ مین ایک بڑا سا لٹھ لیے ہوے ہی - اور مین نے دیکھا کہ دامن کے اندر پستولین بھی چھپا رکھی ہین -"
ایڈا "کیا وہ مجھ سے ملاقات کرنے کا خواستگار ہوا؟ -"
لونڈی "جی ہان - بیگم صاحبہ! جب مین بے اجازت محل مین گھس آنے پر ملامت کرنے لگی اور کہا کہ آپ کو معلوم ہو تو خفا ہو جائینگی - تو اُسنے نہایت استعجاب سے پوچھا کہ ہمارے خداوند نے شادی کب کی؟ جب وہ بات معلوم کرائی گئی تو آپ سے ملاقات کرنے پر اصرار کر رہا ہی -"
ایڈا "تجھے ذرا سی بات کو طول دیکر بیان کرنے مین تو اچھی مہارت حاصل ہی - خیر مین خود اس بیہودہ شخص کے پاس جا کر دریافت کرونگی کہ مجھ سے کیا کام رکھتا ہی" اس نووارد سے میرے شوہر کی دوستی کیسی ہی - ایڈا کو بھی یہ دریافت کرنا منظور تھا - آخر وہ ہال مین آئی - اور ایک ایسے شخص کے مقابل ہوئی جسکی عمر اندازاً پینتالیس برس کی ہوگی - لباس بالکل بدقطع اور مکروہ تھا - اور صورت بھی لباس کے شایان تھی -
اجنبی شخص - (مغربی قاعدے سے ٹوپی پر ہاتھ رکھکر) "شاید آپ ہی میرے آقا امیر ظرمین کی بیوی ہین؟ -"
ایڈا "ہان تمہارا خیال درست ہی - مگر مین یہ جاننا چاہتی ہون کہ تم کون ہو؟ -"
اجنبی شخص "مین جو کچھ ہون وہ ہون - دوست یا دشمن - جیسا موقع بنے - مگر فی الحال دوست ہون - وہ باتین مین اور آپ کے شوہر مخفی طور پر کرینگے - مجھے یقین ہی کہ وہ مجھسے کمال اخلاق سے ملینگے بہ خلاف اسکے آپ جھڑک رہی ہین - میرا اُنکا قدیم یارانہ ہی - وہ کب واپس آئینگے؟ لیڈی صاحبہ! -"
ایڈا - (حقارت سے) "مجھے امید ہی کہ وہ جلد آکر تمکو دروازے کے باہر کر دینگے -"
اجنبی شخص "بیگم صاحبہ! مین نہین سمجھ سکتا کہ وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرینگے - باوجود

اسکے کہ مین آپ کی ایسی زیبا اندام لیڈی کے نازک دل کو سخت کلامی سے رنجیدہ کرنا۔ اور جواب مین ناملائم الفاظ سننا جائز نہ رکھنے کی وجہ تھے ۔۔۔۔۔۔“

ایڈا۔ ”بے ادب کم ظرف - نامعقول - سامنے سے دور ہو - ابھی چلا جا -“

اجنبی شخص ”ہان مین بھی یہی چاہتا ہون - مگر شام کو پھر واپس آؤنگا - اپنے شوہر سے کہیے گا کہ آپکا دوست شرمن ملاقات کے لیے آئیگا - وہ مجھے دیکھکر یقیناً بہت خوش ہونگے“

یہ کہکر شرمن ہال سے باہر نکلا۔

دربان - (دروازہ کھولتے ہوے) ”تمھارا آنا اسقدر موجب تفریح نہ ہوگا جتنا تم سمجھتے ہو - اسلیے آج شام کو آنے کے عزم سے باز رہنا بہتر ہوگا -“

شرمن - (دربان پر ایک لٹھ کا ہاتھ رسید کرکے) ”تو یون سمجھتا ہی! ہان؟ -“ دربان اُس ظالم اجنبی کو گالیان دینے لگا - مگر اُسنے کچھ خیال نہ کیا - اور کوئی دہقانی گیت گاتا ہوا سہولت کے ساتھ چلدیا - ایڈا اپنے شوہر کے واپسی کے انتظار مین بیقرار تھی - کیونکہ شرمن کے دوبارہ شام کے آنے کا خیال اُسکی خاطر کو پراگندہ کیے دیتا تھا - امیر ظرنین غروب آفتاب کے بعد گھر مین آیا - مگر اپنی معمولی روش پر شراب کے نشہ مین چور تھا -

دربان - (امیر ظرنین سے) ”بیگم صاحب آپ سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتی ہین - امیر صاحب ابھی جوے مین بہت روپیہ ہار آئے تھے مزاج بھی برہم تھا - دربان سے کہا ”اچھا“ اتنے مین ایڈا خود ایک لونڈی کو ساتھ لیے وہین آپہونچی - اور بکمال افسردگی کے ساتھ ظرنین سے کہنے لگی -

ایڈا ”بہت اچھا ہوا کہ ہم یہان ملے - کیونکہ مین اپنی لونڈی اور دربان کے روبرو ذلیل کی گئی ہون آپ دریافت کرلین - اور اس بات کا اقرار کرین کہ وہ پاجی (جسکا مین ذکر کرتی ہون) شام کو آئے تو آپ اُسکی اچھی طرح خبر لینگے -“

امیر ظرنین - (جو ایڈا کی تقریر کو سمجھا نہ تھا) ”کیا! تمھاری توہین کی گئی؟ -“

ایڈا ''ہان کیسی کچھ۔ اور وہ بھی ایک نااہل کمینے کے ہاتھون۔ جو شام کو پھر یہان آنے کے قصد سے واپس گیا ہی۔ وہ تو بڑے تیقن سے کہہ رہا تھا کہ آپ اُس سے نہایت خلوص کے ساتھ ملینگے۔''

امیر ظرنین ''وہ کون شخص ہی؟ اپنا کوئی نام نہ بتایا؟''

ایڈا۔ خداوند! اُسنے کہا کہ آپ اُسے شرمن کے نام سے بخوبی پہچان لینگے۔ اور وہ آپ کا بڑا دوست ہی۔''

ظرنین ''شرمن؟'' امیر ظرنین کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اور چشم زدن مین شراب کا نشہ ہرن ہو گیا۔

ایڈا ''جی ہان شرمن! کیا آپ اُسکو پہچانتے ہین؟''

ظرنین ''مین اچھی طرح جانتا ہون۔ ہاے اگر اُسکو نہ جانتا ہوتا تو کیا اچھی بات تھی۔ پھر تھوڑی دیر مین ہمت کو مستقل کرکے ایڈا سے کہا ''تم ڈرو نہین۔ وہ ہمکو کوئی نقصان نہ پہونچائے گا لیکن اُس سے ملنا ضرور ہی۔ اُسکے آتے ہی مخفی ملاقات کرنا ہوگی۔ مین سامنے والے کمرے مین منتظر رہتا ہون'' یہ کہا اور کوٹھری مین جاکے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔ صرف شرمن کا نام امیر ظرنین کے دل پر عجیب اثر کرنے لگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دونون کی باہمی دوستی سے کوئی مخفی راز متعلق ہی۔

پچیسوان باب ۲۵

شب عرس[1]

ایڈا اپنے شوہر کے حرکات سے متحیر ہو کر نقش دیوار بنگئی۔ شرمن کا نام سنتے ہی امیر ظرنین کے دل مین جو ہول سما گئی۔ اُس سے ایڈا نے جانا کہ کچھ فیہ ضرور ہی۔ وہ اسی خیال

---

[1] ولی پر جس نام ایک مقدس عیسائی عورت تھی جو ۷۷۹ء مین فوت ہوئی۔ اُسکو عیسائی ولی سمجھتے ہین اور غرہ ماہ مئی کو ہر سال اسکا عرس ہوا کرتا ہی۔

از بلاکیس ان سیکلو پیڈیا ——— ۱۲

مین کھڑی تھی کہ ان دونون کی دوستی آیا کچھ روپیہ یا کسی بدکاری کے معاملہ سے تعلق رکھتی ہے اسکو دریافت کرنا چاہیے۔

اسی مین گھنٹی بجی اور شرمن اندر آیا۔

شرمن ”ہان بیگم صاحب! فرمائیے کیا آپ کے صاحب ابھی تشریف نہین لائے ہین اگر آ گئے ہون تو مجھے جلد انکی حضوری مین لیجائیے مجھے بڑی تمنا ہے کہ اُنکے ساتھ ایک گلاس شراب پیون۔ خواہ وہ عمدہ ہو یا ناقص“

ایڈا۔ (تحقیر سے) ہمارے صاحب جنھین تم اپنا دوست کہتے ہو۔ وہان تمھارے منتظر بیٹھے ہین“

شرمن۔ (ایڈا کی طرف ترچھی نگاہون سے دیکھکر) ”وہ شیطان ہے۔ اُسے صاحب و حضور کہنا پڑا“

ایڈا۔ (غضبناک ہوکر) ”او گستاخ بیہودہ! یہ الفاظ میرے روبرو میرے ہی گھر مین کھڑا کہہ رہا ہے؟

(اس کمرے کا دروازہ کھول کر جسمین ظرنین پہلے سے بیٹھا تھا) میرے صاحب! کیا آپ اپنی چاہتی بیوی کی اہانت اس نالائق پاجی کے ہاتھون گوارا کرتے ہین؟“

ظرنین۔ (اپنے دوست سے ملنے کے لیے دوڑکر) ”ایڈا اسکی عادت ہی ایسی ہے۔ وہ کسی کی ہتک سے غرض نہین رکھتا (شرمن سے) میرے پیارے دوست! اندر آؤ“

شرمن ”ہان مین پہلے ہی سے جانتا تھا آپ مجھے نہایت خوشی سے لینگے۔ مگر یہ لیڈی صاحبہ مجھسے بالکل ہی برہمی او خصومت رکھتی تھین اگر مین اپنی زبان سے کام لیتا تو اُسکا ناز کبھی کا جبھی بند ہوگیا ہوتا“

ظرنین۔ (عاجزی سے) خاموش شرمن! خدا کے لیے“

ایڈا۔ (جسنے ظرنین کے عاجزانہ کلمات سنے تھے) ”جب آپ کو اپنے کامون سے فراغت حاصل ہو۔ اس مردود کے ان عجیب اطوار اور گفتگو کی وجہ مجھسے بیان فرمائیے“۔ یہ کہکر ایڈا وہان سے غضبناک ادا کے ساتھ چلی گئی۔ اُسکے نکلتے ہی ہنوز دروازہ بھی بند نہوا تھا کہ شرمن نے ظرنین سے مخاطب ہوکر کہا ”امیر صاحب! ہمین اس طرح ... کہ ... سکے

بیہودہ پن کی سزا دینا چاہیے۔" یہ فقرہ ایڈا نے بھی سُن لیا۔ اور کمرے مین پہونچ کر لونڈی کو بلا کر کہا "شرمن کے جاتے ہی مجھے اطلاع دی جائے۔" ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ لونڈی دوڑی ہوئی آئی۔

ایڈا "کیا وہ دفع ہوا؟"

لونڈی "جی نہین! ہمارے آقا آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہین۔"

ایڈا "اچھا یہین بلا لاؤ۔" لونڈی واپس گئی۔ اور چند منٹ مین ظرنین ایڈا کے پاس آیا۔

ایڈا "آج کے تعجب خیز حالات کی مفصل کیفیت بیان کرنے کے لیے آپ بھی اسی قدر بیقرار ہونگے جسقدر مین سننے کے لیے بیتاب ہو رہی ہون۔ یہ بات سمجھ مین نہین آتی کہ ایک نامعقول شخص ہمارے ہی گھر مین مقابل ہو کر ہمین ذلت دے رہا ہے اور آپ اُلٹے اسکی معذرت اور چاپلوسی کرتے ہین۔ جیسے کوئی حقیر ملازم اپنے جابر آقا سے کرتا ہے!"

ظرنین "مین اس بارے مین تم سے کچھ کہ نہین سکتا۔ لیکن تمھاری تشفی کے لیے اتنا اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا سوال (جو ابھی کہونگا) پورا کر دو تو شرمن یہان پھر کبھی اپنی صورت نہ دکھائے گا۔"

ایڈا۔ (سختی سے) "وہ کون سوال ہے۔ آخر معلوم تو ہو!"

ظرنین "مجھے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اسوقت ایک حبہ بھی میرے پاس موجود نہین۔"

ایڈا "کیا شرمن ابتک یہین ہے؟"

ظرنین "ہان۔ ہے۔ وہ کچھ روپیہ طلب کر رہا ہے۔ میرے پاس کچھ نہین کہ دے کر ٹالون تمھین فوسٹ کے ذریعہ سے لیکر اسوقت میری مدد کرنا ہوگی۔"

ایڈا "حضور! کیا مین یہ سمجھون کہ کوئی نہایت دل آزار اور مخفی راز اُس شخص سے راہ و رسم جاری رکھنے پر آپ کو مجبور کر رہا ہے۔ جسنے ایک سے زیادہ مرتبہ آپ کی عورت کو آپ ہی کے روبرو ذلیل کیا ہے؟"

ظرنین "میری عورت؟ (حقارت سے) مین کبھی قبول نہ کرونگا۔ خدا کے روبرو تم میری

بیوی نہین ہو۔ گو عام لوگ کہا کرین۔"

ایڈا۔" خداوند! آپ بھول گئے کہ ہمارے ہاتھ گرجا مین ملائے گئے تھے؟۔"

ظرنین۔" ہان ہاتھ تو ملائے گئے۔ مگر دل نہین مل سکے۔ مین نے تم پر کبھی خاوندی حقوق جتائے ہین۔ اب وہ شروط تمھین یاد دلاتا ہون جسپر ہمارا نکاح ہوا۔ مین تمھارے مخفی رازون کے دریافت کرنے کا کبھی طالب نہ ہونگا۔ اور تم بھی میرے بھیدون کی نسبت پوچھنے کا حق نہین رکھتین

ایڈا۔" ایسا ہو تو جانے دیجیے۔ اب مین روپیہ دے نہین سکتی۔ اسوجہ سے کہ وہ کس کام کے لیے ہی مجھے نہین معلوم۔"

ظرنین۔" ہوشیار ایڈا۔ تم جو کچھ کرتی ہو سوچ کر کرو۔ تاکہ آیندہ پچھتانا نہ پڑے۔ شرمن مجھ سے تقاضا کر رہا ہی اور مجھے انکار کی جرأت نہین۔ اُسکی ادائی کا سامان کرو تو پھر وہ کبھی نہ آئیگا۔ اگر تمنے بالکل ہی نہ مانا تو مجھے وہی ایک تدبیر عمل مین لانا پڑیگی۔"

ایڈا۔ (اضطرابی سے) "وہ کون تدبیر حضور!"

ظرنین۔" سو یہ کہ نوسٹ سے مین خود مانگون۔"

ایڈا۔" اگر وہ بھی خالی جواب دیدے تو کیا کیجیے گا؟۔"

ظرنین۔" اس صورت مین کسی یہودی سے قرض لینا ضرور ہی۔ لیکن وہ میری تمام زندگی کے ہر پر روپیہ دے گا۔"

ایڈا۔" آپ بہت بے باک ہین۔ غالبا کسی جرم عظیم کے مرتکب ہوے ہین۔ اور شرمن وہ بھید جانتا ہی۔ اسی سبب آپ اُسکی اس درجہ خاطر و مدارات کرتے ہین۔"

ظرنین۔" جرم؟ کیا ایڈا جولیڈی تریزا کی ایک ادنی خادمہ تھی مجھے مجرم کہنے کی جرأت کرسکتی ہی گو درحقیقت مین مجرم بھی ہون۔ تم بھول گئین؟ وہ بچہ جو تمھین نوسٹ سے ـــــــ

ایڈا۔ (گھبرا کر)" بس بس۔ خداوند! ہمکو ایک دوسرے کی نسبت ملامت کرنا زیبا نہین۔ یہ کنجی لیجیے اس مخفی الماری مین بے شمار روپیہ ہی جسقدر ضرورت ہو لے لین۔ مگر اتنے بندوبست

کی امیدوار ہون کہ وہ پھر کبھی آکر ہمین تکلیف نہ دے"۔ ظرزین نے کنجیان لیکر الماری سے روپیہ نکال لیا۔ اور باہر آیا۔ تھوڑی دیر مین لونڈی آئی اور کہا کہ شہر مین چلا گیا۔ ایڈا نے اپنی ملازمہ کو رخصت کیا۔ اور دل مین یہ کہکر کہ "وقت قریب آگیا" اُٹھی۔ اور آپ بھی کچھ روپیہ اسی الماری سے لیا۔ اور برقع اوڑھ کے محل سے باہر نکلی۔ بہت سی تنگ تاریک غلیظ گلیون سے چلنے لگی۔ تھوڑی تھوڑی دور از مین ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھ لیتی تھی تاکہ دل کو یقین ہو کہ ٹھیک رستہ جا رہی ہون۔ آخر ایک مکان کے دروازے پر کھڑی ہوئی جو بظاہر نہایت ہی نجس معلوم ہوتا تھا۔ نیچے کے دریچے بند تھے مگر اوپر کی کھڑکیون سے دھیمی روشنی مقابل کے عمارت کی دیوارون پر پڑ رہی تھی۔ ایڈا نے اُس کم حیثیت مکان کے دروازے پر دستک دی۔ بہت دیر تک کچھ جواب ہی نہ ملا۔ یہ بھی مکین کی عادت سے بخوبی واقف تھی۔ لہذا خاموش کھڑی رہی۔ خیر۔ دروازہ بہت ہوشیاری سے کھولا گیا اور ایک بُڑھیا جسکے بال برف کیطرح سفید اور چہرہ مُردے کے مانند زرد تھا۔ ہاتھ مین چراغ لیے ہوے آئی۔ ایڈا اُسکے نام سے پکار کر اندر پہونچی۔ دروازہ بند کر لیا گیا۔ بُڑھیا اُسکو ہمراہ لیکر زینے کی راہ سے ایک کشادہ کوٹھری مین گئی۔ اس حجرے کے اندرونی کیفیات سے ہم ناظرین کو واقف کرا دینا چاہتے ہین۔ ایک کونے مین الماری رکھی تھی جسکا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ طاقون مین بد وضع شیشیان تھین۔ اور میز پر قرع انبیق۔ اور دوسرے چند دوا سازی کے آلات رکھے ہوے تھے۔ سنگ مرمر کا ہاون مع دستے کے محراب مین تھا۔ چولھے کا مُنھ آئینہ سے ڈھنپا ہوا تھا دوسرے کونے مین ایک لکڑی کا پنجرہ دھرا تھا جسمین چند خرگوش پھر رہے تھے۔ پنجرے کے قریب ہی ایک بڑا صندوق تھا۔ جسکے اوپر والے تختہ پر بے حساب روزن بیگے گئے تھے۔ وہان کی ہوا مین صرف دواؤن ہی کی بو تھی۔ ایک اور الماری جو دیوار مین لگی تھی۔ اُسمین بڑے بڑے شیشون کے اندر ایسی چیزین تھین جو علم تشریح کے جاننے والے کو زیادہ مرغوب ہون ان شیشون کے مُنھ کپڑے اور

موم سے بند کیے گئے تھے۔ ایک مین ایک مہیب شکل کا بچہ تھا۔ جسکے دو جسم اور ایک سر تھا۔ دوسرے شیشے مین ایک اور بچہ تھا۔ جو نیچر کے کھیل کا سچا نمونہ کہا جا سکتا ہی اُسکی کھوپری حد سے زیادہ بڑی تھی۔ تیسرے مین ایک کالا مہیب شکل کا سانپ تھا۔ چوتھے مین عجیب و غریب وضع کے مینڈک تھے۔ پانچوین مین آدمی کا دل تھا۔ جسمین چاندی کی سلاخ چبھوئی ہوئی تھی۔ باقی اور شیشے جنکی تعداد قریب بیس کے ہوگی سب مین اُسی قسم کی وحشت انگیز چیزین بند تھین۔ اُس الماری کے نیچے لکڑی کا ایک طاقچہ تھا جسمین موم سے بنے ہوے انسان کے کل اندرونی اعضا رکھے ہوے تھے جیسے دل۔ جگر۔ گردہ۔ دماغ وغیرہ وغیرہ۔ اور انپر اس خوبی سے رنگ چڑھایا گیا تھا کہ بالکل اصلی معلوم ہوتے تھے۔ اور ایسا نظر آتا تھا کہ گویا ابھی وہ کسی آدمی کے جسم سے نکالے گئے ہین۔

اب اس بڑھیا کے بارے مین چند الفاظ کہکر ہم اپنا قصہ شروع کرینگے۔ اُسکا قد معمولی عورات کے قامت سے بہت بڑھا ہوا تھا۔ گو عمر ستر برس سے کچھ متجاوز ہی ہوگی۔ لیکن قد مین کسی طرح کی خمیدگی نہ پیدا ہوئی تھی۔ جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اُسکی عمر آسودگی سے گذری ہی۔ آنکھین اودی تھین۔ اور کبھی اس شخص کے چہرے سے نہ ہٹتی تھین۔ جس سے وہ بات کیا کرتی تھی۔ وہ اٹلی کی رہنے والی تھی۔ اور اسکا نام فانشی نا تھا۔

بڑھیا۔ (ایڈا کو اندر لے جاکر) "بیٹھ بیٹی! مین تیری کیا خدمت بجا لاؤن بیان کر!۔"

ایڈا "بڑی بی مجھے ایک ایسے زہر کی ضرورت ہی جسکی تاثیر دیر مین ہو اور اثر ہونے کے بعد کسی کے دل مین گمان نہ ہونے پائے۔"

بڑھیا "مین ایک قسم کا عرق تجھے دیتی ہون جسکے چھ قطرے کسی کی جان لینے کیلیے کافی ہین"

ایڈا۔ (اضطراب سے) "کتنی مدت مین اسکا اثر ہوگا"

بڑھیا۔ "چھ ہفتے!۔"

ایڈا "یہ عرصہ بہت کم ہی۔ ایک صحیح و سالم آدمی کے اسقدر جلد مرض الموت مین گرفتار ہونے سے لوگون کو گمان کرنے کا موقع ملیگا۔ علاوہ برین اس زہر کے استعمال مین ایک بہت بڑے ہوشیار

اور ذی عقل شخص کو دھوکا دینا ہو گا۔

بڑھیا۔ کیا یہ کسی مرد کے لیے ہی؟۔"

ایڈا "نہین۔ عورت کے لیے۔ جو ایک ایسے مرد کی بیوی ہی کہ وہ ہر کسی سے بہت جلد بد گمان ہو جاتا ہی۔ اگر اُسکو معلوم ہو جائے کہ مین ہی اس خطاے عظیم کی مرتکب ہون۔ تو مجھسے بہت بُری طرح پیش آئے گا۔

بڑھیا۔ (جو موقع پر کسی کی خوشامد کرنا اچھی طرح جانتی تھی) "ہان مین سمجھ گئی۔ تم کسی عورت کو مارنا چاہتی ہو۔ اسطرح کہ تمھاری ان کارروائیون سے اُسکا مرد بے خبر رہے۔ اور دیکھنے والون کو فطرتی موت کا یقین ہو۔

ایڈا "بس تم ٹھیک سمجھین۔ یہی میرا مطلب ہی۔ کیا تم اس بارے مین کچھ میری مدد کر سکتی ہو؟"

بڑھیا "مین نے جو آگے تمھین اسی قسم کی دوا دی تھی وہ ——————"

ایڈا۔ (پریشان ہوکر) "خیر اسکا ذکر جانے دو۔ دیکھو یہ تھیلی سونے سے بھری ہوئی ہی۔ لیکر اسکے بدلے کوئی اچھی سی دوا مجھے دو۔"

بڑھیا "ہان بیشک دونگی۔ مجھے ابھی ایک دوا ایسی یاد آئی ہی جو بتدریج موت کا سبب ہوگی بیمار خود جان سے بیزار ہوتا جائیگا۔ اشتہا رفتہ رفتہ کم ہو جائیگی۔ مگر ظاہر مین کسی بیماری کے آثار دکھائی نہ دینگے۔ جب یہ دوا کوئی کھائیگا۔ تو پھر اُس زہر کا توڑ کسی انسان سے ممکن نہین۔ اور کوئی ایسی چیز بھی نہین۔ جسکے ذریعے سے اس دوا کے جسم مین ہونے کا امتحان کیا جا سکے۔"

ایڈا۔ (خوشی سے) "مین ایسی ہی دوا چاہتی ہون۔ اگر بیمار ایک سال کے عرصے مین مرے تو کوئی مضائقہ نہین۔

بڑھیا "اچھا ایسی ہی دوا لو۔ مگر یہ بتاؤ کہ دوا بننے تک تم یہین ٹھہر سکو گی؟۔"

ایڈا "ہان۔ ذرا مین بھی اس دوا کے بنانے کی ترکیب دیکھ لون۔" بڑھیا اپنی جگہ سے اُٹھی اور الماری سے چند شیشیان لاکر میز پر رکھین۔ اور ہر ہر شیشی سے کچھ دوا ناپ کر ایک مرکب

عرق تیار کیا۔ اُسکے بعد پنجرے کے قریب جا کر ایک خرگوش پکڑ لائی۔

بڑھیا "یہ خرگوش آج ہی شب کو چند تجربے حاصل کرنے کیلیے منگوائے گئے ہین۔ (وہ صندوق کھول کر جسکے ڈھکنے پر روزن بنے تھے) اسمین بھی کچھ جاندار مخلوق ہی جو میرے بہت کار آمد ہی۔"

ایڈا دیکھنے کے قصد سے صندوق کے قریب گئی۔ اور ساتھ ہی گھبرا کر پیچھے پانون اُلٹ آئی۔ ایک بانات کے ٹکڑے پر چند عجیب قسم کے سانپ ایک رشتہ مین بندھے ہوے پیچ کھارہے تھے اور اُنکی آنکھین خوب روشن تھین۔ بڑھیا ایڈا کے خوف کھانے پر بے ساختہ ہنس پڑی۔ اور سہولت و اطمینان سے صندوق مین ہاتھ ڈال کر چند سانپون کو باہر نکالا۔ وہ پھنکارتے ہوے اُسکے ہاتھون سے لپٹ گئے۔

ایڈا "بس اب اس مہیب کام کو موقوف کرو۔ اور ان سانپون کو دور پھینک دو۔"

بڑھیا "کوئی خوف کی بات نہین۔ یہ مجھے کچھ نقصان نہین پہونچا سکتے۔ یہ کہکر سانپ اُس صندوق مین رکھکے ڈھکنا بند کر دیا۔

ایڈا۔ (سنبھلکر) "کیا یہ زہریلے نہین ہین؟"

بڑھیا "اِنکے مُنھ کا زہر بہت کام آتا ہی۔ اور آج سونے کے قبل سب کا زہر نکال لونگی مین نے انھین ہاتھ لگانے کے آگے ایک عرق اپنے ہاتھون پر ملا تھا جسکی تاثیر یہ ہی کہ سانپ ڈسنے نہین پاتا" بڑھیا پھر دوا بنانے مین مصروف ہوئی۔ ایک چوکی پر بیٹھکر خرگوش کو زانو مین دبایا اور کسی دوا کے چند قطرے اُسکی حلق مین ڈال کر نیچے چھوڑ دیا۔ کچھ دیر تک تو وہ بے زبان جانور اِدھر اُدھر کودتا پھرا۔ بعد وہ پھرتی اور تیزی جاتی رہی اور اُسکی حالت ردی ہونے لگی۔ یہانتک کہ وہ مر گیا۔ بڑھیا کو تجربۃً معلوم ہوا کہ وہ زہر دیے جانے کے سولہ منٹ بعد مرا۔

بڑھیا۔ اِس تجربے سے دوا کی قوت کا اندازہ معلوم ہو گیا۔ یہ ابھی بہت قوی ہی۔ آپ چولھے سے ذری دور بیٹھیے! ایڈا ہٹ گئی۔ بڑھیا نے اُس دوا کو ایک آہنی برتن مین ڈال کے

آگ پر رکھا۔ اور کوٹھری کا دروازہ کھولدیا۔ تاکہ زہریلہ دھوان اچھی طرح خارج ہو جائے۔ اور اپنے منھ پر آئینہ رکھکر چولھے کے قریب آگ روشن کرنے لگی۔ ایڈا نہایت غور و تعجب سے کل کارروائیان دیکھ رہی تھی۔ آگ کی روشنی آئینہ سے بڑھیا کے منھ پر پڑکر عجیب وحشت ناک شکل دکھائی دینے لگی۔ اُسکی صورت بعینہ ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے قبر سے نکالے ہوے مردے کی ہوا کرتی ہی۔ ایڈا سی دلیر عورت بھی جو باوجود کم سنی کے ایسے ایسے گناہون مین اپنے آپ کو مبتلا کرنے پر آمادہ ہوئی تھی اس مہیب شکل کو اپنے روبرو کھڑی دیکھکر گھبرا گئی۔ اور اُسطرف سے نظر پھیر کر اپنے دائین بائین دیکھنے لگی۔ وہ الماری جسمین مہیب صورتین رکھی ہوئی تھین۔ وہ طاقچے جنمین زہر قاتل موجود تھے۔ وہ صندوق جسمین زہریلے زندہ سانپ بند تھے۔ وہ اعضاے انسانی جو تازے نظر آتے تھے۔ اور وہ ڈراونی شکل جو چولھے کے پاس کھڑی تھی ان سبھون نے ایڈا کے دل پر ایسا خوف طاری کردیا کہ وہ سرتاپا کانپنے لگی۔ اسی عالم مین زہریلے برتن سے دھوان نکلکر اسکے دماغ پر اثر کر گیا۔ اور وہ بیہوش ہوگئی۔ عین بیہوشی مین صدہا وحشت خیز تماشے نظر آنے لگے۔ کبھی معلوم ہوتا تھا کہ تمام حجرہ مہیب شکلون سے بھر گیا ہی۔ اور اس صندوق سے سانپ نکلکر تمام جسم کو لپٹ گئے ہین یا ایک شخص جسکے بدن پر گوشت اور پوست کا نام نہین اسپر حملہ کر رہا ہی۔ غرض ایڈا کو بے خودی ہی مین ایسے حالات نظر آرہے تھے کہ دفعتہً بڑھیا نے قریب جاکر آہستہ سے کہا "تیار ہی" وہ ایک چیخ مار کر ہوشیار ہوئی۔ اور پھر وہی آواز کانون مین آئی "تیار ہی" ایڈا نے جانا کہ وہ ایک وحشت انگیز خواب تھا۔ کیونکہ جب بیدار ہوکر ادھر اُدھر دیکھا تو بڑھیا سامنے کھڑی تھی

ایڈا۔ "مین کتنی دیر تک سوتی رہی؟"

بڑھیا "کامل ایک گھنٹہ۔ اس زہریلے دھوئین نے تمھین بیہوش کردیا۔ مگر ہوش مین آنے کے بعد کیون چیخ اُٹھین؟"

ایڈا۔ (جسکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے) "آہ مین نے ایک بڑا ہی ہیبت ناک

خواب دیکھا ہی۔"

بڑھیا۔ آج "وال پرجس" کی شب ہی۔ شیاطین رات بھر پھرا کرتے ہین۔ اور برے خواب دیکھنا بھی کوئی عجیب بات نہین۔ کیونکہ آج کی رات ہی ایسی ہی۔"

ایڈا" مین ایسے مہمل اعتقادون کی پابند نہین ہون۔ مگراتنا البتہ چاہتی ہون کہ بار دیگر ایسے خواب نہ نظر آئین۔ کیا دوا تیار ہوگئی؟"

بڑھیا۔ (ایک دوا کی شیشی ایڈا کے ہاتھ مین دیکر) "یہ لو اس دوا کے چھ قطرے اگر کوئی پی جائے تو بتدریج اثر ہونے لگے گا۔ اور وہ ایک سال بعد مریگا۔ دوا بدمزہ بھی نہین ہی۔ کھلانے مین کچھ دقت نہ ہوگی۔

ایڈا" بس مین یہی چاہتی تھی۔ (تھیلی دے کر) اسے قبول کرو!" بڑھیا نے شوق سے لی اُسوقت اُسکے چہرے پر کچھ تازگی اور رونق پائی جانے لگی۔ ایڈا شیشی کو بغل مین دبائے ہوے بڑھیا سے رخصت ہوکر اپنے محل کو واپس آئی۔

چھبیسوان باب

مصور

دوسرے دن علی الصباح ایک نوجوان مصور شہر ویانا کے ایک غریب گھر مین اپنے کوچ سے اُٹھا اور جلدی سے کپڑے پہن لیے۔ طاق سے ایک سوکھا ہوا پارہ نان۔ پانی کا سبوچہ۔ اور چند پنیر کے ٹکڑے اُٹھا کے ناشتہ کیا جب وہ بے تکلف غذا تمام ہوگئی تو وہ پھر اپنی کرسی پر بیٹھکر دل مین کہنے لگا "آب و نان۔ دونون کا خاتمہ ہوگیا۔ پانی کسی نہر سے بھر لے سکتا ہون۔ مگر روٹی کے لیے کیا تدبیر کرون؟ وہ تو کچھ درختون پر نہین لگی ہی کہ توڑ لون۔ پیسہ دیکر خریدنا چاہیے۔ میرے پاس تانبے کا ایک ٹکڑا بھی نہین جسپر شاہی مہر ہو۔ اس عظیم الشان شہر مین جہان لوگ حصول زر کے لیے دور دراز ملکون سے فراہم ہوتے ہین

مجھ غریب کو قوت بھی میسر نہین آتا - بیشک یہ میری شومی طالع ہی - ہاے ! مال و دولت کی مجھے کچھ حرص تو ہی نہین - ستر رمق جس سے اپنی جان بچا سکون ملتا رہے تو بھی میرے لیے کافی ہو - لیکن وہ تصویر فروش یقین دلا رہا ہی کہ مین یہان زندگی بسر کر سکونگا - کم سے کم ایک مہینہ تو ضرور کسی تصویر کے تیار کرنے مین صرف ہوگا - اس مدت تک مین فاقہ کشی کسطرح کرون ؟ اپنی بن اڈا کے پاس تو جانے سے رہا - گو بھوک پیاس کی مصیبت سے جان پر بھی بنجائے - مگر اُسکے پاس جانے کا نام نہ لونگا - اُسکی ناجائز دولت اُسی کو مبارک رہے ــــ یہ خیال بہت کوفت کیلئے تیار ہو کہ مین کس تدبیر سے روپیہ پیدا کر کے اپنی جان بچاؤن ؟ - خیر اپنی تصویر کا ایک نقشہ تو کھینچ لون - اور اُس تصویر فروش کو دکھلاؤن تو شاید وہ کچھ روپیہ بطور بیعانہ دے نکلے - اس امید سے جرأت حاصل کر کے (کم بخت ہی وہ دل جسمین امید خوشی کی امنگ نہ پیدا کر سکے) نوجوان مصور ایک ناتمام تصویرون کے مرقع کو اُٹھا کر مسرت کی نگاہون سے دیکھنے لگا اُن تصاویر کے تیار کرنے مین [illegible] لگتے تھے - بلکہ بعض دفعہ دن بھر کی محنت کے علاوہ شب کا بہت حصہ بھی اسی کام مین گذرا کرتا تھا - اور کھانے کو وہی سوکھی روٹی کے ٹکڑے یا کبھی جنگلی میوے نصیب ہوتے تھے وہ اسوجہ سے تصویرون کو جلد ختم کرنا مناسب نجانتا تھا کہ ضرورت کے وقت جلد تمام کر کے بیچنے پر بالکل ہی کم دامون کو بکیگی - ایک تصویر کو وہ پوری ہنرمندی اور کاریگری سے تیار کر رہا تھا - اسی لیے جب کبھی اُسکے دیکھنے کی نوبت آتی تھی - تو دل مسرور اور شگفتہ ہو جاتا تھا -

مصور - (دل مین) یہ تصویر کامل ہونے کے لیے ایک مہینا درکار ہے - اور مین آٹھ دن بھی بسر نہین کر سکتا - آخر کیا کرون ؟ نہ تو میرے پاس ایک حبہ ہی - نہ کوئی ایسا دوست رکھتا ہون - جو اس گاڑھے وقت کام آئے -

ایک آواز - (مصور کے پیچھے سے) "کوئی دوست نہین ؟ یقیناً کوئی نہ کوئی ہوگا ہی -"

مصور نے پلٹ کر دیکھا تو ایک سن رسیدہ شخص جسکی سفید اور لمبی ڈاڑھی سینے پر لٹک رہی ہی قریب کھڑا ہوا ہی -

بوڑھا۔(مسکراتا ہوا) "تم ان تصویرون کے دیکھنے مین اسدرجہ محو ہورہے تھے کہ میری دستک کا بھی خیال نہ کیا۔اسلیے مین نے اندر آنے کی جرأت کی۔"

مصور۔"کیونکر آسکے؟ دروازہ تو مقفل تھا!۔"

اجنبی بوڑھا۔"نہین۔قفل نہین لگا تھا" یہ کہکر دروازے کیطرف بڑھا اور اُسکو کھول دیا۔"

مصور۔(دروازہ بند کرکے) "مین نے غلطی کی رات کو سونے کے قبل شاید بند کرنا بھول گیا تھا"

جناب والا سچ تو یون ہی کہ ہم سب کے سب تکبر کے دام مین گرفتار ہین۔"

اجنبی بوڑھا۔(حقارت سے) "تکبر؟" کیا تم اپنی غربت سے شرماتے ہو۔اور کیا تم اسکے تدارک کی سعی کرسکتے ہو؟ کیا رنج فاقہ کشی سے نجات پانے کے لیے محنت شاقہ نہین اُٹھاتے ہو؟ یہی غرور و نخوت انسان کو نیک کامون کے کرنے سے اُسوقت بھی باز رکھتے ہین۔جب وہ افلاس کے ہاتھون مر رہا ہو مجھسے تکبر کا بیان نہ کرو۔اتنا خیال کرلو کہ اگر تمام لوگ تونگر و مستغنی ہی پیدا ہوتے تو دنیا کا کارخانہ چل بھی سکتا؟۔اگر تم غریب نہ ہوتے اور تمھارے پاس ضروریات زندگی کے قابل کچھ مال ہوتا تو مین نے تمسے آج ملاقات نہ کی ہوتی۔

مصور۔(تعجب سے) "میری غربت اور افلاس سے آپ کیونکر واقف ہوے؟۔"

بوڑھا۔(ترش رو ہوکر) "مین اچھی طرح جانتا ہون۔کیا تم اپنے موجودہ افلاس کا انکار کرسکوگے؟" یہ کہکر بوڑھا مصور کے بوسیدہ پلنگ ٹوٹی ہوئی کرسی اور اُسکے میلے کچیلے کپڑون کو دیکھنے لگا۔"

بوڑھا۔"بتاؤ! کیا تم کہسکتے ہو کہ مین مفلس نہین ہون؟۔"

مصور۔(آبدیدہ ہوکر) "مین ہرگز نہین کہسکتا کہ افلاس مین مبتلا نہین ہون۔

بوڑھا۔اچھا۔اس تصویر کے تیار کرنے کے لیے اور کتنے دن لگینگے؟۔"

مصور۔(آنسو پونچھ کر) "پورے تیس دن۔

بوڑھا۔"کیا تیار ہونے کے بعد اسکو بیچوگے؟۔"

مصور۔ "جی ہان! میرا یہی قصد ہی۔"

بوڑھا۔ "وہ تصویر فروش جو قریب گلی مین رہتا ہی۔ اسکی تمھین کیا قیمت دیگا؟"

مصور۔ (بوڑھے کو تعجب سے دیکھکر) "اُس سے معاملہ رکھنے کا حال آپ کو کس طرح معلوم ہوا؟"

بوڑھا۔ "فرض کرو کہ اُس تصویر فروش سے مجھسے ملاقات ہوئی۔ اور یہ بھی فرض کیا جائے کہ علم مصوری سے مجھے دلچسپی ہی۔ اُسکے ہان جانے پر اُسنے مجھے تمھارا پتا بتا دیا۔ اور تمھاری شکستہ حالی اور غربت کا قصہ بھی کہ سنایا۔ کیا اس صورت مین مجھے تمھارے کل حالات سے واقفیت ہونا کوئی عجیب بات ہی؟"

مصور۔ "اگر مین ان تمام باتون کو خیال کرون تو بیشک اپنے ناچیز مکان کی عزت افزائی کا سبب سمجھتا ہون۔"

بوڑھا۔ "تمنے اس حجرے کو ایک حقیر مکان کہا۔ اور درحقیقت ہی بھی ایسا ہی۔ مگر آیندہ تم یہان نہ رہوگے!" جب بوڑھے نے یہ الفاظ نہایت جوش اور امید دلانے والے لہجے مین کہے تو نوجوان مصور کے زرد چہرے پر خوشی دوڑ گئی۔

بوڑھا۔ "تمھین اپنی لیاقت کے بموجب ظاہری حالت کو بھی درست کرنا چاہیے" یہ فقرہ سنکر اپنی کھینچی ہوئی تصویر کو کمال مسرت سے دیکھنے لگا۔ بوڑھے کی باتون سے یقین ہو گیا تھا وہ بھی مصوری مین دخل رکھتا ہو۔ ایسے شخص کی تعریف مصور کے دلی جوش کو ابھار رہی تھی بوڑھے نے قیافہ سے پہچان لیا کہ مصور اپنے کمال پر در پردہ ناز کر رہا ہی۔

بوڑھا۔ "بیشک تم عمدہ لیاقت رکھتے ہو۔ تمھارے ہاتھ کا کھینچا ہوا مجموعہ تصاویر تمھاری لیاقت کا ثبوت دے رہا ہی۔ خیر۔ مین اس مجموعہ کی قیمت ٹھہرانے کے لیے آیا ہون۔ کیا تم دو ہزار کرون کی قیمت پر وہ مجھے دوگے؟" مصور دل لگی سمجھا۔ اور کہا "آپ باوجود میری غریبی اور خستہ حالی کی واقفیت کے اسطرح کی دل لگی جو کرتے ہین؟" —————— "اُسی وقت

بوڑھے نے ایک تھیلی روپیہ کی مصور کی جانب پھینک کر کہا "آدھی قیمت یعنی ایکہزار کرون اسمین ہی- یہ لطور بیعانہ قبول کرو" مصور اُسکے قدم پر گر پڑا- اور سمجھا کہ یہ بوڑھا خدا کی طرف سے میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہی- بوڑھا کنایۃً ہنسنے لگا- اور کہا- ای نوجوان! تونے کیون اپنا سر ایک حقیر بندے کے روبرو خم کیا ہی؟ انسانی شکل مین کوئی ایسا نہین جو قابل پرستش ہو- دو ہزار کرون قیمت منظور کر دبیعانہ اُٹھالو!-"

مصور "آپ کی نوازش میری حیثیت اور میرے اندازے سے کہین زیادہ ہی- اسقدر بڑھکر کہ مین شبہہ کرتا ہون کہ آیا اُسکو قبول کرون یا نہ کرون"

بوڑھا- ہرگز شک وشبہہ کو دل مین راہ نہ دو- وہ روپیہ تمھین زیادہ معلوم ہوتا ہی- حالانکہ میرے پاس کچھ چیز نہین رکھتا- وہ مجموعہ جب مکمل ہو جائے مجھے دیدینا- راضی تو ہو؟ مین اب ایک اور بات تمسے کہنا چاہتا ہون- جو نہایت ضروری ہی- مین نے جو کچھ تم پر تھوڑا بہت احسان کیا ہی- اُسکے صلہ مین میرا ایک اور مدعا برلاؤ؟-"

مصور- (جو بوڑھے کا نہایت ممنون ہو رہا تھا) "یہ آپکے فرمانے کی بات ہی- اب نہین- آیندہ بھی ہمیشہ کے لیے آپکے واجب التعمیل ارشاد کی بجا آوری کو بسروچشم حاضر ہون-"

بوڑھا "تمھاری تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ تم ابھی ناتجربہ کار اور نادان ہو- میرا نام تک نہین معلوم اور کہتے ہو کہ ہمیشہ تمھارے تابع فرمان رہونگا- اچھی کہی واللہ! خیر- جانے بھی دو- مجھے ایک ضروری امر مین تم سے کچھ گفتگو کرنا ہی- مین کرسی پر بیٹھتا ہون تم پلنگ پر جا بیٹھو تاکہ سہولت و اطمینان سے بات چیت کی جائے- یہ کہکر خود کرسی پر بیٹھ گیا- مصور بھی بوڑھے کی خواہش سے پلنگ پر بیٹھا- بعدہ بوڑھے نے کہنا شروع کیا-

---

ستائیسوان باب

بدرقہ

بوڑھا - میرے نوجوان دوست! مین پہلے تو یہ کہنا چاہتا ہون کہ تمھارے خاندان کے چند خفیہ حالات سے مجھے بخوبی واقفیت حاصل ہی - یہ اسلیے کہنے کی ضرورت ہوئی کہ تم مجھپر پورا اعتماد کرو - مین نے پہلے ہی تمھاری خاص حالت کی نسبت صاف صاف کہہ دیا ہی -''

مصور ''ہان بے شبہہ آپ واقف ہونگے - اور جاننے ہی کے سبب اسقدر نوازش فرمائی -''

بوڑھا ''خیر گو تم یہان کسی اور نام سے مشہور ہو - مگر مین ٹھیک طور پر جانتا ہون کہ تمھارا اصلی نام ''آٹو'' ہی -

آٹو - (حیرت اور تعجب سے) ''خدا کی پناہ! کس شیطان نے آپ سے یہ بات کہی ہی؟ -''

بوڑھا - (مسکراکر) ''میری تقریر مین خلل انداز نہ ہو - تم جانتے ہو کہ تمھاری بہن ایڈا اور فوسٹ مین کیا بھید ہی -؟

آٹو - (جلدی سے) ''مین نے اُس سے مقابلہ کرنا چاہا - اور کیا بھی -''

بوڑھا ''مگر فوسٹ نے تمھین پہلے ہی حملے مین تمھین بے ہتھیار کر دیا تھا -''

آٹو ''تاہم مین نے بزدلی ظاہر نہ ہونے دی - اُسوقت مین بہت تھکا تھا - اور بھوک پیاس نے بھی عاجز کر دیا تھا -''

بوڑھا ''مجھے سب معلوم ہی - فوسٹ نے اس اقرار پر تمھین جان سے چھوڑ دیا کہ آیندہ کبھی اُسکے یا ایڈا کے باب مین کچھہ دخل نہ دو -

آٹو - آپ نے جو کچھہ کہا سب ٹھیک ہی - لیکن مین حیران ہون کہ آپ ان معاملات سے

کسطرح آگاہ ہوے۔ شب تو بہت تاریک تھی"
بوڑھا "اُسی تاریکی کی وجہ سے تم ہی مجھے دیکھ سکے نہ تمہارا مخالف۔ اُسوقت مین درختون کی آڑ سے کل تماشا دیکھ رہا تھا۔ اسی صورت سے پورا پورا قصہ معلوم ہوا"
آٹو "لیکن آپ مجھے کیا سمجھے ہونگے جب مین نے اُس شخص سے جان بچانے کی درخواست کی جو میری بہن کی عزت ریزی کا سبب ہوا؟ بہرحال اُس سے لڑکر دل ٹھنڈا کرلیا۔ جب مغلوب ہوا تو پھر اُسکو میری جان لینے سے کیا حاصل تھا۔ غرض مین نے وہ کل تدبیرین کین جو کوئی اپنی خاندان کی نیکنامی کے لیے کرسکتا ہے"
بوڑھا "بیشک تمہاری اولوالعزمی اور بلند ہمتی قابل تحسین و آفرین ہے۔ اب اس بے سود تقریر مین وقت رائگان کرنا مصلحت نہین۔ تمنے قسم کی بناہ کے لیے پھر کبھی فوسٹ کی حویلی مین قدم نہین رکھا۔ اپنا نام بدل دیا۔ اور روزی پیدا کرنے کے واسطے بہت سی تکلیفین اُٹھائین۔ دنیا کے ان تمام بکھیڑون سے اب تمھین نجات ہوئی۔ کیونکہ وہ مدعیہ جواب تمہارے پاس ہے۔ آیندہ دنیاوی حشمت مین ترقی حاصل کرنے کے لیے ایک زینے کا کام دیگا۔ مگر نہ تو گذشتہ آفات نہ آیندہ کی دولتمندی تمھین دوسرے بندگان خدا کی حاجت روائی۔ اور بہبودی کی فکر سے غافل یا بے پروا کرنے کا ذریعہ ہوسکتی ہے؟
آٹو "مین ایسا سخت اور سنگین دل نہین رکھتا ہون۔ آپ ایک خالص اور دلی دوست کی طرح مجھ سے پیش آئے۔ علاوہ برین میرے تمام پوشیدہ حالات سے آپ بخوبی واقف ہین۔ پس مین اسقدر جاننا چاہتا ہون کہ میری کون خدمت آپ کے منظور نظر ہوگی اور مجھے آپ کے روبرو سرخرو بنائے گی۔
بوڑھا "اچھا۔ مین تمھین ابھی ایک کام مین آزمانا چاہتا ہون۔ اسوقت لیڈی تریزا ایک آفت عظیم مین مبتلا کی جانے والی ہے"
آٹو۔ (غصے سے) "وہی نازک اندام لیڈی! جو اُس نالائق شخص فوسٹ سے کتخدا ہوئی ہے؟

بوڑھا۔ ”ہان وہی وہی! - تم بڑے دلیر نوجوان ہو مجھے یقین ہی کہ تمسے بہتر اس کام کے قابل کسی اور کو نہ پا سکونگا - وہ کام بھولی اور بے گناہ لیڈی تریزا کو اُس بلا و مصیبت سے بچانے کا ہی جو اُسکے سر پر کھڑی ہوئی ہی“

آٹو - (بوڑھے کی باتون سے جوش مین آکر) ”اس نیک کام مین جو آفات ہون مین خوشی سے جھیل کر لیڈی تریزا کی حمایت اور ہمدردی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرونگا۔ مگر اتنا خیال رہے کہ اس کارروائی کے سبب میرا وہ عہد و پیمان نہ ٹوٹنے پائے جو فوسٹ سے کبھی مقابل نہونے یا اُسکے ہر ایک امر مین دخل نہ دینے کے بارے مین کیا گیا تھا۔

بوڑھا۔ ”نہین تمھین تو لیڈی تریزا کی جان کو صدمے سے محفوظ رکھنا ہی۔ یہ تمھاری مداخلت نہ تو فوسٹ کو اور نہ اُسکی بدکار ہمراز ایڈا کو معلوم ہوگی۔ حقیقت حال یہ ہی کہ تریزا کا کام تمام کرنے کے لیے ایک زہر قاتل تیار کیا گیا ہی۔ جو آج شام مین اُس بیچاری کو دیا جائے گا“

آٹو - (وحشت سے) ”اے خداوند کریم! دنیا مین ایسی ایسی بدکاریان بھی ہوتی ہین؟“

بوڑھا - تم ابھی کم سن ہونے کی وجہ سے دنیا کے مکر و فریب کو نہین جانتے ہو - تمھاری بخت بہن ایڈا اس شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر رضامند نہین جس سے فوسٹ نے اُسکا نکاح کر دیا ہی - اور اسی لیے وہ مختلف قسم کی تدبیرین عمل مین لا رہی ہی! -“

آٹو۔ ”افسوس میری ہمشیرہ! جسکے حق مین اماجان نے مرتے دم دعاے خیر کی تھی وہ اور ایسی سیہ کاریان! -“

بوڑھا۔ ”مین جو کچھ کہتا ہون اسمین سر مو خلاف نہین - خیر - تم مجھسے بغیر کسی استفسار کے میرے کہنے پر عمل کروگے؟ -“

آٹو۔ ”آپ کی خواہش ہی کہ مین لیڈی تریزا کو اُس بلاے عظیم سے نجات دون - خدا جانتا ہی - اس نیک کام پر میرا دل مجھے آمادہ کر رہا ہی - سوا اسکے آپ پر مجھے پورا اعتماد ہی مین ضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرونگا -“

بوڑھا- ایڈا نے جو روش تریزا کے پلانے کے لیے ایک زہر تیار کرایا ہی- اور وہ یقین رکھتی ہی کہ روے زمین پر کسی فرد بشر سے اسکا توڑ ہو نہین سکتا- (ایک شیشی آٹو کے ہاتھ مین دیکر) یہ لو یہ عرق ہر زہر کو دم بھر مین بے اثر بنا دیتا ہی"

آٹو"تو یہ شیشی مین لیڈی تریزا کو لیجا کے دون؟-"

بوڑھا- تم نادان ہو- کیا تم سمجھتے ہو کہ تریزا اس عرق کو پی لیگی؟ جب تک کہ پوری پوری کیفیت سے آگاہ نہو- اور تمھین اُسکی زندگی کو اس خبر سے تلخ کرنا گوارا ہو گا؟ کہ اُسکا شوہر ایک ایسی عورت سے ناجائز تعلق رکھتا ہی- جو کسی وقت اُسکی خادمہ تھی-"

آٹو"میری بہن کی اس دل آزار قاتل تجویز سے فوسٹ واقف ہی کہ نہین؟-"

بوڑھا"نہین- وہ لیڈی تریزا سے خالص محبت رکھتا ہی- لیکن اُسکا بدکار دل ایڈا کے ساتھ بھی وابستہ ہی- امیر طریقین سے بظاہر تو شادی کر دی- لیکن باطن مین عجیب تعلقات جاری ہین- تریزا کو زہر دینے کے بارے مین ایڈا نے کسی سے راے نہین لی- خاص اپنی ہی تجویز و تدبیر سے اس گناہ عظیم کی مرتکب ہونے والی ہی- مگر تریزا سے اس ماجرے کا ذکر کرنا قرین مصلحت نہین لیکن اُسکے بغیر اطلاع یہ بدرقہ اُسکو پلا دینا چاہیے-"

آٹو"مین بخوبی سمجھ گیا- مگر یہ کارروائی کسطرح ہو سکیگی؟-"

بوڑھا"تمھاری مدد سے سب کچھ ہو سکتا ہی- آج شام کو فوسٹ کے محل مین ایک جشن مقرر ہی- ایڈا ہر طرح لیڈی تریزا کے پاس بیٹھنے کی تدبیر کریگی- اور کسی صورت سے زہر کو اُسکے پیالے مین ڈال دیگی- زہر کا استعمال ہونے کے بعد چوبیس گھنٹون کے اندر یہ بدرقہ دیدینا چاہیے- ورنہ اُسکے بعد کچھ سودمند نہ ہو گا- کل دن بھر فوسٹ اپنی حویلی مین نہ رہیگا- کیونکہ اُسکو شہر ویانہ مین ایک ضروری کام ہی- تم کسی بہانے سے لیڈی تریزا کے پاس جا پہونچو- اور کہو سنکر اس بات سے دلجمعی کر لو کہ وہ تمھارے آنے کا حال فوسٹ سے نہ کہے- جب اُسکا سبب دریافت کرے تو کہدینا کہ چند پوشیدہ امور اسکے مانع ہین- جب اتنا کام کر وگے تو تمھین کوئی نہ کوئی موقع مل ہی جائیگا-

جسمین یہ دوا پلا سکو۔"
آٹو "مین سمجھتا ہون کہ سیکڑون باتین اس تجویز کی مزاحم ہونگی۔"
بوڑھا "جو کام استقلال سے کیا جاتا ہی۔ اُسکو کوئی شے مانع اور مزاحم نہین ہوسکتی۔ میری مآل اندیشی اور فراست پر بھروسا کروگے تو یقین ہی کہ ضرور کامیاب ہوگے۔"
آٹو "تو مین نے جو قسم کھائی ہی اُسکے خلاف کرنا نہ پڑیگا؟"
بوڑھا "تمھارا عہد و پیمان صرف اسی لیے تھا کہ پھر کبھی تم اپنی بہن ایڈا اور فوسٹ کی دوستی مین دخل نہ دوگے اور اُس بات کو مخفی رکھنے کا بھی اقرار کیا گیا تھا۔ لیکن اگر تمھاری بہن۔ تریزا کو دریا مین پھینک رہی ہی۔ تو اس قول کے سبب سے تم بغیر تریزا کی مدد کیے خاموش کھڑے دیکھا کروگے؟"
آٹو "آپ کی لاجواب تقریر مجھے قائل کیے دیتی ہی۔ خداوندا! یہ کیا معاملہ ہی؟ اپنی بہن کی بدافعالی کا تدارک کرنے کے لیے مجھی کو جانا پڑا!"
بوڑھا "دنیا ایسی ہی ہی (کرسی سے اُٹھکر) میری تدبیر کے عمل کرنے مین کوتاہی نہ کرو۔ اور ہماری یہ باہمی ملاقات مخفی رہے۔ تریزا سے گفتگو کرتے وقت بہت ہوشیار رہنا چاہیے لیکن کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکل جائے جس سے تمھاری بہن کے دل شکن حالات کی اُسکو خبر ہو۔ جو عمر بھر اُسکو رنج والم مین مبتلا رکھیگی۔ ہان تمھین بالکل خبردار رہنا ہوگا۔ پھر کل سرشام تمسے ملاقات ہوگی۔"
یہ کہکر بوڑھا گھر سے باہر نکلگیا۔ آٹو تھوڑی دیر سوچ مین رہنے کے بعد ادھر اُدھر دیکھنے لگا اور سمجھا کہ خواب دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ اشرفیون کی تھیلی اور دوا کی شیشی جو میز پر دھری ہوئی تھی گذشتہ واقعات کی صداقت پر دال تھی۔
آٹو۔ (دل مین) "ہاے ایڈا! کیا تو درحقیقت ایسی ہی گمراہ اور بدکار ہی؟ افسوس! وہ دعا جو تیری ماں نے اخیر وقت دی تھی۔ تیرے نیک بخت اور پاکباز بنانے پر کامیاب

نہین ہوئی ؟ ای ننگ خاندان لڑکی ! تو کیسے کیسے سخت گناہون مین مبتلا ہوتی ہی - وہ قسم جو مین نے تیرے بدکردار مرد سے کھائی ہی - اس بات کی مانع ہی کہ تجھے ان حرکات سے باز رکھنے کی کوشش کرون - واللہ اعلم یہ ضعیف العمر کون ہی - جو ابھی یہان کھڑا ہوا تھا - اور اسکو ایڈا کی خفیہ تجاویز سے کیونکر آگہی ہوئی ہوگی - شاید دوسری ملاقات مین وہ مفصل حال کہ سنائیگا - بہرصورت اس بوڑھے کی نیت خالص اور نیک ہی - یقیناً وہ مجھے دھوکا دینے کے لیے نہین آیا تھا - " میز پر سے وہ شیشی اٹھائی اور کھولکر سونگھا تو نہ کسی قسم کی بو تھی - نہ چکھنے سے کوئی مزہ پایا جاتا تھا - " کیا اچھی بات ہی کہ بوڑھا دواؤن سے بخوبی واقف ہی - اسکو اتفاقاً کسی ذریعہ سے ایڈا کی ظالم کارروائی کی خبر لگ گئی ہوگی - اب اِس نیک کام مین مجھے بھی شریک کیا چاہتا ہی - ہان مین جان گیا - وہ بوڑھا انھین نیک طینت لوگون سے ہی جو پوشیدہ طور پر عام بندگان خدا کی بہبودی چاہتے ہین - اور انکے ساتھ عمدہ اور شائستہ سلوک کرتے ہین - مین ضرور اس حکم کی تعمیل کرونگا - اور ترزا کو اس ناگہانی آفت سے بچاؤنگا "

۲۸
اٹھائیسوان باب

ترزا کا رنج

دوسرے دن دوپہر کے قریب ترزا اپنے کمرے مین تنہا بیٹھی ہوئی تھی - وہ تنہائی اسلیے پسند کرتی تھی کہ اسکا دل رنج و الم سے مملو تھا - وہ بغیر کسی کی مزاحمت کے آپ ہی آپ ان دردناک خیالات مین غرق تھی - اور اپنے دل کو مورث غم و مبدء الم ہونے کا الزام لگا رہی تھی - اسکی رنجیدگی کا پہلا سبب یہ تھا کہ فوسٹ اسکے پاس بہت کم جاتا تھا - وہ اس بات سے متعجب اور حیران تھی کہ کون کام اسے آے دن مصروف رکھتا ہی - اور میرے پاس آنے سے روکتا ہی - لیکن اسکے دل مین کبھی یہ خیال نہین آیا کہ ایڈا سے فوسٹ کا تعلق ہی کیونکہ وہ بڑی پاک طینت نیک مزاج لڑکی تھی - اسکے بے لوث دل مین ایسے برے

خیال ہرگز راہ نہین پا سکتے تھے۔ فوسٹ راتون مین اکثر نیند سے چونک اُٹھتا تھا۔ اور بعض مرتبہ بے اختیار رو دیتا تھا۔ دن کو متفکر اور پراگندہ خاطر رہتا تھا۔ تریزا نے کئی دفعہ فوسٹ سے اس رقت اور سراسیمگی کا سبب پوچھا۔ مگر کبھی قابل تسکین جواب نہ پایا۔ باینہمہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اس صورت سے پیش آتی تھی کہ گویا اُسے ان حالات کا کچھ احساس ہی نہین ہوا۔ فوسٹ کی پراگندگی۔ ہمیشہ کی غیر حاضری۔ راتون کی گریہ وزاری جو کثرت رنج و ملال کا ثبوت ہی تریزا کو بے چین و بیقرار کیے دیتی تھی۔ ایک اور بات جو اُسکی بیتابی کا سبب تھی یہ ہی کہ فوسٹ اپنی بیٹی ایڈ بلیا کو کبھی التفات یا محبت کی نظرون سے نہ دیکھتا تھا۔ باوجودیکہ بسا اوقات تریزا نے اُسکو اپنے بچے سے الفت رکھنے کی طرف رغبت دلائی۔ مگر وہ بخلاف اسکے ڈیوک لیپولڈ اور میریا کے بچے سے زیادہ دلچسپی رکھتا تھا۔ تریزا کئی مرتبہ اس بات کو آزما چکی تھی۔ اور یہ غم اُسکو تمام ملالون سے بڑھکر تھا۔ کبھی اُسکو یہ خیال ہوتا تھا کہ فوسٹ کا اپنے بچے سے عدم التفات اور ڈیوک کے بچے سے محبت کرنا صرف میرے وہم و گمان کا نتیجہ ہی۔ مگر ساتھ ہی اسکے حرکات و سکنات سے ثابت ہو جاتا تھا کہ اُسکا خیال غلط نہین اور بڑی حیرت خیز تو یہ بات تھی کہ خود اُسکا دل بھی ڈیوک لیپولڈ ہی کے بچے کو پیار کرنے کو چاہتا تھا۔ وہ تعجب کرتی تھی کہ اسکا سبب کیا ہی؟ آخر یہ سوچکر چپ ہو رہتی تھی کہ فوسٹ کے اس سے محبت کرنے کی وجہ سے اپنے دل پر بھی اسکا اثر ہوا ہی۔ جب اُس بچے کو دیکھتی اُٹھا کر سینے سے لگا لیتی تھی۔ اور اُسکو جدا کرنا ناگوار معلوم ہوتا تھا۔ اُسکے عوض خاص اپنی لڑکی پر اُسقدر محبت نہ آتی تھی۔ اس اُلٹ پھیر کو دور کرنے کی غرض سے تریزا نے بہت کوششین کین۔ اپنے نفس سے جھگڑا کیا۔ دل پر الزام لگایا۔ خدا سے التجا کی۔ ایڈ بلیا کے پاس بہت دیر تک بیٹھا کرتی۔ اُسکو پیار اور محبت سے گلے لگا لیتی۔ غرض سب کچھ کرتی تھی۔ لیکن میریا کے بچے کا خیال کبھی دور نہوتا تھا۔ اور یہ بات ذہن مین آتی کہ کاش لیکن میرا بچہ ہوتا تو کیا خوب بات تھی۔

تریزا کی سی نیک مزاج پاک طینت عورت اسکو بھی ایک گناہ عظیم سمجھتی تھی کہ اپنے بچے سے الفت نہ رکھے۔ عورتون کے دلون مین جو اولاد کے ساتھ محبت مادری ہوا کرتی ہی ایک عمدہ ترین عنایت ایزدی ہی۔ ایسی نعمت سے حقدار کو محروم رکھنا اور اسکا حق کسی اور کو دینا تریزا کے نزدیک ایک بہت بڑا گناہ تھا۔ ایک اور بات ایسی ہوئی جسنے تریزا کے تعجب و فکر کو زیادہ کر دیا۔ یعنے چند ہی روز پیشتر میریا سے کچھ گفتگو کر رہی تھی۔ اثناے کلام مین میریا نے کہا "کہ مجھے اپنے بیٹے کے عوض ایڈیلیا سے زیادہ تر رغبت و محبت ہوتی ہی" دونون نے اس تذکرے پر آنسو بہائے اور آخر ایک نے دوسرے کو تسلی دی۔ اور دعا کرنے لگین کہ "خداوندا! ہمین اپنے اپنے بچون سے محبت کرنے کی ہدایت عطا فرما! ——"

افسوس! یہ نیک عورتین نہین جانتی تھین کہ بچون کی تبدیلی ہوئی ہی۔ انھین بالکل خبر نہ تھی کہ تریزا کو ماکسیملن کے ساتھ محبت ہونا محض فطرتی جوش کا اثر ہی۔ اور اسی طرح میریا کو ایڈیلیا کی الفت بھی ایک قانون قدرت کی پیروی تھی جسکے خلاف کرنا انسان کے قبضۂ قدرت سے باہر ہی۔ وہ دونون جانتی تھین کہ ہمین اپنے اپنے بچون کی بہ نسبت ایک دوسرے کے بچے پر میلان طبع ہی۔ مگر اپنے مردون کو اس بات سے مطلق آگاہ کیا اور یہی ایک بات تھی جو انھون نے پوشیدہ رکھی تھی۔ ڈیوک لیپولڈ کو اسکا کچھ خیال نہ تھا۔ وہ اپنے بیٹے ماکسیملن کو سچے دل سے پیار کرتا تھا۔ اس بارے مین میریا کو تریزا کا رنج وغم نہ تھا۔ اب ناظرین سمجھ لین کہ لیڈی تریزا اپنے کمرے مین تنہا بیٹھی ہوئی انھین افکار مین دل سے کچھ گفتگو کر رہی ہو گی جب اسکا ایک خادم اندر آیا اور کہا کہ کوئی نیا شخص آپ سے ملنے کا طالب ہی۔ اسکے سنتے ہی وہ اٹھ کر اس کمرے مین گئی جہان نووارد بیٹھا ہوا تھا۔ وہان پہونچکر وہ آٹو کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئی۔ اور یہ بات یاد آگئی کہ فوسٹ جن دنون زندان وٹن برگ مین اسیر تھا۔ آٹو ہی نے اسکی ایک تصویر کھینچ لادی تھی۔ جو میرے لیے باعث تسکین وموجب تفریح تھی۔ اور آٹو ایڈا کا بھائی ہونے کے سبب ایک عزیز دوست

کیطرح لیا گیا۔ آٹو عمدہ بیش بہا لباس پہنے ہوے تھا۔ اور اُسکی ظاہری حالت سے گذشتہ سال کی تکلیف اور فاقہ کشی کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا۔

تریزا: "تمھارے اسوقت کے آنے سے مین بہت خوش ہوئی مگر تم ایک اجنبی شخص کیطرح کیون آئے؟ یہان تو سب لوگ تمسے کمال خلق و مروت کے ساتھ پیش آئینگے!۔"

آٹو: "بہت سی باتین مجھے اس مقام پر اجنبی بننے کی باعث ہوئین۔ بڑی وجہ یہ ہی کہ آجکل مین نے اپنی زندگی بالکل سادگی سے بسر کرنا اختیار کی ہی۔ لہذا مین اس قابل نہ رہا کہ شوخ طبع زندہ دل لوگون کی صحبت مین آمد و رفت جاری رکھون۔ اور یہ بھی کہے دیتا ہون کہ میری بہن ایڈا جو کتخدا ہوئی ہی اُس سے مین ناراض ہون۔ اور نہین چاہتا کہ میرا یہان آنا اُسکو معلوم ہو۔"

تریزا۔ (مسکراکر) "ہان! شاید تم چاہتے ہو کہ تمھارا یہان آنا پوشیدہ رکھا جائے؟۔"

آٹو: "جی ہان۔ میرا یہی مطلب ہی۔ اور دوسرا یہ کہ آپ اپنے شوہر سے بھی یہ حال مخفی رکھین!۔"

تریزا: "تم کیون ڈرتے ہو کہ تمھارے آنے کی کیفیت فوسٹ کو معلوم ہو تو وہ ایڈا سے کہدیگا؟ مین نہین چاہتی کہ ایڈا کو اُسکی شادی کر لینے پر تمھاری ناراضی کا قصہ بیان کر کے اُسے رنجیدہ کرون۔ لیکن درحقیقت تم اپنی ناراضی کو شائستگی اور اخلاق کے حدود سے بہت دور لیے جاتے ہو۔"

آٹو: "کچھ نہ کچھ مخفی امور ہر خاندان سے متعلق رہا کرتے ہین۔ اور اسی طرح چند باتین ہمارے خاندان مین بھی ہین۔ آپ مجھسے بدگمان نہ ہون۔ واقعی مین اپنا دل سخت نہین رکھتا ہون۔ مگر چند وجوہ ایسے ہین کہ میرا آج کا یہان آنا سوا آپ کے سب سے مخفی رہنا ضرور ہی۔ آپ کو یہ تعجب ہوگا کہ مین کسلیے بیوقت آیا اور تکلیف دہی کا سبب ٹھہرا۔"

تریزا: "نہین مجھے کچھ تکلیف نہین۔ تمھارا آنا باعث مسرت ہی۔ کیونکہ مین تمھین ایک عزیز

دوست سمجھتی ہون۔

آٹو۔ مین ہمیشہ آپ کا ممنون عنایت رہونگا۔ میرے آنے کا سبب سنیے! اثناے سفر مین اس سرحد سے گذرنے کا اتفاق ہوا۔ مین اخلاق سے بعید سمجھا کہ اسقدر قریب پہونچکر آپ کی ملازمت کا اعزاز حاصل نہ کرون۔ کیونکہ آپ نے ایک مدت تک میری بہن کو اپنے سایۂ عاطفت مین پرورش فرمایا ہی۔"

تریزا۔" تمھارے آنے مین مین اپنی عزت سمجھتی ہون۔ جب تک کچھ ماحضر تناول کرکے تفریح نہ حاصل کرلوگے۔ مین یہان سے تمھین جانے نہ دونگی۔" یہ کہکر خدمتگارون کو طلب کرکے میز تیار کرنے کا حکم دیا تریزا کی یہ مہمان نوازی آٹو کو اپنی کارروائی کے لیے نہایت مفید ہوئی کیونکہ کھانے کے وقت کوئی ایسا موقع مل سکتا تھا کہ وہ دوا تریزا کو پلادے۔ غرض آٹو اسی جستجو مین تھا۔ آخر ایک ذریعہ ملا جسمین اُس عرق کو تریزا کے پیالے مین ڈالدیا۔ اور پیالے کو شراب انگوری سے لبریز کرکے تریزا کے سامنے رکھدیا۔ اُسکو ضرور ہوا کہ مہمان کی خاطر کے لیے آپ بھی شراب پینے مین شریک ہو اسی لیے وہ پی گئی۔ گذشتہ شب کو ایڈا نے اُسکو وہ زہر پلادیا تھا جو بڑھیا کی معرفت تیار کرالائی تھی۔ مگر اب تو تریزا کو اسکا توڑ پلادیا گیا یہ بات رہی جاتی ہی کہ وہ بدرقہ کس طرح تیار ہوا۔ اس فن کی مشاق بڑھیا نے تو کہدیا تھا کہ اس زہر کی تاثیر سے باز رکھنا انسان کے دائرۂ امکان سے خارج ہی۔ تو پھر یہ دوا کیونکر تیار ہوئی؟ اور وہ بوڑھا کون تھا جو مصور کے ذریعے ایڈا کی قاتل اور ظالمانہ حرکت مین خلل انداز ہوا؟ یہ راز ناظرین پر آیندہ کھلیگا۔ آٹو تریزا سے رخصت ہوکر اپنے گھر گیا لیکن بوڑھے نے شام کو ملنے کا اقرار پورا نہ کیا۔"

اُنتیسوان باب ۲۹

ایک یونانی لیڈی

گذشتہ تین چار باب مین متذکرۂ حالات سے آٹھ مہینے کا عرصہ گذر گیا۔ اور

۹۹۱ء شروع ہوا۔ ایک نہایت بہار افزا اور پرفضا شام کو ایڈا اور اُسکا دلدادہ فوسٹ دونون فصیل قلعہ کے ایک مخفی کونے مین ٹہل رہے تھے۔ اور آہستہ آہستہ کچھ بات چیت کر رہے تھے۔ فوسٹ دل کھولکر باتین کر رہا تھا۔ اور اُسکی بدکار رفیق بڑے غور سے سن رہی تھی

فوسٹ ”اس ہیبت انگیز موقع پر مین نے جو جو وحشت ناک حالتین دیکھی ہین وہ تمسے بھی کہہ نہین سکتا۔ مین خود حیران ہو رہا ہون کہ مجھے کیونکر وہان جانے کی جرأت پڑی۔ دل مین رازجوئی کا شوق جوش زن تھا۔ اور ایک باطنی قوت اُس شوق کی مؤید تھی۔ آہ! جب مین اس ہنگامے کے عالم مین رستہ چلنے لگا تو برے برے خیالات دل کو پریشان کر رہے تھے۔ مین صرف جن کے قدم بقدم جا رہا تھا۔

ایڈا ”تمھارا ہی قول ہی کہ وہان جاکر آٹھ مہینے کا زمانہ گذرا۔ حیف ہی کہ اتنی مدت مین اس قصہ کا ایک حرف بھی مجھسے نہ کہا۔“ کیا مین اب تمھاری رازداری کے قابل نہ رہی مین وہی ہون جو تمھارے من وعن حالات سے پوری واقفیت رکھتی ہون۔“

فوسٹ ”بسا اوقات مین اُسے زبان تک لایا۔ مگر اس پریشان کن تذکرے کو خیال مین لانے سے میری روح کانپ اُٹھتی ہی۔ اور یہ نہین معلوم کہ کیونکر مین نے اس ذکر کو شروع کیا۔ اُسکا سبب شاید یہی ہوگا کہ جوجو زمانہ گذرتا جاتا ہی۔ اپنے تمام خفیہ امور کسی معتمد دوست سے کہکر رنج وتفکر کے ٹالنے کی خواہش پیدا ہوتی ہی۔ اور دنیا مین تمسے زیادہ میرا کوئی دلی دوست نہین مگر اُس مقام پر مین نے جو کچھ دیکھا اُسکا بیان مجھسے نہ پوچھو۔ ہان کسی اور موقع مین البتہ پوری پوری کیفیت کہہ سناؤنگا۔

ایڈا ”ایسے وحشت انگیز مقام کی حقیقت بیان کرنے کے لیے مین اصرار نہ کرونگی!۔“

فوسٹ۔ (گھبرائی ہوئی ادا مین) ”افسوس! وہ خیال دل سے کبھی دور نہین ہوتا۔ مجھے آئے دن مبتلائے فکر رکھتا ہی۔

ایڈا ”کیون تم ناامید کیون ہوے جاتے ہو؟ کیا ابھی بہت زمانہ ایسا نہین باقی ہی جسمین

تم دنیا کی راحت و آرام اور عیش و عشرت سے دلکو شاد کرسکتے ہو - کیا روے زمین کی کل حسینین تمھارے لیے ہم نہین پہونچ سکتین ؟ -"

فوسٹ "ایڈا ! کیا اُس جام شراب پر کوئی رغبت کریگا جسکی تہ مین زہر قاتل موجود ہی - اور کیا ایسے پھول کی شمیم فرحت بخش ہوسکیگی جسکی نازک پنکھڑیون مین کوئی زہردار کیڑا چھپا ہوا ہو"

ایڈا "جن تو تمھارا غلام ہی کیا وہ کوئی ایسا طلسم نہین دے سکتا - جس سے یہ برے خیالات تمھارے دل سے دور ہون ؟ -"

فوسٹ "ہان ! اچھا خیال کیا ! مین اس بات پر ضرور غور کرونگا - اب تم جاؤ اور مجھے تنہا غور کرنے دو" وہ ایک دوسرے سے جدا ہوے - فوسٹ تو وہین ٹہل رہا تھا - ایڈا فصیل سے اُتر کر شہر کی طرف بڑھی - اور جلد جلد اپنی حویلی کو جانے لگی - آخر گیٹ پر پہونچی ہی تھی کہ ایک برقع پوش عورت اُس سے ملی - اور پوچھا "لیڈی صاحبہ ! "امیر ظرنین کا محل یہی ہی" ؟ -"

یہ الفاظ نہایت ملائم اور شیرین مگر دردمند آواز سے کہے گئے تھے - اُس نئی عورت کا لباس جرمنی عورات کی پوشاک سے جدا تھا - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی مشرقی ملک کی رہنے والی ہی -

ایڈا "ہان - یہ حویلی امیر ظرنین ہی کی ہی - کیا آپ یہان کسی سے ملاقات کرنا چاہتی ہین ؟" -

اجنبی عورت - (برقع چہرے سے اُٹھا کر) "مین خاص امیر ظرنین سے کچھ کام رکھتی ہون - جب اُسنے نقاب اُٹھائی تو ایڈا کی نظر اُسکی دلربا مگر آفت زدہ صورت پر پڑی - اُسکی عمر اندازاً تیس سال کی ہوگی گندمی رنگ تھا - آنکھین بڑی بڑی اور دلفریب تھین - اور لمبے سیاہ بال چمک رہے تھے - اُس لیڈی کے دیکھتے ہی ایڈا کے دل مین ایک رعب سا پیدا ہوگیا - اُسکی وہ بلند پیشانی - دلکش قد و قامت پتلے اور نازک ہونٹھ - موتی کے سے چمکدار بے عیب دانت - صراحی دار گردن سب کے سب ایسے پیارے اور نظر فریب

معلوم ہوتے تھے کہ خود اُسپر ایڈا فریفتہ ہوگئی اور نہایت اخلاق و مروت سے اُسکو محل کے اندر آنے کے لیے درخواست کی۔ دونون محل کے بڑے کمرے مین گئین۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ امیر ظرنین کہین باہر گیا ہی۔ اُسکی عدم موجودگی ایڈا کے لیے بہت ہی مناسب ہوئی۔ کیونکہ وہ دریافت کرنا چاہتی تھی کہ اُس حوروش عورت اور میرے شوہر کا تعلق کسطرح کا ہی۔ ایڈا۔" آپنے ابھی سنا ہوگا کہ امیر صاحب محل مین نہین ہین۔ مجھے یقین ہی کہ وہ بہت جلد واپس آئینگے۔ اسوقت تک اگر آپ یہین کی اقامت قبول فرمایئے تو مین باعث عزت سمجھونگی۔"

اجنبی عورت۔" اگر آپ اجازت دیتی ہین تو مین امیر صاحب کے آنے تک یہین ہون! ہان لیڈی صاحبہ! یہ فرمایئے (غم کو روک کر) کہ آپ امیر ظرنین کی بیگم ہین؟۔"

ایڈا۔" ہان مین اُنھین کی بی بی ہون" نووارد لیڈی نے تھوڑی دیر کے سکوت مین ایڈا کو غور سے دیکھکر کہا" آپ مجھسے زیادہ حسین اور کم سن ہین اسی لیے میرا تعجب کرنا بیجا ہی۔ تاہم ——" یہان پہونچکر اُسکی زبان رُک گئی۔ اور اپنی چشم نرگسی سے آنسو پونچھ لیے ایڈا کا اضطراب دوبالا ہوگیا کہ اس رقت قلب و آہ جگرسوز کا سبب دریافت کرے۔

ایڈا۔" میرا یہان ہونا آپکے طبع نازک پر گران تو نہین گذرتا؟۔"

اجنبی عورت۔ (دردناک لہجے مین)" ہان البتہ ایک لحاظ سے مجھے آپ کی صحبت ناگوار معلوم ہوتی ہی۔ مگر آپ کے خُلق و مروت نے میرا منھ بند کردیا۔ مجھے معاف رکھیے۔ مین آپ کو اپنا بانصیب مخالف تصور کرتی ہون۔ لیکن خدا شاہد ہی کہ آپ سے دل مین کسی قسم کی بدی نہین رکھتی۔۔ اتنا بتائیے کہ آپ کے شوہر کبھی سوداگر دمشق کی بیٹی ایرین کا بھی ذکر کیا کرتے تھے؟۔"

ایڈا۔" نہین۔ کبھی اسطرح کا ذکر تو نہین کیا!۔"

اجنبی عورت۔ (غم انگیز لہجے مین)" وہ بے شبہہ مجھے بھول گیا ہوگا۔ کیونکہ دوسری لیڈی سے محبت کرلی ہو افسوس! مین وہی ایرن ہون۔ جسکا ذکر مین نے ابھی کیا ہو اور بہت دنون

سے اُس شخص کو جانتی ہون ۔ جواب آپ کا پیارا شوہر ہی ۔''

ایڈھا ۔ (ہمدردی سے) ''آپ کی گفتگو اور اطوار سے معلوم ہوتا ہی کہ ابتداءً آپ دونون مین کمال محبت تھی اور رفتہ رفتہ وہ بات باقی نہ رہی ۔ مجھپر پورا اعتماد کرکے مفصل کیفیت کہ سُنائیے ۔ مجھے آپکے حال زار پر رحم آتا ہی ۔ رشک کرنے یا کچھ الزام رکھنے کے عوض مین تسلی وتشفی دونگی ۔''

ایرین ۔'' لیڈی صاحبہ ! آپ کے محبت بھرے الفاظ مجھے ہمیشہ آپ کے ممنون رکھینگے ۔ آپ نے جو ابھی کہا تھا کہ آگے ہم ایک دوسرے کے عاشق تھے بیشک صحیح ہی ۔ پندرہ برس کا زمانہ گذرا کہ میرے والد جو شہر دمشق کے نامی گرامی تاجر تھے ایک نوجوان یوریین کو ڈاکوون کے پھندے سے چھڑا لائے تھے ۔ وہ نوجوان ملک شام مین سفر کر رہا تھا ۔ اُسکے چورون کے ہاتھ مین گرفتار ہونے کا پورا حال سُننے کی آپ کو تکلیف نہ دونگی ۔ صرف اسقدر کہدینا کافی سمجھتی ہون کہ اس جھگڑے مین اُسکے تمام ملازم نوکر چاکر مارے گئے ۔ تمام اسباب لوٹ لیا گیا ۔ اور وہ خود بھی زخمی ہوگیا ۔ میرے اباجان اتفاقاً اُدھر سے گذرے اور یہ حال دیکھا تو اپنے غلامون کو حکم دیا کہ اس نوجوان کو جھولی مین ڈال کے دمشق کو لے آئین ۔ خیر ۔ جب وہ ہمارے مکان مین آیا تو اُسکی تیمارداری اور راحت وآرام کے متعلق کوئی بات اُٹھا نہ رکھی گئی ۔ دن رات اُسکے بچھونے کے قریب رہنا ۔ مُنھ دھلوانا ۔ وقت پر غذا کھلانا میرا کام تھا ۔ بیماری نے بہت طول کھینچا ۔ کئی مہینے گذر گئے لیکن مرض اور نقاہت مین کچھ کمی نہ ہوئی ۔ زخم بدستور ہرے رہے ۔ الغرض وہ ایک عرصۂ دراز کے بعد بستر سے اُٹھکر خانہ باغ مین ٹہلنے کے قابل ہوا ۔ چہل قدمی کے وقت میرے ہی کاندھے کا سہارا پسند کرتا اور دوا یا غذا میرے ہی ہاتھ سے کھانا پینا چاہتا تھا ۔ اسیطرح کامل ایک سال گذرا ۔ اُنھین دنون اسنے مجھ سے کہا تھا کہ مین شہر جرمنی کا ایک ذی جاہ امیر ہون ۔ اور میرا نام ظرنین ہی ۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ اُس ملک مین میری بہت بڑی جاگیر اور بیشمار روپیہ ہی ۔ صرف تفریح طبع کے لیے مین نے سیاحت اختیار کیا ۔''

اتنا کہنے سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مین اور وہ بہت دنون تک ملے جلے رہے۔ ایسے مین اسکی محبت میرے دل مین اثر پیدا کرنے لگی۔ اور مین اُسکی والہ و شیدا بنگئی۔ میرے والد نہایت مالدار تھے۔ یہانتک کہ ملک شام مین اُنکی دولتمندی اور تونگری آج تک ضرب المثل ہی ظرنین بھی مجھے سچے دل سے چاہتا تھا۔ لہذا ابا جان نے مناسب سمجھکر میری شادی اُسی کے ساتھ کر دی۔" اتنا کہکر ایرین تردد مین پڑ گئی۔"

ایڈا "ہان تو پھر کیا گذرا ؟ یہ نہ خیال کیجیے کہ ان حالات کے سننے سے میرے دل پر بار آئیگا کیونکہ ہمنے آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ کوئی بدی نہین کی ہی۔ آپ بے کھٹکے کہے جائیے!"

ایرین "نہین لیڈی صاحبہ! جس زمانے مین یہ حالات گذرے اسوقت آپ بہت ہی کمسن ہونگی۔ اسلیے کہ یہ بات چودہ برس سے کچھ کم کی نہین ہی۔ خیر۔ بیاہ کی تیاریان ہونے لگین اور روز بھی مقرر ہو چکا۔ میری اور ظرنین کی اسوقت کی مسرت و شادمانی کا حال بیان کرنا جب بیاہ کے ایک دن پیشتر شام کو مین اور وہ خانہ باغ مین گلگشت کرتے ہوے اپنی آیندہ کی زندگی کا نقشہ جما رہے تھے۔ اور غروب آفتاب کے وقت ہم جدا ہوے۔ خارج از امکان ہی۔ (آنسو پونچھکر) مین صبح کی تیاریون کے لیے اپنے خاص کمرے مین گئی۔ اور ظرنین کچھ چیزین لینے کی غرض سے بازار کی طرف سدھارا۔ ہاے وہ عجب وقت تھا کہ پھر ملنا نصیب نہوا۔ وہ نہ اس شب ہی کو مکان مین آیا اور نہ دوسرے یا تیسرے دن۔ اُسکا یون دفعتہً گم ہو جانا میرے اور ابا جان کے لیے بڑے ہی رنج و الم کا سبب ہوا۔ ہمین یقین ہو گیا کہ اُسپر کوئی آفت ناگہانی ٹوٹ پڑی۔ کیونکہ اُسکی شرافت کے نظر کرتے ہوے یون کبھی بے اطلاع کہین نہ جا سکتا تھا۔ لیڈی صاحبہ! آپ میری اُسوقت کی جگر خراش حالت کا اندازہ کر لین۔ مین بیان نہین کر سکتی ہون۔ ہفتے۔ مہینے۔ سال گذرتے گئے۔ مگر اُسکا پتا نہ لگنا تھا نہ لگا۔ میری طفولیت ہی مین اماجان انتقال کر گئین۔ مین اُنکی اکلوتی بیٹی تھی۔ دس سال پیشتر والد نے بھی قضا کی جسکے بعد کل ملک و مال کی وارث مین ہی ٹھہری۔ ہاے دنیا بھر مین میرا کوئی

عزیز و اقارب باقی نہ رہا بالکل ہی بے والی و وارث ہو گئی۔ مین نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ اس شہر کو آؤن۔ اور اُس شخص کو ڈھونڈھ نکالون جسکے خنجر فراق نے مجھے نیم بسمل بنا رکھا ہے اور جسکی پیاری دلربا شکل دن رات آنکھون مین پھرا کرتی ہو۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آتا تھا کہ اگر وہ واپس آئے اور مجھے دمشق مین نہ پائے تو خدا جانے پھر ملنے کے لیے کیا کیا مصیبتین اُٹھانا پڑینگی۔ اور اس بات کا مجھے پورا یقین تھا کہ اگر ظرنین زندہ ہو۔ اور اُسکے دل مین میری محبت باقی ہو تو وہ کسی نہ کسی طرح مجھسے آملیگا۔ ایک مالا جو تحفے کے طور پر اُسنے دیا تھا۔ آجتک اُسیکے دیکھتے رہنے سے مجھے تسلی حاصل ہوا کی ہے۔" ایرین نے ایک چھوٹا سا صندوقچہ برقع سے نکالکر ہاتھ مین رکھے ہوے اپنے قصے کو اسطرح ختم کیا "لیڈی صاحبہ! اسی غم و الم مین سالہاے دراز گذر گئے۔ بہت سے عالیخاندان نوجوانون نے مجھسے عقد کرنا چاہا مگر مین تو اپنا دل ظرنین کو دے چکی تھی۔ اور پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ سوا اُسکے کسی اور کے خیال کو راہ نہ دونگی۔ وہی وفادار دل اور وہی خالص محبت جو ظرنین کے ساتھ تھی میری ابتک کی زندگی کا سبب ہوئی۔ آخر مین نے ایک سوداگر کی زبانی سنا کہ امیر ظرنین بارہ سال بعد ویانا مین پہونچا۔ اور اپنی منضبطہ جاگیر واپس لی۔ اور اُسی کی زبانی مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ وہین رہنے کا قصد رکھتا ہو اور اپنی زندگانی کمال عیش و عشرت مین بسر کر رہا ہو۔ جب یہ حقیقت سُنی۔ میرے دل پر گویا ایک کاری تیر لگا۔ اور یقین ہو گیا کہ اُسکا دل میری الفت سے خالی ہو افسوس! مین سمجھی کہ اُسنے خیال کر لیا ہوگا کہ اس طولانی زمانے مین مین اُسے بھول گئی ہون۔ پھر مین نے ایسی مصیبت کا سفر کر کے اس شہر مین آنا اسلیے گوارا کیا کہ اُسکو دیکھون اور بالمشافہ کہدون کہ تونے میری محبت کا غلط اندازہ کیا۔ اُسکے سوا میرے یہان آنے مین ایک بات تھی وہ یہ کہ جو مالا اُسنے بطور یادگار مجھے دیا تھا۔ واپس کر دون۔ آپ یہ نہ تصور کیجیے کہ مین اُسکے ساتھ کسی نوع کی عداوت رکھتی ہون۔ آہ! نہین۔ اب بھی اگر اُسکے کام آسکے تو مین اپنی جان دینے کے لیے مستعد ہون۔ لیکن ایک ایسے شخص کی دی ہوئی چیز اپنے پاس رکھنا مناسب نہ جانا۔ جسنے اپنا اقرار پورا نہ کیا۔ یا مجھے بے وفا سمجھا۔ اسی لیے

مین سنے اپنی کل املاک و زر نقد کو ٹاکٹ تاجر معتمد کے پاس امانتاً رکھا - جو میرے خاندان سے بخوبی واقف ہی - اور حسب ضرورت روپیہ اور دو غلامون کو ساتھ لیکر وطن سے نکلی - راستے مین مجھ بدنصیب پر جو جو آفتین گذرین قابل بیان نہین - مجھے دمشق سے نکلے ہوے چھ مہینے گذرے اور مختلف قسم کی تصدیعات کے بعد کل ہی شام کو اس شہر مین داخل ہوئی - اور مسافر خانہ مین اُتر کر پہلا سوال جو وہان کے لوگون سے کیا - وہ امیر ظر نین ہی کے استفسار حالات سے متعلق تھا - وہین اُسکے کتخدا ہونے کی خبر سنی جسکے سنتے ہی میری کل امیدین منقطع ہوگئین - اور تمام حسرت و ارمان خاک مین ملگئے - اب اس مالے کو واپس کرنے کی خواہش پہلے سے زیادہ بڑھ گئی - اگر آپ کے شوہر سے مجھسے ملاقات ہوتی تو ہرگز شکوہ و شکایت یا کوئی دلشکن لفظ زبان سے نہ نکالتی - بلکہ اُسکے عوض یہ یقین دلاتی کہ مین نے تیرا قصور معاف کر دیا ہی - مین آجتک تیرے آتش عشق مین جلا کی - مگر اب دل کی حالت دگرگون ہی - یہ تحفہ جو مجھے دیا گیا تھا - اور جسکو مین اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی واپس کیے دیتی ہون - ان واقعات کے بیان کرنے مین اگر کچھ خطا ہوئی ہی تو یقین جانیے کہ وہ کوئی بدنیتی سے نہین - میرا دل پاک ہی - مین نہ اس بات کی خواہان ہون کہ آپ اپنے خاوند کو ملامت کیجیے کہ کیون تو اپنی جوانی کے قول و قرار پر ثابت نہ رہا - مین سمجھتی ہون کہ اُسکا عشق صرف اُس خدمتگزاری کے شکریہ مین تھا - جو بیماری کے عالم مین میرے ہاتھون ہوئی - کیونکہ اگر دلی عشق ہوتا تو مرتے دم تک مجھے نہ بھولتا - لیڈی صاحبہ! اس جانکاہ قصہ کی سماعت سے آپ اپنی فرحت و خوشی مین خلل نہ آنے دیجیے اور مجھے آپ کی سی اخلاق نیک مزاج شاتون سے توقع ہی کہ مجھ غریب کے ساتھ جو کبھی کسیطرح آپ کی باعث رنج نہ ہونگی - عداوت نہ رکھینگی -"

تھوڑی دیر ایڈا ابھی اُسکی پُر اثر دلسوز تقریر سے مغموم و ملول بیٹھی رہی -

ایرین - (نہایت تامل کے بعد آنسو پونچھکر) جب مین پہلے پہل آپ کے مہمان نواز

محل مین آئی - توارادہ تھا کہ یہ مالاخر نین ہی کے ہاتھ مین دون - لیکن آپ کی ہمدردی مجھے
اپنا پورا قصہ کہہ سنانے کی محرک ہوئی - مین کسی صورت یہان زیادہ وقت گذارنا نہین
چاہتی - اور مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُس سے بے ملے اور بغیر دیکھے چلی جاؤن - لہذا یہ
صندوقچہ آپ لیجیے - اور اپنے شوہر کو میرے نام سے دیگر جسقدر مناسب نظر آئے میرے
حالات کا ایک حصہ اُسکے روبرو بیان کیجیے - ایڈا نے صندوقچہ لے لیا - ایرین کرسی سے
اُٹھکر اُس سے رخصت ہونے والی ہی تھی کہ یکایک دروازہ کھلا - اور امیر ظرنین
کمرے مین آپہونچا -"

تیسوان باب

ملاقات

ایڈا اور ایرین مین کچھ عجیب فرق تھا - دونون حسین تھین - مگر دلون کی حالت
زمین و آسمان کا تفاوت بتا رہی تھی - ایڈا مکر و فریب دغا و فتنہ پردازی مین کامل تھی
ایرین صاف باطن پاک دل راست باز تھی ایڈا مکم سخنی اور بردباری کی آڑ مین شیطانی
افعال کر گذرتی تھی - ایرین نہایت نیک خیال عورت تھی - جو اُسکے عادات و اطوار اور گفتگو مین
ایک دلفریب اثر پیدا کر رہے تھے - ایڈا ایک نفیس دلکش جسم کے اندر ناشائستہ اور بُری خواہشات
رکھتی تھی - ایرین کو اُسکی دلی ناامیدیون نے جوانی کی اُمنگون کو روکنے کی ترکیب سکھادی تھی
غرض ایڈا ایک شیطان مجسم تھی - اور ایرین ظاہر و باطن مین ایسی پاک تھی جیسے ایک خداترس
عورت کو ہونا چاہیے - باوجود سن رسیدگی کے اُسکا دل اس درجہ سادہ تھا کہ ایڈا کی ظاہری
ہمدردی سے وہ دھوکا کھاکر اُسکی مفتون ہوگئی - اور پوری سرگذشت بیان کردی ایرین کی یہ سادگی
طبع مشرقی عمدہ چال چلن اور نیک عادات و اطوار کے سبب تھی - گو وہ عیسائی مذہب رکھتی تھی
مگر سوسائٹیون مین شریک ہونے کے عوض گوشہ نشینی مین بسر کرنا زیادہ پسند تھا - اور باپ کے

انتقال کے بعد متقی اور پارسا عورات سے ہمیشہ ملا کرتی تھی۔ ہمین یہ بیان کرنا اسلیے ضرور ہوا کہ ناظرین ایرین کی خصلت سے بخوبی واقف ہوجائین۔ ہمنے ابھی کہا تھا کہ ایڈا اسنے ایرین کے ہاتھ سے صندوقچہ لیا اور اُسکو کھولنا ہی چاہتی تھی کہ ظربن آگیا۔ ایرین (جو اُٹھ کھڑی ہوئی تھی) ایک نظر دیکھتے ہی پھر اُسی کوچ پر گر پڑی جسپر پہلے بیٹھی تھی۔

ایرین۔ (دردناک لہجے مین) "وہی۔ وہی صورت ہی!" یہ کہکے ہاتھون سے اپنا مُنھ ڈھانپ لیا۔ ایرین کی یہ پُرجوش ادا کوئی تعجب خیز امر نہین ہی۔ اُس شخص کا یکایک پیش نظر ہوجانا۔ جسکی تصویر بیس برس سے دل مین نقش تھی۔ ابتدائی عشق کے تمام ولولے کو از سرنو تازہ کرنے کے لیے کافی تھا۔ سچی محبت اور پاک عشق کی اُمنگ ایسی ہی کہ سوا موت کے کوئی اور اُسکو دل سے جدا کر نہین سکتا۔ ظرنین سے نگاہ ملنا ہی تھی کہ اُسکو تمام گذشتہ باتین یاد آگئین۔ وہ اُسکا مکان۔ وہ خانہ باغ جہان دونون ٹہلا کرتے تھے۔ وہ اُسکا قول و قرار جو اُس مقام پر کیا تھا۔ ایرین کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کل ہی یہ حالات گذرے ہین۔ لیکن موجودہ حالت کے خیال نے اُن دلچسپ واقعات کو دل سے نکال دیا۔ اور ایرین کو یاد آگیا کہ وہ مبارک ایام گذر کر کئی سال کا زمانہ ہوا۔ اور مین اُسی شخص کے روبرو کھڑی ہوئی ہون جسنے مجھے بھول کر دوسری عورت سے شادی کر لی ہی—"

امیر ظرنین۔ (بے رحمی سے) "یہ کون عورت ہی؟"

ایرین۔ (آنسو بہاکر) "آہ وہ بالکل ہی مجھے بھول گیا" یہ کہکے جلدی سے اُٹھی اور کمال نرمی کے ساتھ ایڈا کے ہاتھ سے دیا ہوا صندوقچہ واپس لیکر اُسمین سے ایک بیش قیمت عمدہ مالا باہر نکالا۔

ایرین۔ (آنسو پونچھکر آہستہ سے) "خداوند! مین نے آپ کو پھر ایک مرتبہ دیکھنے کے لیے نہایت دور دراز کا رنج وہ سفر اختیار کیا۔ اور اب صرف یہ تمنا ہی کہ اس قیمتی زیور کو واپس دیدون جو آپ نے مجھے اُس زمانے مین دیا تھا جسکو شاید آپ بھول گئے ہین۔ جب ایرین یہ تقریر

کر رہی تھی تو ظرنین کے دل مین ایک وحشت سی پیدا ہونے لگی۔ اسی پریشانی کے عالم مین چند ایسے کلمات کہے جو مطلق سمجھ مین نہ آئے۔

ظرنین۔ (تامل کے بعد) "ہان اب مجھے خیال آیا تم ایرین سوداگر دمشق کی بیٹی ہو؟ اور یہ مالا ــــ ہان مین نے تمھین دیا تھا جسطرح تم کہتی ہو ــــ مین امید رکھتا ہون کہ کچھ بدگمانی کی وجہ سے نہین ــــــ" ظرنین کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔ مگر زبان نے یاری نہ دی۔ ان مختصر جلوون کی ساعت کے وقت غالبًا ایرین کے دل پر حیرت چھا گئی جسکا اثر چہرے سے نمودار ہونے لگا۔ جب پہلی دفعہ آواز سنی گئی۔ اُسوقت اُسکے دل مین کچھ ایسے پردرد خیالات بھرے ہوے تھے کہ پوری توجہ نہ کر سکی۔ لیکن جب دوسری مرتبہ ظرنین نے بات کی۔ ایرین اس آواز کو غور سے سنکر چونکی اور تعجب اور خوف سے اُسکی صورت دیکھنے لگی۔ ظرنین اُسکی اس ادا سے گھبرا اُٹھا۔ دیکھا تو ایرین کے بشرے سے غصہ و غضب پایا جاتا ہی۔ آخر اس درجہ پریشان خاطر ہوگیا کہ زبان سے بات نکلنا دوبھر تھی۔ چند لمحے طرفین مین خاموشی رہی۔ ایڈا اپنے شوہر اور ایرین کو متعجبانہ نظر سے دیکھ رہی تھی۔ اور دل مین تردد بھرا تھا۔ ظرنین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ انتہا سے زیادہ مضطر و بدحواس ہو رہا ہی۔ اور ایرین اس قابل نہ رہی کہ اپنی نظر ظرنین کے چہرے سے ہٹا سکے۔ یہ پریشانی اور تردد کا سمان جو کسی مخفی راز سے متعلق تھا۔ دفعتًہ دور ہوگیا۔ اسلیے کہ ایرین نے ایک آہ سرد بھر کر وحشیانہ طور پر اتھ کو جھٹک کر بولی۔ "نہین۔ نہین۔ مین ہرگز فریب مین نہ آؤنگی۔ تم وہ ظرنین نہین ہو جسنے میرے ساتھ وفاداری کا اقرار کیا ہی۔ تم وہ نہین ہو جسکی صورت میری آنکھون مین پھر رہی ہی؟" یہ کہکر مالا صندوقچے مین رکھ لیا۔ اور دالانسے باہر نکلگئی۔ ابھی دروازہ بند ہوا تھا کہ شرمن کمرے مین آموجود ہوا

اکتیسوان۳۱ باب

بے سود دھمکیان۔ نقاب آئینہ

شرمن کے یکایک اندر گھس آنے پر ایڈا کا چہرہ غصے سے تمتمانے لگا۔ ظرنین بیچ چہ اتھا

سر نیچے کیے سکوت کے عالم مین خاموش کھڑا تھا۔
شرمن۔ (طرنین کے کاندھے پر ہاتھ مار کے) "کیون حضور! آج تو آپ کمال فکرمند دکھائی دیتے ہین کیا شراب کی الماری خالی ہوگئی۔ یا خزانے کے صندوق مین کچھ باقی نہ رہا؟ آخر معلوم تو ہو!۔"
طرنین۔ (اضطراب سے) تم یہان کس غرض سے آئے ہو؟۔"
شرمن۔ (کوچ پر بیٹھکر) "آپ کی محبت مجھے کھینچ لائی۔" (ایڈا کیطرف مخاطب ہوکر) لیڈی صاحبہ! آپ اپنی دلفریب صورت کو غیظ و غضب سے بے رونق نہ بنائیے۔ آپ کی خفگی محض بیکار ہو کیونکہ وہ مجھپر کوئی اثر نہین کر سکتی!۔"
ایڈا۔ (غضبناک ہوکر) "او نالائق کمینے! کیا بیہودہ بک رہا ہی؟۔"
شرمن۔ (بے پروائی کے ساتھ) "آپ کے بے مروتانہ کلمات سننے کا مین عادی ہوگیا ہون (طرنین سے) میرے دوست! تم اپنے خدام کو بلا کر ایک عمدہ میز چننے کے لیے حکم دو۔ کیونکہ مین اسوقت نہایت بھوکا اور پیاسا ہون۔
ایڈا۔ (اپنے شوہر کی طرف بڑھکر) "خداوندا مین ایک دو باتین آپسے کرنا چاہتی ہون یقین ہی کہ آپ غور سے سنینگے۔ اگر یہ شخص جب جی چاہے ہمارے گھر مین آنے کا مجاز ہی تو اسکی دوستی اور اسکی صحبت آپ ہی کو مبارک رہے۔ مین اسی وقت اس گھر سے نکل جاتی ہون جسپر میری کوئی حکومت نہین چلتی۔"
طرنین۔ (آہستہ سے متانت لہجے مین) "ایڈا مجھے پریشان نہ کرو خدا جانتا ہی مین پہلے ہی سے گھبرایا ہوا ہون۔ اب تم یہان سے جاؤ۔ کل اس بارے مین مین تمسے گفتگو کرونگا۔"
ایڈا۔ "نہین۔ اس مشتبہ حالت مین دم بھر یہان ٹھہرنا گوارا نہ کرونگی۔ اگر یہ شخص آپ سے کسی قسم کا تقاضا رکھتا ہو تو بتائیے۔ تاکہ اسکا انفصال کر دیا جائے۔ یا اگر یہ کوئی بے جا دست انداز ہی جو ہمارے گھر مین بیجا با چلے آنے کا حق نہین رکھتا تو ——"

شرمن۔ (ظرنین اور ایڈا کی طرف بڑھکر) ”بس کیجیے لیڈی صاحبہ! مناسب ہوگا کہ آپ مجھے غصہ دلا کر افشائے راز ——“ شرمن کے ان الفاظ سے ظرنین گھبرا گیا۔ اور اپنے کانپتے ہوے ہاتھ سے اُسکا ہاتھ تھام کر کہا ”شرمن!“

شرمن۔ (برہمی سے) ”خیر مین اس راز کو افشا کرنا نہین چاہتا ہون۔ تم اپنی عورت سے کہدو کہ یا تو میرے معاملات دیکھکر خاموشی اختیار کرے۔ یا مجھسے مروت کے ساتھ پیش آئے۔ کیا مجھے بھی ایک سگ بازاری سمجھی۔ جو اسطرح جھڑک رہی ہی؟ اور کیا مین اُسکی حقیقت سے کچھ ناواقف ہون؟ لیڈی تریزا کی ایک ادنی خادمہ نے اب ایک امیر کی بیوی ہونے کی وجہ سے نہایت غرور پیدا کیا ہی۔“ یہ کہکر شرمن نے اپنی وحشیانہ آواز سے قہقہہ لگانا شروع کیا۔

ایڈا انتہائے غضب وغصہ سے سرتاپا کانپنے لگی۔ اور اُسی عالم مین شرمن کو مخاطب کرکے کہا ”ابھی یہان سے نکل! ورنہ میرے ملازم تجھے باہر ڈھکیل دینگے۔“

شرمن۔ (غصے کے سبب تھرتھراتا ہوا) ”ظرنین! تمنے سنا کہ وہ کہتی کیا ہی؟ خدا کی قسم مین ——“

ظرنین۔ (عاجزی سے) ”خاموش رہو۔ شرمن!۔ اور تم ایڈا! یہان سے چلی جاؤ۔ مسٹر شرمن میرا قدیم رفیق ہی۔ اُسکے ساتھ ایک معزز مہمان کی طرح پیش آنا چاہیے!۔

شرمن۔ (ایڈا کی طرف دیکھکر) ”بیشک ایک باوقار مہمان سمجھکر مجھسے مدارات کرنا ضرور ہی۔“

ایڈا۔ (ظرنین سے) بزدل کمین کا! تمھاری بیوی تمھارے ہی روبرو ذلیل کیجاتی ہی۔ اور تم بیٹھے دیکھ رہے ہو چاہے کچھ ہو۔ مین اسکا عوض ضرور لونگی۔ میری دھمکیان خالی نہین۔ یا تو خدام اس پاجی کو ابھی باہر نکال دینگے۔ یا خود مین آج ہی شب مین کوئی اور مکان دیکھونگی۔

ظرنین۔ (ایڈا کو تھوڑے فاصلہ پر لیجا کے آہستگی مگر غصے سے) ”سنو! تمھارے بھی چند رازہائے مخفی ہین جنھین مین نے کبھی دریافت نہین کیا۔ اسی طرح میرے بھیدون مین بھی تم دخل نہ دو۔ یہ بے سود کی دھمکیان ہین۔ اسکو کچھ سخت وسست کہنا۔ اور خرافات بکنا دیوانگی اور بیہودہ پن ہی۔ خوب یاد رکھو کہ اگر مین بے حرمت ہوا۔ یا میرے عیوب ظاہر

ہونے سے کسی طرح عزت مین بٹہ لگا تو میرے ساتھ تمھین بھی نقصان پہونچیگا۔
ایڈا ؎ "یہ تو فرمایئے کہ یہ قوی تن دہقان کون ہی جسنے اسدرجہ آپ پر رعب ڈال رکھا ہی؟"
طرنین ؎ "وہ بات تمسے نہ کہی جائیگی۔ لیکن وہ تمھاری دل شکن حرکات سے تنگ آکر افشائے راز پر (طرنین یہان رُک گیا) مین زیادہ کہنے کی ضرورت نہین سمجھتا۔ خبردار پھر کبھی اسکے ساتھ زبان درازی نہ کر بیٹھنا!۔"
ایڈا ؎ "اس متشکی حالت مین رہنے اور آئے دن جھگڑے و فساد مین مبتلا ہونے کی بنسبت مجھے بہتر معلوم ہوتا ہی کہ اُس بھید کی اصلی کیفیت سے آگاہ ہون۔ اور جو کچھ اسکا نتیجہ ہو بخوشی اپنے سر پر لون۔"
طرنین۔ (غصے سے دانت پیسکر) "تم مجھے نا ملائم الفاظ کہنے پر مجبور کیے دیتی ہو۔ اور اپنی راہ مین آپ کانٹے بچھا رہی ہو۔ اگر میرے دوست کی بے عزتی کروگی۔ اور اسکو اسقدر غصہ دلاؤگی کہ وہ میری ایذا رسانی پر مستعد ہو گیا تو یقین سمجھو اسی وقت افسران کوتوالی تمھارا اظہار لینے کے لیے آجائینگے کہ وہ نومولود بچہ جو تمنے جنا۔ اور جو ——" ایڈا گھبرا گئی۔ کہا بس کیجیے حضور! آپ نے مجھے عاجز کرنے کی اچھی تدبیر سوچ رکھی ہی" ایڈا کا دل غیظ و غضب سے اسقدر مملو تھا کہ اُسکا دلربا چہرہ تھوڑی دیر بے رونق بنا رہا۔ طرنین مضطربانہ ادا سے شرمن کیطرف دیکھنے لگا۔ ظاہراً کوئی غصہ کی علامت اُسکی صورت سے نہ پائی جاتی تھی۔ ایڈا دیر تک خاموش کھڑی رہی اور اس اثنا مین اپنے جوش غضب کو روک کر سہولت اور نرمی کے ساتھ گفتگو کرنے کے قابل بنگئی۔
ایڈا ؎ "اچھا۔ مین آیندہ کبھی آپ کے خفیہ امور مین دخل نہ دونگی" یہ کہکر اُس کمرے سے نکلگئی۔ لیکن یہ سب نرمی و ملائمت صرف دکھانے کے لیے تھی۔

دریائے نیل کا کنارہ جو باریک ریت سے بھرا ہوا ہی۔ ایسا پرفضا اور دلکش نظر آتا ہی کہ ہر مسافر کا دل پانی کے قریب سے چلنے کے لیے بیتاب بیان کرتا ہی۔ اور پانی نہایت

سہولت سے بغیر تموج و تلاطم بہتے رہنے کی وجہ سے کنارے کی دلچسپی دوچند نظر آتی ہے۔ مگر جب کوئی رہرو اس عظیم الشان دریا کی ظاہری سکون پر اعتماد کرکے پانی کے قریب سے گذرتا ہے تو اُسمین کے مہیب درندے اُسکو ایسے مُنہ مین ڈال لیتے ہین۔ جہان سے پھر رہا ہونے کی امید نہین ـــ ایڈا کی ملائمت اور خموشی بھی اسوقت اسی طرح کی تھی جب اُسنے اپنے شوہر سے مذکورۂ بالا الفاظ کہے۔ لیکن چند خاص باتون کی فکر نے اُسوقت اُسکے دل سے ظرنین و شرمن کے معاملات کو بھی بھلا دیا تھا۔ لیڈی ترزا کو زہر کا استعمال کرائے چھ مہینے کا عرصہ ہوگیا تھا۔ اور ابتک کچھ اُسکا اثر نمایان نہ ہوا۔ ترزا کے چہرے سے اُداسی اور غمگینی پائی جاتی تھی۔ مگر صحت مین کوئی خلل نہ تھا۔ ایڈا ہمیشہ اس تجسس مین لگی رہتی تھی کہ ترزا کو کچھ اندرونی مرض ہے یا نہین۔ اور اُسمین وہ کل علامات پائی جاتی ہین یا نہین جو دواساز بڑھیا نے بتائی تھین۔ یعنے جسم کا تدریج گھلنا۔ زندگی سے بےلطفی پیدا ہونا۔ غذا سے نفرت تشنگی کا غلبہ۔ وغیرہ انین سے ایک علامت بھی ترزا مین نہ تھی۔ ایڈا کو اکثر خیال ہوا کہ اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ اسی لیے کئی مرتبہ چاہا کہ پھر اُسکے پاس جاکر اسکی دی ہوئی دوا کی بےاثری کا حال بیان کرے۔ لیکن باوجود ذی ہمت اور قوی دل ہونے کے پھر اُس وحشت انگیز مقام پر جانے مین پس و پیش کرتی رہی۔ اور سمجھی کہ بڑھیا نے غلطی سے مرکبات مین کچھ کم و زائد کردیا ہوگا۔ اس صورت مین کیا عجب کہ دیر سے تاثیر ہو۔ آخر اسی انتظار مین وہ بیتاب ہوگئی۔ اور مصمم ارادہ کرلیا کہ دوبارہ اُسکے پاس جاکر یہ حال بیان کرے اور ممکن ہو تو کوئی دوسرا قوی العمل عرق لے آئے۔ لہذا جب ظرنین اپنے دوست شرمن کے ساتھ بادہ نوشی مین مشغول ہوا تو ایڈا نے اُس ناہنجار بڑھیا کے گھر کا رستہ لیا۔ اور تھوڑی ہی دیر مین منزل مقصود پر پہونچگئی۔ نیچے کی کھڑکیان حسب معمول بند تھین۔ اور اوپر سے کچھ دھیمی روشنی نظر آرہی تھی۔ ایڈا نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور دس منٹ تک منتظر کھڑی رہی۔ لیکن نہ تو جواب آیا۔ نہ کسی کے پانؤن کی آہٹ سُنی گئی۔

ایڈا۔ (دل مین) وہ بڑھیا اپنی دواسازی مین اسدرجہ مشغول رہتی ہے کہ بجز ادویہ کے اُبلنے اور

جوش کھانے کی آواز کے دوسری کوئی صدا اُسکو مطلق سنائی نہین دیتی" یہ کہکر دروازے کو زور سے ڈھکیلا اور وہ کھل گیا۔ وہ پھر اندر کی جانب سے بند کرکے اُس کوٹھری کی طرف بڑھی جہان پہلے دن بڑھیا سے ملی تھی۔ وہ کوٹھری اُسی حال مین تھی جیسے کہ ہم آگے بیان کر چکے ہین۔ مہیب شکلین بڑے بڑے شیشون مین بدستور بند تھین۔ الماری کا دروازہ کھلا تھا۔ اور مختلف الاوضاع شیشے اقسام کے عرقیات سے بھرے ہوے نظر آرہے تھے۔ قرع انبیق بھی میز پر علی حالہ رکھی تھی وہ صندوق جسکے ڈھکنے پر روزن کیے گئے تھے۔ اُسی جگہ پر تھا۔ اور انسان کے اندرونی اعضا جو موم سے بنائے گئے تھے۔ اور جو بالکل اصلی معلوم ہوتے تھے اُسی طرح تھے۔ ہاون دستہ جسکی درازی تخمیناً چار فٹ کی ہوگی چولھے کے قریب تھا۔ اور یہی ایک چیز اپنی جگہ پر نہ تھی۔ چولھا نہایت درستی سے جل رہا تھا۔ اور خود بڑھیا ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اپنے ہاتھ ہاون پر رکھے تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ ادویہ کے بارے مین کچھ تجویز کر رہی ہے ایڈا قریب گئی۔ ہاون کے نزدیک ہوتے ہی ایک ایسی بو آئی جس سے چکر سا معلوم ہوا اور سر پھرنے لگا۔ کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی تاکہ صاف ہوا سے تسکین حاصل ہو۔ اور غلیظ بو خارج ہو جانے کے لیے کھڑکی کھولدی۔

اتنا سب ہوا مگر بڑھیا بے حس و حرکت اُسی طرح بیٹھی کی بیٹھی ہی رہی۔ ایڈا پر خوف طاری ہوا اور چاہتی تھی کہ نکل جاے۔ اسی مین پھر ہمت نے مدد کی۔ اور وہ بڑھیا کیطرف بڑھی جب قریب پہونچی تو اُسکے پاؤن سے کوئی چیز لگی۔ دیکھا تو آئینہ کی نقاب کے ٹکڑے ہین جنہیں بڑھیا دوا گرم کرنے کے وقت مُنہ ڈھانپ لیتی تھی۔ ایڈا کا گمان ترقی کر گیا۔ اور ساتھ ہی غور کی نگاہون سے بڑھیا کو دیکھا تو یقین ہوا کہ مردہ ہے۔ اُسکی وجہ یہ تھی کہ زہر کو جوش دینے کے وقت آئینہ ٹوٹ کر نیچے گر پڑا اور اُسکا تیز زہر دھوان ناک اور مُنہ مین پہونچنا ہی تھا کہ بڑھیا کا اسی وقت کام تمام ہو گیا۔ اُس ملعونہ کی شکل زندگی ہی مین اسقدر مہیب تھی (جو آگے بیان ہو چکا ہے) پس قیاس کرنا چاہیے کہ مرنے کے بعد کسقدر دہشت انگیز نہ ہوئی ہوگی۔ ایڈا وہان سے پھر گئی

خوف سے نہین - بلکہ نفرت سے - اسلیے کہ اُسکو مروے کے دیکھنے سے یا قریب ہونے سے بالکل خوف اور دہشت نہ ہوتی تھی - اُسکا خطا کار اور بدی سے بھرا ہوا دل نہایت سخت تھا - بڑھیا کی موت پر ایڈا کو ذرا بھی افسوس نہوا - جو اُسی چیز سے مری تھی جس سے دوسرون کی جان لینے کی تجویزین سوچا کرتی تھی - ایڈا کے دل مین مطلق رحم نہ تھا - لیکن بڑھیا کی موت کے سبب اپنے خاص کامون مین خلل واقع ہونے کے خیال نے البتہ اُسے رنجیدہ کر دیا تھا -

بتیسوان باب ۳۲

جبال آلپس[۱]

افسوس! اگر اہل زمانہ کی بدنیتی فریب ودغا - حرص وہوا دنیا کو اُس وحشت انگیز مقام سے مشابہ نکرتی جسکے خیال کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین اور جسکا نام عرف مین دوزخ رکھا گیا ہی تو دنیا بھی بے شبہہ ایک نمونۂ بہشت ہوتی - جب زمین قیمتی فصل سے سرسبز وشاداب ہوتی ہی - اور کسان خوشی وخرمی سے اُس ساعت کا منتظر رہتا ہی کہ اپنی جانکاہ محنت کا ثمر حاصل کرے تو غنیم کی فوج کشی اُس سرسبز قطعہ کو تباہ وبرباد کردیتی ہی - جب کوئی سوداگر دور و دراز کے سفر کی مصیبتین جھیلے ہوے اپنے زن وفرزند کے اشتیاق دید مین وطن کو واپس آتا ہی - اُسوقت شب تاریک مین کسی ظالم قزاق کی خونخوار شمشیر اُسکے حسرت بھرے سینے مین چبھوئی جاتی ہی اور وہ تمام امیدین خاک مین ملجاتی ہین - جو اُس بلاکش مسافر کے اور نیز اُن لوگون کے دلون مین تھین جو مسرت کے ساتھ اُسکی واپسی کا انتظار کررہے تھے - جب کوئی نیک نفس عادل خدا ترس

[۱] آلپس یورپ کے مشہور پہاڑون کا سلسلہ - اٹالی - فرانس - اسٹریا - اور سوئٹزرلینانڈ کے ملکون مین یہ سلسلہ پہونچتا ہی - اور یورپ کے تمام پہاڑون سے ملتا ہی - اسکی بلند ترین چوٹی مانٹ بلانک ۱۵۷۸۱ قدم کی ہی یورپ کی بڑی بڑی ندیان جیسے ڈانیوب - رین - اون - اور پو - انھین پہاڑون سے نکلتی ہین — ۱۲

بادشاہ اپنی رعایا کی دلدہی فرض عین سمجھکر اپنی زیست اُنھین کی بہبودی مین صرف کرنے لگتا ہی تو موت کا قوی اور پرزور ہاتھ اُسکو تخت سے جدا کر دیتا ہی۔ اور کوئی جابر اور ظالم اُسکا جانشین ہوجاتا ہی۔

خداوند عالم نے بہبودی خلائق کے لیے کیا کیا سامان مہیا کیے ہین۔ مگر آہ! انسان کی طبع حریص قناعت اختیار کرنے سے مانع ہوتی ہی۔ اور دنیا بھر کی رنج و تکلیف اس بدکار خصلت کا ضروری نتیجہ ہی۔ تحصیل مال کے لیے یہ دائمی جھگڑے۔ یہ آئے دن کی لڑائیان۔ اور شب کے مکر و فریب۔ دوسرون پر برتری حاصل کرنے کی سرگرمی کے ساتھ کوششین اپنے ہمسایون پر فوقیت لیجانے کی بے انتہا فکر گو اُسکے حاصل ہونے مین کئی گناہ صادر ہون اُس نہر سے جو رزاق مطلق نے سب کے معتدل استعمال کے لیے جاری کی ہی سب سے زیادہ نوش کر جانے کی کبھی نہ بجھنے والی پیاس۔ یہ بھیڑ بھڑکا۔ یہ پریشانی و پراگندگی۔ یہ مکر و فریب۔ یہ سازشین یہ رہزنی و دل آزاری۔ جو مسافران دنیا کا پیشہ ٹھہرا ہی۔ عام امن و آزادی اور باہمی ہمدردی و خیرخواہی مین خلل انداز ہوتی ہین۔

بندگان خدا کی خیرخواہی اور اُنکے ساتھ میل جول رکھنے کے لیے کروڑہا ممبرون کے ذریعے ہدایت کی جاتی ہی۔ اور کروڑون روپیہ کے صرف سے علما و واعظین مقرر کیے گئے ہین تاہم لوگ باوجود مہذب اور شائستہ ہونے کے اُن فیاضیون اور نیکیون سے محروم ہین جو زندگی مین لطف پیدا کرنے والی ہین۔

آٹو انھین خیالون مین آہستہ آہستہ ایک تنگ رستے سے جو صوبہ کارنیلیا[1] کے ایک گنجان جنگل مین واقع تھا گھوڑے پر سوار جا رہا تھا۔ شہر ویانا کی بدکاریان اور وہان کے جرائم سے وہ اسدرجہ تنگ آ گیا تھا کہ اُسکو شہر کے نام سے نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ اور

[1] کارنیلیا صوبۂ آسٹریا۔ یہ صوبہ پہاڑی ہی اور اسکا اکثر حصہ ویران پڑا ہی۔ لوہے۔ سیسے۔ تانبے کی کان اسمین بہت ہین۔ ۱۲

اسی لیے چاہتا تھا کہ چند روز اُن دہقانی لوگون کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ جو شہریون کی فضولخرچی اور وہان کے جھگڑون سے محفوظ رہا کرتے ہین۔ وہ ایک قدآور گھوڑے پر سوار تھا اور اسلحہ سے آراستہ تھا کوئی ملازم ہمراہ نہ تھا۔ اُس گمنام بوڑھے کی غیبی تائید سے اُسے اسقدر استطاعت حاصل تھی کہ بیفکر اپنے مرغوب طبع مقامات مین سفر کرسکتا تھا۔ الغرض وہ کوہ بومل سے گذرکر سہولت کے ساتھ جبال آلپس کیطرف جارہا تھا۔

اب وہ ایک گھنے جنگل مین ہو جسکو غروب آفتاب کے پیشتر طی کردینا چاہتا ہو۔ اور آفتاب ڈوبنے کے لیے صرف تین گھنٹے کا عرصہ باقی رہگیا ہو۔ لہذا اُسنے گھوڑے کو تیز چلانا شروع کیا اور برابر اُسی سمت بڑھے جاتا تھا۔ جسطرف اُس مسافرنواز دہقان نے جسکے ہان شب گذاری تھی بتادیا تھا۔ جنگل طی ہوا۔ آفتاب کی آخری شعاعین پہاڑون کی برف سے بھری ہوئی چوٹیون پر چمک رہی تھین۔ تھوڑی دیر مین آسمان پر سیاہ ابر دوڑنے لگا۔ تاہم کبھی کبھی اُن سفید چوٹیون کی فطرتی چمک دمک نظر آہی جاتی تھی۔ جنگل کے کنارے کچھ فاصلہ پر ایک جھونپڑا تھا اُسکے ساکنون نے آٹو کو کمال خُلق و مروت سے مہمان رکھا۔ ہمارا نوجوان مسافر دوسرے دن علی الصباح اُٹھا۔ سورج نکل رہا تھا۔ اور اُسکی شعاعین ابر کے پھٹے ٹکڑون سے گذرکر پہاڑون کی سفید چوٹیون پر چمکنے لگین۔ آٹو نے صبح کے ناشتے سے فراغت حاصل کی۔ اور گھوڑے کو وہین بندھا ہوا چھوڑکر آپ تفریح طبع کے لیے پہاڑون کی جانب بڑھا۔ پورے ایک گھنٹے کی رفتار نے اُسکو ایک بلند قلۂ کوہ کے دامن مین پہونچادیا۔ یہ چوٹی اسدرجہ بلند تھی کہ اوپر چڑھنے مین دو گھنٹے صرف ہوے۔ وہان ایک مسطح زمین دکھائی دی جسپر سبزی کا زمردگون فرش کمال دلفریبی سے بچھا تھا۔ آٹو وہان ٹھہرکر اُس سین کی فضا سے لطف اُٹھانے لگا۔ اُن برف سے بھری ہوئی چوٹیون اور آسمان کا نیلگون رنگ عجیب نظرفریب کیفیت دکھارہا تھا موسم سرما کا وہ دائمی لباس (یعنے برف[له]) آفتاب کی روشنی سے اسقدر درخشندہ ہورہا تھا

له یورپ کے اکثر پہاڑون پر سردی کے سبب ہمیشہ برف جمی رہتی ہی۔ ۱۲

کہ نگاہین اپنا کام کرنے سے عاجز ہو جاتی تھین۔ اور اس ویرانے مین نیچر کی نیرنگیان لطف انگیز اور دل لُبھانے والی شکل مین جلوہ گر تھین۔ آٹو آگے بڑھنے لگا۔ وہان ایک پیچیدہ رستہ نظر آیا۔ جو پہاڑون پر کسی طرف جا رہا تھا۔ اُسکے قریب بڑے بڑے مہیب غار تھے۔ اور جدھر نظر جاتی تھی پورا وحشت انگیز سمان دکھائی دیتا تھا۔ اور جو جو بلندی پر چڑھتا جاتا تھا۔ نیچے کی سطح ایک ہیبت ناک صورت مین نظر آتی تھی۔ اور دور دراز کی بلند چوٹیان دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُسکو آنکھین نکال کے ڈرا رہی ہین۔ آٹو ان تمام مقامات سے نکلکر ایک ایسے قلعہ پر پہونچا۔ جہان سے وہ رستہ پھر کر ایک بلند چوٹی کے اطراف سے جاتا تھا۔ وہان ایک بہت بڑا غار تھا۔ اُس مقام کو نگاہ تامل سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی وحشیانہ وضع سے ترشا ہوا ایک زینہ ہی اور غالبًا کسی نے کچھ غرض سے بنایا ہی۔ آٹو زینے کی راہ سے نیچے اُترنے پر آمادہ ہوگیا۔ قبل اسکے کہ وہ اپنی پر خطر رفتار شروع کرے یہ سوچنے لگا کہ یہ زینہ کہان تمام ہوتا ہی۔ اور جاتا کدھر ہی؟ لیکن چند چٹانین جو اُبھری ہوئی تھین نگاہ کو حائل تھین۔ اور نہین معلوم ہوتا تھا کہ نیچے گیا ہی؟ آٹو کے دل مین اسکے لم دریافت کرنے کی تمنا اور بڑھ گئی۔ وہ نہایت دلیر تھا اسی وجہ سے ایسے پر خوف مقام مین جانے سے بالکل نہ ڈرا۔ الغرض اُس غار کے قریب والے زینے سے اُترنے لگا۔ اور برابر آدھے گھنٹے تک چلا گیا۔ غار کی جانب اس خوف سے نہ دیکھتا تھا کہ مبادا دہشت کے سبب غشی نہ طاری ہو۔ آخر اُس اُبھری ہوئی چٹان کے نیچے جا پہونچا جسکا ذکر ابھی ہوا ہی۔ یہان سے رستہ کشادہ تھا۔ اور ایک شگاف کوہ کے درمیان سے کسی طرف جا رہا تھا۔ باوصف وحشت انگیز سیکڑون نمونے دیکھنے کے آٹو اپنے ذہن مین سو گز فاصلہ تک بڑھتا چلا گیا۔ وہان ایک عالی شان دروازہ دکھائی دیا جو نہایت مستحکم تھا اور جسپر لوہے کے ڈنڈے پڑے ہوے تھے۔ آٹو جو ابتک نظر نیچی کیے چل رہا تھا۔ سر اُٹھا کر دیکھا تو روبرو ایک ایسی دیوار تھی جو نہایت طویل وعریض اور بہت مضبوط تھی۔ بلندی اسقدر تھی باوجودیکہ اسکے نیچے بہت سی ٹیکریان تھین اُس دیوار کے دوسری جانب کا حال دریافت کرنا ممکن نہ تھا۔ تاہم آٹو

کو از روے فراست اتنا معلوم ہوا کہ یہ دیوار ایک مستحکم قلعہ کی ہی جو کسی بڑے سے بڑے محاصرے کے بھی متحمل ہونے کے قابل بنائی گئی ہی۔ اور اُس زمانے مین عادت تھی کہ ایسے مقامات مین جہان انسانی کامون کو نیچر کی مدد بہت پہونچتی ہو عظیم الشان قلعہ تعمیر کیے جاتے تھے جب آٹو اسی تردد مین کھڑا ہوا تھا۔ یکایک اُس دروازے سے ایک کھڑکی جلدی کے ساتھ کھلی۔ اور کسی شخص کی آواز اندر سے یہ کہتے ہوے سنائی دی۔

"اے اجنبی مرد! - چاہیے کہ تو میرے حال زار پر رحم کر اور مجھے اس زندان بلا سے چھڑا جسمین مین زمانۂ دراز سے آفتین جھیل رہا ہون۔" آٹو نے کھڑکی کی جانب دیکھا۔ جب اُسکی نظر اُس شخص کے حسین چہرے پر پڑی جو اس سے رہائی کا طالب ہوا تو آٹو متحیر و ششدر ہو گیا کیونکہ وہ اُس اسیر غم کی صورت سے بخوبی واقف تھا۔ لیکن ہنوز اُس شخص نے اپنی تقریر ختم نہ کی تھی کہ اُسکی شکل آٹو کی نظرون سے غائب ہو گئی۔ اور ایک دوسری آواز اُسپر ملامت کرتے ہوے کان مین آئی۔ اور کھڑکی بزور بند کر دی گئی ——"

۳۳
تینتیسوان باب

چند عجیب واقعات

آٹو وہان متعجب کھڑا یہ سوچ رہا تھا "صورت تو وہی ہی! گو اب اُسپر بے رونقی اور افسردگی پائی جاتی ہی۔ مگر مین اچھی طرح پہچان گیا۔ مین جسدن شہر ویانا سے نکلا وہ تو وہین تھا۔ پھر اسقدر جلد اس قید مصیبت مین کیونکر پھنس گیا؟ ہان اتنا البتہ ہی کہ مین نے اپنے سفر مین متعدد مقامات پر قیام کیا ہی۔ لیکن وہ تو کہتا ہی کہ مدت دراز سے مبتلاے مصیبت ہون۔ تعجب۔ ہزار تعجب کی بات ہی . . . . اگر وہ بغرض محال اُسی دن ویانا سے نکلا ہو جسدن کہ مین نکلا تھا۔ اور بہت جلد جلد منازل کرتا ہوا آیا ہو اور آتے ہی اسیر کر لیا گیا ہو۔ جب بھی بیس دن سے زیادہ کا عرصہ نہو گا۔ مگر اُسکا یہ قول مجھے حیرت مین ڈال رہا ہی کہ "مین ایک زمانے

سے مقید ہون۔ افسوس! قید کی مصیبتون نے اُسکے دماغ کو بھی منتشر کر دیا ہی؟" آٹو انھین خیالات مین کھڑا تھا کہ یکایک دروازہ کھلا۔ اور چھ مسلح شخصون نے آکر اُسکو گھیر لیا۔ اُن لوگون نے بمجرد قریب پہونچنے کے اسکی آنکھون پر پٹی باندھ دی اور ہاتھون پر اُٹھائے ہوے دروازے سے گذر کر بہت دیر تک ایک مسطح زمین پر سے جانے لگے۔ اُنکے پانون کی آواز گونج رہی تھی جس سے آٹو نے قیاس کر لیا کہ یہ کوئی تہ خانہ ہی۔ خیر۔ تھوڑی مسافت طی کرنے کے بعد اُن لوگون نے اُسکو نیچے چھوڑ دیا اور جبراً ایک زینے پر چڑھانے لگے۔ آٹو کو اتنی دلجمعی اُسوقت بھی حاصل تھی کہ اُس زینے کے ستر درجے گن سکا۔ آخر وہ منزل بھی طی ہوئی۔ اور تمام اُس مقام پر کھڑے ہو گئے انداز اً معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی دروازے پر پہونچے ہین جو بند رہنے کی وجہ سے رک رہنا پڑا۔ ایک آواز "تھوڑی دیر انتظار کرنا ہوگا" اسی وقت بازو والے کمرے سے نہایت عمدہ راگ کی آواز آئی۔ جسکی سریلی اور پیاری صدا سے وہ کل قلعہ گونجنے لگا۔ آٹو اُس دلربا راگ کی سماعت سے اسدرجہ بیخود ہو گیا کہ نہ موجودہ آفت ہی کی خبر رہی نہ آنکھون پر پٹی بندھی ہونے کا خیال تھا اور نہ اُس سربلند کی تمنا سے رہائی کا دھیان رہا۔ جب راگ ختم ہوا آٹو کے کاندھے پر کسی نے آہستہ سے تھپک کے موٹی آواز مین کہا "اب ہمین آگے بڑھنا چاہیے۔"

آٹو چونک پڑا۔ راگ ایسا دلچسپ اور مست کر دینے والا تھا کہ آٹو کو اپنے سر اور پیر کی خبر نہ تھی۔ آخر ایک شخص کے حرکت دینے سے وہ ہوش مین آیا۔ اب تمام لوگ اُسکو ساتھ لیے ہوے چل رہے ہین۔ اور وہ دروازہ جو اس سے پہلے بند تھا۔ اب کھل گیا ہی۔ وہ جگہ نہایت کشادہ تھی۔ کیونکہ اُسکے طی کرنے مین بہت دیر لگی۔ آٹو کو قرینتاً معلوم ہوا کہ وہ عبادتگاہ ہی۔ اسلیے کہ اُسکے ہمراہی جب ایک مقام پر پہونچے تو اُسکے محافظین کچھ دعا پڑھنے لگے جس سے قیاس کیا جا سکتا تھا کہ وہ آب[1] مقدس

[1] آب مقدس رومن عیسائیون کے گرجاؤن مین نمک کا پانی ایک چھوٹے سے حوض مین آیات وغیرہ دم کر کے رکھتے ہین۔ جب لوگ عبادت کے لیے گرجا مین داخل ہوتے ہین اُس پانی کے چند قطرے جسم پر چھڑک لینا انکے نزدیک پاکی کی علامت ہی۔ اور اس حوض کا نہایت ادب کیا جاتا ہی۔ از بلاکیس انسیکلوپیڈیا ۱۲۔

کا عوض ہی۔ یہ رستہ بھی طی ہوا۔ اور ایک کھلی جگہ پر پہونچے۔ اُسکا کشادہ ہونا آٹو کو اسطرح معلوم ہوا کہ پہاڑ کی ٹھنڈی ہوا جسم کو محسوس ہو رہی تھی۔ غرض وہان سے گذرکر ایک بڑے دروازے پر پہونچے۔ ایک شخص نے زنجیر کھٹکھٹائی۔ لیکن دروازہ نہ کھلا۔

ایک آواز۔ "دروازہ بند ہی۔"

دوسری آواز۔ "جلد جاکر کنجیان لے آؤ۔ ہم یہین ٹھہرے رہینگے۔"

تیسری آواز۔ "اُسکے واپس آنے کے لیے پاؤ گھنٹہ کا عرصہ لگے گا۔ تب تک سرد ہوا ہماری جان لے لیگی۔"

چوتھی آواز۔ "چلو تب تک ہم اس جگہ پر (ٹہلاکر) پناہ لین۔ گو وہ مقام کوئی خوش آیند نہین ہو تاہم اس ظالم ہوا کے صدمے سے تو محفوظ رہینگے۔"

پہلی آواز۔ "اچھا۔ تو مین کنجیان لیکر وہان تمسے آملونگا۔" پھر وہ مختصر جماعت سیدھی جانب بڑھی۔ اور ایک زینہ اُترکر جسپر برف جمی ہوئی تھی۔ کسی مقام پر ٹھہر گئی۔ آٹو کو معلوم ہوا کہ سب کے سب کسی سایہ مین چھپ گئے ہین کیونکہ ٹھنڈی ہوا کا صدمہ اب اس درجہ محسوس نہ ہوتا تھا

ایک شخص۔ "اب کتنے ہین؟"

دوسرا۔ "انتالیس۔ کل شام کو ایک اور زیادہ ہوا۔ مین نے اور میرے رفیق کارل نے کھودکر نکالا۔"

پہلا۔ "کیا تم باور کرتے ہو کہ یہ لوگ کٹہرے کے قریب جاکر مسافرون کو اپنی صورت دکھاتے ہین؟"

تیسرا۔ "اسمین کچھ شک نہین۔ وہ اکثر مقامات پر دیکھے گئے ہین۔ جہان کہین وہ پکڑے گئے تھے اور کبھی کبھی ناتجربہ کار مسافرون کو اس سرحد کی مصیبتون سے آگاہ کر دیا کرتے ہین۔"

پہلا۔ "اگر مین ایسے ایک شیطان کو بھی دیکھ لون تو خوف و دہشت سے وہین گرکر لوٹنے لگون۔"

ایک ترش آواز۔ (جو آٹو نے ابتک نہ سُنی تھی) "تم سب کے سب بڑے ہی بے وقوف و احمق ہو آپس مین شیاطین کا تذکرہ ہو رہا ہی جنھین نہ تمنے کبھی دیکھا۔ نہ اُس بارے مین کچھ جانتے ہو۔"

ایک اور شخص۔ "فیروز سب کا منکر ہی!"

وہی ترش آواز ''مین تمسے زیادہ منکر نہین ہون۔ ساٹھ برس سے انھین پہاڑون مین میری سکونت ہی جوانی بڑھاپا سب یہین گذرا۔ اور کوئی جبہ کوئی ٹیکری۔ کوئی شگاف بلکہ کوئی جگہ ایسی یہان نہین جسمین مین نہ پھرا ہون۔ اور جسکو مین نے نہ دیکھا ہو گو مین نے ایسی بہت چیزین دیکھی ہین۔ جیسے اب تمھارے اطراف وجوانب مین ہین۔ لیکن کبھی ناپاک ارواح یا سایہ نہ دیکھا''

کارل ''وہ کنجیان لے آیا۔ پھر چلے چلو۔ مفت دیر ہوئی جاتی ہی۔''

آٹو نے جب مذکورۂ بالا تقریر سنی۔ اُسکو اُن چیزون کے دیکھنے کا جو اُسکے اطراف سے ہونے کا ذکر کیا گیا تھا۔ اسدرجہ تمنا ہوئی کہ آنکھون کی پٹی کھولنے کے صلہ مین بشرط امکان کل روے زمین کے خزانے دیدیتا مگر جب وہ چہرے تک بھی ہاتھ لیجاتا تھا تو ایک زبردست ہاتھ اُسکو اس حرکت سے باز رکھتا تھا۔

آخر سب ملکر آگے بڑھنے لگے۔ ایک دروازہ ملا۔ اُس سے گذر کر کسی کھلی جگہ پر پہونچے۔ وہان ایک اور دروازہ کھلا۔ وہ اُسکے ذریعے سے مکان مین پہونچکر ایک وسیع زینے پر چڑھنے لگے۔ جاتے جاتے پھر ایک تیسرے دروازے کے پاس ٹھہرے ہی تھے کہ کسی نے کھولدیا۔ تب فیروز نے (وہی شخص جسنے ترش آواز سے شیاطین کے نہ دیکھنے کا حال بیان کیا تھا) آٹو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ ای نوجوان! تو میرے ہمراہ چل!'' (اپنے ہمراہیون سے مخاطب ہوکر) ''تم کچھ کھا پی کر جلد لیس ہو جاؤ مگر ایسا نہ ہو زیادہ دیر ہو جائے'' فیروز آٹو کا ہاتھ سنبھالے آگے بڑھنے لگا۔ ایک دروازہ کھلا۔ اور پھر بند کر لیا گیا۔ وہ لوگ جو اُسنے جدا ہوے تھے اب دور نکل گئے ہین۔ کیونکہ اُسکے پاؤن کی آہٹ کم سنائی دیتی ہی۔ ایک مقام پر پہونچنے کے بعد اُسکی آنکھون سے پٹی کھولی گئی۔ جسکے سبب آٹو کے دل مین از سر نو تیزی جولانی اور خوشی پیدا ہوگئی۔ پھر بھی وہ نہایت پراگندہ ہو رہا تھا۔ اب وہ ایک سجے ہوے کمرے مین ہی۔ جہان دیگر آرایشی چیزون کے علاوہ ایک میز پر نفیس کھانا چنا ہوا ہی۔ اور اُسکے نزدیک فیروز کھڑا ہوا ہی۔ وہ ایک معمر شخص تھا۔ اور لباس سے کچھ تو دہقانیت اور

کچھ فوجی وضع پائی جاتی تھی۔ چہرے سے سنگدلی اور بیرحمی کے آثار نمایان تھے۔ لیکن باوجود بے رحم ہونے کے وہ آٹو کی گھبراہٹ کو دیکھکر ایک وحشت انگیز صورت سے مسکرانے لگا تھا

فیروز۔ (آٹو سے) "تم اپنے دل مین خیال کرتے ہوگے کہ مین جو یہان لایا گیا ہون کسی شیطانی قوت کے ذریعے سے ہی۔ مین تمھین یقین دلاتا ہون کہ نہین۔ دنیا کا تمام کارخانہ قانون قدرت کے بموجب انجام پاتا ہی۔ مگر بات یہ ہی کہ عاقل کو ہر امر مین سوچنا ضرور ہی۔"

آٹو۔ (تعجب سے) "مین تو جبال آلپس کی بلند چوٹیون پر ہون۔ پھر یہ اٹلی کے پھول اور موسم گرما کے میوے جو یہان پیش نظر ہین۔ یہ کیا معاملہ ہی؟"

فیروز۔ "ہان بیشک یہ بات عجیب معلوم ہوگی۔ مگر تم پہلے کچھ کھانا نوشجان کرلو۔ کیونکہ صبح کی گشت اور ہواخوری نے تمھاری اشتہا کو بڑھا دیا ہوگا" یہ کہکر فیروز میز پر بیٹھ گیا۔ اور دہقانی ادا سے جلد جلد کھانے لگا۔ آٹو کو اب یقین ہو گیا تھا کہ مجھے کچھ اذیت نہ پہونچیگی۔ لہذا اُسنے بھی دلجمعی سے کھانا شروع کیا۔ اور کھاتے ہی مین اُس کمرے کو غور سے دیکھنے لگا۔ دیوارون مین کھڑکیان نہ تھین۔ اور روشنی کے لیے صرف چھت مین ایک دائرے کے طور پر خالی چھوڑ دیا گیا تھا۔ اسی لیے آٹو نہ پہچان سکا کہ یہ کمرہ کس مکان سے متعلق ہی۔

فیروز۔ (کھانے سے ہاتھ روک کر) "ای نوجوان! تم شاید ان پہاڑون کے رستے سے واقف ہوگے۔ بھلا کچھ معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت تم کہان ہو؟"

آٹو۔ "عمر بھر مین یہی پہلا مرتبہ ہی جو مین ان پہاڑون پر آیا ہون اور اس امر سے بالکل بیخبر ہون کہ اب ہون کہان؟"

فیروز۔ (بدگمانی کی راہ سے) "تو پھر تمنے کسطرح وہ شگاف اور وہ راستہ ڈھونڈھ نکالا؟"

آٹو۔ "مین اتفاقاً آج اس راستے سے آنکلا۔ اور جستجوے راز کا شوق ہونے کے سبب"

فیروز۔ (بات کاٹ کر) "اور دلیری بھی!"

آٹو۔ "خیر۔ آپ جو چاہے سمجھ لیجیے۔ بہرصورت اُس راہ کے آخر تک جانے کا مین نے مصمم

قصد کرلیا تھا۔ اسلیے کہ صرف تفریح طبع یا دل بہلانے کے لیے مین نے سفر اختیار کیا ہو اور اسوجہ سے جبال آلپس کے تمام عجائبات دیکھنے کی مجھے نہایت درجہ تمنا تھی۔ اگر میرا اس سرحد مین آنا کوئی خطا کا سبب ہوا ہو تو امیدوار عفو ہون۔ اور آپ سے معذرتانہ عرض کرتا ہون کہ مجھے رہا کردیجیے۔"

فیروز "تم نہایت استقلال اور صاف دلی سے باتین کررہے ہو مجھے یقین ہوتا ہو کہ تم پہلے کبھی یہان نہ آئے ہوگے۔ لیکن اگر چند روز تم ہمارے ساتھ رہو تو ایک ذی کمال بھاری شخص بنجاؤ گے۔ خیر۔ ان باتون کو جانے دو۔ مین تمسے ایک اور بات پوچھنا چاہتا ہون۔ یعنے تم کسلیے اس شخص کو دیکھکر تعجب کرنے لگے۔ جسنے دریچے سے سر نکال کے تمسے مدد چاہی۔"

آٹو "اسلیے کہ مین اُس شکل کو بخوبی پہچانتا ہون۔"

فیروز "تو تم اُس شخص کو جانتے ہو؟۔"

آٹو "نہین۔ اپنی تمام عمر مین کبھی اُس سے بات چیت نہین کی۔ مگر اُسکو کئی مرتبہ شہر ویانا مین دیکھا ہو۔ اسی اعتبار پر کہا تھا کہ مین اسکو پہچانتا ہون۔"

جب آٹو یہ باتین کررہا تھا۔ تو بوڑھے فیروز کی سختی اور سنگدلی جو صورت سے ظاہر تھی اور زیادہ ہوگئی۔ اور وہ بڑے ہی غور و تعمق سے کچھ سوچنے لگا۔

فیروز۔ (بہت دیر بعد) "تمھین کچھ تکلیف نہ دیجائیگی۔ لیکن مجھے تمھارا یہان سے جانا ہرگز گوارا نہ ہوگا تاآنکہ تم اس بات کی قسم نہ کھاؤ کہ اس شخص کا دیکھنا اور اُسکا تم سے مدد چاہنا بالکل مخفی رکھا جائیگا۔"

آٹو "مین قسم کیونکر کھا سکتا ہون کہ جو کچھ یہان مشاہدہ کیا ہو بھول ہی جاؤنگا جبکہ اُس مبتلاے الم نے کمال عاجزی کے ساتھ مجھسے رہائی کی درخواست کی۔ جسمین بڑا تکلیف اُٹھا رہا ہو۔ کیا وہ میرا ہمجنس نہین ہو؟ جو مین اُسکے حال زار پر رحم نہ کرون۔ بلکہ وہ تو میرا رشتہ دار ہو۔"

فیروز "کیا تمسے اُس سے کوئی قرابت کا تعلق ہی؟ اچھا یہ تو بتاؤ تمھارا نام کیا ہی؟"

آٹو "میرا نام آٹو ہی"

فیروز "ہان مین اب سمجھا کہ تم کون ہو!"

یہ کہکر فیروز کرسی پر سے اُٹھکر ٹہلنے لگا۔ اور بڑے تامل کے بعد بولا "سنو مین تمھین ایک تجویز بتاتا ہون۔ اگر اسکو قبول کر لیا تو صرف تمھارا اقرار ہی کافی ہی کیونکہ تم ایک بڑے معزز شخص ہو۔"

آٹو "اچھا بیان کیجیے!"

فیروز "اب تھوڑی دیر مین تمھین یہان سے لیجائینگے۔ مجھسے اقرار کرتے جاؤ کہ قبل اسکے کہ تم اس کھڑکی سے مذکورۂ بالا شخص کی مدد کرنے کے لیے کچھ اسباب مہیا کرو۔ تم شہر دیانا کو جاؤ اور اُس شخص کو وہان کھلے بندون پھرتا دیکھو تو سمجھ لینا کہ اُسکے قید ہونے کا حال مخفی رکھنے کی قسم فیروز سے کر چکا ہون۔"

آٹو "نہین مین آپ سے کسی قسم کا اقرار نہ کرونگا۔ اگر وہ قید سے رہائی پائے تو اُن ظالمون سے جنھون نے اُسے بے گناہ اسیر کر رکھا تھا۔ عوض لینا اُسی کا کام ہی۔ بشرطیکہ وہ بے گناہ مقید ہوا ہو جب مین اُسکو آزادی کے عالم مین دیکھونگا۔ تو پھر اُسکے معاملات مین کچھ دخل دینے کی ضرورت نہین۔ لیکن جب تک وہان پہونچکر اُسے نہ دیکھ لونگا۔ اُسوقت تک کوئی قول نہین دے سکتا۔ اور یہ بھی یاد رکھیے کہ اب میرے ساتھ آپ کے ہاتھون جو سلوک ہوگا۔ آیندہ مین بھی آپ سے اُسی طرح پیش آؤنگا۔"

فیروز "ہان تمنے ٹھیک کہا۔ آؤ اسی بات پر ہم تم قسم کرلین" قسم ہوگئی۔ فیروز نے آٹو کو ایک گلاس شراب سے بھر کر دیا۔ اور دوسرا آپ ہاتھ مین لیکر پینے لگا۔ آٹو ابھی پورے طور پر شراب خالی کرکے گلاس میز پر رکھنے نہ پایا تھا کہ نیند آنے لگی آخر جھٹ سے گلاس رکھدیا اور سو گیا۔

جب اُس خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو ایک گرم۔ دلچسپ۔ سرسبز و شاداب

قطعۂ زمین پر لیٹا ہوا پایا - آفتاب پوری درخشندگی سے جلوہ افروز تھا - اور اُسکی بلندی سے معلوم ہوتا تھا کہ دوپہر دن چڑھ آیا ہی - آٹو اُٹھ بیٹھا - اور اُن گذرے ہوئے عجیب و غریب واقعات کو یاد کرنے لگا جنسے تھوڑے ہی دیر پہلے اُسکو سامنا ہوا تھا - مگر اب وہ کہان ہی؟ اسکو دور سے جبال آلپس نظر آرہے ہین - آفتاب کے رخ سے خیال کیا تو پہاڑ اُسکے شمالی جانب مین ہین اگر وہ صوبۂ کارنیلیا مین ہوتا تو جنوبی سمت رہنا ضرور تھا - علاوہ برین وہ سبزہ زار - وہ شفاف نہرین - وہ جھونپڑے جنکے اطراف مین سایہ دار درخت تھے اور وہ تروتازہ بے نظیر باغات - یہ سب کارنیلیا کے ویران جنگلون مین کہان؟ تو پھر اب وہ کس مقام پر ہی؟ کیا وہ کسی خواب عجیب سے بیدار ہوا ہی؟ یا کسی شیطان نے دوسری سرزمین مین لا پھینکا ہی؟ لیکن گذشتہ حالات اسقدر جہ اِسکے ذہن نشین تھے کہ وہ نہ اُنھین خواب سمجھ سکتا تھا نہ توہم کہہ سکتا تھا - جب آٹو باوجود ہوشیاری کے ان خیالون مین بیخود ہو رہا تھا - تو دور سے ایک دہقان آتا ہوا نظر آیا - جب قریب آپہونچا تو اُسکی وضع اور لباس سے کارنیلیا کا باشندہ نہ معلوم ہوا -

آٹو - (دہقان سے) "تم کہہ سکتے ہو کہ مین کہان ہون؟" آٹو کے حواس اسقدر منتشر تھے کہ وہ بالکل نہ سمجھا کہ میرا یہ انوکھا سوال ایک غیر شخص کے دل مین کیا اثر پیدا کریگا - دہقان تعجب اور غور سے اُسکی صورت دیکھنے لگا - اور کہا "آپ ہنوٹو نام ایک کسان کے کھیت مین ہین - اور وہ مین ہی ہون!"

آٹو - تو مین کس سرزمین اور کس ملک مین ہون؟" ہنوٹو اسکو پاگل سمجھکر خوف سے دو چار قدم پیچھے ہٹ گیا - اور بولا "سرزمین کیسی اور ملک کہان کا؟ کیا آپ کو نہین معلوم کہ یہ ملک اٹلی ہی - پھر بتائیے آپ کون ملک سمجھتے ہین؟ افسوس آپ کی جوانی پہ مجھے ترس آتا ہی!" یہ کہکر کسان کسی طرف چلدیا - اور آٹو متعجبانہ حالت مین بہت دیر تک وہین کھڑا رہا -

---

آٹو۔ "کیا یہ ماجرا تمھین ایک بیہودہ خیال کا نتیجہ معلوم ہوتا ہی؟ شاید اسکو جھوٹ سمجھتے ہو؟ مین تمھین یقین دلاتا ہون کہ مین اپنے پورے حواس بجا رکھتا ہون۔ کچھ دیوانہ یا سودائی نہین ہون! اسوا اِسکے میرا یہ منشا نہین کہ تمھین کچھ فریب دون!۔"

دہقان۔ (جو نہایت سوچ اور تردد مین تھا سر اُٹھا کر کہا) "مین بے شبہہ آپ کی سرگذشت کو صحیح اور واقعی سمجھتا ہون۔ اور مین اُس حال کو جانتا بھی ہون!۔"

آٹو۔ (نہایت متعجب ہوکر) "تم جانتے ہو؟۔"

دہقان۔ "ہان جناب! بخوبی! کیونکہ مین نے اُسی راہ سے سفر کیا ہی۔ جس راہ کا آپ ذکر کر رہے ہین"۔

لڑکی۔ (حیرت سے) "آپ وہان گئے تھے؟۔"

دہقان۔ "ہان پیاری بیٹا! مین گیا تھا۔ مگر آجتک یہ بات کسیکے روبرو زبان پر نہین لایا۔ کیونکہ اس راز کو افشا نہ کرنیکے لیے مجھے بہت سی دھمکیان دیگئی تھین تاہم وہ ماجرا مین اب بیان کرتا ہون"۔

لڑکی نے اپنی کرسی باپ کے قریب ہٹالی۔ اور آٹو بھی ہمہ تن دہقان کیطرف متوجہ ہوگیا

دہقان۔ "چھ سال کا زمانہ ہوا (بیٹی سے مخاطب ہوکر) تمھین یاد ہی؟ کہ مجھے تمھاری مان کے انتقال کرنے سے کارنیلیا کو جانا پڑا تھا (آٹو سے) میری بیوی اس صوبے مین کسی قریب کے رشتہ دار سے ملنے گئی تھی۔ آخر وہان سخت علیل ہوگئی۔ مین جسوقت وہان پہونچا ہون وہ قریب المرگ ہوگئی تھی۔ خیر۔ تجہیز و تکفین سے فارغ ہوکر واپس ہوا۔ کیونکہ اپنی پیاری بیٹی کی تنہائی کا مجھے بڑا رنج تھا۔ وہ صبح کا وقت تھا۔ اُسوقت میرا دل عورت کی موت اور خانگی امور کے درہم برہم ہونے سے کمال مضطر و پراگندہ ہو رہا تھا۔ اس تردد کے عالم مین رستہ بھول گیا۔ اور ایک شگاف سے گذر کر کسی مہیب غار کے مُنھ پر پہونچا۔ اور آپ کو جو راہ نظر آئی وہی میرے بھی روبرو ہوئی۔ میری تمام عمر اٹلی کے پہاڑون مین پھرتے گذری۔ اسی لیے مین نے اُس راہ سے جانے مین کچھ تردد نہ کیا۔ جب دیوار کے قریب پہونچا تو کچھ دیر اس فکر مین کھڑا رہا کہ واپس جاؤن یا دیوار کے اُس جانب کا حال دریافت کرون۔ دفعۃً ایک

کھڑکی کھلی اور اُس سے ایک حسین شخص کا چہرہ نمودار ہوا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت ستم رسیدہ ہے"

آٹو "ہان! (اضطراب سے)۔

دہقان "غرض اُسنے کمال عجز کے ساتھ مجھسے درخواست کی کہ خدا کے لیے میری رہائی کا سامان کر! شہر لیباک مین جاکر وہان کے گورنر سے کہ کہ امیر ظرنین ——— "

آٹو۔(بات کاٹ کر) "امیر ظرنین؟- اور یہ واردات چھ سال پہلے گذری؟ -"

دہقان "جی ہان- چھ سال بیشک وشبہہ گذرے!-"

آٹو "اچھا- بیان کرو- مگر یہ بڑا ہی تعجب انگیز اور نادر قصہ ہے!-"

دہقان "اُس قیدی (مین تو اُسے قیدی ہی سمجھا) کی زبان سے یہ فقرے ابھی پورے طور پر ادا نہ ہونے تھے کہ وہ عظیم الشان پھاٹک کھلا- اور چھ مسلح اشخاص باہر نکلے- مجھے پکڑ کر آنکھون پر پٹی باندھ دی اور جس صورت سے آپ کو لیگئے اُسی طرح مین بھی بہت سی راہون سے گذر کر اُس کمرے مین پہونچایا گیا- آنکھون کا حجاب دور ہوا- لیکن میرے محافظین آپسمین مشورہ کرنے لگے کہ آیندہ مجھسے کیا سلوک کیا جائے- کسی نے قتل کی رائے دی- اور کسی نے یہ تدبیر بتلائی کہ مجھے زیست بھر وہین قید رکھے- بوڑھا فیروز (جسکا آپنے ذکر کیا) میری تائید مین تھا- میری دانست مین وہ وہان کے ملازمین پر کچھ حکومت بھی رکھتا ہے- کیونکہ اُسی کی رائے غالب ہوئی- اور میرے کھانے کے لیے غذا مہیا کی گئی مجھے اسوقت اتنی دلجمعی کہان کہ کھانا یاد پانی سوجھے- میرے قتل کی تجویز جو اس آسانی سے کی گئی یاد آ آکر مجھے پریشان و بدحواس کیے دیتی تھی- فیروز مجھسے گفتگو کرنے لگا- اور کہا کہ تم عنقریب یہان سے باہر کردیے جاؤگے- جو کچھ یہان دیکھا یا سنا ہے کسی سے ہرگز ظاہر نہ کروگے ورنہ اُسی دم تمھارا کام تمام کردیا جائیگا- اور یہ بھی دھمکی دی کہ تمھین معلوم ہے کہ اب تم کسکے قبضۂ قدرت مین ہو؟ لیکن خوب یاد رکھو کہ اگر ہمارا حال کسی سے بیان کردو تو تم سے سخت ترین

انتقام لیا جائیگا۔ چاہے تم کہین ہو۔ اور ایک فوج عظیم بھی تمھاری محافظت کے لیے مستعد ہو۔ یقین جانو کہ بمجرد میرے خلاف حکم کرنیکے تمھارا سر تن سے جدا ہو جائیگا۔ فیروز کے تقریر ختم کرتے ہی وہان کے اور لوگون نے مجھے ایک جام شراب پینے پر مجبور کر دیا۔ آخر طوعاً و کرہاً پینا ہی پڑا۔ ساتھ ہی مین بیہوش ہو گیا۔ جب بیدار ہو کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس جھونپڑے سے سَو گز کے فاصلہ پر میدان مین پڑا ہون۔"

آٹو۔ (دہقان کی گفتگو سے متعجب ہو کر) "ہم دونون کی سرگذشت بہت ملتی جلتی ہے۔ لیکن مین تمسے یہ کہنا بھول گیا کہ وہ شخص کھڑکی سے سر نکالکر مجھسے بھی رہائی کا طالب ہوا۔ اور یہ راز بھی تمپر افشا نہ کیا کہ وہ امیر ظر نین ہے۔

دہقان "تو جب سے مین نے اسکو دیکھا ہے۔ وہ وہین مقید ہے؟۔"

آٹو۔ نہین۔ چند سال وہ شہر ویانا مین رہا۔ اور وہ میرا بہنوئی ہے!۔"

دہقان "وہ اپنے دشمنون کے دام مین مکرر جو آپھنسا۔ یہ کمال افسوس کی بات ہے!"

آٹو۔ بیشک وہ بدنصیب ہے۔ میرے قیاس مین نہین آتا کہ اُسنے دوسری دفعہ اس سرحد مین قدم کیون رکھا۔ جہان ایک مرتبہ سر پر آفت نازل ہوئی تھی۔ علاوہ برین اپنے دشمنون سے انتقام لینے کا خیال کیون نہ کیا؟"

دہقان "یقین ہے کہ کوئی پوشیدہ رازان امور سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا عجب کہ ویسی ہی دھمکیان جنھون نے میرے لبون پر اس مقدمے کی جانب سے مُہر سکوت ڈال رکھی تھی۔ اُسکو بھی انتقام لینے سے مانع ہوئی ہون۔"

آٹو "نہین۔ امیر ظر نین بارہ سال بعد ویانا کو واپس آیا۔ اور اپنی جاگیرات و زر نقد حاصل کیا اگر وہ چاہتا تو ان ظالمون سے عوض لینے کے لیے ایک بہت بڑی فوج ملسکتی تھی۔ مین نے سنا کہ اُسی کے قول کے بموجب وہ سلطنت ٹرکی مین مقید تھا۔ نہ کہ جبال آلپس مین۔ مین یہ باتین تمسے اسلیے کہتا ہون کہ تمنے مجھپر اعتماد کر کے جو یہ قصہ کہہ سنایا۔ اُسکا اعادہ ہو جاسکے۔

۲۸

اصل حال یہ ہو کہ امیر ظریین جبال آلپس مین قید ہو۔ اور وہ میرا بہنوئی ہو۔ گو مین اُس سے چندان تعلق نہین رکھتا۔ اور نہ بالمشافہہ کبھی بات چیت کرنے کی نوبت آئی۔ تاہم میرا فرض ہو کہ اُسکو ایسے زندان بلا سے خلاصی دلوانے مین حتے الامکان سعی و کوشش عمل مین لاؤن۔

دہقان ”لیکن اس مہم مین آپ کو نہایت جانکاہ مصیبتین اور دشواریان پیش آئینگی۔ اگر ایک توپ اس دیوار پر رکھدی جائے تو ایک فوج عظیم کی ہلاکت کے لیے کافی ہو۔“

آٹو ”مین سمجھتا ہون کہ اس قلعہ کا کوئی اور رستہ بھی ضرور ہو۔ پھر اُن لوگون کو ہمین بیہوش کر کے باہر پہجانے کی کون ضرورت تھی؟ اُسکا سبب یہی ہوگا کہ ہم اٹلی کیطرف جانے کی راہ سے واقف نہ ہو جائین۔ تم سوچو تو کہ تین چار دن کی راہ اس قلیل عرصے مین کیونکر طے ہوئی؟ گمان غالب ہو کہ کوئی نہ کوئی پوشیدہ رستہ اس جانب مین ہوگا۔“

دہقان ”مجھے بھی یہی گمان ہو!“

آٹو ”تم تو ان پہاڑون مین بہت پھرے ہو۔ اسطرح کا کوئی رستہ ہوتا تو تمھین نظر نہ آتا؟“

دہقان ”فیروز کی پُرخوف دھمکیون سے مجھے اتنی مجال بھی نہ ہو کہ کبھی اُن ابواب کا خیال دل مین لاؤن۔ سوا اسکے وہ میرا کوئی خاص کام نہین مجھے اتنی فرصت نصیب کہان کہ دوسرون کے مقدمات مین دخل دون۔ اگر مجھپر کوئی حادثہ گذر جائے تو میری پیاری بیٹی ہیلنا کی پرورش کون کریگا؟“

آٹو۔ (بہت تامل کے بعد جسمین وہ آیندہ کی کارروائیون کے متعلق تجاویز سوچ رہا تھا) ”سنو! مین اس بھید کی دریافت مین جو آفت آئے اپنے سر لونگا۔ تمنے جو کہا کہ اُس مستحکم عمارت پر حملہ آور ہونے کے لیے ایک لشکر جرار بھی ناکافی ٹھہریگا۔ ٹھیک ہو۔ بہتر تجویز یہ ہو کہ اٹلی کی طرف سے جو رستہ اس قلعہ کو جاتا ہو۔ اُسکو ڈھونڈھ نکالین۔ کیا تم اس بارے مین میری مدد کرسکوگے؟ مجھے یقین ہو کہ اس تلاش و تجسس کے سبب سے ہمپر کوئی آفت نہ آئیگی اور تمھاری اس تکلیف کا معاوضہ مین معقول طور پر کرونگا۔

دہقان ”ہان مین اس سے انکار کر نہین سکتا۔ مگر یہ یاد رہے کہ راستہ ڈھونڈھ نکالنے کے بعد اس قلعہ پر حملہ آور ہونے کا قصد آپ نے کیا تو مین اسمین شریک نہ ہونگا۔“

آٹو ”اچھا۔ انھین شروط پر ہم رضامند ہو جائین۔ اگر تمھین کچھ تکلیف نہو تو مین اس مقدمے کو دریافت کرنے تک یا یہ بات معلوم ہونے تک کہ میری امید اور کوشش بیجا ہی۔ تمھاری ہی جھونپڑی مین رہون؟“

دہقان ”اس جھونپڑی کو آپ اپنی ہی جانیے۔ میرا نام ماظنی ہی اور یہ نام ہمیشہ مسافر نوازی مین مشہور ہی۔ جب تک غریب خانہ اچھا معلوم ہو یہین رہیے! آج تمام دن اور رات آپ آرام و راحت سے گذار کر مستعد ہو جائین تو کل صبح سے ہم اپنا کام شروع کرینگے۔“

ماظنی نے اپنی بیٹی نینا سے میز پر کھانا چننے کے لیے کہا۔ اور جب وہ اس کام کی انجام دہی مین ادھر اُدھر پھر رہی تھی۔ تو آٹو اسکو غور سے دیکھنے لگا۔ نینا واقعی نہایت دلفریب صورت والی تھی چہرہ حسین۔ آنکھین بڑی بڑی۔ دہن تنگ۔ دانت چمکدار اور خوش وضع۔ رنگ گندمی۔ غرض ہر چیز مین ایک دلکش ادا تھی۔ جب اُس سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا تو نہایت نیک خُلق پاک مزاج ہنس مکھ پائی گئی۔ اور چونکہ آٹو خود ایک شکیل نوجوان تھا۔ لہذا دونون ایکدوسرے سے رغبت ظاہر کرنے لگے ایک عمدہ حجرہ آٹو کے سونے کے لیے مقرر کیا گیا جسمین وہ کمال راحت و آرام کے ساتھ سو گیا۔ اور صبح کو طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ قبل بیدار ہوا۔ نینا (دہقان کی لڑکی) نے کھانا تیار کر رکھا تھا جب ناشتے سے فراغت حاصل ہوئی تو ماظنی بھی اقرار کے بموجب اُسکے ساتھ چلنے پر مستعد ہوا۔ نینا نے اپنے باپ کی محافظت کے لیے آٹو سے نہایت عجز سے درخواست کی۔ ماظنی اپنی عزیز بیٹی کو گلے لگا کر آٹو کے ہمراہ پہاڑون کی طرف چل نکلا۔

پینتیسوان باب ۳۵

جبال آلپس مین تقدیر آزمائی

آٹو اور ماظنی اس فرحت افزا سرزمین مین آپہونچے۔ جہان کی سنہری صبح کی ٹھنڈی ہوا مین

ایک دلفریب کیفیت دکھا رہی تھی۔ سامنے والے پہاڑون کی بلند چوٹیون کو سیاہ ابر چھپائے ہوسے تھا۔ یہان سے میدان کارنیلیا کی طرح ویران نہ تھے۔ ہر طرف سبزہ زار۔ پہاڑون پر بڑے بڑے درخت تھے۔ اور کہین درختون کی مجموعی حیثیت ایک بینظیر باغ کا دھوکا دیتی تھی۔ ابتدائً رستہ بتدریج بلندی پر گذرتا تھا۔ لیکن نہایت مشکل اور دشوار گذار رستھا۔ عمیق و تاریک غارون کے مُنھ صحرائی بیلون سے ڈھکے ہوسے تھے۔ ایک بلندی پر چڑھنے کے بعد آٹو نے اپنے ساتھی سے تھوڑی دیر توقف کرنے کے لیے کہا۔ اور آپ اٹلی کی اس خوشنما سبزی کو دیکھنے لگا۔ جسپر سے دونون ابھی گذرے تھے۔ جب اُسنے جنوب کے قطعۂ زمین کی طرف نگاہ کی تو بڑی حیرت ہوئی۔ وہ سرسبزی و شادابی وہ دل لبھانے والی بے بدل سبزی دیکھکر آٹو بیخود ہو جاتا تھا۔ اُس دلفریب مقام کی عمدگی اور دلچسپی کا حال بیان کرنا ممکن نہین۔ آفتاب بلند ہونے کے سبب پہاڑ کی چوٹیون کا ابر نکل گیا تھا۔ اور وہ پر فضا بہار انگیز قلہ ہاے کوہ آلپس اس قطعہ کی پشت پر بینظیر لطف دکھا رہے تھے۔

دہقان۔ (اس جگہ سے آگے بڑھکر) "ہم اس راہ کو دامن کوہ مین نہ پا سکینگے۔ بلکہ ویران اور ناہموار وحشت انگیز مقامات مین ڈھونڈھنا چاہیے۔ کارنیلیا کی جانب کا رستہ نہایت دشوار گذار ہونے سے قیاس چاہتا ہی کہ اسطرف کا رستہ بھی بکمال ہوشیاری سے بنایا گیا ہوگا۔ تاکسی فرد بشر کو پتہ نہ لگے۔"

آٹو۔ "ہان تمنے سچ کہا۔ ایک اور بات بھی ہی جو ہماری مقصد برآری مین مدد کریگی۔"

ماظنی۔ "وہ کیا؟"

آٹو۔ "جب مین اُس خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو تمھارے جھونپڑے سے سنو گز فاصلہ پر پایا۔ اور تم بھی وہین چھوڑ دیے گئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہماری مطلوبہ راہ اسی سبزہ زار کے قریب سے کہین شروع ہوتی ہی۔ لہذا ہمین چاہیے کہ اُسی قرب وجوار مین تلاش کرین۔"

ماظنی۔ "جی ہان۔ مین بھی ابتدا سے اسی خیال مین ہون۔ ہم اس ٹیکرے پر (بتلاکے) چڑھکر

اُس مقام کو غور و تامل سے دیکھیں۔" دونون پانچ میل تک برابر بلندی پر چڑھ کے ایک گھاٹی
کے قریب جا پہونچے۔ جسکے دونون جانب بلند چٹانین تھین۔ وہ جگہ نہایت وحشت افزا اور
ہیبت ناک تھی۔ جب دونون اُس گھاٹی پر جا کھڑے ہوے تو دفعتہً ایک سرد ہوا کا جھونکا
اِنکے بدن پر لگ کر دلون کو منتشر کر گیا۔ پانی کے دوڑنے کی مہیب صدا کانون کے پردے پھاڑے
دیتی تھی۔ اور جو جو وہ آگے بڑھتے تھے۔ سرد برف آمیز ہوا تیرون کی طرح جسم پر چلنے لگی۔ اُس وقت
اِنھین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا دیکھتے ہی دیکھتے کسی دوسرے کرۂ زمین مین پھینک دیے گئے ہین۔
وہان کا پانی تھوڑے فاصلہ تک ایک نہر کی شکل مین سطح زمین پر بہ رہا تھا۔ اور اُسکے بعد ایک
پوری بلندی سے ہو کر اس زور شور سے نیچے گرتا تھا کہ خوف سے جان نکلی جاتی تھی۔ یہان
جبال آلپس کی سینری قابل دید تھی۔ اُس ناہموار دشوار گذار سطح کے روبرو بڑی بڑی چٹانین
اسقدر جمی ہوئی تھین کہ بلندی کی آخری حد تک نظر کا پہونچنا دشوار تھا۔ آگے پیچھے مہیب غار
اور بڑے بڑے پتھر ایسے سدراہ تھے کہ اُسطرف رستہ کا سراغ ملنا غیر ممکن معلوم ہوا۔ اس بلندی کے
(جہان سے پانی نیچے گرتا تھا) صنوبر کے درخت ہوا کے زور سے گھوم رہے تھے۔ اور جنگلی بیلین
جھالرون کی طرح اُنپر سے لٹک رہی تھین۔

ماظنی:- (اس جاے کو غور سے دیکھکر) "مجھے یقین ہی کہ اس شگاف کے دوسری جانب کا کوئی
ذریعہ یہان ہی۔ کیونکہ (ایک طرف دکھا کر) یہان کی جھاڑیان کسی انسان کے ہاتھون سے
صاف کی ہوئی دکھائی دیتی ہین۔ اور غالباً کسی نہ کسی غرض سے صاف کی گئی ہین۔ اور
یہ دیکھیے کٹی ہوئی جھاڑیون کی جڑین اُلٹی پڑی ہین۔" ماظنی جسکو پہاڑی حالات کا زیادہ
تجربہ تھا۔ سرگرمی سے رستے کی تجسس کرنے لگا۔ آٹو بھی اُسکی مدد مین تھا۔ یکایک ماظنی کے
مُنہ سے نعرۂ خوشی بلند ہوا آٹو بھی دوڑ کے اُسکے قریب گیا۔ دیکھا تو وہان اشجار صنوبر کے اندر
ایک سرنگ کا تنگ و تاریک مُنہ نظر آ رہا ہی۔

ماظنی:- "دیکھیے! یہی خفیہ رستہ ہوگا۔ اسلیے کہ بہ نسبت اور مقامات کے یہ جگہ بیلون سے

پاک ہی - اور اسطرح معلوم ہوتا ہی آدمی کے ہاتھ سے یہان کی صفائی ہوئی ہی - اب قریب تین پہر دن گذر گیا ہی - آسمان پر ابر جمع ہو رہا ہی - آفتاب کی روشنی اس سیاہ ابر مین پوشیدہ ہو جائیگی - اگر آپ کو مناسب نظر آئے تو آج کی کارروائی یہین پر ختم کر کے واپس گھر چلین "

آٹو "تم کس لیے خوف کرتے ہو؟ "

ماظنی " مین برف کے طوفان سے ڈرتا ہون جو قریب تر آئیگا - اور تھوڑی ہی دیر مین اس تمام جگہہ پر جو خالی پڑی ہی - کئی قدم برف جم جائیگی "

آٹو " بہر حال ہم اسقدر دریافت کرلین کہ ادھر سے کوئی رستہ جاتا ہی یا نہین - ذرا سی محنت سے یہ عقدہ کھل جائیگا "

ماظنی نے کچھ انکار نہ کیا اور آگے بڑھکر اُس سرنگ کے مُنھ مین داخل ہوا - اور آٹو بھی اُسی کے پیچھے ہو لیا - سَو قدم تک وہ راہ نہایت ہی تنگ و تاریک تھی - صرف ایک گز چوڑی اور چار قدم اونچی لیکن اُس فاصلہ کے بعد کشادہ ہو گئی تھی - ماظنی اور آٹو تھوڑی دیر مین سرنگ کے آخری حد پر پہونچ گئے - اُس قدرتی سرنگ کی درازی تخمیناً دو سَو گز کی تھی - یہ دونون اُس سے باہر ہوے تھے کہ ایک بلند چوٹی حائل ہوئی - لیکن اُسکے بازو ہی سے ایک رستہ چار قدم چوڑا جا رہا تھا - جبال آلپس مین نیچر اپنی رفعت پسند کارنمایان کے لیے کیسے مہیب ہتھیار استعمال کرتا ہی! - وہ پرجوش پانی جو پتھرون کو توڑ کر بہتا ہی - وہ زلزلہ جو دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑون کو شق کر دیتا ہی - وہ بجلی جو بلند درختون کو آن واحد مین نیست و نابود کر دیتی ہی - یہی وہ پرہیبت آلے ہین - جو نیچر کی پر عظمت کارروائیون مین مدد کرتے ہین -

ماظنی - (جسے اپنی بیٹی کی تنہائی کا خیال آگیا) "کیا ہم اور آگے بڑھین؟ گو ماظنی کا دلی قصد یہی تھا کہ واپس چلین - مگر اُسکی خود پسندی اس امر کے اظہار سے مانع تھی "

آٹو " تمنے ابھی کہا تھا کہ دوپہر ہو گئی - دن تمام ہونے کے لیے اور بہت عرصہ باقی ہی - یہان

کی کچھ اور تحقیقات کرلین تو واپس چلین - خوب یاد رکھو کل پھر آنے کے لیے بڑی جرأت اٹھانا پڑیگی۔"
ماظنی یہ سنکر خاموش ہوگیا - اور بے تردد نہایت دلیری کے ساتھ اُس شگاف مین ہوکر ٹھیکریون کے پہلو سے چلنے لگا - پانی کی وحشت ناک آواز برابر سنائی دے رہی تھی - دونون بغیر کسی مزاحمت کے آگے بڑھے جارہے تھے - آخر وہ شگاف کی راہ بھی تمام ہوگئی - اور وہین ایک اور پیچیدہ رستہ بلند پہاڑون کے درمیان سے چلا گیا تھا - ہمارے دونون مسافر اُس مقام پر پہونچتے ہی بادل کے گرجنے کی مہیب صدا کانون کو بہرے کرنے لگی - اور کچھ ایسی ڈراونی تھی کہ کیسا ہی دلیر شخص کیون نہو دم بھر مین زہرہ آب ہوجائے - کیونکہ بلند پہاڑیون مین گونجنے سے وحشت وہ چند ہوئی جاتی تھی - چشم زدن مین پوری تاریکی چھاگئی - بادی النظر مین شب کا دھوکا ہوتا تھا - بجلی ایک تعجب انگیز شوخی کے ساتھ قرب وجوار کی چوٹیون پر تڑپنے لگی - جاڑا اس غضب کا تھا کہ آٹو کی ناک سے خون کے چند قطرے ٹپک پڑے اور ہاتھ پاؤن سست ہوگئے - مگر ماظنی پہاڑی صعوبات کا عادی ہورہا تھا - لہذا اُسے چندان ان تکالیف کا اثر محسوس نہ ہوتا تھا -

ماظنی - (پریشان ہوکر) "طوفان شروع ہوچکا - اب اگر ہم واپس بھی چلین تو ہوا کی شدت سے کسی غار مین پھینکدیے جائینگے - یا اگر یہین ٹھہرے رہین تو برف اسقدر پڑیگی کہ ہم نیچے دب کر مرجائینگے اسلیے جارہے جو ہو - آگے بڑھنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے" آخر دونون تن بہ تقدیر چلنے لگے - برف آمیز ہوا کے جھونکے اس تیزی سے چل رہے تھے کہ اُنکے پاؤن لڑکھڑا جاتے تھے اور وہ خود ایک دوسرے کو یون نظر آتے تھے کہ گویا برف کی چادر اوڑھے ہوے ہین - طوفان کا زور ترقی کرتا گیا پہاڑ کے دونون جانب ٹوٹے ہوے درختون سے بھرگئے تھے - ہوا کی خوفناک صدا - برف کے گرنے کی آواز - بادل کا گرجنا - روانی آب کا مہیب شور - غرض ان دونون مسافرون کےلیے اُسوقت جبال آلپس مرکز بلا ہورہے تھے - برف باری وتیرگی سے آنکھون کی روشنی زائل - تیز اور سرد ہوا کے سبب چلنا دوبھر - بہزار خرابی آٹو اور ماظنی ہر ہر قدم پر سسکیان بھرتے اُفتان وخیزان چلے جارہے تھے -

نہ وہان ٹھہرنا ممکن تھا - نہ واپس ہو سکتے تھے - نہ آگے بڑھنے کی ہمت تھی - پریشانی و بدحواسی کا یہ عالم کہ دونون آپس مین ایک دوسرے سے بات بھی نکرتے تھے - اور برابر قدم بڑھائے چلے جارہے تھے - ماظنی کو اپنی عزیز بیٹی کے تنہا ہونے کا غم اور تردد تھا - آٹو دل ہی دلمین پچھتا رہا تھا کہ کیون مین اُس دہقان کی نصیحت پر عمل کر کے طوفان شروع ہونے کے قبل واپس نہ چلا گیا -

الغرض اسی حالت سے ڈیڑھ گھنٹہ گذرا - یکایک طوفان موقوف ہو گیا - برف کا گرنا ہوا کی آواز بادل کی گرج - بہتے پانی کی ناگوار صدا سب کے سب کم ہوتے گئے - اگرچہ سیاہ ابر ابھی محیط آسمان تھا - لیکن طوفان کی کمی ان دونون کے لیے تھوڑی سی دلجمعی کا سبب ہوئی -

آٹو - کیا اب ہم واپس چلین ؟

ماظنی ''اب واپس چلنا تو کسی طرح ممکن نہین - کیونکہ وہ شگاف جسپر سے ہم ابھی گذرے برف سے بھر گیا ہو گا - اب بجز اسکے کوئی چارہ نہین کہ آگے بڑھے چلین -''

آٹو ''تمھاری لڑکی نہایت درجہ پریشان ہوگی -''

ماظنی ''جی ہان - وہ بڑی فکر و تردد مین ہوگی - مگر مین اُس سے کہہ آیا تھا کہ اگر ہم شب کو واپس نہ آئین بھی تو کچھ فکر نہ کرے - خیر - اب ہم کو اپنے لیے کچھ تردد کرنے کی ضرورت نہین - یہان ایک نشان مجھے نظر پڑا ہی - جس سے یقین ہوتا ہی کہ کہین نہ کہین اسی قرب و جوار مین کوئی مکان ضرور ہی -''

آٹو - (چارونطرف دیکھکر) ''تمھارا نشان کسطرف ہی'' ؟ ماظنی نے ایک کہنہ درخت کی جانب اشارہ کیا جسمین تھوڑی جگہ محراب کے طور پر کھدی ہوئی تھی - اور اُسمین حضرت مسیح کی تصویر رکھی تھی - دونون وہان ٹھہر کر درگاہ خدا مین التجا کرنے لگے کہ ہماری موجودہ مشکل آسان ہو*

* گو کہ منکران وجود خلاق عالم ہمپر ہنسین - اور بے ایمان ٹھٹول مزاج طعن و تشنیع کرین - لیکن ہم یہ کہے بغیر رہ نہین سکتے کہ جب بندہ مشکل کے وقت اپنے خالق سے ہمتن رجوع ہو کر صدق دل سے دعا مانگتا ہی تو ضرور اُسکے دل مین ایک ہمت اور جرأت پیدا ہو جاتی ہی - اور اُسکو کامل یقین ہو جاتا ہی کہ میری مشکل پروردگار عالم آسانی سے دور کر دیگا - ہوقت آٹو اور ماظنی کی بھی یہی حالت تھی -''

آٹو- تم کہتے ہو کہ یہان سے کوئی مکان قریب ہی- فرض کرو کہ کسی نے دھوکا دینے کے لیے یہ نشان بنایا ہی اور وہ ہمکو جاتے ہی کسی مصیبت مین مبتلا کر دے تو اسکا کیا علاج-

ماظنی "ہمین سب آفتون مین سر دینا چاہیے- اول تو یہ بات یقین نہین کر سکتے کہ یہ راہ اسی قلعہ کو جاتی ہی- جسکو ہم ڈھونڈھ نکالا چاہتے ہین- دوسرا اگر یہ رستہ وہان گیا بھی ہو تو وہ قلعہ بہت دور ہو گا- ان پہاڑون مین رات بسر کرنا تو ممکن نہین لازم ہی کہ کوئی سر چھپانے کی جگہ تلاش کرین"

آٹو "ایسا ہو تو چلو" پندرہ منٹ کے عرصے مین دونون ایک جھونپڑے کے دروازے پر جا کھڑے ہوے- وہ اسقدر برف پڑنے سے پوشیدہ ہو گیا تھا کہ قریب پہونچنے تک پتہ نہ لگا وہان سے دو طرف دو راہین گئی تھین- ایک نہایت کشادہ اور صاف تھی- اور ایک تصویر درخت مین رکھی ہوئی (جسطرح پیشتر بیان کیا گیا) اُس راہ کی جانب ہاتھ بتا رہی تھی- دوسرا رستہ جو سیدھے جانب تھا نہایت تنگ ناہموار اور دشوار گذار تھا- ماظنی اور آٹو ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے اور دل مین سمجھے کہ اگر ان دونون سے اُس قلعہ کو کوئی راہ جاتی ہوگی تو یہی ناہموار راہ ہوگی- کیونکہ ایسے خفیہ امور کے مرتکب ہونے والے رستہ بتانے والی تصویر کبھی نہ رکھینگے جیسی دوسرے رستے پر ہی-

ماظنی جھونپڑے کے دروازے کو کھڑکھڑانے لگا- اندر سے کچھ جواب نہ آیا- آخر دروازہ کھولا گیا- اور دونون اندر پہونچے- اُسکے جدا جدا دو حصے تھے- وہان کوئی آدمی نہین تھا لیکن چند سوکھی لکڑیان چولھے کے پاس اور چند کھانے کی چیزین ایک تامدان مین رکھی ہوئی تھین- ماظنی "خوب ہوا کہ مین بھی کچھ کھانا زنبیل مین لے آیا" آگ سلگائی گئی- ایک میز وہان رکھی تھی- اُسپر کھانے کی چیزین جوڑ کے چولھے کی قریب والی چوکیون پر دونون بیٹھکر کھانے لگے- اور مضبوط ارادہ کر لیا کہ شب اسی جھونپڑے مین گذارین- اور سویرے اُٹھکر اپنی تلاش شروع کرین- آفتاب غروب ہو گیا تھا- مگر زیادہ تاریکی نہ تھی کیونکہ تارونکی

چمک دمک برف پر پڑنے سے ایک تجلی پیدا تھی۔ دونون مسافر کھانا کھا چکنے کے بعد سونے کی فکر مین تھے۔ ایسے مین باہر کی طرف سے کچھ لوگون کے بات کرنے کی آواز کان مین آئی۔ دونون نہایت بدحواس ہو گئے۔ اُسی دم زور سے دروازہ کھڑکھڑانے کی صدا سنی گئی جو بند کرلیا گیا تھا۔

۳۶ چھتیسوان باب

جبال آلپس کی جھونپڑی

آٹو اور ماطنی دوڑتے ہوئے گئے۔ بمجرد دروازہ کھلنے کے دو مرد ایک عورت کو ہاتھون مین اُٹھائے اندر آپہونچے۔ عورت ایک بیش قیمت دوشالہ اوڑھے ہوئے تھی۔ اور اسطرح معلوم ہوتا تھا کہ وہ لپیٹی گئی ہی آٹو نے چولھے کے قریب چوکی رکھدی۔ لیڈی اُسپر بٹھلائی گئی۔ ماطنی لکڑیان ڈالکر آگ جلانے لگا۔

اِس لیڈی کے ہمراہ جو دو مرد تھے۔ اُسکے رہبر تھے۔ اور دونون کارنیلیا کی پہاڑی قوم سے تھے۔

ایک رہبر۔ ”اب ہمین اپنے گدھون کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ قریب مین ایک سائبان ہی۔ مگر مجھے یہان آئے ہوئے مدت گذر گئی۔“ دونون ہمراہی جب باہر چلے گئے۔ لیڈی نے چولھے کی گرمی سے کچھ سکون حاصل کرکے دوشالہ نکال دیا۔ اس حجاب کے مرتفع ہوتے ہی اسکے دلفریب حسن کے جلوے سے وہ تاریک جھونپڑا جگمگانے لگا۔ یہ بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ کیونکہ یہ پری جمال مسافرہ سوداگر دمشق کی بیٹی ایرین ہی تھی۔ جو امیر ظرنین کی تلاش مین سرگردان نکلی تھی۔

ایرین۔ (آٹو اور ماطنی سے مخاطب ہوکر) ”ای مسافر نواز اجنبی لوگو! میرا شکریہ قبول کرو۔ اُن دونون نے (جو میرے ہمراہ آئے ہین) میری حفاظت نہ کی ہوتی تو اس طوفان

کے سبب مرنے مین کوئی کسر اُٹھ نہ رہی تھی - مین ایک ایسے ملک کی رہنے والی ہون - جہان جاڑہ اور برودت اسکا عشر عشیر حصہ بھی نہین -

ماطنی "مین سمجھتا ہون کہ آپ کے ہمراہی رستہ بھول گئے - اسلیے کہ اگر آپ کارنیلیا سے اٹلی کو جانیوالی تھین تو ٹھیک راہ سے بہت دور پڑ گئین ! "

ایرین - ہان - میرے خاص خدمتگار دونون کے دونون شہر دیانا مین بیمار ہوکے مر گئے - اور اب مین اٹلی کو جارہی ہون تاکہ وہان سے ملک شام کیطرف جانے والا کوئی جہاز مقرر کرکے اپنے وطن کو چلی جاؤن - "

آلٹو "جرمنی زبان آپ بہت صاف اور صحیح بولتی ہین - ؟ "

ایرین - (آنکھون مین آنسو بھر لاکر) مجھے ایک ایسے شخص نے جرمنی زبان سکھائی جسکے مُنہ سے نکلی ہوئی ہر ہر بات میرے دل مین نقش ہوئی جاتی تھی - مگر آہ ! اب مین اُسکو اپنی زندگی بھر نہ دیکھ سکونگی - اُسکے تمام حالات عجیب طرح سے پوشیدہ ہین " ایرین نے آنسو پونچھ لیے اور اُسی وقت وہ دونون اشخاص بھی جھونپڑی کے اندر داخل ہوے -

ایک رہبر - (ایرین سے) "ہمنے وہ سائبان ڈھونڈھ نکالا - اور گدھون کو آرام سے چھوڑ آئے ہین - اب فرمایئے آپکا مزاج کیسا ہی ؟ - "

ایرین "آگ کی گرمی سے از سر نو مجھ مین جان آگئی - کیا ہم کل علے الصباح یہان سے نکل سکتے ہین ؟ -

رہبر "اگر خدانے چاہا تو ہم کل شام تک سرحد اٹلی مین قدم رکھینگے - لیکن دس میل کے قریب سیدھے رستے سے دور ہو گئے ہین - "

ماطنی "اگر کل صبح مین تم ٹھیک رستہ پاگئے تو اپنے قوی تن گدھون کے ذریعہ سرحد اٹلی مین پہونچنے کے لیے شام ہوگی ؟

رہبر - مین سمجھتا ہون کہ ضرور شام ہوگی ! - "

ماظلنی ''ہم آج سویرے سرحد اٹلی سے نکلے۔ اور غروب آفتاب سے کئی ساعت بیشتر یہان پہونچگئے حالانکہ ہم پا پیادہ آئے۔ اور راہ مین بہت سی دقتین پیش آئین۔''

رہبر ''کارنیلیا کے پہاڑی لوگون مین کچھ یون ہی سی افواہ اڑرہی ہو کہ وہان سے کوئی اور قریب کا رستہ بھی اٹلی کو جاتا ہی۔ لیکن باوجود عمر گذارنے کے مجھے آجتک اُسکا سراغ نہ ملا۔''

ماظلنی ''مجھے یقین ہو کہ ہم اُس راہ کو پاگئے ہین۔ جسکا تم ذکر کررہے ہو۔ تھوڑا سا پتا تو لگا ہی۔ انشاءاللہ کل صبح کو ہم وہ رستہ ڈھونڈھ نکالنے مین ضرور کامیاب ہونگے۔''

رہبر ''جس رستے سے آپ آئے ہین۔ شاید وہی ہمارے لیے بھی مناسب ہوگا۔''

آٹو ''نہین۔ تمھارے گدھے اُس ناہموار راہ سے چل نہ سکینگے۔ اور تمھاری ہمراہی لیڈی اُن مہیب غارون اور وحشت انگیز شگافون کے دیکھنے کی تاب نہ لائینگی۔''

رہبر ''اگر ایسا ہو تو ہم آئے ہوے رستے پر واپس جائینگے۔ مین آپکا شکریہ (آٹو سے) ادا کرتا ہون کہ آپ نے ہمین اس امر سے آگاہ کیا۔ مین کبھی نہ کبھی اس راہ کو ضرور ڈھونڈھ نکالونگا کیونکہ پیدل چلنے والے مسافرون کی راہ نمائی کے لیے وہ راہ مجھے نہایت کام دیگی۔''

آٹو ''اس بارے مین تمھین ہمسے بہت مدد ملسکتی ہی۔ جو جو نشان ہم دیکھ آئے ہین تمسے کہدینگے لیکن تمھین کمال ہوشیاری کے ساتھ جانا پڑیگا۔ کیونکہ اس ویران رستے مین کئی آفتین ہین!''

رہبر ''آپ یہ نہ خیال کیجیے کہ ہم آپکی روزی مین خلل ڈالینگے۔''

آٹو ''تم ناحق مجھسے بدگمان ہو۔ مین اور نہ میرا شریک رہنمائی کا پیشہ کرتے ہین۔ اس رستے کی دقتون کے بیان کرنے مین میری کوئی خاص غرض نہ تھی۔ بلکہ ہم خوشی سے اپنے ساتھ دوسرون کو بھی تلاش راہ مین شریک کرسکتے ہین۔''

رہبر ''میرے بیجا اور گستاخانہ کلام کو معاف کیجیے۔ مین آپکا مطلب غلط سمجھا۔ اب معلوم ہوگیا کہ آپ نہایت نیک طینت صاف دل اور خلیق نوجوان ہین جیسے ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ لیکن اسکی وجہ مجھے معلوم نہوئی کہ آپ نے ان مصیبتون مین کیون سر دیا ہی؟''

آٹو "مین نے صرف فرائض قرابت داری ادا کرنے کے لیے یہ زحمتین گوارا کی ہین۔ میرا ایک رشتہ داران پہاڑون کے ایک مستحکم قلعہ کے اندر قید شدید مین رکھا گیا ہی۔ اور وہ قلعہ کارنیلیا کی سرحد سے قریب تر ہی"

رہبر "اس نواح مین بجز ایک راہب[1] خانے کے کوئی اور عمارت نہین دیکھی گئی لیکن وہی راہب خانہ بیشک کسی زمانے مین ایک مستحکم قلعہ تھا" آٹو کو وہ عمدہ دلکش راگ یاد آگیا۔ جو قلعہ مین پہونچنے کے قبل آنکھین بند رہنے کے عالم مین اُسنے سنا تھا۔ اکثر گرجاؤن اور راہب خانون مین معمول ہی کہ عیسی علیہ السلام کی شان مین قصائد نظم کر کے گائے جاتے ہین اسنے خیال کیا کہ دہقان اُسی مقام کا ذکر کر رہے ہین۔

آٹو۔ (تھوڑے تامل کے بعد) "اُس قلعہ مین جانے کا رستہ نہایت دشوار گذار ہی؟" ماطنی آٹو کے مطلب کو تاڑ گیا۔ اور اُس سوال کا جواب سننے کے لیے وہ بھی مشتاق ہو بیٹھا۔

رہبر "ایک پیچیدہ رستہ جسمین دو گدھے پہلو بہ پہلو جا سکتے ہین اُس راہب خانے کو گیا ہی۔ بہت زمانہ گذرا کہ وہ مقام مسافر نوازی کے لیے نہایت مشہور تھا لیکن بتدریج وہ شہرت کم ہوتی گئی کوئی مسافر اسوقت تک وہان جانے کا قصد نہین کرتا جب تک کہ بالکل ہی درماندہ و عاجز نہو جائے۔ مجھے کمال حیرت ہی کہ وہان کے راہبون کا ذریعۂ معاش کیا ہی؟ اسلیے کہ اُنھین کسی قسم کی آمدنی نہین۔ اور جبسے وہ مہمان نوازی سے تنگش ہو گئے۔ کوئی مسافر بھی اُنھین مدد نہین پہونچاتا

---

[1] راہب خانہ ایک مکان ہی جسمین متقی لوگون کا ایک گروہ بغیر تعلق بیرونی رہتا ہی۔ ہندوستان مین ایسے اشخاص کو جوگی کہتے ہین۔ رومن کیتھلک عیسائیون مین آجکل بھی بہت سے راہب خانے ہین۔ جو تارک الدنیا مرد و عورات کو ایک مسکن کا کام دیتے ہین مگذشتہ زمانے مین اسکا بہت رواج تھا۔ اور ان راہب خانون مین جو اکثر ویران غیر آباد مقامون مین ہوا کرتے ہین۔ آوارہ گرد مسافرون کی مہمانداری کیجاتی ہی۔ بعض راہب خانون مین کاہل لوگ بھی رہتے ہین جو بدسرشت و بدنیاد اور انکے ساتھ مردم آزاری اور دغا و فریب مین شریک ہوتے ہین ان راہب خانون کے اخراجات کے لیے جاگیرین وغیرہ ہوتی ہین ـــــ ۱۲

آٹو۔ ”وہان کے ساکنین کا چال چلن کسطرح کا ہی؟ - کیا اُنکا نام نیکی کے ساتھ لیا جاتا ہی؟
رہبر۔ ”اگر آپ اُنکی نسبت کچھ رہزنی وغیرہ کا گمان رکھتے ہین تو مین کہتا ہون کہ نہین - وہ ایسے کامون سے بری ہین - لیکن وہ اپنے خاص امور مین آئے دن مستغرق رہا کرتے ہین - اور کسی کو نہین معلوم کہ وہ کیا معاملات ہین -“

آٹو۔ ”ہر لفظ جو تمھاری زبان سے نکلتا ہو میرے دل پر عجیب اثر کر رہا ہی - مجھے پورا یقین ہی کہ وہی راہب خانہ تمام آفات کا مرکز ہی - جنسے ہوشیار رہنے کے لیے مین نے ابھی تمسے کہا تھا! -“

ماظنی۔ ”میری بھی یہی رائے ہی! -“

رہبر۔ ”آپ کس تیقن کی بنا پر کہتے ہین کہ وہ مکان بلاخیز اور ظلم انگیز ہی؟ -“

آٹو۔ ”تم نے جو صاف دلی سے کل حال کہہ سنایا تو ہمین بھی ضرور ہی کہ تمسے کوئی بات چھپا نہ رکھین مگر ہمارا قصہ بہت طول ہی - اسوقت اُسکا پورا بیان ہو نہین سکتا - اتنا کہدینا کافی ہی کہ ہمین یقین کامل ہی کہ اس راہب خانے مین جرمنی کا ایک ذی شان امیر قید ناحق مین مبتلا ہی - صرف تین ہی دن گذرے کہ مین نے امیر ظرنین کو وہان دیکھا ہی! -“

ایرین۔ (چونک کر) ”امیر ظرنین! کیا آپ نے ”امیر ظرنین“ کہا؟ -“

آٹو۔ (ایرین کے حال سے متعجب ہو کر) ”ہان - لیڈی صاحبہ! امیر ظرنین اس راہب خانے مین مقید ہی“

ایرین۔ (بیتابی سے) ”کیا اسی نام کے دو امیر ہین؟ -“

آٹو۔ ”نہین - مجھے تو معلوم ہی کہ اس نام کے دو شخص نہین ہین - اور اس امر کا آپ کو بھی یقین دلا سکتا ہون لیکن آپ کا یہ سوال مجھے حیرت مین ڈال رہا ہی - امیدوار ہون کہ آپ اس سوال کی حقیقت سے آگاہ فرمائینگی کیونکہ مین خود اسی تردد مین ہون کہ آیا دو شخص ایک ہی صورت کے ہین - یا وہی شخص ہی جو شہر ویانا مین امیر ظرنین کے نام سے مشہور ہی؟ -“

ایرین۔ ”مین اُس سوال کا مختصراً سبب بیان کرتی ہون سنیے! زمانہ دراز گذرا کہ مین

ین ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے تھے - رسم نکاح کے ایک دن قبل وہ دفعتہً
ش سے غائب ہوگیا - مدت دراز گذرنے کے بعد مجھے خبر ملی کہ وہ شہر ویانا مین ہی -
سنتے ہی بیقرار ہو کر مین اُس شہر مین پہونچی - اور اُس شخص کو دیکھا جو اب امیر ظرنین کے نام
سے شہرت پا رہا ہی - ایک عورت کا دل جو خالص اور پاک محبت سے بھرا ہوا ہو ہرگز فریب کھا
نہین سکتا - مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ جو شخص ویانا مین اُس مبارک نام سے موسوم ہی
وہ کوئی مفتری اور دغاباز ہی - وہ پیاری صورت جس سے مجھے عشق تھا بلکہ ابتک ہی - بدل
جائے - اُن پھول سے رخسار کی نزاکت عمر کے سبب زائل ہو جائے - اور وہ دلربا قد خمیدہ بھی
ہو گیا ہو - اور اگر اُسکی شیرین ملائم آواز بدل بھی جائے - اور بدکاریون کی وجہ سے تمام حالاً
مین فرق آگیا ہو - تب بھی اُسکو ہزارون مین ڈھونڈھ نکالونگی - گو اُسکے ہم شبیہ اور ہمنام
کئی شخص ہون -"

آٹو - آپ کی تقریر سے بہت اندیشہ و تردد پیدا ہوتا ہی - وہی قیدی جسکا مین نے ذکر کیا چھ
سال پیشتر میرے رفیق باطنی کو نظر آیا - اور جب مجھے دیکھکر عجز و الحاح کے ساتھ رہائی کا
خواستگار ہوا - تب یہ بھی کہا کہ "مین زمانہ دراز سے یہان قید کی سختیان برداشت کر رہا ہون"
آپ کو اُسکی نسبت جو کچھ معلوم ہو بیان کیجیے - کیونکہ وہ شخص جو آب ویانا مین امیر ظرنین کے
نام سے مشہور ہی میری بہن ایڈا کا شوہر ہی -

ایرین - تو ہماری یہ اتفاقی ملاقات خالی از مصلحت نہین - آپ ایک ایسے شخص کی تائید یا
رہائی کی غرض سے جا رہے ہین - جسکو بیٹا قرابت دار سمجھتے ہین - مین یہ خیال کرکے وطن کو
واپس چلی کہ میرا خاص ظرنین مرگیا ہی - اور کسی دوسرے شخص نے اُسکے نام سے جاگیرین حاصل
کی ہین - لیکن اس دغاباز کے بارے مین مین کچھ چھان بین نہ کر سکی - اسلیے کہ مین جو ایک
غریب الوطن اور بے وسیلہ عورت ہون - اس شہر عظیم مین کیا کر سکونگی ؟ لہذا اُسکی تلاش
سے سروکار ہی نہ رکھا - مگر آپ کی باتون نے میرے دل مین اُمنگ پیدا کر دی ہی اور ر

اسی طرح

امیدون کو از سرنو زندہ کیا ہی۔ کیا عجب کہ میرا ظرنین جسکی تلاش مین مین خود آپ کھوئی جاتی ہون ہنوز زندہ ہو۔ بلکہ سلامتی سے اسی قرب وجوار مین ہو۔

یہ خدا کے کام ہین کہ میری آپ کی ملاقات رات کے وقت ان وحشت خیز پہاڑون مین ہوئی۔ اب مین اپنا مفصل قصہ کہتی ہون۔ سنکر آپ غور کیجیے کہ کیا مین اُسکو پہچان نہ سکونگی جسکی تصویر دل مین نقش ہوگئی ہی؟ اگرچہ کوئی اور شخص اُس سے مشابہ ہو۔ یا دغا کی راہ سے اُسکا نام رکھ لے۔"

ایرین۔ یہ کہکر بہت دیر تک خاموش بیٹھی رہی۔ اُسکی دلسوز تقریر نے صرف آٹو ہی پر نہین بلکہ ماطنی اور دونون رہبرون کے دلون مین بھی ایک پوری تاثیر پیدا کر دی۔ جب وہ باتین کر رہی تھی۔ تو اُسکی دلفریب صورت پر مسرت اور امید سے ایک چمک دمک ظاہر ہو رہی تھی۔ آگ کے سُرخ شعلے۔ اُسکی آنکھون کے نور اور بالون کی چمک کو اُبھار اُبھار کے دکھانے لگے۔ آٹو۔ ماطنی۔ اور دونون رہبر ہمہ تن گوش بنکر اُسکی طرف متوجہ ہوگئے۔ اُسنے تمام سرگذشت جیسی کہ ابتدا سے کہی تھی بیان کرنا شروع کی اور وہ ہار بھی دکھایا۔ جو ظرنین نے تحفے کے طور پر دیا تھا۔

ایرین۔ (قصہ تمام کرنے کے بعد) "اب آپ خیال کرسکتے ہین کہ امیر ظرنین کے مقید ہونے کا سبب دریافت کرنے کی مین کس درجہ آرزومند ہونگی؟ اور آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون (آٹو سے) کہ آپ نے اس بھید کے دریافت مین بہت مصیبتین گوارا کی ہین۔ میرا دل گواہی دے رہا ہی کہ وہ پابند آلام وہی امیر ظرنین ہی۔ جو میرا دلربا اور دلدادہ ہی۔ اُسکی لم دریافت کرنے تک مین ان پہاڑون سے نہ جاؤنگی۔ (رہبرون سے مخاطب ہوکر) تم لوگ بھی اس بارے مین میری مدد کرو۔ تمھاری محنت کبھی خالی نہ جائیگی۔ مین نہایت ذی قدرت صاحب تمول ہون تمھارا دل خوش کرنے مین ہرگز کوتاہی نہ کیجائے گی۔"

دونون رہبر خوشی سے آٹو اور ماطنی کے ساتھ اُس راہ کے ڈھونڈھ نکالنے پر رضامند ہوگئے اور اپنی جیبون سے کچھ کھانے کی چیزین نکالکر میز پر رکھین۔ ایرین نے تھوڑا سا کھانا

اُسکے بعد دونون رہبر جو بہت بھوکے ہو رہے تھے میز پر کھانا کھانے لگے۔ جب اس کام سے فراغت ہوئی۔ تو سب کے سب برووت کے دفعیہ کے لیے چولھے کے اطراف بیٹھ گئے۔ اور دوسرے دن کی کارروائی کے متعلق تجویزین ہونے لگین۔ آٹو اور ماظنی نے اُس قلعہ کے جانے کا عزم بیان کیا جہان ظرنین قید ہی۔ رہبرون کے پتہ دینے سے اُنھین یقین کلی ہوگیا کہ امیر ظرنین اسی راہب خانے مین قید کی مصیبت جھیل رہا ہی۔

آٹو۔ مین نے ایک تجویز سوچی ہی جو ہماری کارروائیون مین نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اہل قلعہ مجھے اور ماظنی کو بخوبی پہچانتے ہین۔ ہم کو برملا وہان جانا اور اُنسے مہمانی کا طالب ہونا ٹھیک نہین بلکہ ایسی حرکت ہماری مطلب براری مین خلل ڈالیگی۔ آپ (ایرین سے) اپنے دونون ہمراہیون کو ساتھ لیے سیدھی اُس قلعہ مین جا کر شب وہین گذارنے کی درخواست کیجیے۔ جب آپ بغیر کسی بدگمانی کے اندر پہونچائی جائین تو اُس جگہ کی ترکیب سے قرینتاً معلوم کر لین کہ وہی مقام ظرنین کی قید کا ہی یا نہین۔ جب آپ اُس راز سے وہان جا پہونچینگی۔ مین اور ماظنی مخفی راز کی تلاش مین رہینگے۔ جسکا سراغ (یقین ہی) کہ ہمین مل چکا۔ جب آپ اپنے کام کو انجام دین یعنے یہ بات دریافت کر لین کہ امیر ظرنین وہین ہی یا نہین۔ پھر ہمین واپس آجائیے۔ آپ کی ہماری ملاقات اسی مقام پر ہونا چاہیے کیونکہ ہم بھی اُس راز کو ڈھونڈھ کر یہین ٹھہرے رہینگے۔ اس امر کی آیندہ تجویز ہو سکتی ہی کہ اُسکی رہائی کے متعلق کیا کارروائی کی جائے۔" آٹو کی راے سب کے پسند ہوئی۔ اس تجویز کے بعد تمام لوگ سونے کی تیاریان کرنے لگے۔ اُس جھونپڑی کے ایک حصے مین ایرین اپنا تمام جسم شالون مین چھپائے سو گئی۔ دوسرے حصہ مین آگ سلگائی گئی۔ اور وہین چارون مرد یعنے آٹو۔ ماظنی اور وہ دونون رہبر پڑ رہے۔ شب بغیر کسی نئی واردات کے گذر گئی۔ طلوع آفتاب کے قبل سب کے سب بیدار ہوئے جو کچھ پاس تھا کھا لیا۔ آٹو اور ماظنی ایک جانب۔ اور ایرین اور اُنکے دو ہمراہی

دوسری طرف چل نکلے

سینتیسوان باب

راہب خانہ

ہم پہلے لیڈی ایرین اور اُسکے دو ہمراہیون کا حال بیان کرتے ہین۔ ہر ایک اپنے گدھے پر سوار ہوا۔ اور اتنی دور واپس گئے جہان سے پہلے دن طوفان اور تاریکی کے سبب رستہ بھول گئے تھے۔ ایک گھنٹے کے عرصے مین وہ ایک شگاف پر پہونچے جو عرضاً چار قدم سے زیادہ نہ تھا اور جو ایک دامن کوہ کے گرد بہت بلندی سے ہوکر ایک تالاب کیطرف گیا تھا۔

ایک رہبر۔ (بلندی سے نیچے کی جانب نگاہ کرکے) "لیڈی صاحبہ! کل شب کو اُس جھونپڑی تک پہونچنے کے آگے ہم اس شگاف پر سے گذرے تھے۔

ایرین۔ (وحشت سے نیچے دیکھکر) "کیا تمھین اُسوقت بالکل ہی نہ معلوم ہوا کہ ہم ایسی ہولناک جگہہ مین ہین؟"

رہبر "اگر ہمین معلوم ہوتا تو کاہے کو یہ رستہ اختیار کرتے۔ لیکن ہمارے گدھے بیشک قابل تعریف ہین جو اندھیرے اُجالے مین یکسان کام دیتے ہین۔ شب کو کچھ اسدرجہ خود فراموشی ہوگئی کہ مین اور نہ میرا ساتھی یہ دریافت کرسکے کہ ہم کہان ہین۔ لیکن جسطرح آپنے کہا تھا یہ خدا کے کام ہین جو اُس نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ اور اس راہب خانہ کا پتا لگا۔"

ایرین "ہم راہب خانے مین کب جا پہونچینگے؟"

رہبر "غروب آفتاب کے آگے ہی پہونچ جانا ممکن ہے"

تینون شخص اُسی طور سے چل رہے تھے۔ ایرین کو اپنے گدھے پر بہت کچھ اعتماد تھا۔ نیچے تالاب کے کنارون پر سبزہ نودمیدہ کی بہار اور اُس سین کی دلچسپ کیفیت قابل دید تھی۔ ہم نہین چاہتے کہ اُس سینری (نظارہ) کا نقشہ کھینچنے کی ناکامیاب کوشش بار بار عمل مین لائین

اور نیز یہ کہ ایرین اور اُسکے ساتھی کو راہب خانے کے پھاٹک پر پہونچنے تک جو جو جزئی واقعات گذرے بیان کرین۔

اسقدر کہدینا بس ہے کہ وہ سورج ڈوبنے کے ایک گھنٹہ بعد ایک مستحکم عمارت کے قریب پہونچے جو ایک عجیب و غریب مقام مین تعمیر کی گئی تھی۔ ناظرین تصور کرلین کہ ایک بڑے سے پہاڑ کی چوٹی مین زمین تک کھود کر ایک گڑھا بنایا گیا تھا۔ اور اُسکی تہ مین ایک عمارت بنائی گئی تھی۔ اسی سبب سے اُس مکان کے اطراف مصنوعی دیوارون کے علاوہ قدرتی دیوارین بھی تھین۔ اور مضبوط ایسی کہ اُس عمارت کو نہ طوفان یا فوج کے حملہ کرنے سے گزند پہونچنے کا اندیشہ کیا جا سکتا تھا۔ چارون جانب ٹیلے اس درجہ بلند تھے کہ کسی آدمی کا اوپر تک گذر ہونا غیر ممکن تھا۔ دور سے جانے والے مسافرون کی نگاہ اُس عمارت پر نہین پڑسکتی تھی۔ لیکن دونون طرف پہاڑ کے شگاف مین دھوان وغیرہ خارج ہونے کے لیے جو کلین لگائی گئی تھین وہ البتہ کچھ فاصلے سے نظر آرہی تھین۔ ایک شگاف بڑے دروازے کے پاس تھا جہان ایرین اور دونون رہبر جا کھڑے ہوے تھے۔ دوسرا عمارت کے پیچھے کے رخ تھا۔ جو ایک مہیب غار کے مُنہ تک چلا گیا تھا۔ مگر ان شگافون کی وجہ سے مکان کے استحکام مین کوئی فرق نہ آیا تھا۔ کیونکہ وہ ایسی جگہ پر واقع تھے کہ اگر اُسپر ایک توپ رکھدی جائے تو ہزارون کی فوج دم کے دم مین غارت ہو جائے۔ خیر۔ ایرین مع اپنے ساتھیون کے اُس دروازے پر پہونچی اور جب ایک رہبر نے زنجیر درہلائی تو قلعہ کے اندر گھنٹی ہلنے کی آواز آئی۔ چند لمحہ کے بعد ایک راہب نے قندیل ہاتھ مین لیے ہوے آکر دروازہ کھولا۔ اُسکا چہرہ سُرخ تھا۔ اور وضع صورت کی شگفتگی اور خندہ پیشانی کے مناسب نہ تھی۔

راہب ”کیا چاہتے ہو؟“

رہبر ”ہم شب گذارنے کے لیے جاے امن کے مستدعی ہین۔“

راہب ”تم سب کتنے آدمی ہو؟“

رہبر۔ "دو نین آدمی۔ ایک لیڈی۔ اور دو اسکے رہبر!۔"

راہب۔ "اندر آؤ! ہم کبھی مسافرون کو راحت و آرام پہونچانے سے انکار نہین کرسکتے!۔"

ایک رہبر۔ (آہستہ سے) "اس راحت رسانی پر خاک جو ایسی برہمی اور ترش روئی سے دی جاتی ہے۔"

راہب نے یہ الفاظ نہین سنے۔ کیونکہ وہ دروازہ کھولنے مین مستغرق تھا۔ اور زنجیرون سے حرکت کے سبب کھڑکھڑاہٹ پیدا ہو رہی تھی۔

راہب۔ (اندر پہونچکر) "ادھر آ! راڈرک! ان دونون رہبرون کو گدھے چھوڑنے کے لیے جگہ دکھلا دو۔ اور کچھ غذا ابھی اُنھین پہونچنے کا اہتمام کرو (ایرین سے) لیڈی صاحبہ! آپ میرے ہمراہ آئین۔ مین یہان کی ماما کے پاس پہونچائے دیتا ہون۔ جو آپ کے ساتھ کمال خُلق سے پیش آئے گی۔"

ایرین نے اُسکے ساتھ چلنا شروع کیا وہ ایک کشادہ کمرے سے ہوکر کسی مکان مین لے گیا جسکے سیدھے جانب نشستگاہ مین ایک بڈھی سی عورت بیٹھی پُرانے فشن کے پاتابے سینے مین ہمہ تن مصروف تھی۔

راہب "ملڈریڈا! مین اس لیڈی کو جو ہمسے مہمان نوازی کی طالب ہے۔ تمھارے سپرد کرتا ہون تم اسکے آرام و آسائش کے متعلق کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا" یہ کہکر راہب نے ایرین کو دعا دی اور باہر چلدیا۔ بڑھیا اُٹھی۔ اور میز پر سے ایک چراغ اُٹھا کر ایرین کو ساتھ ساتھ آنے کے لیے کہا دونون پتھر کے زینے سے گذر کر ایک مسجع کمرے مین پہونچے۔ بڑھیا ایرین کو وہان بٹھا کر آپ کسی کام کی غرض سے چند منٹ کے لیے باہر گئی۔ جب ایرین کو تنہائی نصیب ہوئی تو اُس عمارت کا نقشہ غور سے دیکھنے کا موقع ملا۔ تمامی ہال مین کوئی دریچہ تو نہ تھا صرف روشنی کے واسطے چھت مین ایک کھڑکی تھی۔ اُسی وقت آٹو کا بیان یاد آیا۔ اور وہ سمجھ گئی کہ آٹو یہین لایا گیا تھا۔ اور یہ بھی یقین ہوگیا کہ اسی عمارت مین میرا عاشق ظفر نین قید ہے۔

اُسیوقت بڑھیا ایک خوان مین چند رکابیان جو نفیس کھانون سے بھری ہوئی تھین۔ اور

ایک شیشہ انگوری شراب کا لے آئی۔ اور بولی "لیڈی صاحبہ! یہ لیجیے۔ آپ کے لیے شب کا کھانا لائی ہون اور وہ حجرہ (کمرے کے دوسری جانب دکھلاکر) آپکی خوابگاہ ہی۔ اب مین جاتی ہون تسلیم۔"

ایرین۔ (سلام کا جواب دیکر) "تمھاری اس تواضع و تکریم کا مین شکریہ ادا کرتی ہون۔" بڑھیا کمرے سے نکلگئی۔

ایرین۔ (تنہائی مین) اگر مین اسوقت اُسی سائے کے نیچے ہون۔ جسمین میرا پیارا طرنین بھی ہی تو خدا کرے کہ ہماری جدائی کے دن اخیر ہوگئے ہون۔ اے خداوند کریم! تو میری دل کی پاکی سے خوب واقف ہی اور یہ بھی جانتا ہی کہ مین کچھ اپنی ذاتی منفعت کی خواہان نہین ہون۔ اگر اُسنے کسی دوسری عورت سے شادی کرلی ہو۔ اور اُسکے ساتھ خوش و خرم رہے تو مین اُن دونون کے لیے دعاے خیر کرونگی مگر وہ شخص۔ وہی دغاباز جسکو مین نے دیانا مین دیکھا تھا۔ نہین وہ کبھی اُسکے برابر ہو نہین سکتا جسکے چہرۂ زیبا کا تصور میرے خانۂ دل کو ابتک منور کیے دیتا ہی!۔"

جب ایرین دل ہی دل مین یہ خیالات کر رہی تھی تو خوابگاہ کے حجرے سے کچھ حرکت کی آواز آئی۔ وہ انتہا سے زیادہ گھبراگئی۔ کیا کچھ دغا و فریب ہونے والا تھا؟ وہ ایک ایسی جگہ مین تھی جہان ہر بدکاری کا عمل مین لانا آسانی سے ممکن تھا۔ اور یہ بات خود ایرین کو بھی معلوم تھی۔ اسلیے وہ خوف سے کانپنے لگی۔ پھر ویسی ہی آواز آئی اور اندازاً معلوم ہوا کہ کوئی اُس دیوار کی دوسری جانب پھر رہا ہی دفعتہً حجرے کی دیوار سے (وہی حجرہ جو ایرین کو سونے کے لیے بتایا گیا تھا) ایک کھڑکی کھلی۔ اور دو مرد اندر آپہونچے۔

ایرین "خداوندا! مجھے بچانے" یہ کہکر سر بزانو بیٹھ گئی!۔

ایک شخص "کیا یہ اُسی کی آواز ہی؟" ایرین آواز پہچان کے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور پھر کر دیکھا تو آٹو اور ماظنی ہین ـــــ

۳۸

اڑتیسوان باب

راہب خانے کا حجرہ

آٹو اور ماظنی اپنے آپ کو اُسی حجرے مین پاکر جہان پیشتر لائے گئے تھے ایرین سے بھی زیادہ متعجب ہو گئے۔ مگر تھوڑی ہی دیر مین اس حیرت انگیز ماجرے کے اثر کو دل سے دور کر دیا۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو دیکھکر مسکرانے لگے۔ جب اُنھین اتنی دلجمعی حاصل ہوئی کہ اپنے امور کی طرف متوجہ ہون تو پہلے ایرین نے حجرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اور وہ کھڑکی بھی بند کر دی گئی جسکے ذریعہ دونون اندر گھُسے تھے۔ اب تینون نے اطمینان سے باتین کرنا شروع کین۔ ایرین نے اس جھونپڑے سے نکلکر راہب خانے مین پہونچنے تک کا حال بیان کیا۔ آٹو اپنے اور ماظنی کے سفر کا حال اسطرح کہنے لگا۔

"ہمنے آپ سے جدا ہو کے اُس راہ سے بڑھنا شروع کیا۔ جو اُس جھونپڑی کے سیدھی جانب گئی ہی۔ اسکے دونون طرف کثرت سے برف جمی ہوئی تھی۔ غرض کامل دو گھنٹے ہم بے تردد بڑھے گئے۔ وہان ایک چھوٹا سا گرجا ملا۔ جسکے قریب دو طرف سے دو رستے گئے تھے۔ ہم وہان ٹھہر کر سوچنے لگے کہ کدھر جائین۔ آخر یہ راے قرار پائی کہ ایک طرف مین اور دوسری سمت ماظنی جائے۔ اور پھر اُسی گرجا مین باہم ملنے کا اقرار ہو گیا۔ مین ماظنی سے الگ ہو کر دو گھنٹون تک چلا گیا۔ وہ رستہ بتدریج تنگ ہوتا جاتا تھا۔ آخر ایک اندھیری سرنگ مین پہونچا۔ اُسکی درازی تخمیناً چھ گز کی ہوگی۔ مگر تاریکی اسقدر کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا۔ مین نے اُنھین ہاتھون کو اپنا رہبر مقرر کیا۔ اور ٹٹولتا ہوا سرنگ کے اندر جانے لگا۔ یہانتک کہ میرا ہاتھ ایک دیوار کی تختہ بندی پر پڑا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ دروازہ ہی۔ اور ساتھ ہی اسکا بھی یقین ہو گیا کہ یہ دروازہ اُسی عمارت کا ہی۔ مگر اکیلا ہونے کے سبب اُسکے کھولنے اور اندر جانے کی جرأت نہ کر سکا۔ اور یہ بھی خیال مین تھا کہ ماظنی اگر مجھسے آگے گرجا مین پہونچگیا ہو تو میرے نہ آنے سے گھبرائیگا۔

لہذا مین پلٹ آیا اور دو پہر کے قریب اُس گرجا مین جا پہونچا - ماطنی وہان نہ تھا جبکا مجھے انتظار کھینچنا پڑا گھنٹے گذر گئے مگر اُسکا پتہ نہ لگا - یہانتک کہ آفتاب بھی غروب ہو گیا -

میری فکر اور پریشانی بڑھ گئی - ایک ایک ساعت پہاڑ کی طرح ٹلتی تھی - بہت دیر بعد چاندنی مین ایک شکل ہلتی ہوئی دکھائی دی - آخر کار ماطنی میرے روبرو آیا - اُسکا قصہ بھی مین ہی کہے دیتا ہون - وہ ناہموار دشوار گذار رستون سے گذرتا ہوا راہ بھول گیا - اور بڑی ہی مشکل وخرابی سے مجھ تک آپہونچا - اور میری کامیابی کا ماجرا سنکر نہایت خوش ہوا - وہ تھکا ماندہ ہونیکی وجہ سے تھوڑی دیر توقف کرنا ضرور ہوا - الغرض کچھ عرصے کے بعد جو کچھ کھانے کی قسم سے پاس تھا کھا کر اُس سرنگ کیطرف دونون چل نکلے - اور بہت جلد وہان پہونچگئے - یہ تجویز آگے ہی نہ کرلی کہ کس ترکیب سے دروازہ کھولین - اور کس ڈھب سے اندر داخل ہون - کیونکہ ایسے موقعون پر مناسب وقت کارروائی عمل مین لانا ضرور ہوتا ہے - ماطنی اس امر مین زیادہ دخل دہی سے پس وپیش کرتا رہا - لیکن جب اُسکو آپ کی مدد کا خیال آیا - اور مجھے بھی اس بارے مین ہمہ تن آمادہ پایا تو اُسنے کہدیا کہ چاہے جو مصیبت پڑے - مین آپ دونون کی مدد کرنے مین دریغ نہ کرونگا" (یہان ایرین نے ماطنی کا شکریہ ادا کیا) آٹو نے پھر اپنا قصہ شروع کیا "جب ہم اُس سرنگ کے آخری حد پر پہونچگئے - تھوڑی دیر وہان بیٹھکر تجویز کرنے لگے کہ کیا کیا جائے - اُسی وقت دو عورتون کے بات چیت کرنے کی صدا کان مین آئی - اور وہ صدا دروازے کے دوسری جانب سے آرہی تھی - لیکن بہت آہستہ ہونے کے سبب ہم اُسکا ایک حرف بھی سُن نہ سکے -

ایرین "وہ آواز میری اور ماما کی باہمی گفتگو کی ہوگی !"

آٹو "شاید وہی ہو - بعد ازان ہم چپکے سے دیوار کے قریب آکر سننے لگے اور بڑی ہی کوشش کی کہ کچھ مطلب سمجھ مین آئے تا آیندہ کی کارروائی مین آسانی ہو مجھے یہ بھی گمان تھا کہ آپ اسوقت یہان پہونچگئی ہین اور وہ آواز آپ ہی کی ہے - مگر دلی یقین نہ ہوتا تھا - یہ تو قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کے دل مین نامحدود خیالات آتے ہین اور اُن خیالات سے دل پر ایک اثر ضرور

ہوتا ہی۔ جسکی وجہ سے امید اور امید سے جرأت پیدا ہو جاتی ہی اور وہی جرأت اُسکو سعی و کوشش پر آمادہ کرتی ہی۔ مین ماظنی کا ہاتھ سنبھالے ہوے نہایت خبرداری کے ساتھ آہستہ آہستہ زینے کی راہ اُترنے لگا۔ لیکن جیسے ہی نیچے پہونچا میرا پانون پھسل گیا۔ اور ماظنی بھی میرے ہمراہ بے اختیارانہ کھڑکی پر آپڑا۔ آخر وہ کھڑکی کھل گئی۔ اور اُسی سے ہوکر ہم یہان آئے۔ اسکے بعد جو کچھ گذرا وہ تو آپ کو معلوم ہی ہی"

ایرین "زہے نصیب کہ ہم بغیر کچھ تکلیف و مصیبت یہان ایک دوسرے سے ملگئے۔ اب کون تجویز کرین؟ مجھے یقین ہی کہ آج شب بھر یہان کوئی نہ آئیگا۔ لہذا ہمین دل کھولکر باتین کرنے اور تجاویز سوچنے کے لیے ابھی فرصت ہی" ایرین نے یہ الفاظ دلی جوش سے کہے تھے۔ آٹو اُسکا مطلب سمجھ گیا۔ ایرین کا پاک دل اُس شخص کو خوش خبری سنانے کے لیے بیتاب ہو رہا تھا جسے وہ جان سے زیادہ عزیز سمجھتی تھی۔ اور جو وہان قید رہنے کا یقین کامل ہو گیا تھا۔

عورت کی محبت بھی کس درجہ سچی اور عمدہ شے ہی۔ فسانہ گو۔ اور شعرا[1] نے اسکو ایک خیالی ڈھکوسلا مقرر کر رکھا ہی۔ افسوس کہ انھون نے اسکا صحیح اندازہ نہ کیا۔ اور خود غرضی کی محبت کی بے ثباتی اور سچے نیک دل کی خالص محبت مین فرق نہ کر سکے۔ عورت کی محبت بشرطیکہ خالص ہو ایسی ہی کہ کسی وقت ناپائدار ثابت ہو۔ وہ نہایت گہری اور مستحکم ہی۔ اس مجسم خاک کو عطا کی ہوئی نعماء اور خصلتون سے یہی ایک خصلت جسکا نام "عشق" ہی نہایت پاک بے بدل مقدس چیز ہی۔ خانۂ دل کا روشن اور منور چراغ (یعنے سچا عشق) خود غرض اور بے ثبات محبت کی دھندلی

---

[1] موجودہ شعراے ہند کے طرز بیان سے عشق کی وقعت ہی خاک مین مل جاتی ہی۔ آج کل کی اردو شاعری ہمارا لٹریچر (علم ادب) مقرر ہوئی ہی ایسی ہی کہ سوا احکام خدا و رسول سے بے پروائی ہونے کے اور دیگر کئی برائیون کے اسکے پڑھنے سے اور کچھ حاصل نہین ہوتا۔ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اس بے سود اور سوسائٹی کو ضرر پہونچانے والی محنت کے عوض کچھ ایسے کام کیطرف متوجہ ہون جس سے ملک و قوم کو فائدہ پہونچے تو نہایت اچھی بات ہی۔ از مترجم ۱۲

روشنی سے الگ ہے۔عشق صادق کبھی دل سے دور نہین ہوتا۔گو کہ سیکڑون، ہزارون تصدیعات وتکالیف مزاحم ہون۔بیشک سوا موت کے کوئی اُسے جدا نہین کرسکتا

امیر ظرنین کے ساتھ ایرین کا عشق بھی ایسا ہی سچا اور پاک تھا۔ہمیشہ اُسی کی دھن۔اُسی کا تصور۔وہی خیال رہا کرتا تھا۔اور جب یہ معلوم ہوگیا کہ ظرنین یہان قید ہے۔تو اسکو اُس سے زیادہ کسی بات اور کسی کام مین جی نہ لگتا تھا کہ کسی صورت اُسکی رہائی کا سامان کیا جائے۔

آٹو۔(بہت غور و تامل کے بعد) "میری دانست مین دو تدبیرین آتی ہین۔اول یہ کہ مین اور ماطنی دوپہر شب تک اسی سرنگ مین رہین۔اور بعد ازان پوشیدہ آکر اس پوری عمارت کا جائزہ لین۔اور استادریافت کرلین کہ یہان مسلح شخص کتنے ہین۔اور نیز عمارت کے جدا جدا حصے کس کس رخ پر واقع ہین یا ایرین "نہین آپ اُنکے ہاتھون مین گرفتار ہوجائینگے۔وہ لوگ جنھون نے جرمنی کے ایک امیر کو مدت دراز سے قید کر رکھا ہے اپنے بھید کے مخفی رکھنے کے لیے کیا کچھ نہ کرینگے۔اور ممکن ہے۔کہ وہ آپ صاحبون کے قتل مین بھی دریغ نہ کرین۔اسلیے کہ آپ پہلے بھی ایک دفعہ یہان آئے ہوے ہین۔"

آٹو "میری دوسری تدبیر یہ ہے کہ کل صبح مین ماما آپ کی خبر لینے کی غرض سے یہان آئیگی۔ہم اُسکو پکڑ لین۔اور جان لینے کی دھمکیان دے کر اُس سے پورے پورے حالات دریافت کرلین جو ہمین ضرور ہین۔"

اس راے کو ایرین اور ماطنی دونون نے پسند کیا۔ایرین ایک کوچ پر لیٹ گئی۔اور دن بھر کی تکان کے سبب فوراً نیند آگئی۔

اُنتالیسوان باب

ماما

لیڈی ایرین غافل سو رہی ہے۔گو وہ مقام ایسا تھا کہ وحشت سے نیند آنا تو ایک طرف

بھوک پیاس بھی نہ معلوم ہو۔ لیکن ظرینن کی امید رہائی نے اُسکے دل مین ایک ایسی مسرت پیدا کر دی تھی کہ بیرونی آفات کا مطلق خیال نہ رہا۔ ماطنی۔ اور آٹو باری باری سے سوتے رہے جب ایک سوتا تو دوسرا پہرہ دیا کرتا تھا۔ اسی طرح پوری شب امن سے گذر گئی۔ آفتاب کی پُر نور شعاعین صبح ہونے کی خبر دینے لگین۔ ایرین خوابگاہ سے باہر آئی۔ اور تینون اپنی تجویز کی عمل پیرائی کے لیے مستعد ہو گئے۔ آٹو اور ماطنی اُسی حجرے مین اپنے آپ کو چھپائے بیٹھے رہے۔ جہان ایرین نے شب بسر کی تھی۔ اور یہ بات تو پیشتر ہی مقرر کر لی گئی تھی کہ ماما کمرے کے اندر پہونچتے ہی ایرین اُس سے اتنا پوچھے کہ "اب کے بجے ہین" اس اشارے پر آٹو اور ماطنی حجرے سے نکل آئین غرض ماما ناشتہ لیے ہوے کمرے مین آئی۔

ماما۔ "لیڈی صاحبہ! تسلیم۔ مجھے امید ہی کہ سفر کی ماندگی آپ سے رفع ہو گئی ہو گی!۔"

ایرین "مین اچھی طرح راحت و آرام سے سوئی۔ تمھاری مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتی ہون!"

ماما۔ آپ کے لیے صبح کا کھانا حاضر ہی تناول فرمائیے۔ آپ کے دونون ہمراہی بھی کھا رہے ہین۔ اب یہ کہیے کہ یہان سے کوچ کب کیجیے گا۔

ایرین۔ کیا تمھاری ایسی ہی عادت ہی کہ مہمانون کو جبراً نکال دین؟ مین نے سنا تھا کہ اس راہب خانے مین مہمانون کی بڑی آو بھگت کی جاتی ہی۔ مگر میرا خیال غلط نکلا۔ خیر۔ میرا یہان ٹھہرنا کسی کے رنج یا تکلیف کا سبب ہوا ہو تو اس تکلیف کے عوض جسقدر چاہو اپنا روپیہ دینے کے لیے موجود ہون!۔"

ماما "لیڈی صاحبہ! آپ کی تقریر کا ہر جملہ میرے دل سے تیر دستان کا کام کر رہا ہی۔ آپ نہ خیال کیجیے کہ بڑھیا نہایت کنجوس ہی جو مہمانداری کے صلے مین روپیہ طلب کرتی ہی۔ مین کچھ یہان خود مختار نہین ہون۔ اور جنکے تابع خدا نے کیا ہی اُنکے حکم کی بجا آوری مجھپر ضرور ہی پادری سیسم صاحب جو یہان کے حاکم ہین بڑے ہی درشت مزاج ترش رو ہین۔ وہ اپنے احکام کی تعمیل مین دیر ہونا بالکل گوارا نہین کرتے۔ اور مین جو یہان پڑی ہون۔ اپنی دلی خوشی سے نہین بلکہ صرف اس خیال

سے کہ اگر چھوڑ دون تو پھر جاؤن کہان ؟ علاوہ برین میری زیست بھی یہان سے روگردان ہونے کے بعد تزلزل مین پڑ جائیگی ایرین اُٹھکر بڑھیا اور دروازے کے بیچ مین کھڑی ہوکر باتون مین لگائے رہی تاکہ وہ بھاگ نکلنے کا قصد نہ کرے۔

ایرین۔ مین نے تمھین رنج دینا نہ چاہا۔لیکن تمھارے بالادست نہایت بے رحم معلوم ہوتے ہین۔مین عورت ذات اور سفر کی عادی بھی نہیں۔اسقدر جلد کیونکر واپس جاسکونگی۔ مگر تمھین زیادہ دیر باتون مین پھنسا رکھنا بھی ٹھیک نہین۔اب کئی بجے ہونگے ؟"

یہ فقرہ ایرین کی زبان سے ابھی پورے طور پر ادا ہونے بھی نہ پایا تھا کہ حجرے کا دروازہ زور سے کھلا۔اور آٹو نے دوڑ کر بڑھیا کا مُنھ دبالیا تاکہ غل نہ مچانے پائے۔ ماظنی ایک ننگی تلوار لیے پیچھے کھڑا ہوگیا۔اور ایرین نے دروازے کو اندر سے بند کرلیا۔

آٹو۔ (ماما سے) "اگر تمھین اپنی جان پیاری ہے تو چند سوال جو تم سے کیے جاتے ہین اُنکا جواب سچائی کے ساتھ دیدو۔لیکن خبردار! مُنھ سے کچھ آواز نکالی یا دیگر حرکات سے کچھ بیرونی مدد کی طالب ہوئی تو پچتاؤگی۔کیونکہ اُس دیوار سے (دکھاکر) لگی ہوئی سرنگ مین ہمارے بارہ آدمی مسلح منتظر کھڑے ہین جو اس بدکار گروہ کے غارت کردینے کے لیے کافی ہین۔لہذا مین ابھی سے جتلائے دیتا ہون کہ اگر ہم مین سے کسی نے کچھ سوال کیا تو خاموشی سے جواب دو۔ورنہ چپ ہورہو۔شور و فریاد کرنا خود تمھارے لیے خراب ہے" ماظنی آٹو کے اس فقرے سے کہ بارہ شخص سرنگ مین پوشیدہ ہین ہنسی کو ضبط نہ کرسکا۔مگر بڑھیا سب باتین صحیح جان گئی۔آٹو نے اپنا ہاتھ اُسکے مُنھ پر سے اُٹھادیا۔اور اسکو ایک کرسی پر لاکر بٹھلایا جب بڑھیا کو تھوڑی بہت دلجمعی حاصل ہوئی۔اُسنے پوچھنا شروع کیا۔

آٹو۔ "اس عمارت کے اندر کوئی قیدی نہین ہے؟"

بڑھیا۔ (عاجزی سے) "ہان۔اگر آپ مجھے کچھ تکلیف نہ دین تو سب حال کہدونگی!"

آٹو۔بیشک تمھین کوئی اذیت نہ دی جائیگی۔بس ٹھیک ٹھیک بتادو (ماظنی سے) تم اپنی

تلوار پھینک دو! یہ نیک بخت سب باتین صحیح صحیح کہدینے پر آمادہ ہی (ماما سے) تم کہتی ہو کہ یہان ایک قیدی ہی۔ بھلا اُسکا نام کیا ہی؟

بڑھیا ”مین اُسکے نام سے واقف نہین۔ اور نہ کسی کو اُسکا نام لیتے ہوے دیکھا ہی۔ وہ جس جگہہ مقید ہی وہان مجھے جانے کا کوئی کام نہین پڑتا۔ مگر اتفاقاً اتنی بات گوش زد ہوئی کہ وہ ایک بہت بڑا امیر جرمنی کا ہی!۔“

(یہان ایرین کے سینے سے بے ساختہ ایک آہ نکل گئی)

بڑھیا ”اُسکی عمر اندازاً چالیس سال کی ہوگی۔ وہ بہت حسین تو ہی۔ مگر چہرے سے مصیبت و فکرمندی آشکارا ہی۔

ایرین۔ اب کوئی شبہہ باقی نہ رہا۔ وہ وہی ہی۔ اچھا کتنے برس سے وہ یہان مقید ہی؟۔“

بڑھیا۔ شاید آٹھ یا دس سال کا زمانہ گذرا ہو۔ وہ شب کے وقت یہان لایا گیا تھا وہ بھی نہایت مخفی طور پر۔ مجھے اُسکا حال صرف دو شخصون کی زبانی معلوم ہوا جو یہان کے ملازم ہین۔ اور جنکا نام کارل اور کانریڈ ہی۔“

ایرین۔ (دردناک لہجے مین) ”آٹھ سال کی قید شدید؟ افسوس! صد افسوس!!۔“

آٹو ”اس مدت مین کبھی وہ رہا بھی ہوا تھا؟۔“

بڑھیا ”نہین۔“

آٹو۔ تو مین جس بات کا خوف کرتا تھا وہی آگے آئی۔ وہ شخص جو اُس نام سے ویانا مین مشہور رہی اور جو میری بہن ایڈا کا شوہر ہی ایک پورا دغاباز نکلا۔“

ایرین ”آپ اس خیال سے رنجیدہ نہون۔ آپکی ہمشیرہ صاحبہ کے لیے معقول بندوبست کیا جائیگا۔“

آٹو۔ (شکریہ ادا کرکے) ”تاہم کیسی شرم کی بات ہی؟ خیر اسوقت وہ ذکر رہنے دیجیے ہمین اتنی مہلت نہین کہ وقت رائگان کرین۔ (ماما سے) کیا تمنے کبھی ایسے شخص کو دیکھا ہی جو اس قیدی سے

مشابہت رکھتا ہو۔

بڑھیا ” نہین۔ مین نے یہان کسی اُسکے ہم شبیہ کو کبھی نہین دیکھا!۔“

آٹو ” کیا تم یہ جانتی ہو کہ وہ شخص کیلیے یہان قید مین رکھا گیا ہی؟ “

بڑھیا ” وہ دیوانہ ہی! اسی لیے اُسکے اقربا نے یہان قید کر رکھا ہی!۔“

ایرین۔ (پریشانی سے) ” دیوانہ؟ آہ۔ نہین وہ دیوانہ نہین ہی!۔“

آٹو ” آپ فکر نہ کیجیے۔ وہ سودائی کیون ہونے لگا؟ اُن ظالمون نے اپنی بد اعمالی کے لیے ایک بہانہ ڈھونڈھ نکالا ہی۔ جب اُسنے مجھسے بات کی نہایت غمگین ہو رہا تھا۔ مگر خلل دماغ کی کوئی علامت نہین پائی گئی۔“

ماظنی ” مین نے جو چھ برس قبل اُسکو دیکھا ہی اُسوقت بھی اُسکی تقریر سے دیوانہ پن معلوم نہین ہوا۔“

ایرین ” خدا کرے۔ ایسا ہی ہو!۔“

آٹو۔ (ماما سے) ” تم کوئی ایسی دلیل رکھتی ہو جس سے اُسکی دیوانگی کا ثبوت مل سکے؟۔“

بڑھیا ” مین خوب جانتی ہون کہ یہ شُہرت بالکل بے اصل ہی۔ مگر یہ راہب جو صدق دل سے طاعت الٰہی مین مشغول رہتے ہین۔ اور جنھین دن رات تسبیح و وظائف سے فرصت نہین ملتی۔ اُنکی نسبت کون یقین کرسکتا ہی کہ ایسے گناہ عظیم کے مرتکب ہوے ہین؟۔“

آٹو ” یہان کا مختار کل کون ہی؟۔“

بڑھیا ” پادری لسلم صاحب۔ جو روپیہ کے بڑے عاشق ہین۔“

آٹو ” ہر ایک بدی اور گناہ کا سبب یہی کمبخت روپیہ ہی (ماما سے) تمھین معلوم ہی کہ یہان کا ملازم فیروز بھی اس ظلم مین شریک ہی۔ یا وہ بھی اُس گرفتار بلا کو دیوانہ خیال کرتا ہی جیسے کہ تم سمجھتی ہو؟“

بڑھیا ” فیروز ایک سنجیدہ مزاج دانا شخص ہی۔ وہ کبھی ایسے امور مین لب کشائی نہین کرتا!۔“

آٹو۔ خیر۔ اب تم غور سے سنو! ہماری اصلی غرض یہی ہی کہ اس قیدی کو یہان سے چھڑا لیجائین۔ مین نے تمھین پیشتر ہی جتا دیا ہی کہ (سرنگ کیطرف دیکھکر) ہماری مدد کو بہت سے قوی تن لوگ

موجود ہین میری آنکھ کا اشارہ پاتے ہی سب کے سب گھسکر یہان کے ساکنون کو قتل کر دینگے اور ایک ہنگامہ بپا ہو جائیگا" (بڑھیا خوف زدہ چو طرفہ دیکھنے لگی۔) اِسی لیے مین چاہتا ہون کہ یہ کام بغیر کچھ ہنگامہ و فساد کے انجام پا جائے۔ کیا تم اِس بارے مین ہماری مدد کر سکتی ہو؟ اور اِس بات کا اقرار کرتی ہو کہ یہ راز افشا نہ کرو گی؟۔ دیکھو اگر رضامند ہو اور ہماری حسب مرضی عمل کرو تو تمھین معقول انعام دیا جائیگا۔ بخلاف اِسکے کہین تمنے بدنیتی کی اور اقرار سے بدل گئین تو تم سمجھو گی !"

ایرین۔ ہان۔ تمھین اِسقدر انعام دیا جائیگا جسکا اندازہ نہ کر سکو۔ مین بہت ذی قدرت ہون۔ اور اتنا روپیہ دے سکتی ہون کہ تمھارا بڑھاپا آسودگی سے بسر ہو سکے !۔"

بڑھیا۔ (تھوڑے تامل کے بعد) "مین آپ کی تابعداری کے لیے حاضر ہون۔ ایک تجویز میرے خیال مین آتی ہی آپ (آٹو سے) میرے ساتھ رہیے۔ اور میرے حرکات و سکنات اور میری کارروائیون سے آپ کو کچھ بدگمانی ہو تو مجھے جو چاہیے سزا دیجیے۔ لیکن اگر وہ کام آپکے خاطر خواہ اور مفید مطلب ثابت ہون تو اُسوقت مین اِس لیڈی کے انعام کی مستحق ہون۔ مین خود یہان سے بیزار ہو رہی ہون صرف ضرورتا اِتنے دن رہنا پڑا۔

ایرین "تم بہت ٹھیک کہتی ہو۔ بتاؤ تمھاری کیا تجویز ہی ؟۔"

بڑھیا۔ (لالچ سے پھول کر) "میرا خاص حجرہ اس کمرے کے بیرونی برآمدے سے متعلق ہی آپ (آٹو سے) میرے ہمراہ وہان آئین۔ اگر کوئی دیکھ کے پوچھے بھی تو کہدونگی کہ میرا ہمشیر زادہ مجھے دیکھنے کی غرض سے آیا ہی۔ مجھے قید خانے کی کنجیان حاصل کرنے مین بھی کچھ دقت نہ پڑیگی اور قیدی کو دن مین بالاخانے پہ ٹہلنے کی اجازت ہی آپ اُسوقت وہان جاکر اُس سے گفتگو کر سکتے ہین !"

آٹو۔ کیا اس بالاخانے کے باہر کی جانب جہان قیدی ٹہلتا ہی ایک اونچی دیوار ہی؟ جسمین ایک مضبوط کھڑکی بھی لگی ہوئی ہی ہی؟۔"

بڑھیا۔ (حیرت سے) "تو شاید آپ پہلے بھی اس عمارت کو دیکھ چکے ہین۔ ورنہ اسقدر ٹھیک پتا

کیونکر دے سکتے ہ؟"

آٹو۔ (مسکراکر) "مین نے پیشتر ہی تمسے کہدیا ہی کہ ہم یہان کے کل بھیدون سے بخوبی واقف ہین! ۔فرض کرو کہ مین اُس سے گفتگو کرنے کے ارادے پر کامیاب بھی ہوا اُسکو بغیر فتنہ و فساد کے یہان سے نکال لیجانے کے لیے کون تدبیر کیجائے ؟"

بڑھیا "وقت واحد مین دو شخصون سے زیادہ وہان پہرے پر نہین ہوتے ۔ اُنھین شراب پلانے اور باتون مین لگائے رہنے کا مین ذمہ لیتی ہون ۔ اس عرصے مین آپ سہولت و اطمینان سے قیدی کو چھڑا لیجائیے ۔ مگر آج شب تک اس کارروائی کو موقوف رکھنا قرین مصلحت ہی۔ کیونکہ ایسے کام اندھیرے مین اچھی طرح ہو سکتے ہین ۔" آٹو کے دل مین خوف پیدا ہوا کہ مبادا وقت گذر جانے سے بڑھیا کچھ دغا نہ کر بیٹھے ۔ اور یہ بھی سمجھے ہوے تھا کہ دن مین اس عزم کی عمل پیرائی ضرور کچھ نہ کچھ قباحت کا موجب ہوگی ۔ آخر بڑھیا سے کہا کہ "مین دیر کا بالکل مخالف ہون !"

بڑھیا ۔ (آٹو کا مطلب سمجھکر) "مین سمجھ گئی۔ آپ کو مجھپر اعتماد نہین ۔ افسوس! مین کچھ نہین کر سکتی ۔ جس سے میری راستی آپ پر ثابت ہو ۔ تاہم آپ تو میرے ہی ساتھ رہینگے ۔ اگر کسی بات مین لغزش پائی گئی تو اُسی دم مجھے سزا دے نہین سکتے ؟ ۔"

آٹو "تم کہتی تو ٹھیک ہو۔ لیکن میرا ہمیشہ تمھارے ساتھ رہنا کیونکر ہو سکیگا ؟ کسی کام کے سبب تمھین کہین جانا پڑے تو مین بھی ہمراہ آنے سے رہا۔" آٹو کا مطلب یہی تھا کہ حتے الامکان بڑھیا کا دل ٹٹولے ۔

بڑھیا "خیر ۔ آپ چاہے جو سمجھ لیجیے ۔ اتنا بھی خیال نہین کرتے کہ روپیہ کی امید نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا ہی ۔ شاید یہ بات آپکے ذہن نشین ہو گی کہ مین عمر بھر اسی منحوس مقام مین رہنا چاہتی ہون ۔"

ایرین (آٹو کے کان مین) اِسپر اعتماد کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہی ! ۔"

آٹو ۔ (ماما سے) "اچھا مین نے تمھاری بات مان لی ۔ یہ لیڈی صاحبہ (ایرین) آج شام تک

یہان رہنے کی کیا صورت ہی۔کیونکہ تمھارے پادری صاحب تو یہان سے جلد روانہ کردیا جائینگے ہین علاوہ برین چند مشکلات ایسی ہین جنکی وجہ سے مین یہان کے لوگون سے بالمشافہہ مل نہین سکتا ہون۔"

بڑھیا۔اگر لیڈی صاحبہ ناسازی مزاج کا ذرا سا حیلہ کرلین تو باقی امور مین سنبھال لونگی لیکن آپ سے ایک عنایت کی امیدوار ہون!۔"

ایرین۔(جلدی سے) "بتاو وہ کیا ہی؟۔"

بڑھیا "جب آپ لوگ قیدی کو ہمراہ لیے یہان سے چل نکلین تو مجھے بھی ہمراہ رکاب ہونیکی اجازت دیجیے کیونکہ مین اِس کارگزاری کے بعد یہان رہون تو کسی نہ کسی گمان سے مالک راہب خانہ میری جان لے لیگا۔سُنا گیا ہی کہ وہ شخص (یعنے پادری نسلم) بہت بڑے اختیارات رکھتا ہی (آہستہ سے) کارنیلیا کا تمام صوبہ اُسکے نام سے کانپ اُٹھتا ہی۔اور وہ اس ضلع مین کسی پرزور انجمن کا صدرنشین ہی۔اور اُس انجمن کا کام یہی ہی کہ مجرمون کو تلاش کرین اور سزا دین۔"

ماطلی۔(کانپتے ہوے) "مجھے وہ دھمکیان یاد آرہی ہین۔جو اسی کمرے مین دیگئی تھین!۔"

آٹو "اب مجھے معلوم ہوا کہ وہ عاجز اور بے بس قیدی کسکے قبضۂ قدرت مین ہی۔مگر کچھ مضائقہ نہین ایسے خیالات میرے عزم مین مانع اور مزاحم نہین ہوسکتے!۔"

ایرین۔(ڈری ہوئی) "یہ کیا بھید ہی۔جسکا آپنے ابھی ذکر کیا؟"

آٹو۔(آہستہ سے) "لیڈی صاحبہ! جرمنی مین چند انجمنین ہین جنکا حال آپ نے نہ سنا ہوگا۔ اُنکے اختیارات کی کوئی حد ہی نہین۔مجھے یقین ہی کہ ظرنین اُس خفیہ عدالت کا قیدی ہی جو عدالت دِم کے نام سے مشہور ہی۔"

ایرین۔(بے تابی سے دیوار پر گرکے) "ہاے! کیا اب اُسکی رہائی ممکنات سے نہین؟۔"

آٹو "کیون ممکن کیون نہین؟۔اس انجمن کے ارکین ہمارے ہی طرح انسان ہین۔اُنھین فریب دینا کوئی مشکل کام ہی؟۔آپ دیکھتی رہیے۔مین اُنھین کسطرح جل دیتا ہون۔ہان۔

اب مین سب کچھ سمجھ گیا - ان راہبون کی بے مروتی - یہ مستحکم عمارت - یہ خفیہ راہین - تمام کا اصلی سبب مجھے معلوم ہوگیا - یہ عدالت وم کا ایک قلعہ ہی - یہان بیکار باتون مین وقت گذارنا مناسب نہین - (ایرین سے) آپ اپنے دونون رہبرون کو ساتھ لیکر اس جھونپڑی مین چلی جائیے - جہان پرسون شب کو ہم تمام کی اقامت ہوئی تھی - مین اور ماظنی ایک چھوٹی سی گرجا جو راہ مین ملی ہی اُسمین دبے رہتے ہین - بعد غروب آفتاب کے اس سرنگ مین آئینگے - اسوقت تم ضرور (ماما سے) اُس کمرے مین ہمسے ملو - ہم دونون اس پوشیدہ دروازے سے اندر آئینگے - اور ہمارے لوگ بھی قریب ہی رہینگے -"

بڑھیا "بہت خوب - مین ہر حال مین بسروچشم آپکی فرمانبرداری کے لیے حاضر رہونگی" ایرین نے ایک نہایت بیش قیمت انگوٹھی اپنی اُنگلی سے نکالکر ماما کو دی - اور کہا - "یہ صرف بطور بیعانہ قبول کرو - مین اپنے اقرار کے بموجب تمھین آیندہ بہت کچھ دونگی" ماما نے شکریہ ادا کرکے انگشتری لے لی -

آٹو - (ماما سے) "ہمارے اِس خفیہ رستے سے چلے جانے کے بعد اس لیڈی (ایرین کو دکھاکر) کے ساتھ اگر کچھ بدی کیجائے تو خوب یاد رکھو کہ ہم بالکل قریب رہینگے - اور ذرا سا کھٹکا پاتے ہی اندر آنے کے لیے موجود ہونگے ! -"

بڑھیا "اب مجھے اس قسم کی دھمکیان دینے کی ضرورت نہین انشاءاللہ کل آپ خود میری تعریف کرینگے -"

اِس گفتگو کے بعد آٹو اور ماظنی ایرین سے رخصت ہوکر اُس پوشیدہ رستے سے باہر چلے گئے - اور آدھے گھنٹے تک سرنگ مین کھڑے رہے - جب یقین ہوگیا کہ ایرین راہب خانے سے نکلگئی ہوگی تو آپ بھی اُس گرجا کیطرف چلے -

چالیسوان باب

شراب و کباب

غروب ہوتے ہوے آفتاب کی شعاعین جبال آلپس کے برف پر پڑکر قوس قزح کے تمام

رنگ دکھا رہی ہین۔ اُن برف سے بھرے ہوسے میدانون مین سورج کی زرد اور آخری روشنی عجیب وغریب لطف دکھا رہی ہی۔ کبھی بجلی کی سی تڑپ نظر آگئی۔ کبھی اُس سے ہر قسم کا رنگ ظاہر ہونے لگا۔ غرض وہ مقام اور وہ وقت ہی کچھ ایسا تھا کہ ہر دیکھنے والے کی نگاہ اُسکی دلفریب کیفیتون مین اُلجھ جاتی تھی۔ آٹو چونکہ ایک اعلےٰ درجہ کا مصور تھا۔ اِسلیے قدرت خدا کے بےمثل نمونے دیکھکر عش عش کرنے لگا۔ اور اُسکے دیکھنے مین اِسدرجہ محو ہوگیا کہ یہ بھی خبر نہ رہی کہ مین کہان کھڑا ہوا ہون۔ ماظنی کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے وہ اپنے ہوش مین آیا۔ آخر دونون ملکر اُس سرنگ کی طرف گئے۔

آٹو "تلوار کھینچی ہوئی رکھو۔ تاکہ اگر کسی آفت سے دوچار ہونا پڑے تو ہم بھی مستعد اور آمادہ ہین"

ماظنی "مین اپنی جان آسانی سے ندونگا" دونون سرنگ طے کر گئے۔ آٹو نے زینے کی راہ اُترکر دروازے کو آہستہ سے کھٹکھٹایا۔ وہ معاً کھل گیا۔ ماما چراغ ہاتھ مین لیے اندر کھڑی تھی۔ آٹو بے تردد حجرے مین درآیا۔ ماظنی بھی اُسکے ساتھ ہی تھا۔ ماما کے چہرے پر گھبراہٹ یا خوف کی کوئی علامت نہ تھی۔ تاہم آٹو اور ماظنی نے گھبراکر چارون طرف ایک نگاہ کرلی۔

ماما "مجھسے بدگمان نہو جیے۔ یہ پڑھیے" یہ کہکر ایک کاغذ اُسنے آٹو کے ہاتھ مین دیا۔ وہ پڑھنے لگا

"مین نے یہ تحریر راہب خانے کے باہر دروازے سے کچھ فاصلہ پر بیٹھکر لکھی ہی۔ جہان دربان مجھے دیکھ نہین سکتا۔ ماما اس بہانے سے یہان مجھ تک آئی ہی کہ مین ایک شال غلطی سے وہین چھوڑ آئی تھی جسکا میرے سیر دکرنا ضرور تھا۔ مگر دلی مدعا یہی تھا کہ مین یہان سے بخیریت نکلجانے کی دلیل اپنے ہی ہاتھون لکھکر آپ کی خدمت مین پیش کرون۔ تاکہ وہ بدگمانی جو اسکی نسبت آپ کے دل مین ہی دور ہوجائے۔ میرے عزیز دوستو! خدا آپ کو کامیاب کرے

(دستخط) "ایرین"۔

آٹو "اب میرا اعتماد بڑھگیا۔ ہر کام دلجمعی سے کرونگا (ماما سے) تمنے نہایت درجہ وفاداری کی۔ بیشک تم اُس لیڈی کے انعام کی مستحق ہو"

ماما "خیر - یہ فرمائیے کہ جب آپ میرے ہمراہ آئینگے تو آپ کے دوست کہان رہینگے ؟ -"

آٹو "باہر والی سرنگ مین -" ماطنی پھر اُس پوشیدہ راہ سے باہر چلا گیا -

آٹو "کیا مجھے اندر کسی سے مقابلہ کرنے کی ضرورت پڑیگی ؟"

بڑھیا "نہین آپ بالکل خوف نہ کیجیے -"

آٹو "مین اُنسے کچھ ڈرتا نہین ہون - بلکہ اس امر کا اندیشہ ہے کہ اُنھون نے مجھے پہلے بھی دیکھا ہے - اب نہایت آسانی سے مین پہچان لیا جاؤنگا -"

بڑھیا "شاید آپ وہی نوجوان ہین - جسکی آنکھون پر پٹی باندھکر چند روز پیشتر یہان لائے تھے ؟"

آٹو "ہان - مین وہی ہون - لیکن تمھین یہ حال کیونکر معلوم ہوا ؟"

بڑھیا "فیروزا اور اُسکے ہمراہیون کو ایک دن تمھین لیجاتے ہوے مین نے دیکھا تھا -"

آٹو "کیا بہت سے آدمی اسی صورت یہان لائے جاتے ہین ؟ -"

بڑھیا "مین دس سال سے یہان ہون - اِس طولانی عرصے مین صرف چار یا پانچ اشخاص اسطرح لائے گئے تھے - اور وہ بھی اُس شخص کے اسیر ہونے کے بعد - جسے اب ہم چھڑانے کی تدبیرین کر رہے ہین -"

یہ کہکر بڑھیا دروازے کی طرف بڑھی - آٹو بھی اُسکے پیچھے ہو لیا - چند منٹ مین اُس مقام پر پہونچے جہان بڑھیا نے ایک بوتل شراب اور چند کباب تیار رکھے تھے - بڑھیا نے راہب کا جامہ پہن لیا - اور شراب و کباب اُٹھائے آٹو سے کہا کہ "میرے ساتھ ساتھ آئیے - مگر ہرگز کوئی بات زبان پر نہ لائیے - مین نے پوری تجویز کر لی ہے - کامیابی مین شک نہین -"

آٹو بڑھیا کے پیچھے پیچھے چلنے لگا - دونون ایک برآمدے سے گذر کر کسی کھلی جگہ مین پہونچے جب وہ بھی بے روک ٹوک طے ہوئی تو سامنے ایک دروازہ دکھائی دیا - بڑھیا اُسکی کنجیان کسی بہانے سے لے آئی تھی - آخر دروازہ کھولکر تھوڑی ہی دور اندر بڑھے تھے کہ دو مسلح آدمی پیش نظر ہوے ایک (بڑھیا کو راہب سمجھکر) "اے مقدس بزرگوار ! ہمین دعا دیتے جاؤ -"

بڑھیا۔ (ظرافت کے لہجے مین) "نہین۔کوئی بزرگ نہین۔ یہ بدکار اور گنہگار عورت ہی۔ مگر خاموش
کارل اور کاٹریڈ! تم بھی خاموش ہورہو۔ مین تم سے ابھی بیان کرونگی کہ بھیس بدلنے سے میری
مراد کیا ہی۔"

کارل "یہ تمھارے ہمراہ اور کون ہی؟" (تاریکی کے سبب وہ آٹو کی صورت برابر دیکھ نہ سکے)۔

بڑھیا "مین بہت جلد بتائے دیتی ہون۔ یہ نوجوان میرا بھتیجا ہی جو افسوس کہ مہینے بھر سے گونگا
ہوگیا ہی۔ سبب کے دریافت کرنے مین تمام لوگ حیران ہورہے ہین۔ اگر ہمارے گرجا کی صلیب
دھوکر اسکا پانی پلایا جاے تو غالبًا اچھا ہوجائیگا۔ لہذا مین نہایت عجز کے ساتھ گرجا کی کنجیان تمسے
حاصل کرنے کی آرزومند ہون۔"

کارل "یہ غیر ممکن بات ہی۔"

بڑھیا "وہ غیر ممکن ہی سہی۔ مگر تمھاری ذرا سی عنایت سے سب کچھ ہوسکتا ہی۔ دیکھو تمھارے لیے
(دکھلاکر) شراب وکباب (جو اس ٹھنڈ کے وقت اکسیر ہی) لے آئی ہون۔"

کارل۔ (اپنے شریک سے) "اسوقت مین یہ چیزین نہایت مفید ہین۔"

کاٹریڈ۔ (کارل کا شریک) "ہان! مین کیا تنک۔ سوا اسکے مین بھوکا بھی ہون۔"

کارل "جاڑا بھی غضب کا پڑ رہا ہی"

کاٹریڈ "اسوقت مین یہ چیزین کمال لطف و سرور پیدا کرینگی۔

کارل "لیکن اسکے ساتھ کنجیان دینے کی بڑی کڑی شرط ہی۔"

کاٹریڈ "خیر۔ تھوڑی دیر کے لیے کوئی مضائقہ کی بات نہین۔"

کارل "مجھے بھی یہی مناسب نظر آتا ہی۔ یہ جگہ ٹھیک نہین اس قریب والے سائبان مین چلو
(ماماسے) آؤ وہان ہوچکر مجھسے گرجا کی کنجی نکالکر تمھین دونگا۔ دونون سپاہی مع بڑھیا اور
آٹو کے اُس سائبان مین گئے۔ وہان چراغ روشن تھا۔"

بڑھیا۔ (آٹو کے کان مین) "روشنی کے نزدیک نہ آؤ" یہ کہکر بڑھیا جھٹ پٹ کھڑی ہوگئی۔ تاہم

آتو اسدرجہ قریب ہوگیا تھا کہ اُس جگہہ کی اندرونی حالت بخوبی نظر آرہی تھی۔ وہ مقام راہب خانے کے مُردے رکھے جانے کے لیے مخصوص تھا۔ مُردے اس وضع سے سیدھے استادہ کیے گئے تھے کہ اُنکے ہاتھون کے نیچے سے رسی ڈالکے پیچھے باندھ دی گئی تھی۔ گوشت اور ہڈیان جسم پر بدستور تھین بعض مُردون کے بال بھی جدا نہوے تھے کاندھون پر لٹک رہے تھے۔ اور لب ایکدوسرے سے الگ ہونے کے سبب دانت صاف نظر آتے تھے۔ اِنہین بہت سے ایسے مسافرونکی لاشین بھی تھین جو راہ بھول کر ان پہاڑون مین سردی کی شدت سے جان بحق تسلیم ہوتے تھے۔ اور جو بعد کو راہب خانے کے ملازمین کی نظر پڑے تھے۔ وہان کی ہوا مین ہی یہ تاثیر تھی کہ مُردے عرصہ دراز تک سڑنے گلنے نہ پاتے تھے۔

کارل۔ (ماما سے) ”بڑی بی! کنجی لو اور یہ بتاؤ کہ شراب کہان رکھی ہی؟“ بڑھیا نے وہ بوتل اور کباب اُٹھا دیے۔

کارل۔ (شراب کی بوتل ہاتھ مین لیکر) ”یہ ہم دونون کے لیے کافی تو ہی مگر افراط سے نہین خیر تم بھی پہلے دور مین ہمارے ساتھ شریک ہو۔!“

بڑھیا۔ (متعجب ہوکر) ”کیا تمنے مجھے شراب پیتے ہوے کبھی دیکھا ہی؟۔“

کارل ”بیشک۔ کئی مرتبہ!۔“

بڑھیا ”ہان؟ تو خیر اب مین نے توبہ کرلی ہی“!۔

کارل ”اچھا۔ تمھارا بھتیجا تو ضرور ہمارا ساتھ دیگا! شراب کے استعمال سے ممکن ہی کہ اُسکی قوت گویائی عود کرے کیونکہ مین جب کبھی شراب پیتا ہون تو میری زبان قینچی کیطرح چلا کرتی ہی!۔“

بڑھیا ”اُس غریب کو یون ہی چھوڑ دو“ یہ کہکر کارل اور دروازے کے بیچ مین کھڑی ہوگئی۔ اسلیے کہ کارل آٹو کو جبراً کھینچنے کا قصد رکھتا تھا۔ جب بڑھیا مزاحم ہوئی تو وہ اپنے ارادے سے باز آگیا۔

کارل۔ (کچھ دیر بعد) ”خیر ہمارا شکریہ قبول کرو کہ اِسوقت ایسی عمدہ چیز دےکر ہمین ممنون کیا!۔“

یہ کہکر دونون سپاہیون نے ایک چوکی پر بیٹھکر اپنا کام شروع کیا۔ بڑھیا نے جلدی سے آٹو کے پاس آکر کان مین کہا "کیون! تمنے دیکھا کہ مین انھین کس دانائی سے فریب دیکر کنجیان لے آئی اب ایک لحظہ بھی بیکار کھونا مناسب نہین۔ میرے ہمراہ چلے چلو۔ گرجا کی کنجی پاس ہی ہے۔ جسکو ہمین اپنی کامیابی کی کنجی کہنا چاہیے۔

آٹو "ہم جاتے تو دو شخص ہین۔ مگر واپسی کے وقت تین آدمی رہینگے۔ کچھ اس امر کا بھی بندوبست کر رکھا ہے؟ پہرے کے دونون سپاہیون نے ٹوکا تو کیا جواب دوگی؟"

بڑھیا "شراب پینے کے بعد وہ دونون پڑکر سو جائینگے کوئی اندیشہ کی بات نہین"۔ انہین باتون مین بڑھیا آٹو کو ایک عمارت کے دروازے پر لیگئی وہ بہت چھوٹا تھا۔ جب وہان پہونچے تو ایک اونچے قد والا شخص دیوار کی آڑ سے نکلکر پکارا "وہان کون لوگ جارہے ہین؟"

بڑھیا۔ (آٹو سے) ہلے یہ پادری نسلم ہے جو یہان کا حاکم اور مالک ہے۔"

اس ناگہانی واقعہ سے بڑھیا کے چہرے پر ہوائیان اڑنے لگین اور وہ انتہا سے زیادہ بدحواس ہوگئی۔

اکتالیسوان باب

قیدی کی رہائی

پادری نسلم کا نام سنتے ہی آٹو بھی نہایت پریشان ہوگیا۔ اور سمجھ گیا کہ مین ایک آفت عظیم مین مبتلا ہونے والا ہون۔ تاہم وہ اپنی پوری دماغی قوت کو مجتمع کرکے تھوڑی دیر اس سوچ مین کھڑا رہا کہ کیا کیا جائے۔

پادری نسلم "ہان۔ وہ آواز تو ماما کی ہے۔ کیون یہ تبدیل لباس سے کیا غرض متصور ہے؟ تمہارے ہمراہ کون ہے۔ اور تم جاتی کہان ہو؟"

بڑھیا۔ (ہاتھ ملکر) خداوندا! مجھے معاف کیجیے پادری صاحب!!"

پادری نسلم۔ کیا؟ تمنے کچھ دغا کی نیت کی تھی۔ ان معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ ورنہ یہ بھیس بدلنے

مین کیا بات تھی؟ اور تم صاحب! (آٹو سے) کون ہو؟"۔ آٹو نے دیکھا کہ بڑھیا کی بدحواسی ناگاہ بڑھی جاتی ہی۔ اور پادری ہسم کے دل مین بدگمانی پیدا ہو چلی ہی۔ لہذا سوا دلیری اور جوانمردی کے کوئی اور تدبیر اس ناگہانی آفت سے بچا نہین سکتی"۔ یہ سوچ کر آٹو ایک شیر کی طرح پادری ہسم پر جھپٹا۔ اور اُسکو زمین پر گرا کے ایک پانوُن سینے پر رکھدیا۔ بائین ہاتھ سے مُنھ دبا کر اپنا خنجر نکالا اور دکھا کر آہستہ سے کہا کہ "پادری صاحب! اگر آپ چلائے یا آواز بلند کی تو یہ تلوار آپ کے خون مین نہلائی جائیگی۔ مین اسوقت نہایت بیباک ہو رہا ہون۔ خبردار میرے خلاف مرضی کوئی حرکت نہ کرنا۔ بڑھیا اس واقعہ کو جو ایک چشم زدن مین گذرا حیرت اور تعجب سے کھڑی دیکھ رہی تھی۔

آٹو۔ (بڑھیا کی طرف سر پھیر کر) "جلد یہ روبرو والا دروازہ کھولو۔ ڈرو نہین۔ اِسکے سبب کچھ ہمارے کام مین خلل نہ ہوگا"۔ جب بڑھیا نے دروازہ کھولا تو آٹو تلوار دانتون مین پکڑے ہوے پادری کے کمر سے ڈورا[1] کھولنے لگا۔ جب وہ کھل چکا تو اُس سے پادری کے دونون ہاتھ پہلو سے باندھ دیے وہ غضبناک نگاہون سے اپنے حریف کو دیکھ رہا تھا۔ گو اُسکے دل مین غصہ اور غضب حد درجہ کا تھا۔ مگر آٹو کے پنجے سے چھوٹنے کی کوشش کرنے یا شور مچانے کی بالکل جرأت نہ ہوئی۔ کیونکہ آٹو کا پانوُن جو اسکے سینے پر تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ گویا ایک لوہے کا ستون نصب کر دیا گیا ہی اور وہ ننگی تلوار جو قریب ہی چمک رہی تھی دیکھ دیکھ کر پادری کی جان نکلی جاتی تھی۔ اور آٹو کی عقلیان اُسی طرہ تھین۔

پادری۔ (پست آواز سے) "آپ مجھے قتل تو نہین کرینگے؟"۔

آٹو۔ "نہین۔ مگر تمھاری جان کی سلامتی اِسی مین ہی کہ مجھسے مقابلہ کا قصد نہ کرو۔"

پادری۔ "اتنا تو بتایئے کہ اس مقام سے آپ کی کون غرض متعلق ہی؟"۔

آٹو۔ (غضبناک ہو کر) "خاموش اگر مین سوال کرون تو اُسکا جواب دو۔ ورنہ چپکے ہو رہو۔

---

[1] اُس زمانے مین عادت تھی کہ ہر پادری اپنی کمر مین ایک ڈورا باندھے ہوے رہتا تھا۔ اور یہی اُسکے پیشے کی علامت تصور کی جاتی تھی۔ ۱۲

کچھ اور الفاظ تمھاری زبان سے نکلے تو سمجھ لینا کہ یہ شمشیر آبدار تمھارے سینے مین رہیگی۔ مین کسی پر جبر اور ظلم کا روادار نہین۔ لیکن یہ وقت ہی ایسا ہی کہ بجز اس کارروائی کے مفر نظر نہین آتا ۔"

غرض پادری کو باندھنا اور بڑھیا کا دروازہ کھولنا سب ایک آن واحد کا کام تھا۔ آٹو اُسکو کھینچتا ہوا اندر لے گیا وہ گرجا کا دروازہ تھا۔ وہان دو کافوری شمعین روشن تھین۔ آٹو نے جلدی سے چارونطرف نگاہ کرلی۔ جس سے معلوم ہوگیا کہ کوئی ضرر رسان چیز نہین حالانکہ وہ نہایت رحم دل سلیم المزاج نوجوان تھا۔ مگر موجودہ حالت کا لحاظ ضروری امر تھا۔ وہ کچھ ایسی گھڑی تھی کہ اگر ظلم اور زبردستی سے کنارہ کش ہوتا تو خود اُسی کی جان معرض خطر مین پڑ جاتی تھی۔ لہذا اُسنے پادری کا جامہ اور ٹوپی نکالکر اپنے پاس رکھ لیا۔ اور اُسکو اسدرجہ جکڑ دیا تھا کہ حس وحرکت یا مُنھ سے آواز نکالنا ممکن نہ تھا۔ بڑھیا نے بھی پادری کے باندھنے مین آٹو کی مدد کی۔ کیونکہ وہ سمجھے ہوے تھی کہ اگر یہ چھوٹ کر بھاگ نکلے۔ یا کسی کی مدد پہونچے تو پھر ہمسے بہت بُری طرح پیش آئیگا۔

آٹو۔ (پادری سے) "ہم بہت جلد یہان پلٹ آئینگے۔ جب مین یہ دیکھونگا کہ تمنے رہا ہونیکی کوشش کی ہی تو نہایت بیرحمی اور سختی سے سزا دونگا۔ جیسے جلاد کسی خونی کو دیا کرتا ہی" یہ کہکر آٹو اور بڑھیا گرجا کے کواڑ اندر سے بند کرکے آگے بڑھے اور ایک دوسرے دروازے پر پہونچے جو زنجیرون سے بند کیا گیا تھا۔

وہ بہت آسانی کے ساتھ کھل گیا۔ دونون نے اندر داخل ہوکر دیکھا تو محراب مین چراغ جل رہا ہی آٹو نے اُسکو اُٹھا لیا۔ تاکہ رستے مین روشنی دے سکے۔ غرض بڑھیا اور آٹو ایک پیچیدہ زینے کی راہ نیچے اُترے اُسکی ،، ،، سیڑھیان تھین۔ جب آٹو کو راہب خانے کے ملازم آنکھون پر پٹی باندھکے لے گئے تھے اُسوقت بھی اُسنے شمار کیا تو اِتنے ہی زینے تھے۔ لہذا اُسکو یقین ہوگیا کہ اب مین اُسی زینے سے اُتر رہا ہون۔ اُسکے آخر مین ایک راہ نظر آئی جو شگاف کوہ سے چلی گئی تھی۔ اب اُس راہ سے یہ دونون بڑھنے لگے۔ تدریجاً وہ رستہ

چوڑا ہوتا گیا۔ اور اخیر مین ایک وسیع ہال دکھائی دیا۔ اُسکی چھت پر تختہ بندی کی گئی تھی اور نہایت مستحکم تھا۔ پتھر کے ستون بے قرینہ چارون طرف لگے تھے۔ اور انتہائے حد پر ایک اونچی دیوار تھی۔ اور اسی دیوار مین کھڑکی بھی لگی تھی۔ جسکے ذریعہ وہان کے قیدی کو آٹو سے گفتگو کرنے کا موقع ملا تھا۔ آٹو اس عمارت کی بندش کو دیکھکر کمال درجہ متحیر ہوا اسلیے کہ وہ راہب خانہ ایک مضبوط قلعہ سے کہین زیادہ کام دینے کے قابل تھا۔

آٹو ہاتھ سے چراغ پر سایہ کیے ہوے (تاکہ بجھنے نہ پائے) بڑھیا کے ساتھ بڑھا ہوا جا رہا تھا آخر ایک سنگی دیوار کے کونے کے قریب ایک تنگ کھڑکی سے دھیمی روشنی پڑتی نظر آئی۔

بڑھیا ”قیدی کا حجرہ یہی (دکھاکر) ہوگا“ دونون قریب گئے۔ پہاڑ کے درہ کو کواڑ لگاکر حجرہ بنالیا گیا تھا۔ اور پتھر ہی مین ایک مربع کھڑکی بھی کھدی ہوئی تھی۔ دروازے پر ایک بھاری ڈنڈا پڑا تھا۔ آٹو ڈنڈے کو نکالکر اندر گیا۔ اُسکی وسعت تخمیناً بارہ فٹ مربع ہوگی۔ کسیقدر آرائشی اسباب بھی تھا آٹو اندر قدم رکھتے ہی ایک حسین آدمی (جسکے چہرے سے پژمردگی اور غم آشکار تھا) کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسکے قریب ایک میز پر کھانے کی بہت سی چیزین رکھی ہوئی تھین۔

قیدی۔ (آٹو کو خوب غور سے دیکھکر) ”مین سمجھتا ہون کہ پہلے بھی کبھی آپکا چہرہ دیکھا ہے!۔“

آٹو ”جی ہان چند دن قبل اسی دیوار کی کھڑکی سے آپ نے مجھے دیکھا۔ اور کچھ باتین بھی کین مین یہان آپ کو چھڑانے کی غرض سے آیا ہون!۔“

قیدی ”مجھے رہا کرنے کے لیے آئے ہین؟ نہین یہ غیر ممکن بات ہے۔ مین ہرگز اعتبار کر نہین سکتا۔“

آٹو ”اچھا۔ تو تھوڑی ہی دیر مین معلوم ہوا جاتا ہے۔ دیر نہ کیجیے۔ یہ لباس پہن کر (وہ جامہ اور ٹوپی جو پادری کے جسم پر سے نکال لایا تھا دیا) میرے ساتھ چلیے۔ ہر ایک لحظہ قیمتی ہے مجھسے بغیر کچھ بات کیے اور اپنا مُنھ اس ٹوپی سے چھپائے ہوے آئیے۔“ آٹو۔ ماما اور قیدی نکلکر جلد جلد سب مقامات طے کرتے ہوے گرجا مین آپہونچے۔ وہان کچھ حرکت محسوس نہوئی۔ آٹو نے

قریب جاکر دیکھا تو پادری اُسی صورت اور اُسی پہلو سے پڑا ہوا ہی۔ جسطرح کہ وہ چھوڑ گیا تھا۔ آٹو نہایت خوش ہوا۔

آٹو۔ (پادری سے) ”مجھے کمال رنج تو اس بات کا ہی کہ آپ کو اب بھی رہا نہین کرسکتا۔ میری خاص سلامتی۔ اور اُن لوگون کی جو میرے ہمراہ ہین۔ اسی پر منحصر ہی کہ آپ کو یہان ایسا ہی پڑا رہنے دون آپ کی بدکاریون اور دل آزاریون نے آپ کو اس سے زیادہ سزا کا مستحق بنا رکھا ہی۔ لیکن مین منصفانہ کارروائی کا موقع نہین پاتا ہون۔“ چراغ کی روشنی پادری نسلم کے مُنھ پر پڑ رہی تھی۔ گو وہ بات کرنے یا شور و فریاد مچانے سے عاجز ہو رہا تھا۔ مگر اُسکے چہرے سے اسدرجہ غیظ و غضب کے آثار نمایان تھے کہ نوجوان آٹو گھبرا اُٹھا۔ انسان کے دل مین جسقدر بُری نیتین سما سکتی ہین وہ سب اُسکے چہرے سے ظاہر تھین۔ آٹو نے خوف سے نظر پھیر لی۔ اور اپنے ساتھیون کے پاس چلا گیا۔ جو دروازے کے پاس کھڑے ہوے تھے۔ چراغ نیچے رکھکر تلوار کھینچ لی۔ اور ماما کے ہاتھ سے کنجی لیکر دروازہ کھولا۔ اور باہر کیطرف جھانکنے لگا۔ وہان سناٹا تھا۔ روبرو والی عمارت کی کھڑکیون سے روشنی پڑ رہی تھی۔ گرجا سے باہر نکلنے کے قبل آٹو کی نگاہ ایک کونے مین رکھے ہوے صندوق پر پڑی۔ کھولکر دیکھا تو اُسمین سب نجاری پیشہ کے ہتھیار رکھے تھے۔ اسنے ایک تبر اُٹھایا اور قیدی کے ہاتھ مین دیکے کہا ”آپ اسکو رکھیے۔ وقت ضرورت بڑا کام دیگا۔ قیدی کے تبر ہاتھ مین لینے کی ادا سے آٹو پہچان گیا کہ وہ بیشک ضرورت کے موقع پر اُس سے عمدہ طرح کام لیگا۔ الغرض تینون شخص گرجا سے نکلے۔ دروازہ مقفل کر دیا گیا۔ آٹو نے کنجی اپنے ہی پاس رکھی سب ملکر آگے بڑھے۔ جب اُس مقام پر آئے جہان پہرے کے سپاہی شراب پینے کے لیے بیٹھے تھے تو آٹو نے بڑھیا اور قیدی کو وہین ٹھہرنے کے لیے کہا۔ اور آپ قریب جاکر دیکھا تو دونون سپاہی غافل سو رہے ہین۔ کیونکہ بڑھیا کی شراب مین بیہوشی کی دوا شامل تھی۔ آٹو جھٹ سے گرجا کی کنجی ایک سپاہی کی کمر مین لگاکر (تاکہ اسپر کوئی الزام آئے) ماما اور قیدی سے آملا۔

اور وہ سب دقتین طی کرکے اس کمرے مین آئے - جہان سے سُرنگ کو راستہ گیا تھا -

آٹو - (مسرت کے ضبط پر قادر نہ ہوکر) اب ہمین کوئی اندیشہ نہین -"

قیدی - (نہایت مشتاقانہ لہجے مین) "خدا کا ہزار شکر کہ ہم تمام آفات سے بچکر یہانتک آئے"

آٹو نے دوڑکر سرنگ کے جانب کی کھڑکی کھولی - ماظنی وہین کھڑا ہوا تھا -

آٹو - (ماظنی سے) "ہم فضل الٰہی سے کامیاب ہوے - قیدی ہمارے ساتھ ہی!-"

ماظنی - "خیر ایک گھنٹے بھر سے جس تردد اور فکر مین مین مبتلا تھا - شکر ہی کہ اُسکا معاوضہ بخوبی ہوگیا -" پہلے پہل ماما سرنگ مین داخل ہوئی - اُسکے پیچھے رہا شدہ قیدی اور سب کے آخر مین آٹو گیا -"

۴۲
بیالیسوان باب

خوشی اور غم کی خبرین

وہ شخص جسے آٹو نے کمال جرأت و دلیری سے رہا کیا - اکتالیس یا بیالیس برس کی عمر کا تھا - گو چہرے سے افسردگی اور غم کی علامت ظاہر تھی - تاہم وہ نہایت حسین تھا - نہ اُسکا طولانی قید کی مصیبت اور نہ دلی رنج والم اُسکی صورت کی دلفریبی مین کچھ تغیر پیدا کرسکی - وہ ایک عمدہ شکل و شمائل رکھتا تھا - دانت سفید چمکدار اور ہموار تھے - بلند پیشانی - دلآویز قد و قامت شیرین آواز تھی - اور اوضاع و اطوار سے اعلے درجہ کا مہذب پایا جاتا تھا - با اینہمہ اسمین اور اُس بدکار نالائق مین (جو دنیا مین امیر ظرنین کے نام سے مشہور تھا - اور جو آٹو کا بہنوئی تھا) پوری مشابہت تھی - اور یہ مشابہت صرف ظاہری صورت کی تھی - ورنہ دونون کے عادات اور چال چلن مین زمین و آسمان کا فرق تھا - ایڈا اسکے شوہر مین جسقدر پاجی پن اور کمینگی کی علامتین تھین - اُس سے کہین زیادہ شرافت بردباری تحمل کے آثار اس رہائی یافتہ شخص

کے بشرے سے آشکار تھے - جب آٹو - ماظنی - بڑھیا - اور وہ شخص چل رہے تھے تو آٹو نے ماظنی اور ماما کو تھوڑے فاصلہ سے آگے چلنے کے لیے کہا - اور آپ حقیقی امیر ظرنین (رہا شدہ شخص) سے باتین کرتے ہوے اُن دونون کے پیچھے چلنے لگا -

آٹو ”جناب والا! مین آپ کو اصلی امیر ظرنین سمجھتا ہون - کیا یہ ٹھیک ہی؟“

ظرنین ”ہان - مین وہی بدبخت ہون - اگر آپ میری رہائی کا باعث نہوتے تو خدا جانے اور کتنی مدت اُس زندان بلا مین مصیبتین جھیلنا پڑتین - جب مجھے قدرت حاصل ہوگی آپکے خوش کرنے مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگا - آپ اپنا نام بتائیے تاکہ وقت عبادت آپ کے حق مین دعاے خیر کرون! -“

آٹو ”میرا نام آٹو ہی - مگر مین آپ سے کچھ انعام کا طالب نہین - فدوی مصوری کے فن سے بخوبی آگاہ ہی - اور بفضل خدا سے چند ہی دنون پہلے مجھے بہت سا روپیہ ملا ہی جسکے سبب مین اپنی عمر فارغ البالی سے گذار سکتا ہون - خیر - یہ وقت مجھے اپنے خاص حالات بیان کرنیکی اجازت نہین دیتا - آپ سے کئی باتین کرنا ہین - ایک خبر ایسی ہی جو آپ کو نہایت درجہ مسرور کریگی - اور دوسری خبر کے سننے سے غالباً آپ غمگین ہو جائینگے -

ظرنین - مجھے پہلے فرحت بخش خبر سنائیے - کیونکہ قید کی مصیبت نے مجھے اِس [illegible] رکھا کہ ابھی سے غمناک ماجرے کے سننے کے لیے مستعد ہو جاؤن! -“

آٹو ”اچھا تو مین پہلے مسرت خیز کیفیت بیان کرتا ہون - آپ سوداگر [illegible] بیبی ایرین [illegible] ہی ہونگے؟ -“

[illegible] - (چونک کر) ”ایرین! کیا کہا آپ نے - پھر فرمائیے! [illegible]؟ افسوس! ابھی پہلے [illegible] اسی نام کا خیال اس قید شدید کے اندوہ والم مین میری جانبری کا سبب ٹھہرا - ان [illegible]! ایرین کی کیا کیفیت ہی؟“

آٹو [illegible]! وہ زندہ ہی - اور لبتک آ[illegible] ویسی ہی محبت رکھتی ہی جیسے اُن دنون

رکھا کرتی تھی جبکہ آپ اُسکے ساتھ شہر دمشق کے ایک خانۂ باغ مین ٹہلا کرتے تھے۔"

ظرنین "شکر ہی۔ایرین زندہ ہی۔اور ابتک اُسکا دل میری محبت سے مملو ہی؟ ای خدا! کیا مین خواب دیکھ رہا ہون؟ کیا مین قید سے رہا کر دیا گیا۔یا وہین ہون؟ ہان یقین ہی کہ یہ خواب نہین۔مین بیدار ہون اور باتین کر رہا ہون۔یہ پہاڑون کی برف سے بھری ہوئی چوٹیان میرے دونون جانب ہین۔(آٹو سے مخاطب ہوکر) مجھے معاف کیجیے۔اور میرے منتشر خیالون سے گھبرائیے نہین۔کسی ایسے شخص کو جو میری طرح زمانے کے ہاتھون ستایا گیا ہو جب بے اندازہ خوشی دلانے والی خبر سنائیے تو وہ کبھی یک بیک باور نہ کریگا۔ہان! ایرین کے بارے مین آپ جو کچھ جانتے ہین جلد فرمائیے! کیا آپ نے اُسے دیکھا ہی؟ اب وہ ہی کہان؟۔"

آٹو (ظرنین کو بتدریج خوشی دلانے کے قصد سے) "جی ہان۔مین نے قریب زمانے مین دیکھا ہی۔وہ شہر ویانا مین تھی۔اور اس عمارت مین بھی ایک شب گذاری ہی جسمین آپ مقید تھے بلکہ وہ گذشتہ رات ہی کا حال ہی۔

ظرنین "کل شب وہ وہان تھی؟ تو کہین قریب ہی ہوگی۔ہاے مجھے اب تردد پیدا ہو گیا۔کہین اُن ظالمون کے ہاتھ مین گرفتار نہ ہو گئی ہو۔یہ بات ہی تو چلیے۔ہم پھر پلٹ کر اُسکو چھڑا لائین!"

یہ کہکر ظرنین نے آٹو کا ہاتھ پکڑ لیا۔اور اُسکو مطلق آگے بڑھنے نہ دیا۔

آٹو "نہین خداوند! وہ سلامتی کے ساتھ انھین پہاڑون مین ہی۔انشاءاللہ دو تین گھنٹون کے عرصے مین آپ اُس سے ملینگے۔" ظرنین کانپنے لگا۔اگر آٹو نہ سنبھالتا تو صاف گر ہی چکا تھا۔

ظرنین "آہ! کیا یہ صحیح ہوگا؟ (آٹو سے) آپ کوئی فرشتہ ہین؟ جو مجھے قید سے رہا کرکے یہ خوشخبری سنانے کے لیے بھیجے گئے ہین؟۔پیاری ایرین! مین پھر تجھے دیکھ سکونگا؟ کیا تو مجھے ابتک نہین بھولی؟ خیر۔آیندہ کوئی چیز ہماری باہمی محبت مین خلل نہ پیدا کر سکیگی۔"

آٹو یہ پُرجوش سچے دل سے ادا ہونے والی تقریر کو سنکر بہت دیر تک ساکت رہا۔اُسکو

اپنی بہن ایڈا کا خیال آگیا - اور وہ نیک دل پاکباز ایرین اور ایڈا کی خصلتون مین فرق کر رہا تھا -
ظرنین "مین آپ سے یہ نہ پوچھونگا کہ کیونکر آپ نے ایرین سے واقفیت حاصل کی - اور وہ
کسطرح ان پہاڑون مین آئی - یہ صرف اتفاقی امر نہ تھا - بلکہ اسمین آسمانی مدد ضرور شریک تھی -
کُل قصہ ایرین کی زبان سے سننے مین زیادہ لطف اُٹھیگا - بیشک آپ نے کمال مسرت ناک خبر
سنائی ہی - اور یہ خوشی میرے اندازے سے کہین زیادہ ہی - اب جو رنج دلانے والی کیفیت آپ
کہنا چاہتے ہین فرمائیے ! مین سُننے کے لیے تیار ہون !! -"
آٹو "وہ خبر آپ کی جائداد واملاک کی نسبت ہی جو کسی وقت آپ کی تھی اور اب ایک غیر شخص
نے تاراج کردی ! -"
ظرنین - کیون ؟ مین نے کوئی ایسی خطا نہین کی تھی جس سے میری جائداد سرکار کسی غیر کے
حوالہ کردے یا خود آپ ضبط کرے - قید کی حالت مین مجھے بہت کچھ دھمکیان دی گئی نہین - مگر
مین نے کسی دستاویز پر دستخط نہین کیے - پھر کیونکر میری ملک غیر کے حوالہ کی گئی ؟ -"
آٹو "مجھے اسقدر بتائیے کہ کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہین جو آپ سے نہایت درجہ
مشابہت رکھتا ہی ؟ -"
ظرنین "ہان - ایک شخص ہی - جس سے زیادہ بدمعاش دنیا بھر مین کوئی نہو گا - اُسکی کیا
کیفیت ہی ؟ -"
آٹو "حضور ! اب سنیے کہ اُسنے آپکا نام رکھ لیا - صورت تو ملتی جلتی تھی ہی لہذا عدالت بھی
دھوکا کھاگئی - وہ اُس تمام املاک پر حاوی ہوگیا جو بہت دنون سرکاری محافظت مین تھی - اور
افسوس کہ سب کچھ صرف بھی کرچکا -
ظرنین - (متعجب ہوکر) "کیا دالسٹین نے ایسا کام کیا ؟ اُس مردود نے دغا سے میری ملک
حاصل کرکے تاراج کردیا ؟ -"
آٹو "جی ہان - مگر مجھے خوف تھا کہ اس ماجرے کی سماعت سے آپ کو بڑا رنج ہوگا - لیکن آپ

پورے صابر نظر آتے ہین - اُس ظالم نے مجھے بھی تھوڑا سا نقصان پہونچایا ہی - یعنے میری بہن اُسکے جھوٹے نام سے دھوکا کھا کر اُسکی زوجیت مین آگئی ہی -"

ظرنین "کیا؟ آپ کی ہمشیر کمبخت واسٹین کی جورو ہوگی - خیر - آپ کے رشتہ دار غریب یا دغاباز ہون بھی تو مین آپ کی خاطر سے اُنھین مال و زر دیکر نہال کر دونگا - اور اُنسے اسطرح پیش آؤنگا - جیسے کوئی اپنے عزیز دوستون سے سلوک و مروت کرتا ہی! -"

آٹو "بجا ہی - لیڈی ایرین آپ کے اخلاق و کرم کی نسبت جو جو باتین کہا کرتی تھین - اب اُنسے زیادہ آپ کو پاتا ہون ..... مین نے دونون خبرین بیان کر دین - ایک طرف تو آپ کو ایک شریف ذی قدرت وفا شعار حسین عورت جسے آپ جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین گلے لگانے کے لیے منتظر بیٹھی ہی - اور دوسری جانب ایک بجیا مردود آپ کو جھٹلانے اور رسوا کرنیکا اہتمام کر رہا ہی"

ظرنین "خیر - اسوقت اس قصے کو رہنے دیجیے - میرا تمام خیال ایرین سے وابستہ ہی - اُسے دیکھے ہوے پندرہ سال گذر گئے - کیا آپ عشق کے کوچے سے واقف ہین؟ اگر نہون تو مین نے اس دراز عرصے مین جو جو تکلیفین اُٹھائی ہین - اُس سے آپ ناواقف ہونگے - عشق اُسی کو کہتے ہین کہ دنیا مین کوئی اور چیز اُس سے زیادہ مرغوب نہ ہو - وہی حاصل زندگی - وہی امید - اور وہی خیال ہونا چاہیے میرا عشق بھی ایسا ہی ہی - معشوق کی مفارقت ہی میرے لیے قید شدید یا بلاے عظیم سے کم نہ تھی - ایرین کے ساتھ میرا دلی تعشق نہایت مستحکم اور سچا ہی - مجھے کبھی اُسکی نسبت بدگمانی نہین ہوئی اور یقیناً کہ سکتا ہون کہ وہ بھی مجھے ایسے ہی دل سے محبت کرتی ہی جیسے مین چاہتا ہون - مجھے معلوم تھا کہ ایرین کو سواے میرے دنیا مین کوئی چیز بھلی نہ معلوم ہوگی - اور نیز یہ کہ وہ تادم مرگ اپنا دل کسی اور کو نہ دیگی - اسی امید نے مجھے پندرہ سال اُس اندوہناک اسیری مین زندہ رکھا اگر مجھے اُسکی وفاداری مین ذرا بھی شک ہوتا تو ضرور اُسی جہاز کے تختون سے سر ٹکرا کر مر گیا ہوتا جسپر مین ایک غلام کی حیثیت سے سوار جا رہا تھا - یا اُس قید خانے کی دیوارون سے ٹکرا کر جان دیدی ہوتی جس سے ابھی آپ نکال لائے ہین - مین خوب جانتا ہون کہ ایرین بڑی ہی نیک نفس پاکیزہ مزاج

عورت ہی۔ اور اعلیٰ درجہ کی عصمت شعار ہی۔ یہی خیال مجھے قید کے عالم مین بھی فرحت دلانے والا تھا۔ بعض وقت خود بخود میرے دل مین یہ خیالات پیدا ہوتے تھے کہ "ایرین زندہ ہی۔ اور ابتک میری ہی محبت کا دم بھرتی ہی"۔ اگر ایسا نہوتا تو میرے بال کبھی کے سفید ہو گئے ہوتے اور دیدۂ گریان کی بیتابی اشک ریزی کے سبب صاف جواب دیجاتی۔ محبت بھی کیا چیز ہی؟ تمام آفتون مین بلاؤن مین غمناک حالتون مین اسی سے مجھے تشفی و تسلی ہوتی رہی"۔ ظرنین کی تقریر نے آٹو کے دل مین بہت بڑا اثر پیدا کیا۔ اب رستہ اسقدر تنگ تھا کہ دو آدمی پہلو بہ پہلو چل نہین سکتے تھے۔ اسی لیے باہمی گفتگو موقوف ہوگئی۔ اس اثنا مین دوپہر رات ڈھل گئی۔ آٹو۔ ماظنی۔ بڑھیا۔ اور ظرنین اُس جھونپڑی کے متصل پہونچگئے۔ جسمین ایرین اور اُسکے دونون رہبر کے قیام کا بندوبست کیا گیا تھا۔

ماظنی۔ (جھونپڑی کے قریب پہونچکر) "اندر سے روشنی دکھائی دیتی ہی۔ اور دھوان بھی نکل رہا ہی!۔"

آٹو۔ (جھانک کر پست آواز مین ظرنین سے) "خداے کریم کا شکر کرنا چاہیے کہ ایرین بخیر و عافیت یہان موجود ہی۔ کیا مین پہلے جا کر آپ کے آنے کی خبر دون؟" یہ فقرے آٹو کی زبان سے پورے نہ ادا ہوے تھے کہ ایرین کی جانب سے کچھ گانے کی آواز کان مین آئی۔ سب کے سب متوجہ ہو گئے۔ وہ مشرقی طرز پر نہایت سوز و گداز سے دلفریب اور موثر آواز مین گا رہی تھی ؎

خیالِ رخ با صفا ہو رہا ہی — دل آئینۂ حق نما ہو رہا ہی
نہین تمنے دیکھا تماشاے بسمل — ذرا مڑکے دیکھو تو کیا ہو رہا ہی

ظرنین "وہی پیاری آواز! مجھے خوب یقین ہی کہ یہ اُسی کی دلربا آواز ہی"۔ لیڈی ایرین نے گانا موقوف کر دیا۔ اُسکا دلدادہ عاشق جو باہر کھڑا ہوا تھا ضبط نہ کر سکا۔ آٹو کو خوف تھا کہ مبادا لیڈی ایرین ظرنین کے یکایک دیکھنے سے انتہاے مسرت کے سبب کہین بیہوش نہ ہو جائے۔ اِسی خیال سے وہ ظرنین کو روکتا رہا۔ مگر اُسنے نہ مانا۔ اور جبراً اپنے آپ کو

جھڑا کر بے تابانہ جھونپڑی مین گھس پڑا - اور ساتھ ہی لیڈی ایرین بھی دوڑ کر اُسکے گلے سے لپٹ گئی - دونون بے اختیار زار قطار رونے لگے - بہت دیر تک یہی حالت رہی کہ وہ فرط بیتابی سے ایکدوسرے کا نام لیتے اور برابر روئے جاتے تھے - گو دونون جانب سے گفتگو کے لیے کوشش کیجاتی تھی - مگر دلی جوش وخروش ایک حرف بھی زبان سے نکلنے نہ دیتا تھا وہ غم انگیز سمان حاضرین کے دلپر عجیب تاثیر کر گیا کہ سبھون نے رونا شروع کیا - آخر کار وہ جدا ہوے - اور وہ اِسلیے تھا کہ ایرین اُن لوگون کا شکریہ ادا کرے جو ظرنین کی رہائی کا سبب ہوے تھے -

ایرین - (آنٹو سے) "مین حیران ہون کہ کن لفظون مین آپ کا شکریہ ادا کرون - یہ دلیر اور جوانمرد شخص (ماظنی کیطرف اشارہ کرکے) مجھسے معقول انعام پائیگا - اور ماما سے بھی عمدہ سلوک کیا جائیگا - مگر آپ کے لیے کیا کہون ؟ مین چاہتی ہون کہ آج سے آپ کی بہن کہلاؤن اور میرے پیارے ظرنین آپ کے بھائی ہونگے - آپ ہمسے کبھی جدا نہونگے - ہم ہمیشہ کے لیے آپ کی راحت وآرام کا ذمہ لیتے ہین "" یہ کہکر ایرین نے ظرنین کی جانب نگاہ کی -

ظرنین "مین نے سچے دل سے تمھاری تجویز کو پسند کیا ہے -" (آنٹو سے) آج سے آپ میرے بھائی ہین - اور ایرین آپ کی بہن ہے " آنٹو نے جھک کر ظرنین کے ہاتھونکو بوسہ دیا - اُسوقت اُسکے دل مین بھی کچھ اسدرجہ جوش پیدا ہوگیا تھا کہ وہ بات نہ کرسکتا تھا - خیر - دونون رہبرون نے اپنی زنبیلون سے کچھ کھانے کی چیزین نکالکر میز پر رکھین - اور خوشی خوشی سب مل کر کھانے کے لیے جا بیٹھے -"

تینتالیسوان باب ۴۳

ایڈا - اور اُسکا مرد

مذکورۂ بالا قصے کو دو مہینے گذر گئے - ایڈا محل ظرنین کے ایک مینے خاص کرے مین بیٹھی ایسے متفرق خیالون مین محو تھی - جو اُسکے پوشیدہ امور سے تعلق رکھتے تھے - شام کا

وقت تھا۔ آفتاب کو پردۂ مغرب مین اپنی نورانی صورت چھپائے ہوئے تھوڑی ہی دیر گذری تھی۔ ایڈا کے روبرو ایک میز رکھی ہوئی تھی۔ اور وہ اُسپر کہنیان ٹیکے اور ٹھوڑی کو ہاتھون سے تھامے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی۔ اتنے مین دفعتہً دروازہ کھلا اور اُسکا مرد اندر آیا۔ چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے حسب عادت آج بھی شراب نوشی مین کچھ کوتاہی نہین کی ہے۔

ایڈا۔ (حقارت سے) "کیون! آپ اپنے دوست شرمن کے ساتھ بادہ خواری موقوف کرکے یہان کیون آئے؟ کیا آپ اُس نالائق کی صحبت سے بیزار ہوگئے؟ مین تو جانتی ہون جب سے وہ اس مکان مین رہنے لگا ہے۔ آپ سے بھی زیادہ اپنی حکومت ——"

مرد۔ (بات کاٹ کر) "ہان۔ چپ رہو۔ کیا بک بک لگائی ہے۔ تم اپنے قول و قرار کو یاد رکھو اور اُسی پر عمل کرو۔ یعنے تمھاری آزادی پر روک ٹوک کرنے کا مجھے حق نہین۔ اور تمکو بھی مجھے اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔

ایڈا۔" تو آپ یہان آئے کسلیے ہین؟"

مرد۔" مین اسلیے آیا ہون کہ تمسے ایک ضروری بات ہے"۔ یہ کہکر وہ کرسی پر بیٹھ گیا "حقیقت حال یہ ہے کہ شرمن کا دل یکایک تمھاری محبت کا گرویدہ ہوگیا ہے!"

ایڈا۔ (غصے سے کانپتی ہوئی) "وہ بدمعاش نامعقول مجھسے الفت رکھتا ہے؟"

مرد۔" ہان۔ کیون؟ وہ بڑا ہی شوخ طبع زندہ دل شخص ہے۔ اگر ذرا سی متانت اور سنجیدگی اُسکے حصے مین آئی ہوتی۔ اور کچھ حسن بھی ہوتا تو ——"

ایڈا۔" اِن بیہودہ باتون کو بالائے طاق رکھو۔ شاید آپ خیر سے شرمن کی تعریف کرنے اور رضامند کرانے کے لیے تشریف لائے ہین۔"

مرد۔" ہان۔ میرا یہی مدعا ہے۔ وہ تمپر فریفتہ ہوگیا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ تمھارے نازو ادا کو اچھی طرح دیکھکر دل خوش کرے۔ بس اُسکی تمنا پوری کرو۔ اور ہمارے ساتھ

میز پر کھانے مین شریک ہو۔ یہ تو عادت ہی ہی کہ لیڈیان اپنے شوہر کے مہمانون کے ساتھ اکل و شرب مین شریک ہوتی اور اُنسے خاطر و مدارات کرتی ہین۔ پھر چلی چلو مین تمھین ہمراہ لیجانے کی غرض سے آیا ہون۔"

ایڈا۔ مین اپنے ملازمون کے ساتھ باورچی خانہ مین بیٹھی سوکھی روٹی کھانا اس سے کہین زیادہ پسند کرتی ہون کہ پاجی شرمن کے ساتھ بیٹھکر عمدہ کھانے کھاؤن!"

مرد۔ یہ بیجا بات ہی۔ وہ میرا دوست ہی۔ اگر تم خانگی امور کو برابر انجام نہ دے سکین تو کس کام کی رہین؟"

ایڈا۔ ہمارا باہمی ملاپ کوئی معمولی طور پر نہین ہوا۔ آپ روپیہ کے طالب تھے۔ اور مجھے ایک ظاہری شوہر کی ضرورت تھی۔ آپ کو بیشمار روپیہ دیا گیا۔ جسے آپنے خاطر خواہ صرف کیا۔ لیکن وہ آزادی میرے نصیب نہ ہوئی جسکی مین مستحق ہون۔ آپنے ایک ایسے ملعون کو گھر مین بٹھا رکھا ہی جسے دن بھر شراب لنڈھانے۔ اور واہی تباہی بکنے کے سوا اور کوئی کام نہین۔ اور پھر طرہ یہ کہ خدمتگارون سے آئے دن لڑتا جھگڑتا رہتا ہی۔ اس بارے مین اگر مین کچھ زبان پر لاتی ہون تو آپ دھمکیون سے ڈرا دیتے ہین۔ اور اب ایک نئے طور پر مجھے بیحرمت کرنے کے لیے آئے ہین۔"

مرد۔ مین تمکو تمھارے ہی گھر مین مہمان نوازی کے مراسم ادا کرنے کے لیے بلاتا ہون۔ اور خود شرمن بھی یہی چاہتا ہی۔"

ایڈا۔ اچھا تو مجھے وہان آنے سے انکار ہی۔"

مرد۔ اس حالت مین وہ خفا ہو جائے گا۔"

ایڈا۔ بلا سے خفا ہوکر کیا بنائے گا؟ آپ کو کچھ دھمکیان دیگا جیسے پیشتر گذرا تھا۔ مجھے ایسی باتون سے کچھ واسطہ نہین۔ شاید آپ سے کوئی سنگین جرم صادر ہوا ہی جسکے سبب سے آپ اُسکے تابع ہین۔ یا اسیر آپکا کوئی راز آشکار ہو گیا ہی۔"

مرد "(پاؤن زمین پر پٹک کر) "تمھاری یہ الٹی حجت محض بیکار ہے۔"

شرمن۔ (دفعتہً کمرے مین گھسکر) "کسیکو کانون کان خبر نہین کہ مین دیوار کی آڑ مین کھڑا ہوکر تم دونون کی باتین سُن رہا تھا۔ (مرد سے) تم ہمیشہ اپنی بیوی کے اس کمرے مین لانے کے لیے اقرار کرتے رہے ہو اسیے مجھے بڑی آرزو تھی کہ دریافت کرون تم دونون کے باہمی راہ و رسم کیسی ہے۔"

ایڈا۔ (شرمن سے) "تمھاری بیہودگی اور گستاخی کی یہانتک نوبت پہونچی کہ اب بے اجازت میری خاص کمرے مین بھی آنے لگے۔

شرمن "اونہو۔ مین ایسی مہمل رسوم کا پابند نہین ہون!۔"

ایڈا "تم بڑے ہی اُجڈ اور جاہل مطلق ہو۔" یہ کہکر ایڈا غصے سے کانپنے لگی

شرمن۔ ہان بیشک مین ایسا ہی ہون۔ مگر آپکے اور ہمارے امیر صاحب کے کتخدائی کے شروط نہایت عجیب و غریب ہین۔ واللہ مین اسقدر تمھارے خفیہ حالات کا ماہر ہون جو تمھین عمر بھر اپنا تابع رکھنے کے لیے کافی ہین مجھے کسی اور ترکیب کے ڈھونڈھنے کی ضرورت نہین۔ خیر۔ (مرد سے مخاطب ہوکر) تم یہان سے جاؤ۔ مجھے اس لیڈی سے چند باتین کرنا ضرور ہین!"

ایڈا۔ (جلدی سے) "آپ ہرگز یہان سے نہ جائیے خداوند!"

شرمن۔ (غصہ ہوکر) "تم چلے جاؤ!۔"

ایڈا کا مرد۔ نہین مین تو نہ جاؤنگا۔

شرمن۔ (تلوار کھینچکر) "مین تمھین جبراً نکالونگا!۔"

ایڈا کا مرد۔ (آپ بھی تلوار کھینچکر) "کسی نہ کسی دن یہ بات پیش آنے والی ہی تھی۔ شرمن! مین تمسے نہایت ہی بیزار ہو رہا ہون۔ یہ تمھاری ہمیشہ کی بے اعتدالیان۔ دن رات کی گھرکیان ملازمون کے روبرو بے دھڑک سخت کلامی کرنا۔ یہ باتین مجھے آئے دن پریشان رکھا کرتی ہین اب فیصلہ ہونے دو۔ یہ ضرب بچالو۔" یہ کہکر ایڈا کے شوہر نے شرمن پر وار کیا۔ اُسنے خالی دیکر اُسنے بھی جواب دیا۔ ایڈا اس سانحہ کو دیکھکر چیخ اُٹھی اور دروازے کیطرف بھاگی۔ قریب

جاتے ہی دروازہ باہر سے کھل گیا اور ایک ملازم اندر آیا۔ شرمن اور ایڈا کے مرد نے گھبرا کر تلوارین میان مین کر لین۔

خدمتگار۔ (گھبراہٹ سے اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا) "خداوند! آپ سے ملنے کیلیے کوئی شخص باہر کھڑا ہوا ہی!"

ایڈا کا مرد۔ (غضبناک ہوکر) "پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ آج شب مین کسی سے ملاقات نہ کرونگا۔ پھر اُسکو یہانتک آنے کی اجازت کیون دی گئی؟"

خدمتگار "مگر اُسے تو دعوی ہو کہ آپ اُسکو بخوبی پہچانتے ہین۔ اور چاہے کسی حال مین ہون۔ ملاقات ضرور کرینگے۔"

ایڈا کا مرد "بھلا اسکا نام کیا ہی؟"

خدمتگار "فیروز"

ایڈا کا مرد۔ (گھبرا کر) "کیا فیروز آیا ہی؟۔ ہان۔ مین اُس سے ابھی ملونگا (آہستہ سے) وہ کسلیے آیا ہوگا؟"

شرمن "مین بھی تمھارے ہی ساتھ آتا ہون۔ لیکن مین نہین جانتا کہ یہ کیا معاملہ ہی" ایڈا کا مرد اور شرمن باہر نکلے۔ بیرونی برآمدے کے ایک چھوٹے سے کمرے مین فیروز گھبرایا ہوا اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔ ان دونون کے پہونچتے ہی اُسنے پریشان لہجے مین کہا "ہمارا پرند اُڑ گیا اور اب بازی ختم ہو چکی" ایڈا کے مرد پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔ وہ کچھ جواب ہی نہ دے سکا۔

فیروز "سنیے اصلی اسیر ظرمین قید سے چھوٹ گیا۔ اُسکا رہا کنندہ قریب تھا کہ پادری انسلم کو ہلاک کر دے۔ مین تو یقین جانتا ہون کہ وہ نوجوان سوا آٹو کے کوئی اور نہ تھا۔"

ایڈا کا مرد "کیا یہ آٹو کا کام ہی؟"

فیروز "ہان۔ وہی۔ وہ ایک دفعہ پوشیدہ طور پر راہب خانے کو آیا بھی تھا۔ اور پادری انسلم بھی کہتے ہین کہ یہ کارستانی اسی کی ہی!"

شرمن "تو اب ہمنے کھو دیا۔ میرے یہان رہنے سے کوئی فائدہ نہین۔ لہذا مین جاتا ہون۔"

یہ کہکر دروازے کیطرف بڑھا اور کھولا تو ایڈا وہین کھڑی ہوئی کل گفتگو سُن رہی ہی۔"

شرمن۔ (ایڈا کو زور سے اندر کھینچکر) "کیا تم خفیہ طور پر ساری داستان سُن رہی تھین ؟"

ایڈا۔ (جھٹک کر) "ہان۔ تمھین نے مجھے یہ ترکیب سکھائی ہی۔ مین سب حال سن چکی۔ تنے جو کہا کہ اصلی امیر ظرنین چھوٹ گیا۔ اس سے کیا مراد ہی ؟ میرے بھائی نے کیا کیا کسکو خلاصی دی ؟ ایڈا نے یہ کلمات فیروز سے مخاطب ہو کے کہے تھے۔

شرمن "حقیقت حال یہ ہی کہ تمھارے شوہر امیر ظرنین نہین۔ بلکہ واسٹین نام ایک غریب آدمی ہین۔ اور اصلی ظرنین کے ساتھ چند روز ترکی مین مقید رہکر اُس سے زیادہ یارانہ پیدا کر لیا تھا۔"

ایڈا۔ (بے تابانہ ادا سے ایک صفہ پر بیٹھکر) "ہاے ! یہ بڑی غمناک خبر ہی !!" اُسیوقت دروازہ کھلا۔ اور جوانان کوتوالی گھسکر سبھون کے گرد کھڑے ہو گئے۔"

ایک افسر۔ (ایڈا کے مرد کی طرف بڑھکر) "بادشاہ وقت کے نام سے مین تمھین قید کرتا ہون !"

ایڈا۔ (دروازے کے قریب آکر) "میرے شوہر سے جو خطائین سرزد ہوئین۔ انین یہ شخص (شرمن کو دکھاکر) بھی شریک ہی۔" برقندازون نے ایڈا کے کہنے سے شرمن کو بھی گرفتار کر لیا۔

افسر۔ (فیروز سے) "شاید تم بھی اس مقدمے سے کچھ تعلق رکھتے ہو۔ بہرحال جب تک تم اپنے یہان ہونے کا معقول سبب نہ بتاؤ گے اُسوقت تک تمکو ہماری نگرانی وحراست مین رہنا ہوگا !"

شرمن۔ (ایڈا کی جانب اشارہ کر کے) "اُس عورت کو بھی کیون نہین گرفتار کرتے ؟ ہماری طرح وہ بھی ہر کام مین اپنے شوہر کا ساتھ دیتی رہی ہی۔ آہ مین محض بے گناہ ہون۔ اور اس معاملہ سے کچھ بھی سروکار نہین رکھتا۔

افسر "کسی عورت کی گرفتاری کا مجھے حکم نہین دیا گیا۔"

شرمن "وہ عورت ایک بہت بڑے جرم کی مرتکب ہوئی ہی۔ جسکو وہ اپنے شوہر سے بیان کر رہی تھی اور اُسکو مین نے پوشیدہ سُن لیا تھا۔"

ایڈا - یہ سنکر بے حواس ہو گئی -

افسر - (شرمن سے) "دیکھو ہمین یہ جرم ہی بیان نہ کر دیا -"

شرمن "مجھے نہین معلوم کہ وہ کیا ہی، مگر اتنا بیشک جانتا ہون کہ وہ بہت بڑی خطا ہی! -"

افسر "ایسی خیالی بے سند باتون پر عمل کرنے کی مجھے اجازت نہین ہی (برقندازون سے) تم اپنے قیدیون کو لے چلو" یہ حکم پاکر جوانان کوتوالی مجرمون کو لیکر آگے بڑھے - سب سے پہلے شرمن اُسکے بعد فیروز - اور آخر مین واسٹین تھا - شرمن کے گذرتے وقت ایڈا بہت تشفی سے دیکھتی رہی - اُسکے گرفتار ہونے پر ایڈا کو اسقدر خوشی ہوئی کہ اپنے مرد کا ماخوذ ہونا - اور اُس دغاباز کے فرضی نام سے دھوکا کھا کر اُس سے عقد کر لینے کی شرم کا خیال - سب کچھ جاتا رہا - واسٹین سر نیچے کیے محافظون کے ساتھ ساتھ کمرے سے نکل گیا - ایڈا نے نفرت سے نظر پھیر لی -

جب واسٹین اُس محل کے باہر ہوا جسمین وہ مدتون صاحب خانہ کہلاتا رہا - اسوقت ایک لیڈی (جسکے مُنھ پر سیاہ نقاب پڑی تھی - اور دہنے ہاتھ کی ایک اُنگلی مین نہایت ہی بیش بہا انگشتری پہنے تھی) اُسکے بازو سے جلد جلد چلنے لگی - اور اُسی تیزروی کے عالم مین موقع پاکر واسٹین کے کان مین کہدیا کہ "تم ڈرو نہین - میرا بھائی سنز اور پادری انسلم شہر ویانا ہی مین ہین -"

نگہبانون سے ایک شخص "کیا اُس لیڈی نے تمسے کوئی بات کی؟ -"

واسٹین - (دلیری سے) "نہین اسنے تو کچھ نہین کہا" مگر اُس لیڈی کے ہمت دلانے سے اسکا دل بہت قوی ہو گیا -

چوالیسوان باب

اسیر ظرمین کا قصہ

دوسرے دن یعنے ۹ - جون ۱۷۶۶ء کی صبح کو عدالت عالیہ ویانا مین ایک پُر عظمت سمان نظر آ رہا تھا - ایک زرنگار عمدہ مخمل شامیانے کے نیچے عدالت کے تینون جج بیٹھے

ہوے ہین۔ کونٹ کانگسین صدر نشین عدالت بیچ مین متمکن تھے۔ججون کی نشست کے دو
چند قدم پر ایک آہنی ڈنڈا استادہ ہی۔ اور اُس سے تینون مجرمون کی ہتکڑیان باندھ دیگئی ہین
مجرم وہی شیرمن۔ فیروز۔ اور دولسٹین تھے۔

عدالت کے جانب راست ایک قسم کے بنچون پر جو اس زمانے کے فیشن کے مطابق
گواہون کے بیٹھنے کے لیے رکھی جاتی تھی آٹو۔ ماظنی۔ امیر ظرنین۔ اور راہب خانہ کی ماما
ملڈریڈا بیٹھے ہین۔ تمام عدالت تماشائیون کی کثرت سے بھر گیا تھا۔ اُس شخص کا دفعتہً
گرفتار ہو جانا جو زمانے تک امیر ظرنین کے نام سے مشہور تھا۔ اور اسکے جعل و فریب کی افواہون
سے کل ساکنان شہر کے دلون مین ایک حیرت کا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ اُسدن خاص و عام
عدالت مین باریاب ہو نہین سکتے تھے۔ اُنھین لوگون کو اندر آنے کی اجازت تھی جو ججون سے
واقفیت رکھتے ہین۔ ایڈا نہین آئی۔ مگر فوسٹ موجود تھا۔ عدالت کی دوسری جانب ایک
برقع پوش لیڈی بیٹھی تھی۔ اور اُسی کے قریب ایک نوعمر لڑکی جسکا گندمی رنگ اور بڑی بڑی
نرگسی آنکھین بتا رہی تھین کہ وہ اٹلی کی رہنے والی ہی بیٹھی تھی۔ یہ دونون ایرین۔ اور ماظنی کی
پیاری بیٹی نینا تھین۔ ہم ایک اور لیڈی کیطرف ناظرین کے خیال کو متوجہ کرتے ہین۔ جو فوسٹ
سے کچھ دور پر برقع پہنے ہوے بیٹھی تھی۔ اور جب کبھی برقع کو برابر کرنے کی غرض سے ہاتھ باہر
نکالتی تھی تو اُنگلی کی انگوٹھی کی چمک دمک سے دیکھنے والے کی نگاہ کو چکاچوند ہوتی تھی۔ فوسٹ
نے اُسے دیکھا۔ لیکن اور حاضرین عدالت ولسٹین اور ظرنین کے ہم شبیہ ہونے کو تعجب اور
حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ امیر ظرنین اپنے عالی رتبہ کے لائق ایک نہایت عمدہ لباس
پہنے ہوے تھا۔ گو اسمین اور دولسٹین مین ظاہری مناسبت بہت تھی۔ مگر وہ چہرہ کی
نرمی اور آثار شرافت ولسٹین مین نہ تھے۔ دونون کا قد برابر تھا۔ لیکن وہ جلسار جسیم و توانا
تھا۔ اور ظرنین حقیر ہونے کے ساتھ نازک اور دلفریب شکل رکھتا تھا بہر صورت ان دونون
مین اس درجہ مشابہت تھی کہ ظرنین کی عدم موجودگی مین ولسٹین پہ بخوبی دھوکا ہو سکتا تھا

خیر عدالت کی کارروائی شروع ہوئی - صدر نشین نے اظہار دینے کے لیے ظرنین سے کہا -
امیر ظرنین (صدر نشین عدالت سے) "جناب عالی! مجھے خوب معلوم ہی کہ مین عدالت کا قیمتی وقت رائگان نہین کرسکتا مگر چونکہ ان مجرمون کی خطا کا ثبوت دینے کے علاوہ اپنے حقوق بھی ثابت کرنا چاہتا ہون - جنپر اس دغاباز نے (والسٹین کیطرف اشارہ کرکے) تصرف بیجا کیا ہی - اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُسدن سے جبکہ ۱۸۹۷ء مین شہر ویانا چھوڑا جیسے جو جو سانحے مجھپر گذرے اُن سب کا مفصل حال بیان کرون -"
جج "آپ اطمینان اور سہولت سے اپنا قصہ بیان کیجیے! یہ مقدمہ نہایت سنگین ہی اور ہمین ضرور ہی کہ توجہ سے سُنکر اسکا فیصلہ کرین - ظرنین نے شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنا حال اسطرح بیان کرنا شروع کیا -
۱۸۹۷ء کو میری عمر تیئیس ۲۲ سال کی ہوئی اور والد مرحوم کی وصیت کے بموجب کُل املاک و زر نقد جو نہایت کثیر تھا میرے سپرد ہوے - اور اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد میرے چچا کے انتقال کرنے سے بہت سا مال ترکہ مین ملا - میری قدرت اور تونگری اندازے سے زیادہ بڑھگئی - صغرسنی ہی سے مشرقی ممالک کے سیر و سیاحت کی تمنا میرے دل مین گدگدا رہی تھی مین اُس قوم کی رسم و رواج سے واقف ہونا چاہتا تھا - جسنے کوہسار البیس سے نکلکر برق کی سی سرعت سے یورپ کا بہت بڑا حصہ فتح کرلیا - یعنے مین سلطنت عثمانیہ کی سیر کی بڑی خواہش رکھتا تھا آخر اس دیرینہ شوق نے مجھے اُبھارا جسکے سبب سے چچا کے ایام سوگواری منقضی ہوتے ہی اپنے تمام اُمور کا بندوبست کرکے چھ خدمتگارون کو ہمراہ لیکر سفر کو نکلا - چونکہ مین خود مختار تھا - اور مجھے کچھ جلدی بھی نہ تھی - لہذا آہستہ آہستہ منزلین طے کرتا ہوا روانہ ہوا - مین اُن واقعات و تصدیعات کے بیان سے عدالت کا وقت ضائع نہ کرونگا - جو اس سفر مین پیش آئین - الغرض مین صوبجات سرویا اور والیچیا سے جہان کے فرمانرواؤن مجھسے نہایت خلق و مروت سے پیش آئے گذرتا ہوا شہر قسطنطنیہ مین جا پہونچا - پورے دو مہینے وہان قیام رہا - پھر وہان سے انٹولیا اور اُسکے بعد بروسا گیا

جہان گذشتہ سلاطین کا مدفن ہی- خیر- وہان سے بھی ہوکر مین ملک شام کی سرحد مین پہونچا- مجھے نکلے ہوے دو سال گذر گئے تھے اپنے وفادار خدمتگارون کے علاوہ بیس بیدل سپاہی کے ساتھ جو الیپوس کے مصری گورنر نے میرے ہمراہ کیے تھے مین شام کے بیابان طے کر رہا تھا- دمشق کے قریب ایک حادثہ گذرا- جسنے میری بعد کی زندگی مین بہت بڑا تغیر پیدا کیا- دمشق کا بے نظیر شہر ہمارے پیش نظر تھا کہ دفعتہ قزاقون کی ایک جماعت ہمپر حملہ آور ہوئی- اُنکی تعداد ساٹھ سے کم نہ تھی اور سب کے سب مسلح تھے- ہم بھی دلیری سے اُنکے حملہ کا بچاؤ کرتے رہے مگر کب تک ! شمار مین وہ ہم سے بہت زیادہ تھے- آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ہم مغلوب ہوگئے- اور میرے چھوون خدمتگار مارے گئے- اس قیامت خیز وقت مین ہمین تائید غیبی نے مدد کی یعنے ایک تاجر نوٹارس نام (ایرین کا باپ) جو اُن ممالک مین مشہور ہی- اتفاقاً اپنے ہمراہیون کے بہت بڑے گروہ کے ساتھ وہان آنکلا- اُسوقت میرے ساتھی نصف سے زیادہ کٹ چکے تھے- خیر اُن ظالمون کو شکست فاش دیگئی- اور وہ نیک نفس رحمدل تاجر مجھے اپنے وطن کو لے گیا- مین نہایت ہی مجروح تھا- اُسکی فرشتہ سیر ماہ جبین لڑکی کمال اخلاص ومحبت سے میری تیمارداری مین سرگرم تھی- بفضل خدا چند روز مین مجھے صحت حاصل ہوئی- انھین ایام مین میرا دل اس تاجر کی پیاری بیٹی کے دام عشق مین اسیر ہوگیا- اور اُسکے دل مین بھی میری محبت نے جگہ کرلی- بوڑھا تاجر بھی ہماری باہمی کتخدائی کے لیے رضامند ہوگیا- ظاہری صورت کے دیکھتے ہماری زندگی مسرت وعشرت سے گذرنے مین کوئی امر مزاحم نہ تھا- مین بہت دولتمند تھا- اور تاجر بھی علی ہذا القیاس- ایرین اُسکی اکلوتی بیٹی تھی- اور باپ کے بعد کل جائداد کی مالک بھی وہی تھی- غرض ہرایک امر ہماری خواہش کے موافق تھا- ایکدن شام کے وقت مین ایرین سے رخصت ہوکر بازار گیا- اسلیے کہ سنار کی دکان کو جاکر بھاری قیمت کے زیورون کے بدلے جو میرے پاس بہت تھے مین کچھ ایسے زیور خریدون جو عورتون کے زیادہ تر پسند خاطر ہون- کیونکہ مین بیاہ کے دن ایک عمدہ زیور ایرین کو بطور تحفہ دینا چاہتا تھا- مین بازار مین اپنے کام کو انجام دیکر واپس آنے لگا- اُسوقت اندھیرا ہوگیا تھا-

اور مین ایک تنگ و تاریک سنسان گلی مین سے گذر رہا تھا۔ دفعتہً میرے چہرے پر ایک شال پھینکی گئی۔ اور منہ مین اسقدر ٹھونسی گئی کہ بات کرنا ممکن نہ تھا۔ دونون ہاتھ باندھ دیے گئے۔ اور دو شخص مجھے اُٹھا کر جلد جلد چلنے لگے۔ برابر آدھے گھنٹے تک چلے گئے۔ مُنہ بند ہونے سے میرا دم گھٹا جاتا تھا۔ آخر مین نیچے اُتار دیا گیا اور مُنہ سے شال بھی نکلی۔ دیکھا تو اپنے آپ کو شہر پناہ کے باہر چھ مسلح شخصون کی نگرانی مین پایا مین ایک گھوڑے پر سوار کرایا گیا۔ اور دوسرے گھوڑون پر وہ لوگ سوار ہوکر سرپٹ دوڑاتے ہوے دو گھنٹے تک برابر چلے گئے۔ آخر ایک غار کے مُنہ پر پہونچکر کھڑے ہو گئے۔ وہان جاکر معلوم ہوا کہ مجھپر کون آفت آنے والی ہے۔ جسوقت مین بازار مین زیور خرید رہا تھا اسوقت اُن چورون کا افسر جنھون نے مجھے لوٹنے کا قصد کیا تھا۔ اور جنکے ہاتھ سے لوٹا رس سوداگر نے بچایا تھا وہان موجود تھا۔ اور اُسی نے اپنی جماعت کے ایک شخص کو ہمراہ لیکر میرا پیچھا کیا۔ اور اُس تیرہ و تار گلی مین مجھے اسیر کرنے پر بھی کامیاب ہوا۔ غیرہ اُس غار کے قریب میرا جائزہ لینے لگے۔ نئے خریدے ہوے زیور چھین لیے۔ مگر چند قیمتی اور عمدہ زیورات جو مین جزائر سے لایا تھا۔ اور جنھین کپڑون کے اندر کمر بند مین باندھ رکھا تھا اُن ظالمون کی نظر نہ پڑنے سے محفوظ رہے۔ مین نے نہایت عاجزی اور معذرت کے ساتھ اُنسے کہا کہ اگر تم مجھے دمشق کے جانے کی اجازت دو تو بہت سا روپیہ بطور انعام دونگا۔ مگر میری ایک نہ سنی دوسرے دن صبح کو مجھے دریا کیطرف لے گئے۔ یون دفعتہً ایرین سے جدائی نصیب ہونے کے سبب میرے دل کا جو حال تھا۔ قابل بیان نہین۔ سامعین خود اندازہ کرلین کہ اُسوقت اندوہ والم سے میری کیا حالت ہوگی۔ دریا پر پہونچکر اُن لوگون نے مصریون کے ہاتھ مجھے بطور غلام کے فروخت کر ڈالا۔ انکا جہاز روانگی کے لیے تیار تھا۔ میرے پہونچتے ہی لنگر اُٹھا دیا گیا۔ یہ جہاز ابھی زیادہ دور جانے نہ پایا تھا کہ ترکی امیر البحر کپتان پاشا کے جہازون نے گرفتار کر لیا۔ مصریون کے سرا کو قتل کر کے مجھے اور جہاز کے دیگر ملازمین کو ایک اور جہاز پر لیگئے۔ جہان ہم سب سے زنجیر دن باندھکر غلامون کیطرح خدمت لیجانے لگی۔ مین نے امیر البحر کپتان پاشا سے ملنے کی درخواست کی

اور اپنے رتبہ سے بھی اسے آگاہ کرایا۔ مگر اُس درخواست کا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ کیونکہ اُن دنون ترکی و جرمنی مین جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ اسلیے مجھے ایک قیدی کیطرح رکھکر غلامانہ خدمت لیجاتی تھی مین اُن تمام مصیبتون مین اپنے پاس کے زیورون کو بچا رکھنے پر کامیاب ہوا۔ میری حالت بہت اندوہناک تھی۔ دن بھر محنت و مشقت سے دم لینے کی مہلت نہ ملتی تھی۔ اور شب کو بچھونا تک میسر ہونا محال تھا۔ ایک افسر ہاتھ مین کوڑا لیکر ہم سبھون کو مارتا اور اذیت دیتا تھا۔ اور میرے ہمراہی جنمین اکثر بدمعاش اور کمظرف تھے مجھے ہمیشہ ستانے اور رنج پہنچانے سے نہ چوکتے تھے ایسی دل آزار حالت مین پری جمال ایرین کا خیال ایک قیامت ڈھاتا تھا۔ غرض مین آئے دن یہی دعا کرتا رہا کہ خداوندا! مجھے موت دے تاکہ اس رنج و الم سے نجات پاؤن۔ ایک سال اسیطرح گذرا اس مدت کے بعد ترکی اور وینس کی بحری فوج مین جنگ عظیم برپا ہوئی۔ اُسکا سبب یہ تھا کہ حکومت وینس جرمنی اور اُن دیگر ممالک کی طرفدار تھی۔ جو اُس زمانے مین سلطنت عثمانیہ کے مخالف تھی۔ آخر اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیون کو شکست فاش ملی اور مسلمان مظفر و منصور رہے عیسائی جہازون کے بہت لوگ اسیر ہوے۔ دو قیدی اُس جہاز مین بھی آئے جہان مین تھا۔ یہ جرمنی کے عیسائی تھے۔ اور یہی تھے جو اب عدالت کے روبرو زنجیرون مین جکڑے کھڑے ہین یعنی شرمن اور والسٹین۔ والسٹین اور مین پہلی ہی ملاقات مین ایک دوسرے کے ہمشکل ہونے پر تعجب کرنے لگے۔ اس حالت مین مین اپنے ایک ہموطن اور ہم شبیہ کو دیکھکر بہت ہی خوش ہوا اور اپنی کوئی بات اُن دونون خصوصاً والسٹین سے چھپا نہ رکھی۔ جب کبھی ذراسی فرصت ملی ہم اپنے وطن کے بارے مین گفتگو کرکے دل خوش کرلیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ مین نے اپنے تمام حالات۔ جرمنی کے جاگیرون کا حساب۔ اپنی رعایا کا احوال گذشتہ زندگی کے واقعات غرض سب کچھ بے کم و کاست والسٹین سے بیان کردیا۔ اور ایرین کا قصۂ عشق بھی کہہ سنایا۔ چند روز مین ہم بایکدیگر ایسے ہوگئے جیسے حقیقی بھائی ہوا کرتے ہین۔ لیکن مین یا والسٹین شرمن سے اسقدر جہ کی محبت نہ رکھتے تھے۔ اسی سبب اُسکو میری حالت سے زیادہ واقفیت نہ تھی۔ والسٹین

نے مجھسے صاف صاف کہدیا کہ مین ایک غریب آدمی ہون۔ چند دن اٹلی مین رہا۔ اور جوا اور شراب خواری اور دوسری بے اعتدالیون مین اپنا کل سرمایہ کھوکر آخر عدالت وم کا ملازم ہوا۔ اور ایک خفیہ کارروائی کے لیے جسے کسی پر ظاہر نہ کرنے کے لیے اُسنے قسم دی تھی اس جہاز پر سوار ہوکر جارہا تھا جسپر سے مین گرفتار کرلیا گیا۔ اتنا کہکر اپنی گذشتہ حماقت پر پچھتانے لگا۔ اور عقل پر ملامت کرنا شروع کی۔

مجھے اسکے حال پر بہت رحم آیا اور کہا کہ اگر ہم ترکون کے پھندے سے چھوٹین تو وطن پہونچکر تمھین اسقدر روپیہ دینگے کہ اپنی بقیہ زندگی آسایش سے بسر کرسکوگے۔ مین اسدرجہ اسپر اعتماد رکھتا تھا کہ اپنے پاس کے زیور بھی بتائے۔ یہ بات ہم دونون نے شرمن سے مخفی رکھی کیونکہ اسکو قابل اعتبار نہ سمجھتے تھے۔ سالہا سال اسیطرح گذرتے گئے اور ہماری دلی افسردگی بڑھتی جاتی تھی۔ آخر ۱۸۵۸ء مین ہماری رہائی کی ایک ایسی مبارک ساعت آئی جسکی ہمین بالکل امید نہ تھی۔ ہم کپتان پاشا کے جہاز سے ایک چھوٹے جہاز مین بھیجدیے گئے جو موریا کے دریا مین گشت کرنے کے لیے مامور ہوا تھا۔ ہم اُسی جہاز مین بیٹھے چلے جارہے تھے۔ ایک دن صبح کو وینس کے ایک جنگی جہاز سے اُسکا مقابلہ ہوا۔ بڑی سخت لڑائی کے بعد اہل وینس فتحیاب ہوے۔ ہم سب وینس کے جہاز پر گئے کپتان مجھسے نہایت ہی خلق و مروت کے ساتھ پیش آیا کیونکہ مین نے اُسے اپنا نام و نشان بتایا تھا۔ اور میرے ہی سبب سے والسٹین اور شرمن کے ساتھ بھی نیک سلوک کیا گیا۔ الغرض چند روز کے عرصے مین وہ جہاز شہر وینس مین پہونچا۔ اور ہم سب چھوڑ دیے گئے۔ مین نے اُسی دم ویانا جانے کا قصد کیا۔ اور یہ امر بھی دل مین کھٹکتا رہا کہ میری نو برس کی عدم موجودگی مین وہان کچھ نہ کچھ فتور واقع ہوا ہوگا اور وہان پہونچنے کے بعد اپنے عزیزون سے ملنے کی بھی کچھ صورت کی جاسکتی ہے۔ وینس مین مین نے پاس کے زیورون سے کچھ فروخت کیا۔ اور اپنے ساتھیون (والسٹین و شرمن) کو بھی ہمراہ آنے کے لیے کہا۔ شرمن بوجوہات چند در چند شہر وینس ہی مین رہنا چاہتا تھا۔ مین نے اُسے کچھ روپیہ دیدیا۔

بخلاف اُسکے والسٹین میرے ساتھ آنے پر دل سے راضی تھا۔ مگر آہ میری تقدیر مین نہ تھا کہ شہر وینس سے بغیر ایک اور مصیبت اُٹھائے نکلجاؤن۔ ایکدن شام کے وقت مین وینس کی ایک کشادہ اور آباد گلی مین سیر کر رہا تھا۔ اُسکے بلند عمارات کی شانداری اور دکانون کی عظمت دیکھکر مجھے حیرت تھی مین آہستہ آہستہ خرامان خرامان جا رہا تھا کہ دفعتہً میری نگاہ والسٹین پر پڑی۔ وہ ایک عمدہ بےمثل عمارت مین (جسکا دروازہ کھلا ہوا تھا) گھسا۔ چونکہ مین اسکو جس سرا مین ہم فروکش ہوے تھے وہین سامان سفر کی تیاری کے لیے چھوڑ آیا تھا۔ کیونکہ دوسرے ہی دن جرمنی کے عزم کی بات مقرر ہوچکی تھی۔ اور اُسنے بھی اقرار کیا تھا کہ تیاری سفر کے سوا مین اور کام مین مشغول نہ ہونگا بلکہ سرا سے قدم باہر نہ نکالونگا۔ خیر اُسوقت والسٹین کا وہان نظر آنا مجھے بہت ہی عجیب معلوم ہوا۔ اور چونکہ مین کئی مرتبہ زک اُٹھا چکا تھا۔ لہذا دل مین والسٹین کی جانب سے بدگمانی پیدا ہوگئی۔ اور اسکے تلون پر مجھے نہایت غصہ آیا۔ جب مین اسی خیال مین اُس حویلی کے دروازے پر کھڑا رہا تو کسی مظلوم ستم رسیدہ عورت کے چلانے کی آواز کان مین آئی۔ مین نے بے تردد اندر قدم رکھا۔ سیدھے طرف ایک زینہ دکھائی دیا۔ اُسپر چڑھنا شروع کیا چیخون کی آواز برابر آرہی تھی۔ مین بھی جلد جلد اُسی سمت جانے لگا۔ راہ تاریک تھی۔ دونون جانب دروازے تھے مگر بند۔ مین اسی صورت زینے کی آخری حد پر پہونچا تو ایک دروازہ حائل ہوا۔ تلوار کھینچ کر مین نے اُسے کھولا۔ وہ ایک حجرے کا دروازہ تھا جو بالکل آدمی سے خالی تھا۔ اب چیخون کی آواز بھی یکایک موقوف ہوگئی۔ اُس حجرے کا اندرونی اسباب اسدرجہ عجیب وغریب اور متحیر بنا دینے والا تھا کہ مین چند لحظہ وہان ٹھہرے بغیر واپس نہ آسکا۔ وہ جگہ باوجودیکہ کشادہ اور خوش قطع تھی مگر وہان کوئی آرائشی سامان نہ تھا۔ ایک روشن لیمپ چھت پر لٹک رہا تھا۔ میز پر دو یا تین بلورین قاب تھے۔ جنمین کوئی چیز دھری تھی۔ قابون پر "کانٹرلا" تحریر تھا۔ اُنھین قابون کے پاس پانچ چار شیشے کسی کف دار عرق سے بھرے ہوے رکھے تھے اور اُنپر "آب کانٹرلا" لکھا تھا۔ حجرے کے ایک

کونے مین ایک مہیب ریچھ چھت سے آویزان تھا۔ اُسکی دونون پچھلی ٹانگین چھوٹی سی آہنی کڑیون مین لگادی گئی تھین۔ ریچھ مردہ تھا۔ اور اُسکے مُنھ کے برابر نیچے ایک چاندی کے برتن مین اُسی قسم کا پانی تھا جو شیشون مین مین نے دیکھا۔ پانی ریچھ ہی کے مُنھ سے نکلا ہوا پایا گیا کیونکہ قطرے اُسکے مُنھ سے ٹپک رہے تھے۔ ایک اور چیز نہایت ہی عجیب وہان دیکھی گئی۔ ایک بیل جسکے چارون پانؤن چار ستونون سے بندھے ہوے تھے پیٹھ پر پڑا تھا۔ پیٹ چیر کر اُسکے عضلاے اندرونی نکال دیے گئے تھے۔ اُس مردہ بیل کے قریب سے ایک پلنگ تک برابر آدمی کے خون آلودہ نقش پا نظر آتے تھے۔ بلکہ اُس پلنگ کے پردون پر بھی خون کے دھبے پڑے تھے۔ الغرض وہ مقام مجھے ایک عالیشان حویلی کے کمرے کے عوض قصاب کے مسلخ سے بہت مشابہ معلوم ہوتا تھا۔ مین حیرت اور تعجب سے کھڑا ان نادر چیزون کو دیکھ ہی رہا تھا کہ پیچھے سے کسی کے پانؤن کی آہٹ معلوم ہوئی۔ مین نے جھٹ پلٹ کے دیکھا تو ایک نہایت حسین ماہ جبین نوجوان عورت نظر آئی۔ اُسی کے پیچھے ایک مرد کی شکل بھی دیکھی جو واپس جا رہا تھا۔ مجھے یقین ہوا کہ وہ دلسٹین ہی ہے۔ وہ لیڈی جو نہایت لباس فاخرہ پہنے تھی اور جو پورے درجے کا حسن و جمال بھی رکھتی تھی میرے پاس آئی۔ اور کہا۔ "اس آپ کی دخل وہی کے کیا معنی"؟۔ مین نے اپنے وہان آنے کا مفصل سبب کہہ سنایا۔ وہ مجھے توجہ سے دیکھنے لگی اور ایک حکومتانہ ادا سے میرا نام پوچھا۔ مین نے جواب دیا کہ "میرا نام امیر ظریف ہے"۔ اور یہ بھی کہا کہ "اگر میرے یہان آنے سے آپ کی خاطر پر ملال آیا ہو۔ اور کچھ حرج ہوا ہو تو معاف کرکے مجھے واپس جانیکی اجازت دیجیے"۔

لیڈی۔ ہان۔ تمھارا جلد جانا ہی بہتر ہے۔ لیکن خبردار! (اِدھر اُدھر دیکھکر) یہان جو کچھ دیکھا ہے کبھی بھولے سے بھی کسی کے روبرو زبان پر نہ لانا۔ یہ کہکر اُسنے مجھے چلے جانے کا اشارہ کیا۔ مین وہان سے نکلگیا۔ ہان مجھے یہ بھی بتانا ضرور ہے کہ وہ لیڈی اپنے سیدھے ہاتھ کی اُنگلی مین ایک انگشتری پہنے تھی جو نہایت بیش قیمت اور بے نظیر معلوم ہوتی تھی

اُسکے نگ پر شیرزہ کی شکل بنی ہوئی تھی اور آنکھون کی جگہ دو بہت ہی چمکدار الماس لگے تھے
غرض مین نے اُس مکان سے باہر ہوکر سرا کا رستہ لیا - لیکن اس بات سے واقف ہونے
کے لیے مین مشوش ہو رہا تھا کہ آیا وہ شخص جسے مین نے دو مرتبہ دیکھا ہی دالسٹین ہی تھا
یا کوئی اور ؟ آخر الامر مین سرا کے کرے مین آ پہونچا - جہان ہم فروکش ہوے تھے - دیکھا تو کوسٹین
ایک میز پر بیٹھا ہی - اور شراب کی بوتل جو نصف سے زیادہ خالی ہو چکی ہی - اُسکے روبرو رکھی ہی - تاہم
اُس سے استفسار کیا تو اُسنے کہا کہ مین آج دن بھر سرا کے باہر گیا ہی نہین " مجھے باور نہ آیا -
لیکن وہ اس تیقن اور راستی سے اپنی بات نباہے گیا کہ ناچار سچ ہی ماننا پڑا - تب مین نے
اُس عمارت کے عجائب و غرائب کا حال اُس سے بیان کیا - وہ سُنکر پوچھنے لگا کہ "کیا آپنے
اُسکے مالک کا نام و نشان بھی کچھ دریافت کیا یا نہین " مین نے جواب دیا کہ "نہین" وہ اسی
وقت مستعد ہوا کہ "چلیے اُس مکان کے قرب و جوار مین جاکر اُسکی ماہیت دریافت کرین "
مین بہت تھکا ہوا تھا - علاوہ اُسکے مجھے اپنے خاص امور کا خیال دوسرے باتون کیطرف
راغب ہونے کی اجازت نہین دیتا تھا - لہذا مین اُس کام مین شریک ہونے سے انکار
کرکے اپنے خاص کمرے مین چلا گیا - دوسرے دن سویرے مین اور دالسٹین ویانا کو جانے
کے قصد سے کشتی پر سوار ہوے - اور وہ تینون شخص بھی آ گئے جنھین دالسٹین نے ہماری
محافظت کے لیے نوکر رکھا تھا - کیونکہ اُن دنون اٹلی کے راستے مین ڈاکوؤن کا بہت زور
تھا - ہم چند روز مین جبال آلپس کی سرحد مین جا پہونچے - وہان سے کارنیلیا کی سرحد
بہت قریب تھی - مگر ہم جبال کا درمیانی حصہ ابھی طے کرنے نپائے تھے کہ ساتھیون کی دغا و
فریب کا ظہور ہونے لگا - وہ تین مسلح شخص جنکا افسر فیروز نام عدالت کے روبرو حاضر
ہی - اور ہم ایک جھونپڑے مین پہونچے - اور شب وہین گذارنے کے قصد سے مقام کیا گیا -
بعد الفراغ طعام مین پڑ کر سو رہا - اس حالت مین میرے ہمراہیون نے میری مشکین
باندھ دین - اور میرے پاس کا زیور وغیرہ لوٹ کر مجھے اُس راہب خانے مین قید کر دیا

جہان پورے آٹھ برس مصیبتین جھیلتا رہا وہ زندان بلاہر طرف سے بند تھا۔صرف بڑے
دروازے مین ایک کھڑکی لگی تھی جو ہمیشہ مقفل ہوتی تھی اور کبھی کبھی محافظون کی بے پروائی
سے کھلی بھی رہتی تھی۔مین اس خیال سے وہان کھڑا رہتا تھا کہ اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر
ادھر سے ہوکر گذرے تو اپنی رہائی کی درخواست کرون۔چھ سال کا زمانہ ہوا کہ مین نے
ایک شخص کو وہان دیکھا۔اس سے نہایت عجز کے ساتھ التماس کیا کہ مجھے یہان سے خلاصی دلوانیکی
کوئی صورت نکالے ! اس گفتگو کے سنتے ہی میرے نگہبان دوڑ پڑے اور اس بیچارے کو گرفتار کرلیا
وہ اب یہان (ماظنی کو دکھاکر) موجود ہی۔اور خود اپنی زبان سے اپنی گرفتاری کا حال بیان کریگا
اسی طرح ایک مدت گذر گئی اور چند تنہا مسافر اس کھڑکی سے مجھے دکھائی دیے۔اور سب کو میرے
محافظون نے اسیر کرلیا۔آخر کار یہ نیک طینت قوی دل نوجوان (آٹو کو دکھاکر) میری نظر پڑا
اور اسی کے سبب سے مجھے اُس بند مصیبت سے رہائی نصیب ہوئی۔اُن آٹھ سال مین جو جو
آفتین اور تکلیفین مجھے پہونچین قابل بیان نہین۔مین نے دلسٹین کو اُسدن سے آج تک
نہین دیکھا تھا۔اُس راہب خانہ مین ایک شخص تھا۔جو میری تمامی املاک وجائداد کو اپنے نام پر
منتقل کرالینے کے لیے ہر روز مجھے ستایا کرتا تھا۔اُسکا نام پادری نسم ہی گو مین نے کئی مرتبہ اُس
سے کہا کہ "اگر تو مجھے قید سے رہا کردے تو اپنی کل املاک سے نصف حصہ بخوشی تمام تجھے دینے
کا اقرار کرتا ہون" مگر وہ راضی نہ ہوا۔لیڈی ایرین سے ملنے کی تمنا میرے دل مین اسقدر جوش زن
تھی کہ اُسکے مقابلہ مین تمام دنیا کی دولت وثروت ہیچ معلوم ہوتی تھی۔لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال
ہوتا تھا کہ وہ لوگ جنھون نے ایک بے گناہ کے بے سبب قید کرنے مین تامل نہ کیا اگر میری
جائداد حاصل کرنے کے بعد بھی مجھے قید ہی مین رکھین تو کیا تدارک ہوسکتا ہی؟ خیر۔پانچ چار سال
سے کسی نے اس بارے مین کوئی سوال نہین کیا۔اور مین بھی خاموش ہی رہا۔مگر افسوس! میری
جائداد دوسری ترکیب سے لیکر بے رحمی سے لٹادی گئی۔یہ مردود (دلسٹین کیطرف اشارہ کرکے)
جسنے ایک غمخوار دوست کی حیثیت مین میرا من وعن ماجرا مجھ ہی سے سن لیا۔یہ بدمعاش جسنے

میرے زیورات جال آلیس پر لوٹ لیے یہ نااہل جو مجھسے بہت مشابہت رکھتا ہی۔ غرض اسی نے میری تمام دولت دغا و فریب سے لیکر برباد کردی۔ (صدر نشین عدالت سے) جناب عالی! اب مین اپنا پُر درد قصہ تمام کرتا ہون۔ یہ بات عدالت ہی بخوبی دریافت کرسکتی ہی کہ میرا مقید ہونا اس دغاباز کی مفسدہ پردازی کا سبب تھا۔ یا شہر وینس کے ایک عجیب مکان مین جو بے اطلاع کیے چلا گیا اُسکی وجہسے تھا۔ اراکین عدالت کے بلند خیالات اور بیدار مغزی سے یقین ہی کہ اس راز کے ڈھونڈھ نکالنے مین کامیاب ہونگے۔ میرے مالی نقصان کے لیے یہ لیڈی (ایرین کو دکھاکر) جو آپ میری پیاری بیوی ہی۔ باعث تسکین ہی کیونکہ وہ اسقدر دولتمند ہی کہ میری کھوئی ہوئی جائداد اُسکے روبرو کچھ نہین۔ مین سمجھتا ہون کہ وہ ہماری زندگی امیرانہ روش اور جاہ و اعزاز سے بسر کرنے کے لیے کافی ہی۔ لیکن جو آفات و تکالیف مجھے پہونچائی گئی ہین اُنکے عوض والسٹین اور فیروز کو سزاے واجبی دیے جانے کا خواستگار ہون۔"

صدر نشین "تو آپ شرمن پر کوئی دعوے نہین رکھتے؟"

ظرنین "جی نہین حضور!۔"

صدر نشین "اچھا شرمن کو چھوڑ دو۔ اور والسٹین و فیروز کو قیدخانہ مین لیجاؤ۔ عدالت کی کارروائی کل پر موقوف رکھی گئی۔"

پینتالیسوان باب ۴۵

وہ کون عورت ہی

امیر ظرنین کی سرگذشت سے سامعین کے دلون مین درد اور رقت اور حیرت پیدا ہوگئی۔ وینس کی کسی گلی کے ایک مکان مین اُسنے جو جو عجائبات دیکھے۔ اُسکی کیفیت کچھ اسقدر حیرت فزا تھی کہ کسی کی عقل کام نہ کرتی تھی۔ تاہم سب لوگ یہی سمجھے کہ ظرنین کا اُس خانے مین اسیر ہونا اُسی راز سے متعلق ہی۔ غرض عدالت برخاست ہوتے ہی صدر نشین کو نٹ کا نکس

شہنشاہ جرمنی کے پاس گیا۔ اور ظرنین کی پوری داستان کہہ سنائی۔ شہنشاہ جرمنی نہایت رحمدل حلیم الطبع فیاض بادشاہ تھا۔ اُسی دم حکم جاری کردیا گیا کہ ظرنین کی تمام جاگیرین اُسکے حوالہ کردی جائین۔ اور مصارف کے لیے خزانہ سلطنت سے روپیہ عطا ہو۔" شہنشاہ نے کارنیلیا کے گورنر کے نام اُسی وقت ایک حکم نامہ لکھ بھیجا کہ جبال آلپس کے راہب خانے پر فوج کشی کرکے اسپر تصرف کیا جائے۔ اس حکمنامے کے ساتھ ایک نقشہ بھی روانہ کیا گیا جسکے ذریعہ راہب خانے کے اندر داخل ہونے کی راہین واضح طور پر بتائی گئی تھین۔ اور جسے آٹو نے خود اپنے ہاتون کھینچا تھا۔ صدرنشین عدالت شہنشاہ کی حضوری سے نکلکر سیدھا اُس حویلی مین آیا جہان امیر ظرنین اور اسکی بیوی ایرین رہتی تھی اور جہان آٹو۔ ماظنی اور اُسکی بیٹی ینا مہمان تھی شہنشاہ جرمنی کی جو عنایات ظرنین کے حال پر مبذول ہوئی تھین۔ سنکر سب کے سب انتہا سے زیادہ مسرور ہوے۔ اور راہب خانے کے تصرف کے بارے مین جو شاہی فرمان جاری ہوا وہ بھی اُنکے لیے کچھ کم خوشی کی بات نہ تھی۔ یہ ضروری باتین جو بیان کرنے کی تھین۔ بیان کرکے ہم پھر اسوقت کو واپس جاتے ہین جبکہ عدالت برخاست ہوئی دونون قیدی سرکاری حراست مین حوالات کو گئے۔ شرمن آزاد کردیا گیا۔ اور تماشائی جوق جوق نکلنے لگے۔ وہ برقع پوش لیڈی جسکے ہاتھ مین ایک نادرۂ روزگار انگشتری تھی۔ سب کے ساتھ نکلنے کا قصد نہین رکھتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھیڑ چھٹنے کا انتظار کررہی ہی آخر یہی ہوا لوگون کا ہجوم بتدریج کم ہونے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اُٹھی۔ اور عدالت سے نکلکر ایک ایسی گلی مین گئی۔ جو سب کوچون سے نہایت تنگ اور غیر آباد تھی۔ اُسکی رفتار نہایت تیز تھی۔ اور کسی غور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسیقدر پراگندہ خاطر بھی ہی۔ فوسٹ اُسکی تمام حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ بلکہ جب سے ظرنین نے وینس والا قصہ بیان کیا۔ اُسوقت سے گویا فوسٹ نے اپنی آنکھین اُس لیڈی کی حرکات وسکنات پر لگا رکھی تھین۔

آفتاب غروب ہوچکا تھا۔ اور چوطرفہ تاریکی پھیلتی جاتی تھی مگر اُس لیڈی کی تیزروی مین

کوئی فرق نہ آیا اور آسے یہ بھی خبر نہوئی کہ کوئی میری چال اور میری حرکتون سے ٹکٹکی لگائے چلا آتا ہی - فوسٹ اس تھوڑی سی روشنی مین بھی اُسکے نازک پاؤن دیکھکر پہچان گیا کہ وہ نہایت درجہ حسین عورت ہی - اور صرف اپنے حُسن پُرآشوب کو چھپانے کیغرض سے برقع پہنے ہوے ہی - آخر فوسٹ بڑھکر اُسکے قریب گیا - اور کاندھے پر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا -

فوسٹ " لیڈی صاحبہ! آپ تنہا ہین - اور یہان کی گلیون مین سرکاری نگرانی ٹھیک طور پر نہین ہوتی - لہذا آپ اگر اجازت دین تو مین آپ کے ہمراہ اُس مقام تک چلون - جہان آپ جانا چاہتی ہین! - "

لیڈی " مجھے چورون کی بہ نسبت اُن لوگون کا زیادہ خوف ہی جو مداخلت بیجا کے مرتکب ہوتے ہین! - " گو لیڈی نے یہ الفاظ نا ملائم اور دلشکن لہجے مین کہے تھے - مگر اُسکی سُریلی اور نازک آواز کی دلفریبی چھپ نہ سکی -

فوسٹ " لیڈی صاحبہ! میری اِس مروت بھری درخواست کو رد نہ کیجیے - آپ اسی عدالت سے آرہی ہین جہان مین بھی سامعین مین شریک تھا - جو جو حالات وہان معلوم ہوے اُنسے شہر وینس کے مکان کا ایک ماجرا مجھے دریاے حیرت مین ڈبو رہا ہی! "

فوسٹ کی گفتگو سے لیڈی گھبرا گئی - اور کہا " اس تقریر سے آپ کا مطلب کیا ہی؟ " اور پھر تھوڑی دیر مین سنبھلکر بولی " مین جانتی ہون وہ صرف ایک فسانہ ہی - درحقیقت ایسا ہونا قیاس مین نہین آتا! "

فوسٹ " ہان - لیڈی صاحبہ! اگر میرا دل باور کرتا کہ وہ فسانہ ہی - تو مین بھی آپ ہی کی رائے سے متفق ہوتا - مگر نہین - مجھے کامل یقین ہی کہ وہ ہرگز افسانہ نہین ہی - "

لیڈی " آپ ہٹ دھرمی کرتے ہین - خیر یہ بتائے! آپ کسطرف جانے والے ہین؟ مین تو سیدھی جاؤنگی - "

[فو]سٹ " ان گلیون مین مین آپ کو تنہا جانے کے لیے کبھی نہ چھوڑونگا - علاوہ اسکے

آپ کے ساتھ گفتگو کرنے مین نہایت لطف اُٹھتا ہی۔ شاید آپ نے میرا نام سنا ہوگا۔ مین آرونا کا کونٹ فوسٹ ہون!۔''

لیڈی ''۔ ہان تو آپ کو آج کے مقدمے سے ضرور تعلق تھا۔''

فوسٹ ''۔ کیون؟ فرمائیے اب مجھے کسطرح کا تعلق ہی؟۔''

لیڈی ''۔ کیا داسٹین کی سلامتی اب دشوار نہین ہی؟ اور کیا اُسکی ذلت و رسوائی آپ کی جو بیوی ایڈا پر کچھ اثر نہ کریگی؟ یہ فقرے اُس لیڈی کی زبان سے بہت سہولت کے ساتھ ادا ہوے تھے

فوسٹ ''۔ آپ بڑی ہی دلیرانہ ادا سے گفتگو کرتی ہین۔ حالانکہ ایڈا کو آپ سے کچھ شناسائی نہین لیکن مین اب سمجھ گیا (خوش ہوکر) آپ ضرور داسٹین سے واقفیت رکھتی ہین۔ اور غالباً اُسی نے چند ایسی پوشیدہ باتین بھی آپ سے کہدی ہین۔ جو کہنے کی نہ تھین۔''

لیڈی۔ (زیر لب ہنسکر) ''خیر۔ اُسکا مجھے کہین سے سراغ ملا ہو۔ آپ تو اُسکی سچائی کے قائل ہین۔''

فوسٹ۔ اس صورت مین آپ کو بھی قبول کرنا چاہیے کہ ظرنین نے اُس مکان کے جو حالات بیان کیے۔ وہ سب صحیح ہین۔ آپ کی انگشتری پر شیر زہ کی تصویر ہی تو اُسکا بتایا ہوا نشان ٹھیک ہوگیا۔ اور شک رفع۔''

لیڈی ''۔ نہین حضور! آپ دھوکا کھا گئے ہین۔ دیکھیے میری انگشتری مین تو سانپ کا سر بنا ہوا ہی۔''

یہ کہکر لیڈی اُس روشنی کیطرف بڑھی جو کسی گھر کے دریچے سے پڑ رہی تھی۔ اور اپنا نازک اور پیارا ہاتھ نکالکے انگوٹھی دکھائی۔ تو درحقیقت اُسپر سانپ کے سر کی شکل بنی ہوئی تھی۔

فوسٹ ''۔ ہان اسپر تو بیشک سانپ کا سر ہی۔ لیکن مین سمجھتا ہون کہ کوئی اور انگوٹھی بھی آپ کے پاس ہی۔''

لیڈی ''۔ مین قسم کھاتی ہون کہ آج مین نے یہی انگشتری پہنی تھی۔ اور میرے پاس کوئی

اور انگوٹھی ہی بھی نہین - جو پہنون -"

یہ کہکر لیڈی نے جلد جلد چلنا شروع کیا - مگر فوسٹ بھی اُسی کے پیچھے ہو لیا -

فوسٹ "انگشتری کے بارے مین آپ سے جھگڑنا اخلاق سے بعید ہی - لیکن مجھے پورا یقین ہی کہ آپ عدالت مین تشریف رکھنے کے وقت کوئی اور انگوٹھی پہنے تھین - جسپر شیرزہ کی شکل بنی ہوئی تھی - اور آنکھون کی جگہہ دو عمدہ الماس لگے تھے "

لیڈی "خیر - آپ ہی کے قول سے انگشتری کی نسبت جھگڑنا بے سود ہی - اور چونکہ آپ مجھسے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہین - لہذا مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیجیے کہ والسٹین کے بارے مین آپ نے کیا تجویز کی ہی ؟

فوسٹ "یہ بات آپ کیون پوچھ رہی ہین ؟ کیا درحقیقت آپ کو اُس سے کچھ تعلق ہی ؟ ڈیڈ نے تو مجھسے کہا ہی کہ مین اس امر مین بالکل دخل نہ دون - کیونکہ اگر وہ مردود بچا بھی لیا جائے تو ویسی ہی بیحیائی کی زندگی بسر کریگا -"

لیڈی "تو آپ اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ "اُسکے بچانے کی قدرت مجھے حاصل ہی ؟ -"

فوسٹ - (مسکراکر) "میرے کلام سے تو اسطرح کی کوئی قدرت نہین پائی گئی ! -"

لیڈی "آپ اس قسم کا اختیار رکھنے سے انکار تو نہین کرتے ہین ؟ (دردمندی سے) اگر آپ کو ایسی قدرت حاصل ہی تو ضرور کوئی صورت نکالیے - مین ہمیشہ آپکی ممنون احسان رہون گی ! -"

فوسٹ "لیڈی صاحبہ ! آپکی سی نازک اندام حسین لیڈی کی تعمیل حکم سے مین سرتابی نہ کرتا مگر"

لیڈی "آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مین حسین بھی ہون -"

فوسٹ "امیر ظرنین نے تو کہدیا ہی کہ وہ لیڈی جسے مین نے وینس کے ایک عجیب محل مین دیکھا نہایت درجہ حسین تھی -"

لیڈی "تو آپ اس قصے کو مجھی سے منسوب کرتے ہین - حالانکہ میرے ہاتھ کی انگوٹھی مین

شیرزہ کی تصویر نہین ہی!"

فوسٹ "ہان-اسوقت تو بے شک سانپ کے سر کی انگشتری ہی!-"

لیڈی "ان باتون کو جانے دیجیے-کیا آپ میرا ایک کام کرینگے-یعنے والسٹین کا بچانا آپ سے ممکن ہی؟-"

فوسٹ "ایسے بدمعاش اور نالائق شخص کے معاملہ مین آپ کیون دخل دیتی ہین؟-"

لیڈی "شاید آپ نہین جانتے کہ عشق عورت کے دل کو عاجز کر دیتا ہی-یقین سمجھیے حضور! مین بڑے ممتاز خاندان کی عورت ہون-اور میرے ابا جان ایک ایسے تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہین-جہان سے خاص اپنی ہی مملکت پر نہین بلکہ تمام عیسائی ممالک پر قبضہ رکھتے ہین-اس صورت مین آپ کے سے ذی جاہ امیر کو بھی میری مہربانی کبھی نہ کبھی کام آ ہی جائیگی-ان باتون کے نظر کرتے ہوے مین جس امر کی آپ سے طالب ہون وہ کوئی بڑا کام نہین ہی-"

فوسٹ "اے گل اندام لیڈی صاحبہ! گو مین آپ کے نام و نشان سے محض ناواقف ہون تاہم آپ کی درخواست کو رد نہ کرونگا-ہان بیشک مجھے یہ قدرت ہی کہ والسٹین کو مصیبت سے نجات دلواؤن-لیکن آپ سے اس خدمت کا صلہ سوا اسکے اور کچھ نہین چاہتا کہ آپ مجھے نظر کرم سے دیکھا کرین-اور مین یہ بھی آپ کو یقین دلاتا ہون کہ کل روے زمین کے شاہی خزانے میری دولت و ثروت کے مقابل کچھ نہین-آپ یہ نہ سمجھیے کہ مین فضول باتین کہ رہا ہون"

اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر سکوت رہا کیونکہ دونون اپنے اپنے خیالات مین مستغرق تھے-اسکے بعد ایک اور کھڑکی کے قریب جا پہونچے-جہان سے روشنی پڑ رہی تھی-

لیڈی-(روشنی مین منھ سے نقاب اٹھا کے) "جب آپ میری تمنا بر لاتے ہین تو میری صورت بھی دیکھیے اور پہچانیے کہ مین کون ہون-" فوسٹ اسکی دلربا شکل دیکھنے لگا-عمر تخمیناً ۲۸ سال کی ہوگی-مگر جسم کا ہر حصہ گویا سانچے مین ڈھلا تھا-چہرۂ زیبا درخشان و پر نور-اور گرد

فوارہ کو لونڈی۔فوسٹ متحیر ہوگیا۔

لیڈی ؎ ”واسٹین اور فیروزہ دونون کو رہا کیجیے تو مین آپ کی زیادہ ترممنون ہونگی!۔“

فوسٹ ”آپ چاہے کوئی ہون۔مین آپ کی درخواست کو رد نہین کرسکتا۔اگر فیروزہ اور واسٹین کو چھوڑادون تو آپ کی نازک اور مبارک زبان سے مجھے یہ فقرہ سننا کیونکر نصیب ہوگا ”کہ اب میری تسلی اور خوشی ہوئی۔“

لیڈی۔(نقاب مُنھ پر ڈال کر چلتی ہوئی)”انشاءاللہ ہم ضرور پھر ملینگے۔مگر آج ہی شب مین وہ دونون ضرور رہا ہوجائین۔اسلیے کہ کل انھین بہت سی آفتون کا سامنا ہوگا۔اور دونون سے ایک اپنی خطا کا اقرار اتنا کریگا۔جسقدر میرے نزدیک نامناسب ہی۔کل سرشام قلعہ کی فصیلون پر آپ سے ملاقات کی عزت حاصل کرونگی۔اب ہمارا جدا ہوجانا بہتر ہی۔آپ تو سمجھ ہی گئے ہونگے؟۔“

فوسٹ ”جی ہان۔خداحافظ۔کل ضرور فصیلون پر ملینگے۔“ فوسٹ واپس چلا۔اور لیڈی اُسی طرح بڑھے گئی۔مگر اتفاقاً ایڈا نے وہ الفاظ سُن لیے۔جو اُن دونون کے جدا ہونے کے وقت فوسٹ کی زبان سے نکلے تھے۔ایڈا عدالت کی کارروائی کی نسبت مفصل حال دریافت کرنے کی غرض سے فوسٹ کے محل کو جارہی تھی کہ اثنائے راہ مین یہ گل کھلا۔یعنے خود فوسٹ اور ایک غیر لیڈی وہان کھڑے کچھ باتین کررہے ہین ایڈا فوسٹ کی آواز سنتے ہی ٹھٹک رہی اور پھرتی کے ساتھ کسی گھر کے دروازے کی آڑ مین کھڑی ہوکر سننے لگی۔مگر وہان تو گفتگو کا خاتمہ ہوچکا تھا لہذا فوسٹ کا یہ اخیر فقرہ اسکے گوش گزار ہوا ”کل شام کو فصیلون پر ملینگے۔“ اسکے کینہ ور دلکو بھڑکانے کے لیے یہی ایک فقرہ کافی تھا۔ایڈا کے دل مین یہ بات بخوبی جاگزین تھی کہ فوسٹ کو کسیطرح کے مضرت پہونچانے کا خیال کرنا بالکل پاگل پن ہی۔جو بیس برس کے عرصے تک اسپر نہ تو کوئی زہر ہی اثر کریگا۔نہ تلوار کارگر ہوگی۔آخر اُسکے دل ایک نئی راہ بتائی یعنے اس لیڈی سے انتقام لینا چاہیے جو میرے عاشق کو اپنے دام الفت

مین اسیر کرنا چاہتی ہے۔لیکن اُسے یہ نہ معلوم تھا کہ واسٹین اور فیروز کی رہائی کی تجویز ہو چکی ہے وہ اسی قدر جانتی تھی کہ ان دونون نے کل سر شام فصیل پر ملنے کا آپسمین اقرار کرلیا ہے۔ایڈا کو یہ تمنا ہمیشہ رہتی تھی کہ مین ہی فوسٹ کی چاہتی بیوی بنجاؤن اسی جوش اشتیاق نے اُسے تیزا کے زہر دینے کے ظالمانہ کام سے بھی نہ ڈرایا۔لیکن آٹو کے پلائے ہوے بدرقہ مین بھی قیامت کی تاثیر تھی۔کہ اس زہر کو بے اثر بنا ہی چھوڑا۔وہ سمجھے ہوئی تھی کہ میرے ظاہری شوہر کی موجودگی مدعا برآری مین خلل ڈالیگی۔اور اسی خیال سے چاہتی تھی کہ خدا کرے وہ سخت سزا پائے۔مگر ساتھ ہی یہ بھی خوف تھا کہ اگر آسنے بلاؤن مین گھر کر پاتنگ آکر وہ مخفی راز جو مجھسے بہت زیادہ تعلق ہو کسی پر ظاہر کردیے تو پھر غضب ستم ہی ہوجائے۔غرض وہ عجیب کشمکش مین تھی۔وہ بچ آیا تو اُسکے ساتھ زندگی بسر کرنے مین دنیا بھر کی آفتین ہین۔بازآئی تو افشاے راز کا مضطرب کرنے والا خوف۔ ان امور سے بھی فوسٹ کو آگاہ کرکے اُسکی راے لینا ضرور تھا۔اور اسی غرض سے وہ نکلی بھی تھی مگر رستے ہی مین فوسٹ اور لیڈی کو سرگرم گفتگو دیکھکر تامل ہوا۔اور کچھ سوچ کر پختہ ارادہ کرلیا کہ واسٹین چاہے جہنم مین جائے۔چاہے جس مصیبت مین مبتلا ہو۔اس بارے مین میرا زیادہ تردد بیکار ہی کیونکہ خود فوسٹ اس بھید کے پوشیدہ رکھنے کا کچھ بندوبست ضرور کریگا۔اور اس سے بھی یہ معاملہ بہت بڑا تعلق رکھتا ہی۔ہان۔اب مجھے کچھ کرتا ہی تو یہ ہو کہ اُس لیڈی کو اسکی بے باکانہ کارروائی کا مزا چکھاؤن۔" یہ خیال کرکے محل ظرینن کو پلٹی۔ایڈا باوجود اس امر کی آگہی کے کہ مالک مکان دعوے کریگا۔اور مجھے نکلجانا ہوگا۔ابتک اُسی حویلی مین سکونت پذیر تھی۔

چھیالیسوان باب

پانچ واقعات

دوسرے دن صبح کو شہر و یانا مین عجیب عجیب افواہین اڑنے لگین۔کیلیے کہ اُس رات کو کچھ حیرت انگیز حالات وقوع مین آئے کہ اہل شہر کو باہمی گفتگو کے لیے بہت کچھ قصے ملگئے تھے

اور عہدہ داران سرکاری کے دل ایک نئی حیرت اور وحشت سے مملو نظر آتے تھے پہلی واردات تو یہ تھی کہ دالسٹین اور فیروز قید خانے سے نکل بھاگے۔ حالانکہ اُنھین بھاری بھاری بیڑیان پہنائی گئی تھین۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ سرتاپا زنجیرون مین جکڑے ہوے تھے واللہ اعلم کیونکر نکل گئے؟ قید خانہ کا دروازہ کھلا پڑا تھا۔ اور ایک کھڑکی کے آہنی مضبوط ڈنڈے ٹوٹے ہوے تھے۔ خود سرکاری افسر حیران ہو رہے تھے کہ پہرے والون کی نظر بچا کر وہ کیونکر بھاگ سکے؟۔

دوسرا واقعہ یہ تھا کہ وہ شخص جو گورنر کارنیلیا کے نام راہب خانے کے تصرف کی نسبت شاہی فرمان لیے جاتا تھا ویانا سے پانچ میل فاصلہ پر مار ڈالا گیا۔ اُسکے سینے مین ایک کٹار چبھی ہوئی تھی۔ جسکے دستے پر رسی اور اُسمین کاغذ بندھا تھا اور کاغذ مین یہ عبارت مرقوم تھی۔ ”وہ لوگ جو عدالت وم کے خلاف کارروائی کرتے ہین۔ اس شخص کی موت سے عبرت حاصل کرین۔ یہ مقدس عدالت اپنے مخالفون اور مخالفون کی تائید کرنے والون دونون کو برابر سزا دیتی ہی۔“

قاصد کے کمر سے لگی ہوئی تلوار اور نزدیک کا پیسہ سب کچھ برابر تھا۔ مگر وہ شاہی حکم ندارد۔ تیسرا حادثہ یہ کہ جب شہنشاہ جرمنی صبح کو اپنی خوابگاہ خاص کے بچھونے سے اُٹھا تو ... میز پر ایک کٹار چبھی ہوئی نظر آئی آخر قریب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ رسی سے ایک کاغذ ... بندھا ہوا ہی۔ جسپر لفظ ”خبردار“ لکھا ہی۔ چوتھا ماجرا جو سب سے زیادہ حیرت دلانے والا تھا وہ یہ تھا کہ ایک شخص جسے چوبیس سال پیشتر شاہی حکم کے موجب سولی دی گئی تھی گذشتہ رات کو ویانا مین پھرتا ہوا نظر آیا۔ یہ وہی نمکحرام تھا جو ڈیوک لیپولڈ کی رسم گہوارہ خانے کے دن ڈاکٹر سے رشوت لیکر بچون کی تبدیلی پر راضی ہوگیا تھا۔ دو آدمی جو اُسکو بخوبی پہچانتے تھے قسمیہ کہتے ہین کہ وہ ایک پادری کے بھیس مین ہمسے ملا ہی۔ ایک نے کہا کہ عدالت کے قریب جوار مین غروب آفتاب سے تھوڑی دیر بعد دیکھا گیا۔ اور دوسرا کہنے لگا کہ اُس سے بھی ایک گھنٹہ بعد مین نے اُسی شہرپناہ کے جنوبی پھاٹک سے باہر جاتے ہوے دیکھا ہی۔ یہ دونون

شخص باوجود اُس سپاہی کے دوست ہونے کے آپسمین ایک دوسرے کو نہ جانتے تھے۔ اس سے خیال کیا جاسکتا ہی کہ اُنھون نے کچھ سازش نہین کی ہی۔ وہ بیان کرتے تھے کہ گو زمانہ دراز گذرجانے کے سبب اسکی ہیئت تبدیل ہوگئی تھی۔ لیکن شکل بخوبی پہچانی جاتی تھی۔ بلاشبہہ وہ وہی تھا۔ شہر کے کل معمر لوگ اس بات سے واقف تھے کہ وہی البرگ نام سپاہی اور ڈاکٹر اور دایہ قلعہ کی فصیلون پر پھانسی دیے گئے تھے۔ اور اُنکی لاشین چیر کر دیکھنے کے لیے ڈاکٹر کے حوالہ کی گئین۔ جیل کا ڈاکٹر اسوقت مرچکا تھا۔ لیکن الرک کے زندہ ہونے کی کیفیت نے بہت لوگون کے دلون مین تعجب اور خوف پیدا کردیا۔ ان حالات اربعہ کی نسبت یعنے قیدیون کا بھاگ نکلنا۔ نامہ بر کا قتل۔ شاہی خوابگاہ مین رسی اور کٹار کا نمودار ہونا الرک کے صحیح وسالم زندہ ہونے کی خبر سے دیانا مین ہر گھر مین کھچڑی پک رہی تھی۔ ہر گلی ہر کوچے مین بلکہ ہر بڈھے اور بچے کی زبان پر یہی ذکر یہی بیان تھا۔ ان سب باتون کے علاوہ ایک اور واردات نے تمام اہل شہر کو متحیر کردیا تھا۔ غروب آفتاب کے قریب وہی برقع پوش لیڈی حسب وعدہ فصیل پر آپہونچی۔ اور اپنے برقع کی تہون کو برابر کرتے ہوے ٹہلنا شروع کیا۔ وہ اسوقت وہی انگشتری پہنے تھی جسے فوسٹ نے عدالت مین دیکھا تھا۔ اور جسپر شیرزہ کی تصویر بنی تھی۔

لیڈی۔ (دلمین) مجھے اپنے بھائی سیزر سے رخصت لینے کے لیے بڑی دقت اُٹھانا پڑی وہ مجھسے نہایت بدگمان ہو رہا ہی۔ تاہم فوسٹ کے اقرار کی بناہ ضرور تھی۔ (انگوٹھی والا ہاتھ برقع مین چھپاکر) فوسٹ ایک شکیل خوبصورت طرحدار نوجوان ہی۔ مین نے تو اُسکی نسبت بہت کچھ سنا اور ہان۔ جرمنی کے امرا وعمائد سے وہ کون شخص ہی جسکی حقیقت مین نہین جانتی؟ ہمارے خاندان کے جاہ وجلال اور ثروت وحکومت کے دیکھتے ہمارے لیے سب کچھ بہم پہونچ سکتا ہی۔ نادان ہین وہ لوگ جو ہمارے خلاف سازشین کرکے خود آپ اپنی جان کے دشمن بنتے ہین۔ اُنکی ہلاکت کا سبب سوا ہمارے کسی اور کو نہین معلوم ہوتا۔ بیشک ہمارے اولوالعزم نام نے تمام دنیا پر بہت بڑا رعب ڈال رکھا ہی فوسٹ کے معاملات سے غالباً کوئی مخفی امر متعلق ہی۔ ورنہ وہ یون

یکایک اس اعلیٰ درجہ رفعت پر کیونکر پہونچ سکتا تھا؟ اسکے کلام سے تو پایا جاتا ہو کہ وہ کوئی خطاب واعزاز کا خواہان نہین ہو بلکہ گویا کل روے زمین اُسی کے قبضۂ قدرت مین ہی جیسے قریب تر میرے اباجان کو حاصل ہونے والی ہی۔ مین فوسٹ کو اپنے نام ونشان سے آگاہ کردون تو وہ بہت متحیر ہوگا۔ مجھے ضرور ہی کہ اُسے اس امر سے آگاہ کرون۔ کیونکہ اسنے میرا ایک بہت بڑا کام انجام کیا ہی۔ اور اُسکے عادات واطوار بھی مجھ سے ملتے جلتے ہین۔ اگر میرے بھائی سیزر سے اور اُس سے دوستی ہوجائے تو سیزر کے لیے بہت اچھی بات ہو شہر ویانا مین ہمارا کوئی ایسا نائب مقرر ہو تو ہمارے تمام امور شائستگی سے انجام پائینگے۔ ہمارے خاندان کے لیے صرف اٹلی کی حکمرانی کافی نہین"

غرض وہ حریص لیڈی اپنے خیالات مین اسدرجہ محو ہورہی تھی کہ اسکو ایک سوار جو سر سے پانون تک ایک طویل جامہ پہنے تھا قریب پہونچنے کی بھی خبر نہوئی خیر۔ جب بہت ہی نزدیک آگیا تو سمجھی کہ فوسٹ ہی۔ اسنے معاً نام لیکر پکارا۔ اگر فوسٹ ہوتا تو جواب بھی دیتا۔ وہ تو ایڈا تھی جسے رقابت کا غم اس لیڈی کی ہلاکت کے لیے مردانہ لباس مین یہانتک کھینچ لایا تھا۔

ایڈا "اے بدکردار عورت! مین فوسٹ نہین ہون۔ بلکہ مین وہ ہون جسے فوسٹ کی محبت اور عشق گرویدہ بنائے ہوے ہی۔ اور مجھے کبھی یہ گوارا نہ ہوگا کہ اُس محبت مین کسی غیر کی شرکت ہو" یہ کہکر ایڈا جھکی اور لیڈی پر خنجر آبدار کا ایک وار کیا۔ لیکن اُسکا ہاتھ اُسی کے جامے کی شکنون مین رک کر رہگیا۔ اور لیڈی دو چار قدم پیچھے ہٹ گئی۔ جسکے سبب وار خالی گیا۔ ایڈا دوسرے حملے کے ارادے ہی مین تھی کہ لیڈی نے جھٹ سے اپنا ہاتھ انگشتری پر پھیرا۔ شیرزہ کی صورت دفعتہً سانپ کے سر سے مبدل ہوگئی اور ساتھ ہی اُسنے ایڈا کا ہاتھ اپنے بائین ہاتھ سے سنبھال کر انگوٹھی اسکے گالون پر ملی۔ ساتھ رکنے کے سبب ایڈا کو دوسرے وار کا موقع نہ ملا۔ یہ سب کچھ ایک آن واحد مین گذر گیا۔ اور لیڈی کچھ پیچھے ہٹ کر سہولت واطمینان سے کھڑی ہوگئی۔ گویا یہ بات یقینی تھی کہ اب کوئی اندیشہ وخوف باقی نہین رہا۔ اس انگوٹھی مین قیامت کا اثر تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایڈا چیخ مار کر گھوڑے سے زمین پر گر پڑی اور فوراً ہلاک ہوگئی۔

لیڈی۔ (واپسی کے قصد سے پلٹ کر) "اب فوسٹ سے ملنے کے لیے یہان ٹھہرنا قرین مصلحت نہین۔"

سینتالیسوان باب

وہ کون مرد ہی

لیڈی اپنے حریف کا کام تمام کرکے اور اُسکی لاش وہین چھوڑکے بیس گز کا فاصلہ طی کرنے پائی ہوگی کہ دفعتہً ایک خیال آیا۔ اور دل مین سوچی کہ "ایڈا کی موت کو کسی دیکھنے والے چور کے کام پر محمول کرنا بہتر ہوگا۔" وہ پھر اس مقام پر لوٹ آئی جہان لاش پڑی تھی۔ چاندکی خفیف روشنی مُردے کی صورت پر پڑ رہی تھی۔ اور سوا اس سنگدل لیڈی کے کوئی اور وہان نہ تھا۔

لیڈی۔ (دل مین) مین ہرگز مردون سے نہ ڈرونگی۔ کیونکہ ایسے کئی واقعات دیکھ چکی ہون۔ یہ کہکر اِدھر اُدھر نظر کرنے لگی کہ کوئی میری حرکات کو دیکھ تو نہین رہا ہی؟ جب اس بات سے دلجمعی ہوئی تو اُسنے ایڈا کے لباس کو ٹٹولنا شروع کیا۔ جیب سے ایک خط اور ایک روپیہ کی تھیلی اور انگوٹھیان نکلین وہ اُسنے لے لین۔ اُسکی تلوار جو وہین پڑی ہوئی تھی۔ لیڈی نے اُٹھاکر اُسی کے سینے مین چبھودی۔ ابھی اچھی طرح ان امور سے فراغت نہوئی تھی کہ کسی کی آہٹ معلوم ہوئی۔ وہ پھرتی کے ساتھ وہان سے نکلکر کسیطرف چلدی۔ اُسی دم فوسٹ وہان آموجود ہوا۔ ایک شخص کو بے ترکیبی سے نیچے پڑا دیکھکر جھکا اور غور سے دیکھنے لگا۔

فوسٹ۔ (متحیر ہوکر) "اے ایڈا مردانہ لباس مین مری ہوئی یہان پڑی ہی خداوندا! یہ کسکا کام ہی؟ افسوس! اُسکا لباس جابجا سے پھٹ گیا ہی۔ انگوٹھیان نکال لی گئی ہین اور شاید روپیون کی تھیلی بھی غائب ہی۔ یقیناً یہ کسی رہزن ہی کا کام ہی!۔"

ایک آواز "تو بالکل کوتاہ نظر انسان ہی" فوسٹ نے پھرکر دیکھا تو جن کھڑا ہوا ہی۔

فوسٹ "کیون یہ بے طلب کی آمد کیسی؟ مین نے تو تجھے بُلوایا نہ تھا!۔"

جن۔ (اپنے دونون ہاتھ سینے پر باندھکر لاش کو اطمینان سے دیکھتا ہوا) "ہان بیشک مجھے طلب تو نہین کیا لیکن مین سمجھا کہ تم اپنے معشوق کے قاتل کا نام و نشان دریافت کرنے کے بہت مشتاق ہوگے اسی لیے مین آیا واقعی تم بڑے ہی سادہ دل اور محدود نظر ہو۔ جس شخص کے ہاتون یہ ظلم وقوع مین آیا۔ اُسنے صرف اپنی کارروائی کا افشا نہ ہونے کےلیے یہ ترکیب کی ہو کہ لاش سے مال و اسباب نکال لے گیا۔ تاکہ دیکھنے والے کو کسی راہزن یا قزاق کا گمان ہو۔"

فوسٹ "ہان تیرا خیال بہت ٹھیک ہو۔ کیا تو اسوقت یہان موجود تھا۔ اور ایڈا کو قتل ہوتے ہوے اپنی آنکھون دیکھا۔ کیا تونے اُس عورت کے بچانے کے لیے کچھ کوشش نہین کی جو کسیقدر مجھے عزیز تھی؟۔"

جن "جب وہ ماریگئی۔ مین بھی یہین تھا۔ مگر قاتل و مقتول دونون کی نگاہون سے پوشیدہ میرے امکان مین نہ تھا کہ ایڈا کو بچانے کا خیال بھی کرون۔ کیونکہ اُسکی موت کی گھڑی آچکی تھی۔"

فوسٹ "مجھے جلد بتا کہ اسکا قاتل کون ہو؟۔"

جن "ایک عورت۔ تم مین اور کسی لیڈی مین کل شام کو یہان ملنے کا جو اقرار ہوا تھا۔ اُسے ایڈا نے سُن لیا اور اُس لیڈی کا سر تن سے جدا کرکے رقابت کا جھگڑا پاک کرنے کو وہ آئی تھی مگر یہان معاملہ برعکس ہوگیا۔ یہ دیکھو مردے کے گال پر لیڈی کی انگوٹھی کی رگڑ کا نشان ہو۔ اسکا زہر کچھ ایسا ہو کہ دنیا مین کوئی زہر اسکا مقابل ہو نہین سکتا۔"

فوسٹ "ہاے! مجھے اُسی دم اُس انگوٹھی کے بارے مین تردد ہوگیا تھا۔ خیر۔

جن "تمھاری پیاری دلربا ایڈا اسی انگشتری کے چھو جانے سے مری ہو۔ وہ تلوار جو اپنے فرضی مخالف کی جان لینے کی نیت سے ہمراہ لائی تھی خود اُسی کے سینے مین چبھوئی گئی۔"

فوسٹ۔ (تامل کے بعد) "مین اُس لیڈی اور اسکی انگوٹھی کی نسبت مفصل حال دریافت کرنا چاہتا ہون ایک دفعہ اُسکے روے زیبا کے دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا۔ مین نہین سمجھ سکتا کہ کوئی اور انسان بھی اسدرجہ کا حسن و جمال رکھتا ہو۔

جن۔ ہان۔ تو یہ کہو وہ تریزا سے بھی زیادہ حسین ہی؟۔"
فوسٹ " بیشک تریزا کی اُسکے آگے کوئی اصل وحقیقت ہی نہین۔"
جن۔ (مذاق سے) " اچھا۔ کیا ایڈا کو بھی اُسکے مقابل ہیچ سمجھتے ہو؟۔
فوسٹ " تو بہ ساپڈا کی اور اسکی مناسبت ایسی ہی ہی جیسے ذرے اور آفتاب کی مجھے اہم پوشیدہ اُسی لیڈی کے مکان پر لے چل!۔"
جن " کیا تم اپنے معشوق کی لاش کو اسی صورت بے گور وکفن چھوڑ جانا چاہتے ہو۔"
فوسٹ " ہان۔ کیونکہ اگر مین لاش کو یہان سے اُٹھوا لیجاؤن تو مجھی پر اُسکے قتل کا گمان کیا جائیگا رہگذرون سے کوئی دیکھکر شہرت دے تو اُسوقت مناسب طور پر مردے کو لیجانے کا اہتمام ہو سکتا ہی۔
اُس لیڈی کا نام، مقام انگوٹھی کے حالات اور دیگر تفصیلی کیفیت معلوم کرنے کے لیا مین بیتاب ہو رہا ہون۔ کل اگرچہ اُسنے مجملاً اپنے ذی مرتبت اور عالی خاندان ہونے کا ثبوت دیا تھا۔ لیکن مین اُسکی تقریر اچھی طرح نہ سُن سکا۔
جن " بلاشُبہہ اُسنے صحیح کہا ہی۔ اُسکا باپ ایک عظیم الشان طاقتور بادشاہ ہی۔ اور وہ لیڈی بادشاہ حال کے ایک قریبی رشتہ دار سے منسوب ہی۔"
فوسٹ۔ (ناامیدی سے) " تو کیا وہ شوہر رکھتی ہی؟۔"
جن " ہان۔ یہ اُسکا دوسرا امر ہی۔ تاہم وہ کچھ اُسکے تابع فرمان نہین بلکہ اپنے فعل کی مختار ہی انسان جن معمولی الفاظ کا استعمال کرتے ہین۔ اگر مین بھی اُنھین الفاظ مین کہون تو وہ لیڈی فرشتہ کے لباس مین شیطان مجسم ہی۔ خیر اب یہ قصہ تہ کرو۔ تھوڑی دیر مین نہایت عجیب و غریب چیزین تمھین دکھلاتا ہون۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔" فوسٹ نے اُسکے کہنے پر اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اور چشم زدن مین اپنے آپکو مع جن کے ایک وسیع کمرے مین پایا۔ وہ کمرہ ایک فراخ محلسرا کا تھا جو ویانا کی شہرپناہ کے باہر ایک کم آباد گلی مین واقع تھی۔ کچھ آرایشی اسباب بھی تھا۔ جسوقت فوسٹ اد

جن وہان گئے تو دو شخص بیٹھے ہوے نظر آئے۔ ایک تو پادری انسلم راہب خانۂ آلپس کا مختار تھا دوسرا ایک اونچے قدو والا شخص تھا جسکی عمر تیس سال سے متجاوز نہ ہوگی۔ چہرہ زرد تھا۔ اور داڑھی کے بال بھورے تھے۔ ایک مخملی رنگ کا لمبا کوٹ پہنے تھا۔ جو مونڈھون اور کہنیون پر پھٹا ہوا تھا۔ سر پر سیاہ مخملی ٹوپی تھی جسکی کلغی اُسکے بائین کاندھے تک لٹک رہی تھی۔ دونون میز پر بیٹھے تھے اور اُس میز پر شراب کی بوتلین اور کچھ میوے رکھے تھے۔ فوسٹ اور جن کی موجودگی کی اُنھین اصلا خبر نہ ہوئی۔ کیونکہ یہ دونون انسان کی نگاہون سے غائب تھے۔ اُسی سبب وہ بے تردد آپسمین گفتگو کیے جاتے تھے۔

جوان ”تو کیا آپ آج ہی شب کو یہان سے جانے کا مصمم قصد رکھتے ہین؟ پادری صاحب!“

انسلم ”جی ہان۔ بندہ پرور! اب یہ مقام میرے رہنے کے قابل نہین۔ آج ایک ایسی افواہ اُڑی جسے سنکر مین سہم گیا۔ دو شخصون نے یقینی طور پر کہا ہے کہ ”وہ مجھسے ملے ہین۔ علاوہ اُسکے یہ بات عدالت روم کے افسر کو زیبا نہین کہ دارالسلطنت مین بیٹھا وقت ضائع کرتا رہے۔ یہ مقام ایسا ہے کہ اُس مقدس عدالت کی کارروائی ٹھیک طور پر ہو نہین سکتی۔ یہان کے لوگ اس سے بالکل کارہ اور متنفر ہین۔“

جوان۔ (ہنسکر) ”تاہم آپ نے شہنشاہ وقت کے ڈرا دینے مین کامیابی حاصل کی۔ حالانکہ وہ اپنے محل کی خوابگاہ مین تھا۔“

انسلم ”ہماری عدالت کی خوش نصیبی کے سبب سے شہنشاہ کے مصاحبین سے ایک شخص ہمارا معتقد ہے۔ اور اُسی کے ذریعہ وہ کٹار شاہی خوابگاہ کی میز پر لگائی گئی۔“

جوان ”کارنیلیا کے نامہ بر کا قاتل بھی وہی مصاحب تو نہین؟۔“

پادری ”جی نہین حضور!۔ وہ کارروائی خاص فدوی کے ہاتھون وقوع مین آئی ہے۔ عدالت روم کے بعض جلیل القدر عہدہ دارون کو بھی ضرورت کے وقت ملازمین کی خدمت بجالانا پڑتا ہے۔ ہمین یہ بات دریافت کرنی ضرور تھی کہ گورنر کارنیلیا کے نام شاہی حکم کس مضمون کا بھیجا گیا ہے۔

قاصد کو رستے ہی مین ہلاک کردینے کے سبب وہ کاغذات دستیاب ہوے جو گورنر کے پاس روانہ
ہوے تھے۔ اور جنکے ذریعہ ہمین معلوم ہوگیا کہ راہب خانے کے تصرف کے لیے حکم گیا تھا۔
آٹو نے جو نقشہ تیار کرکے دیا۔ اُس سے بخوبی معلوم ہوسکتا تھا کہ کس رخ سے فوج کشی کرنا
مفید ہوگا۔ اور راہب خانے کے رہنے والے بھوک پیاس کی تاب نہ لاکر اپنے آپ کو فوج کے
حوالہ کردینگے۔ کیونکہ وہ عمارت کچھ ایسی ترکیب سے بنائی گئی ہو کہ ایک لشکر عظیم کے حملہ سے بھی
کچھ گزند نہ پہونچے۔ اور اگر اشیاے خوردنی برابر پہونچتے رہین تو محاصرے کا بھی کوئی خوف نہین لیکن
آٹو کا نقشہ ایسے مقامات پر فوج کشی کا اشارہ کررہا تھا کہ راہب خانہ کے لوگ باہر سے کوئی چیز
منگوا نہ سکین۔ اور ہر رستے پر فوج بٹھا دی جائے۔"

جوان۔ "تو کیا اب آپ اپنے معتقدین کو بھی وہان سے نکل جانے کا حکم دینے والے ہین؟"

پادری۔ "نہین حضور! قاصد کے قتل اور شہنشاہ کو دھمکی دینے سے مجھے اتنی مہلت نصیب ہوئی
کہ والسٹین اور فیروز کا بے کھٹکے وہان پہونچکر اسقدر ذخیرہ جمع کرلینا ممکن ہو کہ کارنیلیا کا گورنر
بہ تنگ ہوکر واپس جانے تک ساکنانِ راہب خانہ کو بھوک کا صدمہ نہ اُٹھانا پڑے۔"

جوان۔ "اُن دونون ملازمان وفا (فیروز و والسٹین) کی جو رہائی ہوئی۔ بڑی ہی تعجب خیز
بات ہی خود وہی لوگ مجھے برابر بتا نہ سکے کہ وہ کیونکر قید سے چھوٹ نکلے۔ مین ہرگز باور
نہ کرونگا کہ میری بہن نے فوسٹ کے ذریعہ اُنھین رہا کرایا ہی۔"

پادری۔ "مین بھی اس امر مین حیران ہون۔ لیکن آپ کی ہمشیرہ والا صفات نے یکیون
فرمایا کہ "مین ہی نے فوسٹ سے کہکر اُنھین قید سے چھڑایا ہی۔ خیر جا ہے کچھ ہو اتنی بات
تو مسلّم ہو کہ فیروز و والسٹین رہا تو ہوگئے۔ اور اب کارنیلیا کی سرحد کے قریب ہونگے۔ تھوڑی
دیر مین مین بھی اسی رستے جاؤنگا۔"

جوان۔ کل مین بھی اپنی بہن کو ہمراہ لیکر ویانا کو خیرباد کہتا ہون۔ والسٹین کے خوشا نصیب
کہ ہم بھی اسوقت جب وہ اپنی حماقتون کی وجہ سے سزا پانے والا تھا اپنے خاص امور کی انجام دہی

کے لیے نام بدلے ہوے دیا نا ہی مین موجود تھے۔ مجھے بار بار والسٹین کی اس بیحیائی پر ہنسی آتی ہی کہ اُسنے اپنے آپ کو ظرنین کا ہم شبیہ پا کر اُسکی املاک و جائداد پر ہمیشہ کے لیے قبضہ کر لینا چاہا۔" یا دری "ہ مین نے اُس مال سے اپنا حصہ بھی لے لیا ہی۔ کچھ تمام و کمال والسٹین ہی کو نہین ملا۔ خیر۔ امیر ظرنین کو قید کرنے مین آپکا اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا کیا مطلب تھا وہ ـــ"

جوان۔ (بات کاٹ کر) "مین نے پہلے ہی آپ سے کہدیا ہی کہ ظرنین شہر ونیس مین ایک دن شام کے وقت پھرتا پھرتا ہمارے اُس کمرے مین بھی آگیا۔ جہان ہمارے چند خفیہ امور طی ہوتے ہین۔ اور جسکے سبب ابا جان کو یہ ثروت و عظمت نصیب ہوئی۔ اُن تمام حالات سے تو آپ واقف ہی ہین۔ اُسدن میری بہن اور والسٹین اُس مکان کے دوسرے کمرے مین بیٹھے تھے۔ اور والسٹین اپنا ترکون کی قید مین گرفتار ہونا۔ اور وہان امیر ظرنین سے دوستی پیدا کرنے کا حال بیان کر رہا تھا۔ دفعۃً میری بہن کو اُس پوشیدہ کمرے کے دروازہ کا کھلا ہوا ہونا یاد آیا لہذا اُسی دم والسٹین کو ساتھ لیکر وہان آئی تو ایک غیر شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ بمجرد اُسکے دیکھنے کے والسٹین فرار ہوگیا۔ اور میری بہن نام و نشان دریافت کرنے کی غرض سے اس نووارد کیطرف بڑھی اور قریب پہونچکر اسکے اور والسٹین کے بالکل مشابہ ہونے پر تعجب کرنے لگی مگر یہ نہ جانا کہ خود امیر ظرنین یہی ہی جسکا ذکر والسٹین ابھی کر رہا تھا۔

غرض اُسنے اپنے ہان آنے کا سبب بیان کیا۔ یہ نہین معلوم کہ وہ صحیح تھا یا غلط۔ اُسوقت میری مان ایک خادمہ عورت کو سزا دے رہی تھی۔ شاید اُسی کی چیخون کی آواز نے اُس راہ چلتے کو متوجہ کیا۔ اُسوقت ہم دشمنون مین گھرے ہوے تھے۔ اور ہمارے حرکات کی نگرانی کے لیے جاسوس مقرر تھے۔ اور کل اشخاص ابا جان کے علوی مرتبت پر حسد کرنے کے سوا ہمارے کل خاندان کے جانی دشمن ہو رہے تھے۔ اس صورت مین ہمین ضرور ہوا کہ مآل اندیشی اور عاقبت بینی مین کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہ کرین۔ اسلیے مین نے اور میری بہن نے والسٹین کو یہ ترکیب سکھا دی کہ ظرنین کو کسی بہانے لیجا کر آپ کے حوالہ کر دے۔ مگر ہم نے کچھ یہ نہین کہا تھا کہ تو خود ہم

بنکر شہر ویانا مین جا کے گلچھرے اُڑا۔"

پادری "پہلے اس طرح مشرح حال مجھے نہ معلوم تھا۔ اب مین بخوبی جان گیا کہ ظرنین کے قید کرنے سے کون غرض متعلق تھی۔ جب وہ اس کمرے کا حال اور وہان کے اسباب کی کیفیت کسی اور سے کہدیتا تو آپ کے خاندان کے حق مین برا نتیجہ نکلتا۔"

جوان "بیشک۔ اور وہ وہان سے زندہ ہی کیون جانے پاتا؟ مگر میری بہن کا دل اُسکا حُسن وجمال دیکھکر نرم ہوگیا۔ اور بعد مین بھی وہ نہین چاہتی تھی کہ ظرنین عدالت وم کے ہاتھون مارا جائے۔ آخر یہ راے ٹھہری کہ زندگی بھر قید مین رکھا جائے۔ کیونکہ اسی مین ہماری بہتری متصور تھی۔ ایک عورت کی مہمل اور ناقص راے پر عمل کرنے کے سبب سے اب وہ رہا ہوگیا۔ اور آزادی کے ساتھ ہماری پوشیدہ کارروائیون کو علانیہ بیان کر رہا ہے۔ لیکن خوش نصیبی سے ہمارے نام اُسے نہین معلوم۔ اور نہین جانتا کہ اس کمرے کا مالک کون تھا۔"

پادری "اب بھی رسی اور کٹار کا طلب نامہ اسکو پہونچنا ممکن ہے!۔"

جوان "نہین۔ اُسکا زندہ ہونا کچھ موجب نقصان نہین۔ کیونکہ وہ ہمارے نام ونشان سے ناواقف ہے۔ علاوہ اُسکے ہمارے خاندان کو آجکل وہ قدرت وحکومت حاصل ہے کہ ایسی جزئی باتون سے مضرت کا اندیشہ نہین ہے۔"

پادری "اگر آپ کی راے ایسی ہے تو یون ہی سہی۔ مین آپ کا کمال درجہ ممنون احسان ہون لہذا کبھی عدول حکمی نہ کرونگا۔"

جوان "ہم آپکے لیے عنقریب کوئی اعلیٰ عہدہ تجویز کرینگے۔ کیونکہ آپ زمانۂ دراز سے ہماری خدمات وفاداری کے ساتھ بجالاتے رہے ہین۔"

پادری۔ (خوش ہوکر) "حضور! اس اقرار کے سبب فدوی نہایت ممنون ہوا۔"

ان "ہم آپکو کبھی نہ بھولینگے۔ اور ہان میری بہن ابتک واپس نہین آئی۔ مین نے تنبیہ سمجھا دیا ہے کہ ویانا مین نہایت خبرداری سے رہا کرے۔ تاہم وہ ایک جا قرار

نہین لیتی - اور ہمیشہ پھرتے رہنے کی عادی ہو رہی ہے -" پادری انسلم نے ہنوز کچھ جواب نہ دیا تھا کہ دروازہ کھلا اور وہ برقع پوش لیڈی (فوسٹ کی نئی معشوقہ) اندر داخل ہوئی -

اڑتالیسوان باب ۴۸

ایڈا کا خط - جنازہ

لیڈی سنے کمرے مین پہونچتے ہی برقع نکال ایک طرف پھینکدیا - اور تکان کے سبب بے اختیار ایک کرسی پر بیٹھ گئی -

لیڈی (نوجوان سے) "مجھے ایک گلاس شراب بھر دو - مین بہت تھکی ہوئی ہون - جلد لاؤ -

جوان ؛ شراب مین زہر بھی ملا دون ؟ - دیکھو اگر تم میرے کہے پر نہ چلوگی تو ایکدن ایسا ہی کر گذرونگا"

لیڈی - (گلاس ہاتھ مین لیکر) میرے پیارے بھائی ! تم کیون مجھے آئے دن دھمکیان دیا کرتے ہو؟ کیا شاید یہ نہین جانتے کہ اگر تم (نہایت جذبہ سے) اور مین آپس مین لڑین جھگڑین تو بڑا ہی سخت ہنگامہ بپا ہو جائیگا -"

یہ کہکر شراب پی گئی اور کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی "سیزر ! یہ بڑی شرمناک اور خوف دلانے والی بات ہو کہ تم ہم باہمی لڑائی کا خیال کرین - کیونکہ ہم ایک دوسرے کے دلی ارادون اور تجویزون سے بخوبی واقف ہین - اور ہمارا ہونا ایک دوسرے کی مدد پر موقوف ہو - لہذا ہمین بیجا مخالفت کے سبب اپنے خاص امور مین خلل اندازی نہ کرنا چاہیے !"

سیزر "سچ ہو - مگر یہ تمہارا ہر وقت کا بے روک ٹوک پھرنا مبادا ہمارے یہان ہونے کو ظاہر کردے جب وزیر اعظم شہنشاہ جرمنی اور ابا جان مین اخلاص و محبت پیدا ہونے کی کوشش کر رہی ہو اور تم اسطرح ماری ماری پھرتی رہو تو ضرور ہماری موجودگی کا راز آشکار ہو جائیگا - اگر شہنشاہ کو اسقدر پتہ معلوم ہو جائے کہ مین یہان ہون اور وزیر اعظم کو راے دے رہا ہون تو سب کل معاملہ درہم برہم ہو جائیگا -"

لیڈی - خیر - یہ ذکر جانے دو - تمھارا خوف سراسر بیجا ہی - کیونکہ شہنشاہ نے تو عہد نامہ پر دستخط کرنے کا تمھارے دوست وزیر اعظم سے اقرار کر دیا - اور ابا جان کو اُس عہد نامہ کی قوت پر اپنے تمام مخالفین سے مقابلہ کرنے کی پوری پوری امید ہوگئی - ہم تو کل ہی اس شہر سے رخصت ہونے والے ہین - پھر خوف وہراس کی بات ہی کیا ہی میری کارروائیان تمھاری نظرون مین شاید ہیچ معلوم ہوتی ہین - جسوقت والسٹین گرفتار ہوکر اپنے مکان سے حراست مین جا رہا تھا مین نے قریب جاکر چپکے سے اُسکے کان مین کہدیا کہ " ڈرو نہین ہم سب تمھاری بریت کی سعی مین ہین - " خیال تو کرو - اگر میرے جانب سے وہ ہمت نہ دلائی جاتی تو وہ ضرور اپنی مخلصی کیلیے ہمارے خفیہ امور عدالت مین بیان کر دیتا - "

سیسیز رہ " مین بلاشبہہ تسلیم کرتا ہون کہ تمنے یہ کام بہت اچھا کیا - اور اپنی معمولی جرأت و دلیری کو عمل مین لائین - "

لیڈی - (مسکراتی ہوئی) " کل تم مجھے عدالت کے جانے سے منع کر رہے تھے - اور بالکل یہ سمجھے کہ ہر ایک مشکل سے مشکل کام بھی میری نظرون مین وقعت نہین رکھتا - آخر مین نے تمھارا حکم ٹال کر جانے مین تامل نہین کیا - اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میری تحریک اور لارڈ ارونا (یعنے فوسٹ) کی حکمت عملی سے فیروزو والسٹین رہا ہوگئے - "

سیسیز رہ " یہ کام بھی ہمارے لیے مفید ہوا - مگر دو ایک مقدمات مین کامیابی اور سرخروئی حاصل ہو تو بہت سے ایسے امور بھی پیش آئینگے - جنکے سبب آفت و مصیبت کا سامنا ہوگا - "

لیڈی - (شرارت کے لہجے مین) " سنو ! آج بھی شام کو مین تمھاری خلاف مرضی باہر گئی تھی اور ایک کام ایسا کر آئی ہون جو یہان کی سرکار مین ہمارے کامون کے لیے بہت کچھ مفید ثابت ہوگا - "

سیسیز رہ " بتاؤ تو سہی - وہ کون کام تھا - اور وہ ہمارے حق مین کیا عمدہ نتیجہ پیدا کریگا تو مجھے تمھارے خلاف کی ضرورت نہ پڑے - "

لیڈی ’’اچھا تو سنو! مین نے والسٹین کی بی بی ایڈا کو پہلے ہلاک کر دیا- اور ــــ‘‘

سیزر- (حقارت سے) ’’لاحول ولا قوۃ- تم سمجھتی ہو کہ یہ کارروائی ہمارے لیے کچھ مفید ہوگی؟‘‘

لیڈی ’’توبہ- یہ جلدی ہی تو بُری ہی- میری گفتگو غور سے سنکر بعد جو چاہے کہنا- ایڈا لارڈ آمدنا کی منظور نظر تھی‘‘

سیزر ’’تو پھر فوسٹ ایڈا کے قاتل کی تلاش مین کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیگا‘‘

لیڈی- (مسرت سے) ’’ہان- مگر بات تو یہ ہی کہ خود فوسٹ ہمارے قبضہ مین ہی- مین سب کچھ کہ سُناتی ہون- تم خاموش سنے جاؤ- ایڈا کی پوشاک سے ایک خط دستیاب ہوا جو اُسنے فوسٹ کے نام لکھا تھا- اور جسکو مین نے ابھی سرسری نگاہ سے دیکھ لیا ہی اُس خط مین ایک تعجب انگیز راز لکھا ہوا ہی- جو نہایت ہی پوشیدہ امر ہی‘‘ لیڈی اسی قدر کہنے پائی تھی کہ فوسٹ جو جن کے ساتھ کھڑا سب تقریر سُن رہا تھا بے چین ہوگیا- آخر مضطربانہ وہان سے چلدینے کے لیے جن کو اشارہ کیا- مگر اُسنے سر ہلا کر اشارے ہی مین جواب دیا کہ ’’ اور تھوڑی دیر توقف کرو‘‘ فوسٹ کی پریشانی کی کوئی انتہا نہ تھی- اُسے بار بار یہ خیال پریشان کیے دیتا تھا کہ ایڈا نے بچون کی تبدیلی کا راز کہین لکھ نہ دیا ہو جسکی ابتک جن کو خبر نہین ہی- لہذا چند قدم پیچھے ہٹ کر جلدی سے پست آواز مین کہا ’’میرے ہمراہ ابھی چل- مین تجھے اپنے باہمی اقرارنامے کے رو سے حکم دیتا ہون- جن اس حکم کے خلاف نہ کر سکتا تھا- اُسیدم فوسٹ کا ہاتھ پکڑا- اور چشم زدن مین دونون شہر کی فصیلوں کے قریب اُس مقام سے تھوڑے فاصلے پر پہونچگئے- جہان فوسٹ نے ایڈا کی لاش دیکھی تھی-‘‘

جن- (ازراہ مذاق) ’’شاید آپ اُس نیک صحبت سے نکلجانے کیلیے نہایت پریشان ہو رہے تھے؟‘‘

فوسٹ ’’بس مُنھ بند کر! واہیات بکنے سے کچھ فائدہ نہین!!-‘‘

جن ’’مین ہر حال مین تمھارا تابع فرمان ہون- خیر- اب اور کوئی حکم دینا چاہتے ہو؟-‘‘

فوسٹ ’’ہان ایک کام ہی مجھے اس عورت کا نام بتا دے- جسنے ایڈا کی جان لی ہی!-‘‘

جن ’’وہ نام تمام یورپ مین نہایت مشہور و معروف ہی اور ایسا ہی کہ اُسے سُنکر ہزارون

تو ہی دل کانپ اُٹھتے ہین -"

فوسٹ - " جلدی بتا کیا نام ہی؟ -"

جن - فوسٹ کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر جھکا اور کوئی نام کہا -

فوسٹ - " اُفوہ وہ عورت تو کہتی ہی کہ مین اسکے قبضے مین ہون -" جب یہان یہ معاملات ہو رہے تھے - تو ایک شب گرد افسر ایڈا کی لاش فصیلون پر پڑی دیکھکر قریب کی چوکی پر لے گیا - وہان کے سپاہی مردانہ لباس مین عورت کی مردہ شکل دیکھکر متحیر ہو گئے - پہرے کے جوانون مین ایک وہ شخص بھی تھا - جو والسٹین - فیروز - ونٹرین کے گرفتار کرنے مین شریک تھا - اُسنے غور سے نگاہ کرکے پہچانا کہ یہ اُسی عورت کی لاش ہی - جو والسٹین سے منسوب تھی - گو وہ شب کا وقت تھا مگر یہ خبر اُسی وقت تمام شہر مین پھیل گئی - بمجرد معلوم ہونے کے آٹو دوڑا ہوا چوکی پر گیا - اور دیکھا تو ایک شکستہ بنچ پر ایڈا کی لاش اُسی کے لباس مین لپٹی پڑی ہی - اُسکے پہنچنے کے بعد سپاہی چلے گئے - آٹو فرط غم سے بہن کی لاش پر گر پڑا اور زار قطار رونے لگا - گو ایڈا کا چال چلن اُسکے ظاہری تعلق کے قطع کرنے کا سبب ہوا تھا - مگر اُسکا دل برادرانہ محبت سے مملو تھا -

آٹو - (لاش پر پڑا ہوا) " میری عزیز بہن! کیا تو اسقدر جلد مر گئی؟ شاید تجھے اپنے گناہون سے تائب ہونے کی بھی مہلت نہ ملی - ہاے کیا تیرے نصیب مین ایسی ہی موت لکھی تھی؟ کیا عجب کہ یہی تیرے لیے سزا مقرر کی گئی ہو - اگر تیرے گناہ بے اندازہ ہین تو خدا کی رحمت بھی کچھ محدود نہین ہی - وہ خدا جسنے ہر چیز کسی مصلحت اور بہبودی کے لیے پیدا کی ہی - وہ خدا جسکا ہر ایک فعل ہزارون فائدون پر مبنی ہی - وہ خدا جو اپنی بندگی کرنے والون کو نیکی کیطرف راہ نمائی کرتا ہی وہی تیری روح کو ہمیشہ کے لیے نجات عطا فرمائے گا -

اگرچہ مجھے کئی مصیبتین اُٹھانا پڑین - اور زمانہ کی نیرنگیون نے جب انتہا آفتون میں گھیر لیا تمام کیا غربت و افلاس نے دم نہ لینے دیا - لیکن اے خدا! تو ہی خوب جانتا ہی کہ مین کبھی تجھسے مایوس و نا امید نہین ہوا جب کبھی واژونی قسمت مجھے بے چین کرتی تھی - تو تیری ہی بارگاہ مین التجا

کرتا تھا۔ جسکے سبب دل مین ایک جرأت سی پیدا ہو جاتی تھی۔ دعا بھی کیا چیز ہی؟ وہ پرستش جو بندہ خالص نیت سے کرتا ہی بیشک ایک نعمت عظمیٰ ہی۔" غرض آٹو بڑی دیر تک اپنی بہن کی لاش کے قریب دوزانو بیٹھا اُسکی نجات کے لیے نہایت گریہ وزاری کے ساتھ درگاہ خدا مین دعا کرتا رہا۔ آخر اُسکے دل مین تسکین پیدا ہوئی۔ اور ساتھ ہی دروازہ کھلا۔ اور امیر ظرنین اپنے خدمتگارون کے علاوہ جنازہ وکفن بھی ہمراہ لیے ہوے اندر آیا۔

ظرنین۔ (آٹو کا ہاتھ پکڑکر) "میرے عزیز نوجوان دوست! آپکی بہن کی لاش پہلے میرے مکان پر لیجا کر وہان سے قبرستان مین دفن کرنا مناسب ہی۔" ظرنین کی اِس مروت ودلداری کے سبب آٹو اُسکا نہایت درجہ ممنون ہوا اور اُسی کے تجویز کے بموجب تمام کارروائی وقوع مین آئی۔ ایڈا کی لاش اُس مکان مین لے گئے جہان ظرنین اقامت گزین تھا۔ اور جیسا ہمنے پہلے بیان کر دیا ہی آٹو اور ماظنی بھی وہین رہا کرتے تھے۔ فوسٹ کی بی بی تریزا۔ اور میریا دوسرے دن ایڈا کی تجہیز وتکفین مین شریک ہونے کو آئین۔ چونکہ ایڈا نے بچپن سے انھین دونون کے ساتھ پرورش پائی تھی سوا اسکے انکو اُسکے مذموم افعال سے بھی مطلق آگاہی نہ تھی۔ لہٰذا اُسکی ناگہانی موت نے دونون کے دل پر بڑا اثر کیا۔ رقت ودرد سے بے اختیار رونے لگین اور بہت دیر تک آنسو نہ تھم سکے۔ غرض مرنے کے تیسرے دن صبح کو ایڈا کی لاش دفن کی گئی۔ اور کل حاضرین تاسف کنان واپس آئے۔

اُنچاسوان باب ۴۹

روم[1]

اب ہمارا سین شہر روم کیطرف بدلتا ہی۔ سنہ ۹۷۶ء کا آغاز ہی۔ شہر کی رونق کمال ترقی پر ہی ہر طرف چہل پہل دھوم دھام ہی۔ وہ خوشنما باغ اور مصفا سڑکین۔ وہ کشادہ اور آباد

سلہ پایۂ تخت اٹلی ۱۲

گلیان۔ جنکے دونون جانب عالی شان عمارات تعمیر کی گئی ہین۔ وہ سر بفلک کشیدہ باعظمت گرجا۔ اور پوپ[1] (فرمانرواے ملک) کا بے نظیر محل۔ غرض کوئی مقام اور کوئی چپہ لوگون کی کثرت و ہجوم سے خالی نہین ہی۔ اہل شہر اپنے ملک کے فیشن کے بموجب مختلف قسم کے لباس زیب تن کیے ہوے اِدھر اُدھر پھر رہے ہین۔ جسوقت کا ہم ذکر کر رہے ہین روم نہایت عظیم الشان پرعظمت شہر تھا۔ اُسکی سرزمین اسی قدر فرحت افزا آباد اور بارونق تھی۔ جسقدر آجکل کے زمانے مین ویران اور دنیا بھر کے امراض پیدا کرنے والی ثابت ہوئی ہی۔ اس مشہور و ممتاز شہر کے اطراف و جوانب کئی وسیع و سرسبز دیہات تھے۔ جنکے باشندے کاشتکاری کا پیشہ کرنے والے تھے اور اُنکے گاے۔ بیل۔ بھیڑ وغیرہ اُن شاداب زمینون مین ناز پروردہ انسانون کی طرح رہا کرتے تھے۔ علاوہ اُنکے سلطنت روم کے تمام حدود بڑے بڑے شہرون اور قریون سے آباد تھے۔ اُس زمانے کی تہذیب نے وہان اپنا پورا اثر ڈال رکھا تھا۔ اُس سے قطع نظر کرکے بر و بحات کو اگر دیکھا جائے تو کوئی مقام ایسا نہ تھا جہان کے تمام لوگ محنتی جفاکش اور خوش گذران نہ ہون۔ دیہاتی زندہ دلی اور مہمان نوازی وہان تھی۔ چوپائے فربہ۔ ہر قسم کے میوے زمین کو زینت دینے والی جھونپڑیان خوشحال گانون۔ صنعت و حرفت سے بھرے ہوے شہر ہر طرف موجود تھے۔

افسوس! وہ محنت کا جوش و خروش۔ صنعت و حرفت کے مبارک ولولے۔ نیکنامی و برتری حاصل کرنے کی سرگرمیان جو ایک ذی عقل سوسائٹی کے رگ و ریشے مین رفعت دلانے والا جوش پیدا کر دیتے ہین۔ باشندگان اٹلی مین اب نہین۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سرسبزی و شادابی کے بدلے ویرانہ اور اُجڑا ہین عالی شان عمارات کی جگہ ٹوٹی ہوئی جھونپڑیان

[1] پوپ پادریون کے سرگروہ کو کہتے ہین۔ گذشتہ زمانے مین کل شاہان یورپ پوپ کے تابع فرمان ہوتے تھے۔ اور خود پوپ ملک اٹلی پر حکمرانی کرتا تھا۔ موجودہ زمانے مین بھی پوپ ہی۔ مگر اُسکے اختیارات نہایت محدود ہین۔

نیکیون کے بدلے بدکاریان - تونگری کی جگہ نکبت و افلاس اُنکا حصہ ہے[1] مگر ہمین تو روم کی اُسوقت کی حالت سے مطلب ہی - جو ہمارے قصہ سے تعلق رکھتی ہی - یعنے ۱۴۹۷ء سے اور جیسا ہم اوپر بیان کر آئے ہین - اسوقت شہر روم کی آبادی و سرسبزی خوب ہی ترقی پر تھی - شہر مین سینٹ پیٹر نام ایک محلہ تھا - جسمین پوپ کا محل تھا - ایکدن چند ساکنان محل ایک برآمدے مین بیٹھے کچھ تماشا دیکھ رہے تھے - جو اُنکا جی بہلنے کے لیے کمال عمدگی سے کیا جا رہا تھا - اُن تماشائیون مین سب سے آگے پوپ سکندر ششم جو اُسوقت کا پوپ تھا بیٹھا ہوا تھا - یہ شخص یعنے سکندر ششم ابتداءً رڈریگو بورجیا کے نام سے مشہور تھا - اُسکے عالم شباب مین اُسکے ایک دوست نے مرتے وم نہایت عاجزی سے کہا تھا کہ اپنی بیوہ عورت اور یتیم بچون کو یہ اپنی پرورش مین لے - رڈریگو نے قبول کیا اور اُسکا دوست اطمینان سے چل بسا - مگر چند ہی دنون مین اُس بیوہ کی بھی اجل آگئی - اور وہ بھی وقت اخیر کمال عجز و الحاح کے ساتھ رڈریگو سے اپنے دونون بچون کو بجاے والدین کے پرورش کرنے کے لیے کہہ گئی - رڈریگو نے اُسکی درخواست بھی منظور کی - لیکن اس غریب بیوہ کے دفن ہوتے ہی ایک لڑکی کو تو کسی راہب خانہ مین بھیجدیا - اور دوسری کو خود آپ تصرف مین لایا

[1] آجکل مسلمانون کا بھی یہی حال ہی - کوئی زمانہ تھا کہ تمام جلیل القدر بادشاہ ہمارے در پر جبہ سائی کرتے تھے - ہمین سے علوم و فنون سیکھے - ہمین سے تہذیب حاصل کی - اسلام ہی کی روشنی سے سبھون نے اپنی اپنی حالتین درست کرلین گاڈفری ہگنس صاحب (جو ایک اعلےٰ درجے کے غیر متعصب مورخ تھے) لکھتے ہین - "اگر انصاف کی نظرون سے دیکھا جائے تو مسلمانون ہی نے اہل یورپ کو ۹۰۰ - ۱۲۰۰ صدی عیسوی تک علم اور تہذیب تمدن سکھایا" سپید و سیہ پر ہوا احسان عرب کا ہرا کر گیا سب کو باران عرب کا - مگر آج ہماری حالت کیا ہی ؟ علوم مین تہذیب اخلاق مین - صنعت و حرفت مین - تجارت مین - غرض ہر طرح ہم تمام مہذب اقوام دنیا سے کم بلکہ بہت ہی کم ہین - ۱۲ مترجم -

اس دوسری لڑکی کا نام روزا تھا جو حسن وجمال مین مشہور آفاق بلکہ یکتاے عصر تھی - پوپ کو
گو اُس عورت سے پانچ بچے ہوے - غرض اُسوقت پوپ سکندر ششم کی عمر تقریباً ساٹھ برس
کی تھی - اور گو اُسنے اپنی تمام عمر بدکاری اور دغا و فریب مین بسر کی تھی - مگر باینہمہ وہ نہایت
توانا و تندرست دکھائی دیتا تھا - روزا اُسکے پہلو مین بیٹھی ہوئی تھی - روزا کی دلفریب صورت
پر ہنوز وہ علامات باقی تھین جنکے سبب اُسکے حُسن عالم فریب کا شہرہ تمام یورپ مین پھیلا ہوا تھا
دوسری جانب پوپ کا بڑا بیٹا ڈیوک آف والن ٹینو جسنے اُس سے ایک سال قبل اپنے بڑے
بھائی کا خون ناحق کیا تھا - بیٹھا تھا - حاصل کلام جسوقت خاندان پوپ اور دوسرے پادری
مشغول تماشا تھے - اُسوقت شہر کے دوسرے حصہ مین ایک ماجرے کا وقوع ہوا - جسکا بیان
کرنا ضروری ہو - فوسٹ ایک تنگ گلی مین بھیڑ بھاڑ سے الگ کسی گھر کی دہلیز پر کھڑا ہوا ہو -
دوپہر کا وقت ہو - آفتاب اپنی پوری حدت دکھا رہا ہو - مگر لوگ اسکی تمازت کو خاطر مین نہ لاکر
اپنے معمولی کاروبار مین ہمہ تن مصروف ہین - فوسٹ کو وہان کھڑے چند ہی لمحے گذرے ہونگے
کہ ایک عورت ریشمی نقاب مُنہ پر ڈالے بھیڑ سے نکلکر اُسکے پاس آئی - وہ ایک چیرا ہے کی عورت کا لباس
پہنے ہوے تھی - مگر ہر ایک ادا سے دلفریبی کا نشان ملتا تھا - آخر نزدیک آئی اور فوسٹ کے
کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی "کونٹ آف آرونزو تمہین یاد ہے تم کو کسی کام کی غرض سے شہر مین
لائے ہین؟" فوسٹ چونک پڑا - کیونکہ وہ اس پیاری آواز سے ناواقف نہ تھا
جسدن سے دنیا مین یہ دلربا آواز سنی تھی - اُسوقت سے اُسکے کانون مین برابر وہی سریلی
صدا گونج رہی تھی -

فوسٹ - (اس لیڈی کا ہاتھ پکڑکر) "آپکے بے نظیر حسن و جمال کی کشش مجھے یہانتک کھینچ لائی"

لیڈی - (آہستہ سے ہاتھ کھینچ کر) "بیجا ہو آپ خوشامد بھرے الفاظ فرما رہے ہین!"

فوسٹ "نہین مین نے حقیقت حال بیان کی ہو - جب پہلے پہل دنیا مین آپکے جمال
جہان آرا کی زیارت نصیب ہوئی تو اسدن سے آپ کے عشق و محبت نے دل مین گھر کرلیا ہو

اور اُسکے دور کرنے پر کبھی میری کوشش غالب نہ ہو سکی - اُبھرتے ہوے شوق نے مجبور کر دیا کہ یہان آنکر آپکے دیدار سے لطف اُٹھاؤن - "

لیڈی - (کچھ تامل کے بعد) "آپ اس شہر مین کب داخل ہوے ؟"

فوسٹ " آج ہی صبح مین - خوشا نصیب کہ اسقدر جلد آپکی ملاقات کا افتخار حاصل ہوا - "

لیڈی " تو کیا آپ کو ابتک نہین معلوم کہ یہ ڈیوڑھی میرے ہی مکان کی ہو ؟ آپکی خوش قسمتی نے برابر میرے ہی گھر پہونچا دیا - مجھے ضرور ہو کہ آج آپکی مہمان داری کرون - " یہ کہکر کنڈی ہلائی تو ایک خادمہ نے ایک طرف کا دروازہ کھولدیا - لیڈی فوسٹ کو ساتھ لیے ہوے ایک عمدہ سجے ہوے کمرے مین گئی - اُسکی کھڑکیون کے ذریعہ ایک نہایت ہی دلفریب بہارا فزا چمن نظر آرہا تھا - لیڈی نے چہرے سے نقاب ہٹا کر نوکرون کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا - حکم کی فوراً تعمیل ہوئی - نقرئی ظروف مین پُرتکلف عمدہ کھانے اور نفیس شرابین حاضر کی گئین - اسکے بعد لیڈی نے تمام ملازمین کو باہر چلے جانے کا اشارہ کیا -

فوسٹ - (خدام کے جانے کے بعد) "آپکو یاد ہو کہ ہم کسطرح ویانا مین ایک دوسرے سے جدا ہوے ؟ شرط تو یہ تھی کہ مین اُن دو شخصون کو قید سے چھڑا دون - جنسے آپ کو کچھ تعلق تھا - اُسکے صلہ مین اقرار کے بموجب آپ کی نازک زبان سے اُس امر کا شکریہ ادا کیا جانا ضرور تھا - مگر افسوس ہمین وعدے پر ملنے کا اتفاق ہی نہ ہوا - "

لیڈی " یہ آپ کا قصور تھا - کیونکہ آپ ہی کے آنے مین دیر ہوئی - مین تو ٹھیک اُسی مقام پر اُسی ساعت آپ کی منتظر کھڑی تھی - جسوقت کا آپنے اقرار کیا تھا - "

فوسٹ " جب مین وہان گیا تو بجاے آپکے کسی دوسری عورت کی خون آلودہ لاش دیکھی - "

لیڈی - (نہایت دلجمعی سے) "جی ہان - آپ اپنی معشوقہ ایڈا کی لاش کا ذکر کر رہے ہین نا ؟ مین نے بھی وہی ہولناک سمان دیکھا - "

فوسٹ " مجھے یقین ہو کہ آپنے وہ نشان دیکھا ہو گا - جو خفیف سا اُس حومہ کے گالون پر بنا تھا - "

لیڈی :۔ "ہان وہ بھی دیکھا ہی!۔"

فوسٹ :۔ "اچھا آپ نے جسدم معائنہ کیا۔ کیا لاش پرسے کوئی چیز نکال لی گئی تھی؟۔"

لیڈی :۔ "ہان۔ مگر کیون اس ماجرے سے لاعلمی ظاہر کرنے کی کون ضرورت ہی؟ مین صاف طور پر کہے دیتی ہون کہ ایڈا میرے ہی ہاتون ماری گئی۔ اور مین سمجھتی ہون کہ آپ بھی اس حال سے واقف ضرور ہین۔ لیکن یقین جانیے کہ مین نے کسی خاص غرض سے اُسکی جان نہین لی ہی نہ اُس سے کچھ عداوت تھی۔ بلکہ صرف اپنے بچاو کے لیے اُسے مارا۔ جیسا مین نے اور کئی لوگون کے ساتھ کیا ہی۔ اور اگر آپ بھی کچھ جبین چیڑ کرینگے تو وہی سلوک آپ کے ساتھ بھی کیا جائیگا۔" یہ کہکر شیرزدہ کے مُنہ والی انگشتری جیب سے نکالکر انگلی مین پہن لی۔

فوسٹ۔ (اطمینان سے) "یہ شاید آپ کے لیے ہتھیار کا حکم رکھتی ہی۔"

لیڈی :۔ "جی ہان۔ خداوند! یہ وہی انگوٹھی ہی جسنے دیا تا مین آپ کو متحیر بنا دیا تھا۔ یہ شیرزہ کی تصویر جو اسپر کندہ ہی بالکل بے ضرر چیز ہی۔ دیکھیے مین اپنے گالون پر ملتی ہون۔ مجھے کوئی نقصان نہ پہونچیگا مگر ہان کسی مخفی پرزے کے حرکت دینے کے سبب شیرزہ کی شکل سانپ کے سر سے مبدل ہوگئی اب اگر کوئی اسے ذرا بھی اپنے جسم سے ملائے تو زہر قاتل کا کام کردے۔ اسی شکل کی حالت مین اس انگشتری نے ایڈا کو ہلاک کیا۔ جسکا آپ رنج و غم کر رہے ہین۔"

فوسٹ :۔ "جب آپکو دیکھتا ہون تو اُسکا غم دور ہوجاتا ہی۔ اچھا یہ بتائیے کہ آپنے خاص اپنے بچانے کے لیے اُسکا کام تو تمام کردیا۔ پھر مین نہین سمجھتا کہ اسکا مال و اسباب بھی لوٹ لینے کی کون ضرورت سمجھی گئی۔"

لیڈی :۔ "سنیے! حالانکہ میرا دل کسی خوف کو پاس بھٹکنے نہین دیتا۔ تاہم مناسب موقع اپنے کام کو لوگون کی نگاہون سے پوشیدہ رکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ تدبیر کردیتی ہون۔ تاکہ عام خلائق کو میری نسبت کچھ شان گمان ہی نہو بلکہ چور کا کام معلوم ہو۔ اسی دوراندیشی کے سبب مجھے ایڈا کی جیب سے ایک ایسا کاغذ ملا۔ جو غالبًا ہمیشہ کے لیے آپ کو ہمارے خاندان کا تابع بنا رکھیگا

اور ہمارے بہت سے امور جو دربار شاہی سے متعلق ہین - نہایت آسانی سے انجام پائینگے - "
فوسٹ "تو معلوم ہوتا ہو کہ اُس کاغذ مین کئی پوشیدہ باتین لکھی ہوئی ہین - خیر لائیے ! دیکھون تو سہی - آپکا چھپانا بیکار ہو - اور یہ بھی یقین رکھیے کہ مین آپ کی دھمکیون سے ڈرنیوالا نہین - صرف آپ کے بیمثل حسن نے مجھے گرویدہ بنا رکھا ہو - "
لیڈی "آپ ایسا خیال نہ کیجیے کہ آپ کے خفیہ حالات سے لوگون کو خبر ہوگئی - اور وہ واقف الحال ہونے سے آپکو کچھ مضرت پہونچائین - ہمارے خاندان مین دغا و فریب کی اسدرجہ کثرت ہو کہ ہمین وہ عیب نہین معلوم ہوتا - اور اُن لوگون کا پاس ادب ملحوظ رکھنا ہم فرض سمجھتے ہین - جو ایسے کامون مین زیادہ مشتاق ہین - آپکو اس معاملہ مین زیادہ دیر منتظر رکھنا نہین چاہتی - لہذا ب مجھے جہانتک آپکے مخفی امور سے واقفیت ہو سب کہے دیتی ہون اور وہ کاغذ بھی حاضر کرتی ہون - جو ایڈا کی پوشاک سے دستیاب ہوا " یہ کہکر اُٹھی - اور فوسٹ کو بٹھاکر آپ کاغذ لانے کو گئی - اور تھوڑی دیر مین لاکر فوسٹ کے حوالے کیا - وہ خاص ایڈا کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط تھا جسمین مندرجۂ ذیل مضمون تحریر تھا " عالیجناب کونٹ آف آردونا -
حضور! میرے نصیب آجکل مجھسے برسر پرخاش ہین - آپ ہی کی بے انتہا محبت جو میرے دل مین تھی اور ہو - اِن آفات کا سبب ہوئی - آپ کی تجویز پر مین ایک ایسے شخص سے منسوب ہوئی - جو آخر مین بڑا ہی بدمعاش اور دغاباز نکلا مین اپنے آپ کو امیر ظرنین کی چاہتی بیوی سمجھتی رہی - مگر ہائے ! اب اس حالت کو پہونچگئی کہ لوگون کو مُنھ دکھاتے ہوے شرم آتی ہو - موذی والسٹین جسنے امیری کا جھوٹا دعوی کیا تھا اب پھر قید سے چھوٹ نکلا ہو - مین حیران ہون کہ وہ کیونکر رہا ہوا ؟ غالب گمان ہو کہ آپ ہی کی پوشیدہ قوت جسکے خیال کرنے سے کلیجہ لرز جاتا ہو اُسکی نجات کا باعث ہوئی - چونکہ والسٹین اب آزاد ہوگیا ہو - غالبًا وہ مجھے پھر اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کریگا - اُس سے بے دھڑک انکار کرنے کی بھی گنجائش نہین - کیونکہ وہ میرے بچے کے قتل کا بھید بخوبی جانتا ہو وہ بچہ جو صرف میرا ہی نہین ! بلکہ آپ کا بھی ہو - آپ

یہ نہ سمجھیے کہ یہی امور مجھے پریشان رکھتے ہین۔ نہین۔ ایک اور تازہ غم مجھے مارے ڈالتا ہی۔ وہ یہ کہ آپکے دل مین میری وہ اگلی سی محبت باقی نہین رہی۔ ؎

یا تو ایسی مہربانی مجھپر۔ یا کچھ بھی نہین۔ ابتدا ہی ابتدا تھی۔ انتہا کچھ بھی نہین۔

یہی رنج والم مجھے ہمیشہ بے چین رکھتا ہی۔ کل شام کے وقت مین نے بچشم خود دیکھا کہ آپ اور ایک غیر عورت راہ مین کھڑے باہم کچھ اقرار کر رہے ہین۔ وہ عورت چاہے کوئی ہو آج شب کو میرے ہاتون سے نہ بچیگی مین ہمہ تن آمادہ ہون کہ آج اُسکا پیانۂ عمر لبریز کردون۔ خیر۔ آپنے مجھسے بہت ہی بُرا سلوک کیا۔ مین وہی ہون جو آپکے غم و تفکر کے عالم مین دلدہی کرتی رہی۔ اور آپ کی ایک نہایت اہم اور سنگین کارروائی مین پوری مدد کرکے انصرام کو پہونچایا۔ خیال تو کیجیے اگر میری مدد نہوتی تو آپ کے بیٹے کی تبدیلی ڈیوک لیپولڈ کی بیٹی سے کیونکر ہوسکتی تھی؟ میرے حقوق پر غور کرکے دیکھیے کہ آپ کو کس درجہ ممنون ہونا چاہیے تھا یہ خط اس غرض سے لکھتی ہون کہ آپ میری موجودہ حالت کا اندازہ کرین۔ اور اُسکے الفاظ کو غائر نظر سے دیکھین۔ مین سمجھتی ہون کہ زبانی کہنے کے بہ نسبت ایسے امور لکھ بھیجنا بدرجہا بہتر ہی۔ کیونکہ اُسوقت غور کرنے کا موقع ملتا ہی۔ آج مین اس خط کو آپ کے وفادار خادم کے حوالے کرتی ہون۔ جو سوا آپ کے کسی اور کو نہ دیگا۔ یہی خط آپ پر ظاہر کردیگا کہ آپکی نئی معشوقہ کا قاتل کون ہی۔ اور نیز یہ بات کہ مین محبت مین جسقدر نرم دل ہون اُسیقدر دشمنی مین بے رحم اور سخت بھی ہون۔ میری چند خواہشین ہین۔ جنکو پورا کرنا چاہیے اگرچہ وہ اور شخص سے ممکن بھی ہین۔ مگر آپ کے اختیارات کے مقابلہ مین کچھ نہین۔ یعنے والسٹین کی جانب سے مجھے کچھ خوف باقی نہ رہے۔ اور یہ بات صرف آپکے قتل سے حاصل ہوسکتی ہی اور مجھے دولت وحشمت اور اعزاز ملنا چاہیے۔ ان خواہشات کو پوری کیجیے تو عمر بھر آپکی مطیع اور ممنون ہونگی"

فوسٹ۔ ایڈا کا خط پڑھ لینے کے بعد بہت دیر تک ساکت رہا۔

لیڈی۔ "آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم گہوارہ خانے کے معاملہ سے بخوبی آگاہ ہین!۔"

فوسٹ۔ (گھبراکر) "آپ کے سوا اور کن لوگون کو معلوم ہوا؟۔"

لیڈی ''میرا بھائی سیزر اور پادری آنسلم۔ یہ دو ہی شخص جانتے ہین۔ لیکن آپ گھبرایئے نہین ہم اس بارے مین بہت ہوشیار رہینگے۔ اور کسی چوتھے کو خبر نہ ہونے پائیگی۔''

فوسٹ ''مین جو کچھ آپ کے احکام کی تعمیل کرون۔ صرف اس محبت و عشق کی وجہ سے ہی جو آپ کے ساتھ مجھے ہی ورنہ آپکے بیجا دباو مجھپر کچھ اثر نہ کر سکینگے۔'' فوسٹ دل مین خوش ہو رہا تھا کہ ابتدا کے خط سے میرے خفیہ اختیارات کی حقیقت نہ کھلی (لیڈی سے) اب آپ ہم ایکدوسرے کو بہت اچھی طرح پہچانتے ہین۔ کیونکہ مین آپ کو اُسیقدر جانتا ہون۔ جسقدر آپ میرے حالات سے واقف ہین۔ پہلے پہل آپ اسپین کے ایک امیر سے منسوب ہوئین۔ اور نہایت آزادی زندگی بسر کرنا۔ جہان چاہے بے روک ٹوک جانا آنا شروع کیا۔ لیکن جب آپکے والد ماجد پوپ کے عہدے سے ممتاز ہوے۔ تو آپکا شوہر اس قابل نہ رہا کہ پوپ کا داماد کہلائے۔ لہذا اُس سے علیحدہ ہو کر تمنے لارڈ بیزارو سے شادی کر لی۔ آخر لارڈ سے بھی میزان نہ پٹی۔ اور ناچاقی پیدا ہوئی۔ چونکہ آپ کے ابا جان کو خوش نصیبی سے ان امور مین پورا اختیار حاصل ہی۔ اسی سبب لارڈ بیزارو بھی رد کر دیا گیا۔ اور آپنے الفانسو سے عقد کر لیا۔''

لیڈی۔ (مسکرا کر) ''آپ ایسے حالات بیان کرتے ہین۔ جنھین کل یورپ جانتا ہی۔ اور یہ کچھ ایسی پوشیدہ باتین بھی نہین ہین۔ جنکی واقفیت کے سبب مین آپ سے شرمندہ ہون۔''

فوسٹ ''درست! اگر مین تمام وہ امور بیان کرون جو مجھے معلوم ہین تو بلاشبہہ آپکو رنج ہوگا۔ وہ آپکی دعوتین جنمین خفیہ طور سے مخالفین کو زہر دیا جاتا ہی۔ اور وہ راز جس سے آپ کے دشمن یکایک دنیا سے غائب ہو جاتے ہین۔ وہ آپکی بیمثل جراتین۔ وہ خاندانی فتنہ و فساد۔ وہ سمیات اور وہ اُنکے توڑ۔ مین سب کچھ جانتا ہون۔''

لیڈی۔ (جلدی سے) ''بس کیجیے! بے شک ہم ایکدوسرے کے تمام بھیدون سے بخوبی واقف ہین۔ لیکن کیا آپکو کوئی خوف دامنگیر نہین ہوا جو مجھ سی عورت کے ساتھ محبت کرنے پر آمادہ ہو گئے ہ۔''

فوسٹ ”نہین مطلق نہین۔کیونکہ اُن زہرون کا تدارک مجھے خوب معلوم ہی۔“

لیڈی۔(ہاتھ بڑھاکر) ”آپکا رنگ ڈھنگ بالکل میری خواہش کے برابر ہی۔ دلیر۔ ذیجاہ دولتمند شکیل۔اور پھر مکر و فریب مین کامل۔ ہر پہلو سے آپ میری محبت کے لائق ہین۔ آج سے مین آپ کی عاشق ہون۔“

فوسٹ ”مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے میری محبت کا اقرار کیا۔“ یہ کہکر فوسٹ نے لیڈی کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

۵۰ پچاسوان باب

لوکریزا بورجیا

وہ لیڈی جسکے ہاتھ مین زہریلی انگوٹھی تھی۔ پوپ سکندر ششم کی بیٹی۔ اور سیزر بورجیا کی بہن لوکریزا بورجیا تھی۔ جسکا نام آجتک تمام یورپ مین مشہور و معروف ہی۔ دنیا کی تاریخ مین کوئی اور تین ایسے بدکار نہ ملینگے جیسے سکندر ششم اور اُسکا بیٹا اور بیٹی (سیزر و لوکریزا) تھے۔ یہ تینون اپنی دنیوی ترقی کے متعلق کوئی ذریعہ گو وہ کیسا ہی خراب اور بدیون سے بھرا ہوا کیون نہو نہ چھوڑتے تھے۔ انھین کی فتنہ پردازیون اور دغا و فریب کا نتیجہ تھا کہ سکندر ششم پوپ کے تخت کا مالک ہوا۔ وہ عظیم الشان پرفضا آباد شہر (روم) کبھی اُس سے زیادہ بدکاریون سے نہ بھرا تھا۔ جسقدر اس پوپ کے عہد مین تھا۔

ایک عورت کو زیادہ تر حسین ثابت کرنے کے لیے جسدرجہ کا حُسن و جمال ضرور ہی۔ لوکریزا مین اُس سے کہین زیادہ تھا۔ مگر ساتھ ہی بُرے افعال بھی اسی قدر تھے۔ اُسکی عیش پرستی و دنیوی فواحش کی کوئی حد باقی نہ تھی۔ فسق و فجور مین اُسے کچھ ایسی مہارت حاصل تھی کہ اپنے ہر کام پر بجاے رنج یا انفعال کے خوش ہوتی تھی۔ جب ایسے نالائق اور ناخدا ترس لوگ حکمران ہون تو رعایا کو اُنسے منفعت حاصل ہونا یا نیک رویہ کی ہدایت پانا کیونکر ممکن تھا؟ اُن دنون

عورات کی عصمت کوئی عمدہ شی نہین تصور کی جاتی تھی۔ اعلےٰ درجے کے پادری کچھ چوری چھپے ہی نہین علانیہ بدکاری مین مصروف تھے۔ شاذو نادر ہی کوئی دن ایسا گذرتا ہوگا جسمین شہر کی گلی کوچون مین خونریزیان ہوتی ہون۔ کسی ذاتی رنجش کے سبب ایک دوسرے کو قتل کردینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ کوتوالی کے ملازم سب کے سب رشوت خوار۔ انصاف کوڑیون کے مول فروخت ہوتا تھا ذی مقدور اغنیا لوگ بدمعاشون اور کمظرفون کو نوکر رکھکر انکے ذریعہ مخالفین کی توہین کرتے تھے۔

فوسٹ لوکریزا سے پہلے پہل تو دیانا مین ملا۔ لیکن دوسری دفعہ جسوقت یہ دونون شہر روم مین ملے تو اُسوقت اس شہر کے حالات اسطرح پر تھے۔ خیر۔

گذشتہ باب کے مذکورہ حالات جسدن گذرے۔ اُسی شب لوکریزا اپنے خاص مکان کے خوابگاہ مین تنہا بیٹھی تھی۔ شہر کے دوسرے حصہ مین اُسکا ایک عالی شان محل تھا لیکن وہان اُسکی مرتبت اور شان کے مطابق بہت سی خواصین اور دیگر ملازمین ہونے کی وجہ سے اپنی پوشیدہ کارروائیون کے لیے ایک الگ مکان لے رکھا تھا۔ اُسمین وہ اور اُسکا بھائی سیزر باہم فتنہ انگیزیون کے مشورے کیا کرتے تھے۔ اور اُنکے دشمنون کی موت کا سامان وہین تیار ہوتا تھا۔ لوکریزا اور سیزر (بھائی بہن) مین جس قسم کی دوستی تھی قابل بیان نہین خلاصہ یہ کہ اُن ظالمون نے بدکاری کا کوئی دقیقہ باقی نچھوڑا تھا۔

شام کا وقت تھا۔ (وہی شب جسکی صبح مین لوکریزا اور فوسٹ کی اسی مکان مین ملاقات ہوئی تھی) لوکریزا شیرزہ کی تصویر والی انگوٹھی پہنے اکیلی بیٹھی تھی۔ بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسیکا انتظار کر رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اُٹھکر ایک دروازے کے قریب گئی۔ جو دیوار مین کمال احتیاط سے پوشیدہ طور پر بنایا گیا تھا۔ اُس دروازے کے نیچے باغ کی کسی مخفی راہ سے تعلق رکھنے والا ایک تنگ و تاریک زینہ تھا۔ خیر لوکریزا اُسکے کواڑ کھولکر پھر اپنی جگہہ پر آکر بیٹھ گئی۔ شب کے نو بجے ہونگے۔ شہر مین چوطرفہ خاموشی پھیلنے لگی تھی۔ ناگہان دوسرے طرف کے

دروازے سے کسی کے کھٹکھٹانے کی آواز آئی - لوکریزا سمجھی کہ کوئی ملازم اندر آیا چاہتا ہے - لہذا بے تردد اُٹھکر دروازہ کھول دیا - بمجرد کھلنے کے دو شخص ننگی تلوارین ہاتھون مین لیے - جالی کی نقاب مُنھ پر ڈالے کمرے مین گھس پڑے لوکریزا نہایت درجہ بدحواس ہوگئی - مگر ساتھ ہی پھر سنبھلکر پوچھنے لگی "یہ بیجا مداخلت اور بیوجہ کی آمد کیسی ؟" اُن دونون مین سے ایک نے جلدی کے ساتھ بڑھکر دروازے بند کردیے - اور لوکریزا کے قریب آکر کہنے لگا "لیڈی صاحبہ ! آپکا وقت آخر ہوگیا - اب مرنے کے لیے تیار ہو جائیے" لوکریزا اُسکی آواز پہچان گئی - اور بولی "مورکم ! تم ہو ؟ -"

مورکم - (نقاب چہرے سے نکالکر) "ہان لیڈی صاحبہ ! مین ہون - اور اسلیے آیا ہون کہ میرا چچا پادری کاسنزا جو آپکے ہاتھون مارا گیا - اُسکے خون کا بدلہ لون ! -"

دوسرا - (نقاب پھینک کر) "لیڈی صاحبہ ! مین مظلوم مرد لان کا ہمشیرزادہ بکشی ہون سلسلہ اس قتل کا انتقام آپ سے لونگا -"

لوکریزا "صاحبو ! آپکا مجھے قتل کرنا ناحق ایک بے گناہ کے خون سے ہاتھ بھرنا ہے - آپ خوب یقین جانیے مین نہ پادری کاسنزا کے قتل سے کچھ تعلق رکھتی ہون - نہ سرولان کی موت کبھی میری وجہ سے ہوئی !"

مورکم "ہم اچھی طرح جانتے ہین کہ اُن دونون بیچارون کا خون آپ ہی کی گردن پر ہے - تاہم اگر اُس سے بری الذمہ ہین تو کیا ہوا - آپکی اور کئی ایسی بدکاریان ہین کہ آپکو مار کر دنیا پاک کرنا داخل حسنات ہے - اہل روم خاندان بورجیا کے خون کے پیاسے ہین - اور تین پادری آپ اور آپ کے بھائی کے قتل کا فتوے دے چکے ہین - پس تیار ہو جاؤ ! تمھارا سلسلہ حیات (تلوار ہلاکر) اسکے ذریعہ ابھی منقطع ہو جائیگا -"

لوکریزا - (بیتاب ہوکر) "خدارا مجھ غریب عورت ذات پر رحم کرو - اور اسقدر مہلت دو کہ مین مرنے کے لیے تیار ہو جاؤن - تمنے ابھی کہا تھا کہ میرے اور میرے بھائی کے

قتل پر تین پادریون نے فتوے دیا ہو ذرا اُنکے نام بھی مجھے بتا دو۔ تاکہ خیال تو کرون کہ مین نے اُنکے حق مین کون برائی کی تھی۔"

مور کم۔ "کاسہ۔ نووا۔ اور کوپس نام تین پادریون نے تم دونون شیاطین سے دنیا کے پاک کرنے کی اجازت دی ہو۔ خیر۔ مین صرف چند لمحون کی مہلت دیتا ہون۔ یقین جانو تھوڑی دیر مین یہ شمشیر (دکھا کر) تمھارے سینے مین رہیگی۔ تم سی بدکار ظالم عورت کو عفو گناہ کے لیے خدا سے التجا کرنے کی مہلت دینا بھی فضول ہو۔ کیونکہ تمھارے گناہ ایسے نہین جو توبہ و استغفار سے بخشے جائین۔ مناسب ہو کہ اب تم میرے روبرو دوزانو بیٹھ جاؤ۔ مین ہرگز کچھ رحم نہ کرونگا۔ کیونکہ اُن لوگون کی صورت میری آنکھون مین پھر رہی ہو جنھین تمنے کمال بیرحمی سے ہلاک کیا ہو!۔"

لوکریزا۔ "کیا انصاف اور تمھاری خدا ترسی اسی کی مقتضی ہو کہ ایک بیکس ولاچار عورت کے قتل کرنے پر آمادہ ہو؟۔"

مور کم۔ "تمھاری موت سے شہر روم پاک ہو جائیگا۔ تم گھبراہٹ کے ساتھ اِدھر اُدھر کیا دیکھ رہی ہو؟ کوئی تمھاری مدد کے لیے آ نہین سکتا۔ ہمنے پورا بندوبست کر رکھا ہو کہ تمھارے قتل ہونے تک اس مکان مین کسی اور کا گذر نہ ہو۔ وونہ اتنی دیر باتون ہی مین کیون لگے رہتے؟ یہ بھی ہماری خوشی ہو کہ مرنے کے قبل تمھین اچھی طرح تنبیہ کرین۔"

لوکریزا۔ (چہرے کو ہاتون سے چھپا کر) "خداوندا! وہ کیون نہین آیا؟ لوکریزا موت سر پر دیکھکر فی الحقیقت گھبرا گئی تھی۔"

بلکشی۔ (مقابل ہو کر) "تمھاری مان نے تین سال پہلے ایک جلسہ کیا تھا۔ حاضرین جلسہ کے نام بتانے کی کوئی ضرورت نہین۔ تمھارے خاندانی کل ممبر۔ شہر کے معزز پادری۔ اور دیگر امرا مدعو تھے۔ میرے خالو سرولان تمھارے مرحوم بھائی ڈیوک آف گیانڈی کے پہلو مین بیٹھے تھے تم میز پر سے بہت جلد اُٹھکر چلی گئین اور اسی گھر مین آئین۔ یہ وہ گھر ہی جہان تم اپنی بدکرداریون

کے شورے کیا کرتی ہو۔غرض تمنے یہان سے ایک آدمی کو اپنے مرحوم بھائی ڈیوک آف گیانڈی کے نام ایک خط دیکر بھیجا۔جسمین ڈیوک سے اُسیدم سے اور تم سے کچھ پوشیدہ امور کے متعلق گفتگو کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔خیر۔ڈیوک تمھاری طلب پر دسترخوان سے اُٹھا۔اور باہر جاتے ہوے سرولان کو بھی گلی کے نکڑ تک ہمراہ آنے کے لیے کہا۔کیونکہ اُن دنون رات کے وقت لوگ بیخوف وخطر گلیون مین پھر نہین سکتے تھے۔جیسا ابتک بھی ہو۔دوسرا ایک مہمان بھی اسیوقت میز سے اُٹھا۔اور باہر نکلکر گھوڑے پر سوار ہوکر جھٹ سے شہر مین پہونچا جہان اُسکو چار اور قوی سپاہیون کی مدد پہونچی۔اور سبھون نے ملکے ڈیوک آف گیانڈی کو قتل کیا۔اور اُس بیچارے کی لاش ندی مین پھینکدی گئی۔وہ پہلا سوار جسکا مین نے ذکر کیا ہو تمھارا دوسرا بھائی سیزر تھا۔جو اپنے برادر بزرگ کو قتل کرکے ہشاش بشاش تمھین خوشخبری سنانے کو دوڑا ہوا یہان آیا۔اسی سے ظاہر ہو کہ تم اور سیزر دونون ہی نے ملکر اپنے حقیقی بھائی کی جان لی چونکہ میرا خالو ڈیوک کو گلی کے اخیر تک پہونچاکر واپس آگیا تھا۔لہذا اُسوقت تمھارے شر سے محفوظ رہا۔"

لوکریزا۔(گھبراکر) "یہ بالکل ہی خلاف واقعہ بات ہو۔مین نے یہ خط لکھا۔نہ کسی کے ہاتھ روانہ کیا۔"

بلکشی۔"معاذاللہ۔تم مرنے کے وقت بھی جھوٹ بولنے سے نہین چوکتی ہو؟ خیر۔اس واردات سے کچھ دیر بعد پادری گیوانی تمھارا چچازاد بھائی اُٹھا۔اور ڈیوک کے قتل کی کیفیت سنکر قاتلون کی تلاش اور اُنسے انتقام لینے پر آمادہ ہوا۔کیونکہ وہ ڈیوک کے ساتھ کمال درجے کی محبت رکھتا تھا۔اس امر کا پتہ معلوم ہوتے ہی تم اور سیزر نے اُسکی دعوت کی۔اور بظاہر نہایت خلق ومروت سے پیش آئے۔آخرکار اُسکے جام شراب مین زہر قاتل ملادیا گیا۔پھر کیا تھا؟ اپنی بدکرداری کا راز آشکار ہونے کے لیے اُسے بھی ٹھنڈا کردیا۔لے! چاہیے تھا کہ یہ آگ یہین تک فروہوجاتی مگر نہین میرا خالو سرولان بھی اسیطرح تمھارے ایک اشارے پر مارڈالا گیا۔افسوس وہ البیادلیر۔شجیع اعلیٰ نسب آن واحد مین تمھارے ظلم کی نذر ہوگیا۔لوکریزا! مین اُسی کا انتقام لینے کیلیے

آیا ہون۔"

لوکریزا۔ (بے چین ہوکر) مجھپر رحم کرو۔ اور مجھے چھوڑ دو۔ مین تمھین زر و مال اور عزت سے نہال کر دونگی۔

بلکشی۔ (ترش روئی سے) خاندان بورجیا کے قول و قرار پر شہر روم کا کوئی پاگل اور بیوقوف بھی اعتماد نہ کریگا۔"

مورکم "اب اس ظلم کی تفصیل سنو جسکا انتقام لینے کی غرض سے مین آیا ہون۔ میرا چچا پادری کاسنزا جعلی دستخط بنانے کے جھوٹے دعوے پر گرفتار کر لیا گیا۔ حالانکہ اُس کاغذ پر خاص پوپ کے دستخط تھے۔ اور یہ بات تم خود بھی جانتی ہو۔ اُس کاغذ مین ایک راہبہ سے نکاح کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جسکے لیے ساٹھ ہزار دینار تمھارے والد نے رشوت کے طور پر لیے تھے۔ خیر۔ جب اس بات کی شہرت ہوئی تو حضرت سٹ پٹا گئے کہ کہین میرا رشوت لینا نہ ثابت ہو۔ آخر اُس دستخط کو جعلی ٹھہرایا۔ اور مجرم کی تلاش ہوئی تو میرا بے گناہ چچا ماخوذ ہوا قید خانے مین تم اور تمھارا بھائی سیزر دونون گئے پہلے کچھ گیدڑ بھبکیان ظاہر کین پھر عاجزی کی۔ غرض اس سے اتنا لکھوالیا کہ "وہ دستخط میرا ہی ہے" اسکے بعد اُس بیچارے کو ایک تنگ و تاریک جگہ مین مقید کر دیا۔ اور تین دن مین صرف ایک دفعہ کچھ تھوڑا سا کھانا اسکو پہونچانے کا معمول رکھا۔ اسی حال سے جب پورا ایک برس گذرا اور وہ نہایت ہی حقیر و ناتوان ہو گیا تو یک لخت غذا دینی ہی موقوف کر دی۔ آخر کار ایک ہفتے مین وہ تڑپ تڑپ کے مر گیا۔ جب اُسکی لاش باہر نکالکر دیکھی گئی تو معلوم ہوا کہ بھوک کے صدمے سے عاجز ہو کر اپنے ہاتھون کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھایا ہے۔ ہاے! تمنے اسقدر ظلم و ستم اسی لیے کیا کہ تمھارا مکر و فریب اور جلادی لوگون مین آشکار نہو۔ کیا دنیا مین تم سا کوئی اور ظالم بھی مل سکیگا؟ مین سمجھتا ہون کہ نہین۔ ہرگز نہین۔ الغرض مین اُسی ظلم کا بدلہ لینے کو آیا ہون۔"

لوکریزا جو دوزانو بیٹھی ہوئی تھی دفعۃً اُٹھی۔ اور پورے استقلال سے ان دونون کے

مقابل کھڑی ہوگئی اُسکے دلربا روشن چہرے سے کسی قسم کی گھبراہٹ یا خوف کا کوئی نشان نہ پایا جاتا تھا۔ مورکم اور بکشی سے مخاطب ہوکر کہنے لگی "سنو! مین اول مرتبہ جو مرنے پر تُل گئی تھی۔ اب وہ بات باقی نہین۔ مین ہر طرح تیار ہون۔ مگر قبل اسکے کہ ان تلوارون کی نوک میرے سینے مین چبھوئی جائے دو عنایتون کی آپ سے طالب ہون۔"

مورکم "وہ کیا؟ بتاؤ! مگر جلد۔ کیونکہ ہمنے بیکار اور فضول باتون مین بہت وقت ضائع کردیا۔"

لوکریزا۔ (جیب سے ایک کنجی نکالکے) "یہ کنجی لو۔ اور اُس (دکھاکر) الماری کو کھولکر اُسمین میرے برادر مرحوم ویک آف گیانڈی کی ایک تصویر ہے۔ نکالکر مجھے دو۔ تاکہ مرنے سے پہلے ایک نظر دیکھ لون۔ اور ندامت و افسوس کے ساتھ اُسکا بوسہ لون شاید پروردگار عالم مجھپر رحم کرے۔ اور ...کے قتل کا گناہ بخش دے۔"

...کم نے یہ بات قبول کی۔ اور لوکریزا کے ہاتھ سے کنجی لیکر الماری کے قریب گیا۔ او کھولنے لگا چونکہ قفل زنگ آلود تھا۔ کھلنے مین وقت ہوئی۔ اور اُسکا زور سے کنجی مروڑنا بے سود ٹھہرا۔ لوکریزا اس اثنا مین اپنے دوسرے دشمن بکشی کیطرف متوجہ ہوکے کہنے لگی "مجھے اتنا بتادو کہ مین ماری جاؤن تو اپنے چچا کا خون جو میری گردن پر ہے معاف کروگے یا نہین؟"

بکشی "ہان۔ لیڈی صاحبہ! مین ضرور بخشدونگا۔ حتے کہ مین تمھاری نجات کے لیے دعا بھی کرونگا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی یقین سمجھ لو کہ اب بغیر ہلاک کیے تمھین چھوڑنے والا نہین۔"

لوکریزا "مین نے جب سے حرف بخشش تمھاری زبان سے سنا۔ بس مرنے پر تیار ہوگئی ہون" یہ کہکر بکشی کا ہاتھ پکڑکے اسطرح دبایا۔ جیسے لوگ انتہاے مسرت کے وقت اپنے محسن کا ہاتھ دباتے ہین بعدازان ہاتھ جدا کرکے کچھ دور ہٹ کر کھڑی ہوگئی اتنے مین ایک حادثہ جانکاہ وقوع مین آیا۔ یعنے مورکم الماری کے قریب سے ایک چیخ مارکے زمین پر گر پڑا۔ اور اُسیدم بکشی کی بھی وہی حالت ہوگئی۔ دونون نے ایک ہی وقت اور ایک ہی لحظہ مین دم توڑا۔ یہ تمام کارروائی صرف چند ہی منٹ مین ختم ہوگئی۔ مورکم نے لوکریزا کے ہاتھ سے جو کنجی لی۔ اُسکے سرے پر ایک کانٹا سا لگا ہوا تھا

جسکے چبھتے ہی اُسکی موت آگئی۔ اور اُس انگوٹھی نے بیچارے بکشی کا کام تمام کردیا۔
لوکریزا۔ (لاشون کو پانون سے ہٹاکر) "میرے دشمنو! تمھارے نصیب مین اسطرح کی موت لکھی تھی۔ خیر۔ مین اُن تین پادریون کی ضرور خبر لونگی۔ جو ہماری جانون کے درپے ہوے ہین"
لوکریزا یہ الفاظ ابھی پورے طور پر کہنے نہ پائی تھی کہ وہ خفیہ کھڑکی (جسکا بیان اوپر ہوچکا ہی) کھلی۔ اور فوسٹ اندر آپہونچا۔ چھت سے لٹکے ہوے عمدہ لمپ کی شفاف روشنی لوکریزا کی پیاری شکل کی دلفریبی اور نور کو اُبھار اُبھارکے دکھارہی تھی۔ جو اُسوقت دو لاشون کے درمیان مین نہایت دلجمعی واطمینان سے کھڑی تھی۔
فوسٹ۔ (گھبراکر) "لوکریزا! یہ کیا ماجرا ہی؟"
لوکریزا۔ "حضور! گھبرائیے نہین۔ اگر آپ وقت معین پر تشریف لاتے تو آپ کی آبدار تلوار مجھے اُس گفتگو سے بچاتی۔ جو ایک ساعت تک ان دو سرکشون سے کرنا پڑی۔ یقین جانیے کہ مین بہت ہی خائف وہراسان ہو رہی تھی۔"

باب "۵۱"

خاندان بورجیا کا زہر

دوسرے دن سویرے لوکریزا اپنے بھائی سیزر کے مکان پر گئی۔ اور تمام حالات مو بمو کہہ سنائے۔
سیزر۔ (کل قصہ سُنکر برہمی سے) "بہن! وہ تینون پادری بے شک قابل رحم نہین۔ انھین کسیطرح ہلاک کردینا چاہیے۔ ابا جان کو اس حقیقت سے آگاہ کرکے انکی معرفت ان ملعونون کی دعوت کی جائے۔ اور اسی مین انکا کام تمام ہو۔"
لوکریزا۔ "یہ ذرا مشکل امر ہی۔ ہمین نہایت خبرداری کے ساتھ انجام دینا ہوگا۔ وہ لوگ جنھین کل مین نے موت کا مزا چکھایا چند ایسے واقعات بیان کرتے تھے جس سے مجھے خوف ہوتا ہی کہ کسی کے دفعۃً مرنے پر لوگ ہمپر گمان نہ کرین۔ انھین ایسا زہر دینا چاہیے جو سریع التاثیر نہو

بلکہ کچھ دیر بعد مرین۔"

سیزر:- "اچھا۔ تو اُسکا تیار کرنا میرے ہی ذمے چھوڑ دو۔ افسوس ہو کہ ویانا والی دوا ساز فقتہ مرگئی۔ لیکن اُسکی تعلیم کا اثر مجھ مین ابھی تک کچھ باقی ہو۔"

لوکریزا:- "کیون؟ ہمارا تیار کیا ہوا زہر "کا نٹرلا" اُسکی تمام دواؤن سے بہتر ہو۔"

سیزر:- "ہان۔ ہو تو ایسا ہی۔ مگر اُسی کا بتایا ہوا ہو۔ گو ہمنے بہت کچھ ترقی دی۔ پھر بھی اُسکا احسان کسیطرح بھول نہین سکتے۔ اسلیے کہ وہ ہماری اُستاد ہو۔ خیر تم یہ تو کہو کہ کیا فوسٹ یعنی کونٹ آف آرونا ہماری مدد پر مستعد ہو؟ اب عنقریب جو تہلکہ مچنے والا ہو۔ اُسمین شہنشاہ جرمنی کو مداخلت سے باز رکھنے کا اقرار کریگا؟"

لوکریزا:- "ہان۔ شہنشاہ جرمنی اِن باتون سے کنارہ کش ضرور ہوگا۔ فوسٹ جو آجکل میرا غلام ہو گیا ہو دربار شاہی مین نہایت عزو افتخار رکھتا ہو۔ مگر سوا شہنشاہ کے باز رکھنے کے اُس سے کسی اور کام یا لڑائیون مین معاون ہونے کی امید رکھنا بیکار ہو۔ کیونکہ اُسنے صاف طور پر کہدیا ہو کہ مین جنگ وجدال کی بہ نسبت عیش و آرام کو زیادہ پسند کرتا ہون۔"

سیزر:- "خیر۔ کچھ مضائقہ نہین۔ اگر شہنشاہ جرمنی اس امر مین مداخلت نہ کرے تو مین اٹلی کا مستقل بادشاہ بن سکتا ہون۔ اب تم جاؤ۔ مجھے کوئی ایسا زہر تیار کرنا ہو جو کم سے کم دس دن بعد اپنا اثر دکھائے۔ اور کل ایک جشن ترتیب دیکر اُن تینون پادریون کو بھی مدعو کیا جائے۔"

لوکریزا اپنے بھائی کے محل سے نکلکر پھر اپنے اُسی مکان مین آگئی۔ جہان فوسٹ اُسکا منتظر بیٹھا تھا۔ اُسکے جاتے ہی سیزر نے ایک چھوٹی سی نقرئی گھنٹی بجائی۔ فوراً ایک خدمتگار حاضر ہوا۔ اس وفادار خادم کا نام مِکلِشو تھا۔ اور بدکاری و شرارت مین اپنے آقا کے برابر ہی برابر تھا۔ اسی ظالم نے ڈیوک آف گیانڈی سیزر کے بڑے بھائی کو قتل کیا تھا۔

سیزر:- "مِکلِشو! آج ایک مہم پیش ہوئی ہو۔ ہمارے تین دشمنون کی ہلاکت کا سامان بہم پہونچانا چاہیے۔ تم جاکر اپنے دونون تابعین کو ہمراہ لیکر جلد دواخانے مین آؤ۔ مین بھی اب

وہین جارہا ہون - چند لمحہ مین سیزر ایک بڑے کمرے مین گیا - جو اُسکے دوا سازی کی جگہ تھی
مکلنٹو بھی اپنے ہمراہی دو شخصون کے ساتھ وہین تھا - کمرے مین آرائشی سامان کچھ نہ تھا چند
رسیان اور قلابے چھت سے آویزان تھے - کمرے کے درمیانی حصہ مین ایک میز پر چند خالی
شیشے دھرے تھے - اور کئی شیشے عمدہ شرابون سے بھرے ہوے تھے - ایک سنگی مرتبان
اور ایک ہاون مع دستے کے موجود تھا - کمرے کے ا[illegible]پر کا مستحکم دروازہ تھا
اور اُسپر بھاری ڈنڈے پڑے ہوے تھے - اور اوپر ایک زنجیر [illegible] دروازے کے دوسری
طرف سے کبھی کبھی ایک مہیب آواز سنائی دیتی تھی -

سیزر "یہ تمام شیشے جو خالی ہوگئے ہین - اُنھین پھر از سر نو بھر دینا چاہیے -"

مکلنٹو "بہت خوب پیر و مرشد! (اپنے دونون ساتھیون سے) کیون؟ تم تو اپنا
جانتے ہو! -" سیزر تلوار کھینچ کر اس بڑے دروازے سے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہوگیا -

مکلنٹو "حضور! آپ کوئی اندیشہ نہ کیجیے - یہ دونون پہلوان اس موذی کو عاجز کرنے
کے لیے کافی ہین -" کمرے کا اندرونی دروازہ کھولکر خدام اندر گئے - اُسمین ایک مہیب ریچھ
گھاس پر لیٹا ہوا تھا - ایک خادم کے جگانے سے انگڑائیان لیتا ہوا اُٹھا - اور ایک وحشت ناک
چیخ ماری - اور پنجرے کا دروازہ کھلا پاکر باہر نکل آیا - اُن دو ملازمون مین سے ایک شخص
جرأت کے ساتھ آگے بڑھا - اور ریچھ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا دوسرے نے اُسکی پچھلی ٹانگون مین
مضبوط رسی سے گرہین باندھ دین - اور رسی کا دوسرا کنارہ اوپر کے قلابے سے باندھ دیا گیا -
جسکے سبب وہ بالکل عاجز ہوگیا - سیزر نے اُسے عاجز دیکھکر تلوار پھر میان مین کرلی اور تھوڑی
سنکھیا ہاون مین ڈالکر پیسنے لگا - کچھ دیر بعد اُسمین ذرا سا پانی بھی شریک کیا - آخر ایک
گلاس مین لیکر ریچھ کے قریب گیا - دونون ملازم اُس قوی جانور کو اپنی پوری طاقت سے
دبائے رہے سیزر نے اُس زہر سے بھرے ہوے گلاس کو ریچھ کے منھ مین ڈالدیا - بعد ازان
وہ پچھلے پانؤن سے لٹکا دیا گیا - گو بہت کچھ کشمکش کرنے لگا - اور چیخنا شروع کیا - مگر کسی طرح

رہائی ممکن نہ تھی۔ آخر پچھ کے منہ سے کف جاری ہوا۔ جو نقرئی برتن مین ٹپک رہا تھا اسوقت ایک قسم کی بدبو تمام کمرے مین پھیل گئی۔ چند منٹ تک اسی طرح اُسکے مُنہ سے کف جاری رہا۔ یہانتک کہ وہ مرگیا۔ اُسوقت وہ کف نقرئی برتن سے نکالکر شیشون مین بھردیا گیا ناظرین یہ نہ قیاس کرین کہ یہ بات غلط ہی۔ نہین حقیقۃً اسی طور پر خاندان بورجیا کے زہر تیار ہوا کرتے تھے۔ آپکو یاد ہوگا کہ ظرنین نے شہر وینس کے ایک مکان مین دالسٹین کو تلاش کرتے ہوے چند نہایت عجیب چیزین دیکھی تھین۔ یعنے ایک شکم دریدہ بیل کا پڑا ہونا اور آدمی کے خون بھرے نقش پا وغیرہ وغیرہ یہ سب اُسی خاندان کے کارنمایان تھے جو آیندہ بیان کیے جائینگے۔ غرض سیزر نے خادمون کو رخصت کا حکم دیا اور مکلٹو کو ہمراہ لیکر اپنی کارروائیون کے پورے کرنے کی غرض سے اُٹھا۔ تین نفیس شراب کی بوتلین کھولی گئین۔ اور اُنمین تھوڑا تھوڑا زہر ملاکے آگے کیطرح بند کردی گئین اور اُنپر سیزر نے اپنی مُہر لگادی۔ مکلٹو سے کہا "یہ تینون شیشے لیجا کر پوپ کے بڑے خانساماں کو دو۔ اور کہو کہ کل ایک محفل طرب منعقد ہوگی یہ شیشے دوسری شراب سے الگ رکھے جائین اور اُن لوگون مین اسکی شراب تقسیم ہو جنھین ہم حکم دون۔ خبردار! بڑی ہوشیاری سے یہ پیام اُس تک پہونچانا چاہیے۔" مکلٹو شیشے لیکر چلا گیا۔ سیزر نے اپنے باپ کے محل مین جاکر اُس سے تنہائی مین کچھ گفتگو کی۔ اُس ملاقات سے ایک گھنٹہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ جشن کی دعوت کے رقعہ چارونطرف تقسیم ہونے لگے وہ تین شامت زدہ پادری بھی مدعو ہوے جنکا ابھی ذکر کیا گیا۔ اور کیون نہو؟ یہ سب کارستانی تو محض اُنھین کے لیے کی گئی تھی۔

باب "۵۲"

پوپ کے محل کا جشن

وقت معین پر پوپ کے محل مین نہایت عمدہ روشنی کی گئی۔ ہر طرف سامان جشن مہیا تھا۔

محل کا بڑا کمرہ کچھ اسدرجہ آراستہ تھا کہ دیکھنے والے کو کسی مشرقی بادشاہ کے محل کا دھوکا ہوتا تھا۔ اُمرا و عمائد کے لیے جدا جدا دسترخوان بچھے تھے۔ ہر مقام پر موقع سے متعدد کافوری شمعین روشن تھین۔ دیوارون اور ستونون پر گلکاری کی گئی تھی۔ شام کے سات بجے دروازہ کھلا اور کل مہمان پوپ سکندر ششم کے ساتھ دعوت خانے مین داخل ہوے سب سے پہلے پوپ اور اُسکی مدخولہ۔ اُسکے بعد سیزر۔ اور تیسری صف مین فوسٹ اور پوپ کی بیٹی لوکریزا تھی۔ لوکریزا سر سے پاؤن تک جواہرات مین غرق تھی۔ اور تمام ہال اُسی کے زیورون کی چمک سے درخشان ہو رہا تھا۔ اُسکا حُسن وجمال۔ انداز و ادا۔ نزاکت ولطافت ہی غضب ڈھاتی تھی۔ اُسپر یہ بھاری پوشاک اور بیش بہا زیورات سے تو اور قیامت معلوم ہوتی تھی۔ سر پر شتر مرغ کے پرون کی کلغی تھی جو سلطان بایزید روم نے پوپ کو ہدیۃً بھیجی تھی۔ لوکریزا کبھی کبھی فوسٹ کے کچھ آہستہ کہنے پر مسکرا دیتی تھی۔ کسی نئے دیکھنے والے کے دل مین ہرگز یہ گمان نہ گذر سکتا تھا کہ ایسی حوروش ماہ جبین لیڈی اسدرجہ بدکار ہے۔ لوکریزا کا مرد ڈیوک آف پزارو ایک معزز لیڈی کے ساتھ تھا۔ اور اُسکے پیچھے تمام پادری اور شہر کی حسین عورتین تھین۔ اور آخر مین اُمرا و معززین مع اپنی لیڈیون کے دعوت خانے مین آئے۔ پوپ اپنے تخت پر جو ایک مخملی شامیانے کے نیچے بچھا تھا۔ بیٹھ گیا۔ دوسرے کل مہمان اپنی اپنی جگہ پر قرینے سے متمکن ہوے۔ پوپ سکندر ششم نے اپنا سکہ صرف ملک اٹلی ہی پر نہین بلکہ تمام عیسائی ممالک پر اسطرح بٹھا دیا تھا کہ اُس زمانے مین اُسکا حکم نہ ماننا داخل گمراہی وضلالت سمجھا جاتا تھا۔ لہذا یورپ کے تمام فرمانروا اُسکے تابع حکم تھے۔ اور اُسکے اختلاف کی کسی مین جرأت نہ تھی۔ خیر۔ اُس عالی شان ہال مین تقریباً سَو مہمان اور دو سَو ملازم جمع تھے۔ گو آگے بھی پوپ کے ہان اس سے بڑے بڑے کئی جلسے ہو چکے تھے لیکن تکلف اور شان وشوکت کے اعتبار سے یہ جشن سب مین اول تھا۔ بہت سے ناخدا ترس بدکار اسمین شریک تھے۔ جنکا نام دنیا کی تاریخ مین قیامت تک بدی کے ساتھ مشہور رہیگا۔

وہ تین پادری یہی تھے۔جنکی موت کا سامان پوری طرح فراہم ہوچکا تھا۔اور جو اس جشن کے انعقاد کا اصلی سبب تھے پوپ نے اُسدن عادت سے زیادہ خوش اخلاقی اختیار کی تھی۔اُسکی بیٹی لوکریزا کی صورت لوگون کی نظرون مین ہمیشہ سے زیادہ دلکش و دلفریب معلوم ہوتی تھی۔اور اُسکا بیٹا سیزر معمول سے زیادہ خوش وخرم تھا۔دسترخوان پر ایسی عمدہ اور لذیذ چیزین چنی گئی تھین کہ اُس زمانے مین اُس سے زیادہ پُرتکلف اسباب کا مہیا ہونا ناممکن تھا۔منتخب شرابین۔نایاب میوے۔عمدہ اطعمہ جو اُسوقت کے یورپین بادشاہون کے جشن مین بھی کبھی نہ دیکھے گئے ہون مہیا تھے۔الغرض جب سب مہمان جمع ہوگئے تو کھانے سے پہلے باتین ہونے لگین۔شب کے دس بج گئے۔رفتہ رفتہ مقدس امور مین گفتگو شروع ہوئی اور جادو اور طلسم کی نسبت کچھ ذکر نکلا۔

پوپ ”مین سمجھتا ہون کہ پروردگار عالم جن نیک بندون پر مہربان ہوتا ہی۔انھین دنیاوی آفات سے بچنے کے لیے کوئی طلسم یا تبرک ایسا عطا کرتا ہی۔جسکے سبب وہ ہر آنے والی بلا سے محفوظ رہتے ہین بس میرا عقیدہ ہی کہ طلسم اور تبرکات مین بڑی تاثیر ہی۔“

پادری کرافا۔(پوپ کا سکرٹری)”جب آپکا ایسا اعتقاد ہو تو دوسرا کون انکار کرسکتا ہی اور اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو آپکے پاس کوئی طلسم ضرور ہی۔“

پوپ ”ہان۔میرے پاس ایک طلسم ہی۔مگر اُسمین تمام آفات سے بچانے کی تاثیر نہین صرف زہر اور تلوار سے محفوظ رکھ سکتا ہی۔“

لیڈی سانکیا۔(پوپ کی بھتیجی)”اگر گستاخی نہو تو مین یہ کہنے کی جرأت کرتی ہون کہ مجکو ایسی بےمثل چیز کی ایک نظر دیکھنے کی اجازت ملے۔“

پوپ ”بہت اچھا۔مین تمھین ابھی دکھاؤنگا۔“

یہ کہکر جیب مین ہاتھ ڈالا تو طلسم کی تختی کا پتہ نہین۔چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین مگر ساتھ ہی کچھ سوچ کر اپنے سکرٹری پادری کرافا سے کہا ”امی صاحب مین طلسم کی تختی اُسی

میز پر چھوڑ آیا ہون - جہان آپ نے آج صبح کو چند ضروری کاغذات پر میرے دستخط حاصل کیے تھے ! - " پادری کرافا سمجھ گیا - اور اُس تختی کے لانے کی غرض سے اُٹھا - چونکہ اُس کمرے مین بہت سے پوشیدہ اور کارآمد کاغذات رکھے تھے - اسلیے پوپ نے کسی کم حیثیت ملازم کو وہان بھیجنا مناسب نہ جانا - پادری کرافا اتفاقاً پادری کوپس کا نہایت دوست تھا - اور پادری کوپس منجملہ اُن تین پادریون کے ایک تھا جنھین قیصر نے زہر دینے کی تجویز کی تھی - چونکہ کرافا اور کوپس باہمی اتحاد کی وجہ سے قریب بیٹھے تھے اسلیے سیزر تشویش و پیچ کرتا رہا کہ اگر کوپس کو زہریلی شراب دی جائے تو کہین غلطی سے کرافا نہ پی لے - لیکن جب کرافا اُٹھکر تختی لانے کو گیا تو سیزر نے یہ موقع غنیمت جانا - اور مصمم قصد کر لیا کہ کرافا کے واپس آنے تک کارروائی ختم ہو جائے - اور اُسے اقل مرتبہ دس منٹ کا عرصہ چاہیے کہ بہت سے کمرے اور تاریک مقامات طے کرنے کے بعد اُس خاص کمرے مین پہونچیگا - جہان طلسم کی لوح رکھی ہے -

سیزر " اگر میرے والد بزرگوار اجازت دین تو کونٹ آف آرونا یعنے فوسٹ کی شرکت کی خوشی مین ہم سب ملکر ایک ایک جام شراب پئین "

پوپ " مین کمال مسرت کے ساتھ تمھین اس امر کی اجازت دیتا ہون "

سیزر نے بڑے خانساماں کو بلوا کر کان مین آہستہ سے کہدیا کہ زہریلی ہوئی شراب اُن تین پادریون کو دی جائے - اور خالص شراب دوسرون کے روبرو رکھی جائے - خانساماں اپنے مددگارون کے ذریعہ جام شراب پوپ - سیزر - فوسٹ اور اُن تین پادریون کے آگے لیگیا - دیگر ملازمین اور مہمانون کی خدمت مین مصروف تھے - غرضکہ دور چلنے لگا - ابھی پورے طور پر فراغت حاصل نہ ہوئی تھی کہ پادری کرافا جو طلسم کی تختی لانے کے لیے گیا تھا واپس آیا - اُسکے چہرے سے وحشت برس رہی تھی - اور کچھ اسدرجہ گھبرایا ہوا تھا کہ کوئی بات مُنہ سے نہین نکل سکتی تھی - اس فوری تغیر سے تمام مہمان تعجب کرنے لگے اور سب کے سب اُسی کیطرف متوجہ ہوے - وہ بدحواس اپنی کرسی پر بیٹھا - اور گھبراہٹ سے ادھر اُدھر دیکھنے لگا -

پوپ "آپ کا یہ کیا حال ہی؟ کہین نصیب اعدا مزاج تو علیل نہین ہوگیا؟ -"

پادری کرافا - خدا آپ کی مبارک ذات کو سلامت رکھے - مین کچھ بیمار نہین ہون - مگر انتہا سے زیادہ گھبرا گیا ہون"

یہ کہکر پھر چارو نطرف پریشانی کے ساتھ دیکھنے لگا -

پوپ "بتائیے تو سہی آپ کو ہوا کیا ہی؟ کیا کسی نے آپ پر حملہ کیا؟ -"

کرافا "نہین حضور - آپ ہرگز اس بارے مین مجھ سے اصرار نہ فرمائیے - مین بیان ہی نہین کر سکتا کہ مجھپر کیا گذری -" پوپ بجد ہورہا تھا کہ وہ حقیقت حال بیان کرے - مگر وہ انکار ہی کیے گیا - آخر اُسنے چین بجبین ہوکر حکم دیا کہ بلا عذر بے کم وکاست سب ماجرا بیان کرو اسی مین تمھاری خیر ہی - پادری کرافا تنگ آکے کہنے لگا - "حضور وہ واردات آپ ہی سے متعلق ہی!"

پوپ - (متعجب ہوکر) "مجھسے تعلق رکھتی ہی؟ خیر چاہے کچھ ہو - جو حال کہ گذرا ہی حرف بحرف بیان کرو! -"

کرافا "حضور! مین آپ کے حکم کے بموجب چراغ ہاتھ مین لیکر اُس کمرے مین جانے کے ارادے سے بڑھا - اور وہان پہونچکر دروازہ کھولا تو ایک تیز ہوا کا جھونکا اس زور سے لگا کہ چراغ گل ہوگیا - مجھے حیرت اس بات کی ہی کہ وہان اور چراغ روشن تھے -"

پوپ - (برہمی سے) "کیا؟ میرے خاص کمرے مین کسی غیر شخص کا دخل ہوا؟ یہ جرأت کسنے کی ہوگی؟ -"

کرافا "مین بہت قریب آ کے تشفی کر رو لگا کہ وہ کسی انسان کا کام نہین -" کرافا کی اس گفتگو نے سامعین کے دلون مین ایک حیرت کا اثر پیدا کر دیا - اور سب تعجب سے ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے -

کرافا - (تھوڑے تامل کے بعد) "ہان - کمرے مین روشنی دیکھکر مین نے کواڑون کو ڈھکیلا تو وہ زور کے ساتھ کھل پڑے ابھی چوکھٹ پر پورا قدم بھی نہ جمنے پایا تھا کہ مجھپر ایک ایسا خوف

طاری ہوا کہ آگے بڑھنے کی بالکل جرأت نہ ہوئی لہذا مین واپس ہوا۔ اتنا کہکر پھر کرافا
شش و پنج کرنے لگا۔ پوپ کے دل مین مفصل کیفیت سننے کی خواہش بڑھی جاتی تھی۔ آخر
اُسنے دوبارہ حکم دیا کہ ”بغیر کسی اندیشہ کے پوری حقیقت بیان کرو۔“

کرافا ”جب مین نے چوکھٹ کے اندر قدم رکھا تو عجیب ہولناک سمان پیش نظر ہوا یعنے
ایک جنازے پر مُردہ پڑا ہوا ہی اور اطراف مین چھ کافوری شمعین روشن ہین۔ گو چہرہ نہایت
متغیر ہو رہا تھا۔ تاہم مین نے اچھی طرح پہچان لیا۔ چھپانے کی کون بات ہی۔ وہ مردہ آپ ہی
کی شکل کا تھا۔“ اس وحشت خیز بیان کو سنکر تمام مہمان سہم گئے۔

پوپ ”اچھا وہ لوح طلسم کیا ہوئی؟“

کرافا ”سُنیے۔ جب یہ پریشان کن حالت نظر آئی تو مین نے پیچھے ہٹکے لاحول پڑھی۔ اور
پھر سنبھلکر آگے بڑھا۔ کمرہ بالکل تاریک اور خالی تھا۔ آخر اُسی اندھیرے مین ٹٹول کر یہ تختی
اُٹھا لایا ہون۔“

پوپ ”لاؤ میرے حوالے کرو۔ جبتک وہ میرے پاس ہی نہ کسی دشمن کا خوف نہ کسی زہر کی
تاثیر کا اندیشہ ہو سکتا ہی۔“

یہ کہکر تختی لینے کی غرض سے ہاتھ بڑھایا۔ سکندر ششم جو ایک اول درجہ کا بدکار اور
بدسرشت تھا۔ اُس زمانے کے جاہلانہ اعتقادات پر مٹا ہوا تھا۔ اور اسی سبب سے اس
طلسمی تختی کو اپنی سلامتی کا موجب سمجھتا تھا خیر جب وہ تختی لینے کے لیے آگے جھکا۔ ابھی اُسنے
اُسپر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ایک چیخ مارکے زمین پر گر پڑا۔ اور بیہوش ہو گیا۔ اُسی دم سیزر کو بھی
اپنے مزاج مین کچھ تغیر معلوم ہوا۔ اور دل مین انواع و اقسام کے خیالات و توہمات آنے لگے
وہ اسی انتشار و تردد کے عالم مین کھڑا ہوا تھا کہ پیچھے سے کسی کی آواز سُنائی دی ”جناب عالی!
مین سمجھتا ہون زہر آلود شراب کے دیے جانے مین غلطی واقع ہوئی۔ آپ کے والد پوپ
صاحب قریب المرگ ہین۔ اور آپکا چہرہ زرد پڑ گیا ہی۔ اور مجھے بھی کچھ بےچینی سی معلوم ہوتی ہی۔“

یہ سنتے ہی سیزر نے پلٹ کر دیکھا تو فوسٹ کھڑا ہے۔

سیزر۔ (خفگی سے) "مین بالکل سمجھ نہ سکا کہ آپ کیا فرما رہے ہین!"۔

فوسٹ "کیون۔ آپکی ہمشیرہ صاحبہ لوکریزا تو مجھسے کوئی بات پوشیدہ نہین رکھتی ہین۔ آپ جلد اُسکا کوئی توڑ کیجیے ورنہ آپ کے جان کی خیر نظر نہین آتی"۔

سیزر "آپنے اپنے لیے کون تدبیر کی ہے؟"۔

فوسٹ "جی میرے لیے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہین" یہ کہکر فوسٹ اُن مہمانون مین جا ملا۔ جو پوپ کو گھیرے ہوے چار طرف کھڑے تھے۔ اس سانحہ کے بعد دعوت خانۂ پوپ ماتم کدہ بن گیا۔ اور جن لوگون نے اُن تین پادریون کو ہلاک کرنے کی تجویز کی تھی۔ خود وہی قریب المرگ تھے"۔

باب "۵۳"

سکندر ششم کی موت

سیزر نے باپ کے مرنے کی کوئی پروانہ کی۔ ضیافت خانے سے نکلکر سیدھا اپنے محل مین چلا گیا۔ وہان پہونچکر اپنے وفادار مکلٹو کو جلدی سے کچھ حکم دیا۔ اور آپ تبدیل لباس کرکے خوابگاہ مین آیا۔ اور زہر کا بدرقہ پی کر بچھونے پر لیٹا اور اُن حالات کو جو ابھی گذرے افسوس کے ساتھ خیال کرنے لگا۔ آدھا گھنٹہ اسی صورت سے گذرا تھا کہ ایک خفیہ دروازہ کھلا۔ اور مکلٹو اندر آیا۔

سیزر "سب تیار ہے؟"۔

مکلٹو "جی ہان۔ خداوند! کل چیزین مہیا ہین"۔ سیزر یہ سُنکر اُٹھا۔ اور ایک ریشمی قبا پہنکر اُسی پوشیدہ دروازے سے ہوکر بازو والے کمرے مین گیا۔ وہان ایک کونے مین پلنگ بچھا تھا۔ دریچون پر چلمنین پڑی تھین۔ ایک قندیل چھت سے لٹک رہی تھی۔ پلنگ کے

قریب ہی چار ستون فرش سے سقف تک استادہ تھے۔ اور انکے بالائی حدپر چرخے لگے ہوے تھے۔ ایک کہنہ میز پر دو تین نہایت تیز چاقو رکھے تھے۔ غرض۔ سیزر کا کمرے مین پہونچنا ہی تھا کہ اُسکے خاص نوکر مکلٹو نے ایک دروازہ کھولا۔ اور چار ملازم ایک قوی جثہ بیل کو اندر لے آئے۔ مکلٹو نے بڑا سا لٹھ ہاتھ مین لیکے بیل کے سر پر اس زور سے مارا کہ وہ بیجان ہوکر زمین پر گر پڑا۔ اسی وقت خادمون نے اسکے چارون پانون اُن چار ستونون سے باندھ دیے۔ اور ایک شخص نے میز پر سے بڑا چاقو اُٹھاکے بیل کے پیٹ کو تھوڑا سا چیر دیا۔ اور اُسکی آنتین وغیرہ نکالکر ایک ظرف مین ڈال دین۔ اسکے بعد سیزر اپنی پوشاک اُتار کر بیل کے پیٹ مین بیٹھ گیا اور اُسکے خون سے تمام جسم دھونے لگا۔ دس منٹ کے بعد اسمین سے باہر نکلا۔ اور پلنگ پر لیٹ گیا تو بدن سے پسینا نکلنا شروع ہوا۔ خاندان بورجیا کا کوئی شخص جب کسی کی جان لینے کے لیے زہر تیار کرتا تو اُسکی تاثیر کے امتحان کی غرض سے پہلے اپنے آپ پر آزماتا تھا۔ اور بعد ازان اسکے اثر کے دور کرنے کے لیے دواؤن کے استعمال کے سوا بیل کے خون مین نہایا کرتا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ امیر طرنین نے شہر وینس کے ایک مکان مین یہی کیفیت دیکھی تھی۔ وہ نوکر بزادختر پوپ کے کارنمایان تھے۔ الغرض سیزر کا دل اس مصروفیت کے عالم مین بھی اپنے خاص امور کے افکار سے خالی نہ تھا۔ دوسرے ملازمون نے اُس مردہ بیل کو وہان سے اُٹھایا اور وہ پاک کرکے رخصت ہوگئے سیزر اپنے وفادار مکلٹو کو قریب بلاکر کہنے لگا "یہ بات غیر ممکن ہی کہ ابا جان اس حادثے کے بعد زندہ رہسکین۔ چونکہ وہ معمر آدمی ہین۔ اُنکے لیے کوئی بدرقہ بھی سودمند نہ ہوگا۔ اور اُنکی طبیعت خون کے حمام کی متحمل نہ ہوسکیگی۔ اگر موجودہ حالت مین ایسی کوئی کارروائی عمل مین لائی جائے تو لوگ بدگمان ہوجائینگے۔ جو آیندہ میرے حق مین بہت ہی بُری ہی لہذا تم دو خدمتگارون کو ہمراہ لیکر اسیوقت ابا جان کے محل مین جاؤ۔ اگر واقعی انکی حالت ویسی ہی ردی ہو جیسی کہ مین خیال کرتا ہون تو تم پادری کاسہ کے پاس جو پوپ کا خزانچی ہی

جاکر نرمی و ملائمت سے ورنہ کچھ دھمکا کر اُسکے پاس سے کنجیان حاصل کرلو۔ اور تمام عمدہ زیورات وغیرہ جو خزانے مین ہین یہان لے آوٴ"۔ اُسوقت دو پہر رات گئی تھی۔ مکلٹو دو ملازمان کو ساتھ لیکر اپنے آقا کی تعمیل حکم کے لیے نکلا۔ یہ تینون شخص کئی گلیان اور کوچے طے کرتے ہوے پوپ کے محل کیطرف جا رہے تھے۔ تمام شہر مین ہل چل مچی ہوئی تھی۔ پوپ کے دفعتہً بیمار ہونے کی خبر اور اسی کے ساتھ مختلف افواہین پھیل گئین۔ ہر کس و ناکس کی زبان پر یہی تھا۔ اور لوگ چارونطرف دوڑتے پھرتے تھے۔ پوپ کے مخالفین ایک فوج کی حیثیت مین جمع ہو کر چوطرفہ لوٹ مار کرنے لگے۔ مکلٹو اور اُسکے ساتھی منزل مقصود پر پہونچے۔ پوپ جان کندنی کے عالم مین پڑا تھا۔ تاہم حاضرین کی گفتگو سمجھنے کا ہوش باقی تھا۔ لوکریزا بھی باپ کو تنہا چھوڑ کر اپنے خفیہ مکان مین چلی گئی۔ اور وہین اس ناگہانی انقلاب کے نتیجہ کا انتظار کرتی رہی جسکے سبب اپنے خاندان پر نزول تباہی لازمی سمجھے ہوئے تھی۔ خیر۔ کل مہمانون سے فقط چار پادری پوپ کی تیمارداری کے لیے رہگئے۔ اور ان چار مین دو وہ بھی تھے جنھین مارنے کی تجویز ہوئی تھی۔ وہ بیچارے اُسوقت تک بھی نہ جانتے تھے کہ غیب سے ہماری موت پوپ صاحب پر پلٹ گئی ہے۔ مکلٹو پادری کاسہ کو پوپ کے پاس سے بلا کر ایک پرائیوٹ مقام پر لے گیا۔ اور وہان اپنے ہمراہیون کے ساتھ اُسکو اسقدر دھمکیان دین اور ڈرایا کہ اُسنے مجبور ہو کر کنجیون کا گچھا حوالے کر دیا۔ مکلٹو نے کنجیان پاتے ہی کاسہ کو ایک حجرے مین بند کر کے قفل چڑھا دیا۔ اور تاکید کر دی کہ خبردار کچھ شور بلند کیا یا فریاد کے لیے ہاتھ پاوٴن ہلائے تو اُسیدم سر تن سے جدا کیا جائیگا"۔ اور آپ دونون خدمتگارون کو ساتھ لیکر خزانۂ پوپ مین داخل ہوا۔ اور سونے سے بھرے ہوے دو صندوق اور کل زیور اُٹھا کر سیزر کے محل مین پہونچا دیا۔ دوسرے دن صبح کے وقت سیزر نے اپنے وفادار مکلٹو کے ماتحت مین ایک فوج دیگر پوپ کے محل پر قبضہ کر لینے کے لیے روانہ کیا۔ پوپ اپنی زندگی کی آخری ساعت مین ہتھیارون کی آواز (جو خانہ جنگی کی علامت تھی) سُنکر

بہت ہی گھبرایا۔لیکن سیزر تو اُدھار کھائے بیٹھا تھا کہ ہر طرح اپنے اختیارات قائم رہنے کی کوشش کرے۔اور باپ کے مرنے کے بعد کسی ایسے شخص کو پوپ کا عہدہ دلوائے جو اپنا تابع فرمان رہے سکندر ششم برابر آٹھ دن تک اسی جان کنی کی حالت مین پڑا رہا۔گو روبرو گذرنے والی تمام کارروائیون سے وہ باخبر تھا۔مگر کبھی بھولے سے بھی اپنے بچون کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی نہ انکا نام زبان پر لایا۔آخرکار نہایت اذیت و تکلیف کے ساتھ اُسکا دم نکلگیا۔سیزر باپ کی خبر مرگ سنتے ہی محل مین آیا۔اور وہین رہنے لگا۔دوسرے لوگ محل کا محاصرہ کیے ہوے پڑے تھے۔سیزر جو غلطی کے وجہ سے زہر پی گیا تھا۔باوجود متعدد قسم کے توڑ کرنے کے اسکی حالت ابتر ہو رہی تھی چہرہ زرد اور آنکھین خون کبوتر کی سی سرخ تھین۔اور چلنا پھرنا در کنار بڑی دشواری سے گھٹنون کے بل رینگنا نصیب ہوتا تھا۔جب پوپ نے انتقال کیا تو دستور کے مطابق پادریون کا صدر نشین انجمن سیزر کی رضامندی کے ساتھ حکمرانی مملکت پر مامور ہوا۔پوپکی لاش بہت پھولی ہوئی تھی۔اور سیاہ پڑگئی تھی۔آخر بدبو آنا بھی شروع ہوئی۔سیزر اس بات کی بڑی خبرداری کرتا تھا کہ پوپ کی لاش پر اجنبی لوگون کی نگاہ نہ پڑسکے۔اور اُسکی موت کا اصلی سبب کسی پر آشکار نہو۔اسی لیے تجہیز و تکفین کے متعلق بہت جلد جلد تیاریان ہونے لگین۔پوپ کے مخالفون کا سیزر دلوکریزیا بلکہ تمام خاندان بورجیا کو اسقدر خوف تھا کہ ان سب کی آیندہ بہودی تو ایکطرف جانین ہی معرض خطر مین پڑگئی تھین۔

باب "۵۴"

موت کا کمرہ

پوپ کی لاش مدفون ہونے کے ایک رات قبل سیزر معمولی لباس پہنکر محل سے اس کمرے مین گیا جہان لاش پڑی ہوئی تھی۔وہ ایک صندوق مین بند تھی۔اور صندوق چبوترے پر رکھا گیا تھا۔چارون کونون پر شمعدان کافوری روشن تھین۔گو آنیوالے کا دماغ منتشر

نہونے کے لیے خوشبو کی کئی چیزین جل رہی تھین۔ لیکن عفونت کسی طرح کم نہو تی تھی۔ نہین
کہا جا سکتا کہ شب کی اُس ساعت مین تنہا وہان جانے سے سیزر کا کیا مطلب تھا۔ شاید باپ
کی محبت غالب آگئی اور دل نے چاہا کہ دفن ہونے کے آگے اپنے باپ کی صورت اخیر مرتبہ ایک
نظر دیکھ لے۔ یا خدا جانے زہر دیے جانے کی غلطی کا تاسف تھا۔ بہرحال سیزر دوپہر شب کے
وقت مُردے کے قریب گیا۔ اور مُنہ سے چادر ہٹا کر اُس متغیر اور متعفن چہرے کو حسرت و افسوس
سے دیکھنے لگا۔ وہی چہرہ جو باوجود ضعیفی کے توانا اور رعب دار تھا۔

سیزر۔ (غمناک لہجے مین) ”ہاے اُس شخص سے جو کُل یورپ کے عیسائی ممالک کا شیر تھا
اب یہی باقی رہگیا۔ (مردے کی صورت دیکھتا ہوا) تمھاری موت سے کچھ اٹلی ہی مین نہین بلکہ
تمام یورپ مین ایک عظیم انقلاب ہو جائیگا۔ آپ کے اختیارات کے خوف سے جو لوگ آپکی
زندگی مین سب باتون سے درگذر کیے بیٹھے تھے۔ اب میدان خالی پاکر جو نہ کرین تھوڑا ہے۔
آہ! وہ آپ کے سب اختیارات نابود ہوگئے۔ وہ چہرہ جسکا چین بجبین ہونا ایک قوم کے
ڈرانے کے لیے کافی تھا۔ وہ ہاتھ جس سے سلاطین یورپ کو حکمنامے لکھے جاتے تھے
قریب ہی کہ مٹی کے کیڑون کا نوالہ ہون۔ اور معلوم نہین جسم کی خاک کس کس کے پامال ہو۔
افسوس!۔“

ایک آواز۔ (نہایت ہی نرمی و آہستگی سے) ”خدا اس خاک پر رحم کرے۔“ اس آواز کے
سنتے ہی سیزر پر بے انتہا خوف طاری ہو گیا۔ گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو جنازے کے
دوسری جانب لوکریزا دو زانو بیٹھی نظر آئی۔

سیزر۔ (کمال تعجب سے) ”یا الٰہی! کیا تم خدا کی عبادت کر رہی ہو؟۔“

لوکریزا۔ ”ہان۔ زمانۂ دراز کے بعد آج ہی ایسا اتفاق ہوا۔ مگر کیا تم سمجھتے ہو کہ ہماری
کے سبب آبا جان کی بخشش ہو سکتی ہی؟۔“

سیزر۔ ”معلوم ہوتا ہی تم راہبہ ہونا چاہتی ہو۔ آج ہمکو اپنی عزت سنبھالنے کے۔

جرأت وہمت ضرور ہی۔ ایسے وقت مین پست ہمتی سے یہان بیٹھنا بھی واللہ عجیب بات ہی۔"
لوکریزا "مین خوب جانتی ہون کہ اب ہماری عزت وثروت معرض خوف مین ہی۔ لیکن مجھے معاف رکھو۔ اس لاشے کے دیکھنے سے میرے دلکی عجب حالت ہوگئی ہی جسکی وجہ سے مین تمام ہمت ہارے بیٹھی ہون۔ دل مین اتنا بڑا تغیر کبھی نہ پیدا ہوا تھا۔ مین اپنے پوشیدہ مکان سے اس نیت سے یہان آئی کہ چلکر آخری دیدار کرلون! مجھے حاشا یہ امید نہ تھی کہ تم بھی یہان ملوگے۔ مگر جب یہان آکر اس لاش کی بیکسی کو غور سے دیکھا تو دنیا آنکھون مین تیرہ وتار ہوگئی۔ رشتہ دارون سے یا غیرون سے کوئی متنفس موجود نہین حالانکہ یہ اُسی کی لاش ہی۔ جسکا دبدبہ اور رعب کل یورپ پر چھایا ہوا تھا۔ غرض جب مین نے یہ حال دیکھا تو دل مین ایسے خیالات پیدا ہوے جنکا بیان کرنا ممکن نہین۔ یکایک میری تمام بدیان میرے روبرو ہوگئین اور اُن لوگون کی صورت نظرون مین پھرنے لگی۔ جو میرے ہاتھ سے ہلاک ہوے۔ مین خوف سے کانپ گئی اور ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ اے! اُسوقت میرے دل کی جو حالت ہوئی بیان نہین کرسکتی۔ یہان سے بھاگ نکلنے کا قصد کیا۔ مگر طاقت نے یاری نہ دی۔ اور پانْون نہ اُٹھ سکے تو مین دوزانو بیٹھ کر خدا کی درگاہ مین التجا کرنے لگی۔ آخر یہی امر میرے لیے باعث تسکین ثابت ہوا۔ اور سمجھی کہ خداوند عالم مجھپر ضرور رحم کریگا۔ اور میرے تمام گناہ بخشدیگا۔"

سیزر "ان باتون کو بالاے طاق رکھو۔ اب ہمین صرف اپنے ذاتی امور کی فکر اور تدبیر کرنا ضرور ہی۔ ہم آجتک شیرون کیطرح زندگی بسر کرتے رہے ہین۔ اب اگر بھیڑون کی خصلت اختیار کرلین تو غالباً ہمارے دشمن ہمین کھاجائینگے۔ اچھا اب تم یہان سے چلو۔ مرحوم کی تجہیز وتکفین سے فراغت ہونے کے بعد مین کل تمسے تمھارے خفیہ مکان مین ملاقات کرونگا۔ اور اُسیوقت مین اپنی آیندہ زندگی سے تعلق رکھنے والی چند تجاویز کہ سناؤنگا۔ سردست مکلشو کو تمھارے ساتھ بھیجتا ہون۔" لوکریزا اپنے بھائی کے کہنے پر وہان سے نکلی۔ کیا اُس عورت کے دل مین ذرا بھی خوف خدا کا اثر نہ تھا؟ نہین نہین۔ باوجود ان بدیون اور سیہ کاریون کے دل مین

ایک خفیف سی روشنی باقی تھی - جسکے ذریعہ اُسنے اپنی بدکرداریون کی ایک تصویر دیکھ لی - اگر اُسکا شیطان صفت بھائی اُسوقت وہان نہ آتا تو وہ اخیر اپنے تمام گناہون سے تائب ہونے پر آمادہ کر دیتا - اور غالباً وہ بخشی بھی جاتی - لیکن خدا کا ارادہ ایسا نہ تھا -

باب "۵۵"

اہل روم کا غضب

دوسرے دن صبح کو پوپ کا جنازہ محل سے نکلا - اُس زمانے کے طریق کے بموجب تابوت بند نہ تھا - صرف ایک چادر اور اُسپر سے سیاہ مخمل پڑی ہوئی تھی - چادر مین عطر اور دیگر خوشبوئین نہایت کثرت سے تھین - ٹھیک سات بجے کا وقت تھا - جنازہ سینٹ پیٹر کے گرجا کی طرف لیجا رہے تھے - پوپ کے بیٹے سیزر نے اپنی فوج اُن کوچون مین دو رویہ استادہ کی جسمین سے ہوکر جنازہ گذرنیوالا تھا اور اُس کل فوج کا سردار سیزر کا وفادار ملازم مکلٹو تھا - ان فوجی قطارون کے پیچھے ساکنان شہر کا انبوہ جمع تھا - اور ہر شخص جنازے کے دیکھنے کا مشتاق ہو رہا تھا - حالانکہ پوپ کی زندگی مین سب اُس سے دلی عداوت رکھتے تھے - ہر عمارت کے بیشمار دریچون سے کوئی ایسا نہ تھا جس سے دوچار مرد اور عورتین یا بوڑھے یا بچے نہ جھانکتے ہون - شہر کے تمام بازار بند تھے - اور کُل گرجاؤن مین گھنٹے بج رہے تھے اور اُمرا و عمائد کی محلسراون کے پھاٹک پر سیاہ کپڑا اڑا لاگیا تھا - یہ سب کارروائی کچھ سکندر ششم ہی کے لیے نہین - بلکہ ہر پوپ کے مرنے پر ساکنان شہر کو ان رسوم کی پابندی ضرور تھی - ورنہ سکندر ششم کوئی ایسا شخص نہ تھا جسکے مرنے کا کسیکو غم ہو - الغرض جنازہ بڑے تکلف سے روان تھا - سب کے آگے کم درجے کے پادری صف بستہ ہاتھون مین کافوری شمعین لیے ہوے تھے - اُنکے بعد طالبعلمون کی صفین تھین - اُنکے بعد سیزر کے سپاہیون کی چند صفین - اور اُنکے پیچھے جنازہ چھ آدمیون کے کاندھون پر تھا - جنازے کے پیچھے عالی رتبہ پادریون کی صفین تھین - اور سب آخر مین سیزر اپنی باقی ماندہ فوج لیے ہوے

قاعدے سے جار ہا تھا۔ جنازہ ابھی محل سے سو گز بھی نہ گیا تھا کہ آسمان پر بادل جمع ہونا شروع ہوا۔ اور بجلیاں چمکنے لگیں۔ بادل کے گرجنے کی صدا نے خلائق کی آواز کو بالکل ہی گم کر دیا۔ گویا مشرقی فسانہ گویوں کے قول کے بموجب وہ لاکھوں آدمی پتھر کے ہو گئے تھے۔ ابر کی ہولناک آواز سے تمام اہل شہر کے کلیجے دہل گئے۔ تھوڑی دیر کے لیے جنازہ ٹھہر گیا۔ سیزر پریشانی کے ساتھ چار و نظرف دیکھنے لگا۔ اور مکلنٹو بھی سخت گھبرا گیا۔ پادریوں نے انجیل کی آیتیں پڑھ پڑھ کر اپنے سینوں پر دم کرنا شروع کیں۔ اس وحشت فزا واردات سے لوگ ابھی کچھ سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک بجلی اس زور شور سے کڑکی کہ رہے سہے حواس اور غائب ہو گئے۔ یہ بجلی ریپارٹا کے گرجا کے مینار پر گری۔ لوگ اس واقعہ کو شگون بد تصور کرنے لگے۔ اسلیے کہ سکندر ششم سے پہلے جو پوپ تھا۔ اُسکے دفن کے روز بھی اُسی گرجا کے مینار پر بجلی گری تھی۔ جسکے بعد شہر روم پر کئی بلائیں نازل ہوئیں۔ جاہل اور بد عقیدہ لوگ سمجھ گئے کہ سکندر ششم کے بعد بھی کوئی تازہ آفت نازل ہونے والی ہو۔ خیر۔ طوفان کا زور آناً فاناً ترقی کر رہا تھا۔ اور ساتھ ہی لوگوں کا خوف بھی زیادہ ہوتا گیا۔ اُس بیشمار خلقت میں ایک شور اور ہل چل پیدا ہوا۔ آخر کئی آدمی غصہ میں آکر اپنی تلواریں ٹٹولنے لگے۔ تاکہ خاندان بورجیا سے عوض لیں۔ کیونکہ وہ سمجھے ہوے تھے کہ انھیں کی بدکاریوں کی وجہ سے یہ بدشگونیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ سیزر اُنکے ارادے سے واقف ہو گیا اور سمجھا کہ اب مشکل پڑ گئی۔ لہذا سڑک پر دو طرفہ صف بستہ فوج سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "خبردار! تم اپنی جانیں عزیز رکھتے ہو تو بڑی ہوشیاری سے لوگوں کو روکے رہو۔" مکلنٹو بھی سرگرمی کے ساتھ سپاہیوں کی صفیں برابر کرنے اور اُنھیں ہمت و جرأت دلانے میں مشغول تھا۔ مگر تھوڑی سپاہ ایک جم غفیر کے روکنے پر کیونکر کامیاب ہو سکتی تھی خصوصاً اُن لوگوں کو جو جان سے ہاتھ دھو کر لڑنے پر آمادہ ہو گئے ہوں۔ خاندان بورجیا کی تمام بدکرداریاں اسوقت لوگوں کو اسطرح یاد آ گئیں کہ گویا ابھی اُن معاملات کا وقوع ہوا ہو۔ اُنکا وہ دھوکے میں زہر دینا۔ وہ پوشیدہ خونریزیاں۔ وہ سنگدلی اور بے ایمانی۔ غرض سب باتیں پیش نظر

ہوگئین - اور پوپ کی لاش اور سیزر سے انتقام لینے پر آمادہ کر دیا - آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ ہزار ون اشخاص چلا کر کہنے لگے کہ "آج خاندان بورجیا کا قتل عام ہے -" مکلٹو اور سیزر نے بہت کچھ اہتمام کیا - مگر انکی سب کوششین بیکار ثابت ہوئین - اور دیکھتے ہی دیکھتے صدہا تلوارین بلند ہوگئین - سب کے سب صفون کو چیر کر سیزر و مکلٹو پر جھک پڑے - کیونکہ انھین دونون کا قتل کرنا سب کا اصلی مقصد تھا - لیکن وہ بھی نہایت دلیری کے ساتھ اُنکے حملون کو بچاتے رہے فوج اور صفون کا جو انتظام تھا اُٹھ گیا - تمام پادری دوڑ دوڑ کر کلیسائے سینٹ پیٹر مین جا چھپے اور وہ لوگ جو کاندھون پر جنازہ اُٹھائے ہوے جا رہے تھے گرجا کے پھاٹک مین چھپنے کی غرض سے دوڑنے لگے - وہ کچھ اسدرجہ بوکھلائے ہوے تھے کہ پھاٹک کے زینون پر پہونچتے پہونچتے جنازہ اُنکے کاندھون سے گر پڑا - اور پوپ کی لاش جو نہایت بوسیدہ اور متعفن ہو رہی تھی جنازے سے نکلکر زینے پر گر پڑی - جب قریب کے لوگون نے اس ڈراونی شکل مین لاش کو دیکھا تو بے تحاشا چیخین مارنے لگے - اور شہر بھر مین یہ مصیبت تھی کہ بجز شور و بکا کی صدا کے اور کوئی آواز نہ سُنی جاتی تھی - تھوڑی دیر کے بعد شور و غل موقوف ہوا - اور سیزر و مکلٹو پر جو حملے کیے جاتے تھے اس سے بھی سبھون نے ہاتھ روک لیا - مگر دس ہی منٹ کے بعد عوام پوپ کی لاش پر ٹوٹے پڑتے - بچون اور ضعیفون کی پامالی عورتون کی گریہ وزاری - انھین حملہ کرنے سے روک نہ سکی - طوفان کا زور ابتک برابر اپنا رنگ دکھا رہا تھا - پوپ کی لاش زمین پر گرنے سے جو تہلکہ برپا ہوا تھا - اُسمین سیزر اور مکلٹو کو امن حاصل کرنے کی مہلت ملی - تاہم نہ وہ خود بھاگ سکے - نہ اُنکے سپاہیون کا ایک جگہ فراہم ہونا ممکن ہوا - سیزر کی بہن لوکریزا فوسٹ کے ہمراہ ایک بلند مکان مین چھپی ہوئی بیٹھکر پردے سے کل تماشہ دیکھ رہی تھی - جب سیزر پر چوطرفہ سے حملے ہونے لگے تو اُسنے فوسٹ کا ہاتھ پکڑ کر نہایت گریہ وزاری اور لجاجت سے کہا کہ "ہمارے وہ اُسکو زندہ نہ چھوڑینگے کمبخت میرے بھائی کے خون کے پیاسے ہین -" لوکریزا باوجود سنگدل اور بدکار ہونے کے اپنے بھائی سے کمال درجے کی محبت رکھتی تھی -

فوسٹ "دیکھو-سیزر نہایت دلیری سے لڑ رہا ہی-اور اُسکے سپاہی چارون طرف حلقہ کیے ہوے ہین-"

لوکریزا-(اُس ہنگامے کیطرف دیکھتی ہوئی) "مگر لوگ اُسکی سپاہ کو شکست دے رہے ہین آہ فوسٹ! کیا مین سیزر کو اسطرح اپنی آنکھون کے روبرو قتل ہوتا ہوا دیکھون؟-"

فوسٹ "تم ڈرو نہین-مین اُسے ضرور بچاؤنگا" یہ کہکر لوکریزا کے پاس سے اُٹھ گیا-وہ وہین بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی-اور گو فوسٹ کے باطنی اختیارات سے وہ ناواقف تھی-مگر اتنا البتہ معلوم تھا کہ فوسٹ کو کوئی ایسی قدرت ضرور حاصل ہی جو خلاف قیاس ہی-وہ اس امر سے بھی آگاہ تھی کہ فوسٹ ابتدائً غریب تھا-اور اس غربت کی حالت سے دفعتہً سلطنت جرمنی مین اوج پر آیا-ایک دفعہ اُسکے اختیارات کے آزمائش کا بھی موقع ملا تھا-جب اُسنے وعدے کے بموجب فیروز و والسٹین کو قید سے چھڑادیا-علاوہ برین خاندان بورجیا کے مخفی حالات بیکدن پورے پورے بیان کیے-اور زہر آلود شراب غلطی سے پی جانا-اور اُسکا کچھ محسوس نہ ہونا بھی لوکریزا کے لیے کچھ کم تعجب کی بات نہ تھی-انھین باتون کے تصور نے اُسکے دل مین فوسٹ کی جانب سے ایک ادب اور خوف پیدا کردیا تھا-اور اسی سبب سے جب فوسٹ نے سیزر کے بچانے کا اقرار کیا تو اسکو یقین ہوگیا کہ وہ ضرور اپنی کوشش مین کامیاب ہوگا-

جسدم فوسٹ سیزر کی مدد کے لیے لوکریزا سے جدا ہوا-اُسی وقت پوپ کا لاشہ جنازے سے نکلکر نیچے گرا-یہ حال دیکھکر لوکریزا نہایت غضبناک ہوگئی-اپنے باپ جو زندگی مین ایسی حکومت اور رعب وجلال رکھتا تھا کی لاش کی یہ خرابی وذلت دیکھکر بالکل ہی پیچ وتاب کھانے لگی-فوسٹ سیزر کے رخ سیدھا جارہا تھا-اور دیکھنے والے کو صاف معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو کوئی چیز آگے بڑھنے سے مانع نہین ہی-سیزر اُسدم بُری طرح دشمنون مین پھنس گیا تھا-اُسپر ہرطرف سے حملے ہورہے تھے-لیکن وہ بھی ہمت نہ ہارکر وارون کو برابر خالی دے رہا تھا-اور اُسکا وفادار خادم مکلٹو بھی اُسوقت اپنے آقا کے بچاؤ مین پوری کوشش کررہا تھا-مگر کچھ کام

نہ آئی۔ اور اُسی کی تلوار کھینچ لی گئی۔ اور سیزر گھوڑے سے نیچے گرا دیا گیا۔ آن واحد مین دونون کا کام تمام ہونے والا تھا کہ کسی شخص نے ہاتھ مین ننگی تلوار لیکر سیزر پر حملہ کرنے والون کو اِس جرأت سے ہٹایا کہ سب کے سب منتشر ہوکر بھاگے۔ اور سیزر و مکلٹو کو اپنے حواس بجا کر لینے کا قابو مِلا۔ فوسٹ نے تلوار گھما کر اسقدر رستہ نکال لیا کہ آپ اور یہ دونون شخص آسانی سے نکلجاین سیزر کی فوج کے پس ماندہ سپاہی جمع ہوکر لوگون کے ہجوم کو پراگندہ کرنے لگے۔ لوگ یہ حال دیکھکر نہایت پریشان و بدحواس ہوگئے۔ اور ہر طرف بھاگنے لگے تمام شہر مین پھر از سرِ نو شور و غل شروع ہوا۔ سب لوگ جیسے جمع ہوے تھے ویسے ہی منتشر بھی ہوگئے۔ ہر گلی کوچے مین بھاگڑ پڑی تھی۔ یہانتک کہ کلیسائے سینٹ پیٹر کے اطراف کا بہت بڑا حصہ تھوڑی دیر مین سنسان میدان کی شکل نکل گیا

باب "۵۶"

جن کا لکچر

سکندر ششم کی لاش بے گور و کفن کلیسائے سینٹ پیٹر کے پھاٹک پر پڑی ہوئی تھی۔ فوسٹ کے آنے سے لوگ پراگندہ ہوکر دوڑنے لگے تھے اُسوقت یہ شہرت اُڑی کہ ایک فوج عظیم سیزر کی کمک پر آگئی ہے۔ اسی لیے پادری اور طالبعلم وغیرہ جو پوپ کے جنازے کے ہمراہ تھے اپنی اپنی جان بچانے کے لیے فرار ہوگئے۔ اور اپنے آقا کے مُردے کو اس بے ترتیبی سے چھوڑ جانے کا بھی خیال نہ کیا۔ جہان لاش پڑی تھی وہان کی ہوا عفونت کے سبب سے غلیظ ہوگئی تھی۔ اس حالت مین سیزر۔ لوکریزا۔ و دیگر اراکین خاندانِ بورجیا کو اپنی جانون کی پڑی ہوئی تھی کسی کو اتنے حواس کہان تھے کہ مُردے کے دفن کا کچھ بند و بست کرین۔ لوکریزا ایک پادری کا بھیس کرکے اپنے پوشیدہ مکان مین چلی گئی۔ اور سیزر اپنے سپاہیون کی محافظت مین پوپ کے محل مین پہونچگیا۔ جب ہنگامہ فرو ہوا۔ اور چہار طرفہ خاموشی طاری ہوئی تو پوپ کے چند معتقد جمع ہوے اور باہم تجویز کی کہ لاش کو جنازے مین ڈالکر گرجا کے اندر لیجائین۔ مگر قریب پہونچکر مُردے کی صورت

دیکھی تو اسدرجہ وحشت ناک تھی کہ وہ ڈر کر واپس آئے۔ غروب آفتاب کے وقت فوسٹ کو اسطرف جانے کا اتفاق ہوا۔ جب یہ پوپ کی لاش کے قریب پہونچا تو یہ الفاظ بے ساختہ اُسکی زبان سے نکلگئے "افسوس! اُس شخص کی یہ حالت ہوئی جس سے تمام یورپ کانپتا تھا"۔ ایک آواز "تم اس لاش کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟" فوسٹ گھبرا کے مڑا اور دیکھا تو وہ جن کی آواز تھی۔

فوسٹ "کیا تو یہان ہے؟"

جن "پھر رہون کہان؟ عاشق اپنے معشوق کا پہلو چھوڑکر کہان جائیگا؟ یہ دیکھو (پانون سے بتلاکر) یہان اس شخص کی لاش پڑی ہے۔ جو اگر چاہتا تو لاکھون آدمیون کو خوش و خرم رکھ سکتا تھا۔ اسکا صرف ایک اشارہ بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہون کے لیے حکم تھا۔ مگر افسوس! انسان بڑا ہی احمق ہے۔ مثلاً اس پوپ کی سوانح عمری ہی پر غور کرو۔ یہ عیسائی ممالک سے ایک عظیم الشان سلطنت پر قابض ہوا۔ اسکے آگے دو رستے تھے جو ایک ہی مقام سے دو طرف جاتے تھے۔ اور ایک ہی جگہ پر دونون آخر بھی ہوے تھے۔ ایک تو راہ راست یعنی نیکی کا رستہ تھا۔ اور دوسرا بدی کا۔ یہ دونون راہین ایک ہی مقام پہ پہونچانے والی ہین جسکو دولت عزت اور ناموری کہتے ہین۔ اس شخص نے بیہودگی سے بدی کی راہ اختیار کی۔ اور آخر دم تک اُسی پر قائم رہا۔ یقین جانو کہ راہ بد مین جسقدر تصدیعات و تکالیف ہین۔ راہ نیک مین بھی اُسیقدر ہین۔ کچھ زیادہ نہین۔ تاہم اکثر گمراہ لوگ جو بدی کی راہ اختیار کرتے ہین اسکا سبب کیا ہے؟ غالباً اُنکے خیال مین دولت و ثروت بدی کے ساتھ بڑی آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بہت بڑی غلطی اور غلط فہمی ہے۔ مین اسلیے تمسے یہ حقیقت بیان کرتا ہون کہ تم تو اب میرے پھندے سے چھوٹ نہین سکتے۔ لہذا ان باتون کے معلوم کرنے سے تمھین جو کہ رنج ہوگا وہی میری خوشی کا موجب ہے۔

فوسٹ۔ (جھنجھلاکر) "افسوس! ذراسی مہمل اور بے سود طمع پر مین نے اُسے چھوڑ دیا جسکا

مبارک نام نہ تو لے سکتا ہی اور نہ مین - شاید اس رنج کے تازہ کرنے اور میرے دل دکھانے مین تجھے مسرت حاصل ہوتی ہی ! -"

جمن :- بے شک - مگر میری کامل بات تو سُن اکثر لوگون کا خیال ہی کہ مین انھین اغوا کرکے بدراہ کر دیتا ہون لیکن یہ سراسر بے اصل ہی - مجھے دغا و فریب سے کام لینے کی ضرورت ہی نہین پڑتی - انسان خود اپنے نفسانی خواہشات سے میرا مطیع ہو جاتا ہی - اگر مین اُنھین حقیقت حال سے مطلع کر دون تو میرے بہت سے مرید ہاتھ سے جاتے رہینگے - تم اس بارے مین مطلق شبہہ نہ کرو کہ بدی اور دغا سے جو دولت و عزت حاصل ہو سکتی ہی - اُتنی ہی آسانی کے ساتھ نیکی مین ملنا بھی ممکن ہی - سوا اسکے نیکی مین جو عمدگیان اور خوبیان ہین وہ بدی مین ہرگز نصیب نہین ہو سکتین - پھر بھی لوگ بُری راہ پہ ہی لٹو ہین - کسی چور سے پوچھو کہ محنت سے پیدا کیے ہوے مال سے زیادہ لطف حاصل ہوتا ہی یا اُس مال سے جو دغا و فریب سے حاصل کیا گیا ہو یا کسی بادشاہ سے استفسار کرو کہ ظلم وجور کی حکمرانی مین زیادہ مزا ہی یا عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنے مین ؟ یا اُس شخص سے دریافت کرو جسنے یتیمون اور بیوون کے مال سے تمول حاصل کیا ہو کہ آیا اس تونگری مین زیادہ لطف ہی یا اُس مفلسی مین جو مفلس محنت مزدوری سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا تم انسانون مین فیلسوف بھی ہین جنکا قول ہی کہ دنیا مین نہ بدی کی سزا ملتی ہی - نہ نیکی کی جزا - اور وہ سمجھتے ہین کہ اگر مجرم ملکی قوانین کی آنکھ سے بچ جائے تو اُسکو کوئی دوسری سزا نہین ملتی - اُنکا یہ عقیدہ اس خیال کی وجہ سے ہی کہ جسقدر جلد بدکاری اور دغا سے دنیا کا مال حاصل ہوتا ہی اُسقدر جلد نیکی اور راستی سے حاصل نہین ہو سکتا - اور اسی لیے نیکی کا ثمرہ بہت کم ملتا ہی - یہ اعتقاد محض بے اصل ہی - کیا قانون ملکی کے سوا بدی کی اور کوئی سزا ہی نہین ؟ اور کیا نیکی مین بجز دنیاوی جاہ وحشم کے اور کوئی بہتری نہین ؟ کیا دل کی پشیمانی جسمانی سزا مین داخل نہین ؟ اور کیا دل کی مسرت و شادمانی دنیاوی جزا نہین تسلیم کی جا سکتی ؟ مین اگر سب باتین تفصیل کے ساتھ بیان کرون تو شاید کئی دن تک میری تقریر ختم نہ ہو -"

فوسٹ '' مین بڑا ہی بدنصیب ہون - زندگی بھر ہی تاسف رہیگا - مین نے جو اقرار نامہ تجھے لکھدیا - وہ بہت بڑی حماقت کا کام تھا - حالانکہ کل روے زمین کی دولت میرے قبضۂ قدرت مین ہی - مگر دلکو کسی پہلو چین و راحت نہین - بعض وقت خیال آتا ہی کہ پتھر سے سر ٹکرا کر جان دیدون - لیکن اس حرکت سے اور بھی جلد اپنے آپکو تیرے قبضے مین کر دینے کا خیال مجھے روکتا ہی - گو مین ہنستا بھی ہون - مگر دل کسی وقت خوش نہین ہوتا - اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی شخص میرے جسم کے اندر سے میری بدیون کو یاد دلا رہا ہی - اور کہتا ہی کہ '' تو نے اپنی زندگی شیطان کے سپرد کر دی ہی -''

جن '' آہ! مین اگر اپنی دلخراش حالتون سے تجھے آگاہ کرون تو یقین ہی کہ تو ڈر جائے گا میرے ساتھ کیے ہوے قول کی یاد تیرے دل کو جو ہمیشہ منفعل اور پریشان رکھتی ہی - اُسکی نسبت مین کہتا ہون کہ تو ہرگز گذشتہ باتون کے خیال کو دل مین جگہ نہ دے -''

فوسٹ '' تیرے اس کلام نے ابتدا کی ایک تجویز کو یاد دلا دیا کوئی ایسی تدبیر کرنا تیرے امکان مین ہی کہ مین تیرے دام سے آزاد رہنے تک اس عہد و پیمان کو بھول جاؤن - جو مین نے تیرے ساتھ کیا ہی ؟ -''

جن '' جزائر بحر اوسط مین ایک جزیرہ ہی - وہان کے پہاڑون مین ایک مہیب غار کے اندر نہایت شفاف پانی کا ایک چشمہ ہی - اُس غار مین اس درجہ کی روشنی ہی کہ ہزارون چراغون کی روشنی بھی اُسکے روبرو کچھ وقعت نہین رکھتی - اور پانی مین یہ تاثیر ہی کہ کوئی شخص ایک مرتبہ تھوڑا سا پی لے تو دل مین پریشان کن خیالات ہرگز بار نہین پا سکتے - وہ سب کچھ بھول جاتا ہی! -''

فوسٹ - (خوش ہو کر) ''ضرور اُس سے تھوڑا سا پانی مجھے پلا دے - تاکہ مین اس دردِ سر اور عذاب سے چند روز کے لیے نجات پاؤن -''

جن '' اچھا - کل صبح مین طلوع آفتاب کے قریب مین تمھین وہان لے جاؤنگا '' یہ کہکر

شیطان دگا ہون سے غائب ہوگیا - فوسٹ نہایت خوش ہورہا تھا کہ گذشتہ اور موجودہ حالات کے فراموش کردینے کا اچھا ذریعہ ہاتھ لگا - وہ تو بخوبی جانتا تھا کہ کسی نہ کسی دن میرا بُرا انجام ہونے والا ہی - مگر ابھی چند روز جو باقی ہین اُسمین گذشتہ اور آیندہ کی روداد کے خیال سے عیش و آرام تلخ نہ ہو - اور ہنسی خوشی زندگی بسر ہوجائے غرض اسی شوق مین فوسٹ وہان سے آگے بڑھ گیا - جہان پوپ کی لاش پڑی ہوئی تھی - اُسکو گئے ہوے کوئی آدھا گھنٹہ گذرا تھا کہ ایک گورکن اور چند مزدور سکنہ برشتہم کی لاش کو جنازے مین رکھکر اُس مقام کو لے چلے - جہان اُسکی قبر کھدی ہوئی تھی -

باب "۵۷"

چشمۂ غفلت

اب ہمارا سین جزائر بحر اوسط کو بدلتا ہی - انٹی پیراس نامے ایک جزیرہ یونان اور اناٹولیا کے درمیان واقع ہی - فوسٹ اور جن اُسکے خوشنما سرسبز میدانو نکو طی کرتے ہوے چلے جارہے ہین - طیور چہچہاتے ہوے ہری ہری ڈالیون پر چہچہارہے ہین - کیڑے ہوا مین بھنبھناتے ہین - مچھلیان خوشی سے پانی مین اُچھل رہی ہین - سبزہ زارون مین بیشمار گائے بہیڑ چرتے پھرتے ہین - وہ صبح بہی اسدرجہ سہانی اور فرحت افزا تھی کہ بیمارون کی صورتون سے بھی اُسکا اثر محسوس ہوتا تھا -

فوسٹ اور جن چلتے چلتے ایک چھوٹی سی پہاڑی کے دامن مین پہونچے - جہان ایک بہت بڑی کمان جو ناہموار پتھرون سے بنی تھی جنگلی بیلون اور پتون سے ڈھکی ہوئی تھی -

سلہ مصنف امید کرتا ہی کہ ناظرین اس قصے کے اصل مطلب کو سمجھے ہونگے - یہ صرف ایک داستان ہی نہین - بلکہ اسکے ہر ہر حصے سے ایک اخلاقی نتیجہ نکلتا ہی - اب یہان سے واضح طور پر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ فوسٹ کی بدکرداری اور آٹو کے نیک چال چلن مین کسقدر تفاوت تھا - اور آخر اسکا نتیجہ کیا ہوا - ۱۱

جن۔ (تھوڑی دیر وہان ٹھہر کر) یہی دروازہ اس مشہور غار کا ہی۔ اور اسی کے اندر نیچر ہزارون برس سے صناعی کر رہا ہی۔ جو جو کار نمایان تونے اندر دیکھے ہین وہ صرف پانی اور پہرے چھننے کی وجہ سے ہوے ہین۔ مگر تجھے تو ان عجائبات کے نظارے سے کچھ سروکار نہین۔ فقط پانی پینا مقصود ہی۔ میرے ساتھ چل۔ شیطان غار کے مُنھ مین داخل ہوا اور فوسٹ بھی کمال دلیری سے اسکے پیچھے ہوا۔ رستہ بہت ہی تنگ و دراز تھا۔ لیکن اوپر والے چند روزنون سے دن کی روشنی کچھ کچھ دکھائی دیتی تھی جب تقریبًا تیس۳۰ گز راہ طی ہوئی تو بالکل ہی تاریکی چھا گئی۔ اسوقت جن کے اشارے سے ایک روشنی پیدا ہوئی جسکے سبب سے غار کی ناہموار چھت اور دیوارون مین ہیرونکی سی چمک ہونے لگی ہزار ہا برس کی پانی کی تراوش سے وہان عجیب شکلین نظر آنے لگین۔ درختون کی۔ آدمیون کی۔ پرندون کی تصویرین بنی ہوئی تھین۔ حاصل کلام تھوڑے عرصے مین شیطان فوسٹ کو لیکر ایک ایسے مقام پر پہونچا۔ جہان نہایت ہولناک اور پرخطر غار تھا اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو مارے ہیبت کے کئی قدم پیچھے ہٹ جاتا۔ لیکن فوسٹ تو ان خوفون سے بری تھا۔ اسی سبب سے وہ شیطان کے ساتھ بے دھڑک غار مین داخل ہوگیا۔ اس دوسرے غار مین بعض بعض جگہہ پر چٹانین اسقدر نکلی ہوئی تھین کہ ان پر سے رینگتے ہوے گذرنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ مگر فوسٹ شیطان کے پیچھے اس روشنی کے سہارے پر چلا جا رہا تھا۔ بہت دیر تک ایک تیسرا غار دکھائی دیا۔ یہ نسبت اور غارون کے زیادہ تر مہیب تھا۔ اور اسکے رستے مین کئی چھوٹے چھوٹے عمیق دوسرے غار بھی تھے۔ اسکی دیوارین کف کے ڈھیرون کی تھین۔ اور ستون زرد رنگ کے کف سے قدرتی طور پر بنے ہوے تھے۔ وہانکی ہر چیز انسان کی کاریگری سے کئی درجے بڑھے ہوے ہونے کا ثبوت دیتی تھی۔ غرض یہان سے بھی بڑھکر ایک غار پر پہونچے جو سب سے اخیر تھا۔ اسکی سطح نہایت ہموار تھی۔ اور چھت اور حد بندی کی دیوارین سیاہ کف کی تھین۔ جب یہ دونون اُس مقام پر پہونچے تو جو روشنی شیطان کے عمل سے پیدا ہوئی تھی۔ دفعتہً غائب ہوگئی۔ اور فوسٹ نے اپنے آپ کو سخت اندھیرے مین پایا۔

جن وہ تو کچھ خوف نکر- اس تاریکی سے تجھے اُس روشن اور منور مقام پر لیجاؤن تو تو اُسکی بڑی قدر کریگا " یہ کہکر شیطان نے فوسٹ کا ہاتھ پکڑکر آگے بڑھنا شروع کیا- اور ایک پتھر پر جو کسی دروازے کی چوکھٹ سا معلوم ہوتا تھا لیجاکر ہاتھ چھوڑ دیا- اور کہا "اب دیکھ!" وہی روشنی پھر نمودہوئی مگر تجلی اور درخشندگی آگے سے کہین زیادہ ہی- فوسٹ نے دیکھا تو ایک حجرے مین کھڑا ہی جو تین سو قدم مربع ہی اور قریب ساٹھ قدم کے بلند- مگر لطف یہ کہ قدرتی بنا ہوا- اور سطح زمین سے کوسون نیچے- آرایش کی یہ کیفیت کہ انسان کی عقل چکر مین آجائے- حجرے کی چھت گنبدنما تھی- پانی کی دائمی تراوش سے وہان انواع و اقسام کی گلکاریان ظاہر ہورہی تھین مختلف قسم کی بیلین- پھول اور پتے اپنی رنگارنگ کی زیبائش سے اُس مکان کی رونق اور دلفریبی کو بڑھا رہے تھے- تروتازہ پھول- اور بڑھی ہوئی بیلین ہارون کی طرح اُن دیوارون اور ستونون پر لٹک رہی تھین- حجرے کے درمیانی حصہ مین عبادتگاہ کی شکل پر ایک کف والا چبوترہ تھا جو چھ قدم طویل اور دو قدم عریض اور پندرہ قدم بلند تھا- اس سیاہ کف والے سطح پر پانی کے بہ بہ کر جم جانے سے ایک قالین کی سی شکل پیدا ہوگئی تھی- اور چبوترے کے اطراف مین سفید کف چھوٹے چھوٹے ستونون کی صورت جم گیا تھا- جیسے عیسوی گرجاؤن مین کافوری شمعین رکھا کرتے ہین- غرض وہان کے کل سامانون کے ساتھ اُس چبوترے کے دیکھنے سے ایک گرجا کی وضع پائی جاتی تھی- جزیرہ انٹی پیراس مین یہ غار ابتک موجود ہی- فوسٹ اس قدرتی صناعی اور دلچسپی کو دیکھکر بیخود ہوگیا-

جن- قدرت کے ان عجیب کارروائیون کی نسبت تمھارے خیالات کیا ہین؟-"

فوسٹ "مین اسوقت اسدرجہ متحیر ہون کہ مجھے وہ الفاظ نہین ملتے جنکے ذریعہ سے اپنے دل کا حال بیان کرون- زیادہ حیرت دلانے والی تو یہ بات ہی کہ یہ تمام بناوٹ اتفاقی ہی- خود صانع نے یہ نہ خیال کیا ہوگا کہ یہان اس وضع اور اس ترکیب سے ایسی عمارتین تیار ہون- اور خوبصورتی اور عمدگی اسقدر ہو کہ انسان کے ہاتھون سے بنی ہوئی عمارتین

اسکے مقابل بے رونق اور ہیچ معلوم ہون۔"
جن "انسان کی عقل ان باتون کے سمجھنے سے قاصر ہو کہ نیچر کس قسم کے آلات سے کام لیتی ہو۔ سیپیون کے اندر جو کیڑے ہوتے ہین۔ اُنکے ذریعہ سے دریا مین کیسے بڑے بڑے جزیرے پیدا ہو جاتے ہین اور یہان تو صرف پانی کے ٹپکنے سے ان صناعیون کا وقوع ہوا ہو۔ ایسی صنعتون سے قدرت نئے جزائر اور نئی دنیا بناتی جاتی ہو۔"
فوسٹ "کیا اُن مقامات مین ہم ہی ایسے لوگ رہا کرتے ہین؟۔"
جن "یہ بات کسی اور وقت مین کہونگا۔ اس ڈھب کی تقریر کا یہ نہ موقع ہو اور نہ وقت ہو کیا تو اپنے یہان آنے کا سبب بھول گیا؟۔"
فوسٹ "ہان ہان۔ مین یہان کسی تہ خانے کو دیکھکر اُسکی تعریف کرنے کے لیے نہین آیا بلکہ اُس چشمے سے تھوڑا سا پانی پینے کی غرض آیا ہون جسکا نام "چشمۂ غفلت" ہو۔"
جن "وہ چشمہ یہین ہو" یہ کہکر آگے بڑھا۔ فوسٹ بھی اُسی کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ اُسوقت شیطان نے اپنا چہرہ اس درجہ وحشت ناک بنا لیا تھا کہ اگر فوسٹ بھی دیکھتا تو خوف سے تھرا اُٹھتا۔ مگر وہ تو چشمہ کی تلاش و آرزو مین ہمہ تن محو ہو رہا تھا۔ خیر۔ جب چشمہ اچھی طرح پیش نظر ہو گیا تو فوسٹ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جن فوسٹ کو پانی پینے کا زیادہ مشتاق دیکھکر کہنے لگا۔ "کیا تو اس پانی کے استعمال پر بالکل ہی عازم ہو۔ مگر کیا تو نے اُسکے کل نتائج پر غور کر لیا ہو؟۔"
فوسٹ "غور کرنے کی ضرورت ہی کیا ہو؟ معلوم تو ہو کہ پانی پینے کے بعد مین اپنا دلی غم بھول جاؤنگا۔ پھر غور و فکر کی کیا حاجت ہو؟۔"
جن "تو نادان محض ہو۔ یقین جان کہ اس پانی کے استعمال سے صرف تیرے غمگین خیالات ہی دور نہ ہونگے۔ بلکہ تمام تعلقات یہانتک کہ سیکھا ہوا علم بھی فراموش ہو جائیگا۔ اور تو ایک نومولود بچہ بنجائیگا۔ ہان اتنی بات ہو کہ جسمانی قوت اور گویائی کی قوت باقی رہیگی۔"

مکلنٹو ''پیرومرشد۔ یہ بیش انگوٹھیان اور عمدہ جواہرات ایک کا توکیا حساب دس پادریون کے خریدنے کے لیے کافی ہوسکتے ہین۔''

سیزر ''ہمین اپنی کامیابی پر یقین ہونے کے لیے یہ سب کچھ ایک ہی شخص کو دینا چاہیے۔ اب تم یہ تھیلی پادری ونٹورو کی بی بی کے پاس لیجاؤ۔ اور اسکو دیکر رسید لے لو۔ رسید مین ان کل چیزون کی تفصیل اور قیمت بھی جو اس عورت کی دانست مین مناسب ٹھہرے لکھی جاے۔ تم تو سمجھ ہی گئے ہوگے۔ خیر جلدی جاؤ!۔''

مکلنٹو رخصت ہوکے چند لمحے نہ گذرے تھے کہ پادری انسلم جیال آلیس کے راہب خانے کا حاکم سیزر کے کمرے مین داخل ہوا۔

سیزر ''آیئے! شہر روم مین کسطرح تشریف لائے؟ مین تو سمجھتا تھا کہ آپ کسی اور مقام پر عدالت روم کی کارروائیون مین مصروف ہونگے!۔''

پادری سلیم ''میرے حاضر ہونے کی یہ غرض تھی کہ پوپ کا عہدہ آجکل خالی ہی۔ زمانۂ دراز سے آپ کے خاندان کی مدد کے متعلق مجھسے جو جانفشانیان عمل مین آئین۔ اُنکے اسوقت دُہرانے کی ضرورت نہین۔ غرض مجھسے وفادار خادم کو اپنی خدمات کا عوض حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی موقع مل نہین سکتا۔

سیزر ''آپکا فرمانا بہت درست ہی۔ مگر میرا اختیار نہین کہ پوپ کا عہدہ کسی کو دون!۔''

پادری ''کیون؟ اگر سکندر ششم نہین تو آپ آخر مملکت روم کے شاہزادے تو ہین؟۔''

سیزر ''ہان۔ ہون تو سہی۔ لیکن غالب گمان ہی کہ پوپ کی خدمت پادری فرانسس کو ملیگی!۔''

پادری ''تو میری خدمتگذاریون کا کچھ بھی صلہ نہین؟ آپ خیال فرمایئے کہ کسدرجہ وفاداری کے ساتھ مینے مدت دراز تک آپکی خدمات کی انجام دہی مین کس دلی ہمدردی سے عدالت روم کو آپ کے اجرائے کار کا ذریعہ ٹھہرایا۔ اپنے نائبون کی معرفت خاندان بورجیا کی کامیابی کے لیے کسقدر مدد کی ہی۔''

سینزر:۔ پادری صاحب! مین آپ کے احسانات اور مفید خدمات کو بھولا نہین ہون۔ اسی سبب سے تنگدستی کے عالم مین بھی بہت سارو پیہ آپکی نذر کیا ہی۔ اور جب مین صاحب دولت واقتدار ہوا جب بھی آپکی جانفشانیون کا معقول طور پر معاوضہ کیا گیا۔ اور اگر اب بھی خواہش ہو تو فرمائیے میرا خزانہ آپ کے لیے حاضر ہی“

پادری:۔ حضور! مین اسطرح کا کوئی انعام نہین چاہتا۔ بلکہ اس اقرار کی تکمیل چاہتا ہون جو“

سینزر۔ (غصہ ہوکر) ”اقرار؟ ہان مین نے آپ سے کچھ وعدہ تو کیا تھا۔ مگر وہ نشۂ شراب کی حالت مین تھا اور مین سمجھتا ہون کہ ایسے وقتون مین ہونیوالے اقرار کبھی قابل تکمیل اور معتبر ہو نہین سکتے“

پادری۔ (غصہ سے دانت پیسکر) جی! تو معلوم ہوتا ہی کہ جسوقت آپنے وعدہ کیا۔ اسی وقت اسکے ایفاء کا قصد نہ تھا۔

سینزر:۔ آپ جو جی چاہے سمجھ لیجیے۔ لیکن اب اس قسم کی تقریر سے میرا مغز نہ کھائیے۔ مین اس وقت نئے پوپ کے مقرر ہونے کے بارے مین زیادہ متفکر اور متردد ہون۔ علاوہ اسکے جو زہر مین غلطی سے پی گیا تھا اُسکی تاثیر پورے طور پر ابتک جسم سے خارج نہوئی۔ ایسی حالت مین میری بہبود بلکہ میری زندگی خطرناک منزل مین پڑ گئی ہی۔ بے ڈھب سوالات اور ضد کرنیکا بھی آپکو اچھا موقع ہاتھ آیا!“

پادری:۔ دیکھیے! مجھسے دشمنی مول نہ لیجیے آپکی مشکل کے وقت بارہا کیے ہوے اقرار مین نے یاد دلائے ہین۔“

سینزر:۔ بجا! آپ کو اتنا بھی سلیقہ اور پاس ادب نہین کہ اپنی خودغرضی کو پردہ مین رکھکے بیان کرین آپکا مدعا یہی ہی کہ کوئی اور شخص پوپ مقرر ہو تو میری خرابی ہو جائیگی۔ لہذا اسیوقت جو کچھ مجھسے ملسکے وہی غنیمت سمجھکر لے لیجیے۔ کیون ٹھیک ہی نہ؟ خوب ہوا کہ آپ نے صاف صاف اپنے خیالات ظاہر کردیے!“

پادری سلیم:۔ مین پھر جتائے دیتا ہون کہ آپ مجھسے مخالفت کرنے سے پہلے ذرا سوچ

سمجھ لیجیے ! ۔"

سینزر ۔" تو یہ کیا مین آپ سے ڈرون ؟ آپ جو ایک پادری کی صورت مین اپنے اصلی نام و نشان کو چھپائے بیٹھے ہین ۔ آپ جو شاہی جلاد کے ہاتھون سے بچکر چوری چھپے اپنی زندگی بسر کرتے ہین ۔"

پادری ۔ (گھبراکر) "بس کیجیے حضور ! یہ باتین جانے دیجیے ۔ اس طرح کے نازک مقدمات مین گفتگو کرنا آپ کو زیبا نہین ۔ خیر ۔ تیار ہو جائیے ! آپ ہم لڑین تو سہی ۔ دیکھین قسمت کدھر فیصلہ کرتی ہی ۔ مین کچھ آپ ہی سے نہین بلکہ تمام خاندان بورجیا سے تلوار آزمائی کا مشتاق ہون ۔"

سینزر ۔" اس زبانی جمع خرچ اور ایسی دھمکیون سے مین ڈرنے والا نہین ۔ پوپ کے عہدے کیلیے کوئی اور ہی شخص منتخب ہوگا ۔ تمکو اس معنی کی امید رکھنا فضول ہی ۔ چونکہ اب بالکل ہی بے مروتانہ الفاظ مین گفتگو کر رہے ہین اسلیے مین آپ کے لیے ہرگز کچھ سعی و کوشش نہ کرونگا ۔ لیکن ہم ایکدوسرے کو بخوبی پہچان تو لین ۔ آپ اگر چاہین تو بہت سے فتنہ برپا کر سکتے ہین ۔ اور مین بھی اس بارے مین آپ سے کسی طرح کم نہین ہون ۔ شاید میرے چند خفیہ حالات سے واقفیت ہونے کے سبب سے آپ مجھے ڈرانا چاہتے ہین ۔ مگر یاد رہے کہ میرے راز کی بات کسی غیر کے روبرو آپ کی زبان پر آئے تو اسیدم مشہور کر دونگا کہ پادری انسلیم رکن اعظم عدالت روم اور راہب خانۂ جبال الپس کا حاکم وہی شخص ہی جو ——"

پادری ۔ (مضطرب ہوکر) "جانے دیجیے حضور ! افشاے راز کے متعلق خاموشی ہی اچھی ہی ۔ ہان دوسرے امور مین البتہ مین آپ کے خاندان سے جھگڑونگا ۔" یہ کہکر پادری انسلیم کرے سے باہر نکلگیا ۔ سینزر اُسکے گھبراہٹ کے ساتھ نکل بھاگنے پر بے اختیار ہنس پڑا ۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ مکلتو آیا ۔ چہرے سے کامیابی کی علامت آشکار تھی ۔

سینزر ۔" تم اپنے ارادے پر کامیاب ہوے ؟"

مکلتو ۔" جی ہان خداوند ! پادری ونثورو کی بی بی نے آپکے بھیجے ہوے تحفے کو نہایت

خوشی سے قبول کیا۔ اور اسطرح کا اقرار بھی کیا ہی جو آپ کی مطلب براری کے لیے کافی ہی۔"

سینزر "وہ رسید تو دکھاؤ! (رسید ہاتھ مین لیکر) اچھا! پانچہزار روپیہ اُسکی قیمت ٹھہرائی ہی خیر اب تم پوپ کے محل کو جاؤ۔ معلوم تو ہی کہ تین بجے پادریون کے لیے کھانا اندر جائیگا۔ ہر شخص کے خوان پر جدا مہر ہوتی ہی۔ تم اس رسید کو باورچیخانے مین لیجاؤ اور بشب پارما کے پاس جسکے اہتمام سے مُہرین ہوا کرتی ہین دیکر کہو کہ پادری ونٹورو کے خوان مین مہر کرنے سے قبل رکھدیجائے۔"

مکلٹو "بہت خوب! آپکے حکم کی تعمیل پوری پوری ہوگی۔" یہ کہکر سر تسلیم خم کیا اور محل پوپ کیطرف چلا گیا

بشب پارما سینزر کا ایک معتبر دوست تھا۔ اُسنے بے تردد پادری ونٹورو کے خوان پوش کی تہ مین رسید رکھدی۔ الغرض چھتیس ۳۶ ملازمون سے ہر شخص ایک ایک خوان سر پر اُٹھاکر باورچیخانہ سے کونسل روم کیطرف بڑھا۔ بشب پارما سب سے آگے تھا۔ جب دروازے پر پہونچے تو دو معمار جو اُس کام کے لیے مستعد کھڑے ہوے تھے حسب ضرورت دیوار توڑنے لگے۔ جب کافی راستہ ہوگیا تو تمام خوان کونسل روم مین دیدیے گئے اور پھر دیوار اُٹھادی گئی۔ بشب پارما ملازمون کو لیکر واپس ہوا۔ اس کارروائی کے بعد بہت دیر گذر گئی۔ شام کے پانچ بجے کے وقت اہل شہر پوپ کے محل کے اطراف اس کثرت سے جمع ہوگئے کہ شہر کے دوسرے حصے ویران نظر آتے تھے۔ آخر پانچ بجے لوگون کے اضطراب اور شورش کی کوئی حد باقی نہ رہی۔ اور اسقدر شور وغل شروع ہوا کہ کونسل کے کمرے پر حملہ کیے جانے کا احتمال پیدا ہوگیا۔ تھوڑے عرصے مین کونسل روم کے اندر سے دیوار مین کھڑکی توڑی جانے لگی۔ جب وہ ایک آدمی کا سر نکلنے کے قابل وہ ہوگئی تو پادری ونٹورو نے اُس سے سر نکالا اور کہا "مین نہایت خوشی سے آپ صاحبون کو اطلاع دیتا ہون کہ پادری "فراسسکو" پوپ کے عہدے پر ممتاز ہوے ہین۔ اور وہ آج سے پوپ پیس دوم کے نام سے مشہور ہونگے۔" اس خبر کے سنتے ہی تمام لوگ خوشی کے شادیانے بجانے لگے فراسسکو کے تقرر سے نہایت مسرور ہوے۔ یہ کیفیت سینزر اور لوکریشیا کو معلوم کرادی گئی۔

باب "۵۹"

کلوسیم*

جب پادری ناظم نہایت برہمی کے ساتھ سیزر سے رخصت ہوا (جیسے کہ اوپر والے باب مین بیان کیا گیا ہی) تو پادریانہ لباس مین اپنے آپ کو اسدرجہ چھپا لیا کہ صورت تک نظر نہ آتی تھی - اور افتان وخیزان گلی کوچون سے گذرتا ہوا کلوسیم کیطرف جلنے لگا -

وہ سر بفلک کشیدہ بیمثل عظیم الشان عمارت جو روما کی گذشتہ عظمت وجلال کا ایک نمونہ ہی گو اب شکستہ وویران ہو گئی ہی - لیکن پہلے پہل دیکھنے والے مسافر یا سیاح کو اب بھی متعجب بنا دینے پر بخوبی کامیاب ہو سکتی ہی خود یوپ کی سطوت وشان بھی آجکل اگلے حالات کی عظمت اسقدر ایک اجنبی شخص کے پیش نظر نہین کر سکتی جسقدر یہ عمارت کرتی ہی - اہل روم جو دین مسیحی سے متنفر اور کارہ تھے اس مقام پر عیسائی علماء کو قتل کرتے تھے اور بتون کی پرستش بھی ہوا کرتی تھی - عمارت دو ہزار فیٹ مربع ہی - اکثر لوگ روایت کرتے ہین کہ اُن تیس ہزار یہودیون نے اس عمارت کو تعمیر کیا جو اُسوقت سے بادشاہ کے قیدی تھے - شہنشاہ روم "وسپیشین نے اس عمارت کو عام کے لیے وقف کر دیا تھا - اور وہان سرکس وغیرہ اور ایسے ہی دیگر کھیل تماشے ہوا کرتے تھے - عمارت کے اندر آٹھ ہزار تماشائیون کو جگہ مل سکتی تھی - اُس زمانے کے مورخ لکھتے ہین کہ وہان آن واحد مین پانچ ہزار درندون کی کشتی ہوتی تھی - شہنشاہ ٹیٹس کے عہد فرمانروائی مین کلوسیم کا ستارہ اوج پر تھا - اور اُسی کے زمانے مین درندون کی کشتیان ایجاد ہوئین - رفتہ رفتہ دیگر فرمانروایان روم

* کلوسیم - شہر روم کی ایک عالی شان عمارت کا نام ہی - جو آجکل کھنڈر پڑی ہوئی ہی مگر اسکی بندش کی عمدگی اور نزاکت اب بھی نادرات سے تصور کی جاتی ہی - اسمین اقسام کے تماشے ہوتے تھے اور کشتیان نکالی جاتی تھین ۱۲ -

اس عمارت کا سامان نکال نکال کر دوسری عمارتون مین صرف کرنے لگے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ اب کلوسیم کا صرف نشان ہی نشان باقی ہی تاہم وہ نشان بھی کسی مسافر کو گذشتہ عروج کے یاد دلانے کے لیے کافی ہی - خیر - جب پادری سلیم وہان پہونچا ہی تو شب کا وقت تھا - چاندنی اپنی پوری بہار اور دلفریبی کے ساتھ عمارت کے اندرونی حصون مین سنگ مرمر کی سطح اور ستونون پر پڑکر موتی کی سی چمک دکھا رہی تھی - باوجود ویران پڑے ہونے کے وہان ہر ہر ستون اور ہر ہر دیوار و در سے پورا رعب و جلال ظاہر ہوتا تھا - عمارت کے ایک حصہ کے درمیان جو زمانے کی افتاد سے ابتک محفوظ ہی ایک کشتی آب مقدس سے بھری لٹکی ہوئی تھی - اور اُسی کے قریب ایک صلیب بھی آویزان تھی - اور صلیب پر یہ عبارت مرقوم تھی - "جو شخص خالص نیت سے اس مقدس نشان کی زیارت کریگا - وہ تین مہینے تک تمامی آفات اور بلیات اور ہر قسم کے گناہ سے محفوظ رہیگا" پادری انسلم ایک ایسی جگہہ پر آکھڑا ہوا جہان دیوار کلوسیم حائل ہونے کے سبب چاند کی روشنی پہونچ نہ سکتی تھی - اُس خفیف اندھیرے مین دو شخص جو اپنے لباس کا بچھونا کیے زمین پر پڑے سو رہے تھے انھین بیدار کیا -

ایک شخص (بیدار ہوکر) "کون ہی؟ -"

پادری انسلم "مین ہون - تم اسدرجہ کیون چلاکر بات کرتے ہو؟ یہان منقی لوگ اُن مقتولون کی زیارت کے لیے آتے ہین - جو اگلے زمانے مین کفار کے ہاتھون مارے گئے - اچھا فروز! تم اپنے ساتھی والسٹین کو بھی ہوشیار کرو - ایک نہایت ضروری امر در پیش ہی -"

والسٹین "مین جاگ رہا ہون حضور! فرمائیے سیزر سے ملاقات ہوئی؟ -" (ناظرین واقف ہونگے کہ یہ وہی والسٹین ہی جو ایک مدت تک امیر ظرنین کے نام سے مشہور رہا - اور جس سے ایڈا کی شادی ہوئی تھی -

پادری سلیم "سیزر بڑا ہی دغاباز نکلا - مین آیندہ اُسکی تابعداری نہ کرونگا - حضرت کس مزے سے چاہتے تھے کہ مجھے روپیہ دیکر رخصت کردین - مجھے روپیہ کی ضرورت ہی کیا ہی؟

مین نے اُس سے پوپ کا عہدہ دلوانے کے لیے کہا تو وہ انکار کر گیا - اب ضرور ہوا کہ مین اُسے اس احسان فراموشی کی سزا دون "

والسٹین "جب پوپ کی خدمت آپ کو ملنا محالات سے تھی تو میرے نزدیک - دیہہ حاصل کر لینا ہی مناسب تھا -"

پادری انسلم - (غضبناک ہوکر) "اِن باتون مین تم کیون دخل دیتے ہو؟ تمھین اپنی خدمتگذاریون کے عوض کے سوا دوسرے امور سے کچھ تعلق نہ رکھنا چاہیے - سینرر مجھے اپنی کل دولت بھی دیدے تو مین ہرگز نہ لونگا اس نابکار خاندان سے عوض لینے کا خیال ہر لحظہ میرے دل مین ترقی کر رہا ہی مین فقط سینرر اور اسکے خاندان ہی سے انتقام نہ لونگا - بلکہ اسکے خیرخواہون دوست آشناؤن اور ملازمون کو اپنے غضب کا مزا چکھاؤنگا -"

والسٹین "اگر ہم روم مین اسطرح دیر تک قیام کرکے وقت رائگان کرین تو کیا عجب کہ شاہی قاصد کارنیلیا مین پہونچ جائے - اور جبال آلپس کے راہب خانے پر قبضہ کر لیا جائے تو ہم بالکل ہی آوارہ ہو جائینگے -"

پادری انسلم "مجھے اسکا کچھ بھی خوف نہین کیونکہ شہنشاہ کی خوابگاہ مین رسی اور کٹار کے ساتھ جو حکمنامہ لگایا تھا - اس سے شہنشاہ اسقدر ڈرا ہوا ہی کہ ظرنین کی خاطر سے بھی وہ دوسرا حکم کارنیلیا کے گورنر کے نام نہ بھیجیگا کہ راہب خانے پر تصرف کرے - شہنشاہ اس خیال سے زیادہ سہم جاتا ہی کہ جس ہاتھ سے کٹار میز پر چبھوئی گئی - وہی ہاتھ مجھپر چلنا بھی ممکن ہی - بیشک عدالت ومِ سے کل بادشاہان وقت ڈرتے ہین - اور فرمانروائے جرمنی کوئی ایسا بیوقوف تو ہی نہین کہ ایسی بیجا حرکت سے اپنے آپکو مصیبت مین ڈالے - عدالت ومِ کے ارکین کی باہمی ہمدردی اور اتفاق سے وہ اچھی طرح واقف ہی"

والسٹین "جی - تو راہب خانے کی طرف سے اطمینان ہی؟ اب بلا شبہہ مین دلجمعی کے ساتھ آپکے احکام کی تعمیل کرونگا میرے ہمراہی فیروزان خیالون سے اپنے دماغ کو پریشان نہین کرلیتے"

فیروز ؔ: کاش تم بھی میری سی عادت اختیار کرتے تو کیا اچھی بات تھی۔ وہی لوگ دوسرون کو نصیحت کرنے کے لائق ہین جو صاحب فہم اور مدبر ہوا کرتے ہین۔ مگر وہ لوگ جو قوی جثہ اور مضبوط دل تو رکھتے ہین لیکن عقل سے بے بہرہ ہین۔ وہ صرف دوسرون کی تابعداری کرنیکے قابل ہوتے ہین۔ تمنے اس نصیحت پر عمل کیا ہوتا تو اب تک ظرنین راہب خانے مین مقید رہتا اور تم اُسکے بعبس مین عیش و آرام سے زندگی بسر کرتے اور لوگون کو راہب خانۂ آلپس اور اسکے ساکنون سے بدگمانیان نہ ہوتین۔ اب وہان کے حالات اور اُسکی پوشیدہ راہین سب کو معلوم ہوگئین۔ اب ہم سوا اسکے کہ اُسے ایک گوشۂ عافیت سمجھین اور کوئی کام اس سے لے نہین سکتے۔"

واسٹین ؔ: کیا تم بیوقوفی کا الزام مجکو دیتے ہو؟ کیا تمھین نہین معلوم کہ جو کام مین نے کیا ہے وہ سراسر دانائی و حکمت پر مبنی ہے۔"

یا دری انسلم ؔ: ان واہیات باتون کو موقوف کرو۔ جو کچھ گذر گیا وہ واپس آنیوالا نہین۔ مین بالکل پسند نہین کرتا کہ گذشتہ امور کی نسبت سرگرمی سے بحث ہوتی رہے۔ اگر تمھاری کچھ خطا یا بیوقوفی میری نظرون مین ہے تو صرف یہی کہ ظرنین کی ملک و املاک کو تمنے اپنی ذاتی عیش و عشرت مین لٹا دیا۔ مقدس عدالت وِم کی تائید مین کچھ زیادہ رقم نہین صرف کی۔ خیر۔ مین کمر تمھین جتاتا ہون کہ تم یا فیروز کبھی گذشتہ حالات کا تذکرہ زبان پر نہ لانا۔ اب اپنا اصلی مدعا بیان کرتا ہون یعنے خاندان بورجیا کے ایسے احسان فراموش فرقہ کی خاطر خواہ تنبیہ کرنے کا دلی ارادہ ہے در نہ رہا مین مجھے کوئی اور کام نہین۔ مگر ہان سلطنت جرمنی کا سفر ضرور ہے۔ کیونکہ عدالت وِم نے آٹو کو جو ظرنین کی رہائی کا سبب ہوا سزا دینے کی تجویز کی ہے۔ البتہ اُس شخص کو نہایت اذیت سے ہلاک کرنا ہوگا۔ کیونکہ وہی راہب خانے کے افشائے راز کا سبب ہوا۔ ماظنی صرف اسکا تابع فرمان تھا۔ اسی لیے مبارک عدالت اُس سے درگذر کرنے پر راضی ہوئی ہے۔ اب رہی ماما۔ جسنے آٹو کی مدد کی۔ وہ بھی حقیر ناچیز عورت ذات ہے۔ اُس سے بھی کچھ باز پرس نہین یہی نوجوان دلیر نیک سلطنت شخص آٹو ہے جس سے آیندہ بھی ہماری خرابی کے درپے ہونے کا گمان

پایا جاتا ہی۔ لہذا اُسکو معقول سزا دینا ضرور ہی۔ اس کام سے فراغت ہونے کے بعد دریاے البب کی طرف میرا جانا ہوگا۔"

فیروز۔ (چونک کر) "ہان۔ آپ شاید ہمارے قدیم آقا کونٹ مانفریڈ کے پاس تشریف لیجانے کا قصد رکھتے ہین!۔"

پادری۔ "بیشک تمھارا خیال نہایت صحیح ہی۔ تم بھی میرے ہمراہ وہان آؤ۔ مین نے کونٹ مانفریڈ کا ایک ایسا بھید پایا ہی جس سے وہ ہمیشہ میرا عاجز ہو رہیگا

فیروز۔ کیا آپ کو اُس لڑکی کا کچھ سراغ لگا۔"

پادری۔ "تم ابتک اُسکو لڑکی ہی کہتے ہو؟ اتنا نہین خیال کرتے کہ کسقدر زمانہ منقضی ہوا۔ اب وہ ایک نوجوان حسین عورت ہی۔ اور پادری بخت سے ایسے عالی رتبہ کو پہونچی ہی کہ۔ خیر اب موقع نہین۔ مین کل ماجرا تنہائی مین تمسے بیان کرونگا۔ کیا عجب کہ اس عالم ضعیفی مین کونٹ مانفریڈ تمھین تمھارے اصلی نام ہیوگو سے پہچان نہ سکے۔"

فیروز۔ "جی ہان۔ البتہ۔ زمانہ بھی عجیب انقلابات پیدا کردیتا ہی۔ اُس زمانے مین جسکا ذکر ابھی ہو رہا تھا آپ کونٹ مانفریڈ کے ایک ادنی ملازم تھے۔ اب دیکھیے مقدس عدالت وم کے آپ بھی ایک رکن اور کونٹ کے ہم پلہ ہین مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ کل ہی میرے عوض اُس بیکس لیڈی کی محافظت کے لیے مامور ہوے۔"

پادری۔ "خاموش! یہ محل نہین کہ ایسے پوشیدہ امور کی نسبت گفتگو کیجائے۔ ایسا وقت ابھی نہین آیا۔ ہان کونٹ مانفریڈ نے اپنے احاطے مین بہت سی خطائین کی ہین۔ اسلیے ارکین عدالت وم اُسکو معزول کرنے کی تجویز کر رہے ہین۔ کیونکہ اُسنے باوجود متواتر احکام پہونچنے کے اپنی بدانتظامیون کا انسداد نہ کیا اُسکے عوض مجھے مقرر کرنے والے ہین۔ مین وہان جاکر جب اُسکو معزولی کا حکم سُنا کر کام سے علحدہ کردونگا اُسوقت تمھارے اور میرے ساتھ جو بدسلوکیان کی ہین اُن سب کا بدلہ لینے کے لیے اچھا موقع ہی۔ مگر ابھی اُسکا ذکر کرنا قرین مصلحت نہین۔"

کیونکہ والسٹین جسکو یہ حالات معلوم نہین دریافت کرنے اور حقیقت حال جاننے کے لیے بیقرار ہوا جاتا ہی۔ اور وہ کوئی معتمد شخص بھی نہین کہ سب رازون سے اُسکو آگاہ کیا جائے!“

والسٹین ”مجھے ان باتون سے کچھ غرض نہین۔ جو حکم دینا چاہتے ہین فرمائیے۔ تاکہ مین اُسکی تعمیل کے لیے چل نکلون اس کہنہ عمارت مین بیٹھے بیکار باتین کرنا مجھے خود پسند نہین ہی“

پادری ”تمھین شراب کی دوکان پر جانے کی جلدی پڑی ہی۔ صاف کیون نہین کہدیتے؟ خیر۔ اب میری تقریر پر متوجہ ہو کر سنو! فیروزا! تم لارڈ آرسنو مخالف خاندان بورجیا کی حویلی پر جاکر اُس سے ملاقات کی درخواست کرو۔ صرف میرا نام کہدینے پر وہ تمھین اندر بلا لیگا۔ اُس سے ملکر کہدو کہ خاندان بورجیا کی ہلاکت کا زمانہ قریب آ پہونچا۔ آج کے چوبیسوین دن سرحد کار نیلیا کے دو سوار اکین عدالت وقم شہر روما مین جمع ہونگے اور انھین یہ حکم دیا جائیگا کہ ذرا سا اشارہ پاتے ہی سب ملکر خاندان بورجیا پر حملہ کرو۔ اور تم والسٹین! (جیب سے ایک لپیٹا ہوا کاغذ نکالکر) گرجائے سینٹ پیٹر مین جاکر اُسکے دروازے پر اس نوشتہ کو چسپان کردو۔ جب تم دونون ان احکام کی تعمیل سے فارغ ہو جاؤگے تو اختیار ہی کہ تیئیس دن تک جہان دل چاہے سیر تماشے مین گذارو مین بھی ان ایام مین یہان نہ رہونگا مگر تیئیسوین دن شب کو اسی مقام پر مجھسے ملنا تب تک ہمارے ماتحت کے لوگ فراہم ہو جائینگے۔ اور تمھین ضرور ہوگا کہ ان سب کو یہان مجتمع کرین۔ مین سب تدبیرین تمھین بتا دونگا۔ بورجیا خاندان کو تباہ و غارت کرنے مین ہم لارڈ آرسنو کو مدد کرنا دو فائدون سے خالی نہین۔ ایک تو اپنے مخالفین پامال ہونگے۔ دوسرے لارڈ آرسنو انعام و اکرام کے دینے مین کوتاہی نہ کریگا“ فیروزا و والسٹین کو تمام باتون کی ہدایت کرکے پادری انسلم کلوسیم سے رخصت ہوا۔ اور چند منٹون کے بعد فیروزا و والسٹین بھی اپنی اپنی خدمت انجام دینے کے لیے ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔

دوسرے دن صبح کو گرجائے سینٹ کے پھاٹک پر لوگون کا ایک انبوہ کثیر جمع ہوا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک نوشتہ قبرستان کے دروازے پر لگایا گیا تھا جسکا مضمون یہ تھا۔

"سکندر ششم نے دین مسیحی کو اور اُسکے گرجاؤن کو فروخت کر دیا۔ اُسکو فروخت کرنیکا حق حاصل تھا کیونکہ خود اُسی نے خرید کیا تھا۔" ان مختصر جلون سے متوفی سکندر ششم کی رشوت ستانی اور بداعمالی ظاہر ہوتی تھی۔ لوگ اُس مطلب کو پہچان گئے۔ اور سب کو سکندر کی بدکاریان از سرِ نو یاد آگئین۔ اسی مین پادری انسلم کا مدعا بھی حاصل ہو گیا۔ جن لوگون کو سکندر کی نسبت کچھ خفیف گمان تھا۔ اور دو لوگ راے رکھتے تھے۔ اُنھین بھی اب یقین ہو گیا کہ وہ بڑا ہی ملعون اور دغاباز تھا۔ اور دلون مین خاندان بورجیا سے تازہ نفرت پیدا ہو گئی۔ یہانتک کہ کئی لوگ شر و فساد پر آمادہ ہو گئے۔ اس اثناء مین ایک نوجوان بھیڑ کاٹتا ہوا گرجا کے دروازے پر آیا۔ اور اس پرچہ کو نہایت غضبناک ہو اسے نکال کر پارہ پارہ کر دیا۔ اور اُسکے پرزون کو کھڑے ہوے لوگون کے منھ پر پھینک کے تلوار کھینچے ہوے بکمال دلیری سے اسیطرح واپس چلا گیا۔ نوجوان کے چہرے سے اسقدر رعب و جلال ظاہر ہوتا تھا اور ایسا غیظ و غضب طاری تھا کہ لوگ سکتے کی حالت مین خاموش کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے۔ کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ بڑھکر اُسکو بیدھڑک چلنے سے روکے۔ یہ نوجوان سکندر ششم کا بیٹا سیزر بورجیا تھا۔ اسکا وفادار مکلٹو کچھ فاصلے پر چند کار آزمودہ سپاہی لیے منتظر کھڑا ہوا تھا کہ اگر معاملہ دگرگون ہو جائے اور ضرورت پڑے تو اپنے آقا کی تائید کے لیے جست سے جا موجود ہو۔

باب "۶۰"

خاندان بورجیا اور آرسنو

گذشتہ باب مین بیان کیے ہوے حالات کے چوبیسوین دن صبح مین اسوقت جبکہ سپیدہ سحر آفتاب کے آنے کی خبر دیتا ہی۔ دو سو آدمی کی ایک مسلح جماعت جنکی وضع باشندگان جرمنی کی سی تھی کلوسیم مین فراہم ہوئی۔ پادری سلیم۔ فردز۔ اور واسٹین اس جماعت کے

افسر تھے۔ آفتاب نے افق مشرق سے ابھی سر نہ نکالا تھا کہ یہ مختصر فوج سیزر کے محل کیجانب بڑھنے لگی۔ جب وہ گلی کوچون سے ہوکر گذر رہی تھی تو چند دیگر مسلح اشخاص جو اہل اٹالی تھے خاموشی کے ساتھ اپنے اپنے گھرون سے نکلکر اس فوج مین ملجاتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ پہلے ہی اس امر مین پوری تجویز ہو چکی ہے۔

سیزر کے محل کے اطراف وجوانب سات سو کی فوج پہلے سے جمع تھی۔ جسکا افسر خود لارڈ آرسنو تھا۔ غرض یہ اور کلوسیم سے آئی ہوئی فوج دونون ملکر جلد جلد آگے بڑھنے لگین اور تھوڑی ہی دیر مین کل فوج سیزر کے محل کے قریب پہونچگئی۔ وہ اُسوقت اپنی حویلی مین دولت وحشمت کے خواب دیکھتا ہوا پڑا سو رہا تھا۔ مکلٹو نے دور سے دشمن کی فوج کو آتے دیکھکر اُسے بیدار کیا سیزر کی مختصر سپاہ معاً تیار اور آمادہ ہوگئی۔ اور دشمن کے حملے کو روکنے کے قصد سے خود آگے بڑھکے جنگ شروع کردی سیزر و مکلٹو اپنے سپاہیون کو جرأت دلا کر لڑانے لگے۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ سیزر کی فوج کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اور محل مین جا کر پناہ لینا پڑی۔ ساتھ ہی لارڈ آرسنو کی فوج بھی حکمت عملی سے محل مین گھس گئی۔ اُس عالیشان عمارت کے عمدہ ہال اور مسجع کمرے جنکی سطح اور دیوارین نفیس سنگ مرمر سے بنی تھین اور جہان سکڑون جشن اور بے انتہا بدکاریان ہوتی تھین آن واحد مین میدان جنگ کا نمونہ بنگئے گو کہ بڑی دیر تک سیزر مستقل رہکر جوانمردی کی داد دے رہا تھا۔ لیکن اپنے کارآزمودہ سپاہیون کی لاشین چوطرف پڑی دیکھکر استقامت کی تاب باقی نہ رہی۔ بھاگ کر جان بچانے کی تدبیرین سوچنے لگا۔ آخر مکلٹو کی مدد سے حویلی کے عقب سے ہوکر اغتان وخیزان پوپ کے محل مین جا داخل ہوا۔ حویلی کے پیچھے گنجان درختون کی کثرت کے سبب لارڈ آرسنو کے سپاہی سیزر کو بھاگتا ہوا دیکھ نہ سکے۔ اور خود سیزر بھی بڑی ہوشیاری عمل مین لایا تھا لارڈ آرسنو کی سپاہ سیزر کے محل کا ہر ہر کمرہ لوٹنے لگے۔ اور اُس کمرے مین بھی جا گھسے

جہان وہ زہریات تیار کرتا تھا۔ اور خون کا حمام ہوا کرتا تھا۔ وہان کے تمام شیشے اور دوائین لارڈ آرسنو کے محل کو بھیجدی گئین تا اُنکا امتحان کیا جائے۔ پھر کیا تھا ہر فرد بشر خاندان بورجیا کے پوشیدہ مکر و فریب سے واقف ہوگیا۔ خیر۔ جب سیزر اس پریشانی اور بدحواسی کے ساتھ اپنی خاص حویلی سے مکلنٹو اور چند باقیماندہ سپاہ کو ہمراہ لیے پوپ کے محل مین آیا اور اُن سب کو دروازے پر نگہبانی کے لیے چھوڑکے آپ اندر پہونچا۔ اور دیکھا تو پوپ ہیس سوم جسنے چوبیس دن پیشتر پوپ کا عہدہ پایا تھا بستر مرگ پر پڑا ہی۔ جسوقت سیزر خون آلود لباس مین سرتاپا مجروح اُسکے قریب گیا تو وہ اپنے ہوش حواس بھی بجا نہ رکھتا تھا۔ نزدیک ایک جراح بیٹھا ہوا تھا۔ جو سیزر کے پہونچتے ہی روبرو والے کمرے مین گھس گیا۔ سیزر پوپ کے بستر کے قریب بیٹھ کے کہنے لگا۔ "جناب عالی! میرے خاندان کے اور آپ کے دشمنون نے مجھپر حملہ کیا ہی میرے بہت سپاہی نذر اجل ہوگئے۔ آخر مجبور ہوکے صرف پناہ لینے کی غرض سے یہان آیا ہون۔ اور آپ سے تائید کا امیدوار ہون۔"

پوپ۔ (ناتوان آواز مین) "افسوس! مین قریب المرگ ہو رہا ہون تمھارے لیے ایسی حالت مین کچھ نہین کرسکتا۔" سیزر یہ سُنکے پوپ کو غور و تامل سے دیکھنے لگا تو واقعی اُسکی حالت نہایت ہی ردی معلوم ہوئی۔ کہا "مین سمجھتا ہون کہ آپ کو کوئی خاص مرض نہین ہی بلکہ کسی نے آپ سے دغا کی ہی۔ اچھا یہ تو بتائیے آپ کس بیماری مین مبتلا ہین؟"

پوپ "ہاتھ پر ایک چھوٹا سا پھوڑا ہوا تھا۔ مگر وہ آناً فاناً ترقی کرگیا۔ جراح کوئی مرہم لگایا کرتا ہی۔ مگر اُسمین سوزش اسقدر ہی کہ مین بالکل تاب نہین لاسکتا۔"

سیزر۔ (کچھ سوچ کر) "ہان بلاشبہہ یہ کام لارڈ آرسنو کا ہی" یہ کہکر اوپر سے کپڑے ہٹاکے پوپ کا ہاتھ باہر نکالا۔ بڑھا درد سے کراہنے لگا۔ سیزر زخم کے دیکھتے ہی بےتحاشا دوڑ کر جراح کو پوپ کے بستر کے قریب کھینچ لایا۔ اور آنکھین نیلی پیلی کرکے اُس سے پوچھنے لگا "توہیچ بتا یہ مرہم جو پوپ کے ہاتھ کو لگایا جاتا ہی تجھے کسنے دیا؟" بیچارہ جراح سیزر کی

غضبناک صورت اور گھڑکیون سے بدحواس ہوگیا۔ اُسکی زبان سے بجز اس فقرے کے اور کچھ نکلتا ہی نہ تھا "حضور! مجھے چھوڑ دیجیے" سیزر نے اپنی خون بھری تلوار کھینچ لی اور جلدی سے کے ساتھ ایک انگشتری اُنگلی سے نکالکے مرہم پر رکھی وہ سیزر کے باپ سکندر مرحوم کی تھی۔ غرض بمجرد رکھنے کے مرہم کی تاثیر سے اسکا زرد بے رونق ہوگیا۔ سیزر نے انگشتری رکھ لی اور پوپ سے کہا "میرا گمان ٹھیک نکلا۔ آپ کو زہر دیا گیا ہی۔"

پوپ "زہر! مجھے زہر دیا گیا؟" یہ کہکے بیہوش ہوگیا۔

جراح "مجھے پناہ دیجیے مین پوری حقیقت بیان کرتا ہون۔"

سیزر "سچ سچ بتادے کہ تجھے اس کام کی ترغیب کسنے دی؟"

جراح "لارڈ آرسنو اسکا بانی ہوا۔ مجھے آزاد کیجیے حضور! آہ! مین بے گناہ ہون۔"

یہ سنکر سیزر مین ضبط کی تاب نہ رہی۔ جراح کے سر پر تلوار کا ایک ہاتھ اس زور سے چھوڑا کہ سر پاش پاش ہوکے دماغ کے ریزے پوپ کے بستر پر پھیل گئے۔ اس بے رحمی سے کیے گئے وار کی دلشکن آواز اور ایک قوی تن آدمی کے بے اختیار زمین پر گرنے کی صدا نے پوپ کو غفلت سے بیدار کردیا۔ وہ بڑی دقت کے ساتھ اُٹھکے اپنے بچھونے پر بیٹھا۔

سیزر "آپکا ایک دشمن تہ تیغ ہوا۔ لارڈ آرسنو نے اس کمبخت کو ترغیب دی ہو کہ اس مرہم کے ذریعے زہر دیا جائے۔ مگر ہائے! اسوقت میرے ہی جان کے لالے پڑے ہین اب آپ فرمائیے کہ مین کہان جاؤن تو امن اور اطمینان نصیب ہو۔؟"

پوپ "میرے تکیہ کے نیچے قلعہ سینٹ آنجلو کی کنجیان ہین۔ انھین لیجاکے کسیطرح اپنی جان بچالو۔ مین آخر دم تک تمھاری سلامتی کے لیے دعا کرتا رہونگا۔" سیزر کنجیان لیکے قلعۂ سینٹ آنجلو پر گیا اُسکو اتنی بھی فرصت نہ تھی کہ پوپ کا شکریہ ادا کرے۔ قلعہ کا حاکم سیزر کے ساتھ نہایت اخلاق و مروت سے پیش آیا۔ کیونکہ اُسکو یقین ہوگیا کہ سیزر پوپ کے پاس سے کنجیان لے آیا ہی۔ اور اسی سبب خیال کیا

کہ شاید پوپ نے سیزر کو دشمنون کے ہاتھ سے بچانے کے لیے حکم کیا ہی- گورنر نے مکلٹو کو جو پوپ کے محل پر چند سپاہیون کے ساتھ پڑا تھا کہلا بھیجا کہ جلد سب ہمراہیون کو لیے قلعہ مین آجاؤ- مکلٹو نے نہایت خوشی سے اس حکم کی تعمیل کی- لارڈ آرسنو سیزر کا محل لوٹ چکنے کے بعد پوپ کے محل کیطرف بڑھا چلا آرہا تھا- تاکہ اُسپر بھی اپنا پورا قبضہ کرلے غرض جب دروازہ مکان پر پہونچا تو پادری کوپس نے باہر نکلکر پوپ کا قریب المرگ ہونا اور سیزر کا قلعہ انجلو مین پناہ لینا لارڈ آرسنو سے بیان کردیا لارڈ کو پوپ کی بیان شدہ حالت مین کچھ شک نہ تھا کیونکہ وہی اسکے زہر دیے جانے کا سبب ہوا تھا-

لارڈ آرسنو نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیا- کیونکہ قلعہ آنجلو کا محاصرہ کرنے کے لیے کافی فوج اسکے پاس نہ تھی- لیکن یہ حکم پادری انسلم کی راے کے خلاف تھا- وہ چاہتا تھا کہ ابھی قلعہ پر حملہ کیا جاے- مگر لارڈ نے باوجود پادری کے اصرار کے ایک نہ مانی- فوج واپس ہوئی- اور وہ دن گذر گیا- تمام شہر مین کھل بل پڑی تھی- ہر شخص خاندان بورجیا پر نفرین اور لارڈ آرسنو کی کامیابی کے لیے دعا کر رہا تھا پادری انسلم نے جو خاندان بورجیا کے خون کا پیاسا تھا لوکریزا کو بہت کچھ ڈھونڈا- مگر اُسکا شہر بھر مین کہین پتا نہ ملا- اور ملتا کیونکر؟ بھائی کی ناکامی اور مبتلاے آفت ہونے کا حال سنتے ہی وہ فوسٹ کے ہمراہ اپنی جان بچانے کے لیے نکلگئی- اور شہر کے باہر آکر دم لیا- اہل شہر کو یقین ہوگیا کہ اب آئے دن جنگ وجدال سے فرصت نہ ملیگی اور صلح وامن ڈھونڈھے نہ ملیگا- اُسی رات مین پوپ پیس سوم مرگیا- اُن ذی رتبہ پادریون نے جو خاندان آرسنو کے مخالف تھے سیزر کو کہلا بھیجا کہ ہم آپ کی مدد کیلیے مستعد اور آمادہ ہین- یہ کیفیت سیزر کو آدھی رات کے وقت معلوم ہوئی- گو اُس سے ایک امید اور خوشی پیدا ہوگئی- لیکن جسم سے خون زیادہ بہنے کے سبب وہ نہایت ناتوان ہورہا تھا اور دوپہر شب گذر جانے سے نیند بھی غلبہ کرنے لگی تھی- حاکم قلعہ کے کوچ پر لیٹا ہوا تھا- ابھی پورے طور پر آنکھین بند نہ ہوئی تھین کہ بہت ہی سہولت سے دروازہ کھلا- اور ایک شخص

سر سے پاؤن تک اپنا جسم لباس مین چھپائے ایک ہاتھ مین چراغ لیےا ور دوسرا ہاتھ اُسپر ہوا نہ لگنے کے لیے آڑ کیے ہوے اندر آیا - سیزر گھبرا کر اُٹھا - اور اپنی تلوار جو پہلو مین رکھی ہوئی تھی لیکر مستعد کھڑا ہو گیا -

شخص "حضور والا! آپ کچھ خوف نہ کیجیے - مین دشمن نہین بلکہ آپکا خیر خواہ ہون" یہ کہکر چراغ میز پر رکھا - اور جب اوپر والا طویل جامہ نکال دیا تو سیزر نے پہچانا کہ کون شخص ہے وہ پادری جولین تھا -

سیزر - (تلوار ہاتھ مین پکڑے ہوے) "آپ مجھسے کیا چاہتے ہین ؟"

پادری جولین - "حضور! شہر روم کے پادریون کا ایک بڑا حصہ آپکے زیر فرمان ہے آپ پوپ کا عہدہ مجھے دلوا دیجیے تو مین آپ کے دشمنون کو تباہ و برباد کرنے کا ذمہ لیتا ہون"

سیزر "اچھا - مین راضی ہون -" سیزر و پادری جولین مین چند شرطین ہوئین اُسکے بعد پادری وہان سے نکلگیا - سیزر کو اپنی برگشتہ قسمت کے پھر عروج پر آنے کی امید بندھی دوسرے دن علی الصباح علما پوپ کے محل مین جمع ہوے - کیونکہ اُسوقت کی حالت کے لحاظ سے جلد تر کسی شخص کو پوپ کے عہدے پر مقرر کرنا ضروریات سے تھا - اُس بارے مین سیزر بھی بہت کچھ سعی کر رہا تھا کہ جلد یہ کام وقوع مین آے - غرض اُس روز دن کے گیارہ بجے پادری جولین پوپ مقرر ہوا - مکلٹو اپنے آقا کو یہ خبر سنانے کی غرض سے نکلا - اور اسکے کمرے کے قریب پہونچا ہی تھا کہ روبرو سے فوجی ہتھیارون کی آواز کانون مین گونجنے لگی - سیزر اور مکلٹو دونون کے دونون بہت ہی گھبرائے -

سیزر - (کھڑکی سے نگاہ کر کے) "مکلٹو! افسوس! ہمسے دغا کی گئی - حاکم قلعہ [illegible] پوپ نے مجھے دغا دی ہے - لارڈ آرسنو کی فوج ہماری جان لینے کے [illegible] آگئی ہے - اب ہمین ضرور ہے کہ دم واپسین تک مستقل رہکے اپنے [illegible] - یہ فقرے

ابھی سینزر کی زبان ہی پر تھے کہ لارڈ آرسنو پادری انسلم و اسٹمین فیروزا اور بہت سی سپاہ بہ زور دروازہ کھولکر کمرے مین درآئی۔

سینزر۔ "الٰہی! اب ہماری جانون کا خاتمہ ہی!"

پادری انسلم۔ (آگے بڑھکر) "ہان۔ ای ملعون بورجیا! بیشک تیری موت آگئی" یہ کہکر پادری انسلم تلوار کھینچ کر سینزر پر وار کرنے کی نیت سے بڑھا۔ قریب تھا کہ سینزر دو ٹکڑے ہوکے زمین پر گر پڑے کہ دفعتہً فوسٹ لوگون کو ہٹاتا ہوا بلاے ناگہانی کیطرح وہان آپہونچا۔ اور پادری کے ہاتھ کو روک کر کہنے لگا "تو بڑا ہی بدبخت ہی تیری یہ جرأت!! کیا تجھے نہین معلوم کہ خاندان بورجیا کے خیرخواہ ابھی دنیا مین باقی ہین" یہ کہکر پادری انسلم کو گھسیٹتے ہوے کمرے کے دوسرے کونے پر لیجا کے ٹھہرایا۔

سینزر۔ (فوسٹ سے) "میری زبان نہین کہ آپکا شکریہ ادا کرون۔ یہ دوسرا مرتبہ ہی جو آپنے میری جان بچائی۔" لارڈ آرسنو اور اُسکے ہمراہی فوسٹ کے یکایک آپہونچنے سے اس درجہ متحیر ہوگئے کہ مُنھ سے بات بھی نہ نکلتی تھی۔ حیران و پریشان ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہے تھے۔ فوسٹ نے لارڈ آرسنو سے مخاطب ہوکر کہا۔ "کیا جنگ کرنے کا یہی طریق ہی کہ ایک شخص کو بے بس اور لاچار دیکھکر اتنے لوگ یکبارگی اُسپر ٹوٹ پڑین۔ اس مردود کو دیکھو (پادری انسلم کی طرف اشارہ کرکے) جو متقیانہ لباس مین ہی۔ تم جانتے ہو کہ یہ کون ہی؟ اسکا اصلی نام الرک کنس ویانا کا رہنے والا ہی۔ یہ پہلے شاہی فوج کا ایک سپاہی تھا۔ اور گہوارہ خانہ کا پہرہ دیتے ہوے کچھ دغا و فریب کرنے کے جُرم مین اسکو سولی دی گئی لیکن جب جلادون نے مردہ سمجھکر پھینک دیا تو اُسوقت تک اسکی جان نکلی نہ تھی۔ بہت دیر بعد ہوش مین آیا۔ اور دوسرے شہرون مین بھاگ کر وہان اپنے آپکو ایک متقی پادری کی حیثیت مین مشہور کیا ہی۔ تم سب بھی اُسکے دھوکے مین آگئے چھبیس سال سے اسی مکر و فریب مین زندگی بسر کر رہا ہی ورنہ دراصل یہ وہی الرک کنس ہی جو چھبیس برس پیشتر شہر پناہ ویانا کے باہر لٹکایا گیا تھا۔

باب "۶۱"

قلعہ سینٹ آنجلو کے تہ خانے

لارڈ آرسنو اور اُسکے ساتھیون نے جب فوسٹ کی زبانی پادری انسلم کی یہ حقیقت سُنی تو کمال متعجب ہو گئے۔ اور حیرت و استعجاب سے اُنکے دلون کی حالت قابل بیان نہ رہی اُسن مانے مین یہ بات نہایت معیوب خیال کیجاتی تھی کہ کسی مجرم اور خاطی سے گو کہ وہ کیسا ہی شریف و نجیب کیون نہو راہ و رسم رکھی جائے۔ غرض سب کو پادری انسلم کیطرف سے ایک نفرت سی پیدا ہو گئی۔

فوسٹ "یہ شخص الرک کنس جسے تم ایک مقدس شکل مین دیکھ رہے ہو بڑا ہی مکار اور دغاباز ہی۔ جب یہ اور اسکے دو اور ساتھی لٹکائے گئے تو سب کی لاشین ڈاکٹری امتحان کی غرض سے ایک کوٹھری مین بند رکھی گئین۔ جب رات کو ڈاکٹر نے آکے دیکھا تو ایک لاش کا پتا نہین۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ یہ مردود تھوڑی دیر بعد ہوش مین آیا۔ اور دیگر لاشون کے ساتھ اپنے آپکو پڑا دیکھکر پہچان گیا کہ مین اسپتال کے مردہ خانہ مین ہون۔ بدحواسی کے ساتھ اُٹھکر بازو کے کمرے مین گیا جو خاص ڈاکٹر کے رہنے کی جگہ تھی۔ اور اُسوقت آدمیون سے خالی تھی۔ خیر جھٹ سے ڈاکٹر کا ایک کوٹ اور کچھ روپیہ لیکر فرار ہو گیا۔ اور اس بھیس مین لوگون کو بُری ترغیبین دیتا رہا ہی۔ مین نے جو کچھ کہا خود اُسی سے پوچھو کہ صحیح ہی یا غلط۔ کیونکہ وہ تو یہین روبرو کھڑا ہوا ہی"

یہ سُنکر پادری انسلم جو خستہ حالی سے نیچے پڑا تھا اُٹھکر کہنے لگا "مجھے اب یہان سے جانے دو۔ میرا کوئی کام نہین" یہ سب کے سب اسقدر دور ہٹ گئے کہ پادری کے جسم کی ہوا بھی لگنے نہ پائے۔ جب وہ جانے لگا تو اُسی کے ملازم والسٹین و فیروز نے بھی اسکے حال پر کچھ تاسف نہ کیا۔ والسٹین جو ایک اول درجے کا دغاباز جعلساز تھا۔ اور جسنے ظرینیکے نام سے

ایک مدت زندگی بسر کی۔ اور ایک دفعہ موت کے پنجے سے چھوٹ نکلا تھا۔ وہ بھی اُس سے نفرت وانکار کرنے لگا۔ مگر ہان فیروز کے دل مین کچھ رحم آہی گیا۔ لہذا چند قدم بڑھکر کہا "اگر کوئی شخص کسی جُرم کے سبب سزایاب ہوا ہو۔ اور اُس سے اتفاق سے یا خوش نصیبی سے بچ نکلا ہو۔ کیا ضرور ہی کہ تمام لوگ اُسکے ساتھ انکار و نفرت کا برتاؤ کرین۔ چاہے اور سب اُس سے الگ ہو جائین۔ مین تو آخر دم تک اُسکا وفادار ساتھی ہو رہونگا" یہ کہکر فیروز الرک کنس کے پیچھے ہولیا۔ اور دو دون دم کے دم مین نظرون سے غائب ہو گئے۔

فوسٹ۔ (لارڈ آرسنو سے) "آج کی روداد سے آپ یہ سبق سیکھ لین کہ کسی غیر شخص کو اپنا معاون بنانے کے قبل اسکے پورے حالات سے واقف ہو جانا چاہیے۔ ورنہ پشیمانی ہو گی اور وہ بردلانہ شرمناک تھا جو آپنے ایک بیکس و مجروح شخص کے قتل کا کیا وہ" جب فوسٹ نے اسقدر کہا تو لارڈ آرسنو مین تاب باقی نہ رہی نہایت غصہ ہو کر کہا "میرے خیال مین نہین آتا کہ تم جو محض اجنبی ہو مجھے نصیحت کرنے کا کیا حق رکھتے ہو؟"

فوسٹ۔ (حقارت سے) "مین اسلیے نصیحت کرتا ہون کہ تمسے قوی تر اور بالادست ہون۔ تم نہین جانتے کہ اس قلعہ کی زمین مین چند کھڑکیان ایسی لگی ہین جنکے نیچے فوجون کو غارت کرنے کے لیے عمیق چاہ بنائے گئے ہین؟۔ تم اس سے بھی بیخبر ہو کہ مارکر آرسنو نے جو تمھارے اجداد سے تھا کس حکمت و دانائی سے اُن کھڑکیون اور چاہون کو تیار کیا جو صرف ایک کمان کو حرکت دینے سے کھلتے ہین اور پھر انکا پتہ نہ لگے؟۔"

لارڈ آرسنو "ہان مین نے سنا تو ہی۔ مگر میری دانست مین وہ روایت کسی فسانہ گو کے خیالی ڈھکوسلے سے زیادہ معتبر نہین معلوم ہوتی۔ خیر۔ تم ہٹ جاؤ خاندان بورجیا کے نابود ہونے کا وقت قریب آگیا"

فوسٹ "تمھین ضرور ہی کہ یہان سے نکل جاؤ۔ ورنہ اُسی تہ خانے مین غارت کر دیے جاؤگے جسکا مین نے ابھی ذکر کیا ہی۔ اسوقت تم موت کے ہونٹون پر کھڑے ہو۔ (دیوار مین لگی ہوئی

ایک کڑی پر ہاتھ رکھکے) دیکھو یہی کنجی اُس غار کے دروازے کو کھولنے کی ہے جو اسوقت تمھارے قدم کے نیچے ہے۔

لارڈ آرسنو کے ہمراہی خوف سے کانپنے لگے۔ مگر وہ برابر انکار ہی کیے گیا۔

فوسٹ۔ (آرسنو سے) "تم بڑے احمق ہو۔ اب بھی اگر جان پیاری ہے تو چلے جاؤ مین تمھین امن حاصل کرنے کا موقع دیتا ہون" فوسٹ نے اپنا ہاتھ کڑی پر سے اُٹھا لیا مکلٹو نے دیکھا کہ فوسٹ کا ارادہ دشمنون کو غارت کرنے کا نہین ہے۔ بس پھرتی کے ساتھ آپ ہی آگے بڑھکر اُس کڑی کو دبا دیا۔ اور اسقدر جلد کہ باوجود فوسٹ کی کوشش کے اُسکا ہاتھ رک نہ سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لارڈ آرسنو اور اُسکے چھ یا سات ہمراہی ایک غار کے مُنھ سے نیچے اُترنے لگے۔ اُنکی گریہ وزاری اور چیخنے چلانے کی صدائین سننے والون کے دلون کو ہلا رہی تھین۔ ایک لمحے مین سبھون کے پانی مین گرنے کی آواز آئی۔ اور وہ چیخین موقوف ہو گئین اُسوقت غار کے ایک جانب لارڈ آرسنو کے باقی ماندہ چند سپاہی اور دوسری طرف فوسٹ سینزر اور مکلٹو کھڑے تھے۔ سپاہی ہیبت و وحشت سے کھڑے غار کو دیکھنے لگے فوسٹ بھی ششدر کھڑا تھا۔ مگر سینزر و مکلٹو مسرت کے ساتھ ایکدوسرے کو دیکھ رہے تھے آخر کار فوسٹ اُن سپاہیون سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "اب تمھارا یہان کوئی کام نہین بہتر ہے کہ چلے جاؤ" سب خوشی سے نکل گئے۔

فوسٹ۔ (مکلٹو اور سینزر کیطرف متوجہ ہو کر) "جو کچھ گذر گیا۔ وہ واپس آنے سے رہا۔ مگر یہ دردناک حادثہ وقوع مین نہ آتا تو مناسب تھا"

سینزر "وہ نامرد بزدلانہ طریق سے ہمین قتل کرنے پر آمادہ ہوا اُسے چاہیئے تھا کہ مردانہ میدان مین جنگ کرتا۔ اسصورت مین مکلٹو نے جو کچھ کیا بہت خوب کیا۔ لیکن آپنے ہماری نسبت آج جو ہمدردی کی اُسکا شکر الفاظ کے ذریعہ ادا کرنا ممکن نہین اتنا تو بتایئے کہ آپ کیونکر ٹھیک اسیوقت یہان آنکلے۔ جبکہ مجھے مدد کی سخت ضرورت تھی"

فوسٹ "کل صبح کو مین آپ کی ہمشیر لوکریزا کو شہر سے باہر لیے چلا گیا۔ تاکہ دشمن اُنپر حملہ نہ کرسکین۔ اور بہت دور تک اُنھین پہونچا آیا۔ رخصت کے وقت وہ نہایت عاجزی کے ساتھ کہہ گئین کہ آپکو مخالفون کے شر سے بچاؤن۔ اور مین نے وعدہ بھی کیا تھا کہ حتی الامکان تمھارے بھائی کی مدد کرونگا۔

اُسی اقرار کے بموجب مین پھر اس شہر مین آیا۔ آپ لوکریزا کے بارے مین کچھ فکر و تردد نہ کرین۔ وہ اسوقت دشمنون کے پنجہ سے بہت دور نکل گئین ہین۔ جبکہ مین کل شب مین یہان پہونچا تو سُنا کہ پادری انسلم لوکریزا کو تلاش کر رہا ہی۔ اور نیز آپکے قتل کا ارادہ رکھتا ہی مجھے معلوم تھا کہ آپ اس قلعہ مین پناہ گزین ہوے ہین کل جسوقت پادری جولین پوپ کے عہدے سے ممتاز ہوا۔ اُسی وقت اُسنے اور لارڈ آرسونے ملکر کوئی پوشیدہ تجویز کی اور اُسی تجویز کا نتیجہ ہی جو آپ پر حملہ ہوا مین اُنکے ساتھ ہی یہان آیا۔ اور اُس قاتل کے وار کو روکا جو اور لمحہ بھر مین آپ کی جان لے لیتا۔"

سیزر "تادم مرگ مین آپکا ممنون احسان رہونگا۔ لیکن یہ بات مجھے حیرت مین ڈال رہی ہی کہ آپکو ان غارون کی ماہیت کیونکر معلوم ہوئی؟ جس سے آجتک مجھے خود آگہی نہ تھی؟"

فوسٹ "معاف کیجیے! یہ راز مین آپ سے بیان نہین کرسکتا۔ گو مین بہت دور کی خبر رکھتا ہون مگر اسکا ذریعہ نہایت پوشیدہ ہی جو کسی سے کہنے کا نہین۔ خیر۔ چلتے چلاتے مین آپ کو ایک نصیحت کرتا ہون اگر مان لیجیے تو آپ ہی کے حق مین بہت کچھ مفید ہی"

سیزر "بسم اللہ فرمائیے! مین سر آنکھون سے اُسپر عمل کرونگا۔ چونکہ آپ میرے خالص اور سچے دوست اور دلی خیر خواہ ہین۔ لہذا مین یقین سمجھتا ہون کہ آپ جو کچھ فرمائینگے وہ عین میری بہتری کے لیے ہوگا۔"

فوسٹ "آپ پادریون کا لباس بدلکر روم سے شہر آسٹیا کی طرف نکل جائیے۔ وہان سے بیخوف و خطر فرار امین پہونچ سکتے ہین۔ جہان آپ کی ہمشیرہ ہین اب مناسب ہی کہ

آپ افواج سلطنت روم کی سپہ سالاری سے دست بردار ہوجائین - اور پوپ کے تقرر کے بارے مین بھی دخل نہ دین - جلدی اُٹھیے ایک ایک لمحہ جو گذر رہا ہی آپ کے لیے بہت قیمتی ہی - پوپ جولین آپکا دشمن ہو گیا ہی - اور عجب نہین کہ لارڈ آرسنو کے طرفدار آپ سے انتقام لینے پر مستعد ہوجائین -"

سیزر "تو کیا آپ بھی لوکریزا کے پاس فرار اکو تشریف لیجاتے ہین ؟"

فوسٹ "نہین - مجھے وہان کوئی کام نہین اگر سچ پوچھو تو خاندان بورجیا کے امور مین دخل دیتے دیتے مین تنگ آگیا - لہذا صرف آپکو شہر آسٹیا تک پہونچا کر رخصت ہوجاؤنگا"

سیزر - (غصے سے ہونٹ چبا کر) "کیا لوکریزا سے آپ اسقدر جلد باز آجانا چاہتے ہین ؟"

فوسٹ "جی ہان - آپ سے کہتے ہوے مجھے کچھ خوف نہین - آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کی گذشتہ بدکاریان اور پھر ہمیشہ اُنھین کو نباہے چلے جانے کا خیال مجھے ترغیب دے رہا ہی کہ مین ایک ایسے شیطان سے جو فرشتے کی صورت مین ہی باز آجاؤن -"

سیزر - (تلوار پر ہاتھ رکھکر) "حضور ! یہ گستاخی - اور پھر میرے ہی روبرو ؟ -"

فوسٹ "آپ نے سچا حال کہنے کے لیے فرمایا تو مین نے راست راست بیان کردیا - اب آپکو جان عزیز ہی تو میرے ہمراہ جلد آئیے" یہ کہکر دیوار پر لگی ہوئی کڑی کو زور سے دبایا تو غار کے مُنھ پر ڈھکن پڑ گیا - اور سطح برابر ہوگئی - سیزر غصہ کو پی گیا - کیونکہ فوسٹ کی چند خاص باتین یاد آگئین اور اُسکو سمجھا دیا یعنی زہریلی ہوئی شراب پیکر بغیر کسی ہرج کے صحیح سالم رہنا - سکندر کے جنازے پر جو حملہ ہو رہا تھا اُسدن ایسے استقلال سے آکر ہزارون لوگون کو منتشر کردینا - پادری انسلم کا وار بچانے کے لیے دفعتہً آموجود ہونا قلعہ سینٹ آنجلو کے مخفی تہخانون سے واقف ہونا - اور اُسکو کسی وقت کسی کا خوف دامنگیر نہ ہونا وغیرہ وغیرہ - یہ سب باتین ذہن مین آکر سیزر کے دل مین فوسٹ کی جانب سے خوف اور رعب پیدا کرنے لگین - آخر وہ اُسکی نصیحت پر عمل کرنے کے لیے

مستعد ہو گیا۔ مطلوبہ پادریانہ پوشاک لانے دوڑا گیا۔ اور جلد لاکر حاضر کیا۔ لباس پہننے کے بعد فوسٹ سینزر اور مکلٹو وہان سے نکلے۔ اور دریا کے پشتہ پر جاکر ایک کشتی مین سوار ہوکر نہایت سرعت کے ساتھ شہر اسٹیا مین داخل ہو گئے۔ وہان پہونچکر فوسٹ نے ایک کیسہ پُر از زر سینزر کو دیا۔ اور کہا "اب آپ دشمنون کے تعاقب سے محفوظ ہین۔ جائیے خدا حافظ! غالباً آپ ہم آیندہ کبھی ملنے کا اتفاق نہ ہوگا۔

سینزر "آپ کا بھی خدا حافظ۔ مگر قبل اسکے کہ ہم جدا ہون اتنا اور بتا دیجیے کہ میری جو آپ نے اسقدر بیجہ مدد و تائید کی۔ اسکا اصلی سبب کیا ہی؟"

فوسٹ۔ کچھ تو آپ کی ہمشیرہ کی خاطر سے۔ اور کچھ اسوجہ سے کہ آپ کے سے دلیر اور بیباک شخص کی مدد کرنا مجھے ہمیشہ مرغوب طبع رہا ہی یہ کارروائی عمل مین آئی" یہ کہکر فوسٹ معاً وہان سے کسی طرف چلدیا۔

سینزر۔ (مکلٹو سے) "فوسٹ بھی عجیب شخص ہی! مین خوب سمجھتا ہون اُسے کوئی ایسی قوت حاصل ہی جو انسان کے قیاس مین نہ آسکے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے افلاس کے تاریک گڈھے سے نکلکر دولت و حشمت کے آسمان پر آفتاب کی طرح چمکنے لگا۔ مگر یہ کوئی نہین بتا سکتا کہ اُسنے اسقدر اقتدار کیونکر حاصل کیا!"

مکلٹو "ہان پیر و مرشد بندہ بھی اسی تردد مین ہی لیکن کیا عجب کہ وہ کوئی شیطانی تعلق رکھتا ہو؟"

سینزر۔ (ہنسکے) "وہ اگر واقعی شیطانی تعلقات مین پھنسا ہوتا۔ جیسے کہ بعض افسانہ نویس لکھا کرتے ہین تو ضرور خاندان بورجیا کے ارا کین کو اپنی خدمت مین لینے کی خواہش کرتا تھا"

مکلٹو "شاید اسکا یہ خیال ہو کہ اہل خاندان بورجیا بغیر میری تحریک و ترغیب کے ضلالت مین گرفتار ہین پھر انھین اپنی خدمت مین لینے کی کون ضرورت ہے" جب یہ فقرے مکلٹو کی زبان سے ادا ہوے۔ اُسوقت کسی کے زور سے قہقہہ مارکر ہنسی کی

آواز کان مین آئی - حالانکہ کوئی تیسرا شخص وہان نہ تھا -
سیزر - (سنبھلکر) "یہ صرف ہمارا گمان ہی - ورنہ حقیقۃ کچھ نہین!"
مکلنٹوش "بجا ارشاد ہوا - بیشک گمان ہی ہی - لیکن بعض اوقات آدمی کی زبان سے بے ساختہ کوئی ایسی بات نکلجاتی ہی جو واقعی ہو پس میرا یہ کہنا کہ "نوسٹ کو کچھ شیطان سے تعلق ہوگا" صحیح ہی" سیزر نے اسکا کچھ جواب نہ دیا - اور تھوڑی دیر بعد اسپینزو کو جانے کے لیے جہاز مقرر کرنے کے قصد سے ساحل پر گیا -

باب "۶۲"

مہمانسرا ے کمبرگ

ماہ - اگست سنہ ۱۴۹۷ء ہی - شہر وٹن برگ کے اطراف وجوانب مین قیمتی فصل کسانون کے دلون مین امید اور خوشی کی اُمنگین پیدا کر رہی ہی - ناظرین کو ہم مکرر مہمانسرا ے کمبرگ تک لیجانا چاہتے ہین - جسکا بیان قصہ کی ابتدا مین ذرا سا آچکا ہی - مالک مہمانسرا (وہی شخص جسنے ہامیل کی مہمانی کی تھی) ایک کرسی پر بیٹھا دیہات کی بنی ہوئی شراب پی رہا تھا - یہ شخص (یعنے مالک مہمانسرا) ہرمن نام موضع کمبرگ مین نہایت باوقار اور قابل تعظیم سمجھا جاتا تھا - وہ اس گانون کا مجسٹریٹ بھی تھا - اور اسی لیے لوگ گمان کرتے تھے کہ اُسکو عدالت وِم سے بھی کوئی خفیہ تعلق ہی - کل لوگ اُسکا نہایت ادب اور خوف کرتے تھے اور وہ بھی اپنے رعب وداب کو قائم رکھنے کی غرض سے لوگون کے اس خیال کے ترقی دینے اور اپنے اوضاع واطوار سے اس امر کا ثبوت دینے مین ہمیشہ سرگرم رہا کرتا تھا - اُسدن جبکہ وہ شراب اُڑاتے ہوے مہمانسرا مین بیٹھا تھا - شام کا وقت تھا - رات کی تاریکی شفق کی سرخی کو مٹا رہی تھی - ایک نوجوان شخص گھوڑے پر سوار مشرقی سمت سے آکر مہمانسرا کے دروازے کے روبرو ٹھہرا - مسٹر ہرمن نے اسوجہ سے توجہ نہ کی کہ نووارد شخص کے ہمراہ

نہ ملازم ہی تھا نہ سپاہی۔ اور نہ وہ کوئی شاندار لباس پہنے تھا۔ صاف ستھری پوشاک مین بے تکلفی کا رنگ جھلکتا تھا۔ اور ساتھ مین بجز ایک چمڑے کے بکس کے جو زین سے بندھا تھا۔ کوئی اور اسباب نہ تھا۔ ایسے شخص پر مسٹر ہرمن جو ایک مجسٹریٹ اور عالی دماغ شخص تھا۔ کیونکر توجہ کرتا ؟۔ اپنے خادم کو پکار کر کہنے لگا "لڈوک ! تم بڑے ہی کاہل آدمی ہو ایک مسافر دروازے پر کھڑا ہوا ہی۔ اور تم کچھ خیال ہی نہین کرتے" یہ حکم کرکے آپ ایک اور پیالہ چڑھا گیا۔

لڈوک باہر نکل آیا۔ اُسکی ہیئت نہایت عجیب تھی۔ سر کے بالون مین کچھ اس درجہ کا کوڑا اور گھانس لگی تھی کہ دیکھنے والے کو پہلی نظر مین کوڑے کا ٹوکرا نظر آتا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے قوی جسم کو کھینچتے ہوے سوار کے قریب آیا۔ اور اُس سے اُترنے کی درخواست کی۔"

مسافر "کیا یہان کھانے کے لیے کچھ غذا اور شب کو سونے کی جگہ مل سکیگی ؟۔"

لڈوگ "واہ ! اگر آپ کے پاس روپیہ ہو تو یہان بیاہ بھی ہو جانا ممکن ہی !۔"

مسافر "مسٹر ہرمن نے مجھے شاید ایک اجنبی تصور کرکے کچھ التفات ہی نہ کیا ؟۔"

ہرمن "اخاہ ! آپ ہین میرے مکرم دوست !! آٹو !!!۔

مسافر "جی ہان۔ مین ہون۔ اپنے ملازمین کو حکم دیجیے کہ جلد اسباب خورد و نوش مہیا کرین۔ کیونکہ مین بہت بھوکا ہون۔" ہرمن آٹو کے دیکھنے سے نہایت مسرور ہوا۔ وہ بچپن سے اُسکو جانتا تھا۔ اُسکے نیک رویہ اور عمدہ چال چلن کے سبب دیگر لوگون کی طرح وہ بھی آٹو کو دل سے عزیز رکھتا تھا۔ اُسی بنا پر مالک مہمانسرا اپنی عالی دماغی کو طاق پر رکھکر جھٹ سے اُٹھا۔ اور باورچیخانہ مین جاکر حکم دیا کہ جلد آٹو کے لیے کھانا تیار کیا جائے اور آپ لوٹ کر اپنے مہمان کے قریب آیا اور کہا "کھانا بہت جلد تیار ہو کر آجائیگا۔" سردست میرے پاس رکھی ہوئی شراب سے دو ایک ساغر نوش کیجیے۔ تاکہ پیاس اور ماندگی رفع ہو" آٹو نے قبول کیا۔ اور وہین مسٹر ہرمن سے اِدھر اُدھر کی باتین کرتا بیٹھ گیا۔

ہرمن - (تھوڑے تامل کے بعد) "مین آپ کو عام کمرے مین کھانا کھلوانے پر مجبور ہون -
کیونکہ اُس خاص کمرے مین جو اُدھر کی جانب ہی دو نئے شخص فروکش ہین ۔ وہ کچھ اجنبی لوگ
بھی نہین ہین - مگر خیر اُنکا ذکر جانے دیجیے -
آٹو "اس بارے مین مجھسے کہنے کی کون ضرورت ہی؟ آپ تو جانتے ہین مین کوئی راحت طلب
اور تن آسان نہین ہون جو ہمیشہ پر تکلف مقامات مین آرام و آسائش سے رہنے کا ارادہ کرون؟"
ہرمن "آپ کی ہمشیرہ ایڈا کی کیا کیفیت ہی؟ مین نے سنا تھا کہ اُسکی شادی ایک بہت بڑے
عالیجاہ امیر سے ہوگئی ہی -"
آٹو "اُسکا ذکر میرے روبرو نہ چھیڑیے! اب وہ زندہ بھی نہین ہی -"
ہرمن "ہاے کیا عین جوانی مین داغ مفارقت دائی دے گئے؟ افسوس!"
آٹو - (غمگین آواز مین) "وہ جور و ظلم کے ساتھ ماری گئی - مگر میری خوشی اسی مین ہی کہ ہم اس
گفتگو سے باز آئین -"
ہرمن "اچھا یون ہی سہی - یہ تو فرمائیے کہ آپ ادھر کیونکر آنکلے - مین سمجھے ہوے تھا کہ
آپنے ویانا مین کچھ تجارت وغیرہ شروع کی ہی! -"
آٹو "مدت دراز تک غربت و افلاس نے میرا پیچھا نہ چھوڑا - لیکن بعد کو خوش نصیبی سے
ایک امیر میرے حال پر مہربان ہوا - اور ایک ادنے خدمت کے صلہ مین مجھے اسدرجہ نہال
کردیا کہ ابتک فارغ البالی نصیب ہی - میرے ادھر آنے کی یہ وجہ ہوئی کہ لارڈ روزنتل کی بیٹی
تریزا نے چار سال کے زمانے سے اپنے باپ کو نہین دیکھا ہی - اور اسی وجہ سے خطوط دیکر
مجھے لارڈ کی خدمت مین بھیجا ہی - مین اب اُسی کے قلعہ کیطرف جارہا ہون - اس خدمت
کی انجام دہی خوشی کے ساتھ مین نے اسلیے اپنے ذمے لی کہ ایک تو بچپن سے مجھے اس
سرحد کے ساتھ یون ہی سی محبت ہی - اور دوسرا اپنی مادر مشفقہ کی قبر کی زیارت کا بھی موقع ملیگا"
اُسوقت مسٹر ہرمن کی بھتیجی آئی - اور کھانا تیار ہونے کی اطلاع دی - جب آٹو کھانا

کھانے کی غرض سے اُٹھا تو لڑکی نے جھک کر آہستہ سے اپنے چچا کے کان مین کہا "وہ دو مسافر جو اس کمرے مین ٹھہرے ہوے ہین۔ آپکو جلد بلاتے ہین۔" آٹو کھانے پر گیا۔ اور ہرمن اُن مہمانون کی طلبی پر وہان گیا۔ اور چپکے سے دروازہ کھولکر نہایت ادب کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اور پھر اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ وہان پادری انسلم اور فیروز بیٹھے ہوے تھے اور ایک میز پر شراب کے چند شیشے اور دو چار پیالے رکھے تھے۔

پادری انسلم۔ (ہرمن سے) "بیٹھو! تمھارے پاس ایک نیا مہمان آیا ہی۔ مین نے کھڑکی کے ذریعہ ابھی دیکھا۔"

ہرمن "آپ نے اسکو پہچانا؟" ہرمن ڈر گیا۔ کیونکہ وہ آٹو کے ساتھ دلی اُنس رکھتا تھا۔ اور پادری کی گفتگو سے غصہ و غضب کے آثار ظاہر تھے۔

پادری انسلم "ہان۔ مین اُسکو بخوبی پہچانتا ہون۔ اُسکا نام آٹو ہی۔ اور وہ عدالت وِم کے مجرمون سے ایک مجرم ہی دو ماہ قبل رسّی اور کٹار کا طلب نامہ اُسکے سامنے پیش کیا گیا مگر اُسنے عدول حکمی کی۔ لہذا وہ قابل قتل تصور کیا گیا ہی۔ اتفاق سے آج رات مین اُسکی موت اسکو یہانتک کشان کشان لے آئی ہی۔ تم اُسکے سونے کے لیے اُس تختہ بندی کی کوٹھری مین جگہ دو۔" ہرمن کے مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین۔ وہ پادری انسلم کے حکم سے کسیطرح انحراف کر نہین سکتا تھا کیونکہ خود عدالت وِم کا ایک ممبر تھا۔ اور ہر ممبر کی شرکت کے وقت اُس سے یہ عہد و پیمان لے لیے جاتے تھے کہ عدالت وِم کی کارروائیون مین کوئی لحاظ قرابت یا محبت اور دوستی کا نہ کیا جائیگا۔ اور اُسکے احکام کی تعمیل کے لیے مذکورہ بالا ابواب سے کوئی چیز مزاحم نہو سکیگی۔ پس ہرمن اچھی طرح جانتا تھا کہ اُسکا خلاف کرنا خود میری ہی جان پر آفت لائیگا لیکن اپنا دلی رنج و نفار پادری انسلم پر ظاہر ہونے دیا۔ اور تعمیل حکم کے لیے دل سے مستعد ہونے کے ثبوت مین اپنا سر پادری کے روبرو جھکا دیا۔

پادری "اب تم جاؤ۔ مگر خبردار! گفتگو کے وقت کہین آٹو سے کوئی ایسی بات نہ کہ بیٹھنا۔

جس سے وہ کچھ پتا پا جائے - ایک گھنٹہ بعد ہم کھانے کے لیے تیار ہو بیٹھینگے - تم خود کھانا لے آنا ۔ سمجھے ؟

ہرمن نے دوبارہ سر تسلیم خم کیا - اور کمرے سے باہر نکلکے سیدھا اپنے بچھونے کے پاس آیا - اور لیٹا ہوا اس ظالم حکم کی تعمیل کے ہر ہر پہلو کو فکر و تردد کے ساتھ سوچنے لگا۔"

ہرمن - (دل مین) "مین آٹو کو بچپن سے جانتا ہون - ایسا نیکبخت سلیم المزاج لڑکا غضب ہے کہ میرے مکان مین قتل کیا جاے - مین ہرگز یہ کام نہ کرونگا - لیکن اُسکی بریت کی نسبت بھی مین کچھ تجویز کر نہین سکتا کیونکہ ایسی صورت مین مجھے اپنی جان دینا پڑیگی - الٰہی! مین کس بلا مین گرفتار ہوا! خدا کرے ہم دونون کے دونون بچ جائین - اگر مین اُسکو اس امر سے آگاہ کردون تو بدگمانی پیدا ہوگی - وہ روز ہی بڑا منحوس اور مصیبت ڈھانے والا تھا - جسدن مین انجمن ورم مین شریک ہوا - افسوس یہ عدالت مذہبی پاسداری بھی نہین کرتی - اور نہ ارکین مین انسانی ہمدردی کا کچھ اثر ہی - ہاے! مین اب کیا تدبیر کرون ؟ اُسکی قسمت مین آج ہی ناحق اور مجھے اپنے ہی ہاتھون اس بے گناہ کو موت کے چنگل مین پھنسانا ہوگا۔" ہرمن کے انھین خیالون مین پورا ایک گھنٹہ گذر گیا - آخر کار اُسکے دل نے مجبور کر دیا کہ عدالت کے حکم سے سرتابی نہ کرے - اُٹھکر باورچیخانے مین گیا - اور اُن دونون ناخدا ترس ظالمون کو اُنکے خاص کمرے مین کھانا پہونچا دے اور آپ پھر اُلٹے پاؤن وہین واپس آکر اپنی برادرزادی سے کہا "آج میری طبیعت کچھ علیل سی معلوم ہوتی ہی - لہذا مین ابھی جاکر سو رہتا ہون - جب ہمارا مہمان آٹو خوابگاہ مین جانے کا قصد کرے تو اُسکو اُس تختہ بندی کی کوٹھری مین لیجاکے چھوڑ دو۔" یہ کہکر مسٹر ہرمن اپنے خاص سونے کے مقام پر چلا گیا - وہ لڑکی (ہرمن کی بھتیجی) چند ہی روز سے اپنے چچا کے ساتھ رہنے لگی تھی - جسکے سبب وہان کی حقیقت سے محض ناواقف تھی - ہرمن کے حکم کو وہ ایک معمولی بات سمجھی - اُسکو صرف اسقدر معلوم تھا کہ اُس کوٹھری مین کسی مسافر کو ٹھہرانے کی عادت نہین -

مگر وہ چند لوگ جو وہان رکھے گئے اُنکے انجام سے وہ بالکل بیخبر تھی۔ رات کے دس بجے کا وقت ہو گا۔ آٹو سونے کا اہتمام کر ہی رہا تھا کہ دفعتہً اُسکو اپنے گھوڑے کا خیال آگیا۔ وہ اُٹھکر اصطبل کیطرف چلا۔ ابھی وہ چند قدم بھی نہ گیا تھا کہ ایک شخص جو بڑا لمبا چوڑا جامہ پہنے تھا۔ اور جسکی صورت سے سفر کی کسلمندی ظاہر ہو رہی تھی سرا کا دروازہ کھلا پاکر اندر آپہونچا۔ ہرمن کی بھتیجی جلدی سے اُسکے سامنے گئی تاکہ اگر وہ قیام کا ارادہ رکھتا ہو تو اسباب مہیا کرے۔

مسافر۔ (دہشت سے) ”میرے چند دشمن عنقریب یہان میری تلاش کرتے ہوے آئینگے۔ تم مجھے کہین چھپا دو تو بڑا احسان ہی۔ لو۔ یہ اشرفی تمھین دیتا ہون۔ مجھے کوئی پوشیدہ جگہ پرلے چلو۔“

لڑکی ”کیا راہ مین کسی نے آپ پر حملہ کیا؟“

مسافر ”ہان۔ مگر یہ وقت ایسے سوال وجواب مین رائگان کرنے کا نہین ہی۔ مجھے تھوڑی سی شراب دو اور کوئی مخفی کمرہ شب گذارنے کے لیے بتادو۔ بس اور کچھ نہین چاہتا مین بہت تھکا ماندہ ہون۔ اور پیاس بھی ستا رہی ہی۔“

لڑکی ”اس مکان مین کوئی خالی کمرہ آج نہ ملسکیگا۔ ہان کھانا کھانے کے کمرے مین آپ کے لیے جگہ ملیگی۔“

مسافر ”تو یہ تم سمجھتی نہین ہو! میرے لیے ایک علٰحدہ کمرہ ضرور ہی۔ کسی اور مسافر کی جگہ مجھے بتلادو۔ وہ کھانا کھانے کی روم مین سو رہیگا۔“

لڑکی ”اگر مین ایسا کرون تو چچا مجھسے نہایت برہم ہو جائینگے۔“

مسافر ”کسی طرح ایک جدا کوٹھری آج رات کی رات مجھے دو۔ مین صبح تمھین ایک اور اشرفی دونگا۔“

لڑکی لالچ مین آکر بھول گئی۔ اور چراغ ہاتھ مین اُٹھائے مسافر کو اُس کوٹھری مین لیگئی

جو آٹو کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اُسکو یقین تھا کہ معمولی اُجرت سے دس گنی رقم ملنے پر آٹو کی جگہ
کسی اور کو دیکر خود آٹو کو کسی دوسرے مقام پر سلانے سے میرا چچا کچھ خفا نہ ہوگا۔ نوآمد مسافر
کی فیاضی بھی ظاہر ہی کہ ذراسی بات کے لیے دو اشرفیان دیدین آٹو کی وضع سے پایا جاتا تھا
کہ وہ نہایت سادہ مزاج نیکبخت خلیق شخص ہی۔ اسی خیال پر لڑکی سمجھی کہ آٹو سے جس جگہ سونے کو
کہا جائیگا بلا عذر مان لیگا۔ الغرض وہ مسافر کو اُس تختہ بندی کی کوٹھری مین لے گئی۔

مسافر۔ (وہان پہونچنے کے بعد) "ایک شیشہ شراب اور تھوڑا سا گرم پانی مجھے مطلوب ہی"
یہ چیزین فوراً مہیا کردی گئین۔ مسافر اندر سے دروازے کی کنڈی چڑھا کر تنہا کمرے مین رہ گیا
جب لڑکی اُسکو کمرے مین چھوڑ کر اور ضرورت کی چیزین فراہم کرکے پھر عام کمرے مین آئی تو
اُسوقت آٹو اصطبل سے واپس گیا تھا۔

آٹو "بہت اچھا ہوا کہ مین اپنے گھوڑے کو بچشم خود دیکھنے کے ارادے سے گیا تھا۔ تمھارے
سائیس نے کچھ بھی خبر نہ لی اُسکا کام مین کر آیا ہون۔ خیر۔ مجھے اب سونے کی جگہ دکھا دو
تاکہ تھوڑی دیر آرام کرون !۔"

لڑکی یہ سنکر لجاجت کرنے لگی کہ معاف فرمائیے مین آپ کے سونے کے لیے الگ آرام
کی جگہ دے نہین سکتی کیونکہ سب کمرے مسافرون سے بھرے ہوے ہین وغیرہ وغیرہ۔ وہ
برابر معذرت کے الفاظ کہے جاتی تھی کہ آٹو نے قطع کلام کرکے کہا "تم کہتی کیا ہو؟ مین کوئی
آسائش پسند شخص نہین ہون کہ خواہ مخواہ اچھی ہی جگہ پر لیٹنے سے نیند آئیگی۔ صرف پڑ رہنے
کے لیے تھوڑی سی جگہ ملگئی تو وہی بس ہی" لڑکی بہت خوش ہوگئی۔ اور جلد اسی کمرے مین بچھونا
ڈالدیا۔ آٹو خوشی کے ساتھ لیٹ رہا اور لڑکی خاص اپنے مقام پر چلی گئی تھوڑی دیر بعد سرا بھر مین سناٹا ہوگیا

باب "۶۳"

رات اور واقعات عجیب

اُس مسافر نے لڑکی کے باہر نکلتے ہی کوٹھری کا دروازہ بند کرکے اپنا لباس اُتار دیا۔

اور شراب کا شیشہ کھولکر دو تین پیالے لنڈھانے کے بعد گرم پانی لیکر اُتری ہوئی پوشاک دھونے لگا۔ جسپر جا بجا خون کے دھبے تھے۔

مسافر۔ (لباس دھوتے ہوے۔ دل مین) بڑے ہی تعجب کی بات ہی کہ اُس شخص کی آواز کوئی نئی نہ تھی۔ مگر مین نے جس جگہ پر حملہ کیا۔ وہان کی سڑک کے دونون جانب گنجان درخت اس کثرت سے تھے کہ بالکل ہی اندھیرا ہو رہا تھا۔ جسکے سبب مین مطلق نہ پہچان سکا کہ کون ہو۔ اُسنے کس جرأت و دلیری سے میرا مقابلہ کیا! اور آخر مین صرف یہی ایک فقرہ اُسکی زبان سے سُنا گیا۔" او مردود! تو میرا ہاتھ کاٹے ڈالتا ہے؟" لیکن یہ خون کے دھبے شاید تجھے پکڑا دینگے۔ کتنا دھو رہا ہون کمبخت مٹنے کا نام نہین لیتے۔ بوڑھی عورتین اکثر کہا کرتی ہین کہ دامن قاتل کا دھبا ہرگز مٹائے سے نہین مٹتا۔ شاید یہ داغ بھی اُسی طرح کے ہون (کچھ سوچ کر) ایسے مہمل اعتقادات میرے دل مین کیون آرہے ہین؟ ہان۔ ایک نشان مٹ گیا۔ اور دوسرا بھی قریب مٹنے کے ہی۔ مجھپر کسی صورت گمان نہین کیا جا سکتا۔ تاہم سویرے اُٹھکے یہان سے کسی طرف چلدینا چاہیے۔ قبل اُسکے کہ راہ مین مردے پر کسی کی نظر پڑے۔ مین بھی عجب کم نصیب ہون۔ مجھے روپیہ سے زیادہ گھوڑا پانے کی بڑی تمنا تھی۔ کیونکہ سفر کے لیے گھوڑا ضرور تھا۔ اُس مسافر سوار کے مارنے سے بھی میری غایت یہی تھی کہ گھوڑا حاصل کرون نہ کہ روپیون کی تھیلی۔ کیونکہ اس اندھیرے مین یہ اندازہ کیونکر کیا جا سکتا تھا کہ وہ صاحب زر ہی۔ مگر قسمت نے دوسری طرح فیصلہ کیا۔ اُس مسافر کو مار کر نیچے گرانا ہی تھا کہ گھوڑا بھڑک کر کسیطرف بھاگ نکلا۔ واہ رے مقدر!!"

اب اُسنے دو ایک پیالے اور نوش کیے۔ اور برابر خون کے دھبے چھڑانے کی کوشش مین سرگرم تھا اور پھر دل سے یہ باتین کیے جاتا تھا۔ "مجھے اپنی خوش نصیبی پر نازان ہونا چاہیے کہ ایک کیسہ پر از زر اور ایک لباس جو نہایت بیش قیمت معلوم ہوتا ہی گھوڑے کے عوض مجھے ملا۔ روپیہ دیکر اسی گانون مین ایک گھوڑا خرید لے سکتا ہون۔ لیکن لوگون کے

دلون مین گھٹکا ہوگا۔ رات کی اُس گھڑی مین بدحواس میرا یہان آنا۔ اور ایک پوشیدہ کمرے مین رہنے کی خواہش کرنا۔ اور پھر اس لڑکی پر میری پریشانی و پراگندگی ثابت ہونا۔ غرض یہ سب باتین ضرور بدگمانی پیدا کرنے والی ہین ایسی حالت مین میرا اسی قرب وجوار مین رہکر روپیہ صرف کرنا بیشک بُرا نتیجہ نکالیگا۔ علاوہ برین یہان سے دو ہی کوس کے فاصلے پر اس مسافر کا مردہ پڑا ہی۔ غالباً صبح تک کسی نہ کسی کی نظر پڑیگا۔ سب سے بہتر بات یہ ہی کہ مین یہ روپیہ لیکر فرانس کو جاؤن اور وہان اپنے آپ کو جرمنی کا امیر مشہور کرون۔ اُسوقت بہت سی مالدار عورتین مجھسے شادی کی درخواست کرینگی۔ وہان سے کسی معتمد شخص کو فوسٹ کے پاس بھیجنا چاہیے تاکہ اُن کاغذات کے مخفی رکھنے کے لیے ایک کافی رقم دے ورنہ مین اُنکے مضمون کو شہرت دونگا جو فوسٹ کی بدنامی کا سبب ہین۔ بہت اچھا ہوا کہ مین نے ایڈا کے پاس سے وہ کاغذات چُرا لیے۔ الٰہی۔ میرے پر ہوتے تو دار السلطنت فرانس کیطرف اُڑ جاتا۔ اب جرمنی مین مجھے امن حاصل ہونا محال ہی۔ اٹلی سے دل برداشتہ ہو رہا ہون۔ لارڈ آر سنو کی اطاعت مین محنت تو خوب کرنا پڑتی تھی۔ مگر صلہ بہت ہی کم۔ خاندان بورجیا کی عادت ہی کہ اپنے ملازمین کو ہمیشہ خوشحال رکھتا ہی۔ ای کاش! مین قیصر کے دشمنون مین نہ ہوتا! لیکن اب تو خود قیصر آوارہ وطن ہوگیا ہی۔ ہان اب لہو کے تمام دھبے مٹ گئے۔ مین چند ساعت سو لون اور صبحدم یہان سے نکلجاؤن۔" یہ سوچ کر باقیماندہ شراب پی گیا اور چراغ گل کرکے لیٹا۔ اور تکان کی وجہ سے ساتھ ہی نیند بھی آگئی۔ ایک گھنٹہ گذرا برابر دو پہر شب ہوئی کہ یکایک روبرو والی دیوار سے ایک کھڑکی بہت آہستگی سے کھلی اور پادری انسلم اپنی طویل پوشاک مین تمام جسم کو چھپائے اور آدھا جسم کھڑکی کے ذریعہ اندر کیے غور کے ساتھ سُننے لگا تو مسافر کے خراٹون کی آواز آئی۔ فیروز جو پیچھے کھڑا تھا اُس سے مخاطب ہو کر چپکے سے کہا "وہ مست سو رہا ہی۔" فیروز کے ہاتھ مین ایک چھوٹی سی شمع تھی۔ مگر دوسرے ہاتھ سے آڑ کیے ہوے تھا۔ تاکہ روشنی چوطرفہ نہ پڑے۔

فرونز "کیا آپ کو شمع کی ضرورت ہی؟"۔

پادری "نہین۔ وہ ایک چھوٹے بچھونے پر سو رہا ہی۔ ممکن نہین کہ میری تلوار خطا کر جائے تم یہین ٹھہرے رہو۔ مین جاکر تھوڑی دیر مین اُسکا کام تمام کرا آتا ہون"۔ یہ کہکر وہ سنگدل ظالم کھڑکی سے کمرے مین اُترا اور بہت ہی ہوشیاری سے تاکہ سونے والا بیدار نہو اُسکے بچھونے کے قریب گیا۔ تلوار کھینچ لی۔ وہ چاندنی رات تھی۔ مہتاب کی شعاعین دھیمی طور پر کمرے کے باہر پڑ رہی تھین۔ مگر اُنکا اثر بچھونے تک پہونچ نہ سکتا تھا۔ ورنہ پادری انسلم پہچان جاتا کہ یہ آٹو نہین ہی۔ خیر۔ پادری نے بچھونے پر ہاتھ پھیر کے سونے والے کی حالت دریافت کی۔ اور بعد ازان تلوار مضبوط پکڑ کے بہت زور سے چھاتی پر وار کیا بمجرد ضرب کے پلنگ جنبش کرنے لگا۔ اور مقتول کا جسم زیر و زبر ہو گیا۔ ایک منٹ بعد پھر خموشی طاری ہو گئی۔ اور اس واردات کے گذرنے کے بعد سناٹا ہو گیا۔

پادری انسلم کھڑکی سے باہر ہو کر اُسکو اچھی طرح بند کرنے بھی نہ پایا تھا کہ سرا کے بڑے دروازے کی کنڈی زور سے کھٹکھٹائی گئی جسکی آواز سے تمام مکان گونج اُٹھا۔ مسٹر ہرمن جبسے اپنی خوابگاہ مین گیا فکر و تردد ہی مین پڑا تھا۔ اور نیند نہ آئی تھی۔ یہ آواز سُنکے دریچے سے سر نکالا۔ اور دریافت کرنے لگا کہ کون ہی۔

ایک شخص "میرے آقا کو راہ مین چورون نے مجروح کر دیا ہی"۔ ہرمن نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پہ سوار ہی اور دوسرا اُسکی گود مین بُری طرح بالون اور سر لٹکائے بیخود پڑا ہی۔ اور سوار کی بات چیت ملک اُنہی کے لہجے سے ملتی جلتی ہی۔ پس جلدی سے لباس پہنکر نیچے اُترا اور چراغ ہاتھ مین لیے ہوے دروازہ کھول دیا۔ سوار گھوڑے سے اتر پڑا۔ اور مسٹر ہرمن کی مدد سے مجروح شخص کو سرا کے اندر لے آیا۔ ہرمن نے لڑکے کو بلا کر گھوڑا حوالہ کر دیا اور آپ دونون مہمانون کے لیے عام کمرے مین آیا اور کہا "اگر جراح کی ضرورت ہو تو ابھی بلوا لیا جائے بہرحال کمرے مین پڑی ہوئی ایک کوچ

مجروح کو لٹا دو تو سہی دیکھیں زخم کیسے ہیں ؟ - یہ کہکر آپ چراغ لانے کے لیے دوڑ اگیا جو دروازے پر رکھ آیا تھا - جب چراغ لیکر اندر آیا تو وہاں ایک بچھونا دیکھا جو اسکی بھتیجی کے ہاتھوں ڈالا گیا تھا وہ زیادہ تر متعجب اس امر کے مشاہدہ سے ہوا کہ اُس بچھونے پر ایک شخص اُسیدم ہوشیار ہو کر آنکھیں ملتے بیٹھا تھا -

مسٹر ہرمن (گھبراکر) آپ کون ہیں ؟ اور یہان کیونکر آئے ؟ -

آٹو "آج شام میں جب میں آیا آپ دیکھ چکے ہیں - پھر یہ دریافت کیسی ؟" مالک مہمانسرا آٹو کو وہاں بیٹھا دیکھکر اسدرجہ پراگندہ اور بدحواس ہو گیا کہ قریب تھا کہ اُسکے ہاتھ سے شمع چھوٹ کر نیچے گر پڑے -

نووارد سوار "جناب خدا کے لیے آپ کی گفتگو موقوف کرکے میرے صاحب کی ایسے بُرے وقت میں مدد کیجیے - دیکھیے اسانس چلتی ہے - اور آنکھیں بھی کھول رہے ہیں - ان کچھ کچھ صحت کی علامتیں معلوم ہو رہی ہیں - جلد جاکر تھوڑی سی شراب لائیے -"

مجروح شخص - (جسکی پیشانی سے خون بہ رہا تھا) "میں کہاں ہوں ؟ -"

ہمراہی "حضور ! آپ ایک اسن کی جگہ پر ہیں مطمئن رہیے" (ہرمن سے) کیوں ! آپ اس پریشانی سے اُس بیچارے مسافر کو کیوں دیکھ رہے ہیں - جو ہمارے آنے سے ہی بیدار ہوا ہے ؟ میں کتنی دیر سے کہ رہا ہوں کہ تھوڑی شراب لائیے مگر آپ خبر ہی نہیں ہوتے ہیں" گو اُسوقت مسٹر ہرمن انتہا سے زیادہ پراگندہ ہو رہا تھا لیکن اس نئے مسافر کی زبانی مجروح شخص کی نسبت "حضور" کا لفظ سُنکے دل میں بہت ہی خوش ہو گیا کہ یہ کوئی بڑا ذی منزلت عالی رتبہ شخص ہے - آٹو کے بچ جانے کی خوشی اور اسپر طرہ ہوئی - اسی مسرت نے اُسکے دل سے یہ بھی بھلا دیا کہ پادری کی تجویز کے مخالف ہونے کے سبب عدالت دِرم کا کوئی الزام مجھپر آئیگا - الغرض ہرمن مجروح شخص کی راحت رسانی کے متعلق سامان مہیا کرنے کے لیے اِدھر اُدھر دوڑنے لگا - ایسے میں آٹو بھی اپنے کوچ سے اُٹھا - اور کوٹھے

بہنکر مجروح کے قریب آکر کہا۔ "میرا بچھونا حاضر ہی۔ آپ آرام فرمائیے۔ اور جو خدمت مجھسے ہوسکے بلا تامل کہیے۔ مین اُسکی بجا آوری مین سرمو کوتاہی نہ کرونگا۔" آٹو اور دوسرا مسافر دونون نے ملکر مجروح کو ایک اور کوچ پر لٹایا جو پہلے سے کچھ بڑی تھی۔ مسٹر ہرمن بھی مرہم۔ پٹی۔ شراب۔ سرکہ وغیرہ لیے ہوے آیا۔ مجروح کے کپڑے اُتار دیے گئے۔

مجروح "مکلنٹو! اب مین کہان ہون؟"

مکلنٹو "حضور! آپ بڑے ہی امن کی جگہ مین ہین۔ گھبرائیے نہین۔ تھوڑی سی شراب پیجیے تاکہ آپ کی سب ماندگی دور ہوجائے۔"

ناظرین پہچان گئے ہونگے کہ مجروح شخص قیصر لوبر جیا اور دوسرا مسافر اُسکا وفا شعار مکلنٹو تھا اور دونون نوسرے کے کنٹے پرزارا کو جارہے تھے۔ قیصر نے جام شراب مُنھ سے لگایا اور دوچار گھونٹ پیئے۔ جسکے ساتھ ہی اُسکے چہرے سے بشاشت ظاہر ہونے لگی۔

مکلنٹو۔ (جو سیزر کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا) "کیا آپ کو کچھ تسکین سی معلوم ہوتی ہی؟"

سیزر "ہان۔ تھوڑی تسکین تو ہی۔ مگر میرا سر" ــــ سر جو اوبچار کھا تھا۔ گرادیا۔ آٹو ایک برتن مین پانی لیکر قیصر کے قریب آیا۔ اور سر اور پیشانی کے زخم کا لہو دھوکر صاف کیا تو ایک بڑا گہرا زخم نظر آیا۔

مکلنٹو "زخم کاری تو نہین؟"

آٹو "جی نہین۔ مین اُسپر پٹی باندھ دیتا ہون۔" آٹو نے نہایت درستی اور صفائی سے زخم پر پٹی باندھی۔ مالک سرا مسٹر ہرمن مجروح کا علاج بخوبی ہوتا ہوا دیکھکر آپ ایک چراغ ہاتھ مین لیے باہر نکلا۔ کیونکہ وہ آٹو کے بچ جانے کے سبب مضطرب و بیچین ہورہا تھا غرض اپنی بھتیجی کے حجرے پر جاکر دروازے کو دھمدھمایا۔ لڑکی مسافرون کی آمد کی صدا سے پہلے ہی بیدار ہوکر باہر نکلنے کے قصد سے کپڑے پہن رہی تھی۔

لڑکی۔ (دروازے کے پٹ سے سر نکالکر) "مین خود ابھی باہر آنے والی تھی۔ کیا

مہانون کے لیے کھانا تیار کرنے کی ضرورت ہی؟"
ہرمن "اجی کھانا گیا چولھے مین۔ پہلے میری بات کا جواب تو دو تمنے آلّو کے سونے کے لیے عام کرے مین کیون جگہ بنا دی؟"
لڑکی "آپ اپنی خوابگاہ مین جانے کے بعد ایک اور مسافر آیا"
ہرمن۔ (گھبرا کر) کیا! دوسرا مسافر؟"
لڑکی "جی ہان۔ کوئی دوسرا شخص آیا۔ اور رات بھر کے لیے ایک جدا کمرہ خالی کر دینے پر مجھے مجبور کر دیا۔"
ہرمن "(پریشانی سے) تو کیا تم اُسکو اُس تختہ بندی کی کوٹھری مین لیگئین؟"
لڑکی "ہان مین نے اُسکی خواہش کے بموجب اُس کمرے مین بچھونا کر دیا۔ مگر برائے خدا آپ مجھپر خفا نہ ہوجیے۔ مین سمجھی کہ اُسمین کوئی قباحت کی بات نہین ہی۔"
ہرمن "غضب ہی کر دیا۔ تم میرے کہنے پر کیون نہ چلین؟ کیا تم نہین جانتی ہو کہ۔"
ہرمن نے اسیقدر کہا تھا کہ پیچھے سے کسی کا ہاتھ اُسکے کاندھے پر پڑا۔ پلٹ کر دیکھا تو پادری انسلم ہی۔
ہرمن۔ (اپنی بھتیجی سے) "تمھارے باہر آنے کی کوئی ضرورت نہین یہین رہو" یہ کہکر اُسکے حجرے کا دروازہ خود آپ بند کر گیا۔ اور پادری انسلم کے اشارے پر اُس کمرے مین گیا جہان وہ اور فیروز مقیم تھے۔
پادری "تمھارے اور تمھاری برادر زادی کے درمیان جو گفتگو ہوئی۔ مین نے سب سن لی ہی۔ اور اسی لیے مین تمھین اس مقدمے مین بے گناہ سمجھتا ہون۔ مگر۔ بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی۔"
ہرمن "کیا وہ کام ہوچکا؟"
پادری "ہان ہوچکا۔ اور اب کسی صورت واپس آنے سے رہا۔ لیکن افسوس ہی

کہ وہ شخص زندہ بچگیا"
ہرمن "ہاے اکوئی بیگناہ مظلوم مارڈالا گیا- بڑا ہی حسرت ناک سانحہ وقوع مین آیا"
پادری "بس یہ اپنا بیجا پچتاوا موقوف کرو- جو ہونا تھا وہ ہوچکا- اب ہم کر ہی کیا سکتے ہین ؟- تم جانتے ہو یہ تمھارے نئے مہمان کون ہین ؟ جس شخص نے پہلے تمسے بات کی- مین اُسکی آواز پہچانتا ہون بلکہ اُس سے اچھی طرح واقف بھی ہون"
ہرمن " وہ شخص اُس مجروح بیچارے کا ملازم ہی- اور مین سمجھتا ہون کہ مجروح کوئی بڑا ذی مرتبت عالی نسب شخص ہی- کیونکہ اُسکا خادم اُسکو لارڈ وادر ہائنس کے ممتاز خطاب سے یاد کرتا ہی-"
پادری " بے شک میرا گمان ٹھیک نکلا- لیکن تعجب تو یہ ہی کہ اُنھین اس قرب و جوار مین کیا کام تھا- جو یہان آئے ہے"
ہرمن- (پادری کو اس معاملہ مین زیادہ متوجہ دیکھکر) "مجروح اپنے خادم کو "مکلٹو" کہکر پکارتا تھا"
پادری "ہان ؟ تو دوسرے کا بھی پتہ ملیگا- یہ بڑی خوشی کی بات ہی (مسکراکر) اب مین انتقام لے سکتا ہون اُس شخص سے جسنے مجھے شرمندہ کیا- جسنے روم کے ایک عالیشان امیر کے روبرو میری آبروریزی کی- اور جسکے سبب میری تمام دلی اُمیدین یاس و حرمان سے مبدل ہوگئین-
ہرمن " وہ کون شخص ہی- جسنے آپ کو اسدرجہ رنجیدہ کیا ؟"
پادری " قیصر بورجیا- مرحوم سکندر ششم کا بیٹا- خیر- مجھے انتقام لینے کی ترکیبین بخوبی معلوم ہین-" یہ کہکر پادری نے فیروز کی جانب نگاہ کی- فیروز ہرمن اور پادری کے درمیان کھڑے ہوے دل ہی دل مین شب کی غلطی پر تاسف کررہا تھا- اور قیصر اور مکلٹو کے وہان یکایک آ پہونچنے سے سرتاپا حسرت کی صورت بنگیا تھا-
فیروز (سنبھلکر- پادری سے) "جی ہان- رسی اور کمر کے طلب نامے کے روبرو شاہ گدا

مساوی ہین‘‘
پادری ’’اب ہم اُس کمرے مین جاکے دیکھین تو سہی کہ جو مسافر غلطی سے مارا گیا۔ اُسکے پاس کچھ ایسے کاغذات وغیرہ ہین جنکے ذریعہ اُسکا نام و نشان معلوم ہو سکے۔ لیکن (ہرمن سے) اتنا خیال رہے کہ سنیر بورجیا یا اُسکا خادم میرے اور فیروز کے یہان ہونے سے ہرگز آگاہ نہ ہونے پائے۔ ہرمن نے جواب مین سر عجز خم کیا۔

باب ’’۶۴‘‘

مقام قتل

پادری انسلم ایک چراغ ہاتھ مین لیے اُس کمرے کیطرف بڑھا۔ جہان تھوڑی دیر پیشتر ایک مسافر کو قتل کر آیا تھا۔ فیروز اپنی معمولی بے پروائی کے ساتھ پادری کے پیچھے ہو لیا مگر رہ رہ کر مسٹر ہرمن کا دل دھڑک اُٹھتا تھا اور چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی تھین۔ الغرض تینون شخص یکے بعد دیگرے اُس کمرے مین پہونچے۔ اور مقتول کے بچھونے کے قریب گئے۔ جب چراغ کی روشنی مردے کے افسردہ چہرے پر پڑی تو انسلم اور فیروز انتہاے تعجب سے بے محابا چلا اُٹھے۔

پادری انسلم ’’یہ وہی شخص تھا؟۔ ہان! وہی مردود جسنے عین مدد پہونچانے کے وقت مجھسے دوری اختیار کی۔ جبکہ مین علانیہ مجمع عام مین شرمندہ کیا گیا تھا عجب حسن اتفاق ہے کہ وہی شخص اب میرے ہاتھون مارا گیا۔ (ہرمن کیطرف مخاطب ہوکر) سنتے ہو؟ اُس غلطی پر پچتانے کے عوض خوش ہونا چاہیے۔ یہ عدالت وِنِم کا ایک کم حوصلہ رکن تھا۔ اچھا ہوا کہ آئندہ اُسکی جانب سے کچھ کھٹکا باقی نہ رہا۔ آؤ ہم اُسکے لباس کا جائزہ تو لین‘‘ یہ کہکر پادری مقتول وِلسٹین کی پوشاک ٹٹولنے لگا۔ پہلے تو ایک تھیلی اشرفیون سے بھری ہوئی ملی۔ تھیلی پر نقشی حروف مین ’’قیصر بورجیا‘‘ لکھا تھا۔

پادری ''ہان - اب پورا بھید معلوم ہوا- قیصر کو جو مجروح ہو کر یہان آیا ہی اسی والسٹین نے لوٹنے کی نیت سے مارا ہوگا - دیکھو! اسکے لباس پر ابتک مٹے ہوے خون کے باقی ہین - یہ نالائق اسی سزا کا مستحق تھا جو اب دی گئی - تھوڑی دیر مین تم سکلٹو سے میرے ان خیالات کا ثبوت حاصل کرلو! چند کاغذات بھی اسکے پاس ہین دیکھین انکے دیکھنے سے کیا پتا چلتا ہی!'' پادری نے کوٹ کی جیب سے کاغذون کا ایک مٹھا نکالا - انمین سے اکثر تو وہ خطوط تھے جو فوسٹ اور ایڈا کے درمیان آئے گئے تھے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ والسٹین نے ظرنین کے بھیس مین رہنے کے عالم مین ایڈا سے شادی کی تھی - اور آندنون ایڈا اور فوسٹ مین جو خط و کتابت ہوتی تھی - اُس سے چند خطوط والسٹین نے چرا لیے تھے اور وہ وہی تھے جو اب پادری انسلم کے ہاتھ مین ہین -

پادری ''وہ افواہ صحیح ہی - بیشک فوسٹ اور ایڈا مین بدکاری کا تعلق تھا - مگر ان تمام سے ایک کاغذ بہت ہی بکار آمد ہی - جسکے ذریعہ مین اس مغرور کونٹ فوسٹ کو اپنا مطیع اور عاجز بنا سکتا ہون پادری آہستہ سے اِسکی عبارت پڑھنے لگا - ''ایڈا جس بچے سے حاملہ ہی مین ہی اسکا باپ ہونے کا اقرار کرتا ہون - اور مین ایڈا کو اُسکی گذر اوقات کے لیے اپنی خاص ملک سے ایک ہزار کرون دیتا ہون - میرے بعد جو میری ملک و املاک کے وارث ہونگے اُنھین چاہیے کہ اس میرے اقرار کو پورا کرین'' دستخط فوسٹ کونٹ آف آردونا''

پادری انسلم - ہر شخص جو مجھے اہانت دینے کے درپی ہوا یا شرمندہ کیا بتدریج میرے دام مین آرہا ہی - ہان ایک اور خط مین جو فوسٹ نے ایڈا کو لکھا ہی اس بچے کے خاتمہ کا حال بھی مندرج ہی - مین سمجھتا ہون والسٹین نے یہ کاغذات اس سے بیشتر ہی حاصل کیے ہونگے جبکہ وہ جعلسازی کی علت مین ماخوذ ہوا تھا - چاہے جو کچھ ہو - ان کاغذون سے میرا بہت کام نکلیگا - سب کو لپیٹ حفاظت کے ساتھ جیب مین رکھ لیا اور کہا ''ان کپڑون کی کوئی ضرورت نہین - عادت کے بموجب اسکام کی پردہ پوشی ہوجانے دو''

ہرمن اس حکم کی تعمیل پر مستعد ہوا سب کپڑے اسی پلنگ پر ڈالدیے جسپر ولسٹین کی لاش بھی تھی۔ اور جیب سے کنجیون کا گچھا نکالکے ایک کنجی پلنگ کے پایہ مین جہان قفل پڑا تھا لگا کر مروڑنے سے بڑی آواز کے ساتھ ایک تہ خانے کا دروازہ کھلا۔ اور ایک کل کو جنبش دینے سے وہان کی کل چیزین یعنے بچھونا چادر۔ لاش کپڑے وغیرہ دھماکے سے غار مین گر پڑین۔ اور چند سکنڈ کے اندر پانی تک پہونچنے کی آواز آئی مسٹر ہرمن نے مکرر کنجی پھرائی تو پلنگ اور سطح زمین وغیرہ حسب عادت ہوگئی۔ نہ تو دروازہ ہی تھا نہ تہ خانہ۔ اُسیدم دوسرے کمرے سے ایک اور بچھونا لاکر پلنگ پر ڈالدیا۔ خون وغیرہ کی کوئی علامت مطلق باقی نہ رہی۔

ہرمن کو خاطر جمعی نصیب ہوئی کہ اگر بھتیجی صبح کو اُٹھکر مہمان کی نسبت دریافت کرے تو کہدیا جاسکتا ہے کہ "وہ سویرے اُٹھکر چلا گیا" اس موقع پر ہم یہ بتادینا ضروری سمجھتے ہین کہ اُس زمانے مین کچھ اُسی مہمانسرا مین نہین بلکہ جرمنی کی تمام سراؤن مین ایسے ہی تہ خانے ہوا کرتے تھے۔ علی الخصوص اُن سراؤن مین جنکے مالک عدالت وہم کے شریک تھے خیر جب اس کام سے فراغت ہوئی تو انسلم اور فیروزا اپنے رہنے کے پرایوٹ کمرے مین چلے گئے اور تنہا ہرمن عام کمرے مین آیا۔ وہان سینر کوچ پر پڑا سو رہا ہے۔ اور مکلٹو اپنے نئے غمخوار دوست آٹو سے شب کی واردات کا حال بیان کررہا ہے۔

مکلٹو۔ وہ میرے آقا مجھسے تھوڑے فاصلے پر آگے بڑھے جارہے تھے۔ دفعتہ میرے گھوڑے نے ایک ایسی ٹھوکر کھائی کہ بالکل سنبھل نہ سکا گر پڑا۔ اور اُسی کے ساتھ مین بھی۔ اس انقلاب کے سبب چند ضروری چیزین جو میرے پاس تھین چھوٹ کر راہ مین گر گئین چونکہ تاریکی تھی۔ اُنکے ٹٹول کر اُٹھانے مین بہت دیر لگی۔

اُسکے بعد مین پھر گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور آگے بڑھکر دیکھا تو حضور کا پتہ ہی نہین۔ مین یون ہی بڑھا چلا گیا۔ یہانتک کہ ایک جگہ پہونچنے کے بعد دو طرف سڑکین

جاتے ہوئے دکھائی دین۔ چونکہ مجھے ان اضلاع کی راہون سے پوری واقفیت نہین لہذا دل مین تردد پیدا ہوا کہ کونسی راہ مہمانسرائے کمبرگ کی طرف گئی ہی؟ کیونکہ میرے آقا وہین فروکش ہونے کی تجویز کر چکے تھے۔ آخر مین نے اُن دونون سے ایک راہ اختیار کی اور برابر گھنٹہ بھر چلا گیا لیکن اُنکا کچھ سراغ نہ ملا۔ اُسی مین دور سے کچھ روشنی سی نظر آئی۔ قریب جا کر دیکھا تو وہ ایک جھونپڑی ہی غرض وہان دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ مین نے جو راہ اختیار کی وہ غلطی تھی۔ ناچار تاسف کنان واپس ہوا اور پھر اُسی مقام پر پہونچکر دوسری طرف کی راہ لی۔ ابھی تھوڑا فاصلہ طے نہ کیا تھا کہ کسی کے کراہنے کی دردناک آواز کان مین آئی۔ وہین ٹھہر کر غور سے سننے لگا تو واقعی کوئی شخص نہایت بدحواسی اور ناتوانی کے ساتھ کراہ رہا ہی مین نزدیک گیا۔ اور دیکھا تو میرے آقا بیہوش و حواس زمین پر پڑے ہین۔ اور اُنکا گھوڑا۔ لباس اور اشرفیون سے بھری تھیلی سب گم ہی۔ ہزار شکر کہ اخراجات سفر کا روپیہ میرے پاس تھا ورنہ وہ بھی تلف ہو جاتا مجھے یقین ہی کہ چورون نے اُنپر حملہ کیا ہی۔ الغرض اپنے صاحب کا یہ حال دیکھکر بے اختیار میری آنکھون سے اشک ٹپک پڑے۔ معاً گھوڑے سے اُتر کے اُنھین اُسپر ڈالا اور یہانتک لے آیا۔" ہرمن نے یہ گفتگو بہت غور سے سنی جب مکلٹو نے قصہ ختم کیا تو یہ اپنے دل مین سوچنے لگا۔" ہو نہو وہی شخص اس حرکت کا مرتکب ہوا ہی جسکو مین ابھی تہ خانے مین پھینک آیا ہون۔" جب عام کمرے مین یہ باتین ہو رہی تھین۔ اُسوقت پادری انسلم اور فیروزا اپنی جگہ بیٹھے کچھ اور ہی تجویزین سوچ رہے تھے۔

پادری۔" قیصر اُملی سے خالی ہاتھ نہ نکلا ہوگا اپنے خزانے کا پتہ بتلانے پر مین اسکو مجبور کر دونگا۔ قلعہ کونٹ مانفریڈ کے زندان مین مقید کر کے رہائی کی یہی شرط قرار دینا چاہیے کہ ایک دولت بے اندازہ میرے حوالے کرے۔"

فیروزا۔" آپکو اس بارے مین کونٹ مانفریڈ کی تائید بھی پہونچ سکتی ہی۔ کیونکہ وہ حکمنامہ جو آپ کونٹ کے نام لائے ہین۔ اُسکو بالکل ہی آپکا مطیع و فرمانبردار بنانے پر بخوبی کامیاب ہو سکتا ہی۔

پادری۔ ہان تم سچ کہتے ہو۔ مین کل سویرے یہان سے نکلکے کونٹ کے پاس جاتا ہون تم یہین ٹھہرے رہو۔ اور دیکھو کہ آٹو کہان جاتا ہی۔ رسی اور کٹار کے طلب نامے کے ذریعہ اس ہمارے دشمن کا کام جلد تر تمام کر دینا چاہیے۔"

فیروز۔ بہت خوب! اس حکم کی تعمیل کے بعد مین آپ سے کہان ملون؟

پادری۔ مین کونٹ مانفریڈ کے قلعہ مین رہونگا۔ تم وہین آؤ۔ اس گفتگو مین صبح ہو گئی پادری السلم وہان سے رخصت ہوا۔ مگر فیروز آٹو کے لیے ٹھہر گیا۔ آفتاب ابھی کچھ بلند ہوا تھا کہ آٹو بھی چل نکلا۔ فیروز دریچے سے دیکھ رہا تھا۔ اُسکے بڑھتے ہی آپ بھی عقب کے دروازے سے نکلکر جلد جلد اُس راہ سے چلنے لگا۔ جو بیابان صنوبر کو نزدیک سے گئی تھی۔ فیروز چند سال پیشتر تک وہین کا ساکن ہونے کے سبب اُن راہون سے اچھی طرح واقف تھا۔ غرضکہ وہ بیابان مین ہو نکلے اپنے آپ کو ایک ایسی جگہ مین چھپائے بیٹھا رہا جہان سے راہ مُڑ گئی تھی۔ اور درختون اور بیلون کے بموقع ہونے اور سایہ پڑنے سے بہت دور تک تنگ و تاریک ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر مین آٹو بھی آتا دکھائی دیا اور اُسکے قریب سے گذرنے لگا۔ آٹو بیخبر تھا کہ میرا ایک دشمن جان ابھی یہان چھپا بیٹھا ہی۔ خیر۔ جب فیروز نے دیکھا کہ حریف زد پر آگیا ہی پھرتی کے ساتھ اُچک کر ایک وار کیا۔ مگر قبل اسکے کہ تلوار آٹو پر پڑے گھوڑا یا تو دفعتہً پتون کے کھڑکھڑانے سے یا کسی اور وجہ سے بھڑک کر رستے سے دوسرے کنارے پر ہو رہا۔ اور فیروز کی تلوار کی نوک زین کے ایک کونے سے لگ کر نیچے ہو گئی۔ فیروز نے درخت کی ایک شاخ کا سہارا پکڑے آٹو پر وار کیا تھا۔ مگر وہ حملہ کے وقت اسکی پوری قوت کی متحمل نہ ہو کر ٹوٹ گئی جسکے سبب فیروز دھم سے زمین پر گرا۔ اور اس بیطوری سے کہ باوجود آٹو کی متواتر کوششون کے گھوڑے کے پچھلے پاؤن اُسکی پسلیون پر پڑے۔ آٹو گھوڑے سے اُتر کر نزدیک گیا۔ اور فیروز کو پہچان کر تعجب اور حیرت سے بیکر تصویر بنگیا

اُسنے فیروز کو راہب خانۂ آلیس کے سوا عدالت عالیہ ویانا مین واسٹین کی تحقیقات روز بھی دیکھا تھا۔ آٹو اپنی پستول نکالکر جھکا۔ اور اُس سے کہا " دیکھ ! اگر تو مجھپر حملہ کا قصد رکھتا ہی تو پستول کے ذریعہ ابھی تیرا پیمانۂ حیات لبریز کر دونگا۔"

فیروز۔ (بہت ہی کمزور آواز مین) "تم مجھسے کسیطرح کا خوف نہ کرو۔ یہ میرا اخیر وقت ہی اب مین اس قابل نہین رہا کہ کسیکو صدمہ پہونچانے کا خیال بھی کرون۔"

آٹو۔ (رحمدلی سے) "کیون ! تم نا امید کیون ہوے جاتے ہو ؟ مین تمھین کسی گانون مین لیجاکر وہان عمدہ اور مفید علاج کرانے مین ہرگز کوتاہی نہ کرونگا۔ شاید تم اچھے ہوکر چندے اور زندگی کر و اور اپنے بیحساب گناہون سے توبہ کرکے ہمیشہ کے لیے باز آجاؤ۔"

فیروز۔ "آپ میرے لیے کوئی تکلیف نہ کیجیے۔ میری پسلیان ٹوٹ گئی ہیں اور جگر کو دباری ہین قریب ہی کہ دم نکلجائے۔ مین تو تمھاری جان لینے کی کوشش مین زخمی ہوا۔ عجیب بات ہی کہ تم مجھپر رحم کرتے ہو !۔"

آٹو۔ (اُس جان بلب کا ہاتھ پکڑے ہوے) "مین نے تمھاری خطا معاف کر دی۔ ایسے اخیر وقت مین اُن خیالات سے باز آؤ اور مجھے مثل ایک دوست کے سمجھو۔ اور اس تکلیف و مصیبت کے وقت جو خدمت مجھسے لینا چاہو بے تامل بیان کرو۔"

فیروز۔ "ہان۔ ایک کام آپ سے متعلق کرتا ہون یقین ہی کہ ضرور پورا کرینگے۔ میرے لباس پر پہلو کے قریب ہاتھ لگاکر دیکھیے (آٹو دیکھکر) اُسمین کوئی چیز کوٹ اور اسکے استر کے درمیان رکھی سی ہوئی ہی۔ وہ ایک سربمہر خط ہی یہی خط آپ ازراہ عنایت ڈیوک لیپولڈ کی بی بی میریا کے پاس پہونچا دیجیے۔" ایک ایک لفظ کے ادا ہونیکے بعد اُسکا ضعف بڑھا جاتا تھا حتے کہ باتین اچھی طرح سمجھ مین آنے کے لیے آٹو کو اپنا کان اُسکے مُنہ کے قریب لیجانے کی ضرورت ہوئی۔

آٹو۔ "بیشک مین یہ کام ضرور ادا کرونگا۔ تم مطمئن رہو۔ بلکہ کچھ اور خدمت ہو تو بتاؤ !۔"

فیروز۔ ایک اور بات رہ گئی ہی جو تمھین جتا دینا ضرور ہی۔ یعنی "پادری انسلم سے بہت ہشیار
خبر دار رہو۔ وہ تمھارا سخت دشمن ہی۔"
آٹو "کیا تم اسی کی تحریک و ترغیب سے میری جان لینے آئے تھے؟"
فیروز "ہان۔ اور اب وہ کونٹ مانفریڈ کے قلعہ مین ہی۔ اُس سے بچے رہو۔ مگر۔ خدا
مجھپر رحم کرے۔ مین اب مرتا ہون۔"
اُسکے بعد چند منٹ تک فیروز کے ہونٹ حرکت کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا
کہ وہ گفتگو کی کوشش کر رہا ہی آخر اُسکی آنکھون پر موت کا پردہ پڑ گیا۔ تمام بدن کانپنے لگا
حلق مین کچھ غرغرانے کی آواز آئی۔ اور دم نکل گیا۔ تھوڑی دیر تک تو آٹو خاموش بیٹھا
اُسکی لاش کو دیکھ رہا تھا۔ بعد ازان دو زانو ہو کر اُسکی مغفرت کے لیے دعا کرنے لگا اور خدا کا
اپنی رہائی کا بھی شکر ادا کیا۔ جب اس کام سے فراغت ہوئی تو فیروز کے لباس کو چاک
کر کے خط نکال لیا اور اپنی جیب مین حفاظت سے رکھا۔ لاش کو سڑک کے ایک جانب
ہٹا کر ڈال دیا اور پتون سے ڈھانپ دیا۔ تاکہ لوگون کو روانہ کرنے تک درندے پھاڑ
نہ کھا جائین۔ اور آپ اپنے گھوڑے کے قریب آیا تو اُس تلوار پر نگاہ پڑی جو فیروز کے
ہاتھ سے چھوٹ کے گری تھی۔ اسپر عدالت وِم کے نشان بنے تھے۔ آٹو کو پیشتر بھی مذکورہ
عدالت کا طلب نامہ پہونچا تھا۔ مگر اُسنے خدا پر کامل بھروسا کر کے اُس سے بے پروائی کی۔
آٹو۔ (دل مین) "ہان مین سب حال سمجھ گیا۔ پادری انسلم اس سبب دشمنی رکھتا ہوگا
کہ مین نے خزینہ کو راہب خانۂ الیس سے رہا کرنے کے سوا صاحب ضرورت پادری کو بھی
کچھ ایذا پہونچائی ہی۔ علاوہ اُسکے راہب خانے کے تمامی پوشیدہ حالات پبلک مین بیان
کر دیے۔ بلا شبہ وہ میری جان کے درپے ہوا ہی۔ اور عدالت وِم کے نائب میری جستجو
مین پڑے پھرتے ہین۔ لیکن خدائے کریم کا جو ارادہ ہی وہی ہوگا۔" غرض آٹو نے وہ تلوار
بھی لاش کے قریب پتون مین چھپا دی۔ اور آپ گھوڑے پر سوار ہو جلد جلد قلعہ روزنتل

اسی طرف چلا۔

باب "۶۵"

آٹو اور لارڈ روزنتل

روزنتل اپنے قلعہ کی فصیل پر ٹہل رہا تھا کہ آٹو بھی قریب جا پہونچا۔ اور گھوڑے کو قلعے کے کسی ملازم کے حوالے کرکے آپ لارڈ کی خدمت مین گیا۔ اور نہایت ادب سے سلام کیا۔

لارڈ روزنتل "آخاہ۔ آٹو! تم آئے ہو؟"

آٹو "جی ہان پیرو مرشد! بندہ ویانا سے آیا ہی۔ اور حضور کے نام وہ خطوط لے آیا ہون جو لیڈی تریزا نے دیے ہین۔"

لارڈ روزنتل "تو مین تمھارے آنے سے بہت ہی خوش ہوا۔ بتاؤ! میری عزیز بیٹی کی کیا خبر ہی؟"

آٹو "حضور کا استفسار بلحاظ ظاہری حالات کے ہی تو مین کہتا ہون کہ جسمانی صحت اچھی ہی"

لارڈ روزنتل "یہ کیا؟ تمھارے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خوش حال نہین۔ کیا ہی بات ہی؟"

آٹو "جب آپ اصرار فرما رہے ہین تو مین مجبوراً عرض کرتا ہون کہ آج کل لیڈی تریزا کی زندگی اسدرجہ مسرت ناک نہین ہی جیسے کسی زمانے مین تھی۔ مگر اُن خطوط سے جو آپ کے ہاتھ مین ہین ——"

لارڈ روزنتل "ہان خطوط سے تو تمام پوست کندہ حالات معلوم ہونگے۔ مین انھین اپنے خاص کمرے مین جاکر دیکھتا ہون جب تک تم کچھ کھانا کھالو۔ داروغہ کو تاکید کردیجائیگی کہ تمھاری خدمت اچھی طرح بجالائے۔ کھانے سے فراغت کرکے تم سیدھے میرے ہی کمرے مین آؤ تاکہ اُن خطوط کے مضامین کے متعلق گفتگو کیجائے۔"

آٹو سر عجز خم کیے ہوے رخصت ہوا۔ اور لارڈ روزنتل اپنے خاص کمرے کیطرف چلا۔ جب آٹو فصیل پر سے اُس سمت جانے لگا۔ جہان نیچے اُترنے کا زینہ تھا۔ تو اثناے راہ مین ایک ایسا مقام ملا جہان ایک مینار بنا تھا اور فصیل دوسری جانب مُڑ گئی تھی۔ غرض آٹو وہان تک پہونچا تھا کہ ایک لیڈی مقابل سے گذری۔ باوجود مُنھ پر نقاب پڑی ہونے کے صرف اُسکے قد و قامت ہی سے دلکش ادا اور رعب و داب کی علامت ظاہر تھی۔ آٹو نے تعظیماً سر سے ٹوپی اتاری۔ نازنین نے اُسکے جواب مین اپنا سر جھکایا۔ اور پوری توجہ سے اُسکو دیکھتی ہوئی جلد جلد آگے بڑھ گئی۔ آٹو کا قدم استقلال ڈگمگا گیا۔ متحیر نگاہون سے اُسکے پیارے قد کی دلفریب اداؤن کو دیکھنے لگا۔ اُسکو اتنا بھی ہوش نہ تھا کہ تعظیم کے لیے جو ٹوپی اُتاری تھی پھر سر پر رکھ لیتا۔ یون ہی ٹکٹکی باندھے بیخودی کے ساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا۔ آخر لیڈی نے تھوڑی دور بڑھ کے پلٹ کر دیکھا۔ اُسوقت آٹو اپنی اس حرکت پر نہایت منفعل ہوا۔ اور اپنے آپکو ملامت کرنے لگا۔ اور سنبھل کے قلعہ کے باورچیخانہ مین آیا۔ وہ قلعہ روزنتل کے تمام حصون سے بخوبی واقف تھا۔ کیونکہ جب اُسکی بہن ایڈا تریزا کی خدمت مین تھی تو وہ بھی اکثر وہان جایا کرتا تھا۔

داروغہ نے نہایت اخلاق سے آٹو کو لیا۔ اور ایک پُرتکلف دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلایا۔ آٹو جب سیر ہو کر کھا چکا تو وہان سے نکلکے لارڈ روزنتل کے خاص کمرے مین گیا۔

لارڈ روزنتل۔ (آٹو کو اندر بلا کر) "بیٹھو! تریزا کے خطوط مین نے دیکھے۔ مین یہ نہین کہہ سکتا کہ اُنکے دیکھنے سے میرے دل کو خوشی ہوئی۔ یقین سمجھتا ہون کہ تریزا آسودہ و خوشحال نہین ہی۔ گو خطوط مین صاف طرح پر مرقوم نہین۔ تاہم ہر ہر فقرے سے اُسکی دل افسردگی اور پریشانی و پراگندگی کا ثبوت ملتا ہی۔ تم مجھے صاف صاف بتا دو۔ مین عاجزی کے ساتھ

سلہ اہل مغرب کے ہان برہنہ سر ہونا بڑی تعظیم خیال کی جاتی ہی۔ حالانکہ یہ رسم انجیل مقدس کے خلاف ہی۔ (انجیل۔ کتاب الخروج۔ باب ۳۔ آیت ۵۔)۔

تمسے پوچھتا ہون کہ لیڈی ٹریزا کی افسردہ دلی کا اصلی سبب کیا ہی؟"

آٹو "حضور! مجھ ایسے غریب کو عالیشان امرا کے حالات پر راے زنی کرنا ہرگز ٹھیک نہین مگر چونکہ آپ بے تردد تمام مفصل حال بیان کرنے کے لیے حکم فرما رہے ہین تو مجھے ضرور ہوا کہ اُسکی تعمیل کرون!۔"

لارڈ روزنتل "مین تمسے حکومتانہ طور پر نہین بلکہ ایک دوست کی حیثیت مین استفسار کرتا ہون۔ مہربانی کرکے سب ماجرا کہہ سناؤ! مین اس خط کے چند حصون کو تمھارے روبرو پڑھتا ہون" یہ کہکر لارڈ روزنتل نے ٹریزا کے خط کو کھولکر میز پر رکھا۔ اور آٹو کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ "وہ لکھتی ہی" مجھے اپنی خاص لڑکی سے کہین زیادہ ڈیوک لیپولڈ اور میریا کے بیٹے پر محبت آتی ہی۔ اور یہ امر ہمیشہ میرے رنج کا باعث رہا ہی" مین سمجھتا ہون کہ درحقیقت یہ بات قابل رنج ہی"

آٹو "لیڈی ٹریزا نے فدوی سے بھی کئی دفعہ نہایت درد کے ساتھ یہ کیفیت بیان کی اور میری راے کی طالب ہوئی۔ لیکن اور بات ایسی ہی جو اس ماجرے کو بالکل ہی داستان حیرت بنائے دیتی ہی۔ یعنی میریا لیڈی ٹریزا کی پیاری بیٹی ایڈیلیا کو اپنے بیٹے سے بھی زیادہ چاہتی اور پیار کرتی ہی۔ اور اُسی سے اُسکی دلی محبت ہی"

لارڈ روزنتل "یہ نہایت حیرت انگیز اور تعجب پیدا کرنے والی بات ہی کہ مہر مادری فطرت کے خلاف ہو"

آٹو "جی ہان۔ بندے نے بھی بجاے خود بہت کچھ غور کیا۔ مگر کوئی وجہ خیال مین نہ آئی"

لارڈ روزنتل "افسوس! چاہیے تھا کہ میری لخت جگر ٹریزا خوش وخرم رہتی۔ مگر تمھین تو معلوم ہی ہی کہ مین لیڈی ٹریزا کی شادی فوسٹ سے کر دینے پر مطلق رضامند نہ تھا۔ بلاشبہہ وہ جعلسازی کی راہ سے ٹریزا کو لیگیا۔ اکثر اوقات مجھے یہی تعجب ہوا کرتا ہی کہ مین اُس بات پر راضی کیونکر ہوا؟ جو سراسر میری طبیعت کے خلاف تھی۔ اور یہ سوچ کر بھی مین ہمیشہ حیرت مین آجاتا ہون کہ فوسٹ دفعۃً دولت وحشمت کے بلند ترین درجے پر کیونکر پہونچا ٹریزا کے

خط کا ایک اور مضمون مجھے غمگین بنا رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ فوسٹ اُس سے اب ویسی محبت نہین رکھتا جیسی کہ ابتدا مین رکھتا تھا یا مرد کو اپنی پیاری بی بی کے ساتھ رکھنا چاہیے۔" جس وقت لارڈ روزنتل یہ کہہ رہا تھا۔ اُسکی آنکھون سے آنسو جاری تھے۔ گو وہ بہت سخت دل تھا۔ لیکن ترزیا کی محبت کے آگے وہ اپنے ذاتی استقلال کو بالکل نباہ نہ سکتا تھا۔

آٹو:۔ لیڈی ترزیا اسے دن اسی فکر مین رہتی ہین کہ غالباً فوسٹ کو کوئی اندرونی غم ستا رہا ہے جسکے سبب وہ ہمیشہ بیتاب و بیچین رہتا ہے۔"

لارڈ روزنتل:۔ واللہ اعلم کیا اسرار ہے۔ وہ شاہی دربار مین نہایت معزز و مفتخر سمجھا جاتا ہے۔ ڈیوک لیپولڈ اُسکا خالص دوست ہے۔ اور اُسکی دولتمندی ممالک جرمنی مین ضرب المثل ہوگئی ہے۔ پھر کون امر اُسکا باعث رنج ہوگا؟ کیا اُس سے کوئی خطائے عظیم سرزد ہوئی ہے یا وہ کسی بدی اور فریب کے ذریعہ اس عالی مرتبہ کو پہونچا ہے؟ ترزیا کے خط کی ایک اور بات قابل توجہ ہے۔ یعنے فوسٹ مذہبی امور کی جانب بالکل ہی ملتفت نہین ہوتا!"

آٹو:۔ تمام شہر ویانا مین یہی کھل بل مچی ہے کہ فوسٹ مذہبی تعلقات سے ہمیشہ الگ رہتا ہے۔ اسکے محل مین نہ تو کوئی پادری ہی نوکر ہے اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جو فرائض مذہبی کو یاد دلاتا رہے۔ اور نہ اُسکے محل مین کوئی گرجا ہے۔ اور نہ وہ کسی گرجا مین جاتا ہے۔ اگر وہ اسقدر صاحب قدرت اور معزز و ممتاز نہوتا تو مجلس علما ضرور مورد تکفیر ٹھہراتی۔ اور اُسکو اپنی اس بے پروائی کی جوابدہی کرنی ہوتی۔ مگر اس بارے مین ہم کیون بدگمان ہون؟ کیا عجب کہ وہ پوشیدہ طور پر خدائے کریم کی عبادت کرتا ہو۔ کیونکہ عبادت گزاری کے لیے کچھ گرجا ہی کی خصوصیت ضرور نہین!"

لارڈ روزنتل:۔ اچھا فرض کیا کہ وہ اسیطرح عمل کرتا ہوگا۔ لیکن زمانے کے دستور اور دیگر امرا کی دیکھا دیکھی اُسکو بھی ضرور تھا کہ ایک پادری اپنے محل مین رکھتا۔ یہ مطلق العنانی اور عبادت گاہون سے دوری اختیار کرنا کوئی عمدہ بات ہے؟"

آلوٹ۔ حضور! بیشک فوسٹ ایک بیجا اور ناز یبا خیال کی پیروی کرتا ہی۔ اور اسمین شک نہین کہ اُسکے قصور فہم کا سبب ہی۔ مگر ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ عمداً کسی برے ارادے سے مذہب کی مخالفت کرتا ہی!۔"

لارڈ روزنتل۔ تم بڑے ہی صاف دل اور نیک طینت آدمی ہو۔ خیر۔ مجھے اپنی جاگیرات کے بندوبست کا کام نہ ہوتا۔ اور اُس موذی کے حملہ کا کھٹکا نہ لگا رہتا۔ جو ہمیشہ کے لیے میرا دشمن بنا ہوا ہی تو مین ضرور دیانا جاکر اپنی پیاری بیٹی کا درد دُکھ خود اُسی کی زبانی سنتا۔ اور تھوڑے دنون کے لیے اُسکے میان سے اجازت لیکر یہان لاتا کہ چندے جی بہلائے۔ اب مجبوراً فوسٹ کو لکھتا ہون کہ چند روز کے لیے تریزا کو یہان روانہ کرے۔ تم اور کتنے دن اس شہر مین رہنے کا قصد رکھتے ہو؟۔"

آلوٹ۔ مین اور چندے یہان رہونگا۔ نہایت ضروری کام یہ ہی کہ اپنی مان کی قبر کی زیارت کرلون۔ اسکے بعد اپنے قدیم دوستون سے ملنے کا اشتیاق ہی۔ اُنمین سے کوئی میری مدد کا محتاج ہی تو حتے الامکان اُسکی تائید مین دریغ نہ کرونگا۔ مجھے اپنی زندگی بغیر کسی کی محتاجی کے گذارنے کے لیے خدا نے بہت کچھ دے رکھا ہی۔ بلکہ مین کسی حاجتمند کو دے بھی سکتا ہون۔"

روزنتل۔ جبتک تم اس شہر مین رہو۔ میرے ہی مہمان رہو۔ جب یہان سے واپس ہوگے تو اپنی بیٹی کے اور فوسٹ کے نام خطوط لکھ دونگا۔"

آلوٹ۔ میرا بچپن اسی سرزمین مین گذرنے کے سبب مجھے اس مقام سے بہت اُنس ہی۔ مگر ایک خاص وجہ یہان زیادہ ٹھہرنے سے مانع ہی۔ تاہم آپ کی دعوت کو بڑی شکرگزاری کے ساتھ قبول کرتا ہون۔"

لارڈ روزنتل۔ تم جبتک جی چاہے بیشک یہین رہ سکتے ہو۔ ہان یہ بات بھی تمسے کہنا ضرور ہی کہ ایک شاہزادہ اور شاہزادی بھی میری مہمان ہونے والی ہین۔ رد ما کا

شاہی خاندان آجکل تباہ اور آوارہ وطن ہوگیا ہی۔ اُن لوگون نے شہنشاہ جرمنی سے درخواست کی کہ ہمین ویانا مین دشمنون کے شر سے محفوظ رکھا جاے مگر بوجوہات چند در چند شہنشاہ نے اُنھین ویانا مین رکھنا مناسب نہ جانا۔ اور ویانا سے بہت دور رکھنے کی تجویز کی گئی۔ اسی سبب مجھے اُنکی مہمانداری کی عزت حاصل ہوئی ہی۔ شہزادی تو آچکی مگر اُسکا بھائی عنقریب آنیوالا ہی۔" جب لارڈ روزنتل نے یہ کہا تو فوراً آٹو کو اُس نقاب پوش لیڈی کی ملاقات اور سرا والے مجروح مسافر کا خیال آگیا۔ اُس مجروح کا خدمتگار "حضور" کے لفظ سے جو ارکین خاندان شاہی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہی اپنے آقا کو خطاب کرتا تھا۔ اصلی نام نہ خدمتگار کی زبان پر آیا نہ آٹو نے دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ لہذا وہ بالکل ناواقف تھا کہ مین نے سرا مین جس مجروح کی خدمت کی۔ وہ قیصر بورجیا تھا۔ جسکی بدمعاشی اور بدکرداری کا شہرہ تمام یورپ مین مشہور ہی۔ غرضکہ آٹو نے تھوڑے تامل کے بعد لارڈ روزنتل سے کل ماجرا بیان کیا اور کہا کہ وہ مجروح شہزادہ سرائے کمبرگ مین تھا۔ اور غالباً اب تک وہین ہوگا۔

لارڈ روزنتل "تو کیا تم اسکے نام سے آگاہ نہین ہو؟"

آٹو "جی نہین حضور! بلکہ دریافت کا قصد بھی دل مین نہ آیا۔"

لارڈ روزنتل "بیشک وہ گمنام ہی ہوگا۔ لیکن عجب نہین کہ اُسیکا خدمتگار اُسکو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ مجنون بڑے بڑے خطابون سے اپنے آقا کو پکارنے کا عادی ہوگیا ہی۔ شاہزادی بھی جو اسوقت میری مہمان ہی نہایت تباہ حالت مین یہان آپہونچی تاکہ لوگ پہچان نہ سکین۔ اور مجھسے چاہا کہ اسکا اصلی نام کسی پر ظاہر نہ کرون۔ اب مناسب ہی کہ مین مہمانسرائے کمبرگ کو جاکے اُس مجروح شاہزادے کو یہان لے آؤن۔" یہ کہکر جھٹ سے لارڈ روزنتل کرسی پر سے اُٹھا۔

آٹو "ایک اور بات خدمت مین عرض کرتا ہی۔ یعنے یہان سے قریب بیابان صنوبر کے

درمیان ایک لاش پڑی ہی۔کوئی شخص میری جان لینے کے قصد سے آکر خود ہلاک ہوا۔اسنے مرتے وم چند کاغذات میرے حوالے کیے ہین۔اور اُسی ضرورت کی بنا پر مین جلد دیانا کو جانا چاہتا ہون۔خیر۔اُسکو عادت کے بموجب دفن کرنے کے لیے مجھے آپ کے چند ملازمین کی مدد ضرور ہی۔" لارڈ روزنتل سرتاپا آٹو کو غور سے دیکھنے لگا۔

لارڈ "عدالت وِمنٖ کے اختیارات کی کوئی حد باقی نہ رہی۔مگر مین بھی اُسکے احکام سے ویسی ہی بے پروائی کرتا ہا جیسی کہ تمنے کی ہی۔اچھا۔اب اُس لاش کو کسی صورت یہان لانے کے لیے دو معتبر خدمتگارون کو ہمراہ لیکے تم خود جاؤ۔مین اپنے پادری صاحب کو تاکید کیے جاتا ہون کہ لاش قلعہ کے گورستان مین دفن کرین اب مجھے کمبرگ کی طرف جانا ہی تم بفراغت تمام یہان رہو۔اور اسکو اپنا مکان سمجھو۔" آٹو نے لارڈ روزنتل کی اس نوازش وکرم پر شکریہ ادا کیا اور لارڈ چھ قوی تن جوانون کو ہمراہ لیے مہانسرا کمبرگ کو چلا۔

باب "۶۶"

پادری انسلم

اب ہم پادری انسلم کا حال بیان کرنا چاہتے ہین۔ناظرین کو یاد ہوگا کہ پادری فیروز کو آٹو کے تعاقب کے لیے سرا مین چھوڑ کے آپ کونٹ مانفریڈ کے قلعہ کو گیا تھا غرض منزل مقصود کے قریب جا پہونچا۔اُسکو اُس سرزمین سے نکلے مدت دراز گذر گئی تھی۔اور اسکے حالات مین بہت کچھ تغیر وتبدل واقع ہوا تھا۔

پادری۔(قلعہ کے پھاٹک پر پہونچکے۔دل مین) "جن دنون مین کونٹ مانفریڈ کی ملازمت مین تھا۔اب وہ وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کل ہی کا دن گذرا۔حالانکہ ایک زمانہ دراز منقضی ہو چکا ہی۔مین اُسوقت بڑا ہی مصیبت مند شخص تھا۔جو شاہی جلاد کے ہاتھون بچ نکلا۔زمانہ آنکھون مین تیرہ وتار تھا۔بیشک میری زندگی سحر وطلسمات سے کم نہین۔ایسے برے

وقت مین صرف ایک کونٹ مانفریڈ ہی تھا جسکی ذات سے مجھے بہت کچھ امید تھی۔ کیونکہ اُسکی ماتحت مین فوج مین نوکری کر چکا تھا۔ مین اسکو بخوبی پہچانتا تھا۔ گو کہ وہ اسوقت کونٹ نہ تھا۔ اور نہ اُس عالیشان عمارت کا مالک تھا۔ مگر اُسکے دلمین علوے مرتبت کی تمنا تھی ہان۔ مجھے وہ زمانہ بھی اچھی طرح یاد ہے جبکہ مین اُسکے غریب حجرے مین جو یہان سے قریب ہی جاکر اُسکی خدمت بجالاتا تھا۔ اُسکو سمجھ سا ایک مدبر شخص مطلوب تھا۔ اسی لیے اپنی خدمت مین لینا قبول کیا۔ اور مجھے انجمن ومم مین شریک کیا۔ جب موقع ہوا تو مین نے کس آسانی اور سہولت سے اُسکو کونٹ بنا دیا۔ میری اس کارروائی پر انعام و اکرام سے مالا مال کرنے کے عوض اُلٹا مجھی کو ستانے لگا۔ وجہ یہ ہوئی کہ وہ میرے بھیدون سے واقف تھا۔ اور مجھے یہ خوف دامنگیر کہ اُس سے خلاف کرون تو مبادا وہ راز میرے آشکار نہ کردے۔ بلا شبہہ وہ بڑی مبارک ساعت تھی جبکہ مین اُسکے ظلم کی تاب نہ لاکر ہیوگو کو ساتھ لیکر بھاگ نکلا۔ وہی ہیوگو اب تک فیروز کے نام سے میرا رفیق ہے۔ مین پادری کا بھیس اختیار کر کے بہزار دقت وخرابی راہب خانہ آلیس کا سردار ہوا۔ ہیوگو نے ان سب تکالیف مین میرا ساتھ دیا۔ بعد ازان مجھے خاندان بورجیا سے تعلق پیدا ہوا۔ اور اُنھین کے ذریعہ بہت دولت حاصل ہوئی۔ اور اگر قیصر بورجیا اپنے اقرار پر قائم ہوتا تو آج مین بھی ایک اول درجے کا دولتمند اور صاحب مقدور ہوتا۔ پھر بھی جب مین پہلے اُس دروازے سے باہر ہوا۔ ایک حقیر اور کم حیثیت تھا۔ اور اب جبکہ پھر یہان آیا ہون اپنی کوششون کی بدولت عدالت ومم کا ایک رکن اعظم ہون۔ اور میرے پاس ایک ایسا حکمنامہ ہے جو کونٹ مانفریڈ کو میرا عاجز اور مطیع بنا دیگا۔" انھین خیالون مین پادری السم بڑھتے بڑھتے قلعہ کے اندرونی دروازے تک پہونچا۔

گارڈ کا سپاہی۔ (بندوق ٹیڑھی کر کے) "کون اندر جارہا ہے؟ کھڑے رہو!

پادری۔ "مین کونٹ مانفریڈ سے ملاقات کرنا چاہتا ہون۔"

سپاہی۔ (بندوق کاندھے پر رکھکر) "تشریف لیجائیے! پادری صاحب!" اپنے ہمعصرون سے کسی خدمتگار کے وہان ہونے کا پادری کو بڑا خوف تھا کہ دیکھکر پہچان جائے تو مشکل پڑے۔ اسی اندیشہ سے اپنے تمام جسم کو پادریانہ طویل لباس مین اس درجہ چھپالیا تھا کہ صرف دو آنکھین دکھائی دیتی تھین۔ تھوڑی دیر مین کونٹ مانفریڈ کے خاص کمرے مین جا پہونچا۔ وہ اُسوقت چند ضروری کاغذات کے دیکھنے مین مصروف تھا۔ اُسکی حالت بہ نسبت اُس زمانے کے جبکہ پادری انسلم اُسے چھوڑ گیا تھا بہت کچھ تغیر و تبدل آگیا تھا۔ مگر اُسکی وضع قطع اور چہرے کی آب و تاب بدستور تھی۔ اُنیس سال کے طولانی عرصے کے گذرنے سے اُسکے بالون مین سپیدی آگئی تھی۔ مگر اُسکی وہ مردم آزاری۔ سنگدلی۔ بدکاری اور بے ایمانی سے بھری ہوئی خصلتین دور نہ ہوئی تھین۔

کونٹ مانفریڈ۔ (پادری انسلم کو سرسری نگاہون سے دیکھکر) "اس عزت افزائی کی وجہ کیا ہی؟ آپ کچھ دینی بھلائی کے لیے میرے پاس تشریف لائے ہین تو مین سمجھتا ہون کہ آپکا آنا بیکار ہی۔ کیونکہ میرے گھر مین پہلے سے ایک پادری مامور ہی۔ جو ایسے کامون سے بخوبی واقف اور باخبر ہی۔"

پادری انسلم۔ (مُنھ سے چادر ہٹاکر) "کونٹ مانفریڈ! اس واہیات تقریر کو موقوف کرو۔ کیا تم مجھے نہین پہچانتے؟۔"

کونٹ مانفریڈ۔ (متعجب کرسی سے نیم خیز ہوکر) "تم ہو۔ آرک کنٹس! جو کسی زمانے مین میرے ملازم تھے۔؟"

پادری۔ (غرور کے لہجے مین) "ہان جناب! مین وہی شخص ہون۔ مگر اب میرا نام کچھ اور ہی۔ کیا آپ نے پادری انسلم کا نام سنا ہی؟"

کونٹ۔ "بیشک۔ سنا کیون نہین؟ مگر وہ عدالت وِم کا ایک رکن اعظم ہی۔ اور تم ایک ادنے درجے کے نوکر۔ ہان مین نے ایسے ذی جاہ افسر کا نام جو تمسے کم حیثیت ملازم کے

آگے لے دیا یہ قانون انجمن وِم کے خلاف ہی۔لیکن مجھے کچھ خوف نہین۔اسلیے کہ تم میری خطاؤن کو کسی پر ظاہر کرنے کی جرأت نہین کر سکتے ہو۔"

پادری انسلم "تمھین مقدس عدالت کے دستورالعمل سے بھی آگہی نہین ہے۔"

کونٹ مانفریڈ۔(غضبناک ہوکر) "یہ کیا فضول باتین کر رہے ہو؟۔"

پادری (جرأت کے ساتھ) "جناب من! آپ غصّے کو بالاے طاق رکھکر مجھسے صاف صاف گفتگو کیجیے۔کیونکہ مین بھی ارکان اعظم سے ایک ہون۔" یہ کہکر پادری نے سینے تک ہاتھ اُٹھا کوئی نشان دکھایا۔جو سوا ارکین انجمن وم کے کسی دوسرے کو معلوم نہین ہو سکتا۔ اور جس سے انکار کرنے کی سزا موت تھی۔

کونٹ۔(نہایت ادب سے) "تشریف رکھیے! بیشک آپ اُن جلیل القدر سردارون مین ہین۔جنکا کام گردن فرازون اور سرکشون کو نابود کرنا ہی (یعنے ارکین عدالت وم) تو کیا آپ پادری انسلم کے پاس سے آرہے ہین؟ اگر ایسا ہو تو بلاشبہہ آپ سے تعظیم و توقیر کے ساتھ پیش آنا مجھپر بمنزلۂ فرض کے ہی۔ایسے ذی شان افسر کا نائب بھی قابل ادب ہی۔بہرصورت ہمارے باہمی قدیم راہ و رسم کو چھوڑکر اب آپکے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا چاہیے۔

پادری "نہین۔بلکہ مجھے اپنا بزرگ ماننا ہوگا۔"

کونٹ۔(غصے سے) "آخر وجہ؟ مین حیران ہون کہ تم جو مجھسے کئی سال بعد انجمن مین داخل ہوے۔میرے بزرگ کیونکر ہو سکتے ہو؟ خیر۔اب بتاؤ کہ تم کارنیلیا کے حاکم پادری انسلم کے پاس سے آئے ہو نہ؟۔"

پادری "مین خود پادری انسلم ہون۔" کونٹ مانفریڈ یہ سنکر اسقدر متعجب ہوگیا کہ اُسکا تمام جسم تھرتھرانے لگا۔

پادری "سنو! دسٹ فیلیا کی کونسل تمھاری کارروائیون سے سخت ناراض ہی۔تمھاری کل خطائین مین بیان کر سکتا ہون۔مگر اسوقت ضرورت نہین سمجھتا۔کیونکہ

تم خود بخوبی واقف ہو - علاوہ برین ایک سنگین خطا میرے سامنے وقوع پذیر ہوئی - یعنے بیدھڑک ایک افسر کا نام زبان پر لائے جو عدالت کے قانون سے سخت خلاف ہی ایک اور تمھاری خطا نے اراکین کونسل کو نہایت ناراض کر دیا ہی - وہ یہ کہ جب ڈیوک ایڈمنڈ تمھارا قیدی تھا - اور وہ چند شرطون کے قبول کرنے پر جو اسکے چچا شہنشاہ جرمنی سے کے قتل کے بارے مین تھین رضا مند نہ ہوا تو تمھین چاہیے تھا کہ اُسکے عاجز ہونے تک قید کر رکھتے - بخلاف اُسکے تمنے اُسکے قتل کا حکم دیدیا - گویا اُسکی موت سے ہماری مقدس عدالت کو کوئی خاص طرح کا فائدہ پہونچنے والا تھا - تمنے بڑی نادانی کی - اُسکی زیست سے ہمین بہت کچھ فائدہ حاصل ہونے کی امید تھی - نہ کہ موت سے - اُسکو اگر اس عالیشان تخت پر بٹھانے کا لالچ دیا جاتا جسپر آجکل اسکا چچا رولف بخشش ہی تو ضرور وہ کسی وقت ہماری شرطون کو قبول کر لیتا - مگر تم بے سمجھی سے قتل کا حکم دے بیٹھے - وہ تمھارے ملازمون نے اُسے چھوڑ دیا ''

کونٹ مانفریڈ - (عاجزی کے لہجے مین) "مین نے کونسل کو اُسی وقت مفصل حال کی اطلاع دے دی تھی -''

پادری انسلم - (برہمی سے) "کیا! تمھارا بیان قابل اعتبار تھا؟ کیا ایک آدمی گو وہ کیسا ہی مہیب لباس پہنے ہو چھ مسلح آدمیون کی حراست سے ایک شخص کو چھڑا لیجا اور وہ بھی برملا - کچھ عقل مین آنیوالی بات ہی؟''

کونٹ "وہ میرے سپاہی اس بات کی قسم کھاتے ہین کہ اس مہیب شکل کے دیکھتے ہی انپر سکتے کا عالم طاری ہو گیا - مین نے ہر ہر کا جدا جدا اظہار لیا - سب کے سب متفق اللفظ ایک ہی بات کہنے کے سبب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ قصہ واقعی ہی! ''

پادری "وہ جب سب ملکر ایک بات گڑھ لین تو بیشک سب ایک ہی سی کہے جائینگے بہرحال تمھاری اور تمھارے تابعدارون کی بیوقوفی کی وجہ سے شہنشاہ جرمنی کی نسبت جو پوشیدہ

تجویزین ہو رہی تھین - اُسلئے مجبوراً باز آنا پڑا - اور اس ناکامی سے نہ حکومت واپس
انجمن وم کو پہونچے سب تمہارے ہی طفیل ہین -"

کونٹ "لیکن ڈیوک لیپولڈ نے وہ حقیقت کسی سے بیان نہ کی - ورنہ بصورت دیگر سب نہیں
جرمنی اول مجھے سزا دینے پر آمادہ ہوجاتا"

پادری "تمھین اصل حال معلوم کب ہی؟ ڈیوک نے من وعن کہہ تو دیا - مگر شہنشاہ نے
اپنی حکمت عملی کی رو سے مناسب نہ جانا کہ افسران انجمن وم سے کچھ بُری طرح پیش آئے - اور کوئی
ایسی حرکت بھی نہ کی جس سے معلوم ہو کہ وہ اس ماجرے سے آگاہ ہی - ان خفیہ رازون سے
آگاہ کرنے کے صلہ مین شہنشاہ نے اُسکی ایک غریب مفلس لڑکی سے شادی کر لینکو منظور
فرمایا - اور چند روز الگ رہنے کے بعد اُسکو مکرر دربار مین آنے کی اجازت ہوئی - اُس لڑکی
کی نسبت تمسے کچھ کہنا ہی - مگر یہ بات کل پر موقوف رکھتا ہون - سردست تم سے اسقدر
کہدیتا ہون کہ کونسل عدالت وم تمھین اس بزرگ خدمت سے معزول کرکے صرف ایک
ڈسٹرکٹ کے انتظام پر مامور کرتی ہی - اور اُسکا سبب یہ کہ کونسل کی نظرون مین بارہا تمہاری
نالائقی ثابت ہوچکی ہی" یہ کہکر پادری نے ایک کاغذ جیب سے نکالکر کونٹ مانفریڈ کے
ہاتھ مین دیا وہ اُسکو نہایت ادب سے لیکر پوری توجہ سے پڑھنے لگا - اور جب پڑھ چکا تو
غصے کو ضبط کرکے اُس نوشتہ کو آنکھون سے لگایا اور بوسہ دیا - پادری انسلم کونٹ مانفریڈ
کو عدالت وم کے یہ رسوم بجالاتے ہوے دیکھکر دل مین بہت ہی خوش ہوا - اور تھوڑے
وقفے کے بعد کہا - اب مین مقدس عدالت وم کی طرف سے حکم دیتا ہون کہ اپنے سپاہیون
سے چند قوی تن لوگون کو لیکر مہانسرا سے لمبرگ کو روانہ کرو - وہان دو شخص روملکے مانند
فرد کش ہین - اُنمین سے ایک کی پیشانی پر زخم ہی - تمہارے سپاہی وہان پہونچتے ہی
اُن دونون کو گرفتار کرکے جلد یہان لے آئین -

کونٹ مانفریڈ "آپ کے حکم کی تعمیل مین سرِ مو کوتاہی نہ ہوگی - یہ کہکر کمرے کے باہر

۔ہم دیا جائے۔

باب "۶۷"

آٹو اور وہ نقاب پوش لیڈی

لارڈ روزنتل مہانسرا ے کمبرگ پر پہونچا ہی۔ اور اُسکو خبر ملی ہو کہ کونٹ مانفریڈ کے سپاہی اُن دونون مسافرون کو قید کرے گئے"۔ وہ نہایت غضبناک اداسے اِدھر اُدھر دیکھ ہاہی مگر کوئی بات بن نہین آتی۔

لارڈ روزنتل۔ (مہانسرا کے خادم سے) "وہ سپاہی کس جرم پر اُن اشخاص کو مقید کرکے لیگئے؟"

خدمتگار "یہ بات مجھے نہین معلوم۔ شہزادہ اسقدر تندرست ہوگیا تھا کہ اپنے ملازم کے کاندھون پر ہاتھ رکھے اِدھر اُدھر ٹہلا کرتا تھا۔ اور ایک پالکی آپکے قلعہ تک پہونچانے کے لیے تیار کرائی جارہی تھی۔ ایسے مین کونٹ مانفریڈ کے سپاہی آئے۔ اور چپکے سے اُنھین پکڑ لیگئے شاہزادے کے ملازم نے بہت کچھ سر پٹکا۔ مگر ایک بھی نہ سنی۔

لارڈ روزنتل "تمھین یہ یقین کیونکر ہوا کہ سپاہی قیدیون کو کونٹ مانفریڈ کے قلعہ ہی مین لیگئے؟"۔

خدمتگار "حضور! وہ لوگ تو یہان سے نکلکر اُسی سمت راہی ہوے۔"

لارڈ روزنتل "ہان۔ کونٹ مانفریڈ کی بیباکانہ کارروائیون کے دیکھتے تمھارا خیال کچھ غلط نہین۔" یہ کہکر ایک اشرفی مہانسرا کے خدمتگار کو دی۔ اور گھوڑے کی باگین اپنے قلعہ کیطرف موڑ دین۔ راستہ بھر یہی سوچتا چلا آتا تھا کہ کس تدبیر سے اُن قیدیون کو چھڑالاؤن؟ وہ نہین چاہتا تھا کہ کونٹ مانفریڈ سے جنگ کی ٹھہرے۔ اسلیے کہ کونٹ ظاہری قوت مین برتری رکھنے کے سوا دشمن کو پامال کرنے کی تدبیرین بہت جانتا تھا۔ دوسری بات یہ کہ لارڈ روزنتل کے نام شہنشاہ جرمنی کا حکم آیا تھا کہ ان آوارہ وطنون کو اپنے قلعہ مین پناہ دے۔ قیصر اور اسکی بہن کو دشمنون سے بچانے کا شہنشاہ نے ذمہ لے لیا تھا۔ وہ یقین کیے ہوے تھا

کہ قیصر سا اولوالعزم شخص اگر تباہ و برباد بھی ہو جائے تو کسی نہ کسی وقت اپنی حکومت واپس لینے کی ضرور کوشش کریگا۔ اور کبھی نہ کبھی ملک اٹلی کا مالک ہو ہی جائیگا پس مناسب نہین کہ ایسے وقت مین تائید پہونچانے سے باز آکر ہمیشہ کے لیے سلطنت سے نارضامندی کا اثر اُسکے دل مین پیدا کرے جب قیصر پوپ جولین کے تقرر کے بعد مایوس ہو کر جرمنی گیا تو شہنشاہ نے نہایت اخلاق سے ملاقات کی۔ اور اُسکے امن دینے پر رضامند ہوا۔ مگر شرط یہ رکھی گئی کہ قیصر و لوکریزا کے رہنے کی جاے خود شہنشاہ مقرر کرے اور اُسپر یہ لوگ کچھ معترض نہ ہون۔ غرض قلعہ روزنتل اُنکے رہنے کے لیے مقرر ہوا۔ کیونکہ ان بھائی بہن کے ایسے متفنی اور چھٹے ہوے بدمعاشون کو خاص ویانا مین رکھنا بالکل خلاف مصلحت سمجھا گیا۔ خیر۔ جب قیصر کو وہان جانے کی ہدایت ہوئی اُسنے اپنی بہن لوکریزا کو لکھ بھیجا کہ جلد فرار اے قلعہ روزنتل مین آجائے۔ اسی سبب لوکریزا بھائی سے پہلے یہان پہونچ گئی تھی۔ اب ناظرین قیاس کرسکتے ہین کہ لارڈ روزنتل اس روداد سے کسقدر پریشان نہ ہوگا۔ اُسے بار بار اس بات کے خیال کرنے سے حیرت ہوتی تھی کہ باوجود شہنشاہ وقت ان لوگون کی حمایت مین ہونے کے کونٹ مانفریڈ نے کسدرجہ دلیری کی جو انھین قید کرا منگوایا۔

لارڈ روزنتل اپنے قلعہ مین آپہونچا۔ اور گھوڑے سے اُترتے ہی ڈیونڈا ور اپنے پادری کو لیے ایک پوشیدہ کمرے مین جاکے سب حال اُنکے روبرو بیان کیا۔ اور وہ اس امر کے متعلق تجاویز سوچنے لگے۔

آٹو جو چند لوگون کو ہمراہ لیکے فیروز کی لاش اُٹھالانے کی غرض سے گیا تھا۔ منزل مقصود پر پہونچکر دیکھا تو لاش ندارد۔ جن پتون سے مردے کا تمام جسم ڈھانپ آیا تھا وہ چوطرفہ بکھرے پڑے ہین۔ اور وہان بہت سے لوگون کے پاؤن کے نشان معلوم ہوتے ہین آٹو نے زیادہ دیر وہان ٹھہرنے کی ضرورت نہ جانی۔ اور اپنے ساتھیون کو لیے واپس ہوا قلعہ کے قریب پہونچے شام ہوگئی۔ آفتاب غروب ہونے والا تھا۔ آٹو قلعہ کی فصیل پر

چڑھ گیا کہ تنہائی مین آج کے حالات پر غور کرون - غروب ہوتے ہوے آفتاب کی کرنین پہاڑیون پر پڑ کے ایک عجیب فنا منن پیدا کر رہی تھین -

آٹو - (خود بخود - بآواز بلند) اللہ اللہ یہ شام کا وقت بھی انسان کے دلمین کیسے کیسے خیالات کا پیدا کرنے والا ہی - محنت و مشقت کرنیوالے اسوقت اپنے اپنے کام چھوڑ کر تھکے ماندے گھر کی طرف چلتے ہین - اور دن بھر کے بچھڑے ہوے زن و فرزند اُنھین آتے ہوے دیکھ کے خوشی سے بھول جاتے ہین - رہزن اور دغا باز لوگ اس اندھیری سے مسرور ہو جاتے ہین - کیونکہ یہی تاریکی اُنکی بدکرداریون کے لیے پردے کا کام دیتی ہی - ایک دور افتادہ مصیبت مند ناخدا کی بی بی حسرت و اندوہ سے دریا کی طرف دیکھ رہی ہی - اور اپنے شوہر کی سلامتی کا خیال اس اندھیرے کے عالم مین اُسے آبدیدہ کیے دیتا ہی - وہ مجرم جسے دوسری صبح مین پھانسی ملنے والی ہی وحشتناک قید خانے کی کھڑکیون سے نظر لگائے آفتاب عالمتاب کی شعاعون کا انتظار کر رہا ہی - رندان خرابات ڈوبتے ہوے سورج کو دیکھکر کھلے جاتے ہین اسلیے کہ اُنکی دل لگیان بہ نسبت دن کے شب مین اچھی طرح ہوا کرتی ہین -

اسوقت بڑی حسرت اور اُداسی اُس گھر پر چھائی ہوئی ہی - جہان کوئی شخص بستر مرگ پر پڑا حسرت بھری نگاہون سے آفتاب کی اُن آخری شعاعون کو دیکھ رہا ہی جنھین پھر دیکھنے کی اُسکے دل مین امید نہین - اور اُسکے عزیز و اقارب بچھونے کے گرد کھڑے ہوے اپنے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جانے والے دوست کی حالت پر آنسو بہا رہے ہین -

غرض آٹو بہت دیر تک اپنے آپ مین اسی قسم کی باتین کھڑا ہو کر کر رہا تھا -

ایک آواز - "تم مصور تو ہو - لیکن اگر شاعر بھی ہوتے تو خوب بات تھی -" آٹو چونک پڑا - کیونکہ وہ آواز نئی نہ تھی - مڑ کر دیکھا تو وہی بوڑھا نظر آیا جو دیانا مین ملا تھا - اور جسنے ترینزا کو زہر کا بدرقہ پلانے کی ہدایت کی تھی -

آٹو - "نیچر کی صناعی کے بے مثل نمونے میرے دل مین ایک جوش پیدا کر دیتے ہین یہی

سبب مین نہایت رغبت وشوق سے انھین دیکھا کرتا ہون۔

بوڑھا ”شاید وہی شوق تمھین نیک کامون کیطرف راغب کرتا ہی!“

آٹو ”مین اس بات پر کچھ فخر نہین کرسکتا کہ مجھسے کوئی نیکی عمل مین آتی ہی۔ ہان اتنا ہی کہ ان قدرتی دلفریبیون کے دیکھنے سے میرے دل مین اُسکے خالق کی رضا حاصل کرنے اور اُسکی اطاعت بجالانے کی تحریک پیدا ہوتی ہی۔“

بوڑھا ”بیشک تمھاری نیت بہت خالص اور پاک ہی۔ اسی سے یقین ہوتا ہی کہ تم اپنے ارادون پر ضرور کامیاب بھی ہوگے۔ ہماری باہمی ملاقات کو بہت دن گذر گئے یاد ہی کہ مین پہلے پہل تمسے کہان ملا تھا؟“

آٹو ”جی ہان۔ مین ابتک بھولا نہین ہون۔ مگر آپنے گستاخی معاف دوبارہ آنیکے وعدہ کو وفا نہ کیا“

بوڑھا ”ہان تمھین اور ہزار اشرفی دینا ہین۔ کیا عجب کہ تم اسیوجہ سے میرے نہ آنے پر خفا ہوگئے ہو!“

آٹو ”معاذاللہ۔ میرے دل مین ایسے خودغرضانہ خیالات بار ہی نہین پاتے۔ انتظار کا اصلی سبب یہ تھا کہ مین دلجمعی سے آپکا شکریہ ادا کرون۔ کیونکہ آپ ہی وہ بزرگ ہین جو میرے افلاس سے دور ہونے اور فارغ البالی حاصل کرنے کا سبب ہوے ہین۔ وہ تصویر بھی بہزار دقت اب مرتب ہوچکی۔ جسکو آپنے دیکھکر ذرہ نوازی کی راہ سے پسند فرمایا تھا۔“

بوڑھا ”شاید میرے بہت دنون تک نہ آنے سے وہ تصویر آپنے کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کردی ہی!“

آٹو ”معاف کیجیے! میری نسبت آپکی یہ بدگمانیان کسیقدر بیجا اور بعید از انصاف معلوم ہوتی ہین۔ وہ تصویر مین امیر ظرنین کے حوالے کر آیا ہون۔ اور ٹھیک طور پر آپکا پتہ بھی بتادیا ہی تاآپ کبھی وہان جائین تو اُسکے حاصل کرنے مین کچھ زحمت نہو۔ آپ اور روپیہ جو مجھے دینا چاہتے ہین۔ مین ہرگز نہ لونگا۔ کیونکہ ابتک آپ کی جانب سے جو کچھ مجھے پہونچا ہی۔ وہی بہت بلکہ میری محنت سے سو حصہ زیادہ ہی۔ آپ ہی کا تصدق ہی جو مین اسقدر تمنّا کو پہونچا ورنہ اپنے وہ نکبت وافلاس کے دن اور فاقے سے گذرنے والی راتین مجھے بخوبی

یاد ہین - آپ کی فیاضی نے مجھے نہال کر دیا - اور دلدہی کے سبب ہمت پیدا ہوئی - آخر دوسری تصویر مکمل کرنے کے بعد سفر کو نکلا - اور کارنیلیا کی سرحد سے گذر کر جبال آلپس کی سیر کی - اسی سفر مین اسیر ظریفین کو بھی قید سے چھڑانے کا اتفاق ہوا - یہ سب آپ ہی کی نوازش کی بدولت ہی - مجھے آپ کا شکریہ بجالانے کے لیے الفاظ نہین ملتے - غرضکہ اب مین بہت مرفہ الحال ہون - روپیہ کی کوئی ضرورت نہین ۔"

بوڑھا ۔ "مین تمھین اپنا ممنون احسان دیکھکر بہت ہی خوش ہوا - لیکن الفاظ کے ذریعہ صرف زبانی شکریہ بجالا کر نیکے عوض افعال سے اپنی دلی ممنونیت کا اظہار کرو تو مین نہایت مسرور ہونگا ۔"

آٹو ۔ "فرمایئے - آپکی کون خدمت بجالاؤن - مجھے امید ہی کہ آپ کے سے نیک طینت فیاض بزرگ مجھے کوئی ایسا کام نہ دینگے - جسکی بجاآوری نہایت مشکل اور دشوار ہو ۔"

بوڑھا ۔ "مجھے بار بار اس اظہار احسان سے ستایا نہ کرو - تمسے ایک بات کہتا ہون - تمھین تو معلوم ہی ہو گا کہ اس قلعہ مین ایک شہزادی آئی ہوئی ہی - میرا دل اُس سے ایک خاص طرح کی رغبت رکھتا ہی - تم جانتے ہو کہ وہ کون ہی ؟"

آٹو ۔ "مجھے اسیقدر معلوم ہی کہ کوئی شہزادی نئی یہان آئی ہو - مگر مین اُسکے نام و نشان سے واقف نہین ہون ۔"

بوڑھا ۔ "خیر - تم اگر نہ جانتے ہو نہ سہی - دریافت کا بھی ارادہ نہ کرو - اسی صورت مین تم صاف دل سے اُسکی خدمت کر سکتے ہو ؟ - اسوقت لارڈ روزنتل اُس شاہزادی کو ایک غمناک خبر سنا رہا ہی - ایسے مشکل کے وقت مین اُس غم نصیب بیچاری کو ایک سچے خیر خواہ اور دلی دوست کی ضرورت ہی - مین کہتا ہون کہ تم اُسکے ویسے ہی دوست بنجاؤ - جو کچھ خدمت تمسے لینا ہی وہ خود بیان کریگی لیکن خبردار میرے یہان ملنے اور تمھین اس بات پر عازم کرنے کا حال ہرگز ہرگز زبان تک نہ لانا - اور شاہزادی سے بھی نہ کہنا کہ میرے سکھانے سے تم اُسکے معاون و مددگار بنے ہو ۔"

آٹو "مین بجان ودل آپ کے حکم کی تعمیل کرونگا - مگر اس امر مین حیران ہون کہ اُسکو کیونکر معلوم ہوگا کہ مین اُسکی خدمتگزاری کے لیے مستعد ہون ؟ -"

بوڑھا "تم موقع کا انتظار کرتے رہو - ابھی دو گھنٹے گذرنے نہ پائینگے کہ شہزادی اسی مقام پر آئیگی - تم ضرور یہین ٹھہرے رہو - اُسوقت وہ خود آپ اپنا مطلب بیان کریگی -"

آٹو "بدقسمتی سے مجھے آپ کا نام تک معلوم نہین کہ آپ کے حق مین دعاے خیر کرتا رہون !"

بوڑھا "دعاے خیر - اور میرے لیے ! یہ مین نہین چاہتا - میرے کہنے کے بموجب عمل کرد تو چشم ما روشن - ورنہ مجھے تمھاری مدد بھی ضرور نہین -"

آٹو "مین ہرگز کسی امر مین آپکا رنجیدہ ہونا گوارا نہین کرسکتا - بسر وچشم آپ کا حکم بجالانے کے لیے حاضر ہون -"

بوڑھا جلدی سے کسی طرف نکلگیا - آٹو کو یہ فرصت بھی نہ ملی کہ شہزادی کی خدمتگزاری کے متعلق کچھ اور دریافت کرے تاہم وہ پوری مستعدی سے اُس کام کی انجام دہی کے لیے آمادہ ہوگیا - اس ملاقات سے چند لمحے بعد لوکریزیا بورجیا لارڈ روزنتل کے کمرے سے نکلی - جہان وہ بہت دیر تک کچھ گفتگو مین مشغول تھی - جب اپنی سکونت کے خاص کمرے مین آئی تو میز پر ایک خط رکھا ہوا پایا - کھولکر دیکھا تو وہ کسی ایسے شخص کا خط تھا جسے وہ بالکل نہین پہچانتی تھی - خیر - جلد جلد اُسکی عبارت پڑھنے لگی مضمون یہ تھا :-

"تمھارے بھائی قیصر کی موجودہ حالت اور لارڈ روزنتل کی بزدلی دیکھکر تمھین ایک ایسے آدمی سے مدد چاہنا ضرور ہی جو نہایت دلیر اور مستقل مزاج ہو - ایسا شخص اب اِسی قلعہ کے اندر ہی - تم اُسکے نام ونشان سے کچھ ناواقف نہین ہو - آج اوائل شب مین قلعہ کی فصیل پر وہ اکیلا ٹہلتا ہوگا - اُس سے بے جھجھک گفتگو کرنے مین ہرگز تامل نکرو اور اثناء تقریر مین اپنے بھائی کی مصیبت ناک حالت کہ سناؤ - اُسکی دلیری اور نیک نیتی سے یقین ہی کہ حتے الامکان تمھاری مدد مین دریغ نہ کریگا - مگر خبردار اُسکو اپنے خاندانی نام سے

آگاہ نہ کرنا۔ ایسا کرو تو وہ پھر تمھاری صورت نہ دیکھیگا۔ کیونکہ وہ نہایت شریف اور پاک طینت شخص ہے۔ بدکارون کا موید نہین ہے۔ وہ تمھاری نسبت صرف اسیقدر جانتا ہے کہ تم کہین کی شاہزادی ہو۔ اور تمھارے بھائی کو ہمبرگ مین دیکھا ہے۔ اُسکے نام سے بھی واقف نہین ہان اتنا البتہ معلوم ہے کہ وہ ایک شاہزادہ ہے۔ تم دیکھ چکنے کے بعد اس خط کو چاک کرکے پھینکدو دیکھو! آٹو کو ہرگز یہ نہ معلوم ہونے پائے کہ کسی نے تمھین اُس سے مدد چاہنے کی ہدایت کی ہے۔" لوکریزا۔ (خط پڑھکر) "یہ کون شخص ہے جسنے اسطرح پر لکھا ہے؟ مضمون سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کاتب ہمارے خیرخواہون سے ہے۔ جو جو ہدایتین لکھی ہین وہ بھی واقعی ہین۔ بیشک آٹو کی دلیری اور مستقل مزاجی قابل صاد ہے۔ وہ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیونکر ظہرنین کو راہب خانۂ آلیس سے چھڑالاتا؟ وہ بڑا ہی پاکباز ہے اور اسی سبب خاندان بورجیا کے نام سے متنفر ہوگا۔ اس خط کے راقم نے بھی یہی بتایا ہے۔ مگر آٹو کیا عورت کے مکر و فریب سے بچ بھی سکیگا؟ میرا حسن و جمال جو میرے کل ہتھیارون سے زیادہ کارآمد ہے اُسکو گرویدہ بنانے پر کامیاب ہوگا؟ بیشک ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔" لوکریزا آئینے کے قریب جاکے اپنے حسن عالم فریب کو غور سے دیکھنے لگی۔ اور دل ہی دل مین کہہ اُٹھی "ہان آٹو میرا طرفدار بنجائے تو اُسکے ذریعہ عمدگی اور آسانی کے ساتھ قیصر کی رہائی ممکن ہے۔ عجیب بات ہے کہ اُسوقت سے جبکہ اُسکو یہان دیکھا ہے میرے دل مین بھی یہی خیال سمارہا تھا۔ جب پہلے پہل عدالت دیانا مین اُسکے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اُسکی پیاری صورت دلربا آنکھین اور بوٹا سا قد دیکھکر بمشکل اپنی دلی اُمنگون کو ضبط کرسکی۔ اور آجکے دیکھنے سے اُسکے حسن مین کچھ ترقی ہی پائی گئی۔ وہ بھی ٹکٹکی لگائے مجھی کو گھورنے لگا۔ حالانکہ نقاب پڑی ہونے کی وجہ سے وہ میرا چہرہ دیکھ نہ سکا۔ آٹو نیک چال چلن کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ مگر آجکل کے زمانے مین نیکی کے ساتھ کوئی کام نکلنا دشوار ہے۔ چاہے وہ کیسا ہی کیون نہ ہو مین اُسکو سیدھا بناؤنگی۔" یہ کہکے لوکریزا مسکرانے لگی۔

باب "۶۸"

مکارہ

آسمان کی دائمی قندیلین (ستارے) نہایت آب و تاب سے چمک رہی ہین ابر کا نام و نشان تک نہین نظر آتا - چاندنی رات کی تمام دلفریبیان موجود ہین - شب کے دس بجے کا وقت ہے - لوکریزا منہ پر نقاب ڈالے اٹھلاتی ہوئی آئی - اور نہایت ناز و ادا سے فصیل پر ٹہلنے لگی - آٹو اپنے اقرار کے بموجب قلعہ کی مغربی فصیل پر اک دیوار سے آڑ لگائے کھڑا تھا ناظرین کو یاد رہے کہ جو عورت اب آٹو سے ملنے والی ہے کوئی نادان بھولی کم سن نہین بلکہ وہ ایک پوری جوان عورت ہونے کے علاوہ حسن مین یکتائے روزگار اور بدکاری اور فریب و عیاری مین بےمثل تھی اسکو اپنے مدعا براری کے لیے کوئی کام گو وہ کیسا ہی برا اور شرمناک کیون نہو کرنے سے عار نہ تھا - ہر بات مین کمال حاصل تھا اور ہر موقع کے مناسب اپنے آپ کو بنانا بخوبی جانتی تھی - وقت ضرورت ان جادو بھری آنکھون سے آنسو بہا کر اور کبھی اپنی حکومت و عظمت جتا کر کسی کو عاجز کرنے کے فن مین لاجواب تھی - حاصل کلام ایسی بےباک عورت اب آٹو کے دل کو مسخر کرنے کی غرض سے بڑھ رہی ہے - لوکریزا نے اُس جانب کا رُخ کیا جہان آٹو کھڑا ہوا تھا - وہ دور سے اُسکو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دلی خیالات مین غرق ہو گیا "یہ کون سے ملک کی شاہزادی ہوگی؟ اور وہ کون شخص تھا جو اس ملاقات کا محرک ہوا؟ شاہزادی مجھسے کون خدمت لینا چاہتی ہوگی؟ اور کیون یہ تمام امور اسطرح مبہم رکھے گئے ہونگے؟" جب لوکریزا بالکل ہی قریب پہونچ گئی تو آٹو نے چونکہ اُسکے عالی رتبے سے واقف تھا نہایت ادب کے ساتھ ٹوپی نکال کے سلام کیا -

لوکریزا - (قریب آکر) "آٹو! مین تمہارے اس اخلاق سے بہت ممنون ہوئی"

آٹو "تو حضور میرے نام و نشان سے بھی آگاہ ہین؟"

لوکر نیزا۔" کیا تمھین یاد نہین کہ چند گھنٹون کے آگے ہم انھین فصیلون پر ٹہل چکے ہین۔ اگرچہ عورت ذات کے لیئے ایسی باتین نازیبا ہین۔ تاہم مین اتنا کہے بغیر رہ نہین سکتی کہ تمھارا دلفریب چہرہ ایسا نہین ہو کہ ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد کبھی اُسکا خیال دور بھی ہو سکے تم ٹوپی اپنے سر پر رکھ لو اور اگر کوئی دوسرا کام نہ ہو تو میرے ساتھ تھوڑی دیر تک اس خوشنما فرحت انگیز جاے پر ٹہلنا گوارا کرو" یہ فقرے اس انداز سے کہے گئے تھے کہ کسی طرح بیباکی یا بے حجابی کا اظہار نہو۔ آٹو لوکر نیزا کے ہمراہ ہوا اور دونون خراماں خراماں چہل قدمی کرنے لگے۔ لیکن اُسکے منھ پر نقاب بدستور پڑی تھی۔

لوکر نیزا۔ (کچھ دیر بعد) "دیکھو اُس ستارے کی چمک کسقدر دل لبھانے والی ہو۔ اور قلعہ کے مینار اُس روشنی مین کسقدر بہار دکھلا رہے ہین۔ تمھارا وطن ملک جرمنی ایسی عمارات سے بھرا ہوا ہو یہ ان باعظمت امراے سلطنت کے نشان ہین جو ضرورت کے وقت اپنے ملک اور فرمانروا کے بچاؤ مین وہ وہ اولوالعزمیان دکھا گئے ہین کہ دنیا قائم رہنے تک وہ خود نہین تو اُنکے نام تو ضرور باقی رہینگے۔ مگر افسوس! ایسے قلعے یکے بعد دیگرے معدوم ہوتے چلے جاتے ہین"

آٹو۔ (جوش سے) "کیا آپ یہ سمجھتی ہین کہ اُنکے ساتھ اہل جرمنی کے دلون سے جرأت و دلیری بھی رخصت ہو رہی ہو؟ اگر آپ کا یہ گمان ہو تو بالکل ٹھیک نہین۔ اب تک بھی اس ملک مین ایسے اولوالعزم اور باہمت لوگ موجود ہین جو درماندون اور بیکسون کی مدد پر اپنی جان دینے کے لیے مستعد ہین۔ اور کسی طالب امداد کی خدمتگزاری کو اپنے خاص کام پر مقدم سمجھتے ہین۔

لوکر نیزا۔ (نہایت دردخیز لہجہ مین) "آہ! تمھارے اس قول کی راستی کا ثبوت ملجائے تو پھر کیا پوچھیے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اپنی ذاتی جوانمردی اور قوی ہمتی کے بدولت ملک کے لیے باعث فخر ہو سکر میری دانست مین تمھارا یہ قول صرف ایک قیاسی امر ہو حقیقتاً کوئی ایسا شخص یہان نظر نہین آتا۔ مین اچھی طرح جانتی ہون کہ مملکت جرمنی کے مرد بہت بڑے شجاع اور

دلیر ہوا کرتے ہین۔ اور علم و ہنر مین فرانس و انگلینڈ ملک کے ہم پلہ ہین۔ لیکن اسکو کوئی کیا کہے
کہ سچی دلیری و مردانگی ہی دنیا سے رخصت ہو رہی ہی۔ اگر آج کوئی ایسا مرد میدان زندہ
ہوتا جو مظلومون کی فریاد کے پہونچنے مین اپنی جان پر کھیل جانا آسان سمجھتا تو کیا یہ بات
ممکن تھی میرا حقیقی بھائی جو تمھارے ہی ملک مین امن لینے کی غرض سے آیا تھا اسی قرب و
جوار کے اک سرکش امیر کے پاس بے وجہ بخطا قید ہو کے جاتا؟ اور مین مصیبتین جھیلتی ہوئی
امن پانے کی امید پر یہان آکے اپنے بھائی کے مقید ہونے کا حال سنکر کیون غم و
الم مین مبتلا ہوتی؟ اسکا سبب یہی ہی کہ اب کوئی ایسا اولوالعزم باقی نرہا جو ہم ایسے
فلک زدون کا پرسان حال ہو۔"

آٹو۔ (تعجب سے) "کیا درحقیقت آپ کی اور آپ کے بھائی کی ایسی حالت ہی؟"

لوکریزا۔ "آہ! نہایت صحیح حال مین نے بیان کیا ہی۔ کیا تمنے یہ نہ سنا کہ ایک شہزادہ
لارڈ روزنتل کے ہان بطور مہمان آنے والا ہی؟"

آٹو۔ "ہان حضور! آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا۔ یقین ہی کہ مین آپ کے بھائی صاحب
سے مہانسرائے کمبرگ مین مل چکا ہون۔"

لوکریزا۔ "تمھارا خیال درست ہی۔ وہ سرائے مین اپنے اک وفادار خادم کے ذریعہ پہونچا۔
مگر وہان آنے کے قبل رہزنون نے لوٹا اور اسکو مجروح بھی کر دیا۔ آخر وہین سے کونٹ مانفریڈ
گرفتار کر لیگیا ہی۔ خدا ہی کو علم ہی کہ اسنے اسکا کیا بگاڑا تھا۔"

آٹو۔ "کیا! کونٹ مانفریڈ اس ناجائز حرکت کا باعث ہوا؟ لارڈ روزنتل سے مہانسرائے کمبرگ
سے واپس آنے کے بعد جہان وہ آپ کے برادر کو ڈھونڈھنے کے لیے گئے تھے مجھے ملنے کا اتفاق
نہوا۔ اسی سبب مین بالکل ناواقف رہا کہ شہزادہ قید کر لیا گیا ہی۔"

لوکریزا۔ "ستم ہی کہ اول تو میرے عزیز بھائی زندان بلا مین گرفتار ہین۔ دوسرا یہ کہ
انکی رہائی کی تدبیر سردست کچھ ہو نہین سکتی۔"

آٹو: کیا بات ہو؟ کیا لارڈ روزنتل قلعہ بالفریڈ پر چڑھائی کر کے اپنے معزز مہمان کو چھڑا لانے کے سوا اس مردود کو سزا نہ دینگے۔ جسنے اہل جرمنی کی نیک نامی پر داغ لگا دیا ہو؟"

لوکریزا: "نہین۔ لارڈ روزنتل مجھسے ابھی کہہ رہے تھے کہ "مین اس موذی سے جھگڑنا نہین چاہتا ہون۔ صرف اک خط لکھ بھیجا ہو کہ جلد شاہزادے کو ہمارے حوالے کرو۔ مجھے یقین ہو کہ وہ خط کو بے پروائی سے پھینکدیگا۔ لارڈ نے شہنشاہ جرمنی کو بھی اس امر کی اطلاع دیکے شاہی حکم طلب کیا ہو۔ واللہ اعلم جواب کے انتظار مین کَے مہینے گذارنا پڑتے ہین۔ اور اسس مدت مین قید کی سختیان سہتے سہتے میرے بھائی کا کیا حال ہوتا ہے۔ وہ بدمعاش اُسکے ساتھ جسقدر ظلم اور بے توقیری کا برتاؤ نہ کرین کم ہو۔ پھر تمھین بتاؤ کہ اہل جرمنی کے خون مین شجاعت و دلیری کا اثر باقی ہو؟ ایک ایسا اپنی شرارت کی وجہ سے ناحق ظلم کر بیٹھا۔ اور دوسرا اُس سے بازپرس کرنے کے لیے ڈر رہا ہو۔"

آٹو: "مجھے تعجب اس امر کا ہو کہ لارڈ روزنتل نے ایسی ذلت اپنے سر لینا کیونکر گوارا کیا؟ اے کاش مجھے کوئی اختیار حاصل ہوتا؟"

لوکریزا۔ (آٹو سے بغلگیر ہوکر) "تمھین کچھ اختیار ہوتا تو میری مدد کرنے پر مستعد ہو جاتے؟ کیون آٹو؟"

آٹو۔ جی ہان۔ لیڈی صاحبہ! مین آپ کی تائید کے متعلق کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتا مگر افسوس کہ بالکل ہی بے دست و پا ہون۔"

لوکریزا: "تم اس کام کا بیڑا اٹھاؤ تو خدا تمھاری تائید کریگا۔ اور دم بھر مین تمام سامان مہیا ہو جائینگے تمھاری باتون نے میرے دل مین اک امید سی پیدا کر دی ہو۔ مین تمھین اپنا دلی دوست بلکہ برادر حقیقی سمجھتی ہون تم سے نیک طینت فیاض طبیعت شخص کو بادشاہون پر ترجیح دینا کوئی ناانصافی نہین ہو۔ یقین رکھو پیارے آٹو مین تمھین اپنے حقیقی بھائی کے برابر جانتی ہون۔" یہکہکر آٹو کے کاندھے پر سر رکھے ہوئے آنسو بہانے لگی سادہ دل آٹو کو اُسکے

مکر و فریب کا حال کیا معلوم تھا؟ اُسکے رونے کو واقعی سمجھکے دلدہی کرنے لگا۔

آٹو "برائے خدا اپنی اس گریہ وزاری کو موقوف کیجیے۔ اور مجھے اک کمترین خادم تصور کرکے حکم فرمائیے! مجھسے جسقدر سعی وکوشش ممکن ہے اُسمین ہرگز دریغ نہ کرونگا۔"

لوکریزا "افسوس! تمھاری اس ہمت بندھانے والی گفتگو کے صلہ مین مین کیا دیسکونگی؟" یہ کہہ کے نقاب اپنے چہرے سے اُلٹ دی۔ چاند کی روشن شعاعین اُس پیاری زاہد فریب دلربا صورت پر پڑکر اُسکی دلفریبی کو اور چمکانے لگین۔ سیاہ بالون کی چمک دمک اور نورانی چہرے کی ادائین قیامت بپا کر رہی تھین۔

آٹو نے اپنے آپ کو اک ایسی ناز آفرین پری جمال لیڈی کے مقابل کھڑا ہوا پایا جسکا حسن جمالسوز ہزارون دلون کو اک ادنے سے اشارے مین مسخر کر لینے پر بخوبی کامیاب ہو سکتا تھا۔ اور وہ اُسکے اسدرجہ قریب ہوگئی ہے کہ اُسکی چلتی ہوئی سانسین آٹو کے گالون پر ہوا دے رہی ہین۔ آٹو اسی خیال مین ہے کہ شاہزادی کا اسقدر نزدیک ہونا صرف اُس اعتماد کی وجہ سے ہے جو ایک بہن کو اپنے حقیقی بھائی کی نسبت ہوا کرتا ہے۔ بایں ہمہ ایک لمحہ بھر دلی امنگون نے یہ جوش دکھایا کہ بے اختیار اُس سے لپٹ کے بوسہ لینا چاہا۔ لیکن پھر اُسکی نیکی اور خداترسی ضبط کی راہ پر لے آئی۔ آخر وہ لوکریزا سے کچھ دور ہٹ کے کھڑا ہو گیا۔

آٹو "فرمائیے مین کس امر مین آپکی تائید کرون۔ آپ مطمئن رہیے۔ مین اُن لوگون سے نہین ہون جو کہتے تو بہت کچھ ہین مگر کرتے کچھ بھی نہین۔"

لوکریزا "ہم پھر کل ملینگے۔ کل گیارہ بجے اس محل کے تصویر خانہ مین آؤ تو مین وہین ملونگی۔ ضرور آؤ گے نہ؟"

آٹو "آپ کے فرمانے کی بات ہے! مین پیشتر ہی عرض کر چکا ہون کہ آپ کا حکم میرے سر آنکھون پر ہے۔"

لوکریزا "تو پھر خدا حافظ۔ مگر اتنا یاد رہے کہ مین تمھین بجاے اپنے بھائی کے سمجھتی ہون۔"

یہ کہتے ہوئے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ آٹو نے دست بوسی کی۔ لوکریزا اپنا ہاتھ آٹو کے ہاتھ پر دبا کے منھ پر نقاب ڈالے وہان سے چلی گئی۔

لوکریزا۔ (دل مین) "آج تو وہ مجھ سے الگ تھلگ ہی رہا۔ مگر کل ضرور میرے دام مین آ رہیگا۔ گو کہ وہ کیسا ہی متقی اور پارسا کیون نہو"

باب "۶۹"

آٹو کو فریب دیا جاتا ہے

ہمارا نوجوان مصور آٹو اپنے اُس حجرے مین گیا۔ جو قلعہ روزنل مین اُسکے رہنے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ دن کی کارروائیون کے سبب وہ بہت تھکا ہوا تھا۔ اور اُسی تھکن کے مارے جلد بچھونے پر لیٹ تو گیا مگر نیند نہ آئی۔ لوکریزا بورجیا کی ملاقات۔ اُسکے نام ونشان سے لاعلمی۔ اور ایسی جلیل القدر شاہزادی اس منت ولجاجت کے ساتھ اُس غریب سے مدد چاہنے کا خیال اُسکو بہت دیر تک کروٹین بدلواتا رہا۔ دلمین کہنے لگا "میرے پاس کوئی لشکر نہین کہ لڑکر اُسکے بھائی کو خلاصی دون۔ اور نہ مین ایسا صاحب زر ہون کہ قیدخانے کے ملازمین کو رشوت دے کے اُسکی رہائی کا سامان کرون۔ خداوندا! مین کون تدبیر عمل مین لاؤن؟" لوکریزا کا اسقدر بے حجابانہ اداسے پیش آنا بھی اُسے متحیر کر رہا تھا۔ لیکن چونکہ نیک آدمی کے دلمین ہمیشہ نیک خیالات ہی گذرتے ہین۔ وہ سمجھا کہ میری دلدہی اور مطلب براری کے وعدہ کی امید اور اپنے بھائی کے قید ہونے کے غم نے اُسکو کسی قدر بے حجاب بنادیا تھا۔ آٹو انھین خیالات مین سو گیا۔ جب دو پہر شب گذری جن اُسکے حجرے مین در آیا اور سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے بچھونے کے قریب آ کے آہستہ سے کچھ پڑھنے لگا۔ اس منتر کے اثر سے آٹو کو ایک عجیب اور دلچسپ خواب نظر آیا اسطرح دکھائی دینے لگا کہ وہ ایک پرفضا باغ کی طولانی نہر مین کشتی پر سوار چلا جا رہا ہے مگر یہ نہین معلوم کہ کب اور کیونکر وہان جا پہنچا خوشگوار

ہوا کے ہر ہر جھونکے کے ساتھ خوشبو کی لپٹین چلی آتی ہین اور دماغ کو طبلہ عطار بنا رہی ہین چاندنی رات ہے - نہر کے دونون جانب خوشنما لالہ زار اور سبزۂ نوخاستہ کی بہار ہے درختون پر مرغان چمن خوش الحانی مین مصروف ہین - جون جون وہ آگے بڑھتا تھا درخت اور گنجان ہوتے جاتے تھے اور انمین طرح طرح کے عمدہ خوشبودار پھول لگے تھے - تھوڑی دیر بعد وہ اک ایسی جاے پر نہر مین پیرنے لگا جہان دونون جانب کے درختون نے اپنی پھولون سے بھری ہوئی شاخون اور بیلون کے ذریعہ اک گنبد کی وضع بنا رکھی تھی - اس قدرتی گنبد مین چاند کی روشنی چھن چھن کر پڑ کے اک دلفریب سمان دکھاتی تھی - اور آگے بڑھا تو اک روشنی نمودار ہوئی جو ایسی شفاف اور درخشندہ تھی کہ چاندنی بھی اسکے مقابلے مین گرد تھی اسدم اسکا دل کچھ ایسا مسرور تھا کہ عمر بھر کبھی ایسی خوشی نصیب نہ ہوئی تھی - غرض وہ خرم و خندان چلا جا رہا تھا آخر اک نہایت ہی دلچسپ مقام پر پہونچا وہان اک میز چنا ہوا تھا - انواع و اقسام کے میوے - منتخب شراب کی بوتلین طرح طرح کے حلوے اور بہتے دھرے تھے برتن صراحی پیالے وغیرہ سب کے سب طلائی تھے - آلتو نے اک پیالہ اٹھایا اور شراب سے لبریز کرکے منھ سے لگایا - اور بے اختیار اک مخملی کوچ پر بیٹھ گیا - اسی دم عورتون کے گانے کی سی آواز کان مین آئی - گو کہ روبرو کوئی نہ تھا - اندازاً معلوم ہوتا تھا کہ گانیوالی عورتین نہایت نازک اندام ہونگی - انکے اشعار کا مضمون یہ تھا :-

"اے مسافر ہم تیرا خیر مقدم ادا کرتے ہین - یہ پرستان ہے - اور اس جاے کی تاثیر یہ ہے کہ رنج اور فکر پاس پھٹکنے نہین پاتے - یہانکے میوے اور یہان کی آب و ہوا ہمیشہ دل کو تر و تازہ اور مسرور رکھتی ہے - اور بجز عیش و عشرت کے یہان کوئی دوسرا چرچا ہی نہین" آلتو اس خوش الحانی سے مست و بیخود ہو کے کوچ پر لیٹ گیا اسکا خواب یہین تک پہونچا تھا کہ جن نے ایک اور منتر پڑھنا شروع کیا - آخر آلتو کو اسی خواب مین اسطرح معلوم ہوا کہ وہی شاہزادی جس سے قلعہ کی فصیل پر ملاقات ہوئی تھی نزدیک آئی ہے - اور اسکے ہاتھ کو پکڑے ہوئے اس درجہ قریب

سر جھکائے کھڑی ہو کر اسکے لمبے لمبے بال آٹو کے منھ پر پڑ رہے ہین - اور اندازاً معلوم ہوتا ہی کہ وہ بوسہ لینے کے لیے نزدیک آ رہی ہی - اتنا دیکھنا تھا کہ آٹو گھبراہٹ سے کلبلانے لگا - اور لاحول پڑھ کے اٹھ بیٹھا اور کمرے کے چارون جانب نظر دوڑا کے خیال کرنیلگا کہ مین نے جو کچھ دیکھا ہی آیا وہ بیداری کے عالم مین تھا یا خواب مین؟ جب اچھی طرح ہوشیار ہوا تو طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی کرنین کھڑکیون کے ذریعہ بچھونے تک آنے لگین جسکے دیکھنے سے یقین ہو گیا کہ وہ خواب ہی تھا لیکن پورے چھ گھنٹے اس خواب کے دیکھنے مین گذرے تھے

باب "۲۷"

آٹو کی لوکریزا سے دوسری ملاقات

آٹو - (دل مین) "ہان - بیشک وہ خواب ہی تھا مگر اب تک اسکا اثر میرے دل سے دور نہین ہوا - وہان کی خوشبو ہنوز دماغ مین بسی ہوئی ہی - اور اس لیڈی کا بیاکانہ انداز اب تک آنکھون مین پھر رہا ہی - خدا کا ہزار شکر کہ وہ خواب تھا تائید غیبی نے مجھے شیطان کے مکر و فریب سے بچا لیا - ورنہ دھوکا کھا ہی گیا تھا" یہ کہکر دوزانو ہو بیٹھا اور درگاہ خدا مین کچھ التجا کی اور پھر اٹھکر دوسرے امور سے فارغ ہونے کے بعد حسب وعدہ گیارہ بجے تصویر خانے[1] مین گیا - وہان مختلف تصویرون کے علاوہ ہر قسم کے جنگی اسلحے قرینے سے دھرے تھے - عمدہ زرہین اس انداز سے رکھی گئی تھین کہ دور سے دیکھنے والے کو جنگی پہلوانون کا دھوکا ہوتا تھا - جب آٹو تصویر خانے مین پہونچا ہی اسوقت خواب کا اثر اسکے دل سے دور ہو چکا تھا گو کہ جن نے اسکے خیالات منتشر کرنے مین بڑی کوشش کی تھی - مگر آٹو کا پاک بے لوث دل ایسی ہمل باتونکو کب جگہ دیتا تھا - لوکریزا اقرار کے بموجب آتی ہوئی دکھائی دی تو آٹو نہایت ادب کے ساتھ اسکے قریب

[1] دستور تھا کہ امراے جلیل القدر اپنے قلعون مین ایک تصویر خانہ تیار کرتے تھے جسمین انکے آبا و اجداد اور دیگر بادشاہون کی تصویرین معہ دیگر عجائبات رکھی ہوتی تھین

آنے کا منتظر کھڑا رہا۔ سامنے نزدیک آتے ہی آنے نقاب کو چہرے سے ہٹا دیا۔ آٹو نے دیکھا کہ اک آفتاب حسن چلا آرہا ہی۔ بکمال تعظیم سے سلام کیا۔ نوکریزا مسکراتی ہوئی اس کے قریب آن کے کھڑی ہوگئی۔

نوکریزا۔ (آٹو کی طرف ہاتھ بڑھا کر) "تم ٹھیک وقت پر آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ میرے حکم کی تعمیل مین سرمو کوتاہی نہ کروگے۔"

آٹو (نوکریزا کے ہاتھ پر بوسہ دیکے) "کیا حضور نے کوئی ایسی تجویز سوچ رکھی ہی جسپر میرا عمل پیرا ہونا آپ کے حصول مطلب کے لیے مفید ہو؟ اور آپ کے بھائی قید سے نجات پائین۔ حیران ہون کہ مین تنہا کیونکر اک مستحکم قلعہ کے استوار قید خانے سے ایک شاہزادہ کو چھوڑا لاسکونگا؟"

نوکریزا "تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ قوت و جوانمردی کے بہ نسبت حکمت عملی ان مواقع پر نہایت کارآمد چیز ہی۔ اک ایسا دلیر شخص جسنے راہب خانہ آلیس کی قید سے ایسے طرز مین کو رہا کیا میرے بھائی کی مخلصی کے لیے بھی کوئی تدبیر اپنے ذہن سے نکالنا کچھ مشکل امر نہین ہی اور بالفرض جبراً لانا ممکن نہو تو صرف اس سے گفتگو کرنے کا موقع پانا ہی بس ہی؟"

آٹو۔ صرف بات چیت کرنے سے اُسکی رہائی کیونکر ہوسکتی ہی؟"

نوکریزا "ہان۔ فقط ہمکلام ہونے کا موقع حاصل ہوگیا تو کافی ہی۔ اثنائے گفتگو مین یہ اک چھوٹی سی پڑیا جو مربع ایک انچ سے زیادہ نہ تھی۔ اور جو خوب مضبوط بندھی ہوئی تھی دکھا کر) اُس تک پہونچا دو تو بس سمجھ لینا کہ اُسکی رہائی ہوگئی۔"

آٹو "اگر ایسا ہو تو لائیے! مین کسی نہ کسی طرح یہ تعویذ آپ کے بھائی کے ہاتھ مین دے دونگا۔ اور اپنی کوشش مین ناکام رہا تو مین بھی مر رہونگا۔" نوکریزا نے تعویذ آٹو کے حوالے کیا۔

آٹو (تعویذ لیکر) "لیڈی صاحبہ! میرے اس سوال پر خفا نہ ہو جیے۔ کیا اتنی چھوٹی سی چیز جو دیکھنے مین نہایت حقیر معلوم ہوتی ہی ایسا اہم کام کر سکیگی؟ یہ استفسار اس غرض سے ہی کہ تعویذ شاہزادے تک پہونچانے کے لیے جان پر کھیل جانا ہوگا۔ مبادا ایسا نہو کہ آپکا گمان

غلط نکلے - اور اس بے اصل شبہ سے اُسکی رہائی نہو سکے ؟"

لوکریزا - (مسکراتی ہوئی) "مین اس بارے مین تمسے کچھ زیادہ کہہ نہین سکتی معاف کرو۔ یہ بات ہمارے خاندانی پوشیدہ امور سے تعلق رکھتی ہی کسی غیر شخص کو اس سے مطلع کرنا بالکل خلاف مصلحت ہی !"

آٹو "بس کیجیے حضور! زیادہ فرمانے کی ضرورت نہین جب آپ کو اس عنی کا یقین ہی کہ یہی چیز اسکے نجات پانے کے لیے کافی ہی تو مجھے بھی اطمینان ہوگیا - میرا کام اسی قدر ہی کہ اسکو آپ کے بھائی تک پہونچا دون - لیکن مین پھر کہے دیتا ہون کہ یا تو شاہزادے تک رسائی کرکے تعویذ حوالے کر دونگا - یا خود کونٹ مانفریڈ کے غضب کا شکار ہو جاؤنگا"

لوکریزا "(کمال مروت سے) "تم نہین جانتے ہو کہ تمنے کن لوگون کی خدمتگزاری کا بیڑا اُٹھایا ہی گو کہ اسوقت ہم آوارہ وطن ہین مگر اک وقت ایسا بھی آئیگا کہ مین اور میرا بھائی تمھارے احسان کا عوض کر سکینگے -"

آٹو "مجھے کچھ انعام واکرام پانے کی تمنا نہین ہی - بلکہ اگر شاہزادے کو خلاصی دینے پر کامیاب ہوا تو یہی خوشی میرے لیے بس ہی کہ مین نے دو بچھڑے ہوئے بھائی بہن کو ملا دیا"

لوکریزا "تم نے جو اس جانکاہ محنت کو اپنے سر لینا قبول کیا اسکی اصلی وجہ معلوم نہوئی - تم میرے بھائی کو کبھی دیکھا نہ اُس سے کچھ دوستی کی راہ و رسم ہی صرف مجھے دیکھا مین بھی تمھیں اپنا دلی دوست بلکہ بھائی سمجھتی ہون -"

بلاشبہہ تم واقف ہوگے کہ جب کوئی نوجوان لیڈی کسی شخص کو اک سنگین امر کی بجا آوری کے لیے کہتی ہی تو اُسکے صلہ مین اپنا دل اُسکے نذر کر دیتی ہی گو کہ وہ شخص سوسائٹی مین اُسکا ہم رتبہ نہو - اور یہی دوستی رفتہ رفتہ عشق کی صورت مین نمودار ہوتی ہی - جسکا نتیجہ مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہین "

آٹو - (اس گفتگو سے متحیر ہوکر) آہ! "مجھسے یہ گستاخی ہرگز نہو سکیگی !"

نوکریزا۔ "تم سے نوجوان دلیر آدمی کو چاہیے کہ ہر ایک کام پر مستعد ہو جائے۔ مین اپنے دل کا حال کہتی ہون غور سے سنو! چند روز دن پیشتر مین نے تمھین دریا مین دیکھا تھا۔ تم یہ نہ پوچھو کہ کب اور کیونکر دیکھا۔ خیر اُسوقت سے تمھاری پیاری صورت آنکھون مین پھرا کرتی ہے۔ مہینے گذر گئے۔ وطن۔ اور محبّانِ وطن۔ اور دولت وحشمت غرض سب کو خیرباد کہکے آوارگی اختیار کی۔ مگر۔ آٹو! تیری دلفریب تصویر کبھی آنکھون سے جدا نہوئی (بیان آٹو پراگندہ ہو گیا۔ اور کچھ کہنا چاہا) تم گھبراؤ نہین۔ پوری باتین تو سُن لو! غرضکہ جب اسقدر تمھاری یاد مین بے چین رہا کرتی تھی تو تمھین سمجھ سکتے ہو کہ پہلی دفعہ وہی تصویر مجسم ان فصیلون پر کھڑی دیکھکر مجھے کسقدر خوشی نہ ہوئی ہو گی! تھوڑی دور بڑھنے کے بعد پلٹ کے دیکھا تو تم بھی مجھی کو گھور رہے تھے۔ تمھاری اس حرکت نے میری دلی امیدون کو زندہ کر دیا۔ اور مین انتہا سے زیادہ مسرور ہو گئی۔ تم چاہے یقین کرو یا نہ کرو مین تو حقیقتِ حال بیان کرتی ہون کہ بڑے بڑے جلیل القدر شاہزادے اور خودسر بادشاہ اور نامور سپاہی مجھپر شیفتہ و فریفتہ ہوئے۔ مگر مینے کسی کی پروانہ کی۔ حیرت ہے کہ میرا دل تمپر کسطرح آیا۔ جو کچھ اپنا مافی الضمیر تھا تمھارے روبرو بیان کر دیا ہے اس سے تم میری حقارت نہ کرنا۔ یقین ہے کہ تمھارے دل مین بھی میری جگہ ہو گی۔ ورنہ میرا دل کیون بیتابیان کر رہا ہے؟" نوکریزا نے جو اک شیطان صفت عورت تھی یہ کہکر آٹو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور محبت بھری نظرون سے چند لمحے اُسکی صورت دیکھکے اُسکے سینے پر اپنا سر رکھدیا۔ بیچارہ آٹو نہایت نرمی و سہولت سے الگ ہو گیا اور اُسکو اک جائے پر بٹھا کے آپ کھڑے کھڑے کہنے لگا۔

آٹو۔ "مین نہین جانتا کہ آپ کی اس تقریر کا جواب کن الفاظ مین دون۔ اور نیز یہ کہ کسطرح آپ کو اس بُرے خیال سے باز رکھون۔"

نوکریزا۔ (غمناک لہجے مین) "ہاے! کیا تم مجھے اس ارادے سے باز رکھنا چاہتے ہو؟

آٹو۔ "میری بات سُن لیجیے! پہلی مرتبہ بہت دیر تک جو مین آپ کو دیکھتا رہگیا۔ واقعی خطا ہوئی۔ مگر یہ کہنے مین خوشامد نہین کہ آپکا دلربا قد ہی ایسا ہی کہ کوئی آدمی دیکھکر جلد نگاہ پھیر لینے پر قادر ہوہی نہین سکتا۔ اور جب مین نے آپ کے بھائی کے رہا کرنے کا ذمہ لیا اُسوقت بھی دل مین خود غرضی کا شائبہ نہ تھا۔ خدا جانتا ہی میری نیت بالکل پاک تھی۔ اس کار عظیم کی بجا آوری کے اقرار سے میری غرض یہی تھی کہ اگر مشکل کے وقت کسی بندۂ خدا کے کام آؤن اور اُسکی مدد کرون تو خدائے کریم مجھپر رحم کریگا۔ میری یہ مجال نہین کہ آپ کے عشق کی امید کرون نہین۔ ہرگز کبھی ایسا ناز یبا خیال میرے دل مین نہ گذرا۔ آپکا اندازہ سراسر غلطی سے مملو ہی۔"

لوکریزیا۔ "ایسے بے مروتانہ فقرون سے تم مجھے مایوس کیے دیتے ہو؟ افسوس! میرا کلیجا بیٹھا جاتا ہی۔ یہ کہتے ہوئے مین حجاب نہین کرسکتی کہ مین تمھاری دلکش صورت کی دیوانی ہون۔ اگر تم نے اسی طرح مجھے محروم ہی رکھنا چاہا تو مین زہر کھا کے سو رہونگی۔ سمجھے؟"

آٹو۔ "الٰہی! مین کیا کرون؟ اور کہون تو کیا کہون؟" آٹو یہ سمجھکر نہایت پریشان ہوگیا کہ لوکریزیا واقعی مجھپر مررہی ہی۔ اسی تردد و فکر مین کھڑا تھا کہ وہ مکارہ اُسکے پانون پر گر پڑی اگر جھکنے کے ساتھ ہی کوئی چیز اُسکی بالائی جیب سے نکلکے نیچے گر پڑی۔ آٹو نے غور سے دیکھا تو وہ شہزادہ کے سر کی انگشتری ہی۔ معاً تعجب اور خوف سے بے اختیار اک چیخ مار کے چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ لوکریزیا نے جھٹ سے انگشتری اُٹھالی اور کھڑے ہوکے کہا

لوکریزیا۔ "کیون آٹو! مجھسے دوری کیون اختیار کرتے ہو؟"

آٹو۔ (نفرت سے) "اب مین نے پہچانا کہ تم کون ہو۔ تمھاری بدکاریان آجکل تمام دنیا مین طشت ازبام ہوگئی ہین۔ لاحول ولا قوۃ کیا مین لوکریزیا بورجیا سے اُسکے بھائی قیصر کے چھڑانے کا اقرار کر بیٹھا ہون؟"

لوکریزیا۔ "ہان۔ تم نے بیشک وعدہ کیا۔ اور ضرور تمکو نباہنا چاہیے کیونکہ نیک لوگون کا

یہی دستور ہوا کرتا ہے۔"

لوکریزا کو صاف معلوم ہو گیا کہ نوجوان آٹو میرے نام سے اور میرے سائے سے بھاگتا ہے آخر غضبناک ہو گئی۔

آٹو "میں اپنے اقرار پر ثابت قدم ہوں۔ گو کہ اُسکے سبب اک شیطان کو آدمیوں میں لا چھوڑنا ہے جب تمھارے نکبت اثر خاندان پر تباہی آئی ہے۔ میں دیا نا ہی میں تھا اُسوقت پوری پوری کیفیت یعنی کیونکر لارڈ ارسنو نے تمھارے بھائی کے محل میں گھس کے وہاں کے تمام عجائبات اور زہر کرنے کے آلے دیکھے جو اسدم تک پوشیدہ تھے معلوم ہوئے۔ امیر طرزین کے بیان سے تمھارے مکان کا راز معلوم ہوا۔ اور یہ انگشتری جو اتفاقاً نیچے گر پڑی تمھاری شناخت کا باعث ہوئی۔ اسکے استعمال کی کیفیت بھی اظہر من الشمس ہے بلکہ تمھاری ذرا ذرا سی باتیں آجکل زبان زد خاص و عام ہو رہی ہیں "

لوکریزا "ہمنے جن جن کو موت کا مزہ چکھایا ہے وہ کچھ بے گناہ نہ تھے۔ خطا دیکھکر اُنہیں سزا دی گئی "

آٹو "اللہ ری ہٹ دھرمی! تم توبہ کیوں نہیں کرتی ہو؟ میں سوچتا ہوں آخر خدا کو کیا جواب دوگی؟"

لوکریزا "خیر۔ تمھیں تو میرے لیے جواب دینا نہ ہوگا۔ چلو چھٹی ہوئی بیکار باتوں سے فائدہ ہی کیا ہے؟ میں اب جاتی ہوں دیکھو! تم میرے بھائی کے چھڑالانے کا اقرار کر چکے ہو اس امر میں سعی کرنا تم پر فرض ہے۔"

آٹو "میں حتی الامکان سعی و کوشش تو کرونگا۔ مگر یہ تعویذ اُسکے پاس پہونچانے میں مجھے عذر ہے۔ کیا عجب کہ اُسمیں کوئی زہر رکھا ہو" آٹو نے وہ تعویذ سی چیز لوکریزا کی طرف بڑھائی۔

لوکریزا "یہ کیا بات ہے! تم تو اُسکو میرے بھائی کے ہاتھ پہونچانے کا اقرار کر چکے ہو؟"

آٹو۔" مین سوچتا ہون تو اس اقرار سے باز آجانا اس سے بہتر ہی کہ بیگناہ بندگان خدا کی جان لینے کا اسباب تمھارے بھائی کے حوالے کرون۔"

لوکرینیا۔" پس معلوم ہوگیا۔ تم بڑے ہی جھوٹے ہو کہ اپنے قول کا بھی پاس نہین رکھتے" یہ کہکے تعویذ آٹو کے ہاتھ سے لے لیا۔

آٹو۔" مین تمھارے بھائی کے چھڑانے مین جان تک دریغ نہ کرونگا۔ کیونکہ وعدہ کرچکا ہون مگر اس ترکیب سے کہ آیندہ کسی کو معلوم ہو تو مجھے خفت اُٹھانا نہ پڑے۔" آٹو وہان سے چلدیا اور لوکرینیا غصہ سے دانت پیستی رہ گئی۔"

باب "۱۷"

مان کی قبر۔ تبدیل ہیئت

جب آٹو تصویر خانے سے واپس ہوا تو سیدھا قلعہ کے دروازے کی طرف گیا۔ اور وہان سے وہ راستہ لیا جو وٹن برگ کی جانب چلا گیا تھا۔ آدھے ہی میل کی راہ طے ہوئی تھی کہ راستے کے سیدھے بازو اک گورستان ملا۔ اطراف صنوبر اور دیگر قسم کے بہت سے درخت تھے گیٹ پر اک چھوٹا سا مکان تھا۔ جو دربان کی سکونت کی غرض سے بنایا گیا تھا۔ اُسی مکان کے مقابل اک مختصر مگر خوش وضع گرجا بنی ہوئی تھی۔ آٹو کے دروازے پر پہونچتے ہی دربان اپنے حجرے سے باہر نکل آیا اور پھاٹک کھولدیا۔ نوجوان آٹو اندر پہونچکے سیدھا ایک کونے کی طرف بڑھنے لگا۔ آخر اک قبر کے بازو پر جاکے دوزانو بیٹھ گیا۔

آٹو۔ (آہستہ سے) "اے میری مادر مہربان! تیری دعا سے مستفید ہونے کے لیے مین پھر وہین آیا ہون جہان تیری لاش دفن کی گئی ہی۔ پہلے مرتبہ مین جب یہان آیا تھا تو اک نہایت مفلس غریب بیکس تھا کسی طرح رفعت کی امید ہی نہ تھی۔ ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آتی تھی۔ تاہم کبھی نیکی کی جانب سے روگردانی نہ کی۔ ہان تجھسے بھی میرے لیے

بارگاہ الٰہی مین التجا کرنے کے لیے کر گیا تھا - مین یقین سمجھتا ہون کہ یہ تیری ہی دعا کی تاثیر ہی جو مین اب تک وسوسۂ شیطانی اور بُرے افعال سے محفوظ ہون" یہ دعا کر کے آپ دربان کے حجرے مین گیا - اور کہا " میرے کرمفرما! جب مینے اپنی مان کی نعش یہان دفن کی - اُسوقت اسقدر مقدور بھی نہ تھا کہ نشان کے لیے اک پتھر نصب کروا تا مگر اب خدا نے مجھپر رحم کیا ہی - مین چاہتا ہون کہ اب اس ارادے کو پورا کرون - یہ لو - دو روپیے ویکر) اس سے جسطرح تمھین مناسب معلوم ہو اک پتھر لگا دو - مینے پادری صاحب سے بھی کہہ رکھا ہی - وہ پتھر پر کندہ کرنے کی عبارت لکھکے تمھارے حوالے کر دینگے "

یہ سب امور سمجھا کے آٹو وہان سے رخصت ہوا شہر وٹن برگ مین آیا - اپنے لڑکپن کے دوستون سے ملاقات کی - شام کے وقت بازار مین جاکے چند چیزین خریدین - جنمین ایک مضبوط ریشم کا ڈورہ چند چھوٹے چھوٹے سوئن - ایک دوا کا شیشہ جسمین شائد کوئی قسم کا عرق تھا اور ایک پورا مشرقی وضع کا لباس تھا - سب لیکے اپنے قدیم دوست کے پاس گیا - اور آئیوالے سفر کا حال کہہ سنایا - وہ شخص آسکو نہایت عزیز رکھنے کے سوا اسکا محرم راز بھی تھا - لہٰذا اس خیال سے باز آنے کے لیے بہت کچھ نصیحت کی لیکن آٹو نے ایک نہ مانی - اور بجاحجت کرتے لگا کہ مجھے ایسی نصیحت نہ کیجیے - مین نے دو شخصون سے اس امر کی بجا آوری کا وعدہ کر دیا ہی - پہلا تو وہ بوڑھا جو میرا محسن تھا - اور دوسرے اک لیڈی جسکے حصول مطلب کے لیے بوڑھے ہی نے مجھسے سفارش کی - دوست چپکا ہو رہا تو آٹو نے تیاری شروع کی - اپنا لباس اتار کے ریشمی ڈور جسم پر لپیٹ لیا - اور وہ عرق لیکے چہرہ گردن ہاتھ پانون دھوئے - پھر دھونے کے ان مقامات کے جلد کی سپیدی سیاہی سے مبدل ہو گئی - اور وہ اک مشرقی ملک کے باشندے کا سا معلوم ہونے لگا - بعدازان مشرقی پوشاک پہنکے وہ خریدے ہوئے سوئن کسی غرض سے اپنی پوشاک مین چھپا لیے - غرض اسکی ہئیت اور شکل اس درجہ بدل گئی کہ خود اسکا دوست

حیرت کرنے لگا آٹو کو یقین ہو گیا کہ پادری انسلم میرے بھیس بدلنے پر دھوکا کھا جائیگا اور مجھے بالکل پہچان نہ سکیگا - پھر اپنے دوست سے مخاطب ہو کے کہنے لگا "مہربان! یہ روپیون سے بھری ہوئی تھیلی اور یہ چھوٹا سا بستہ (ہاتھ مین دے کر) تمھارے تحویل کرتا ہون اگر مین آج کے ساتوین دن واپس نہ آؤن تو سمجھ لینا کہ مر گیا - اسوقت یہ روپیہ تمھاری نذر ہی - لیکن اس شرط سے کہ تم ویانا جاکر یہ بستہ ڈیوک لیوپولڈ کی بی بی میریا کے ہاتھ پہونچا دین" دوست نے سچے دل سے اقرار کیا کہ ضرور تمھارے کہنے کے بموجب عمل کیا جائیگا آٹو کو اسکی سچائی پر پورا اعتماد تھا - دو خط لکھے - ایک ایرٹرین کے نام اور دوسرا ماٹلنی کی بیٹی نینا کے نام تھا - گر دونون کو ایک ہی لفافے مین ملفوف کیا - اور دوست سے کہا: - جسوقت مین نہ آؤن - اور میرے نہ آنے سے تمھین ویانا جانے کی ضرورت پڑے یہ خط لارڈ ٹرین کو دے دینا - اسمین اک چٹھی بند ہی جو اک دوشیزہ لڑکی کو پہونچنے کی ہی تمنا لیکن آج کل وہ اپنے باپ کے ساتھ اٹالی مین ہو گی - وہ چاہے کہین رہے لارڈ ٹرین تلاش کر کے پہونچا ہی دیگا - (یہان پیاری نینا کے تصور مین آٹو کی آنکھین پرنم ہو گئین) - اک اور آخری کام تمھارے ذمہ چھوڑتا ہون تمھین ضرور کرنا ہو گا - وہ یہ کہ لارڈ روزنتل کے قلعہ مین جاکے وہان اک نووارد شاہزادی فروکش ہی - اُس سے کہدینا کہ آٹو تمھارے بھائی کی مخلصی کی کوششون مین یا تو جان ہی سے جاتا رہا یا قید شدید مین گرفتار ہو گیا - بہر حال وہ اپنے اقرار سے نہ ٹلنا تھا نہ ٹلا" آٹو کے دوست نے کمال حسرت سے یہ تقریر سنکے اسکے عملنا تدبر پر قسم کھائی - اور مکرر سمجھانے لگا کہ "بھئے! خدا کے لیے اس خیال کو دل سے نکالو - اور دیدہ و دانستہ آفت مین مبتلا نہو" مگر وہ مانتا کب تھا غرضکہ آٹو آخر شب مین اپنے دوست سے گلے ملکے اس مصیبت خیز سفر کے لیے نکلا - اور کونٹ النفریڈ کے قلعہ کی راہ لی -

باب "۲۷"

گونگا

دوسرے دن صبح کے سات بجے پادری انسلم اور کونٹ مانفریڈ ایک پوشیدہ روم مین بیٹھے کچھ باتین کر رہے تھے۔

پادری "ہان! تمھارے وفادار ملازم ہیوگو سے اب جو کچھ باقی رہگیا وہ یہی نعش ہی۔ جو پرسون کے دن صحرا سے اُٹھا لائی گئی"

کونٹ مانفریڈ "خوب یاد دلایا آپنے! ہمین اب تک اُس مقدمے کے متعلق گفتگو کرنے کا اتفاق ہی نہوا تھا۔ مجھے حیرت ہی کہ وہ کس بلائے ناگہانی مین گرفتار ہوا تھا جس سے مرکے چھوٹنا نصیب ہوا؟"

پادری "آٹو نام ایک شخص ہی نو عمر بلائے بے درمان جسکو مقدس عدالت روم نے زمانے سے اپنا مجرم ٹھہرا رکھا ہی۔ اور جسپر موت کا فتویٰ بھی جاری ہو چکا ہی۔ غرض وہی آٹو"

مانفریڈ "بات کاٹ کر" مینے بھی اُسکا نام سنا ہی۔ وہ اسی قرب و جوار کا رہنے والا ہی۔ اور اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو اُسکی بہن لارڈ روزنتل کی بیٹی تریزا کی خادمہ تھی"

پادری "ہان ہان۔ اُسی موذی کے نام عدالت سے موت کا فتویٰ دیا جا چکا ہی۔ مگر وہ آجتک قابو مین نہ آیا۔ مین نے یہان آتے ہوئے مہانسرائے کمبرگ مین جو دو تین دن قیام کیا۔ اُسوقت آٹو بھی اتفاقاً وہان آگیا تھا۔ مین ہیوگو کو جو بہت دن تک نیرو زکے نام سے مشہور تھا تاکید کر آیا کہ "آٹو قریب مین یہان سے نکلیگا تو صحرائے وٹن برگ مین چھپا رہ سکے کسی نہ کسی طرح اسکا کام تمام کردے۔ مجھے یہان آئے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا اُسکے نہ آنے سے دلمین تشویش پیدا ہوگئی۔ جب قیصر بورجیا کو اسیر کر لانے کے لیے تمھارے سپاہی مہانسرا کو گئے اُسی دم مین بھی اک مختصر جماعت ہمراہ لیے ہیوگو کی تلاش مین نکلا۔ آخر اُسکو ڈھونڈھ نکالا۔ مگر کس

حالت میں ، جبکہ اُسکی روح قالب سے پرواز کرچکی تھی۔ اور نری لاش تپون میں وحشتی پڑی تھی۔ میں دیکھتا ہوں تو اُسکے کنار پر لہو کی ایک بوند بھی نہیں۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ آٹو بچ کے نکلگیا۔ لیکن وہ ایک نہ ایک دن عدالت قوم کے ہاتھوں گرفتار ہوگا۔ کل شب میں بیٹے اپنے وفادار دوست (ہیوگو) کی نعش جنگل کے ایک کونے میں دفن کرتے ہوئے دیکھی میں نے قسم کھائی ہی کہ آٹو کو خاص اپنے ہی ہاتھ سے مارونگا۔ بشرطیکہ وہ کسی وقت میرے مقابل ہوجائے۔ خیر قطع کلام کرو اب میں تمھارے پاس اسی غرض سے آیا ہوں کہ کل جس امر میں ہم گفتگو کرتے تھے اُسکا انفصال ہوجائے۔"

مانفریڈ۔ (پرجوش ادا سے) "پادری صاحب! میں آپکے اختیار میں ہوں۔ مگر ساتھ ہی آپ سے یہ بھی التماس کرتا ہوں کہ آپ اپنے اختیارات کا اعتدال کے ساتھ مجھپر عملدرآمد کریں ہم دونوں کا باہمی جھگڑنا نامناسب ہی کیونکہ آپ میرے بھیدوں سے واقف ہیں اور میں آپ کے اُس حالی مرتبت لیڈی سے سینے جو کچھ ظالمانہ سلوک کیا۔ حقیقت آپ کسی کے روبرو زبان پر لائیے تو میں برملا مجمع عام میں کہ بیٹھونگا کہ آپ جو اک پادری السلم کے نام سے مشہور ہیں۔ دراصل وہی ارک کنش ہیں جو کسیوقت شاہی حکم سے سولی لٹکائے گئے تھے۔"

پادری۔ (بدحواس ہوکر) "بس! خدا کے لیے زبان بند کرو۔ ہم کو آپسمیں متفق رہنا ہی ٹھیک ہی۔ اگر تم ـــــ" کونٹ مانفریڈ کا ایک خدمتگار کمرے میں آیا۔

مانفریڈ۔ (مضطرب ہوکر) "کیوں! تو بے طلب کیلئے آیا۔؟"

خدمتگار۔ "حضور! دروازے پر ایک عجیب وضع کا نوجوان شخص آیا ہی۔ وہ زیادہ تھکا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ اور چند اشارے ایسے کرتا ہی جنکو میں اور میرے ساتھی بالکل جان نہیں سکتے"

مانفریڈ۔ "کیا وہ بات نہیں کرسکتا؟"

خدمتگار۔ "جی نہیں حضور! میری دانست میں وہ ہماری زبان ہی نہیں جانتا ہی بلکہ اسکا مذہب بھی کچھ اور ہی ہوگا کیونکہ وضع اور لباس سے پایا جاتا ہی کہ وہ عیسائی مذہب نہیں رکھتا ہی"

مانفریڈ۔ "اسکو کچھ غذا دے کے جلا دو"

خدمتگار:" اسکو کھانا دیا گیا - بڑی رغبت سے کھایا - مگر اندازاً معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا ارادہ یہان سے کہین جانے پر نہین ہی مین سمجھتا ہون کہ وہ کوئی غریب ہی جو اتفاق سے ادھر آنکلا - اور یہان کی راہون سے بالکل ناواقف ہی"

پادری:" مین اُس لڑکے کو دیکھنا چاہتا ہون - اُسکا سبب مین تمسے آیندہ بیان کرونگا"

مانفریڈ - (خدمتگار سے) "سنتا ہی؟ پادری صاحب اُسکو دیکھنا چاہتے ہین" خدمتگار تسلیم بجا لاکے کمرے سے باہر نکلا اور چند لمحے بعد آٹو کو ساتھ لیے اندر آیا - آٹو نے بے جھجھک دونون کے مقابل ہو کے مشرقی طور پر سلام کیا اور سر جھکائے دست بستہ مودب کھڑا ہو گیا - لارڈ نظرین کی صحبت مین آٹو نے مشرقی عادات سیکھ لی تھین - اور اسی لیے اسکی حرکات اور سکنات مین کسی کو امتیاز نہین ہو سکتا تھا"

مانفریڈ - (آٹو سے) "نزدیک آؤ!" آٹو نے اشارہ کیا کہ مین نہ بات ہی سمجھ سکتا ہون نہ قوت گویائی حاصل ہی -

مانفریڈ:" اسکی جوانی پر مجھے ترس آتا ہی - یہ گونگا ہی - مین جانتا ہون مشرقی لوگ گونگون کو اکثر اپنے گھرون کے محافظ بنا رکھتے ہین -"

پادری:" شائد تحریر کے ذریعہ وہ اپنا دلی حال بتا سکیگا" یہ کہکے آٹو کو غور سے دیکھا اور دوات قلم دکھا کے لکھنے کے لیے اشارہ کیا - مگر آٹو نے غمناک صورت بنا کے سر ہلایا

مانفریڈ:" مین سمجھتا ہون یہ مادر زاد گونگا ہی"

پادری:" نہین - جو شخص گونگا پیدا ہوا اُسکا بہرا ہونا بھی لازمی بات ہی - غالباً یہ بچپن مین کسی صدمے یا بیماری سے گونگا ہو گیا ہی - بہر حال اب اُس سے کسی امر کی دریافت تو بے سود ہی - ہان اک خاص امر مین وہ ہمارے بہت کام آئیگا -"

مانفریڈ:" وہ کیا؟" پادری انسلم نے خدمتگار کو باہر جانے کے لیے کہا -

پادری - (خدمتگار جا چکنے کے بعد) "حضور - چیا اور اُسکے ملازم مکلوٹو کو جدا جدا

حصے مین قید رکھنے سے میرا یہ منشا تھا کہ دونون اک جا ملے ہوئے ہون تو کچھ ترکیب رہائی کی سوچ لینے کا اندیشہ ہو سکتا ہی۔ تمھین سکتے ہو کہ ایک عورت یہان سے اسطرح چھوٹ نکلی کہ کسی کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہوئی۔ اور آج تک سب اس بارے مین حیران ہین۔"

مانفریڈ۔ (غضبناک لہجے مین) "ہان۔ وہی عورت۔ جواب کونٹ آف آرونا (نوسٹو) کی بی بی کہلاتی ہی۔"

پادری۔ "کیون نہو۔ معقول رشوت ان امور کا باعث ہوا کرتی ہی۔ تم اپنے ملازمون کی نسبت لالچی ہونے کا جو یقین نہین کرتے ہو سراسر بیجا ہی۔ تمھین نہین معلوم کہ ڈیوک لیسپولڈ کیونکر تمھارے ہاتھ سے بچ نکلا۔"

مانفریڈ۔ "درست آپ کا گمان بیشک بجا ہی۔ اور یہ دونون واقعے قریب قریب ایک ہی وقت ظہور مین آئے۔"

پادری۔ ہان تمھارے نوکر چاکر کچھ فرشتے تو ہین نہین کہ لالچ سے کان ڈھیلے نہ کرین۔ اسصورت مین تیسرا ایسا شخص ہی کہ رشوت دینے اور اپنے چھوٹ نکلنے کی کوشش کے متعلق کوئی بات نہ اُٹھا رکھیگا۔"

مانفریڈ۔ "تو پھر آپ کون تدبیر کرنا چاہتے ہین؟"

پادری۔ "مشرقی گو نگوئی ناداری اجکل ضرب المثل ہی" یہ بات جب آٹو نے سنی خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ پادری کی گفتگو سے ظاہر تھا کہ وہ آٹو کی تبدیل ہیئت سے دھوکا کھا گیا اور خوش نصیبی سے اُسکو اسی خدمت پر مامور کرنے کی تجویز کرنے لگی جسکے لیے وہ آفتین اُٹھاتا آیا تھا۔

مانفریڈ۔ "آپ نے ٹھیک کہا۔ یہ نوجوان آوارہ وطن مفلس اور غریب معلوم ہوتا ہی۔ مین آج سے اسکو اپنا نوکر بنا لیتا ہون۔ اچھی سوجھی۔ واقعی ہمارے کل خدمتگارون مین اک گنگے کا

ہونا بھی لطف سے خالی نہین،،

پادری ۔" ہمارے ملک مین زیادہ گونگے ہوا کرتے تو خوب بات تھی۔کیونکہ ہمارے اور تیرے ایسے لوگون کو اس قسم کے لوگ بہت کار آمد ہین۔ اول تو یہ اپنی مقررہ خدمت کو نہایت وفاشعاری کے ساتھ انجام دیتے ہین۔ دوسرے وہ یہان کی بات کسی اور کے روبرو کہنے سے رہے۔میری راے ہی کہ یہ گونگا قیصر کی نگہداشت پر معین کیا جائے۔کیونکہ مشرقی لوگ دوراندیشی چالاکی اور فراست مین اپنا نظیر نہین رکھتے۔ٹھہرو مین اسکو اپنی تجویز سے آگاہ کرتا ہون " پادری انسلم اپنی کرسی سے اُٹھکر آٹو کے اسقدر قریب گیا کہ وہ گھبرانے لگا کہ مبادا کہین پہچان نہ جائے۔پادری نے اُسے مہانسٹر کےکبرگ کے علاوہ عدالت ویانا مین بھی وانسیٹن کی دریافت کے دن دیکھا تھا۔مگراب اُسکا بھیس ہی ایسا تھا کہ پادری کو پہچاننا تو درکنار کچھ گمان کرنے کی بھی گنجائش نہ تھی۔غرض انسلم نے اشارون ہی اشارون مین اسقدر بتادیا کہ تجھے مانفریڈ اپنا ملازم بنانا چاہتا ہی بشرطیکہ تو وفاداری کے ساتھ رہنے کا اقرار کرے " آٹو مطلب پہچان گیا۔

پادری ۔ (مانفریڈ سے) " وہ نہایت تیز فہم اور ذہین معلوم ہوتا ہی "

مانفریڈ ۔" جی ہان۔گونگے اشارون کو بہت جلد پا جاتے ہین۔کیونکہ انھین کوئی اور ذریعہ تو سمجھنے کا نہین ہوتا مین سمجھتا ہون یہ شخص ہماری خدمات کو اچھی طرح انجام دیگا۔دیکھئے وہ اس قسم کے اشارے کر رہا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہماری عنایت کا شکریہ بجالا رہا ہی "

پادری ۔" مین اُسے قیصر کے پاس لیے جاتا ہون " پادری نے آٹو کو ہمراہ آنے کے لیے اشارہ کیا۔لیکن آٹو پہلے مانفریڈ کے پاس گیا اور نہایت ادب سے اُسکے ہاتھون کو بوسہ دیا۔گو کہ آٹو اُسکے ظالمانہ اور بدیون سے بھرے کامون کے سبب اُس سے دلی نفرت رکھتا تھا۔مگر مصلحت وقت اسی کی مقتضی تھی۔ مانفریڈ اس جعلی گونگے کی اس حرکت سے

نہایت مسرور ہوا - آٹو وہاں سے نکلکر پادری کے پیچھے ہولیا - وہ اسکو ہمراہ آتا دیکھے آگے بڑھا - اور کونٹ مانفریڈ کی نشست گاہ سے گذر کر ایک کھلی جاے پر پہونچا جب وہ بھی طے ہوئی تو ایک دروازہ روبرو ہوا - اسکو کھول کے اندر گئے اور دونوں زینے کی راہ سے اوپر چڑھنے لگے - اسکی آخری حد پر ایک سپاہی پہرے پر کھڑا تھا - پادری نے جیب سے کنجی نکال کے ایک کمانی دروازہ کھولا جو اسپین کی وضع پر بنا تھا اس دروازے سے اندر پہونچنے کے بعد تین اور دروازے یکے بعد دیگرے ملتے گئے جو سب مقفل تھے اور جنکی کنجیاں پادری لایا تھا - آخر میں اک روم ملی عبادت گاہ کے طور پر سجائی گئی تھی - جب یہ دونوں وہاں پہونچے تو آٹو کی نگاہ ایک تصویر پر جا پڑی جو دیوار سے لٹک رہی تھی صاحب تصویر کے حسن و جمال کے سوا آٹو کو اس بات سے زیادہ حیرت ہوئی کہ وہ ڈیوک لیوپولڈ کی بی بی ہیریا سے بہت مشابہت رکھتی تھی - خیر پادری کے اس وسیع روم کی دیوار میں لگی ہوئی اک کمان کے دبانے سے اک کھڑکی کھلی - کھڑکی سے ہوکر بیس قدم کا راستہ گئے تھے کہ اک نو تعمیر دروازہ دکھائی دیا جو خاص قیصر کی محافظت کی غرض سے تازہ بنایا گیا تھا - وہ دروازہ کھولنے کے پیشتر پادری نے اپنی کمر سے تلوار کھول لی - اور بعد ازاں آٹو کو لیے ہوئے اندر داخل ہوا -

وہاں پہونچکر آٹو نے دیکھا تو اپنے آپ کو اک ایسے کمرے میں پایا جہاں بالکل روشنی نہ تھی - صرف چھت میں چند روزن بنے تھے - جن سے کچھ کچھ حصہ آسمان کا نظر آتا تھا - مگر یہ پتا چلنا دشوار تھا کہ کمرہ قلعہ کے کس جانب واقع ہی - وہاں میز کرسی وغیرہ اور اسی قبیل کا دیگر ضروری اسباب مہیا تھا - اور کونے میں بڑی ہوئی اک میز پر کوئی شخص سر رکھے بیٹھا تھا - آٹو نے قیاساً پہچانا کہ ہو نہو قیصر بورجیا یہی ہی -

اسکی عمر تیس سال سے متجاوز تھی - بال سیاہ اور چہرہ زرد تھا - پیشانی پر ایک زخم تھا جو والسٹین کی ضرب نے لگایا تھا - آٹو اور انسلم کے اس زندان میں پہونچتے ہی وہ شخص کرسی سے اٹھکر ان دونوں کو دیکھنے لگا -

قیصر - (پادری سے) "تو جو یہاں آنے کے وقت تلوار ہمیشہ پاس رکھا کرتا ہے یہ تیرے لیے نہایت مفید ہے - ورنہ میں سمجھے"

پادری - (متانت سے) "حضور! آپ کی ان دھمکیوں سے میں ڈرنے والا نہیں - اب آپ میرے قبضۂ قدرت میں ہیں - رہا ہونا ہی مرکوز خاطر ہے تو میری خواہش پوری کیجئے - یعنے شاہانہ سلوک کی راہ اک رقم خطیر مجھے عنایت فرمایئے"

قیصر - (غضبناک ہوکر) "لارڈ روزنتل مجھے چھڑا لیجائیگا - تو چاہے اسکی دلیری سے انکار ہی کیے جا -"

پادری "آپ کیوں ان بیہودہ خیالات میں غرق ہو رہے ہیں؟ لارڈ روزنتل نے کونٹ مانفریڈ کو خط لکھا کہ تمھیں قید سے رہا کر کے قلعہ روزنتل میں بھیجدے - مگر مانفریڈ نے اسکا اسطرح پر جواب دیا ہے کہ میں کیا جانوں؟ شہزادے کو قید کر رکھنا تو ایک طرف مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ آجکل کہاں اور کس ملک میں ہے" اور اس سے لارڈ روزنتل کو یقین ہو گیا ہے کہ آپ یہاں نہیں ہیں - غرض اب ان باتوں کا وقت نہیں ہے - آپ اگر لاکھ اشرفی مجھے دینے کا اقرار کرتے ہیں تو ابھی چھوڑے دیتا ہوں - آپ جو کسی وقت ملک اطلی کے فرمانروا تھے - کیا اسقدر روپیہ بھی دینے کا مقدور نہیں رکھتے؟"

قیصر - میرے باوفا خدمتگار مکاسو کو قید سے رہا کر دے - میں اسے شہنشاہ جرمنی کے پاس بھیجکر تیرا مطلوبہ روپیہ منگوا دونگا"

پادری - (بے پروائی سے) "بجا ہے - میں تم سے چھوڑ دوں تو عجب نہیں کہ روپیہ کے عوض فوج چڑھا لائے - نہیں حضور میں ایسی فاش غلطی نہ کرونگا - مجھے یقین ہے کہ کہیں آپنے ایک بہت بڑا خزانہ چھپا رکھا ہے - میں مطلب بھی اسی سے رکھتا ہوں بتایئے وہ کہاں ہے؟"

قیصر - (برہم ہوکر) "جسوقت میں آوارہ ہو وطن سے نکلا - میرے پاس اتنا روپیہ بھی نہ تھا کہ اخراجات سفر کے لیے مکتفی ہو - تو یہ عجب الٹی گنگا بہا رہا ہے کہ میں خزانہ چھپا کر

رکھ آیا ہون "

پادری " اچھا یون ہی سہی - کیا مضایقہ مگر بہت جلد آپ اپنے حواس جمع کر لینے کے بعد اس ہٹ دھرمی پر پچھتا ئینگے - خیر مین اس جوان گونگے کو آپ کے ساتھ رکھنے کے ارادے سے لایا ہون "

قیصر - (آٹو کی طرف نگاہ کر کے) "کیا یہ گونگا ہی ؟"

پادری " جی ہان حضور - اسنے ممالک مشرقی مین فن جاسوسی سیکھا ہی - اب آپ کو معقول کام دیگا " یہ کہکر پادری انسلم واپس ہوا - آٹو اور قیصر اکیلے اُس دہشت انگیز کمرے مین رہ گئے - پادری راہ مین پڑنے والے تمام دروازے بند کرتا گیا حتے کہ آخر کا بڑا دروازہ بند کرنے کی آواز بھی اِن دونون نے سنی -

باب "۳۷"

آٹو اور قیصر بورجیا

قیصر - (پادری انسلم کے باہر جانے کے بعد) "انتقام !!! آہ مین کس طرح تجھے سزا دون - اور یہان سے چھوٹ نکلنے کی کون صورت کرون ؟ الہی مین کب تک اس زندان بلاخیز مین آفتین جھیلتا رہون ؟ اور اس تیرہ و تار بدتر از گور جگہ پر زندگی کی گھڑیان گزارو ہائے ! یہ ظلم ایسا ہی کہ مین اسکے صدمے سے دیوانہ ہو جاؤنگا - اب ایک گونگا جاسوس میرا نگران حال مقرر ہوا ہی - خداوندا یہ کیا ستم ہی ؟" یہ کہکر اپنا ہاتھ زور سے پیشانی پر مارا - ایک آواز "حضور !" قیصر نے پلٹ کر دیکھا تو وہی گونگا ہی اسکو بات کرتا دیکھکر خوف اور حیرت سے پیکر تصویر بن گیا -

آٹو " آپ ڈریے نہین مین آپ کو کچھ تکلیف پہونچانے کے لیے نہین آیا ہون - یہ بھیس صرف آپ ہی کی بہبودی کی غرض سے اختیار کیا گیا ہی "

قیصر۔ (پست آواز میں) "ای رحمدل نوجوان! تم کون ہو۔ اور ادھر کیونکر آ نکلے؟"

آٹو۔ "میرا نام آٹو ہے"

قیصر۔ (تعجب سے) "کیا وہی آٹو! جسنے لارڈ ظرین کو راہب خانۂ آلپس کی قید سے چھڑایا تھا؟"

آٹو۔ "ہاں بندہ پرور! میں اسی طرح آپ کو بھی رہا کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ پادری انسلم نے جو کہا کہ لارڈ روزنتل آپ کو چھڑانے کے متعلق کوئی تدبیر نہ کریگا سچ ہے۔ گو وہ بڑا ذی اقتدار لارڈ ہے مگر ساتھ ہی کونٹ مانفریڈ کے پوشیدہ اختیارات اور عدالت دم سے بہت ڈرتا ہے۔"

قیصر۔ "کیا روزنتل شہنشاہ جرمنی کے حکم کے خلاف کریگا۔ اچھا پہلے اتنا تو بتاؤ کہ تم قلعہ روزنتل میں کب گئے تھے؟"

آٹو۔ "میں کل صبح وہیں تھا۔ میرا یہ سفر آپ کی ہمشیرہ صاحبہ لوکریزا کی تحریک سے ہے۔ جو آجکل قلعہ روزنتل ہی میں رہتی ہیں"

قیصر۔ "یوں کہو۔ لوکریزا وہاں بخیریت پہونچ گئی یہ روپ جو تمنے بدلا ہے اُسی کی بتائی ہوئی تجویز سے ہے؟"

آٹو۔ "جی نہیں۔ میں حقیقت حال عرض کیے دیتا ہوں آپ کی خدمت میں پہونچانے کیلیے آپ کی ہمشیرہ نے ایک چھوٹا سا بستہ میرے حوالے کیا تھا۔ مگر وہ اب تک اس حکمت عملی سے ناواقف ہیں۔ جسکے ذریعہ میں یہاں آ پہونچا۔"

قیصر۔ "تمھیں اُس بستہ کے مجھ تک پہونچانے میں کون چیز مانع ہوئی؟"

آٹو۔ "حضور! مجھے معلوم نہ تھا کہ اُسمیں کون شی بند ہے۔ دوسرا یہ کہ میں نے جو یہ سفر اختیار کیا کچھ آپ کی حالت پر ترس کھا کر نہیں۔ کیونکہ میں آپ کی بدکرداریوں سے بخوبی واقف ہوں۔ لیکن قبل اسکے کہ میں آپ کے اور آپ کی ہمشیر کے نام سے واقف ہوں اُسنے اقرار کر دیا کہ "آپ کے بھائی کے چھڑانے میں جان تک دریغ نہ کرونگا" اب آپ شاید

میرا مدعا سمجھ سکے ہونگے"۔

قیصر "جب تمنے صاف صاف اصلی حال بیان کر دیا تو مجھے بھی کوئی شبہہ باقی نہین رہا۔ مگر یہ تو بتاؤ میری رہائی کی کیا صورت کروگے؟

آٹو "میرے نزدیک چند نہایت سبک اور تیز سوہن ہین اور ایک مضبوط ریشم کا ڈورا ہی"

قیصر "ہان۔ تو وہ اور ہمارے آمادہ و مستعد دل ہماری رہائی کے لیے کافی ہین" قیصر کا چہرہ خوشی سے تمتمانے لگا۔

آٹو "علاوہ برین پادری انسلم یا انفریڈ مجھسے کسی طرح بدگمان نہین ہین۔ اور مین کچھ قیدی بھی نہین ہون۔ غالباً کم سے کم دن بھر مین مجھے ایک گھنٹے کی آزادی تو ملیگی۔ اس فرصت مین مین قلعہ کی تمام راہین معلوم کرسکتا ہون۔ اُسکے بعد آپ کی رہائی کی تدبیر نہایت آسانی سے ہوجائیگی۔"

قیصر "بجا! اس قلعہ کا بیرونی حصہ اسقدر مستحکم ہی کہ یہان سے نکلنے کے بعد بھی قلعہ کے باہر ہونا اک محال امر ہی۔"

آٹو۔ آپ ٹھیک فرماتے ہین۔ مین نے آتے ہوے دیکھا کہ قلعہ کے اندر اور باہر متعدد پہرے ہین"

قیصر "مین تمھین اُس محنت و جانفشانی کے صلہ مین کبھی نہ کبھی معقول انعام دونگا"

آٹو "نہین حضور! مجھے انعام حاصل کرنے کی تمنا نہین۔ مین ہرگز قبول نہ کرونگا!"

قیصر "تم بھی عجب شخص ہو۔ خیر جانے دو۔ مین تمھین اس امر سے بھی آگاہ کردینا چاہتا ہون کہ میرا ایک جان نثار رفیق بھی اِسی قلعہ مین قید ہی۔ جسکا یہین چھوڑ جانا مجھے سخت شاق گذریگا"

آٹو "جب آپ یہان سے چھوٹ جائینگے تو نہ پادری انسلم اور نہ مانفریڈ آپ کے رفیق کو یہان قید کر رکھنا مناسب سمجھینگے"

قیصر ”ہان - بالفرض اگر وہ نہ چھوڑین بھی تو مین مدد پہونچا سکتا ہون بخلاف آپ کے کہ مین تو خود ناچار و مبتلاے مصیبت ہون تم جانتے ہو یہ شخص جسکے پھندے مین مین پھنسا ہوا ہون (پادری انسلم) کون ہی؟“

آلو ”جی ہان - مین واقف ہون - وہ انجمن دم کا ایک اعلی افسر ہی!“

قیصر - بس اسی قدر کہ وہ ایک اعلی رتبہ افسر ہی؟ بھلا تمنے کبھی الرک کنس کا نام بھی سنا ہی؟

آلو ”وہی شخص نہ؟ جو کسی جرم عظیم کے سبب زمانہ دراز کے پہلے ویانا کی فصیلون پر لٹکایا گیا تھا؟ ہان مین نے اسکا قصہ سنا ہی - اور جسدن بدمعاشی والسٹین کی دریافت ہوئی تھی - اسی روز شہر ویانا مین شہرت اڑی تھی کہ الرک کنس صحیح سالم پھر رہا ہی!“

قیصر ”بے شک وہ صحیح بات ہی - کیونکہ پادری انسلم اسوقت وہین تھا - اور اسکا اصلی نام الرک کنس ہی!“

یہ سنکر آلو نہایت متحیر ہوا - قیصر نے الرک کنس کے اسپتال سے اٹھا لے جانے - اور پادریانہ روش اختیار کر کے راہب خانہ ألیس مین رہنے کی کیفیت بیان کی -

آلو ”اس بدکار ظالم کی نسبت مجھے جو اسقدر حال معلوم ہوا - بڑی عمدہ بات ہوئی - وہ میری جان کا دشمن ہو رہا ہی - اگر مین اسکے بھیدون سے واقف رہون تو وہ میرا شرمندہ رہیگا“

قیصر اور آلو رہائی کے متعلق تدبیرین سوچنے لگے - کئی تجاویز مباحثے کے بعد بیکار ٹھہرین آخر مین دریچے سے ہو کر نکل بھاگنے کی راے ٹھیک معلوم ہوئی یعنے اسکی سلاخون کو یہان تک ریتین کہ وہ ذرا سی حرکت مین ٹوٹ جائین - اور اندھیری شب مین پوشیدہ طور پر چل نکلین - دونون اسی خیال مین بیٹھے ہوئے تھے - دن کے تین بجے الفریڈ کے ملازمین قیصر کے لیے کھانا لے آئے قیصر کھانے مین مصروف ہوا - ملازمین دروازے کی اوٹ مین کھڑے تھے - اور آلو قیصر کی خدمت مین میز کے قریب کھڑا ہوا تھا جب وہ کھا چکا تو آلو بھی اسی میز پر بیٹھکے پس ماندہ کھا لیا - بعد ازان دونون خدمتگار خوان لیے

دروازون کو نہایت ہوشیاری سے بند کرتے ہوئے چلے گئے - اسی طرح شب کا کھانا
آٹھ بجے آتا - اُن خدمتگارون نے جو خوان لائے تھے آٹو کو اشارون کے ذریعہ یہ سمجھا دیا
کہ اگر تو چاہے تو کچھ دیر کے لیے قیدخانے سے باہر جا سکتا ہی آٹو کو یہ سنکر کمال مسرت تو ہوئی
لیکن ظاہرا کچھ رغبت و شوق کا اظہار نہ کیا - خدمتگار اپنے ساتھ اُسکو بھی باہر لے آئے
آٹو باہر نکلکر دانائی کے ساتھ تلاش کرتا ہوا قیدخانے کی دیوار کے نیچے آکھڑا ہوا اور کچھ دیر
سوچنے لگا - بعد ازان وہان سے آگے بڑھکر تمام قلعہ مین پھرا - اور سپاہیون کے پہرے
کی جگہ اور دیگر مقامات کو غور سے دیکھکر قلعہ کا پورا نقشہ دل مین جما لیا - گر دیکھنے والا یہی
سمجھا تھا کہ وہ صرف قلعہ دیکھنے کے لیے پھر رہا ہی نگہبانون سے جو لوگ اُسکے روبرو ہوتے تھے
تعجب سے اُسی کو گھورنے لگتے تھے - اسلیے کہ اُنھون نے اس سے پیشتر کسی مشرقی آدمی
کو اور وہان کے لباس کو نہ دیکھا تھا - چونکہ آٹو کی واپسی کے لیے کوئی وقت معین نہ کیا گیا
تھا - لہذا وہ اطمینان و سہولت سے چوطرفہ پھرنے لگا - اُسکو یہی یقین تھا کہ میرا عیسن سکو
دھوکا دے رہا ہی - خیر شب کے دس بجے قیدخانہ مین واپس گیا - تھوڑی دیر بعد خود پادری
السلم وہان آیا - اور آٹو کو مخاطب کر کے اشارون مین کہا کہ شب کو قیدی کی بہت بڑی خبرداری
کرنا اور آپ چلا گیا - اُسکے جانے کے بعد آٹو نے اپنا لباس اُتار دیا - اور ریشم کی ڈوری
جو کمر سے باندھ رکھی تھی کھول لی - قیصر خوشی سے بیٹھا اپنے نئے دوست کی کارروائیون
کو دیکھ رہا تھا - آخر خود بھی اُس کام مین شریک ہوا - غرضکہ دونون نے ملکر اُن آہنی سلاخون
کو ریتنا شروع کیا - ہتھیار اسقدر تیز تھے کہ بہت جلد آدھے کے قریب کٹ گئین اور اُسکو
ہوشیاری سے جمع کر کے ایکطرف پھینکدیا - تاکہ نیچے گرنے سے کسی کو خبر نہو جائے - جب
اتنا کام ہو چکا تو وہ نیچے اُتر آکر اپنے بچھونون پر سو گئے - آٹو کا بچھونا دروازے کے قریب
تھا اور قیصر کا بچھونا معمولی جگہ پر -

سویرے پادری السلم قیدخانے مین آیا - گو کہ آٹو پہلے ہی سے بیدار تھا مگر دروازے

کے کھلنے کی آواز سے بیدار ہونے کا بہانہ کیا۔ اور اُٹھکر نہایت ادب سے پادری کو سلام کیا۔

پادری۔ (قیصر سے) "کیون! آپ اس گونگے کی ہم جلیسی کو پسند کرتے ہین نہ۔ ؟"

قیصر "(آٹو کو غصہ سے دیکھتا ہوا)" وہ میری مصاحبت کے لیے نہین۔ بلکہ بطور جاسوس مقرر کیا گیا ہی۔ ظالم شب کو بھی دروازے پر سوتا ہی" قیصر نے اسغرض سے یہ فقرہ چست کہا کہ پادری کو کچھ گمان نہونے پائے

پادری "ہان! وہ اپنی خدمت وفاداری کے ساتھ بجالاتا ہی۔ وہ مشرقی ملک کا آدمی ہی۔ جہان کے لوگ عموماً نہایت وفا شعار ہوا کرتے ہین" قیصر نے کچھ جواب نہ دیا۔ دو خدمتگار جو اُسکا کھانا پہونچانے کے کام پر مامور تھے۔ قیدخانے مین آئے۔ پادری السلم نے کنجیان اُنکے حوالہ کین تاکہ دن بھر حسب عادت کھانا وغیرہ پہونچانے کا اہتمام کیا جائے۔ ہم جزئی حالات بیان کرنے کی ضرورت نہین سمجھتے۔ صرف اسقدر کہے دیتے ہین کہ آٹو وہان پہونچنے کے چار دن بعد بھاگ نکلنے کا پورا بندوبست کر چکا۔ اسدن آسمان پر اسدرجہ تیرہ و تار گھٹا چھائی ہوئی تھی کہ ایک عظیم الشان طوفان کا اندیشہ کیا جانے لگا۔ شب کے گیارہ بجے بادل کی گرج اور بجلی کی چمک شروع ہوئی

قیصر "اب ہمین یہان سے نکلنے کی تدبیر کرنا مناسب ہی۔ مین نے اسقدر مصیبتین جھیلی ہین کہ اُسکے مقابل یہ کچھ بھی نہین"

آٹو "دلیری اور ہمت کو ہاتھ سے نہ دین تو کچھ مشکل امر نہین" آٹو نے ریشم کی ڈوری ایک مضبوط ڈنڈے سے باندھ دی۔ اور باقی حصہ اپنے جسم پر لپیٹ لیا۔

قیصر "مجھے پہلے جانے دو"

آٹو "جی نہین۔ مین آپ سے بھی زیادہ بیکس ہون۔ لہذا مین پہلے اُترکر ڈوری کا سرا مضبوط پکڑے کھڑا رہتا ہون۔ آپ سہولت سے اُتر آئیے۔ قیصر خاموش ہو گیا۔ آٹو نے ڈوری کو نیچے پھینک کر دونون ہاتھون سے تھامے ہوئے اُترنا شروع کیا۔ اسوقت وہ زمین سے پچاس قدم اوپر تھا اور قیصر بڑی ہی فکر و تردد سے دریچے پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ڈوری کھینچی تو تنگ معلوم ہوئی۔ یقین ہوا کہ آٹو نیچے پہونچ گیا۔ اور ڈوری پکڑے

کھڑا ہے۔ پس اسی صورت وہ بھی اٹھنے لگا۔ اور وہی لمحون مین آٹو کے بازو پر کھڑا ہو گیا۔ وہ اٹھکر ابھی دم راست نہ کرنے پایا تھا کہ ایک بجلی اس زور سے چمکی کہ ہر ایک کونا روشن ہو گیا۔ ایک پہرے والے نے جو تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا قیصر و آٹو کو دیکھ لیا۔ اور آگے بڑھکر تلوار کھینچکر ان دونون کو قدم نہ بڑھانے پر مجبور کر دیا۔ مگر قبل اسکے کہ وہ ان کے چہرون کو پہچان سکے بجلی کی روشنی غائب ہو گئی۔ اور چو طرفہ پھر وہی تاریکی سے سناٹا چھا گیا۔ قیصر نے اپنی معمولی جرأت و دلیری سے پہرے والے پر حملہ کر کے زمین پر گرا دیا۔ اور اسکے کچھ چوٹ بھی آئی۔ لیکن باوجود اس حالت کے سپاہی بلند آواز سے چلانے لگا۔ دوڑو! دوڑو! یہان کچھ لڑائی ہو رہی ہے۔ جلد آؤ۔ کوئی دشمن بھاگا چاہتا ہے۔ اس صدا کے سنتے ہی چارون طرف سے لوگ سمٹ کے اسی طرف متوجہ ہو گئے۔ ہر جا مشعلین روشن ہو گئین۔ اور سپاہی ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ روشنی۔ آدمیون کی آواز۔ ہتھیارون کی کھڑکھڑاہٹ سب اسی طرف بڑھتی نظر آئی۔ جہان آٹو اور قیصر اس سپاہی کو دبائے کھڑے ہوئے تھے۔

آٹو۔ (قیصر سے) "دیکھیے! سب ادھر ہی کا رخ کر رہے ہین۔ اگر ہم بھاگ نکلنے مین ذرا بھی دیر کرین تو پکڑ لیے جائینگے۔" آٹو اور قیصر وہان سے نکلکر اندھیرے ہی مین کسی دوسری جانب چلے گئے۔

باب

معاملہ برعکس ہوا

قیصر آٹو کی رہنمائی پر تاریکی مین چلا جا رہا تھا۔ سپاہیون کے پاؤن کی آہٹ تلوارون اور بندوقون کی آواز اور ہر طرف روشنی کی نمود سے انھین یقین ہو گیا کہ اگر ہم اس تھوڑی سی فرصت کو غنیمت جان کر کسی طرف چل نہ دین تو انکے ہاتھ پڑ جائینگے۔

آٹو۔ (آہستہ سے) "حضور! جلدی کیجیے! ہمارے بچاؤ کی یہی ایک صورت ہے کہ فصیل

پر سے اتر کر تیرتے ہوئے خندق کے پار ہو جائیں۔"

قیصر۔" مجھے رستہ دکھاتے چلو۔کہیں پھر گرفتار نہ ہو جاؤں۔یقین جانو میں زندہ پھر اس قیدخانہ میں نہ جاؤنگا۔

آٹو۔ (گھبرا کر) "ہائے! دیکھئے فصیلوں پر بھی روشنی ہوگئی ہے۔اب ہماری جان بچنا محال ہے۔"

آٹو قیصر کا ہاتھ پکڑے ہوئے ایک مقام سے فصیل پر چڑھنے لگا۔وہ سپاہی جو ہاتھوں میں مشعلیں لیے آرہے تھے وہاں سے بہت دور تھے۔آٹو نہایت پھرتی کے ساتھ توپ کی بیخ سے ریشمی ڈوری باندھکر خندق میں اترا۔اور بعد ازاں قیصر بھی اُسی ذریعے سے پانی تک پہونچا۔دونوں اس عمیق خندق میں پیرنے لگے۔ناگہان قلعہ کا پھاٹک کھلنے کی آواز آئی اور سولجروں کی آہٹ سنائی دی۔غضب تو یہ کہ پھاٹک اس مقام سے قریب تھا جہاں یہ پیرتے ہوئے جارہے تھے۔غرض بہت سے سولجر خندق کی دوسری جانب آکھڑے ہوگئے۔

آٹو اور قیصر خندق کا درمیانی عمیق حصہ طے کر چکے تھے کہ سپاہیوں کو دوسری طرف کھڑا دیکھکر بدحواس ہوگئے۔

آٹو۔" اب ہمارا قلعہ کے پھاٹک کے پاس چلے جانا قرین مصلحت ہے کیونکہ پھاٹک کے اندر پہرے والے بہت ہونے سے سپاہی وہاں باہر کی جانب زیادہ نگہبانی ہونے کی ضرورت نہ سمجھینگے۔اور ہم وہیں سے آسانی کے ساتھ نکل جا سکینگے۔"

قیصر۔" ہاں بے شک یہ بات اچھی ہے۔چلو وہیں چلو۔" دونوں نہایت ہی آہستہ سے پیرنے لگے کہ مبادا پانی کٹنے کی آواز سنکر سپاہی ادھر متوجہ ہوں۔تھوڑے عرصہ میں پھاٹک کے قریب پہونچ گئے۔آٹو کا گمان صحیح نکلا یعنی وہاں فوجی لوگ بالکل نہ تھے۔پھاٹک بند تھا۔اور پہرے والے اندرونی نگہبانی میں مصروف تھے۔

آٹو اور قیصر پانی سے نکلکے دروازے پر کھڑے ہوگئے

آٹو "اب خدا کے فضل سے ہم بچ گئے" یہ فقرہ ابھی تمام نہوا تھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا۔ اور ایک شخص مشعل لیے ہوئے باہر نکلا۔ اور اُسکے نکلتے ہی پھر دروازہ بند کر لیا گیا۔ وہ شخص پادریانہ لباس مین تھا اور مشعل کی روشنی اُسکے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

آٹو۔ (چپکے سے) "دیکھیے! پادری انسلم آگیا ہے۔ پیچھے ہٹ جایئے۔ وہ ہمین دیکھ لے تو غضب ہی ہو جائیگا"

پادری انسلم "وہ مردود ہرگز یہان سے بھاگ نہ سکینگے! شاید وہ دغاباز گو لنگا خاندان ورجیا کا کوئی ممبر تھا" یہ کہتا ہوا انسلم جب ان دونون کے قریب آیا تو آٹو نے بجلی کی طرح جھپٹ کر اپنا ہاتھ اُسکے حلق پر رکھدیا۔

آٹو۔ (پادری انسلم سے) "بات نہ کر! ورنہ ابھی تیرا تن سر سے جدا کر دیا جائیگا" پادری کے ہاتھ سے مشعل چھوٹ کر نیچے گری۔ اور وہ اپنی تمام قوت کو آٹو کے پنجے سے چھوٹنے کی کوشش مین صرف کرنے لگا۔ مگر بیکار ثابت ہوئی۔ وہ اپنی مدد کے لیے کسی کو پکارنے سے بھی عاجز ہو رہا تھا قیصر نے مشعل پر پاؤن رکھے پادری کے ہاتھون کو اُسی کی پیٹھ پر باندھ دیا۔ اور آٹو نے ایک رومال اُسکے منہ مین ٹھونسا۔ دونون ملکر جنگل کی طرف لے چلے۔ اور اسقدر تیز جا نیلگے کر تھوڑے ہی عرصہ مین بہت سی راہ طے کر گئے۔ جب کسی کے متعاقب ہونے کا خوف باقی نہ رہا تو قیدی کو اچھی طرح باندھنے کی غرض سے ایک جگہ ٹھہرے۔

آٹو۔ (پادری سے) "مین تیرے منہ سے رومال تو نکال دیتا ہون۔ کیونکہ دم گھٹنے کا اندیشہ ہے۔ مگر تجکو مدد پہونچنے کے لیے چلانا نہ چاہیے۔ اگر کچھ آواز نکالیگا تو اُسکی سزا ابھی اُسی دم مل جائیگی" یہ کہکر اُسکے منہ کے اندر سے رومال نکالا۔

پادری انسلم۔ (پست آواز مین) "کیا یہ آٹو ہے؟"

آٹو "ہان۔ وہ دغاباز گو لنگا مین ہی تھا۔ دیکھو تمھارے ہی ہتھیارون یعنے جلسازی و زبردستی سے مین نے تمھین زیر کیا ہے۔ بدکاری اور ظلم کا بدلہ کبھی نہ کبھی مل ہی جاتا ہے۔"

دونون نے پادری کو اُسی کی کمر کی ڈوری کھول کر باندھ دیا - اور یہ دوسرا مرتبہ تھا جو آٹو نے پادری کو اُسی کے کمربند سے باندھا -
پادری انسلم - (غضبناک ہوکر) "آٹو! مین اب دوبارہ تمھارے قبضۂ قدرت مین ہون مگر ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ تم سب مجھسے لطف و مہربانی کے طالب ہو گے !"
آٹو "بجا! تم ایسے مجرم کو چھوڑنا داخل گناہ سمجھتا ہون !"
پادری - (دانت پیسکر) "شاید قیصر نے میری حقیقت تمسے بیان کر دی ہے"
آٹو "بس اب چپکے ہو رہو! وگرنہ اس لاٹھی سے جو میرے ہاتھ مین ہے ایسا مارونگا کہ دم نکل جائے مین چاہتا ہون کہ تم پھر اُسی سولی پر لٹکائے جاؤ جس سے ایک دفعہ بچکے نکلے تھے -"

پادری انسلم یہ سنکر نہایت درجہ غضبناک ہو گیا - بے اختیار گالیان اور بددعا دینا چاہی - لیکن قیصر نے اُسکو پکڑکر اس بے رحمی سے دبایا کہ اُسکا تمام جسم سن سنا گیا جسکے بعد وہ خاموشی ہی کو مناسب سمجھا - حاصل کلام قیصر اور آٹو دونون جانب پکڑے ہوئے اُسکو قلعہ روزنتل کی طرف کھینچے لیے جانے لگے -
انسلم - (تھوڑا راستہ طے ہونے کے بعد) "مین ایک تجویز بتلاتا ہون - اگر مانو تو تمھارا ہی فائدہ ہے !"
آٹو "ہم کوئی ایسی تجویز ہرگز پسند نہ کرینگے - جس سے تمھاری رہائی ہو !"
انسلم "مین اک مخفی راز سے تمھین مطلع کرتا ہون جسکے معلوم ہونے سے تمھین بہت کچھ نفع ہو گا -"
آٹو "مین اپنے ذاتی فائدے کی غرض سے ایسے مجرم کو بے سزا نہ چھوڑونگا -"
انسلم "دیکھو تم ڈیوک لیپولڈ کی بی بی میریا کی بدولت سرفراز ہو جاؤ گے بشرطیکہ میری بات سُن لو"

آٹو "میں اُس لیڈی کی خوشنودی کے متعلق سب کچھ کرونگا۔ مگر کسی طرح یہ ممکن نہیں کہ تمھیں چھوڑ دوں۔"

انسلم "جو راز میں آپ تمسے بیان کرنا چاہتا ہوں وہ اک بڑے سنگین امر سے تعلق رکھتا ہی۔ تمنے میرے وفادار ساتھی (آہ سرد کھینچکر) فیروز کو تو قتل کردیا۔ اب اس راز کے جاننے والے صرف دو شخص زندہ ہیں ایک تو ایسا ہی کہ اس بارے میں کچھ لب کشائی کرنا اُسپر قیامت برپا کریگا۔ اور دوسرا شخص میں ہوں۔"

آٹو "تم محض جھوٹ بک رہے ہو۔ میں فیروز کو بیوجہ قتل کیوں کرنے لگا؟ وہ پہلے تو مجھپر حملہ آور ہوا۔ اور بعد ازاں کچھ اس طریقہ سے زمین پر گرا کہ میرے گھوڑے کے پچھلے پاؤں اُسکی پسلیوں پر پڑے اسی صدمے سے وہ مرگیا۔ اور تم جو یہ سمجھتے ہو کہ اُس راز کے جاننے والے اب صرف دو ہی شخص باقی ہیں۔ یہ سراسر غلط ہی کیونکہ فیروز نے مرنے کے پیشتر اپنے گناہوں سے توبہ کیا۔ اور ۔۔۔۔"

انسلم۔ (پریشان ہوکر) تو کیا فیروز نے تمسے میرے اور کونٹ مانفرڈ کے حالات بیان کردیے۔؟

آٹو۔ (اپنے گمان کو صحیح پاکر) "ہاں وہ سب بیان کرگیا۔ بلکہ چند ایسے کاغذات میرے حوالے کرگئے مرا ہی جن سے تمام قصہ بخوبی معلوم ہوتا ہی اور جنھیں میں عنقریب سیریا کے پاس پہونچانے والا ہوں۔" یہ سنکر پادری انسلم پریشان ہوگیا اور رہائی کی امید یاس سے مبدل ہوگئی۔

قیصر۔ (انسلم کی پراگندگی سے خوش ہوکر) "ابھی کیا ہی تیرے مارنے ہی پر اکتفا نہ کیا جائیگا۔ بلکہ تیرا گوشت بھی طعمۂ زاغ و زغن ہوگا۔"

آٹو۔ (قیصر سے) حضور گستاخی معاف! ایک عاجز اور بےبس آدمی کو رنج دلانا زیبا نہیں۔"

قیصر (تعجب سے) "تم کیا کہتے ہو؟ کیا ایسے شخص کی نسبت بھی نازیبا ہے؟"

آٹو "آپ مجھے یہ کہنے پر مجبور کیے دیتے ہین کہ آپ بھی اس قسم کے جرائم سے بری نہین ہین" قیصر نے غضبناک ہو کر کچھ کہنا چاہا۔ مگر ساتھ ہی آٹو کا احسان یاد آگیا جسکے سبب طوعاً و کرہاً خاموش ہونا پڑا۔

پادری السلم "مین ایک اور عظیم الشان راز تمسے بیان کرتا ہون۔ اس شرط پر کہ تم مجکو چھوڑ دو یعنے عدالت دم اور اسکی کل ماہیت سے تمھین آگاہ کر دیتا ہون۔ اور ایسی تجویز بھی بتلاتا ہون جس سے ہمیشہ کے لیے اس انجمن کو سلطنت جرمنی سے خارج کر دینا ممکن ہو۔ اگر وہ تجویز تم شہنشاہ جرمنی کو بتاؤ تو وہ ہمیشہ تمھارا ممنون احسان ہو رہے گا"

آٹو "تم ایک اول درجے کے بدمعاش ہو اگر تمھین ایمانداری و انصاف سے کچھ بھی تعلق ہوتا تو ہرگز اپنے یارون سے بیوفائی نہ کرتے۔ خیر۔ اب تمھین کوئی چیز رہا نہین کر سکتی۔ اگرچہ اُس ناہنجار انجمن کے مملکت سے نیست و نابود ہونے پر مجھے نہایت مسرت و شادمانی حاصل ہو گی۔ لیکن یہ بات مجھے گوارا نہین کہ تمھاری رہائی کے بدلے وہ مسرت حاصل ہو۔ اب تو تمھارا قیدیون مین شمار ہے۔ اور اسی حالت سے اسوقت تک رہنا ہو گا جبتک کہ شہنشاہ جرمنی سے تمھاری نسبت کوئی حکم صادر نہو" السلم کے دل سے رہائی کی امید بالکل جاتی رہی۔ وہ حسرت و اندوہ کے ساتھ سر جھکائے چپ چاپ چلا جا رہا تھا۔ منزل مقصود پر پہونچنے تک کوئی اور گفتگو نہوئی۔

شب کے تین بجے آٹو اور رقیصر اپنے قیدی کو ہمراہ لیے قلعہ روزنتل مین پہونچے آٹو نے اُسی دم دو مستعد سپاہیون کو بلا کے قیدی کو اُنکے حوالہ کیا۔ اور محفوظ جگہ مین مقید کرنے کا حکم دے کر آپ قیصر کو لیے ہوئے قلعہ کے اُس کمرے مین آیا۔ جو خاص اُسی کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ لارڈ روزنتل حسب عادت صبح کو اپنی خوابگاہ سے برآمد ہوا۔ اور آٹو کی آمد کی خبر سنکر خوش ہو گیا۔ چند روز سے آٹو بلے اطلاع کیے کہین چلے

جانے کے سبب وہ متردد ہو رہا تھا۔ اور جب یہ سنا کہ شہزادہ بھی اُسکے ہمراہ آیا ہے اور وہ شخص جو شاہزادے کے قید ہونے کا سبب ہوا تھا خود اِسی قلعہ مین پابزنجیر ہے۔ تو اُسکی خوشی دہ چند ہو گئی۔ غرض آٹو نے سویرے بیدار ہو کر اپنے معمولی کپڑے پہن لیے اور لارڈ روزنتل کی خدمت مین جا کے پادری انسلم کا مفصل حال کہ سنایا۔ دوسرے دن شہر ویانا کو جانے کی اجازت چاہی۔ اور قیدی کو بھی ہمراہ لیجانے کا طالب ہوا۔ لارڈ روزنتل نے اپنی فوج سے چند سپاہ قیدی کی محافظت کی غرض سے ساتھ لیجانے کی اجازت دی اور ایک قیمتی انگشتری آٹو کو بطور انعام مرحمت فرمائی۔ اس اثنا مین قیصر اپنی بہن لوکریزا کے پاس گیا۔ وہ اُسکے دفعۃً آجانے پر تعجب کرنے لگی۔ قیصر نے آٹو کی دفا شعاری قید خانے کا حال اور وہانسے رہائی پانے کی مفصل کیفیت بیان کی۔ لوکریزا کا دل آٹو کی طرف سے بھرا ہوا تھا وہ اُسکے نام سے جل اُٹھتی تھی۔ مگر اب موقع پر اپنی رنجیدگی کو چھپا کر اُسکی تعریف کرنے لگی۔ اُسدن آٹو اپنی ماں کی قبر پر جا کر پتھر وغیرہ حسب خواہش نصب دیکھکر بہت خوش ہوا۔ وہان سے اُس دوست کے پاس گیا۔ جسکے گھر سے نکلکر کونٹ مانفریڈ کے قلعہ کا رُخ کیا تھا۔ اُس سے وہ خطوط اور کیسۂ زر وغیرہ لیکے قلعۂ روزنتل کو واپس آیا۔

باب "۷۵"

امتحان

گذشتہ باب مین مذکورہ حالات کے وقوع سے چھ ہفتے گذر گئے۔ اور ہمارا سین شہر ویانا کی طرف بدلتا ہے۔ صبح کا وقت ہے پادری انسلم ایک تنگ و تاریک قید خانے کے ناہموار بچھونے پر اُٹھ بیٹھا ہے۔ بہت سال پیشتر جب وہ گہوارہ خانے کے جرم مین ماخوذ ہوا تھا تو جب بھی اُسی قید خانہ مین رکھا گیا تھا۔ غرض وہ نیند سے بیدار ہوا ہاتھ منھ

دھوکر لباس پہن لیا- اور غصے کے ساتھ ٹہلنے لگا- ایسے مین دروازہ کھلا- اور داروغہ زندان قیدی کا ناشتہ لیے آپہونچا-

پادری النسلم- (آہستہ سے) میرے پیارے دوست! مین نے راہب خانہ آلپس کے ایک مقام پر جسکو سوا میرے کوئی نہین جانتا بہت سی دولت دفن کر رکھی ہے- اگر تم میرے ساتھ وہان تک چلو تو برابر نصف بانٹ دیتا ہون- اس شرط پر جو سراسر تمھارے لیے مفید ہے مجھے رہا نہ کروگے؟" داروغہ نے سر ہلایا- پادری پھر بولا "خیر مین تمھین پوری دولت دے دیتا ہون"

داروغہ "کیا مجھے ایسا احمق سمجھتے ہو جو تمھاری بات پر اعتماد کرون؟"-

النسلم "نہین نہین- مین قسمیہ کہتا ہون کہ بہت سا مال دفن کر رکھا ہے"

داروغہ "دوست! اگر مین تمھارے ساتھ لالچ کے مارے آجاؤن تو راستے ہی مین میرا کام تمام نہ کر دوگے؟ ایسی بیہودہ باتون کو بالاے طاق رکھو- اور ناشتہ کرکے میرے ہمراہ چلے چلو- باہر چند ذی رتبہ حضرات تم سے گفتگو کرنے کے لیے منتظر کھڑے ہوئے ہین"

النسلم "مجھے اب غذا کی کوئی ضرورت نہین- تیار ہون- جہان چاہو لے چلو!-"

داروغہ پادری کے آگے چلنے سے انکار کرنے لگا اور کہا "مین الرک کنس کے ایسے بے ایمان شخص کے آگے ہرگز نہ چلونگا- تم آگے چلو مین پیچھے رہتا ہون" غرض دونون قیدخانہ سے نکلے-

داروغہ "سیدھی راہ چلو- تم ان مقامات سے کچھ ناواقف نہین ہو- کیونکہ اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ یہان گذار چکے ہو- اُس زمانہ مین مین قیدخانہ کا ملازم نہ تھا- ورنہ اُسوقت بھی آپکی (کنایتاً) خدمتگزاری کا فخر حاصل کرتا" انھین باتون مین داروغہ کلان کے خاص کمرے مین پہونچے- جہان چند لوگ جمع تھے- یہ ڈیوک لیوپلڈ اور اُسکی بی بی میریا- نوسٹ اور تریزا- امیر ظربین اور اُسکی بی بی ایرین اور آٹو تھے جب پادری النسلم اِس

جماعت کے قریب آیا تو آٹو کو وہان بیٹھا ہوا دیکھکر آگ ہوگیا۔ اور کڑوے تیور سے دیکھنے لگا۔

ڈیوک لیپولڈ۔ (پادری انسلم سے) "الرک کنس! مجھے تمسے چند سوالات کرنا ہین۔ بہتر ہے کہ اُنکا پورا پورا جواب دو تمھاری بدکرداریان اس حد کو پہونچی ہین کہ اب اُسکی باز پرس نہ کرنا۔ اور اُس مظلوم کی جو تمھاری ظالمانہ کارروائیون سے یتیم و اسیر ہوئی ہے دلدہی نہ کرنا صریح ظلم ہے۔" میریا کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے۔

انسلم "اگر مین آپ کے سوالات کا صحیح صحیح جواب دون تو مجھے کیا دیجیے گا؟"

لیپولڈ "مین کچھ شرط تو نہین کرسکتا۔ مگر اتنا یقین رکھو کہ وہ سزا جو تمھین عدالت عالیہ سے قریب تر ملیگی۔ وہ اسوقت کے چال چلن سے بہت متعلق ہوگی!"

انسلم "مفصل حال کہ سنانے مین سب مجھے کچھ عذر نہین۔ مگر امیدوار ہون کہ میری جان بخشی ہوجائے!"

لیپولڈ "ہان! اگر تمھارا اظہار اُن بیانات کے مطابق ہو جو ہم سُن چکے ہین۔ تو مین بیشک تمھین سولی دینے کے عوض حبس دوام کے لیے شہنشاہ جرمنی کے حضور مین سفارش کرونگا"

انسلم۔ (جسکے دل مین اک امید سی پیدا ہوگئی) "بہت خوب! اب آپ جو چاہیے پوچھیے مین ٹھیک ٹھیک کہے دیتا ہون"

لیپولڈ۔ (دلی جوش سے) الرک کنس! پیشتر اس سے کہ تم سے کچھ سوال کیا جائے مین یہ کہنا ضروری سمجھتا ہون کہ چند پوشیدہ حالات اتفاق سے ہمین معلوم ہوگئے ہین۔ شاید خدا اُن بے گناہون کی فریاد کو سُن رہا تھا۔ جو تمھارے ہاتھون قتل ہوئے سنہ ۱۱۹۳ء مین لیڈی تریزا اپنے والد بزرگوار کے سایۂ عاطفت سے چھڑائی جاکر قلعہ کونٹ مالفریڈ مین مقید کی گئی۔ خیر جو کمرہ اُسکے رہنے کے لیے مقرر ہوا تھا اُسکے قریب چند اور کمرے تھے۔ اُنمین سے ایک مین دو تصویرین لگی تھین جو کونٹ سگسمنڈ اور اُسکی بی بی

لیڈی الڈگارڈا سے بہت مشابہ تھین - کیا یہ بات صحیح ہے ؟"
النسلم "جی ہان - بندہ پرور! وہ تصویرین فی الحقیقت اُنھین دونون کی تھین !"
لیپولڈ "وہین پر لیڈی تریزا کو ایک نوشتہ بھی ملا - تمنے کبھی لیڈی الڈگارڈا کی تحریر دیکھی ہی ؟"
النسلم "مین بارہا اُسکا خط دیکھ چکا ہون - اور اب یقیناً پہچان بھی سکونگا -"
لیپولڈ - (نوشتہ النسلم کی طرف بڑھا کر) "قریب آکر اس دردناک تحریر کو دیکھو !"
النسلم - (دیکھکر) "بے شک یہ اُسی لیڈی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی - مین اچھی طرح جانتا ہون"
میریا کی آنکھون سے پھر آنسو جاری ہوگئے -
لیپولڈ "اس تحریر کے دیکھنے سے لیڈی تریزا کو اتنی بات معلوم ہوئی کہ یہ لیڈی الڈگارڈا کا حال ہی - مگر اُس سے میریا کی پیدائش و زیست کے متعلق کچھ حال معلوم نہوا - تریزا نے یہ نوشتہ اپنے والد ماجد کی خدمت مین پیش کیا - انھون نے بیٹی کو نصیحت کی کہ "یا تو اسکو پھاڑکر پھینکدو - یا اسکا ذکر کسی فرد بشر کے روبرو نہ کرو" انھین خوف تھا کہ کہین اس نوشتہ کے بہانے مانفریڈ آمادہ شر نہو جائے - خدا کا ہزار شکر کہ لیڈی تریزا نے اس کاغذ کو اُٹھا رکھا - مین ایک اور بات تمسے بیان کرتا ہون جسکا غیب سے ظہور ہوا - چند روز قبل مسٹر آٹو قلعہ کونٹ مانفریڈ کے قرب و جوار مین سفر کر رہے تھے - اثنا سفر مین ایک ظالم نے اُنپر حملہ کیا جو اُنکی جان لینے کی کوشش مین خود طعمۂ اجل ہوا لیکن قبض روح کے قبل اُسنے مسٹر آٹو سے التماس کیا کہ چند اوراق جو اُسکی پوشاک کے ساتھ سیے ہوئے تھے کھول کر ڈچس میریا کو پہونچا دیے جائین - اُن کاغذون مین صرف ایک چھٹی تھی جسکا مضمون یہ تھا :-
"لیڈی صاحبہ! جب آپ یہ خط پڑھ رہی ہونگی - اُسکا کاتب دنیا سے رخصت ہوگیا ہوگا زندگی مین اس راز کو افشا کرکے وہ اپنی جان کو معرض خطر مین ڈالنا نہین چاہتا تھا -

مگر اُسوقت آپ کو معلوم ہونا مناسب ہی- جبکہ موت اُسکی آنکھین بند کر چلیگی- لیڈی جینا!
آپ جو سمجھتی ہین کہ آپ کے ماں باپ غریب دہقان ہین - یہ غلط ہی- آپ کے
والدین کونٹ سگسمنڈ اور کونٹس الڈگارڈا ہین کونٹ کو آرک کنس نے جو اب پادری
السلم کے نام سے مشہور ہی بے خطا بے گناہ قتل کیا- اور آپکی والدہ کو زہر دیا گیا- یہ سب
کام آپ کے چچا کونٹ مانفریڈ کے حکم سے عمل مین آئے- آپ اسوقت شیر خوار تھین
مانفریڈ نے مجھے حکم دیا کہ آپ کو کہین لیجا کر ہلاک کر دون لیکن مجھے ایک معصوم کے
خون سے ہاتھ بھرنا پسند نہ آیا- لہذا آپ کو اپنے چند غریب دوستون کے حوالہ کیا-
وہ وہی ہین جنھون نے چند روز آپ کو پرورش کیا- اور جنھین آپ اپنے والدین
سمجھا کین- آخر کار وہ دفعتہً بخار سے مر گئے اور مجھے آپ کی نسبت کچھ حال معلوم ہوا
حالانکہ اس امر کے دریافت کرنے کی مجھے بڑی تمنا تھی- اب چند ہی روز ہوئے پادری
السلم نے بیان کیا کہ آپ زندہ ہین- اور ڈیوک لیوپولڈ سے بیاہ کر لیا ہی- مگر اسکی مجھے
خبر نہین کہ پادری السلم کو یہ حالات کیونکر معلوم ہوئے- الغرض عمر بھر مین مجھسے جسقدر
گناہ صادر ہوئے اُن سب مین یہی ایک ہی جسکی یاد ہمیشہ مجھے بے چین کرتی رہی -
مین نے سچی بات کہدی ہی- امید رکھتا ہون کہ آپ مجھے معاف فرمائینگی- اور میری
نجات کے لیے دعا کرینگی- فقط دستخط "ہیوگو" ۱۶- جون ۱۲۹۰ء"
ڈچس میریا اس مضمون کو سنکر آبدیدہ ہوگئی- اگرچہ وہ پہلے بھی اس تحریر کو دیکھ چکی تھی لیکن
اسوقت اپنے والدین کا یہ پُردرد حال سنکر اُس سے ضبط نہو سکا- تریزا کمال محبت
سے اُسکو تسلی دیے جاتی تھی-
لیوپولڈ- (پادری السلم سے) "اس خط کا مضمون تمنے غور سے سنا ہوگا صحیح ہی نہ؟"
[illegible]- جی ہان ہر ہر لفظ اس خط کا راست ہی"
لیوپولڈ (حاضرین سے مخاطب ہوکر) "آپ سب گواہ رہین کہ یہ شخص میری بی بی میریا کے

والدین کونٹ اور کونٹس ہونے کا اقرار کرتا ہی - اور نیز یہ کہ وہ مانفریڈ کے حکم سے بیگناہ مارے گئے (قیدی سے) الرک کنس! دیکھا خدا نے کسطرح اس راز کو افشا کیا؟ دنیا مین بہت سے بداعمال لوگ ہین - مگر یہ بدکاری جو تمسے وقوع مین آئی ایسی ہی کہ بہت کم اشخاص اسطرح اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے پر آمادہ ہو سکینگے - اب مین تمسے اسی قدر کہتا ہون کہ اُن مظلوم بے گناہون کے قتل کی مفصل کیفیت لکھدو اُسکے بعد شہنشاہ جرمنی مانفریڈ سے انتقام لینے کا بندوبست کرینگے -

قیدی "کل صبح تک مین کل احوال قلمبند کر کے حاضر خدمت کر سکتا ہون !"

لیپولڈ "ہان - اک اور قصے کی نسبت تمسے کچھ پوچھنا ہی (ظرنین کی طرف اشارہ کرکے) تم اُس امیر کو تو جانتے ہی ہو گے - انھین مدت دراز تک راہب خانۂ آلپس مین قید کر رکھنے سے تمھاری کیا غرض تھی؟

قیدی "پوپ سکندر ششم کے تخت نشین ہونے کے قبل ایک دن امیر ظرنین شہر وینس کے ایک مکان مین اتفاقاً داخل ہوا جہان قیصر بورجیا اور اُسکی بہن لوکریزا بورجیا کے چند پوشیدہ امور جو خفیہ طور پر انجام پاتے تھے اُسکو علانیہ نظر آ گئے - اگر اُن باتون کی شہرت ہوتی تو خاندان بورجیا کے حق مین بُرا نتیجہ پیدا کرتی تھی - اُن دنون وہ دونون بھائی بہن اُن کارروائیون مین سرگرم تھے جنکی وجہ سے سکندر ششم کو روما کا تخت نصیب ہوا - مخالفون کا کام تمام کرنے کی غرض سے اُس حویلی مین کئی قسم کے زہر تیار کیے جاتے تھے - چونکہ اُس زمانہ مین اُنکا ملازم تھا لہذا ظرنین کی حفاظت و نگرانی میرے ذمے چھوڑی گئی - !"

لیپولڈ "تمھارے بیان سے امیر ظرنین اور اُنکے دوستون کا گمان بہت ٹھیک نکلا - (ظرنین سے) جو قاصد مانفریڈ کے قید کرنے کا حکم لارڈ روزنتل کے پاس لے جائیگا اُسی کے ہاتھ یہ حکم بھی روانہ کیا جائیگا کہ خاندان بورجیا کو حدود جرمنی سے نکالدین - مجھے اُس

بارے مین شہنشاہ جرمنی کا ارادہ معلوم ہوگیا ہی"

آٹو "میری دانست مین لارڈ روزنتل مشکل سے کونٹ مانفریڈ پر غالب آسکینگے کیونکہ مانفریڈ ایک اول درجے کا بیباک شخص ہی۔ آخر دم تک لڑنے سے ہاتھ نہ اُٹھائیگا"

قیدی۔ (یعنے پادری انسلم) "مین اُسکو پکڑنے کی ایک آسان ترکیب بتلائے دیتا ہون۔ میری اس حالت مین اُسکے امور کی پردہ پوشی ممکن نہین اسی سبب بے رعایت و ہمدردی اُسکی گرفتاری کا بندوبست کرتا ہون"

لیپولڈ "بتاؤ کسطرح؟ پادری بغیر کچھ جواب دیے میز کے قریب گیا جہان لکھنے کا سامان مہیا تھا۔ ایک کاغذ پر یہ مضمون لکھا۔ "ہرمن!

"تجھے قسم ہی سبی اور کٹاری کی تو کونٹ مانفریڈ کو کسی طرح مہالنسرائے کبرگ تک آنے کی ترغیب دے کر اُسکو حامل قرطاس کے حوالے کردے۔ خبردار با عدول حکمی نہونے پائے۔ دستخط "انسلم"

انسلم۔ (کاغذ ڈیوک لیپولڈ کے ہاتھ مین دیکر) "حضور! یہ حکم کافی ہی۔ یہ جسکے نام لکھا گیا ہی وہ مہالنسرائے کبرگ کا مالک ہی وہ ہرگز خلاف حکم نہ کریگا۔ کیونکہ افسر عدالت دم کا حکم کسی حالت مین عدول ہو نہین سکتا۔"

آٹو "ہرمن مالک مہالنسرا کو مین بخوبی جانتا ہون مگر آج تک معلوم نہ تھا کہ وہ انجمن دم کا ایک رکن ہی"

انسلم "کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ لوگون مین فخر کرتا پھریگا؟ ہرگز نہین۔ خیر مجھے اپنا قصہ لکھنے کے لیے جو حکم ہوا ہی وہ بہت طول ہونے سے لکھنے مین زیادہ عرصہ ہوگا اسلیے جلد شروع کرنا چاہتا ہون!"

ڈیوک لیپولڈ نے قیدی کو لیجانے کے لیے داروغۂ جیل کو اشارہ کیا اُسنے فوراً تعمیل کی۔ دوسرے دن صبح کو وہی اشخاص پھر اُسی جا فراہم ہوئے۔ انسلم نے اپنے

تمام حالات قلمبند کرکے ڈیوک لیپولڈ کے آگے پیش کیے وہ نا ہنجار دفتر جرائم مرقومۃ الذیل باب مین مندرج ہی۔

باب "۶"

پادری انسلم کا قصہ

"چھبیس سال کا طولانی زمانہ گذرا کہ میری نسبت عدالت عالیہ دیانا سے سولی دیے جانے کا حکم صادر ہوا۔ میرے اس جرم کی تفصیل جو گھوڑے خانے کی محافظت کے متعلق سرزد ہوا تھا بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ اور یہ بھی شاید غیر ضروری ہوگا کہ سولی دیے جانے کا مشرح قصہ کہہ سناؤن۔ بہرحال پانچ آدمی اس صبح کو لٹکائے گئے۔ دو مرد تین عورتین۔ مگر پھانسی کا صدمہ سب کے لیے باعث مرگ نہ ٹھہرا۔ چند ساعت بعد مجھے اسطرح معلوم ہونے لگا کہ گویا ایک وحشت انگیز خواب سے بیدار ہوا ہون آنکھون مین روشنی اور رگون مین جنبش پیدا ہونے لگی۔ اور بتدریج ہوش و حواس درست ہونے گئے۔ جیسے کسی مصنوعی پتلے مین جادو کی تاثیر سے جان آتی جاتی ہی مگر میرے ہر ہر عضو مین جسقدر کوفت اور اضمحلال تھا اسکا بیان ہی نہین کرسکتا۔ مجھے ایسے الفاظ نہین یاد ہین جنکے ذریعہ اس تکلیف کا حال ظاہر کرون دماغ مین بھی ہولناک خیالات سمانے لگے۔ مین نے بمشکل سر ہلایا۔ سیدھے جانب نیچ پر کسیکی لاش پڑی دیکھی وحشت سے منھ پھیر کر بائین طرف نگاہ کی تو وہان بھی اسی طرح ایک اور لاش پڑی تھی اور جب مین نے اپنی حالت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ مین خود بھی [illegible] ہون جسطرح کی ان دو مردون کے لیے مقرر کی گئی ہی بہت دیر [illegible] مین اٹھکر بیٹھنے کی طاقت آئی۔ اسوقت سر چکر کھا رہا تھا۔ اور آنکھون مین [illegible] سی چھائی ہوئی تھی۔ اور سامنے والی ہر چیز مجھے پیرتی ہوئی نظر آتی تھی۔ تاہم چارلاشین وہان پڑی ہوئی پہچانی

گئین - مین آنکھین بند کیے پھر لیٹ رہا - عرصے تک میرا دماغ اس قابل نہ رہا کہ اپنی اصلی حالت کا ٹھیک اندازہ کر سکون اسی طرح ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ گذر گیا - اسکے بعد مجھے معلوم ہوا کہ مین اُس کمرے مین ہون جہان ڈاکٹر مُردون کو چیرا کرتے ہین - ایک ساعت اور گذری جسمین مجھے اسقدر طاقت آئی کہ اُٹھکر ٹہل سکون - طاقت کے ساتھ ہی جرأت و دلیری بھی آنے لگی - مین نے وہان سے نکلنے کی تدبیر سوچنا شروع کی - چھوٹے دریچون مین مضبوط لوہے کی سلاخین لگی تھین - مگر دروازہ چندان مستحکم نہ تھا - اور غور کرنے سے پایا گیا کہ وہ بے پروائی سے بند کیا گیا ہی - غرض تھوڑی سی حرکت سے وہ کھل گیا مین وہان سے باہر نکلا تو ایک دوسرے کمرے مین داخل ہوا - وہان دیوار سے ایک کوٹ لٹکا ہوا نظر آیا - اور قریب جاکر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ کسی ڈاکٹر کا لباس ہی - اب غروب آفتاب کا وقت قریب آ پہونچا -

دفعتہً مجھے جب یہ بات یاد آگئی کہ مُردون کو بعد غروب چیرتے ہین تو نہایت ہی بدحواس و پریشان ہوگیا - اور کسی طرح جلد نکل بھاگنا چاہا - اُسوقت میری نگاہ ایک میز پر پڑی جسپر مُردون کو چیرنے کے تمام آلات موجود تھے - خیر - مین ڈاکٹر کا کوٹ پہن کے اُفتان و خیزان پیچھے والے دروازے سے باہر نکلا - خوش نصیبی سے وہان کوئی پہرے والا نہ تھا - شہر پناہ دریانا کے باہر ہونے کے بعد دل مین اسدرجہ خوشی پیدا ہوئی کہ مین جامے مین پھولا نہ سمایا - مگر تھوڑی ہی دیر مین بھوک پیاس کا غلبہ ہوا جسکے سبب مین بالکل ہی بیتاب ہوگیا - غضب تو یہ کہ اُسوقت میرے پاس ایک حبہ بھی نہ تھا - آخر مین نے یہ ارادہ کر لیا کہ کوٹ فروخت کر کے اُن پیسون سے غذا مول لون - اور اُنھین کپڑون پر اکتفا کرون جو قیدخانہ مین سب مجھے ملے تھے - اسی تجویز مین مین ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا - اب مین دریانا سے دو کوس کے فاصلہ پر تھا - اور میرے قریب ایک چھوٹا سا گانوٴن بھی تھا - رات تو اسی درخت کے سایہ مین

کاٹی۔ سویرے اُٹھکر بیچنے کی نیت سے کوٹ اُتارا تو اُسکی جیب پر ہاتھ پڑا جسمین چند اشرفیان تھین۔ اس غیبی امداد سے مین بہت ہی خوش ہوا۔ جھٹ سے کوٹ پہن کر گانون مین جا پہونچا۔ اور وہان کچھ کھانا لیکر کھایا۔ مگر دل مین اس امر کی تشویش تھی کہ مین آیندہ کس طرح سے اپنی زندگی بسر کرون۔ آخر کار مجھے مالفریڈ کا خیال آیا۔ اُسوقت تک اُسکا باپ زندہ تھا۔ مالفریڈ کسی زمانہ مین اُسی فوج کا ایک افسر تھا جسکا مین بھی ایک ادنیٰ سپاہی تھا۔ ایک دن مالفریڈ نے مجھے قریب بُلا کر ایک پیالہ شراب سے بھرا ہوا دیا۔ مین نے نہایت شکریہ کے ساتھ اُسکا عطیہ قبول کیا۔ اور ایک رئیس زادہ کے اس درجہ خلق و مروت سے پیش آنے کے سبب سے مین کچھ متعجب سا ہو گیا۔ مالفریڈ بولا۔ تم ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ مین تمسے اعلےٰ درجہ رکھتا ہون۔ میرے باپ کی تمام ملک اور عہدہ میرے بڑے بھائی کا حصہ ہی۔ مجھے ہر حال مین اُسکا دست نگر اور محتاج رہنا ہوگا۔ افسوس! کاش مین پہلے پیدا ہوا ہوتا!!!" مالفریڈ کی اس پر درد تقریر نے میرے دل کو متاثر بنا دیا۔ اور مین اُسکے دلی خیالات کو پا گیا۔

اسی قدر باتین ہوئی تھین۔ پھر کبھی اس بارے مین گفت و شنید کا اتفاق نہ ہوا۔ نہ اُسنے کچھ کہا۔ اور نہ مین نے زبان کھولی۔ خیر۔ وہ فوج جسمین ہم دونون تھے غیر ضروری ہونے کے سبب خارج دفتر کر دی گئی۔ مالفریڈ اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔ اور میری تبدیلی شاہی فوج مین ہو گئی۔ پھر اُسوقت سے مالفریڈ کی کچھ نیک و بد خبر معلوم نہ ہوئی۔ لیکن جب مین اس حالت کو پہونچا تو اُسکا خیال آ گیا۔ اور مین نے اُسی دم قلعہ لنس ڈارف کا سفر اختیار کیا گو کہ منزل مقصود بہت دور و دراز ہونے کے سبب سے بہت سی تکالیف اُٹھانا پڑین مگر مین ہمت نہ ہار کر بہت جلد قلعہ مذکور مین پہونچ گیا۔ جو مالفریڈ کے باپ کا مسکن تھا۔ وہان پہونچکر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ قلعہ مین مالفریڈ کا باپ اور اُسکا بڑا بھائی رہتے ہین۔ مالفریڈ کو ان دونون سے صفائی نہونے کے سبب

پانچ چھ کوس فاصلہ پر جدا سکونت پذیر ہی۔ ناچار مین وہان سے نکلکر ڈھونڈھتا ہوا مالفریڈ کے گھر پر گیا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی گھبرا اُٹھا کیونکہ پورے حالات سے واقف تھا۔ تیز چیختی آواز مین پوچھا تمھارا نام الرک کنس ہی نہ ہی؟ مین نے سنا تھا کہ تمھین سولی دیگئی تھی۔ مجھے اپنا پورا قصہ بیان کرنا پڑا۔ جسکو سنکر وہ کمال متحیر ہو گیا۔

مالفریڈ "تم مجھسے کس بات کے طالب ہو؟"

مین نے کہا۔ "آپ کا ملازم بننا چاہتا ہون"

مالفریڈ "میرے پاس کوئی ایسا کام نہین جسپر تمھین مامور کرون مین خود غریب ہون۔ ابا جان سے نا اتفاقی ہونے کے سبب سے ایک قلیل رقم مجھے دیتے ہین۔ جو اوقات بسری کے لیے مشکل سے کفایت کرتی ہی۔"

مین نے جواب دیا۔ "آپ کے غریب ہونے ہی کے سبب سے ضرور ہوا کہ تونگری حاصل کرنے کے متعلق سعی کرین۔ اگر آپ قوی ہمت ہو کر کچھ کارروائی شروع کیجیے تو مین عمدہ طور پر اسمین تائید کرونگا۔" آخر اُسنے مجھے نوکر رکھ لیا۔ چونکہ قدیم نام میرے لیے باعث مصیبت تھا۔ اس سبب سے اپنا نام زبٹر مقرر کیا۔ میرے داخل ہونے کے پہلے ہیوگو نام ایک شخص اُسکا ملازم تھا۔ گراُسنے بھی اپنا قدیم نام بدلکر فیروز رکھ لیا۔ یہ شخص مالفریڈ کا دلی خیر خواہ اور اول درجے کا معاون تو تھا۔ گراُسکی راے عمدہ اور تدبیر صائب نہ تھی۔ مین اور مالفریڈ اپنا محرم راز بنانے کی غرض سے اُسکو تعلیم دینے لگے۔ آخر وہ بھی سنبھل گیا۔ ہمارا اصلی مدعا یہی تھا کہ مالفریڈ کے بڑے بھائی سگسمنڈ کو کسیطرح نذر اجل کر کے اُسکو باپ کا قائم مقام بنائین۔ مالفریڈ کو اپنے بھائی کے قتل مین سرموتامل نہ تھا۔ لیکن باپ کے جیتے جیات ایسی بڑی جرات کرنے سے ڈرتا تھا۔ اُسکا باپ اُسکے برے چال چلن اور بدنیتی سے اسقدر واقف تھا کہ اگر اُسکا بڑا بیٹا کسی ناگہانی صدمے سے مرجاتا بھی تو اُسکا باعث مالفریڈ ہی کو ٹھہراتا۔ کیونکہ اُسی کو سگسمنڈ کی موت سے فائدہ

پہونچنے والا تھا۔ اِسی تردد و کشمکش و پیچ مین زمانہ گذر گیا۔ اور کوئی کام نہوا۔ مانفریڈ کو رفعت و بزرگی حاصل کرنے کی تمنا بھی تھی۔ اور ساتھ ہی خوف بھی تھا کہ مبادا میرے فریب کا حال آشکار نہو جاے۔ اسی طرح دو سال گذرے آخر سگسمنڈ نے بہت کچھ کہہ سنکر اور لجاجت کر کے باپ کو مانفریڈ کے ساتھ پدرانہ مراسم بحال کرنے پر راضی کرایا۔ جسکے بعد باپ کے حسب الحکم مانفریڈ قلعہ لنس ڈارف مین رہنے لگا۔ یہان اور ہیوگو بھی وہین جم گئے گو کہ بڈھے نے کونٹ مانفریڈ کا قلعہ مین رہنا گوارا کیا مگر اُسکے برتاؤ سے صاف ظاہر تھا کہ صرف بڑے بیٹے کی خاطر سے وہ مجبور ہو گیا۔ ورنہ کبھی پاس پھٹکنے ندیتا۔ بیٹا ماننے کے ساتھ اُس محبت و اخلاص سے پیش نہین آتا تھا۔ جسطرح باپ کو بیٹے کے ساتھ ہونا چاہیے برخلاف اُسکے سگسمنڈ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ فی الحقیقت سگسمنڈ بھی اسی قدر سعید اور لائق بیٹا تھا جسقدر مانفریڈ نالائق اور بدکار تھا۔ غرض باپ کی سردمہری اور اُسکی نظرون مین بھائی کی وقعت محبت دیکھ دیکھ کر مانفریڈ تاب نہ لاسکا۔ اور پورے طور پر یہ عازم ہو گیا کہ کسی طرح آپ بزرگی حاصل کرے۔ اور سب سے پہلے یہی تجویز سوچی کہ باپ اور بھائی دونون کا کام ایک ساتھ تمام کر دے آخر ایک ایسا زہر طیار کیا جسکا اثر بدیر ظہور مین آئے۔ اور شب کو کھانا کھاتے ہوئے اُسکو بڈھے کونٹ اور سگسمنڈ کی شراب کے گلاسون مین ملا دیا۔ جب پینے کی نوبت آئی تو بڈھے نے دو ایک قطرے چکھ کر پیالہ مُنھ سے جدا کیا۔ اور شراب کی بدمزگی بیان کی۔ سگسمنڈ نے بھی چکھا تو باپ کا قول درست پایا۔ مانفریڈ کے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین۔ اس درجہ بدحواس ہو گیا کہ مُنھ سے بات نکلنا مشکل ہو گئی۔ لیکن معاً سنبھلکر کہا "وہ شراب کے ذائقہ کی نسبت آپ دونون کا اندازہ غلط ہے۔ میری شراب تو معمولی مزہ رکھتی ہے"۔ اگر وہ چپکا ہو رہتا تو شک کی گنجائش نہ تھی۔ اسکی اُسوقت کی حالت اور باتون مین گھبراہٹ اور دوسری حرکات سے بڈھے کے دل مین شک پیدا ہوا کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔ اُسی دم باورچی خانہ کے دارو غہ

بلوا کر دونوں شراب سے بھرے ہوئے پیالے دیے - اور صبح تک حفاظت کے ساتھ رکھنے کی تاکید کردی - شب بھر مانفریڈ کی عجیب حالت رہی - داروغہ کے پاس جاکر خوشامد و معذرت کرنے لگا کہ اس شراب کو پھینک کر تازہ شراب بھر دو - مگر اُسنے ایک نہ مانی - اور صبح کو پوری پوری کیفیت بڈھے کونٹ سے بیان کردی بڈھے کا گمان ٹھیک نکلا - پھر بھی وٹن برگ سے ایک ڈاکٹر بلوایا گیا - اُسکے امتحان سے معلوم ہوا کہ شراب زہریلی ہوئی ہی" مانفریڈ کے حق مین یہ بات بالکل ہی بُری ہوئی - باپ نے ہمیشہ کے لئے اُسے عاق کردیا - اور فوراً قلعہ سے نکلجانے کا حکم دیا - مین اور ہیوگو اپنے بے وقعت صاحب کے ہمراہ ہوئے - مانفریڈ کے قلعہ سے باہر نکلتے وقت سگسمنڈ باپ سے چھپکر اُسکے روبرو آیا - اور کہا "میرے عزیز بھائی! مین نے دل سے تمھاری خطا معاف کردی - خدا سے التجا کرتا ہون کہ وہ تمھین نیک ہدایت عطا فرمائے - یہ لو ایک تھیلی اشرفیون سے بھری ہوئی (دیکر) آوارہ وطنی مین تمھارے کام آئیگی - تم جہا ہے کہین رہو - مگر وقتاً فوقتاً کیفیت سے اطلاع دیتے جاؤ - مین تمھین کبھی تنگدست ہونے دونگا" یہ کہکر سگسمنڈ جلد جلد واپس ہوگیا - مانفریڈ اور مین اور ہیوگو قلعہ سے باہر نکلے - مانفریڈ نے ہم دونون سے مخاطب ہو کے کہا "میرے وفا شعار ملازمو! مین سمجھتا ہون کہ ابا جان کی زندگی تک میری کوئی تدبیر کارگر نہوگی - ہان بعد اُنکے البتہ کامیابی کی امید ہوسکتی ہی - اب میرا ارادہ ہی کہ سیدھا ویانا جاکر شاہی فوج مین داخل ہوجاؤن - اس سے یہ فائدہ مترتب ہوگا کہ میرا بھائی سمجھے گا کہ مین گناہون سے تائب ہوکر دنیا مین ناموری اور بزرگی پیدا کرنے کی کوشش مین سرگرم ہون - تم دونون اسی قرب وجوار مین رہو اور جو جو حالات گذرتے رہین بے کم وکاست مجھے اطلاع دیا کرو" - مانفریڈ نے ویانا کی راہ لی - مین اور ہیوگو وٹن برگ مین رہنے لگے - کبھی کبھی مین سگسمنڈ سے ملتا تھا - اور ہر ملاقات مین یہی کہتا تھا کہ مین مانفریڈ کے پاس رہتا ہون - اور اب وہین سے

چلا آتا ہون سگسمنڈ ہر ملاقات مین مجھے ایک تھیلی اشرفیون کی دیتا تھا - اور ہم
اور ہیوگو اُسی سے گذارا کرتے تھے - مانفریڈ کو گئے ہوئے دو سال گذرے
تھے کہ سگسمنڈ نے لیڈی الڈگارڈا سے شادی کی - اُس شادی سے ایک سال
بعد بڈھا کونٹ انتقال کر گیا - اور لارڈ سگسمنڈ لنس ڈارف کی وسیع جاگیرات و قلعہ کا
مالک و مختار ہوا - مانفریڈ کو اِس امر کی اطلاع دینے کے لیے ہیوگو ویانا گیا - وہ سُنکر
پوشیدہ طور پر اُسکے ساتھ آگیا - مجھے یہ بتا دینا ضرور ہے کہ مانفریڈ ویانا مین رہنے
کے عالم مین انجمن دُم کا ایک رکن مقرر ہوا - اور بہت جلد اعلیٰ عہدہ بھی پا گیا - غرضکہ
جب وٹن برگ مین آیا تو مجھے اور ہیوگو کو اُس انجمن مین شریک کر لیا - انجمن کی کونسل
نے مانفریڈ کو ضلع وٹن برگ کی افسری عطا کی - ہیوگو اور مین شہر مین رہے مانفریڈ
اپنے بھائی کے پاس قلعہ مین گیا سگسمنڈ کی بی بی الڈگارڈا کو اُسی وقت وضع حمل
ہوا تھا وہ زچہ خانہ مین تھی سگسمنڈ نے بھائی کو نہایت خلق و محبت کے ساتھ لیا -
اُسکے رہنے کے لیے قلعہ ہی مین جگہ مقرر کر دی رفتہ رفتہ اُسنے مانفریڈ کو کچھ جائداد
بھی دی تاکہ اُسکی آمدنی سے وہ اپنی گذر اوقات کر سکے - چند روز گذرے بی بی
کا مزاج علیل ہونے کے سبب سگسمنڈ کہین باہر آتا جاتا نہ تھا - جب اُسے
پوری صحت حاصل ہوئی تو یہ اپنے معمولی سیر و شکار مین مشغول ہوا - مین اور
ہیوگو مانفریڈ سے ملا کرتے تھے - اور وہ ہمین تدبیرین بتاتا تھا - اُسکا حکم یہی
تھا کہ ہم دونون کوئی قابو پا کر سگسمنڈ کو قتل کر دین - حاصل کلام ایک روز مین مانفریڈ
کے اشارے کے بموجب شہر سے دو چار کوس فاصلہ پر ایک جھاڑی مین چھپا ہوا بیٹھا
تھا - دور سے ایک سوار دکھائی دیا جب وہ قریب آیا تو مین نے پہچانا کہ سگسمنڈ ہی ہے -
اُسکا گھوڑا کسی صدمہ کی وجہ سے لنگڑا ہو گیا تھا - جسکے سبب وہ اپنے ہمراہیون سے
دور پڑ گیا - مین جس جگہ دبکا ہوا چپ چاپ بیٹھا تھا اُسکے قریب ایک ٹیکری تھی سگسمنڈ

اُسپر چڑھے ہوے بگل پھونکنے لگا۔ مگر اُس آواز سے بھی کوئی نہین آیا تو وہ مایوس ہوکر اُترا اور سیڑھی کے قریب سے گذرنا شروع کیا مین نے دفعتہً شیر کی طرح جھاڑی سے نکلکر اُسپر حملہ کیا۔ اور شمشیر اُسکے سینے مین بھونک دی۔ سگسمنڈ آہ سرد کھینچکر زمین پر گرا۔ مانفریڈ کا نام اُسکی زبان پر آیا۔ اور مجھے خوف اور نفرت کی نگاہون سے دیکھنے لگا۔ وہ مجھے بخوبی پہچانتا تھا۔ اُسے مرتے دم یقین ہوگیا کہ مانفریڈ ہی کی تحریک سے مین نے اُسکی جان لی ہی۔

غرض تھوڑی دیر مین اُسکا دم نکلگیا مین رسّی اور کٹار مردے کے بازو پر رکھکر فوراً وہان سے بھاگ آیا۔ سگسمنڈ کے ہمراہی واپس آتے ہوے اپنے آقا کی لاش کو راہ مین پڑی دیکھکر روتے پیٹتے قلعہ لنس ڈارف مین لے آئے۔ میت گھر مین آنے کے بعد سگسمنڈ کی پیاری بیوی کا غم والم سے جو حال ہوا اُسکے بیان کرنے کی مجھ مین طاقت نہین ہے۔ مینے سُنا کہ وہ بہت دیر تک بیہوش رہی۔ اور جب ہوش آیا تو مجنون کی سی باتین کرنے لگی۔ خیر۔ اُسکو ایک حجرے مین بند کرکے ونفریڈ نام ایک بڑھیا اُسکے ساتھ رکھی گئی۔

یہ بوڑھیا چند سال سے قلعہ لنس ڈارف مین خادمہ کی خدمت پر مامور تھی۔ وہ مانفریڈ کی رازدار بھی تھی۔ لارڈ سگسمنڈ کے انتقال سے چند روز بعد مین اور ہیوگو قلعہ ہی مین آکر رہنے لگے۔ لیڈی الڈگارڈا کا کوئی سرپرست وہمدرد باقی نہ رہا۔ مانفریڈ نے اُسکی لڑکی کی پرورش اپنے ذمے لی۔ اور آپ قلعہ کا مالک بن بیٹھا۔ بھائی کے خیرخواہ نوکرون کو معزول کرکے سب خدمتین انجمن وُم کے لوگون کو دین۔ ایک رات لیڈی الڈگارڈا سے بچی کو جدا کرکے صرف اُسی کو قیدخانہ مین لیجانے کا حکم دیا اور ادھر ہیوگو کو اشارہ کردیا کہ بچی کو مار ڈالے۔ مگر اُسنے اس ظالمانہ حکم کی تعمیل نہ کی۔ بلکہ چپکے سے اپنے قرابتدارون کے حوالے کیا۔ جو دہین کہین قریب مین رہتے تھے۔ یہ بات ہیوگو نے مجھسے اُسوقت کہی جب ہم دونون مانفریڈ کی ملازمت سے

دست بردار ہو چکے تھے سلیڈی الڈ گارڈا ایسی جگہ مقید کی گئی جہان سے اُسکو باہر کے حالات کچھ معلوم نہین ہو سکتے تھے۔ مانفریڈ نے مشہور کیا کہ سگسمنڈ کی بی بی الڈ گارڈا شوہر کے غم مین لڑکی کو مار کے خود بھی ہلاک ہوگئی۔ ایک دن قلعہ لنس ڈارف سے تین جنازے نکالے گئے۔ ایک مین تو لارڈ سگسمنڈ کی لاش تھی۔ اور دوسرے اور تیسرے جنازے مین کچھ تپھرا ور کپڑے اس انداز سے ڈالے گئے تھے کہ جس سے آدمی کا وزن برابر معلوم ہوتا تھا۔

الغرض جب مانفریڈ کو سب طرف سے تشفی حاصل ہوئی تو کونٹ کا خطاب اختیار کرلیا۔ کیونکہ اُسکے سوا خاندان مین کوئی اور وارث نہ تھا۔

لیڈی الڈ گارڈا نہایت درجہ حسین تھی۔ اُسکے حسن و جمال اور ناز و ادا کو دیکھکر مانفریڈ کو اپنا دل قابو مین رکھنا دشوار ہوتا تھا۔ اسکے خیالات ہمیشہ بدی سے بھرے ہوئے تھے۔ اور اسی سبب سے باپ نے بھی مردود کر رکھا تھا۔ جب لیڈی پورے طور پر اُسکے قبضۂ قدرت مین ہوگئی مانفریڈ نے اپنا جال پھیلانا چاہا۔ لیکن اُس ماہ جبین سے اسقدر شرمندگی تھی کہ روبرو جانا اور آنکھین چار کرنا بھی اُس سے نہ ہوسکتا تھا۔ تجویز و تردد ہی مین چند ہفتے گذر گئے۔ ان ایام مین ہوگو کو جو اس جفا کشیدہ مظلوم لیڈی کی حفاظت کے لیے مقرر کیا گیا تھا اُسکی حالت زار پر ترس آگیا۔ الڈ گارڈا اک دن رو رو کر اُس سے کہنے لگی کہ "اگر مین اور چند سے اِسی طرح قید مین رہون تو یقین ہے کہ جنون ہو جائے مین تم سے بجاجت کرتی ہون خدا کے لیے مجھے لکھنے کا اسباب ہی لادو تاکہ اس شغل مین کچھ عرصہ گذار دن" ہوگو نے مجھے مخفی طور سے کاغذ قلم وغیرہ لادیا اور ساتھ ہی تاکید بھی کردی کہ مانفریڈ کو ہرگز اطلاع نہونے پائے کہ یہ چیزین مین نے فراہم کردی ہین۔ کیونکہ ہوگو مانفریڈ کے غضب سے بہت ڈرتا تھا۔ اور لیڈی سے یہ بات بھی کہی کہ مین جسوقت آپ کے لیے کھانا لے آتا ہون مانفریڈ دروازے کے

پاس آ کھڑا ہوتا ہی تا ہماری باہمی گفتگو سُنے ؟ ہیوگو سے مانفریڈ نے کہ دیا تھا کہ لڑکی کے قتل کا حال الڈگارڈا سے ہرگز بیان نہ کرو بلکہ اسکو امید دلاؤ کہ اگر تم اپنے دل کو تسکین دوگی - اور موجودہ حالت پر صبر کر کے خوش وخرم رہوگی تو لڑکی اسکے واپس ملنے کی امید ہے - بعض مرتبہ مانفریڈ مجھے بھی بھیجا کرتا تھا کہ دروازے کے پاس کھڑا ہوکر ہیوگو اور الڈگارڈا کی تقریر سنون - اسیلئے کہ کبھی کبھی مانفریڈ اپنے وفادار خدمتگاروں سے بھی بدگمان ہوجاتا تھا - غرض دو مہینے تک مانفریڈ اُس ستم رسیدہ لیڈی کو مُنھ دکھانے کی جرأت نہ کرسکا - آخر ایک دن جی مضبوط کرکے قیدخانے مین گیا - مجھے یہ نہین معلوم کہ اُن دونون مین کس طرح گفتگو ہوئی - ہان اتنا البتہ معلوم ہوا کہ تھوڑی ہی دیر مین مانفریڈ چین بجبین غضبناک حالت مین وہان سے واپس آیا - اور اپنے غصہ وغضب کو مجھپر اور دیگر ملازمین پر نکالنے لگا دو تین دن کے وقفہ کے بعد پھر وہ الڈگارڈا کے پاس گیا - اور واپس آکے مجھے کہا ئے اُسکا دل میری جانب سے کبھی صاف ہوتا نظر نہین آتا وہ برابر مجھپر ملامت کیے جاتی ہے - اور مجھسے میل جول رکھنا موجب عار سمجھتی ہے - مین سوچنے اور غور کرنے کے لیے تین دن کی مہلت دے آیا ہون - اس عرصہ مین اگر وہ مان جائے تو چشم ما روشن دل ما شاد - وگرنہ اُسکو موت کا مزا چکھانا ضرور ہے ؟ تیسرا دن آیا - ہیوگو دفعتہً بیمار ہونے کے سبب مین لیڈی الڈگارڈا کا محافظ مقرر کیا گیا - قریب شام مانفریڈ زندان مین پہونچا - اور پورا ایک گھنٹہ بھر اُس لیڈی سے گفتگو کرتا رہا - جب واپس آیا تو اُسکا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا تھا - اور سر تا پا کانپ رہا تھا - مجھے بلاکے کہا - آج اسکا قصہ تمام کیے دیتا ہون ؟ رات کیوقت میرے پاس ایک کالے رنگ کا کوئی سفوف دیا کہ اُسکی غذا مین ملا دون مینے اُس حکم کی تعمیل کی مین دوسرے دن صبح کو حسب عادت قیدخانہ مین گیا تو اسکو مردہ پایا مین نے اور مانفریڈ نے ملکر اُسکو اُسی قیدخانہ کے

ایک کونے مین دفن کر دیا۔ اور کمرے کے کواڑ بند کر کے واپس چلے آئے۔ مانفریڈ کا بیان ہی کہ اُسوقت سے قیصر کے قید کرنے تک پھر کبھی اُس کمرے کے کھولنے کا اتفاق نہوا جب حال مین مانفریڈ اور مین قیصر کی قید کا اہتمام کرنے کی غرض سے اُس کمرے مین گئے دروازہ بسبب کہنگی کے گرا جاتا تھا لیڈی الڈگارڈا کی آخری غذا کا پس ماندہ سوکھ کر میز پر جم گیا تھا۔ چھری کانٹے چمچے وغیرہ زنگ سے سیاہ ہوگئے تھے۔ اور ہر چیز پر مکڑیون کے بیشمار جالے تنے تھے۔ حاصل کلام جب مانفریڈ ہر طرف سے پورے طور پر مطمئن ہوگیا تو عدالت وم کا سردار مقرر ہوا اس حکومت نے اُسکے رتبے کو اور ترقی دی۔ وہ بڑا ظالم اور بد معاش ہو نکلا۔ حتے کہ مجھے اور ہم کو بھی تصدیع و تکلیف دینے لگا۔ ہم تنگ آکر اُسکی نوکری سے دست بردار ہوگئے۔ اور لیڈی الڈگارڈا کے مرنے کے چند دن بعد قلعہ کونٹ مانفریڈ سے نکلگئے یہ ماجرا جسکو مین نے ابھی بیان کیا گذر کر اکیس سال کا زمانہ ہوا۔ اُسوقت سے اب تک زمانہ کی نیرنگیون کی بدولت مجھے کئی مصیبتین اُٹھانا پڑین جنکی تفصیل بیان کر کے مین آپ کے قیمتی وقت کو رائگان کرنا نہین چاہتا۔ اب صرف ایک بات کہنا باقی ہی۔ یعنے مین کیونکر واقف ہوا کہ ڈچس میریا لیڈی الڈگارڈا کی صاحبزادی ہین۔

اس سال کے اوائل مین مین روما مین تھا۔ وہان اتفاقاً شرمین نام ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ اور شرمین دغاباز و السٹین کا جسنے ظرمین کا بھیس بدلکر عرصے تک روما مین اسیری کی تھی بڑا دوست تھا۔ اثناے گفتگو مین شرمین نے کئی باتین ڈچس میریا کی نسبت مجھ سے کہین۔ اُسکو میریا کا حال والسٹین سے معلوم ہوا تھا جسکی بی بی ایڈا مین اور میریا مین حقیقی بہنون کے سے روابط تھے۔ شرمین نے بیان کیا کہ: ڈچس میریا کسی غریب کی لڑکی تھی۔ اُسکو لارڈ درونزیٹل کی بی بی نے اُسکی کم عمری مین یتیم و اسیر

ہو جانے پر ترس کھا کے اپنی پرورش میں لیا - اور وہیں (قلعہ روزنتل میں) وہ عالم شباب تک پہونچی "، شریں کے اس فقرے سے میں بہت متعجب ہو گیا کہ ڈجس میریا کے والدین ہیوگو کے قرابت دار تھے - ہیوگو نے مجھ سے پیشتر ہی کہہ دیا تھا کہ لیڈی الڈگار کی پیاری بیٹی کو مانفریڈ کے حکم کے بموجب قتل کر دینے کے عوض اپنے ایک قرابت دار کے حوالے کر آیا ہوں - اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ وہ لوگ یعنی ہیوگو کے اقربا اپنی کوئی خاص اولاد نہ رکھتے تھے - اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ بچہ جسکی پرورش قلعہ روزنتل میں ہوئی لیڈی الڈگارڈا کی بیٹی کے سوا کوئی اور نہ تھا - تاہم میں مزید اطمینان کے لیے اسی کی تلاش میں رہا - اسکی عمر جب دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کی عمر بھی اگر زندہ رہتی تو اسی قدر ہوتی - اس تحقیقات سے مجھے مالی فائدہ کی امید بندھی - اسلیے میں چند مہینے آگے بھیس بدل کر دیانا پہونچا - پہونچنے کے دوسرے یا تیسرے دن ڈچس میریا کو اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑے ہوئے محل سے نکلتے دیکھا - صرف ایک ہی نظر کافی تھی لیڈی الڈگارڈا اور انکی بیٹی میریا میں سرمو تفاوت نہ پایا -

باب ۲۲

فوسٹ اور پادری انسلم

رات کا وقت ہے - پادری انسلم قید خانے میں دلگیر و پریشان بیٹھا ہے - چھت سے لٹکی ہوئی قندیل کی دھیمی روشنی اس مختصر بلا خیز مقام کے چاروں جانب پڑ رہی ہے - باوجود پریشانی کے پادری کی صورت سے کبھی کبھی مسرت کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں - وہ دل ہی دل میں کہہ رہا ہے - میں نے مانفریڈ سے تو انتقام لے لیا مجھے اسنے جسقدر رنج دیا ہے اب خود اس سے زیادہ بھگتے گا - ہاں فوسٹ یہاں اب تک کیوں نہ آیا ہوگا ؟ کہیں قید خانہ کے داروغہ نے میرا پیام ہی اس تک نہ پہونچایا ہو ! - "

کسی کی آہٹ سنائی دی۔ قیدی ادھر متوجہ ہوا دروازہ کھلا۔ اور فوسٹ اندر آیا۔
فوسٹ۔ (السلم سے) "میری سمجھ مین نہین آتا کہ مجھے اسقدر اصرار سے یہان بلانے مین تمھارا مدعا کیا ہے؟"
السلم۔ "حضور! مین ایک ضروری امر آپ سے عرض کرنا چاہتا ہون۔ (ادھر ادھر دیکھکر) کہین داروغۂ زندان نہ سن لے۔ (نزدیک جاکر) مین اس قید سے رہا ہونا چاہتا ہون۔ اور میری رہائی آپ کی قدرت مین ہے"
فوسٹ۔ (چند قدم پیچھے ہٹ کر) "لاحول ولا قوۃ۔ آخر اس بیہودہ گفتگو سے مطلب؟"
السلم۔ آپنے مجھے لارڈ آرسنو اور اُسکے ہمراہیون کے روبرو بدنام و بے عزت کیا اور کس لیے؟ صرف اس مردود شخص قیصر بورجیا کو بچانے کی غرض سے۔ اگر مین چاہون تو اسی دم آپ سے پورے طور پر انتقام لے سکتا ہون لیکن پھر خیال آتا ہے کہ جسقدر سہولت و نرمی سے کام نکلتا ہے۔ اُسقدر درشتی و سختی سے نہین نکلتا لہذا مین التماس کرتا ہون کہ آپ مجھے اس قید الم سے رہا کرا دیجیے۔ یہ امر آپ کے لیے کوئی دشوار کام نہین ہے۔ کیونکہ آپ آجکل دربار شاہی مین ممتاز سمجھے جاتے ہین۔ اور وقعت کی نگاہون سے دیکھے جا رہے ہین"
فوسٹ۔ (غضبناک ہوکر) "تو ایک نامعقول بات کا مجھسے طالب ہے تجھ ایسے خونی ظالم بے ایمان شخص کی تائید کرنا مجھے ہرگز گوارا نہو گا"
السلم "مین اگر خونی ہونے کے سبب مردود ٹھہرایا گیا ہون تو آپ کا دامن کب ان جرمون سے پاک ہے؟ کیا آپ نے اپنی معشوقہ ایڈا کو اس بچے کے مار ڈالنے کا اشارہ نہ کیا جو آپ ہی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا؟"
فوسٹ "ایسے واہی تباہی قصے بیان کرکے مجھے اپنا ہمدرد بنانا چاہتا ہے؟"
السلم "یہ واہیات باتین نہین ہین! وہ کاغذ جسمین آپ نے اُس بچے کے باپ

ہونے کا اقرار کیا ہی - اور نیز وہ خطوط جنمین اس بچہ کے قتل کی تجویزین آپ اور ایڈا مین ہوئین سب میرے پاس موجود ہین - آپکا دل اندر سے گواہی دے رہا ہوگا کہ یہ جو کچھ کہتا ہی حرف بحرف صحیح ہی " ہان ہٹ دھرمی سے یا حکومت و عظمت کے غرے مین نہ مانیے تو یہ اور بات ہی - مگر آپ عین الیقین رکھیے کہ مین مخالفت پر آؤن تو دو ہی باتون مین اسقدر انقلاب پیدا کر دونگا کہ آپ امارت کی بلندی سے گر کر اسی قید مین پڑ جائینگے "

نوسٹ حقارت سے ہنسنے لگا -

السلم - (نوسٹ کی ہنسی کی غایت نہ سمجھکر) آپ کو ابھی یقین نہین آیا ؟ دیکھیے یہ کاغذات مجھے ایڈا کے شوہر والسیٹن کی معرفت ملے ہین - (السلم نے جیب سے کاغذون کا ایک بستہ نکالکر دکھایا)

نوسٹ - شائد تو یہ سمجھتا ہی کہ ان کاغذون کے افشاے راز کے خوف سے مین تیرا غلام و مطیع ہو رہونگا - اگر واقعی تیرا یہی گمان ہی تو سراسر غلط ہی - کیونکہ مین ان نوشتون کو آسانی کے ساتھ تیرے ہاتھ سے چھین سکتا ہون "

السلم - معاف کیجیے مین کوئی بچہ نہین ہون کہ ان دھمکیون سے ڈر کر ان کاغذات کو آپ کے حوالے کر دون - مجھے معلوم ہی کہ آپ کو چند پوشیدہ اختیارات ضرور حاصل ہین - اگر ایسا نہ ہوتا تو کیونکر آپ لارڈ آرسنو کے روبرو مجھے پھانسی دی جانے اور میرے اسپتال سے اُٹھ بھاگنے کا مفصل حال بیان کرتے ؟ حالانکہ اُسوقت اُن واقعات کو گذرے ستائیس برس کا زمانہ گذر چکا تھا - خیر اب مین چاہتا ہون کہ آپ کے اس جھوٹے دعوے کا ثبوت حاصل کرون "

نوسٹ - " مجھے کسی ایسی قدرت کا دعویٰ نہین جو میرے حوصلہ سے زیادہ ہو - "

نوسٹ نے ابھی یہ فقرہ تمام نہ کیا تھا کہ اُن کاغذون مین جنھین السلم اپنے ہاتھ مین رکھے ہوئے تھا آگ سلگ اُٹھی اور سب کاغذ دیکھتے ہی دیکھتے راکھ کا تودہ بنگئے

السلم۔ (حیران ہوکر) "یہ کیا شعبدہ بازی ہی؟ گو کہ تمنے ایک عجیب ترکیب سے اِن نوشتون کو جلا دیا۔ مگر یاد رہے کہ صرف میری زبان اس خبر کے مشتہر کرنے کے لیے کافی ہی کہ نوسٹ جو دنیا مین بہت بڑا معزز اور دولتمند سمجھا جاتا ہی۔ کسی وقت ایڈا پر فریفتہ تھا۔ اور اُسنے اپنے بچے کو خود اپنے ہی ہاتھون قتل کیا ہی۔"

تریزا کے کانون تک کسی طرح اس آواز کو پہونچا دونگا۔ تا وہ بھی اپنے خاوند کے مکر و فریب سے آگاہ ہو جائے۔ دیکھو! ابھی کچھ نہین بگڑا۔ ذرا سی کوشش کرکے مجھے چھڑا دو تو تم ایک بہت بڑی رسوائی سے محفوظ رہو گے۔"

نوسٹ۔ جو کچھ تیرے جی مین آتا ہی بلا تامل کر گذر! مین ہرگز پسند نہ کرونگا کہ تجھ سے کچھ رعایت کا برتاؤ کیا جائے۔"

السلم۔ "آخر تم ہی پچھتاؤ گے۔ میری تجویز کے خلاف عمل پیرا ہونا بے شک تمھین کوچہ و بازار مین رسوا کریگا۔"

نوسٹ۔ "او نامعقول! کیون مجھے غصہ دلائے جاتا ہی؟ مین اگر چاہون تو ابھی دم ہمیشہ کے لیے تیری زبان بند کر سکتا ہون!"

السلم۔ "اونہہ! تمھاری شعبدہ بازی میری آواز کو دبا نہ سکیگی۔ (گھبرا کر) دیکھو! کسی کی آہٹ سنائی دیتی ہی۔ کیا عجب کہ قید خانے کا داروغہ آتا ہو۔ خیر جلدی سن لو۔ میری رہائی کی اجازت حاصل کرو گے کہ نہین"؟

نوسٹ۔ "نہین۔ ہرگز نہین۔"

السلم۔ "تو مین بھی تمھین کسی رعایت کا مستحق نہ سمجھونگا۔ اور یہ بات دنیا مین مشہور ہو جائیگی کہ کونٹ آف آرونا (نوسٹ) اپنے شیر خوار بچے کا قاتل ہے۔"

السلم یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دفعتہً بے ہوش ہو کر پیچھے گر پڑا۔ اُسکی حالت کا یہ فوری تغیر نوسٹ کی ایک پُر غضب نگاہ کے سبب تھی۔ خیر۔ دروازہ کھلا۔ اور داروغہ اندر آیا۔

فوسٹ ۔ (داروغہ سے) "بہتر ہی کہ تم کسی ڈاکٹر کو بلا کر اس شخص کا علاج کراؤ ۔ مین سمجھتا ہون کہ اسکو کوئی دماغی مرض ضرور ہے ۔ کیونکہ باتین کرتے ہی کرتے دھم سے زمین پر گر پڑا اور بے ہوش ہوگیا ۔"

داروغہ ۔ (انسلم کے چہرے کو غور سے دیکھکر) "حضور! وہ چل بسا ۔ الرک کنس دنیا سے رخصت ہوا ۔ شکر ہی کہ اس موذی سے دنیا پاک ہوئی ۔" فوسٹ نے کچھ جواب نہ دیا ۔ اور سہولت کے ساتھ قید خانہ سے نکلکر چلا گیا ۔

باب "۸۸"

قلعہ مانفریڈ مین آٹو کی مکرر آمد

ہم اس باب مین چند متفرق واقعات بیان کرنا چاہتے ہین ۔ جسکے بعد فوسٹ کی تاریخ سے چند سال کے حالات تفصیلاً کہنے کی ضرورت ہوگی ۔

ڈچز میریا کے والدین کا اصلی حال معلوم ہونے کے سبب اُسکے مرد اور کل دوستون کو مسرت بھی ہوئی اور رنج بھی ۔ خوشی اسوجہ سے کہ آجتک دھوکے مین اُسکے ماں باپ کو غریب دہقان جو سمجھا کرتے تھے ۔ وہ دراصل امراے جرمنی سے نکلے ۔ اور رنج کا سبب یہ تھا کہ اُسکے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد ماں اور باپ دونون یکے بعد دیگرے نہایت بیرحمی سے مار ڈالے گئے ۔ اسدن سے خود شہنشاہ جرمنی و دیگر ممبران خاندان شاہی ڈچز میریا کے ساتھ کمال محبت و اخلاص سے پیش آنے لگے ۔ اگرچہ مانفریڈ بہت بڑا ظالم اور ناقابل رحم تھا ۔ لیکن میریا اپنے چچا کے عفو تصور کے لیے بار بار شوہر سے لجاجت کرتی تھی ۔ اور کہتی تھی "کہ وہ میرے والدین کا قاتل ہے ۔ جسکے سبب سے مین اُسے اپنے خیرخواہون مین شمار نہین کرسکتی ۔ لیکن آخر میرے باپ کا حقیقی بھائی اور میرا چچا تو ہے ہ ۔"

ڈیوک لیپولڈ "تمھاری نیک نیتی اور رحمدلی کی مین دل سے قدر کرتا ہون - مگر اُسکی خطائین درگذر کرنے کے قابل نہین ہین - اُسکو یون ہی چھوڑ دینا گویا انصاف کا خون کرنا ہی - ہان تمھارے کہنے سے اتنا البتہ ممکن ہی کہ وہ پھانسی پانے کے عوض مدت العمر قید مین رکھا جائے اور وہین عبادت گذاری مین مشغول ہوکر اور گریہ و زاری کرکے اپنی روسیاہی کو مٹانے اور تمام گناہون سے تائب ہو"

یہ سنکر ڈچیز بیریا خاموش ہوگئی - آٹو نے چند سپاہی ہمراہ لیے اور قلعہ کونٹ مانفریڈ کی راہ لی - وہ اس خیال سے جلد جلد منزلین طے کرنے لگا کہ کہین مانفریڈ کو انسلم کی گرفتاری کا حال معلوم نہو جائے - اگر معلوم ہوگیا تو وہ قلعہ مین محفوظ ہوکر آخر دم تک اپنے بچنے کی کوشش کرتا رہیگا - لیکن اُس زمانہ مین نہ تو اخبارات تھے - نہ انتظام ڈاک کسی قاعدے کی پابندی کے ساتھ جاری تھا - ٹلگرام ریلوے اور ٹلیفون وغیرہ کے نام بھی کسی کو معلوم نہ تھے ایک شہر یا ملک کی کیفیت دوسری جگہ صرف مسافرون کے ذریعہ معلوم ہوا کرتی تھی - جو بغرض تجارت اور دیگر ضروریات کے لیے اِدھر اُدھر آتے جاتے رہتے تھے -

الغرض جب آٹو اور اُسکے بارہ سپاہی مہانسرائے کمبرگ مین پہونچے ہین - اُسوقت تک پادری انسلم کے حالات سے وہان کسی کو واقفیت نہ تھی - مالک مہانسرا آٹو کو پہچان کر متعجب ہوگیا کیونکہ وہ ایک چھوٹی سی فوج کے سردار کی حیثیت مین تھا - اور جب اُسنے پادری انسلم کا حکمنامہ دکھلایا تو اسکا تعجب ترقی کرگیا -

ہرمن - (حکمنامے کو بوسہ دےکر) "مسٹر آٹو! مجھے اس حکم کی تعمیل مین تو کچھ عذر نہین لیکن اتنا بتادو کہ اس کارروائی کی علت غائی کیا ہی؟"

آٹو "تم مجھسے کوئی سوال نہ کرو - اسی مین تمھاری خیر ہی کہ جو کچھ اسمین لکھا ہی اُسکی تعمیل کردو"

یہ کہکر آٹو نے ایک اور دستاویز دکھائی جسمین خاص شہنشاہ جرمنی کی مہر ثبت تھی - اور اسمین یہ لکھا تھا -

کونٹ مانفریڈ کی گرفتاری کے متعلق ہم مسٹر آٹو کو پورے اختیارات دےکر بھیجتے ہین۔اس خدمت کی بجاآوری کے لیے مسٹر آٹو کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ جن جن سرکاری افسرون اور عہدہ دارون سے مدد لینے کی ضرورت ہوگی۔نائید و مدد لین۔امرا و جاگیرداران سلطنت کو بھی حکم دیا جاتا ہے کہ وہ آٹو کی حسب ضرورت فوج اور دیگر امور سے اعانت کرین۔" ہرمن اس شہنشاہی فرمان کو دیکھکر اور بھی گھبرا گیا۔اور کہا "مجھے اِس بارے مین پادری انسلم ہی کا حکم کافی تھا" وہ آٹو سے اس مقدمہ خاص مین چند سوالات کرکے پوری تشفی حاصل کرنا چاہتا تھا مگر آٹو نے ایک حرف بھی نہ کہا۔کیونکہ جب سے آٹو کو معلوم ہوگیا کہ ہرمن بھی عدالت دم کا ایک ممبر ہی تو وہ اُس سے نہایت متنفر ہوگیا۔اور یہی وجہ تھی کہ اگلی محبت و دوستی کو بالاے طاق رکھکر کمال سختی سے پیش آنے لگا۔

مانفریڈ کو لانے کی غرض سے ہرمن خود دوڑا گیا۔ہم یہ لکھنے کی ضرورت نہین دیکھتے کہ ہرمن کس حیلے بہانے سے مانفریڈ کو مہمانسرا تک لے آیا۔اسقدر بتادینا کافی ہی کہ تھوڑی دیر کی غیر موجودگی کے بعد ہرمن اپنے مقام پر واپس آیا اور اُسکے ساتھ کونٹ مانفریڈ بھی تھا۔اُسکا دروازے مین قدم رکھنا ہی تھا کہ آٹو آگے بڑھکر مقابل ہوا اور کہا "تمھین اس وقت سے میری حراست مین رہنا ہوگا۔بادشاہ وقت کے نام سے مین تمھین قید کرتا ہون۔"

مانفریڈ۔(تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر) "یہ کیا گستاخی ہی؟ آخر اسکے کیا معنے ہ؟"

آٹو۔(دروازہ کھولکر سپاہیون کو دکھایا) "تلوار میرے حوالے کیجیے۔اب کوئی چیز آپ کو بچا نہ سکیگی۔" مانفریڈ نے تلوار دیدی۔اور صورت غضبناک بنائی آٹو سے پوچھنے لگا "مین کس خطا کی بنا پر مجرم ٹھہرایا گیا ہون؟"

آٹو "جلدی نہ کیجیے۔پوشیدہ طور پر آپ کی گرفتاری کا سبب بیان کیا جائیگا"

اس گفتگو کے بعد دونون اوپر کے درجے پر گئے۔جب ایک کمرے مین پہونچے تو

آٹو نے پر جوش لہجے مین کہا "مانفریڈ! تم اپنے حقیقی بھائی سگسمنڈ اور اُسکی پیاری بی بی الڈگارڈا کے قاتل ثابت ہونے کے سبب آج تمھین گرفتار کرتا ہون - خدا نے تمھاری بدکردارئیون کا پردہ فاش کیا - تم اب تک ظلم اور فریب کی راہ سے لنس ڈارف کی جاگیر و قلعہ کے مالک و مختار بنے رہے - ورنہ دراصل اُسکی مالک ڈچز میریا ہین - خدا کے کام! اُنھین لوگون نے یہ راز آشکارا کر دیا جو ان بداعمالیون مین تمھارے شریک تھے یعنی ہیوگو - اور انسلم - انھین دونون نے تمھارے پوست کندہ حالات بیان کیے"

یہ سنکر مانفریڈ سرتاپا کانپنے لگا - اور بدحواسی مین کچھ کہا "اور کنس - پادری انسلم! وہ تو اُسی شب کو یہان سے نکلگیا جبکہ نیر ربورجیا اور اُسکا محافظ گونگا دونون قید سے چھوٹ کے بھاگے تھے - اور - اس سے آگے زبان نے یاری نہ دی وہ چپکا ہو رہا

آٹو "ہان وہ مصنوعی گونگا مین ہی تھا - جب پادری انسلم قیدیون کا حال سنکر مضطر و پریشان قلعہ کے باہر نکلا تو مین نے ہی اُسکو گرفتار کیا - قید کے عالم مین اُسنے اپنی پوری سرگذشت بیان کر دی - اب وہ زندہ بھی نہین ہے - دیانا کے قیدخانہ مین مرچکا"

مانفریڈ کے چہرے پر خوف و دہشت سے ہوائیان اُڑنے لگین - ایسا قوی تن - دلیر بے باک شخص آن واحد مین پست ہمت اور خوف زدہ ہو گیا - آٹو نے دو سپاہیون کو بلوا کر مانفریڈ کی خبرداری کے لیے چھوڑا - اور آپ کچھ سپاہی ہمراہ لیے قلعہ لنس ڈارف کی طرف چلا - اور قلعہ کے پھاٹک پر پہونچکے پہرے والون سے کہا "تمھارے آقا کونٹ مانفریڈ اب تک دغابازی سے اس قلعہ اور جاگیرات کے مالک بن بیٹھے تھے - لہذا اب مین نے اُنھین حسب الحکم شہنشاہ جرمنی قید کر لیا ہے - اور اس قلعہ مین ڈچز میریا کے نام سے تصرف کرنے کے لیے آیا ہون - جو لارڈ سگسمنڈ اور لیڈی الڈگارڈا کی حقیقی بیٹی اور اس قلعہ وغیرہ کی اصلی مالک ہے"

آٹو نے چند دستاویزات بھی بتائین جن سے پہرے والون کی پوری تشفی ہو گئی

اور وہ مزاحم ہونے سے باز آگئے آٹو قلعہ کے اندر پہونچا - اور ڈیم ونفریڈ بڑھیا کے قید کا حکم دیا - اسکے بعد وہان کے چند خدمتگارون اور اپنے سپاہیون کو ساتھ لے کر قلعہ لنس ڈارف کے گورستان کے سمت راہی ہوا - گورستان مثل ایک تہ خانہ کے تھا جسکے اندر بہت سے محراب بنے تھے - عادت تھی کہ ہر مردہ لوہے کے جنازے سمیت ایک محراب مین رکھدیا جاتا تھا - آٹو نے مشعلین روشن کرائین - اور تہ خانہ کا دروازہ کھولکے اندر اُترنے لگا - وہان ڈیڑھ سو سے زائد جنازے رکھے ہوئے تھے - اور ہر جنازے پر وہ ہتھیار دھرے تھے جنھین مرحوم اپنی حین حیات استعمال کرتا تھا - خیر - آٹو کئی محرابون سے گذر کر تہ خانہ کے آخری حصہ پہ پہونچا - وہان سگسمنڈ کا جنازہ اُسکے ہتھیارون کے ساتھ رکھا ہوا تھا - اُسی کے برابر ایک اور جنازہ تھا - آٹو نے اُسکے کھولنے کا حکم دیا - جب وہ کھولا گیا تو بجائے نعش کے پتھر اور گھانس پھوس بھرا تھا مگر ڈھکن پر یہ الفاظ کندہ تھے "لیڈی الڈگارڈا اور اُسکی شیرخوار لڑکی" آٹو نے جنازے کو پتھرون سے خالی کر کے باہر لانے کے لیے کہا - جب اس کام سے فراغت ہوئی تو ایک کمرے کے قریب جاکے اُسکا دروازہ کھولا - جو لیڈی الڈگارڈا اور رقیہ کا قید خانہ تھا - جب اس کمرے کے ایک کونے کی تھوڑی زمین آٹو کے حسب حکم کھودی گئی تو پہلے سر کی اور بعد ازان آدمی کے پورے جسم کی ہڈیان نکل آئین -

آٹو "یہ ہڈیان الڈگارڈا کی ہین" خود مانفریڈ کے چند خدمتگار جو ہمراہ تھے آٹو کی ان کارروائیون پر حیرت کرنے لگے - اور اس جور وظلم سے مطلع ہونے کے بعد انھین مانفریڈ کی صورت سے نفرت ہوگئی -

آٹو "تمھارے صاحب نے اپنے حقیقی بھائی اور اُسکی بی بی کو خاص اپنے ہی ہاتھون ہلاک کر دیا - اور صرف اسلیے کہ بعد اُنکے اس قلعہ اور جاگیر پر بے کھٹکے آپ حکمرانی کرسکے" مانفریڈ کے ملازم حیرت زدہ سکتے کے عالم مین کھڑے تھے - آٹو نے اُن ہڈیون کو ریشمی

کپڑے مین لپیٹ کراس صندوق مین رکھا جوابھی تہ خانہ سے نکالا گیا تھا - اور جنازے کو قلعہ کی گرجا مین رکھدیا - جب یہ کام ختم ہو چکا تو ایک خط لکھا - اور ایک تیز رو سوار کی معرفت لارڈ روزنتل کی خدمت مین روانہ کیا - اور خود قلعہ لنس ڈارف ہی مین ٹھہرا - اُسیدن شام کے وقت لارڈ روزنتل اپنے رتبہ کے مطابق کچھ فوج اور اپنے پادری کو ساتھ لیے قلعہ لنس ڈارف مین آیا - جو زمانہ دراز سے اُسکے ایک دشمن جان کا گھر تھا - مانفریڈ کے حالات سنکر روزنتل کو چندان تعجب نہوا - کیونکہ وہ پہلے ہی سے اُسکے وارث ہونے مین شک رکھتا تھا - اور اُسکی نسبت سیکڑون قسم کی افواہین سُن چکا تھا - لیکن میریا کی کیفیت سنکر لارڈ انتہا سے زیادہ متعجب وحیران ہوگیا وہی میریا جو اُسکے ہان ایک لونڈی کی حیثیت مین عرصے تک پرورش پاتی رہی - حاصل کلام لیڈی الڈگارڈا کی ہڈیان اُسی شب قلعہ کے گورستان مین دفن کردی گیئن - اور جنازے پر اُسکا تمام ماجرا کندہ کیا گیا لیڈی تریزا نے اپنے باپ کے نام جو خطوط دیے تھے - وہ آٹو نے پہونچا دیے - اُس سے بیشتر کے خطوط جو آٹو ہی لایا تھا - اُسکے مضمون سے لارڈ روزنتل کے دل کو بڑا صدمہ پہونچا تھا - اسلیے کہ تریزا نے اُسمین شوہر کی عدم التفات و پراگندگی کا حال لکھا تھا - مگر ان خطون مین کچھ ایسی کیفیتین تھین کہ جنکے دیکھنے سے لارڈ کو کمال مسرت ہوئی - آٹو ایک اور خط روزنتل کے نام کا ہمراہ لایا تھا - جو خاص شہنشاہ جرمنی کا تھا -

لارڈ روزنتل - (خط پڑھنے کے بعد) "آپ سے تو اس خط کا مضمون پوشیدہ نہوگا"

آٹو "جی ہان - اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو وہ قیصر یورپ جیا اور اُسکی بہن کے بارے مین ہے ایک دوسری بات مجھے یاد آئی - جب قیصر میری کوششون کی بدولت قید سے چھوٹ نکلا تو اُسکا خدمتگار ——"

لارڈ روزنتل "ہان - آپ مکاسٹو کو پوچھتے ہین نہ ؟ اُسکو تو کونٹ مانفریڈ نے اُسی دن چھوڑدیا - جسدن آپ مجھ سے رخصت ہو کر ویانا کی طرف گئے - غرض شہنشاہ

نے اس خط مین یہ حکم بھیجا ہی کہ مین میبرا اور اُسکی بہن کو ایک قلیل عرصہ مین حدود جرمنی سے باہر نکلوانے کی کوشش کرون۔ اس شاہی فرمان سے مین بہت ہی خوش ہوا کیونکہ ان لوگون کی صحبت سے مین بیزار ہو رہا تھا جب سے کہ قیصر میرا مہمان ہوا مجھے آٹھ دن یہی فکر لگی رہی کہ کہین میرے کھانے یا پانی مین اپنا مشہور و معروف زہر نہ ملادے الوگریزا میرے نوکرون سے ایک دوسرے کے دل مین نفاق پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہی اور اُنکا ملازم مکلنوکیپٹن ڈیلونڈ سے ہمیشہ جھگڑتا رہتا ہی۔ انھین وجوہات کے سبب وہ جسقدر جلد یہان سے نکلین میری عین مسرت ہوگی" لارڈ ونزنتل نے کمال محبت کے ساتھ آٹو سے مصافحہ کر کے اپنے قلعہ کا راستہ لیا۔ آٹو نے اپنے ہمراہی سپاہیون کے افسر کو بلوا کر قلعہ لنس ڈارف اور اُسکی وسیع جاگیر کا انتظام اُسکے سپرد کیا۔ اور تا وقتیکہ کوئی دوسرا شخص مستقل طور پر ڈیوک لیپولڈ کے پاس سے نہ آئے اُسی کو وہان کا حکمران بنا دیا۔ جب تمام امور ضروری انجام پا گئے تو آٹو اُس کمرے مین گیا۔ جہان لارڈ سگسمنڈ اور اُسکی بی بی کی تصویرین تھین۔ یہ نایاب شی ڈچز میریا کی نذر کرنے کے لیے وہان سے نکال لیا بعد ازان اپنے آٹھ سپاہیون سے چھ کو قلعہ کے بندوبست و محافظت کے لیے چھوڑا۔ اور دو کو ہمراہ رکھا۔ اور ڈیم ونفریڈ کو قیدی بنائے مہالنسر کے کمرے کو لے چلا ڈیم ونفریڈ نہایت مغموم اور پریشان تھی۔ وہ صرف اس سبب سے ماخوذ کی گئی کہ مانفریڈ کے ظالمانہ احکام کی تعمیل کے لیے ہمیشہ مستعد رہتی تھی۔ ورنہ اب اُسکا کوئی خاص جرم ظاہر نہ ہوا تھا۔ جب آٹو مہالنسر کے دروازے کے قریب پہونچا ایک سپاہی جو مانفریڈ کی نگرانی کی غرض سے وہان ٹھہرایا گیا تھا دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہا حضور! مانفریڈ نے ابھی خودکشی کر لی"

آٹو۔ (متحیر ہو کر) "کیا کہا؟ ہوش مین ہو کہ نہین؟

سپاہی۔ "ہان جناب! آپ خود چلکر دیکھ نہ لیجیے" نعش پڑی ہوئی ہی۔ آپ نے

گرمین ایک کٹار چھپا رکھی تھی ۔ دس منٹ قبل اسی کے ذریعہ اپنا قصہ آپ تمام کر لیا " آٹو جلدی سے اُس مقام پر گیا ۔ جہان کونٹ مانفریڈ کو چھوڑ آیا تھا ۔ دیکھا تو فی الحقیقت وہ پر عظمت صاحب جبروت کونٹ بے جان پڑا ہوا ہی !! ۔

باب " ۹ "

چند واقعات

آٹو مع اپنے چھ سپاہیون اور ڈیم ونفریڈ کے ماہ ۔ نومبر ۱۴۹۶ء مین ویانا پہونچا ۔ قیدی کو داروغۂ زندان کے حوالے کرکے آپ سیدھا ڈیوک لیپولڈ کے محل کی طرف گیا ۔ ڈیوک اور ڈچز میریا اُسکے آنے سے نہایت مسرور ہوئے ۔ جب آٹو نے سفر کا کل ماجرا بیان کرنے لگا تو میریا اپنی مان کی لاش کا یہ رقت انگیز حال سنکر بے اختیار رونے لگی کچھ دیر بعد آٹو نے وہ تصویرین نذر کین ۔ میریا نے خوشی سے لیا ۔ اور اُسکی شکرگذار ہوئی ۔

اب ہم تھوڑے چیدہ وضروری حالات کا ذکر کرنے کے بعد چاہتے ہین کہ چند سال کا قصہ بغیر بیان کیئے نظر انداز کردین ۔ اور فوسٹ کی آخر زندگی کے حالات جو نہایت عجیب وغریب اور قابل شنید ہین بیان کرین ۔

قیدی ڈیم ونفریڈ کی نسبت عدالت عالیہ سے حکم ہوا کہ وہ مدت العمر قید کی بلائین جھیلتی رہے ۔ آٹو کے نیک چال چلن ۔ اور اُسکی اُن کوششون کے سبب جو دوسرے دن سے ہو نہین سکتی تھین یعنے ڈچز میریا کے والدین کی تحقیق اور اُسکا ثبوت ۔ امیر ظرنین کو قید شدید سے رہائی دلوانا ۔ اور کئی دیگر کارروائیون سے ڈیوک لیپولڈ اور شہنشاہ جرمنی اُسپر اس درجہ مہربان ہوگئے کہ سالانہ ایک کافی رقم بطور پنشن کے مقرر کرنا چاہی ۔ مگر آٹو نے قبول نہ کیا ۔ اور بکمال عجز اور شکریہ کے اظہار کے ساتھ کہا کہ ۔ مجھے اس شاہی نوازش کے قبول کرنے پر مجبور نہ کیجیے ۔ کیونکہ مجھے محنت سے کمائی ہوئی روٹی اُن عمدہ نعمتون سے

کہین زیادہ مزا دیتی ہی جو بغیر ہاتھ پانوئن ہلائے اور محنت مشقت کئے ملتی ہین" اس بے پروائی اور استغنا ظاہر کرنے کا سبب یہی تھا کہ اُسکو مصوری کے فن مین پوری دستگاہ حاصل تھی - اور اُسی کے بدولت اپنی زندگی فارغ البالی سے بسر کرنے کا اُسکو کامل یقین تھا - کیونکہ تمام امراے سلطنت اور شاہی دربار کے کل ممبر اُسکی مصوری اور کمال کی دل سے قدر کرتے تھے - پھر کیونکر ممکن تھا کہ تصویرون کی تجارت شروع کرنے کے بعد اُسکو کامیابی نہو؟

لیکن اُسنے فوراً کارخانہ جاری نہین کیا - چند مہینے دیانا سے غیر حاضر رہا - جب واپس آیا تو وہ تنہا نہ تھا - نینا دہقان نالمنی کی بیٹی جو اٹلی کے کسی قریہ مین آلو سے ملی تھی - اب اُسکی زوجیت مین آگئی تھی - اور وہی اُسکے ساتھ تھی - چندروز مین آلو نے دیانا ہی مین مصوری و نقاشی کی ایک دُکان کھولی - تھوڑی ہی مدت مین اسقدر ترقی حاصل ہوئی کہ وہ دولتمندون مین شمار کیا جانے لگا - آلو اور اُسکی پیاری بی بی نینا اکثر ڈیوک لیپولڈ کے مہمان ہوا کرتے تھے - اگرچہ نوسٹ اور آلو مین صفائی نہ تھی - لیکن تریزا ان دونون میان بی بی کے ساتھ انتہا درجے کی محبت رکھتی تھی -

اوائل ۱۸۰۸ع؁ مین لارڈ رزنیل کا انتقال ہوگیا - کچھ عرصے سے وہ وطن کو خیرباد کہکر اپنی عزیز بیٹی کے مکان کے قریب رہنے لگا - ناگہان کسی مرض شدید مین مبتلا ہوکر پیاری بیٹی کی گود مین دم توڑ دیا - اُسی سال ایک اور ماجرے کا وقوع ہوا جو قابل ذکر ہی یعنے تیعسریہ بورجیا جو کئی ملکون مین سیر و سفر کرتا پھر رہا تھا - آخر سلطنت اسپین مین قید کر لیا گیا شہر سیول کا قلعہ اُسکی قید کے لیے تجویز ہوا - وہان کا گورنر اُسکے ساتھ کمال سختی سے پیش آنے لگا - حتی کہ وہ تنگ آکر اور اُن مظالم کی تاب نہ لاکر کسی طرح وہان سے نکل بھاگنے کی کوشش کرنے لگا - ایکدن قیدخانہ کے کسی خدمتگار سے کہا کہ مین اپنے گذشتہ بیشمار

ـــــــــــــــ

۱ اور اپنے ملک و مال کا وارث اُسی کو چھوڑا -

آتا ہون سے تائب ہونا چاہتا ہون - تم کسی پادری کو بلالاؤ تو مین اُسکے روبرو
درگاہ خدا مین توبہ کرون - جب پادری اُسکے پاس بھیجا گیا تو ظالم نے اس بیچارے
کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا - اور اُسکی پوشاک آپ پہنکر اور منھ پر برقعہ ڈالکر وہانسے بے روک
ٹوک باہر نکلگیا - مگر چونکہ اُسکا رفیق مکلاٹو اُس سے اتفاقاً جدا ہو گیا تھا - اور اُسکی
عدم موجودگی کے سبب قیصر کی ہمت وجرأت آدھی رہ گئی تھی - لہذا مضطر وپریشان
اس بے طوری سے نکلا کہ بعض لوگون کو اُسکی حرکات سے شبہہ ہوا - اور وہ پھر گرفتار
کرلیا گیا - پورے دو سال نہایت سختی وصعوبت سے گذرے - قیصر وہی شخص تھا
جس سے ملنے کی شاہان یورپ تمنا رکھتے تھے - لیکن اُسی پر ایک وقت ایسا بھی آیا
کہ ایک بے کس و بے بس قیدی کی طرح زندان مین پڑا مصیبتین جھیلنے لگا - غرض
بڑی محنت وجانکاہی کے بعد مکلاٹو کو اسقدر پتا لگا کہ میرا آقا یہان قید ہے تو پھر رہائی کی
تدبیرین سوچنے لگا - قیصر کو بھی معلوم ہو گیا کہ مکلاٹو میری جستجو مین یہان تک آ چکا ہے - اور
اب کامل سراغ ملنے کے سبب مجھے چھڑا لیجانے کی کوشش مین سرگرم ہے
آخرکار قیدخانے کے پہرے والون کی معرفت جو مکلاٹو کے فریب مین آ گئے تھے ایک
شب قیصر زندان سے نکل کر مکلاٹو کے ساتھ آملا - اُسنے تیز رو گھوڑے موقع پر لگا
رکھے تھے - دونون سوار ہوئے اور بہت جلد شہر ناویل مین پہونچگئے - وہان کا حاکم
البرٹ قیصر کے ساتھ نہایت خلق ومروت سے پیش آیا - اتفاقاً ریاست ناویل کے
ایک نائب نے از راہ شرارت اپنے آقا کے ملک پر چڑھائی کی - قیصر تو البرٹ کے
احسان کا ممنون ہو رہا تھا - خود ایک فوج لیکے اپنے مربی کے دشمن کا کام تمام کرنے کی
غرض سے نکلا - مگر پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا - گو اُس لڑائی کا ذکر اور قیصر کے مرنے کا
حال کسی تاریخ مین پایا نہین جاتا - لیکن ہمین معلوم ہے کہ قیصر اُسی موقع پر ویناناسے ایک
گانوئن کے متصل ہلاک ہوا - اُسکا وفادار خادم مکلاٹو اپنے آقا کی جگہ پر فوج کا

حکمران ہوا - اور اُسکے قتل کا پورا انتقام لیا - قیصر کا اس طرح پر خاتمہ ہو گیا - لوکریزا بورجیا نے ڈیوک آف فرارا سے شادی کر لی - اور اُسی ملک مین رہنے لگی - ہم اس بدمعاش عورت کا کچھ ذکر آئندہ بھی کرینگے - غرض یہ حالات جو ہم اس باب مین بیان کر آئے مین ۱۴۹۹ء اور ۱۵۱۲ء کے درمیان وقوع مین آئے - چونکہ پندرہ برس اسطرح گذر گئے اور نوسٹاڈر جن مین جو معاہدہ ہوا تھا اُسکو انیس ۱۹ سال کا عرصہ ہوا تو اب اسکے خاتمہ کے لیے صرف پانچ سال باقی رہ گئے ہین -

باب "۸"

عاشق و معشوق

اواخر ۱۵۱۲ء - محل آرونا دسکن نوسٹڈم کے سجے ہوئے عالی شان کمرے مین ایک نوجوان لڑکا اور دوسری ایک ماہ جبین لڑکی بیٹھے ہوئے ہین - لڑکے کا قد دراز اور خوشنما ہونے کے علاوہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے بل کھائی ہوئی زلفین بڑی بڑی آنکھین پتلے اور سرخ ہونٹ چمکدار دانت سب ملکر نوجوان مین ایک دلکش ادا پیدا کر رہے ہین چہرہ گول ہے - اور سبزہ خط کو ابتک اپنا رنگ جمانے کا موقع نہین ملا ہے - تاہم مردانہ ڈھنگ اُسکی ہر ایک ادا سے ظاہر ہو رہے ہین - وہ حسین پری جمال عورت جو اُسوقت نوجوان کے پہلو مین بیٹھی ہوئی ہے ایک عالم فریب اور جانسوز حسن رکھتی ہے ؎

سر نگون ہو سرو موزون اُسکا قامت دیکھکر
چال وہ ہے کانپ اُٹھے جسکو قیامت دیکھکر

گیسوے پریشان اُسکے روشن چہرہ پر بکھرکر وہ لطف دکھا رہے ہین جو اعلے درجہ کی حسین عورتون مین بھی بہت کم پایا جاتا ہے - جزائر جنوبی مین ارٹا نام ایک عمدہ پھل ہوتا ہے جسکی پیداوار اکثر گرم مقامات مین ہوا کرتی ہے - جب اُسکو چیرا جاتا ہے تو اندر اُسکے دانے

اسطرح جڑے ہوئے دکھائی دیتے ہین جیسے یاقوت کی لڑیان - اسی صورت جب وہ مسکراتی ہی تو اُسکے دانت ہیرے کی لڑیون سے زیادہ دلفریب معلوم ہوتے ہین چہرے کی نزاکت ولطافت کچھ ایسی ہو کہ جو انتہا سے زیادہ حسین گل اندام کنواری لڑکیون مین ہوا کرتی ہو - بااین ہمہ اُسکا دل عشق وعاشقی اور ناز ونیاز کے جھگڑون سے بالکل ناواقف ہو - اُسکا بھولا اور سادہ دل مطلق نہین جانتا ہو کہ انداز وادا اور کرشمہ وناز کسکو کہتے ہین اور نیز یہ کہ میری حرکات دیکھنے والون کے دل پر کیا اثر کر رہی ہین -

غرض یہ دونون گلزار شباب کے تروتازہ پھول ایک ہی سن کے تھے یعنے اٹھارہ سال پر دو چار مہینے زیادہ - دونون ایک ہی ساعت پیدا ہوئے تھے - گو اُنکے والدین جدا تھے اور تاہم انمین کوئی قرابت کا رشتہ نہ تھا - لیکن عنقریب اُن دونون مین ایک قوی تعلق پیدا ہونے والا تھا - وہ ایک دوسرے کے طالب ومطلوب تھے اور اسی سبب بہت جلد انکا بیاہ ہونا قرار پا گیا تھا - اُسوقت تک اُنکی محبت نہایت پاک اور نفسانی خواہشون سے بری تھی جو اکثر عاشق ومعشوق مین ہوتی ہو - وہ بالکل نہ جانتے تھے کہ معشوق کی جفاکاری اور عاشق کی گریہ وزاری کیا چیز ہی - اُنکے باہمی برتاؤ مین نہایت سادہ پن تھا - طفولیت سے لیکر اب تک ان مین کبھی جدائی کی نوبت نہین آئی تھی وہ اُسوقت سے آپس مین ایک دوسرے کے ہمدرد اور شفیتہ تھے جبکہ اُنھین بات تک کرنی نہین آتی تھی - جیون جیون اُنکی عمر بڑھتی گئی اُنکی باہمی محبت بھی ترقی ہوتی گئی - اگرچہ اُنکے والدین جدا تھے - مگر اُنکی تعلیم وتربیت ایک ہی مقام پر ہوئی - کمسنی کے عالم مین اُنھین خیال پیدا ہوا کہ ہمین عمر بھر ایک دوسرے سے جدا ہونے کی کوئی صورت نکالنا چاہیے - رفتہ رفتہ جب دونون نے ہوش سنبھالا تو اُنھین سوا اُسکے اور کوئی تجویز مفید نہ معلوم ہوئی کہ باہم ہمارا عقد ہو جائے - والدین کے انداز سے بھی ثابت ہوتا تھا کہ وہ اِن اسیران محبت کی تجویز کے مخالف نہین ہین لیکن ایک شخص تھا جسکی

جاوت اس کارخیر مین لازمی اور ضروری تھی۔ جب کبھی اُسکے روبرو اس امر کا تذکرہ ہوا وہ برابر ٹال جاتا تھا۔ گو کہ اُسکا یہ منشا نہ تھا کہ اِن معشوقون کے خلاف کرکے اُنکے خرمن دل پر بجلی گرائے یا ان مین جدائی ڈالوادے۔ مگر ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی پوشیدہ اور ناقابل اظہار سبب اُسکو حامی بھرنے سے مانع ہے۔ چھپانے کی کون بات ہے؟ اب ہم صاف صاف بتائے دیتے ہین کہ وہ نوجوان لڑکا ماکسلمن تھا جو دراصل نوسٹ کا اور بظاہر ڈلوک لیبولڈ کا بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ حسین دوشیزہ لڑکی اڈیلا ڈلوک کی حقیقی بیٹی تھی۔ اور گھوارے خانے کی تبدیلی کی وجہ سے نوسٹ کی بیٹی کہلاتی تھی۔ وہ شخص جو انکی شادی کے متعلق کچھ دلچسپی ظاہر نہین کرتا تھا بلکہ چشم پوشی اور بے التفاتی کرتا تھا۔ وہ خود نوسٹ ہی تھا۔ غالباً اُسکے لیت ولعل کی یہ وجہ ہوگی کہ اگر اُنکی کتخدائی پر رضامند ہو جاے تو وقت نکاح گرجا مین جانا ہوگا اگر ضرورت کے نظر کرتے مجبوراً چلا گیا تو شیطان سے کیے ہوئے معاہدہ کا خلاف ہوتا ہے۔ اسی سبب وہ کشش و پنج کر رہا تھا۔

غرضکہ جب یہ عاشق و معشوق محل آردنا کے کمرے مین بیٹھے ہوئے تھے۔ اُسوقت اُنکی دلی امیدون کی یہ صورت تھی جو بیان ہوئی۔ خیر آفتاب ڈوبنے والا تھا۔ ماکسلمن اپنی محبوبہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے دالان مین لے آیا۔

ماکسلمن نے پیاری اڈیلا! دیکھتی ہو؟ آفتاب کی آخری شعاعین ان درختون کی پتیون پر کسقدر لطف دکھا رہی ہین؟ یقین وہ وقت یاد ہی جبکہ ہم بچپن مین ان فضاؤن سے لطف اُٹھانے کے لیے اُن دو کھلا کر پہاڑیون پر چڑھ جاتے تھے؟ دیکھو! یہ پتے کس آب و تاب اور دلفریبی سے چمک رہے ہین۔ مگر انمین بعض تو خزان کے بے رحم ہاتون سے صدمہ اُٹھا کر مرجھا جاتے ہین۔ اور گر پڑتے ہین۔ لیکن وہ پتے جو اُن تمام آفات مین سینہ سپر رہتے ہین۔ آخر موسم بہار کی فیاضیون کی بدولت از سر نو

لہلہا اُٹھتے ہین - انسان کی دلچسپ امیدین اور دلی امنگین بھی اسی طرح خاک مین ملجاتی ہین - مگر افسوس کہ اُنکے اُبھرنے کی پھر کوئی صورت نہین ہوتی!“

اڈیلا - ”کیون؟ یہ کیا ہی جو آج تمھاری گفتگو سے اُداس پن اور افسردگی پائی جاتی ہی؟“

ماکسملن - ہان - یہ وقت کچھ ایسا ہی ہی - جب تاریکی چارون طرف اپنا قبضہ کرنے لگتی ہی تو افسردہ دلون مین ایک وحشت سی پیدا ہو جاتی ہی -“

اڈیلا - ”وحشت؟ آخر وجہ؟ جب شب تاریک آتی ہی تو یقین کرلیا جاتا ہی اور لازمی بات ہی کہ صبح صادق بھی بہت جلد آئیگی - ایسا ہی جب آدمی کا دل رنج و فکر سے پریشان ہو جاے تو خداے کریم اپنے فضل و کرم سے اُسکے رنج کو خوشی سے مبدل کر دیتا ہی -“

دفعتہ کمرے مین دروازہ کھلا - اور چند خدمتگار ہاتھون مین شمعہاے کافوری لیے اندر آئے - اور اُنکے پیچھے ہی فونٹ اور لیڈی تریزا ڈیوک لیوپولڈ اور ڈچس میریا بھی آپہونچے

باب ”۱۸“

دل دادون کی طرفداری

پندرہ برس کا طولانی عرصہ کونٹ آف آرونا (فوسٹ) کے چہرے پر کچھ تغیر نہ پیدا کر سکا - اُسکے چہرے کی آب و تاب رنگ روپ اور اُسکی دلفریبی اب تک ویسی ہی تھی - جیسے اوائل عمر مین پائی جاتی تھی - بال اب تک سیاہ تھے - آنکھون کی تجلی مین کوئی فرق نہ آیا تھا - مگر کسی غائر نظر سے دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اُسکو کوئی اندرونی غم بے چین کر رہا ہی - گو وہ اپنی زندگی ہمیشہ عیش و عشرت مین گذارتا تھا لیکن کو شیطان سے کیے ہوئے معاہدے کا خیال اُسکو ہمیشہ پریشان رکھتا تھا - وہ ابھی جوان تھا اور اُسکی خوبی مین کوئی کمی نہ آئی تھی - تاہم اُسکو یقین تھا کہ مین بہت جلد

ایک عظیم الشان بلا مین گھر جاؤنگا۔ جہان سے قیامت تک نکلنا دشوار ہے۔
روم کی تاریخ مین لکھا ہے کہ وہان کا کوئی بادشاہ جب ایک دن بغیر کسی نیک کام کے گذار دیتا تھا تو بصد حسرت ویاس پکار اُٹھتا کہ "وا افسوس! مین نے اپنی عمر عزیز سے ایک دن مفت رائگان کردیا ہے" نوسٹ کا بھی یہی حال تھا۔ شیطانی تعلق کا خیال دل سے نکال دینے کی غرض سے وہ آئے دن ایک نئے طریقے پر زندگی بسر کرتا تھا۔ تاہم ہر ایک ساعت ہر ایک دن ہر ایک ہفتہ ہر ایک مہینا جو گذر جاتا تھا وہ گویا اُسپر ایک قیامت برپا کرکے جاتا تھا۔ جس طرح کسی انتہا درجے کے بخیل کو روپیہ عزیز ہوتا ہے۔ اسی طرح فوسٹ کو ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی معلوم ہوتا تھا۔ وہ اپنے باطنی اختیارات کے سبب ہمیشہ عیش و عشرت اور بدکاری مین مشغول رہا کرتا تھا۔ اور اپنی چاہتی بی بی تریزا سے بھی غافل نہ تھا صرف زبان سے ایک لفظ کہکر اُسکو دنیا کے دوسرے حصہ مین چلے جانے کی قدرت حاصل تھی۔ اور اُسی ذریعے وہ بہت دور جاکر اپنی دلچسپیان حاصل کرکے جلد واپس بھی آجاتا تھا۔ اگرچہ تریزا کو شوہر کے چال چلن کی نسبت کوئی بدگمانی نہ تھی تاہم اُسکو ویسی خوشحالی نہ نصیب تھی جیسے ایک فارغ البال عورت کو ہونا چاہیے۔

وہ جانتی تھی کہ نوسٹ باوجود دنیا بھر کی نعمات حاصل ہونے کے ہمیشہ متفکر اور پریشان رہتا ہے۔ اور نیز یہ کہ وہ نہ تو کبھی خدا کی عبادت ہی کرتا ہے۔ نہ عبادت گاہ کا نام زبان پر لاتا ہے۔ اور جب کبھی اُس سے اِس بے پروائی کا سبب دریافت کیا جاے تو اُسکے چہرے سے وحشت اور پراگندگی ظاہر ہونے لگتی ہے۔ اور کوئی جواب تشفی بخش نہین ملتا۔ اُسکی دلی محبت باربار مجبور کرتی تھی کہ اپنے خاوند سے اس غم والم کا سبب دریافت کرے۔ مگر چونکہ نوسٹ اس قسم کے سوالات سے ہمیشہ بیزار بلکہ کبھی برہم ہو جاتا تھا۔ لہذا مدت سے اُسنے پوچھنا ہی ترک کردیا۔ تاہم وہ ہمیشہ اسی سوچ اور فکر مین رہتی تھی۔ اور فوسٹ اور دوسرے دوستون سے اپنا رنج و ملال پوشیدہ

رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔

غرض یہ فکر تریزا پر فوسٹ کی بہ نسبت زیادہ اثر کر رہی تھی۔ وہ دن بدن کاہیدہ اور لاغر ہونے لگی۔ فوسٹ کے انتہائی رنج و غم کی نظر کرتے چاہیے تھا کہ وہ سوکھ کے کانٹا ہو جاتا۔ اور چہرے کی آب و تاب مین کمی واقع ہوتی۔ مگر نہین۔ اُسکے غفیہ اختیارات اُسکے عالم شباب کو بھی بچا رکھنے پر کامیاب ہوئے گو لیڈی تریزا اتبک حسن و جمال کے اعتبار سے قریب قریب اسی حالت مین تھی جیسے پندرہ سال بیشتر دکھائی دیتی تھی۔ لیکن اُسکا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ اور اُسکے قوے عمر کے متقاضی ہونے سے نہین بلکہ افکار کے سبب مضمحل ہوتے جاتے تھے۔ ڈیوک لیوپولڈ بھی ان گذشتہ پندرہ برسون مین کچھ ضعیف نہین ہو گیا۔ اور میریا بھی ویسی ہی حسین تھی۔ مگر جب ہمنے اُس سے آخری ملاقات کی ہے اُسوقت وہ نوجوان لڑکی تھی۔ اور اب ایک حسین اور شباب کے انتہائے درجہ پر پہونچی ہوئی عورت بنگئی ہے۔

ناظرین کو یاد رہے کہ تریزا اور میریا کو اپنے بچّون سے ویسی ہی محبت تھی جیسے پیشتر بیان ہوئی۔ یعنے اکسلن پر لیڈی تریزا کو اپنی بیٹی سے بھی زیادہ محبت تھی۔ اور میریا اڈیلا پر جان دیتی تھی۔ ان دونون عورتون نے اس امر کے متعلق کئی دفعہ گفتگو بھی کی مگر جون جون بچون کی عمر بڑھتی گئی وہ وہ ماؤن کی محبت بھی منقلب ہو کر ترقی کرنے لگی۔ دونون بچون کی باہمی کتخدائی کی تجویز تریزا اور میریا کو خوش کر رہی تھی۔ الغرض یہ چند حالات بیان کرنے کے بعد ہم اپنا قصہ شروع کرتے ہین۔

اُس پارٹی کے لوگ جسے ہم ابھی محل آرزو مین چھوڑ آئے ہین یعنی ڈیوک لیوپولڈ ڈچز میریا۔ فوسٹ اور تریزا۔ اکسلن اور اڈیلا سب کرسیون پر بیٹھ گئے۔ میز پر طرح طرح کے کھانے اور میوے اور شرابین چنی گئین۔ اُسکے بعد تمام خدمتگار باہر نکل گئے۔ کیونکہ جب میز پر یہ دونون خاندان جمع ہوتے تو بہت کچھ بے تکلفی رہا کرتی تھی

اسی وجہ سے خدمتگاروں کو وہاں رہنے کی اجازت نہ تھی ۔
ڈیوک لیپولڈ ۔ (دوسرے کمرے مین چھڑی ہوئی گفتگو پھر اشارہ کرکے) "میرے دوست کونٹ صاحب! یقین جانیے کہ ہمارے بچون کی باہمی خوشنودی اور آنکے فائزہمرام ہونے کے متعلق آپ بے ضرورت تاخیر کو جائز رکھتے ہین ۔ شاید آپ کے خیال مین یہ بات ہو کہ وہ ابھی شادی ہونے کے سن کو نہین پہونچے ۔ یا انھین اتنا شعور نہین کہ اپنے موجودہ حالات پر غور کرین ۔ اگر آپ کا خیال اس طرح کا ہی تو معاف فرمایئے کہ مین اسکے خلاف مین ہون ۔"
ماکسلمن اور ایڈیلا آپس مین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور اُسی دم اُنکے چہرون سے کچھ حجاب بھی پایا گیا ۔
ڈیوک لیپولڈ ۔ (مسکراکر) "دیکھو! اُنکے حرکات کے معائنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایک دوسرے ہی کے لیے پیدا کیے گیے ہین ۔"
ڈچسز میریا ۔ (فوسٹ سے) "بچپن کے زمانہ سے اتبک کبھی اُنھین جدائی کی نوبت نہین آئی ۔ بلکہ اُنکی باہمی محبت اور ربط و ضبط مین برابر ترقی ہی ہوتی گئی ۔ لہذا مین آپ کی خدمت مین التماس کرتی ہون کہ اُنکی مدعا براری مین آپ خلل انداز نہو جیے ۔"
یہ کہکر میریا اُن دونون بھولے کم سنون کی طرف دیکھنے لگی ۔ لیکن زیادہ دیر اُسکی نگاہ اڈیلا کے چہرے پر رہی ۔
لیڈی تریزا ۔ (فوسٹ سے) "تم اس بارہ خاص مین نفی نہین کرسکتے ۔ انصافاً دیکھا جاے تو بے شک ڈیوک صاحب کا احسان اور ذرہ نوازی ہی کہ ہماری لڑکی سے اپنے لڑکے کا بیاہ کرنا چاہتے ہین ۔ جو ہمارے لیے باعث فخر و عزت ہی ۔ علاوہ برین اس نسبت کے سبب ہمارے اور ڈیوک کے خاندان مین اور زیادہ محبت کا استحکام ہوگا ۔ لہذا مین عاجزانہ طور پر کہتی ہون کہ تمھین یہ بات بلا عذر مان لینا چاہیے ۔"

ڈیوک لیپولڈ۔" دیکھوں تو سہی کہ آپ کیونکر ہم سب کی درخواست کو رد کرتے ہیں۔ اگرچہ آپ بحیثیت پدر اپنی لڑکی کے مختار ہیں۔ تاہم اب آپ کی ایک نہ چلیگی۔ ہماری رائے قابل قبول نہیں۔ نہ سہی۔ آپ ان نوجوانوں ہی کی صورتوں کو دیکھیے کہ وہ کسقدر ایک دوسرے سے محبت و الفت رکھتے ہیں۔ اور ضرورت معلوم ہو تو اُنھیں کو اجازت دیجیے کہ وہ خود اپنی زبان سے اپنا منشائے دلی ظاہر کریں۔ اسی غرض سے مین نے تجویز کی کہ آج یہاں ہم سب جمع ہوں۔ اور یہی سبب تھا کہ مین نے سادگی سے اُنکے روبرو یہ تذکرہ چھیڑ دیا۔"

ماکسملن اور اڈیلا دونوں فوسٹ کے قدموں پر گر پڑے۔ فوسٹ انتہا سے زیادہ پریشان ہو گیا اور اُسکی حالت آناً فاناً بدلنے لگی۔ انکار کر جاسے تو ڈیوک کی خفگی کا موجب۔ اور کوئی عذر معقول بتا کر رضامندی کے لیے مہلت طلب کرنا بھی غیر ممکن عجب کشمکش مین پڑا تھا۔ آخر جب دونوں طالب و مطلوب اپنے حصول مدعا کے لیے اُسکے پاؤن پر گر پڑے تو اُسکو بجز اسکے اور کوئی بات بن نہ آئی کہ سر دست کچھ نہ کچھ انکی دلدہی و تشفی کر دے۔

فوسٹ۔ (بدحواسی کے ساتھ) "کل دوپہر تک مین اس بارے مین تجویز کر کے جواب دیتا ہوں۔ ڈیوک صاحب کے اخلاق و مروت سے عجب نہین کہ اس ذرا سے وقفے کو گوارا کر لین۔" یہ کہکر اپنی دلی بے چینیوں کو ضبط نہ کر سکا۔ اور مضطربانہ ادا سے اُٹھکر دوسرے کمرے مین چلا گیا۔

تریزا۔ "الٰہی! نہین معلوم کہ میرے شوہر کو دفعتہً کیا ہو گیا جو اسقدر پریشان ہو گئے؟ مجھے بھی اُنھین کے ہمراہ جانا چاہیے۔ کہین خدانخواستہ بیمار نہ ہو گئے ہون!" لیڈی تریزا بھی فوسٹ کے پیچھے دوڑی۔

باب "۸۲"

فوسٹ اور تریزا

فوسٹ پراگندگی کے ساتھ اُس کمرے سے نکلا جہان ڈیوک وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے - قندیلون کی تیز روشنی اُسکی دماغی پریشانیون کو دوبالا کر رہی تھی - اور اسی سبب وہ اندھیری جگہ مین تنہا بیٹھنے کا آرزو مند ہو کر نکلا - فوسٹ بے حواس محل کے دوسرے حصے کی طرف جا رہا تھا - اور اُسکو بالکل خبر نہ تھی کہ تریزا سایہ کی طرح پیچھے لگی چلی آتی ہی - آخر کار وہ ایک تاریک کمرے مین پہونچکر بے اختیار کوچ پر بیٹھ گیا

فوسٹ "افسوس! مین کس درجہ مردود اور بدبخت ہون - مجھے آج تک اُس ظالم عہد سے اتنا رنج نہ پہونچا جتنا کہ آج ہی"

تریزا جو اُسکے پیچھے گئی تھی فوسٹ کی زبانی یہ فقرے سنکر چونک پڑی - اور چاہا کہ اُس درد والم کا سبب دریافت کرے - مگر اُسپر ایک خوف طاری ہو گیا - اور ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن مین گذری کہ اس دخل دہی سے فوسٹ کا مزاج برہم ہو جائیگا وہ وہین دوزانو بیٹھکر خلوص قلب سے درگاہ خدا مین التجا کرنے لگی - کمرے مین نرم قالین کا فرش بچھا تھا - اسی وجہ سے تریزا کے پانون کی آہٹ تک فوسٹ کو معلوم نہوئی - اور وہ اُسکی موجودگی سے محض بےخبر تھا - سوا اُسکے فوسٹ کو اُسوقت یہ ہوش کہان تھا کہ خفیف آہٹ پر خیال رجوع کر سکے -

تریزا پوچھنے سے ڈرتی بھی تھی - اور اصلی وجہ معلوم کرنے کے لیے بیتاب بھی - آخر اسی تردد و فکر مین اُسی جگہ بیٹھ گئی -

فوسٹ - (آواز بلند ہونٹ چبا کر) "ہلے! مین بہت بڑا بدبخت ناشدنی ہون - ایک فاقہ کش مفلس غریب شخص مجھسے ہزار درجے اچھا ہی - میرا کوئی ایسا خالص دوست

بھی نہین جس سے دل کھولکر اپنی داستانِ غم بیان کرون - آہ! مجھے اب کیا کرنا چاہیے اُس ظالم عہد کو توڑ بھی نہین سکتا - کیا میرے نصیب مین یہی ہو اُن معصومون کی شکنی کا گناہ بھی اپنے سر لون؟ افسوس! خرابی تو یہی ہو کہ مین اس امر پر رضامند بھی نہین ہو سکتا کیونکہ وقتِ نکاح گرجا مین جانا ہوگا اور گیا تو اُسی دم جان سے ہاتھ دھونا گویا فیصلہ شدہ امر ہی - کیا اچھا ہوتا اگر گذشتہ زمانہ پھر واپس آسکتا! ہاے تریزا! تیرے پانے کے لیے مین کیسی سخت بلا مین گرفتار رہا! غضب ہو کہ تو اس سے بے خبر ہی۔"

ناگہان فوسٹ کے کان مین کسی کی نازک شیرین آواز یہ کہتے ہوے آئی "میرے عزیز شوہر!" اور ساتھ ہی اُسکے منھ پر کسی نے اپنا منھ رکھا - اور آنسو بھی بہنے لگے۔

فوسٹ - (ہیبت سے کانپ کر) "تریزا! تم ہو؟"

تریزا - (روتی ہوئی) "ہان - مین سب کچھ سُن چکی - اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کسی سنگین امر نے تمھارے دل کو نہایت پریشان اور غمگین بنا رکھا ہے"

فوسٹ - (پیچھے ہٹ کر) "سب کچھ سُن لیا؟ اچھا بتاؤ تو سہی کہ تم نے کیا سُنا؟ کیونکہ میری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ خود مجھی کو یاد نہین - اسوقت مین بہت پراگندہ ہون - جلد بتاؤ کہ تم نے کیا کیا باتین سُنین؟"

تریزا - (دہشت سے) "خدا خدا! یہ کیا ماجرا ہی؟ مین نے یہی سُنا کہ تم آجکل ایک بڑی آفت مین پھنسے ہوئے ہو - اور بچون کی شادی کے لیے اسوجہ سے حکم نہین دیتے کہ اُسمین تم شریک ہو نہین سکتے - اور نہ مجھے یہ معلوم ہو کہ میرے پانے کے متعلق تمھین کن کن مصیبتون کا سامنا ہوا؟"

فوسٹ - "بس اسی قدر؟ مین نے اسکا سبب تو نہین بیان کیا؟"

تریزا - "نہین تم سوا ان باتون کے کوئی اور فقرہ زبان پر نہین لائے - مگر آہ! تمھارے الفاظ کسقدر حسرت اور مایوسی کا پہلو لیے ہوئے تھے - خدا کے لیے جلد بیان کرو کہ

تو تمھاری غمگینی اور بےچینی کا سبب کیا ہی؟ وہ کون بلا تمھارے سر آنیوالی ہی جسکے سبب تم اسقدر بدحواس ہو۔ دیکھو! اگر پورا قصہ کہکر میری تشفی نہ کروگے تو اسی فکر مین مین مرجاؤنگی۔" تریزا فوسٹ سے لپٹ گئی۔ اور زار قطار رونے لگی۔ اُسکی اِس ہمدردی نے فوسٹ کے دل مین ایک اثر پیدا کیا۔ مگر وہ ظالم راز ہی ایسا تھا کہ کسی سے بیان کرسکے۔

فوسٹ۔ (متانت سے) "تریزا! یہ ماجرا مین ہرگز تمسے بیان کر نہین سکتا۔ مجھے معاف رکھو۔ اور پھر کبھی اسکا ذکر نہ چھیڑو۔"

تریزا۔ ہاے! تم بیان کرنے سے پہلو بچاکر دل ہی دل مین غم کرنا چاہتے ہو۔ ؟ کیا مین تمھاری رازدار بننے کے قابل نہین ہون۔ یا مین تمھاری ہمدرد اور شریک رنج و راحت نہین ہون؟ یقین جانو کہ بیاہ ہونے سے پہلے تمھارے ساتھ مجھے جس قدر محبت یا دوسرے الفاظ مین عشق تھا اب تک اُسمین کمی نہین آئی۔"

فوسٹ۔ (دردناک لہجے مین) "تریزا! تم مجھے دیوانہ بنائے دیتی ہو۔" یہ کہکر وہانسے بھی نکل بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔

تریزا۔ (لپٹ کر) "نہین! اِس حالت مین مین کسیطرح تمکو جدا ہونے دونگی۔ مدتون سے مین جانتی ہون کہ کوئی باطنی غم دربردہ تمھاری جان پر ستم کر رہا ہے۔ اور تمھاری پراگندگی مجھے ہمیشہ آٹھ آٹھ آنسو رولاتی ہی۔ تاہم مین نے کبھی اپنے رنج و الم کا اظہار نہین کیا لیکن چونکہ آج خود آپ ہی کی زبان سے سُن چکی ہون۔ اور وہ الفاظ ایسے تھے کہ جنکے خیال کرنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہی۔ اسلیے جب تک پورا پورا حال نہ کہوگے مین ہرگز یہان سے کہین جانے نہ دونگی۔"

فوسٹ۔ "جسقدر سخت سے سخت آفت تمھارے خیال مین آسکے۔ اُس سے ہزار درجہ زیادہ مصیبت مجھپر آنے والی ہی۔"

تریزا" آہ! تم اسدرجہ نالان وگریان اور حزین وزار رہو۔ اور مین اس مشکل مین تمھاری شریک نہ ہون؟"

فوسٹ" خیر جانے دو۔ اب مجھے آزاد کرو۔ مین بالکل یہان ٹھہر نہین سکتا" فوسٹ نے تریزا سے چھوٹ کر بھاگنے کی کوشش کی۔ مگر وہ بزور گلے سے لپٹ گئی اور اسکو اُسکے ارادے پر کامیاب ہونے نہ دیا۔

تریزا۔ اس حال مین تمسے دور ہو جاؤن؟ افسوس! مجھے مطمئن کرنے کی تم کوئی صورت ہی نہین نکالتے۔ کیا مین تمھاری بی بی نہین ہون؟ کیا تمھین امید نہین کہ مین تمھارے لیے خدا سے دعا کرونگی؟"

فوسٹ" عجیب الٹی اور بے سمجھی کی باتین کر رہی ہو! تم میرے لیے دعا کر سکوگی؟"

فوسٹ ٹھٹھول سے ہنسنے لگا۔

تریزا" یہ کیا ہی جو تم میرے خوف کو اور ترقی دلا رہے ہو؟ تمھاری ہنسی دیکھکر معلوم ہوتا ہی کہ تمھین دعا پر اور اُسکی تاثیر پر کچھ بھی عقیدہ نہین۔ یہ حقارت و بے پرواہی اچھی نہین۔ انسان لاکھ گناہ کرے۔ خدا سے امید ہی کہ وہ بخشدیگا۔ کیا عجب کہ کسی نہ کسی وقت وہ اُسکی دعا کو سن لے"

فوسٹ نے جھڑک کر" تریزا! بس اب ان باتون کو موقوف کرو۔ مین تمھاری ہمدردی اور غمخواری کا شکرگذار ہون۔ لیکن یہ امید نہ رکھنا کہ وہ راز تمسے بیان کرونگا۔ یہ بات میرے امکان سے خارج ہی"

فوسٹ تریزا کے ہاتھون کو جھٹکا دے کر الگ ہو گیا۔ وہ روتی ہوئی صفہ پر گری اور بے ہوش ہو گئی۔ فوسٹ وہان سے نکلکر باغ کی طرف دوڑا۔ تاکہ ٹھنڈی ہوا سے دماغ کو تازہ کرے۔ خیر۔ تھوڑی دیر بعد جب کچھ دلجمعی حاصل ہوئی تو سوچنے لگا کہ" آیندہ کس طرح پر زندگی بسر کرون" شیطان سے تو کوئی تجویز پوچھنے سے رہا۔

اُسکا دل کسی سچے اور خالص دوست کو تلاش کر رہا تھا۔ ناگہاں اُسکو آلو کا خیال آیا۔ فوسٹ جانتا تھا کہ آلو اول درجے کا عقیل۔ راست باز۔ نیک طینت شخص ہی اسی بنا پر وہ یقین کرتا تھا کہ سوا آلو کے کوئی دوسرا شخص ایسا نہین ہی جو موجودہ مصیبت کا شریک ہو سکے۔ وہ بے تردد آلو کے پاس چلا گیا۔ اُن دونون مین جو تقریر ہوئی ہم نیچے بیان کرتے ہین۔ جس سے ناظرین کو انسان کی برائی اور نیکی کا ایک نمونہ معلوم ہو جائیگا۔

باب "۸۳"

فوسٹ اور آلو

اب ہم ناظرین کو شہر ویانا کے ایک حصّے مین لیے جاتے ہین۔ جو بہ نسبت دوسرے مقامات کے زیادہ تر مصفا اور کم آباد ہی۔ وہان شہر کے دیگر حصون کی طرح کچھ عالیشان مکانات بھی نہ تھے۔ اس محلے کے ایک اوسط درجہ کے گھر مین ایک نفیس کمرہ ہی جسمین زیادہ پر تکلف اور شاندار ساز و سامان تو نہین۔ لیکن جسقدر ہی وہ اس خوش اسلوبی سے قرینے کے ساتھ رکھا ہوا ہی کہ دیکھنے والے کو مالکہ کی لیاقت خانہ داری کا نشان ملتا ہی۔ ایک جانب دیوار سے ملی ایک تصویر لٹک رہی ہی۔ اور وہ ایسی ہی کہ صرف تصویر ہی دیکھکر صاحب تصویر کی امارت و سرداری بخوبی منکشف ہوتی تھی۔ اُسی کے مقابل دوسرے جانب ایک عورت کی تصویر تھی۔ جو مشرقی فیشن کا لباس پہنے اور گود مین ایک شیر خوار بچے کو لیے بیٹھی تھی۔ تصویر کے نیچے "۱۵۱۹" لکھا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ تصویر اُسی سال کی کھنچی ہوئی ہی۔

یہ امیر فرینن اور اُسکی پیاری بی بی انران اور اُنکے خورد سال اکلوتے بچے کی تصویرین تھین۔ دوسری طرف ڈیوک لیوپولڈ اور میریا کی تصویرین۔ اور تیسری جانب

آٹو اور اُسکی بی بی مینا - چوتھی جانب ماکسملن اور اڈیلا کی تصویرین تھین - اُس کمرے مین آٹو اپنے لڑکون کو علم کے ابتدائی ابواب بیٹھا بتا رہا تھا - اُن دونون لڑکون مین ایک بارہ اور دوسرا تیرہ برس کے سن کا تھا - پندرہ برس کا زمانہ آٹو کے چہرے پر بھی کچھ تغیر نہ پیدا کر سکا - بجز اسکے کہ اب اسکے بشرے سے صبر و قناعت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے - اُسپر خدا کی رحمت تھی وہ خوشحالی سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا - کیونکہ اُسکو نہایت نیک نہاد بی بی ملی تھی - اور نیک عورت کا ملنا اور صالح اور رشید اولاد کا ہونا رحمت الٰہی کی دلیل ہے - غرض جب غروب آفتاب سے ایک گھنٹا گذر گیا - وہ خوشحال باپ اور اُسکے بچے اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسرے کمرے مین گئے - جہان مینا شب کے کھانے کا اہتمام کر رہی تھی - اور اپنے خاوند اور بچون کو آتے دیکھکر خوشی سے مسکرانے لگی - کھانے کی میز پر ایک سفید ریش والا معمر شخص بھی بیٹھا تھا - یہ ناظمی مینا کا باپ تھا جو آٹو کے اصرار و منت کے سبب یہین رہنے لگا - کیونکہ بڈھے کو اس ضعیفی مین اپنی پیاری بیٹی کی جدائی نہایت شاق تھی - القصہ وہ سب کے سب خوشی و خرمی سے دسترخوان پر کھانے مین مشغول ہوے - دفعتاً ایک خادم اندر آیا اور کہا کہ "کونٹ آف آردناد فوسٹ م آٹو سے کچھ مخفی بات کرنے کے خواہان ہین" آٹو فوراً اُٹھکر اُس کمرے مین آیا جسکا نام ابھی ہم ذکر کر رہے تھے - فوسٹ کے آنے سے وہ کمال متعجب ہو گیا تھا - وہ سمجھے ہوے تھا کہ فوسٹ ایک بدمعاش اور نامعقول شخص ہے - جو میری بہن کی عزت ریزی کا باعث ہوا تھا - مجھے پھر اُس سے ملنے یا بات کرنے کی ضرورت نہوگی - خیر جب آٹو کمرے کے دروازے پر آیا تو فوسٹ کو بے چینی کے ساتھ ادھر اُدھر ٹہلتا ہوا پایا -

فوسٹ - (سلام کر کے) مسٹر آٹو! میرے اس دفعتاً آنے کے سبب سے آپ کسی قدر متحیر ضرور ہونگے - اب مین آپ سے التماس کرتا ہون کہ گذشتہ واقعات کو بھول جائیے -

اور جسطرح مشکل کے وقت دیگر لوگون کو آپ مثل ایک سچے دوست کے کام آئے ہے اُسی طرح اس گاڑھے وقت میری بھی مدد کیجیے ا۔"

آٹو۔ میری ناچیز تدبیر اور تائید سے جو کچھ ہو سکے مین کسی فرد بشر کے لیے دریغ نہ کرونگا اور میرا دشمن جان بھی میرے گھر پر آکر مجھسے مدد کا طالب ہوگا تو مین بسر و چشم اُسکی ہمدردی کے لیے تیار ہو جاؤنگا۔ اور مین سمجھتا ہون کہ ہر انسان کو دوسرے کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہیے ا۔"

فوسٹ۔" آپ کے اوصاف حمیدہ سے بیشک ایسی ہی امید ہے۔ میری نظرون مین سوا آپ کے کوئی اور شخص ایسا نہ معلوم ہوا جو بندگان خدا کی بہبودی کے لیے اپنے آرام و راحت کو ترک کر دے بلکہ جان کی بھی پروا نہ کرے۔ اسی سبب مین یہان تک آیا ہون۔ یقین ہے کہ مین جو کچھ آپ سے کہون اس سے دوسرون کے کان آشنا نہ ہو سکینگے۔"

آٹو۔ کیا مجال آپ بے تامل فرمایئے۔ ممکن نہین کہ وہ بات کسی اور کو معلوم ہو سکے ا۔"

فوسٹ۔ (تھوڑی دیر تامل کر کے) "آپ جانتے ہونگے کہ ماکسلن اور اڈیلا آپسمین انکہد دوسرے سے انتہا درجے کی محبت رکھتے ہین۔" آٹو نے جواب دینے کے عوض اُن دونون تصویرون کو دکھا دیا۔ جو اُس کمرے کی ایک دیوار پر آویزان تھین۔ اور جنھین فوسٹ نے ابتک نہ دیکھا تھا۔

فوسٹ۔ (تعجب سے اُن تصویرون کو دیکھکر) "یہ بالکل اصلی معلوم ہوتی ہین۔ ہان اسوقت مین انھین دونون کی بہتری کے خیال مین ہون۔ اور اسی امر کے متعلق آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہون۔"

آٹو۔" کیون حضور! کیا ان دونون کے ملاپ کے لیے کوئی چیز مانع ہے۔؟"

فوسٹ۔" جی ہان۔ ایک بات ایسی ہے جو انکی باہمی شادی کو منع کر رہی ہے۔ اور وہ ممانعت میرے ہی جانب سے ہے۔"

آٹو۔" طو لوک لیوپولڈ کے فرزند سے آپ اپنی دختر کے بیاہ دینے مین کیون تردد فرماتے

ہین؟ مین بالکل سمجھ نہین سکا۔"
یوسٹ۔" مین اس مبارک تجویز کا مخالف نہین ہون۔ مگر میری تقدیر۔ ہائے میری شومئی طالع ان نوجوانون کی دلی مراد برلانے مین خلل انداز ہوتی ہی۔"
آٹو۔" حضور! آپ کے الفاظ میری تو مطلق سمجھ مین نہین آتے۔ واللہ اعلم کیا معما ہی؟ آپ آجکل نہایت دولتمند صاحب اقتدار سمجھے جاتے ہین۔ پھر کون بات ہی جسنے اس درجہ آپ کو مایوس اور پریشان کر رکھا ہی؟"
یوسٹ۔ آپ نہین جانتے۔ مین باوجود اس قدرت اور تونگری کے اپنا آپ مختار نہین ہون۔ مجھپر عنقریب ایک ایسی بلا آنیوالی ہی۔ جو مجھی کو نہین بلکہ میرے تمام متعلقین کو تہ و بالا کر دیگی۔"
آٹو۔" یہ عجیب حیرت خیز معاملہ ہی۔ جسے سنکر میرے دل مین طرح طرح کے گمان پیدا ہوئے ہین۔ بہرحال فرمائیے کہ اب آپ کو کس بات سے رنج و ملال ہی؟ تاکہ مین حتی الامکان کوشش کر کے اُسکے دفعیہ کی صورت نکالون۔"
یوسٹ۔" یہی ہوتا تو پھر کیا تھا؟ ہائے! غضب تو یہ ہی کہ مجھے کسی کی اطاعت پہونچ ہی نہین سکتی۔ اور جب اُن دونون طالب و مطلوب کے نازک دلون کو صدمہ پہونچنے کا خیال آتا ہی تو مین دیوانہ ہو جاتا ہون۔ آج وہ میرے قدمون پر گر پڑے۔ اور ڈیوک ڈیجیرٹ اور تریزا نے اُنکے لیے سفارشین کین۔ مگر مین بغیر کچھ جواب دیے کل پر موقوف رکھ آیا ہون۔
آٹو۔" تو کل آپ کیا جواب دینگے؟ آپ تو مین دیکھتا ہون کہ اس نیک کام کے مخالف نہین ہین۔ یقین جانئے وہ دن بہت ہی مبارک ہوگا جبکہ کر جاین آپ اپنی لڑکی کا ہاتھ ماکسملن کے ہاتھ مین دینگے۔"
یوسٹ۔" ہان وہی ایک ظالم ممانعت ہی جسکو کوئی انسان دور نہین کرسکتا۔ اور جسکو یاد یاد کرنے سے میرا کلیجہ لرزنے لگتا ہی۔ آپ نے جو کہا کہ کر جاین اپنی بیٹی کا ہاتھ ماکسملن کے

ہاتھ مین دون - یہ تو دستور ہی جسپر ہر شخص عمل کرتا ہی - لیکن افسوس! مین گرجا کے اندر جاتا تو ایک طرف کسی عبادت گاہ کی چوکھٹ پر قدم رکھنے کی بھی جرأت کر نہین سکتا"

فوسٹ ایک آہ سرد بھر کے خاموش ہو رہا - اور آٹو حیرت اور خوف سے پیکر تصویر بن گیا -

فوسٹ - (آٹو کے قریب آکر) "مین ایک لعنتی ہون - یہ نہ پوچھیے کہ کیونکر؟ اور اس بارے مین بغیر دور و دراز خیالات کرنے کے اسقدر سمجھ لیجیے کہ توبہ و استغفار - علم و تقوے میری رہائی کے لیے کچھ مدد نہین کر سکتے - اگر دنیا بھر کے کل پادری متفق ہو کر میرے حق مین دعا کرین بھی تو ممکن نہین کہ نجات ہو سکے - بس ہر طرف عالم یاس ہی -

آٹو "حضور! آپ مجھے پریشان کیے دیتے ہین - کسی بندۂ خدا سے یہ ممکن نہین کہ وہ اپنے آپ کو خدا کی رحمت سے الگ کرے - آپ کی طرز گفتگو سے اسقدر پتا چلتا ہی کہ آپ سے کوئی گناہ عظیم صادر ہوا ہی مگر یہ نہین معلوم کہ وہ کون گناہ ہی - اور آپ کو اسکے ارتکاب کی کیا ضرورت پیش آئی؟"

فوسٹ "مناسب ہی کہ آپ اسکی ماہیت جاننے کی کوشش کے عوض اپنا کام کرین کہ ماکسملن اور اٹیلا کی شادی ہو جاے - اور مجھے گرجا مین جانے کی ضرورت نہو - آہ! مین وہان نہ جانے کے لیے کون حیلہ کرون؟ جس سے ڈیوک ڈی جرو اور میری بی بی تریزا کے دلپر رنج نہ آنے پاے - اگر عمداً نہ جاؤن تو میری بدکرداری اور نالائقی پورے طور پر ثابت ہو جائیگی"

آٹو "مین حیران ہون کہ اس مقدمے مین کیا کرون؟ اور کون تدبیر اسکے لیے مفید ہو گی؟"

فوسٹ "کیا آپ اتنا نہین کر سکتے کہ مین بغیر کسی بدگمانی کے وہان جانے سے بچا رہون اور میرے قائم مقام بنکر یہ کام ادا کرین؟ کچھ نہ کچھ تجویز کیجیے - میرے یہان آنے اور

آپکی خدمت مین عرض کرنے سے یہی مقصود ہی کہ آپ کا اعتماد اور عزت دتو قیران لوگون کی نظرون مین بہت زیادہ ہی جو اس شادی سے تعلق رکھتے ہین - غالبًا وہ آپ کی ہر بات کو سچ سمجھینگے - اور بے تردد یقین کر لینگے "

آٹو - سب کچھ سہی مگر مین جھوٹ ہرگز نہ بولون گا - اُن دونون معشوقون کے حصول مطلب کے لیے مین خوشی کے ساتھ سعی و کوشش کرونگا - لیکن جھوٹ کہنے یا کسی قسم کا مکر و فریب کرنے کی مجھسے امید نہ رکھیے "

فوسٹ - (وحشت سے) "جسکو ہم دوست سمجھتے تھے وہ قاتل نکلا - آپ سے مجھے جسقدر امید تھی - غارت ہوگئی - اور آخر مایوس واپس جانا پڑا "

آٹو - جناب عالی! آپ کوئی ایسی تدبیر بتایئے جسکا عمل راستی کے ساتھ ہو سکے - اور جس سے آپ کو بھی فائدہ پہونچے - مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر اُس کام مین مجھے تصدیعات و تکالیف کا بھی سامنا ہو تو خوشی سے گوارا کرونگا - ہان یہ البتہ مجھ سے نہو سکیگا کہ جھوٹ اور دغا سے کام لون - کیونکہ مین اپنی نیکنامی مین بٹہ لگانا نہین چاہتا "

فوسٹ " آپ لمبی چوڑی خوش شرطین بیان کرتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ میرے لیے کچھ نہ کر سکینگے تاہم مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون - اور چاہتا ہون کہ ہماری باہمی گفتگو کا ایک لفظ بھی کسی دوسرے شخص کے کان مین نہ پڑے بلکہ مجھکو ان باتون کے کہنے کی ضرورت بھی نہین - مین آپ کی نیک چلنی اور راست بازی کا حال بخوبی جانتا اور اسپر بھروسا رکھتا ہون "

آٹو " توجہ فرمایئے ان شروط کی پابندی کے ساتھ آپ کا کام اِس طرح بجالاؤن کہ آپ بھی یاد کرین " فوسٹ نے اس بات کا کچھ جواب نہین دیا - اور آٹو سے رخصت ہو کر چلا گیا -

---

باب "۴۸"

افشائے راز مخفی

اس ملاقات نے آٹو کے دل مین ایک دردناک اثر پیدا کیا۔ وہ تمام باتین ازسرنو یاد آگئین جو فوسٹ کی نسبت سن چکا تھا۔ اسکا ڈٹن برگ کے قید خانہ سے چھوٹ نکلنا۔ تریزا کو قلعۂ مانفرڈ سے آسانی کے ساتھ چھڑا لانا۔ قلعہ روزنتل کی فصیلون پر مانفرڈ کی لڑائی مین یک بیک نمودار ہوکر اسقدر جرأت و دلیری سے دشمن کو ہٹانا اور سب سے زیادہ حیرت انگیز معاملہ اسکا دفعتہً مفلسی سے دولتمندی کے اعلے درجے پر پہونچ جانا اور باوجود اس دولت و ثروت کے اسکا ہمیشہ غمگین و پراگندہ رہنا۔ پریشان خواب دیکھکر نیند سے چونک اٹھنا کسی عبادت گاہ مین نہ جانا۔ اور اقرار کرنا کہ مین لعنتی ہون گرجا کی چوکھٹ پر بھی قدم نہین رکھ سکتا وغیرہ وغیرہ " ان سب خیالات سے آٹو پریشان ہوگیا۔ اور اسکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

آٹو۔ (دلمین) "افسوس! فوسٹ کسی شیطان کے پھندے مین تو نہین پھنس گیا؟ بیچاری تریزا اور اسکی پیاری بیٹی پر خدا رحم کرے اور خدا کرے میرا یہ خیال غلط ہو۔" آٹو انھین خیالون مین محو ہو رہا تھا کہ ناگہان گلی مین اسی حجرے کی کھڑکی کے نیچے جسمین وہ ٹہل رہا تھا دو شخصون کے لڑنے کی آواز آئی۔ اسیدم ایک چیخ کی آواز بھی آئی۔ آٹو نے خیال کیا کہ کوئی ستم رسیدہ مدد کے لیے چلا رہا ہے۔ بے تردد گلی کی طرف دوڑا۔ رات نہایت تاریک تھی۔ اور اب وہ آواز بھی موقوف ہوگئی تھی۔ آٹو تلوار کھینچکر آگے بڑھا۔ اسکے پانون سے کوئی چیز لگی جھک کر دیکھا تو ایک آدمی بے ہوش زمین پر پڑا ہے۔ آٹو اسکو کندھے پر ڈال کر اپنے گھر لایا۔ اور دیکھا تو اسمین ذرا سی جان باقی تھی۔ فوراً خدمتگارون کو بلوایا۔ اور روشنی قریب منگوائی۔ جب اچھی طرح اسکی صورت نظر آئی تو آٹو انتہا سے

زیادہ متعجب ہوگیا۔

وہ ڈاکٹر ڈارنبرگ خاص طبیب ڈیوک لیپولڈ کا تھا۔ سینے پر گہرا زخم لگنے کے سبب سے خون نکل رہا تھا۔ آٹو نے اپنے ایک خدمتگار کو ڈاکٹر کے بلانے کے لیے روانہ کیا۔ اور آپ دوسرے خدمتگارون کی مدد سے مجروح کو ایک اور کمرے مین لیگیا۔ اور اُسکا لباس اُتار کے بچھونے پر لٹا دیا۔ اس اثنا مین آٹو کا معمولی ڈاکٹر بھی حسب الطلب آموجود ہوا۔ اور بیمار کی حالت دیکھکر اپنے چہرے کو متفکر بنالیا۔ ڈاکٹرون کی عادت ہی کہ سخت بیمار کے دیکھنے کے بعد چند ایسی حرکات کرتے ہین جنکے سبب سے دیگر لوگون کو معلوم ہوجاتا ہی کہ بیمار کا حال خطرناک ہی۔

آٹو۔ (متردد ہوکر) "کیا زخم کاری لگا ہی؟"

ڈاکٹر۔ "زخم کچھ زیادہ تو نہین۔ لیکن ڈارنبرگ صاحب ضعیف القویٰ ہونے کی وجہ سے اُنکی صحت کی نسبت شُبہہ واقع ہوتا ہی۔ مگر ہمین مایوس نہونا چاہیے" ڈاکٹر زخم کو دھوکر نہایت عمدگی سے پٹی باندھنے لگا۔ مجروح کو راحت سی معلوم ہوئی۔ جھٹ سے آنکھین کھولدین۔ اُسکے بعد دوا پلائی گئی۔ جب تمام کامون سے فراغت حاصل ہوئی تو ڈاکٹر دو گھنٹے بعد واپس آنے کے وعدہ سے چلا گیا۔ آٹو بیمار کے قریب بیٹھ گیا۔ اُسکی عورت مینا بھی تیمارداری مین شریک ہوئی۔ ڈاکٹر وعدے کے مطابق آدھی رات کو آیا۔ اُسوقت بیمار غافل سورہا تھا۔ ڈاکٹر نبض وغیرہ دیکھکر واپس گیا۔ آٹو نے جبراً اپنی بی بی کو سو رہنے کے لیے کہا۔ وہ اُٹھکر چلی گئی۔ اور تنہا آٹو بیمار کے پاس رہ گیا۔ بیمار برابر سو رہا تھا مگر آٹو نے آنکھ بند نہین کی جب کبھی نیند کا غلبہ ہوا تو اُٹھکر اُسی کمرے مین تھوڑی دیر ٹہلتا تھا۔ تاکہ سُستی دور ہوجاے۔ شب بھر اُسنے اسی طرح گذار دی۔ سبٹ کی ملاقات اور گفتگو کا تصور بھی اُسکے دماغ کو منتشر کردیتا تھا۔ آخر رات گذر گئی۔ صبح صادق کی نورانی جھلکیان کمرے مین آنے لگین۔ آٹو بیمار کے بازو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا

ایک آواز "میں کہاں ہوں؟ اور کیوں مجھے اسدرجہ ضعف ہی؟ کیا خواب دیکھ رہا ہون؟"

آٹو "گھبرایئے نہیں - جناب! آپ کو زخم لگا ہی اور اسکا اچھا ہونا آپ ہی کی کوشش پر منحصر ہی! -"

بیمار "یہ تو مسٹر آٹو کی سی آواز معلوم ہوتی ہی - کیا میرا قیاس صحیح ہی؟"

آٹو "بے شک صحیح ہی - مین یقین دلاتا ہون کہ آپ اسوقت اپنے خیرخواہون کے نزدیک ہین - نہ کہ دشمنون کے پنجے مین - اور مین یہ چاہتا ہون - کہ آپ بالکل مطمئن اور خاطر جمع رہین -"

ڈاکٹر ڈارنبرگ "مسٹر آٹو! مین خدا کا شکر بجالاتا ہون کہ ایسی مصیبت کے وقت آپکے سے نیک مرد کے سایے مین ہون - اب مین بڑی مسرت کے ساتھ اپنے دل کا حال آپ سے بیان کرونگا -"

آٹو "وہ کون بات ہی جو آپ اسوقت فرمانا چاہتے ہین - غالباً آپ سے تو عمر بھر کوئی بھاری گناہ یا کوئی بڑی خطا صادر نہوئی ہوگی کیونکہ آپ نیک نیتی اور خداترسی مین ہمیشہ سے مشہور رہے ہین! -"

ڈارنبرگ "آپ ظاہر پر نہ جایئے! ظاہری نیک افعال انسان کی پوشیدہ سیاہ کاریون کو بتا نہین سکتے دنیا مین ایک ایسی چیز بھی ہی جسکے جمع کرنے یا حاصل کرنے کے لیے آدمی وقت ضرورت خدا سے دوری اور شیطان کی قربت بھی گوارا کرلیتا ہی - اس ظالم شی کی کشش کے بدولت انسان کی دیانت داری اور نیک چلنی خاک مین ملجاتی ہی - وہ چیز کیا ہی؟ "روپیہ" روپیہ کی قربت سے بہت کم لوگ ہین جو اپنا دامن بے لوث رکھتے ہین - اسی شیطان کے لیے مین نے اپنا دین و ایمان کھوکر اور خداترسی کو خاک مین ملا کر دونون جہان مین روسیاہ بن گیا -"

آٹو:- جی تو آپ کو اب ایک پادری کی ضرورت ہی جسکے روبرو اپنی خطا کا اقرار کرکے توبہ کر دین" یہ کہکر آٹو دروازے کی طرف بڑھا۔

ڈارنبرگ۔ (لجاجت سے) "نہین۔ وہ بات صرف آپ ہی سے کہنے کی ہے۔ کیونکہ سوا آپ کے میری نظر وان مین کوئی ایسا شخص نہین جو میری حسب خاطر عمل پیرا ہو سکے۔ مین آپ سے اپنے دل کا راز تو بیان کیے دیتا ہون مگر ساتھ ہی یہ التماس ہی کہ جب تک مین زندہ رہون وہ راز کسی سے نہ کہیئے۔ ہان جب مین مر جاؤن"

آٹو۔ اس بات سے آپ بیخکر رہیے لیکن مجھے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سردست یہ تقریر موقوف رکھی جاے۔ تھوڑی دیر بعد جب آپ کا مزاج راہ پر آجاے تو اطمینان سے گفتگو کر سکتے ہین"

ڈارنبرگ:- "مین کیونکر ٹھہر سکتا ہون۔ اسقدر بھی امید نہین کہ اور ایک ساعت زندہ رہونگا۔ بدمعاش چور جو مجھپر حملہ آور ہوا اُسکی تلوار نے میرا کام ہی تمام کر دیا۔ شب گذشتہ مین ایک بیمار کے گھر جا رہا تھا۔ اتفاقاً اُس موذی سے مقابلہ ہو گیا۔ خیر نصیب کی بات تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہی کہ میری موت کی گھڑی بہت جلد آنے والی ہے"

آٹو:- "آپ کے زخم پر جس ڈاکٹر نے پٹی باندھی اُسکا تو قول ہی کہ زخم کچھ زیادہ نہین لہذا آپ ذراسی آسائش اور دلجمعی سے شفا حاصل کر لیے"

ڈارنبرگ:- "دیکھا جائیگا مگر فی الحال میری باتین توسن لیجیے۔ آپ قریب آجائین اور ہمہ تن گوش بنکر جو کچھ کہون بغور سنتے جائین" آٹو اپنا کان بیمار کے منھ کے قریب لیگیا۔ اور متوجہ ہو کر سننے لگا۔

ڈارنبرگ۔ (پست آواز سے) "آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ اٹھارہ سال پیشتر ڈیوک لیوولڈ کے محل مین ایک ہی ساعت دو عالی خاندان بیگمون کو وضع حمل ہوا"

آٹو۔ ہان مجھے بخوبی یاد ہی۔ اور اگر میری یاد غلطی پر نہین تو آپ ڈچز میریا کے زچہ خانے

کے منتظم مقرر کیے گئے تھے"

ڈارنبرگ "واہ آپ کو یہ بھی معلوم ہی؟ خیر۔ اُس دن دو بچے پیدا ہوئے!"

آٹو "جی ہان۔ ماکسملن میریا سے۔ اور اٹو بلا تریزا سے"

ڈارنبرگ "نہین نہین حقیقت حال اسکے برعکس ہی۔ اڈیلا میریا کی بیٹی۔ اور ماکسملن لیڈی تریزا کا بیٹا ہی!"

آٹو۔ (متعجب ہوکر) "یا الٰہی! کیا ماجرا ہی؟ جلد پورا قصہ بیان کیجیے!"

ڈارنبرگ "سنیے! گھوارے خانے مین ایک بہت بڑا فتور واقع ہوا"

آٹو۔ ہان مین سمجھ گیا۔ یہ نہایت سنگین مقدمہ ہی۔ جو آپ بیان کر رہے ہین میرا بدن کانپ رہا ہی"

ڈارنبرگ "اسمین شک نہین۔ وہ مقدمہ ہی ایسا ہی۔ مین اسکو قبر مین لیجانا نہین چاہتا اسی سبب عالم نزع مین اس آفت وعذاب کے ساتھ آپ سے بیان کر رہا ہون"

آٹو۔ (ہاتھ ملکر) "دیکھیے! مہر مادری بھی کسدرجہ سچی ہوتی ہی۔ حالانکہ اس تبدیلی سے نہ لیڈی تریزا ہی واقف ہی۔ نہ ڈچز میریا۔ لیکن تریزا کو ماکسملن سے اور میریا کو اڈیلا کے ساتھ بہت ہی محبت ہی۔ اسکا سبب وہی قدرتی شفقت ہی جو ہر مان کو اپنے بچے سے ہوا کرتی ہی۔ اچھا۔ اب اسکا ثبوت کیونکر ہو سکے؟"

ڈارنبرگ۔ (جسکی آواز اب نہایت پست ہوگئی تھی) "لیڈی تریزا کے زچہ خانے کا منتظم ڈاکٹر لٹنزن دایہ سر طرہ ہنوز زندہ ہین۔ آپ کو اس مقدمہ مین شبہہ ہو تو اُن لوگون سے پوچھکر تشفی کر لیجیے!"

آٹو "اب صرف ایک بات پوچھنی باقی ہی۔ یعنے اس کام کا بانی کون ہوا۔ اور کسکی تجویز اور اغوا سے یہ کارروائی عمل مین آئی؟"

ڈارنبرگ "فوسٹ کونٹ آف آرونا کی ترغیب سے۔ یہ کام۔ ہوا۔ لیکن۔

جب تک مین زندہ ہون اس راز کو مخفی رہنے دیجیے۔"

آٹو۔ (پراگندگی سے اُٹھکر) "افسوس! ڈاربنرگ کا یہ آخری وقت ہی کسی کو پادری کی تلاش مین بھیجنا ضرور ہی۔" آٹو بدحواس اُس کمرے سے نکلا۔ ایک خدمتگار کو ڈاکٹر کے پاس اور دوسرے کو پادری کےلیے روانہ کیا اور آپ بیمار کے پاس لوٹ آیا دیکھا تو ڈاکٹر ڈاربنرگ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہی۔

باب "۸۵"

کوہ کالن برگ

اُسیدم جبکہ ڈاربنرگ اور آٹو مین گفتگو ہورہی تھی کوہ کالن برگ کی چوٹی پر دو شخص کھڑے تھے۔ کالنبرگ وہی پہاڑ ہی جسپر سے دو صدیون کے بعد پولنڈ کی فوج نے اُترکر ویانا کو سپاہ عثمانیہ کے محاصرے سے بچایا تھا۔ غرض چوٹی پر ٹھہرے ہوے دو شخص اگرچہ آدمی ہی کی شکل مین تھے۔ مگر اُسمین ایک ہی انسان تھا۔ وہ فوسٹ اور جن تھے۔

شیطان۔ (فوسٹ کی صورت دیکھتا ہوا) "مین تمھارے مطلب کو سمجھ نسکا دوبارہ بیان کرو! اب مجھسے یہ نہو سکیگا کہ تمھاری خواہشات کی جستجو مین رہون۔ میرا کام اسی قدر ہی کہ تمھارے حکمون کی فوراً تعمیل کرون۔

فوسٹ۔ (جو نہایت پریشان خاطر تھا) "اچھا تو مین ہی کہے دیتا ہون۔ اب میری خواہش یہی ہی کہ تو کوئی ایسا کام کر جسکے سبب ویانا کے لوگ اپنے معمولی کاروبار کو بھولجائین بلکہ ایسا ہونا چاہیے کہ خاص خاص امور بھی ملتوی کردیے جائین۔"

شیطان۔ "تم آج مجھے بہت بُرا کام کرنے کا حکم دیتے ہو۔ دیکھو! اچھی طرح غور اور فکر کرلو! کہین ایسا نہو کہ تعمیل حکم کے بعد اُسکی خرابیون کا الزام میرے سر دھرنے پر تیار ہو جاؤ!"

فوسٹ "میں ہر طرح غور و تامل کر چکا۔ تو بے تردد میرا حکم بجالا۔ چاہے اسکا نتیجہ کیسا ہی کیوں نہو"

شیطان "یہ کوئی بڑی بات نہین۔ ایک ہی لفظ کہکر تعمیل ارشاد کر سکتا ہون۔ مگر کوہ براکن پر طوفان بپا کرنے کے سبب سے ملک جرمنی کا جسقدر وسیع اور سرسبز حصہ ویران و برباد ہو گیا۔ وہ تو ضرور آپ کو یاد ہوگا؟"

فوسٹ ۔ (غضبناک ہوکر) "مجھے سب کچھ یاد ہی۔ تو اسقدر جہ تاخیر کیون کر رہا ہی بے کیا اچھا ہوتا اگر مین خود بغیر تیری اعانت کے کچھ کر سکتا!!! دربان۔ تو جو کچھ کریگا اُسکا اثر دو ہی چار دن پر محدود نہونے دے۔ پورے چھ ماہ تک ساکنان شہر اپنے معمولی اشغال کو بھولکر نہایت پریشان و بدحواس رہین"

شیطان "بہت خوب" یہ کہکر مشرق کی طرف منھ پھیرا۔ اور ہاتھ بڑھا کر کہنے لگا"

"اے موت کے سیاہ ابر! تو اپنے مہیب وطن جاپان کو چھوڑ۔ اور یورپ مین پہونچکر اپنے کارہائے نمایان کا نمونہ دکھلا۔ ہان کل یورپ مین کوئی شہر تیرے صدمہ سے محفوظ نہ رہنے پائے"

شیطان مندرجۂ بالا فقرے کہے جاتا تھا۔ اور فوسٹ مشرق کی طرف ٹکٹکی لگائے کھڑا تھا۔ دفعتہ ایک دھوان مشرق سے نمود ہوکر بتدریج بڑھنے لگا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کوہ و بیابان شہر و قصبہ بلکہ زمین سے آسمان تک بھر گیا۔ جس مقام پر فوسٹ اور جن کھڑے ہوئے تھے وہ بھی دُھوین سے خالی نہ تھا۔ اُسمین کچھ ایسی بدبُوا ور منھ مین جانے سے اسقدر بے چینی ہوتی تھی کہ فوسٹ بھی گھبراکر وحشت زدہ چوطرفہ دیکھنے لگا۔ شہر پر اس طرح کی تاریکی چھا گئی جیسے سورج گہن کے وقت ہوا کرتی ہی شیطان کے منتر سے آناً فاناً جو نتیجہ مترتب ہونے لگا اُس سے فوسٹ

گھبرا اُٹھا۔ اور بے اختیار جن سے پوچھنے لگا " یہ کیا بلا ہی ؟"
شیطان ۔ یہ بلا آپ ہی کے حکم سے تو لائی گئی ! "
فوسٹ " بیجا ! اور وہ دھوان جو شہر دیانا کو گھیرے ہوئے ہی اس سے کیا مراد ہی ؟"
شیطان " مین آپ کا حکم بجالایا ۔ مرضِ طاعون دیانا مین شروع ہوگیا "
فوسٹ " ہاے ہاے ! ایسا غضب نہ کر اس بلا کو معاً اسی وقت پھیر دے ! "
شیطان " یہ بات میرے امکان کی نہین ۔ چاہیے تھا کہ تم پہلے ہی کہدیتے ۔ مین تو بہت دیر تک اس امر کی بجا آوری مین تکرار کرتا رہا " یہ کہکر شیطان دست بستہ پہاڑ پر سے اُترنے لگا۔
فوسٹ ۔ (پیشانی پر ہاتھ مار کر) ہاے افسوس ! مین بھی کسقدر روسیاہ بدکردار ہو رہا ہون "
غرض فوسٹ بھی شیطان کے پیچھے پیچھے اُتر کر اُس آفت زدہ شہر مین داخل ہوا۔

باب "۸۶"

طاعون

شیطان کے منتر نے نہایت ہی خراب اثر پیدا کیا جب فوسٹ شہر مین آیا تو دیکھا کہ لوگ گلی کوچون مین بدحواس دوڑ رہے ہین ۔ چہرون پر دحشت اور مایوسی برستی تھی ۔ وہ کسی جگہ ٹھہرتے ہی نہ تھے ۔ ڈاکٹرون کے گھرون پر خلائق کا ہجوم تھا ۔ لجاجت سے عاجزی سے لوگ اُنھین پکار رہے تھے ۔ کوئی تو مان باپ کے بیمار ہو جانے پر افسوس کر رہا تھا ۔ کوئی عزیز اولاد کے لیے اور کوئی اپنی پیاری بی بی کے لیے غرض ہر ایک کچھ نہ کچھ آفت مین مبتلا ہونے سے حیران پریشان تھا ۔ اس سے ایک صدی بیشتر وہی مرض یورپ بھر مین تہلکہ ڈال گیا تھا ۔ جسکے سبب برابر نصف آبادی کم ہوگئی تھی

لوگون کے دلون سے اب تک وہ وحشت دور نہوئی تھی۔اس بیماری کا نام کالی موت رکھا گیا کئی پیڑیون تک اس بلاے بد کی مصیبتین اور صعوبات مثل کہانیون کے بیان کیجاتی تھین۔آخر جب یہ مرض دوبارہ نمودار ہوا تو ساکنان شہر کو اسدرجہ پریشانی ہوئی جسکا بیان کرنا ممکن نہین۔ہان اس پریشانی و پراگندگی سے یہ نتیجہ البتہ نکلا کہ معمولی کاروبار یک لخت موقوف ہو گئے شادی بیاہ ہونا درکنار تجارتی دکانین بھی نہین کھلتی تھین۔جب کوئی شدید مرض یا بلا شہر پر آئے تو باشندون پر اُسکا ایسا اثر ہوتا ہی کہ گویا سب کے سب ایک ہی خاندان کے ممبر ہین۔دیانا مین بھی اسوقت اسی طرح کی ہمدردی کیجاتی تھی۔جو لوگ اس بلا سے بچے ہوے تھے وہ دوسرون کی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے تھے پغیر نوسٹ جب پہاڑ سے اُترا آیا تو اسوقت شہر کا یہ حال تھا جو بیان ہوا حسین گل اندام عورتین جو فرط غرور حسن سے اپنا روے زیبا بغیر نقاب کے کسی کو دکھانا پسند نہ کرتی تھین۔اب وہ بدحواس کھڑکیون سے سر باہر نکالے ڈاکٹر کی راہ تک رہی تھین۔کہ جلد آکر اپنے عزیز بچے کا یا پیارے شوہر کا یا غمخوار والدین کا علاج کرے۔

اُس مرض کی علامات بھی نہایت عجیب تھین۔پہلے پہل جسم پر ایک آبلہ نکلتا تھا اُسکے ساتھ ہی تمام بدن کی یہ حالت ہو جاتی تھی کہ دیکھنے سے وحشت پیدا ہو۔خوش رو ماہ طلعت نوجوانون کے چہرے جو اس سے پہلے آفتاب کی طرح چمک رہے تھے بیماری کے نمود ہوتے ہی بے رونق اور سیاہ نظر آتے تھے۔زبان کالی ہو کر پھول جاتی تھی۔اور زبان کی بالیدگی کی وجہ سے مریض گفتگو کرنے سے بھی عاجز ہو جاتا تھا۔صرف بےحس و حرکت بستر مرگ پر پڑا حسرت داندوہ سے عزیز و اقارب کو دیکھنے لگتا تھا۔ بڑا غضب تو یہ تھا کہ یہ بیماری متعدی تھی سلئے بہت جلد شہر کے ہر ایک گلی کوچے میں پھیل گئی۔آخر کار یہان تک نوبت پہونچی کہ والدین بچون کو۔اور بچے والدین کو

عورتین اپنے شوہرون کو اور شوہر اپنی پیاری بیبیون کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے گئے۔ مرض فقط انسانون ہی کے لیے باعث مرگ نہ تھا بلکہ حیوانات اور نباتات کو بھی اُسی قدر صدمہ پہونچ رہا تھا جسقدر کہ انسانون کو۔ غرض جب وہ بیماری شروع ہوئی تین ہی گھنٹے کے اندر مریض کا کام تمام ہو جاتا تھا۔

اُس زمانہ کے لوگ اکثر نہایت ہی ضعیف الاعتقاد ڈرپوک اور جاہلانہ خیالات والے تھے۔ اسی سبب شہر مین واہی تباہی خبرین مشہور ہونے لگین۔ وحشت و پراگندگی نے صحیح سالم لوگون کی عقل و ہوش پر پانی پھیر دیا تھا۔ القصہ سیکڑون بیسر و پا باتون کے ساتھ یہ خبر بھی مشہور ہوگئی کہ بیمار کی آنکھ مین آنکھ ملانے سے بھلا چنگا آدمی بھی بلا مین گرفتار ہو جاتا ہی۔ پھر کیا تھا۔ بیمار داری تو ایک طرف کوئی مریض کے پاس تک نہ ٹھٹکتا تھا۔ خویش و اقارب علانیہ بیمار کو تڑپتا چھوڑ کے نکل جاتے تھے۔ مگر یہ بھاگ نکلنا بھی اُنھین بچا نہ سکتا تھا کیونکہ بیماری اُنکے لباس مین اور نیز ہوا مین بسی ہوئی تھی۔

باب "۸"

سچا دوست

طاعون کے سبب دنیا مین جو ہل چل مچی اُسکا حال تو اوپر بیان ہو ا ہی۔ تمام شہر مین صرف ایک ہی شخص ایسا تھا جسے اُس بلا کی کچھ فکر نہ تھی۔ یعنے فوسٹ کونٹ آف آرونا۔

فوسٹ پہاڑ سے اُتر کر جن جن گلیون سے ہو کے گذرنے لگا ہر طرف فریاد و فغان کی آوازین بلند پائین۔ کمینے چھٹے ہوے بدمعاش لوگ جو محنت سے روٹی کما نا نجانتے تھے اور اورون کی داد و دہش پر گذارا کرتے تھے۔ اور جو ہر شہر کی گلی کوچون مین پھرتے دکھائی دیتے تھے۔ اور جن سے آج تک یورپ کی تہذیب کو بٹہ لگا ہوا ہی

غرض ایسے لوگ لاوارث لاشون کے دفن کرنے کے لیے سرکار سے مقرر کیے گئے۔ اس تھوڑے سے ہی عرصہ مین مُردے گاڑیون پر لد کے جانے لگے۔ فوسٹ نہین جانتا تھا کہ یہ لاشین کسکی ہین اور یہ سب کس بیماری سے مرے ہین۔ وہ کسی ضروری کام کے سبب آٹو کے گھر چلا گیا تھا۔ اسکا دل اندر سے دھڑک رہا تھا۔ شہر پر جو بلاے مرگ نازل ہوئی اُسکی وجہ سے وہ خود اپنے آپ سے نفرت کرنے لگا۔ اُس عالم سراسیمگی مین اپنے دوست واقارب کا بھی خیال نہ رہا۔ ورنہ وہ ضرور اُنھین محفوظ رکھنے کا کچھ نہ کچھ انتظام کرجاتا۔ خیر۔ وہ کئی مقامات طے کرتا ہوا اُس گلی مین پہونچا جہان آٹو رہتا تھا۔ فوسٹ آٹو سے ملاقات کرنے کی کوئی دلی خواہش نہ رکھتا تھا مگر اُسکی بدکرداریون نے اُسکو یہان تک حزین واندوہگین بنا دیا تھا کہ آٹو ایسے نیک طینت شخص کی صحبت مین دو گھڑی بیٹھکر غم غلط کرنے کی تمنا پیدا ہوئی۔ حاصل کلام وہ آٹو کے گھر مین داخل ہوا۔ اسی گھر مین جہان دو گھنٹے قبل ڈاکٹر ڈارنبرگ کی جان گئی تھی پیشتر اُسکے جس کمرے مین باہمی ملاقات ہوئی تھی آٹو کا ملازم فوسٹ کو اُسی کمرے مین لے گیا۔ اور تھوڑی دیر مین آٹو بھی آموجود ہوا۔

آٹو۔ (افسردگی سے) "مین آپ سے ملنے کا بہت آرزومند تھا۔ اور حیران ہون کہ آپ کیونکر میرے مافی الضمیر کو جان گئے جو خود ہی تشریف لائے!"

فوسٹ "آپ مجھسے ملنا چاہتے تھے؟ کیون؟ آخر کچھ وجہ تو معلوم ہو؟"

آٹو۔ (کرسی فوسٹ کے قریب کھینچکر) "جناب! اسلیے کہ چند لمحہ پیشتر مجھپر ایک عجیب راز منکشف ہوا۔ وہ بھید دو خاندانون سے تعلق رکھتا ہے۔ ڈاکٹر ڈارنبرگ ابھی حالت نزع مین پوری حقیقت مجھ سے بیان کر رہا تھا"

فوسٹ۔ (بیقرار ہوکر) "ہاے! ڈارنبرگ مرگیا اور تمھین گہوارے خانے کا راز بتا دیا؟" (آٹو کو غضب کی نگاہون سے دیکھکر گویا در ہے کہ اگر مین چاہون تو

صرف ایک ہی نظر مین تمہین اسی دم عدم کو بھیج سکتا ہون - تمکو چاہیے کہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرو۔"

آٹو۔" آپکی یہ فضول دھمکیان مجھے متحیر کیے دیتی ہین - مین خالص خدا پر بھروسا رکھتا ہون - اور یہ بتانے مین بھی کچھ عذر نہین کہ یہ راز کسی سے بیان کرکے آپ کی عزت ریزی کرنا میرا مرکوز خاطر نہین ہی آپکی باتون سے ظاہر ہوتا ہی آپ کو کچھ پوشیدہ اختیارات حاصل ہین!"

فوسٹ۔" ہان - بے شک مجھے بہت بڑی قدرت حاصل ہی جسکے حاصل کرنے کے لیے مین نے اپنی روح کا عمر بھر ناپاک بنکر رہنا گوارا کرلیا ہی۔"

آٹو۔" کیا یہ سچ ہی؟ ہاے اگر سچ ہو تو آپ سا بدبخت آدمی دنیا مین نہوگا - اور ہان آپ کی بے انتہا دولت و ثروت اور ناقابل قیاس اختیارات اور بعض معامون پر بہت ہی عجیب و غریب حرکات دیکھ دیکھ کر مجھے یقین ہو رہا ہی کہ ـ"

فوسٹ۔" ہان - بلاشبہ تمھارا قیاس صحیح ہی - پھر بتاؤ کیا اب بھی تم مجھسے خوف نہین کرتے؟"

آٹو۔" یہ نہ کہیے - بھلا مین آپ سے کیون ڈرنے لگا؟ سواے خداوند عالم کے کسی اور کا خوف میرے دل مین آہی نہین سکتا افسوس آپ نے بہت ہی برا کام کیا - لیکن مین آپ پر ملامت نہ کرونگا - کیونکہ مین دیکھتا ہون آپ انتہا سے زیادہ مشوش و پراگندہ خاطر ہین - اتنا البتہ عرض کرتا ہون کہ آپ پریشان نہو جیے - خدا کی رحمت عام ہی - مین آپ کے لیے ضرور دعا کرونگا - بلکہ آپ ہی کے ساتھ عبادت الٰہی مین شریک ہونگا"

فوسٹ۔" خاموش! اگر میری زبان سے لفظ "عبادت" نکلا تو اسی دم شیطان سے عہد شکنی ہو جائیگی اور مین ابھی اسکے قابو مین ہو جاؤنگا۔"

آٹو۔" (مضطرب ہوکر) "افسوس! تو پھر کیا کیا جاے؟ مین آپ کو اس حال مین تنہا

تو ہنین چھوڑ سکتا اگرچہ دنیا بھر آپ سے نفرت کرنے لگے لیکن مین ضرور آپکا ساتھ دونگا اور تائید و اعانت مین کبھی دریغ نہ کرونگا - آپ کے عزیز و اقارب کو اس خبر بد کی سماعت سے جسقدر رنج ہو تھوڑا ہی - آپ ہی کچھ سوچیے کہ اس بارے مین کیا تجویز کیجاے - جس طرح ڈچز میریا آپ کے بیٹے کو اپنا بچہ سمجھتی ہی اُسی طرح میریا کی بیٹی کو آپ کی عزیز بی بی تریزا خاص اپنی بیٹی جانتی ہی - یہ سب کچھ سہی مگر اُنکے دلون کی محبت اسی بچے کے ساتھ وابستہ ہی جو درحقیقت اُنکا ہی - حالانکہ وہ اس امر سے بالکل واقف نہین آہ! یہ راز اور کتنے دن تک اُن لوگون سے پوشیدہ رکھیئےگا! عجب پیچدار معاملہ ہی - مین کوئی ایسی کارروائی بھی عمل مین لانا نہین چاہتا جسمین آپ کی بدنامی متصور ہو"

فوسٹ "مشکور ہون کہ تم میری ہمدردی پر آمادہ ہو اور مجھسے نیک سلوک کرنا چاہتے ہو مین ایک بدمعاش اور بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہونے کے علاوہ تمھارے ساتھ بھی بہت کچھ بدی کرچکا ہون - مجھے اسوقت ہمدردی و محبت کی زیادہ ضرورت ہی - اور مین سمجھتا ہون کہ تمسے زیادہ کوئی غمگسار مجکو نہ ملیگا - لہٰذا چاہتا ہون کہ اپنی سرگذشت بے کم و کاست تمسے بیان کردن - ہان - اب تم میری داستان سننے کے لیے تیار ہو جاؤ - یقین ہی کہ جب سنوگے تو دریاے فکر مین ڈوب جاؤگے!"

یہ کہکر فوسٹ بدن سے پسینا پونچھنے لگا - آٹو نے ایک گلاس شراب سے بھر کے دیا تاکہ اُسکو کچھ تفریح حاصل ہو -

فوسٹ - (دلی جوش سے) "آٹو! اب سنو - مگر دیکھو میری داستان غم سننے کے بعد کہین مجھ سے نفرت نکرنے لگنا! اصل یہ ہی کہ تریزا کے عشق نے مجھے کہین کا نرکھا اُسکے باپ نے غضبناک ہوکر مجھے قید کردیا - اور انجام مین میری نسبت پھانسی کا حکم صادر ہوا - اُنھین دنون اتفاقاً ایک جادو کا عمل میرے ہاتھ لگ گیا - اُسکے پڑھنے سے

ایک جن انسان کی شکل مین میرے روبرو آکھڑا ہوا غرض اُسی نے مجھے قید سے رہا کیا۔ جسکے عوض مجھے اپنی روح اُسکے ہاتھ بیچنا پڑی۔ جو بیس سال بعد وہ مجھپر قابض و متصرف ہو جائیگا۔ یہی سبب تھا جو دیکھتے ہی دیکھتے مین اعلے درجہ رفعت پر پہونچگیا کیون! تمھارے بدن کے رونگٹے کیون کھڑے ہو گئے؟"

آٹو "جی ہان۔ آپ کی معصیت کا خیال کرکے مین نہایت متوحش ہوا جاتا ہون۔ اور سوچ رہا ہون کہ افسوس! آپ کس دائمی مصیبت مین پڑ گئے!!"

فوسٹ "جن جن شرط کے ساتھ مین نے شیطان سے عہد کیا ہی اُنسے پہلی شرط یہ ہی کہ مین کسی عبادتگاہ مین نجاؤن۔ اور نہ کچھ دعا والتجا کرون۔ اگر اسکے خلاف ہوا تو اُسی دم شیطان مجھپر حاوی ہو جائیگا۔ اسصورت مین مین نے یہ ارادہ کرلیا کہ تریزا کو بغیر بیاہ کے اپنے قبضہ مین لاؤن۔ لیکن جب مین اس امر مین غور کرنے لگا تو میری راے مجھی کو پسند نہ آئی۔ اسلیے کہ تریزا سے مجھے خالص محبت تھی۔ ور اُسکی رسوائی و بدنامی مجھے کسی حال مین گوارا نہو سکتی تھی۔ گو مین نے اسکے لیے اپنی ساری عمر کی شادمانی و مسرت کو خاک مین ملا دیا ہی۔ خیر۔ جب مین نے اُسکو دنیا کے رواج کے مطابق عبادت گاہ مین جاکر بیاہ کر لانا چاہا اور شیطان سے اجازت طلب کی۔ تو وہ اس شرط پر راضی ہوا کہ مین اپنا پہلا بیٹا اُسکے حوالے کر دون!!

آٹو۔ (متعجب ہوکر) "حضور! یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ نوجوان ماکسملن کو ایسی سخت بلا مین گرفتار کیا جائے؟"

فوسٹ "تم کوئی تعجب نہ کرو۔ یہ واقعی حال ہی۔ دوسرا امر یہ کہ دنیا بھر مین جو کارروائی ہوتی ہی شیطان اُس سے مطلع ہو جاتا ہی۔ مگر چونکہ مین فی الحال اُسکا مالک ہون۔ مجھے اختیار ہی کہ بعض مقدمات اُس سے مخفی رکھ سکون۔ اسی سبب سے میرے گھر لڑکا ہوتے ہی مین نے اُسکی تبدیلی ایک اور لڑکی سے

کردی - اور زہے نصیب کہ سب کام میری حسب خواہش عمل مین آئے۔"
آٹو۔ ایسا ہو تو گھوارے خانے کی کیفیت کو بالکل پوشیدہ رکھنا ضرور ہی۔ اگر کمسن اُسکی خاص اور اصلی مان کے حوالے کر دیا جاسے اور اڈیلا اپنے صحیح والدین کی گود مین دیدی جاسے تو اسمین کمسن کو تمام عمر کے لیے خرابی ہی۔ اُس پیارے حسین بچے کو شیطان کے سپرد کرنا ہوگا۔ افسوس!"
فوسٹ۔ بہت ٹھیک بات تمنے کہی۔ اب بیقین معلوم ہوگیا ہوگا کہ اُن دونون کمسن ماہ یارون کی شادی کی بابت میری عدم رضامندی کا سبب کیا ہی۔ یہی کہ مین اُس بیاہ مین شریک ہو نہین سکتا لیکن اب وہ میرا تردد کسی قدر کم ہوگیا ہی۔ کیونکہ تم تو جانتے ہو کہ شہر مین کالی بلا نمودار ہوئی ہی۔ اب اہل شہر کو اتنی مہلت کہان کہ شادی بیاہ سوجھے؟"
آٹو۔ ہان۔ بلاے بد شہر پر نازل تو ہوئی ہی۔ مگر خدا سے امید ہی کہ بہت جلد کم بھی ہوجائیگی اگر وہ دفع ہوگئی۔ اور یہ دونون نونہال فضل آلہی سے بچے رہتے تو آپ اُنکی کتخدائی کے بارے مین کیا تجویز کرینگے؟"
فوسٹ۔ مجھ سے مبتلاے مصیبت کو چند لمحہ کا وقفہ بھی غنیمت ہی۔ یہ بلا دور ہوگئی بھی تو لوگون کو خاطر جمع ہوکر اپنے کاروبار مین مشغول ہونے کے لیے ایک عرصہ دراز چاہیے۔ اُسوقت تک کچھ نہ کچھ تجویز ہو رہیگی۔
آٹو۔ نہین۔ اُسوقت تجویز سوچنے کے لیے فرصت ملنا دشوار ہوگی۔ اور ہان یہ کسطرح یقین کیا جاسکتا ہی کہ شیطان نے دھوکا نہ دیا اور آپ کس دلیل سے کہتے ہین کہ وہ گھوارہ جانے کی تبدیلی سے واقف نہین ہی؟"
فوسٹ۔ ہاے یہی خیال تو مجھے بھی ستا رہا ہی۔ تاہم میری دانست مین شیطان نے مجھے اسقدر عاجز نہین کردیا ہی۔ جسقدر وہ واقف ہونے کے عالم مین کرتا۔"

آٹو "چاہیے کچھ ہو اب اس امر کا انسداد لازم ہی۔ خیال تو کیجیے۔ روح کی سلامتی تمام باتون پر مقدم ہی۔ اپنے پیارے بیٹے کی زندگی مین ہمیشہ کے لیے داغ لگا دینا اور دل دوجے کی مردم آزاری ہی۔ اگر آپ اجازت دیتے ہین تو مین ماکسملن کو اس ظالم راز سے آگاہ کرکے یہ نصیحت کرتا ہون کہ دنیا سے دست بردار ہوکر رات دن صرف خدا کی عبادت سے کام رکھے۔"

فوسٹ۔ (تاسف سے) "یہ بے سود اور بیکار تجویز ہی۔ ماکسملن پارسائی کا جامہ پہن لے اور عبادت گذاری مین بے مثل ہو جائے بھی تو ممکن نہین کہ اُسکے حق مین مفید ثابت ہو سکے۔ جب وقت آئیگا شیطان اُسکو گرجا کے گوشے سے کھینچنے مین بھی دریغ نہ کریگا۔ اور اگر کہین گھوارہ خانہ کا حال اسپر کھلگیا تو پھر قیامت ہی ہو جائیگی دنیا مین کوئی ذریعہ اُسکے بچاؤ کا نہین۔ سوا آپ کے۔ لیکن کسی کو کیا پڑی ہی کہ اُن آفات کو اپنے آپ پر گوارا کرے۔ اور مجھ ستم رسیدہ کے لیے ایسے دور و دراز کے سفر کا عازم ہو!"

آٹو "اس کام کے لیے مین حاضر ہون۔ مین نے توکل ہی کی ملاقات مین عرض کر دیا تھا کہ کسی ایسے طریق سے جو بغیر فریب و دغا کے ہو مین آپ کی خدمتگزاری کے لیے موجود ہون۔ خیر اب مفصل حال کہہ سنائیے!"

فوسٹ۔ (کمال مسرت کے ساتھ) "اس بارے مین تم میری مدد کر سکوگے؟ اگر ایسا ہوا تو ایک پہاڑ مجھپر سے ٹل جائیگا۔ اور اپنی عمر کے چند روز جو باقی ہین خوشی سے بسر کر دونگا!"

آٹو "آپ مجھپر پورا اعتماد کرکے حقیقت حال بیان کیجیے۔"

فوسٹ۔ (اطمینان سے) "اچھا تو سنو! کوہ ارارات کی چوٹی پر وہ کشتی رکھی ہوئی ہی۔ جسکے سبب سے حضرت نوح اور اُنکے ہمراہیون کو طوفان عظیم سے امن ملا تھا

گو طوفانِ نوح کو اب کئی ہزار برس کا عرصہ گذر چکا۔ مگر وہ کشتی ہنوز وہان موجود ہے
زمانہ دراز منقضی ہونے سے اُسکی حالت اور رنگ مین تبدل واقع ہوا ہے۔ اور
برف بھی اُسپر جم گئی ہے۔ آج تک کوئی آدمی اُس کشتی کو دیکھ نہ سکا۔ بلکہ اُس قرب
وجوار مین کسی انسان کا پانون نہین پڑا ہے جہان وہ کشتی رکھی ہے اُسکے چارون طرف
بڑے بڑے بلند پہاڑ اور سیکڑون مہیب غار ہین۔ تمام قطعہ برف سے بھرا ہوا ہے۔
اگر کوئی ایسا شخص جو نہایت متقی اور پاک باطن ہو ان آفات کو برداشت کرتے ہوئے
پہاڑ کی چوٹی تک پہونچکر ایک ٹکڑا اُس مقدس کشتی کا توڑ لائے۔ اور وہ ٹکڑا
اُس بچے کے گلے مین بجائے تعویذ کے باندھا جائے۔ جسکے والدین نے تولد
سے پیشتر ہی اُسکو شیطان کے حوالہ کر دیا ہو تو وہ بچہ شیطان کے دام سے بیشک نجات
پاسکتا ہے۔“

آٹو۔ ”تو کیا وہی تبرک آپ کو بھی بچا نہ سکیگی؟“

نوسٹ۔ (مایوسانہ انداز سے) ”آہ! یہ ممکن نہین۔ کیونکہ مین خود اپنی رضا و رغبت سے
اس بلا مین پڑا۔ کوئی مقدس چیز اور کوئی تدبیر مجھے اس آفت سے محفوظ نہین رکھ سکتی
مگر مجھے بھی مسرت حاصل ہونے کے لیے میرے بچے کی رہائی ہی کافی ہے۔ آٹو! تم
اس جانکاہ مصیبت کو میرے لیے گوارا کرو گے؟“

آٹو۔ ”ضرور۔ بسر و چشم۔ گو مجھے اپنی عزیز بی بی اور پیارے بچون سے جدا ہونا شاق
معلوم ہوتا ہے تاہم کسی کو ابدی لعنت سے بچا کر بندگانِ خدا کے مقابل سُرخ رو کرنا ان
تمام باتون سے کہین بہتر ہے۔ آپ مطمئن رہیے۔ مین آج ہی اپنے اہل و عیال کو
ہمراہ لیکر مشرق کو جاتا ہون۔ کسی محفوظ مقام پر انھین چھوڑ کر مین تنہا کوہ ارارات
کا سفر اختیار کرونگا۔ اور خدا نے چاہا تو حتے الامکان سعی کر کے اپنی کوششون پر کامیاب
ہونگا۔“ آٹو کی اِس محبت و ہمدردی کو دیکھکر نوسٹ اپنے دلی جوش کو

روک نہ سکا۔ بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ آخر تہ دل سے آٹو کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہوا۔

باب "۴۴"

انجمن فلاجیلنٹس

پورے چھ مہینے تک مرگ سیاہ یعنے طاعون یورپ مین ہنگامے بپا کر رہا تھا قحط سالی وبا۔ اور کئی اور قسم کی بلائین عجیب اور آباد شہرون کو ویران بنانے لگین۔ علاوہ اسکے طوفان۔ زمین کا زلزلہ۔ بے موسم بارش اور تیز و تند ہوائین حال تباہ کر رہی تھین۔ غلہ اور کھیتون کو بڑا ضرر پہونچا۔ عمدہ اور خوش قطع باغ جمین پھولون کی خوشبو مہک رہی تھی اب تاراج و برباد ہو گئے تھے۔ ہوا مین عفونت پیدا ہو گئی تھی۔ زلزلون کے صدمے سے زمین مین جو شگاف پڑ گئے تھے۔ اُنسے بھی بدبو نکل رہی تھی۔

قسطنطنیہ کا عظیم الشان شہر بھی ویران ہو گیا۔ مسجدین جو نمازون کے وقت متقی مسلمانون سے بھری رہا کرتی تھین۔ اب خالی پڑی تھین۔ اذان کی آواز جسکے سنتے ہی سیکڑون مسلمان دوڑے چلے آتے تھے اب بالکل سنائی نہ دیتی تھی۔ اس بلا کا آنا ہی تھا کہ گویا تمام شہر خدا پرستون سے خالی ہو گیا۔ کیونکہ گھر سے باہر نکلنے کی قسم تھی۔ سر سبز جزیرہ مالٹا بھی بالکل ہی اُجڑ گیا۔ زمین کے زلزلون نے اُسکے تمام حصون مین انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ سمندر کا جوش و خروش جہازون کی تباہی غرض ہر طرح اس جزیرے کو بڑا ہی نقصان اُٹھانا پڑا۔ وہ جگہ جو کسی وقت غیرت گلزار ارم تھی دیکھتے ہی دیکھتے ویران ہو گئی۔ اٹلی کو بھی اس بلا سے کچھ کم صدمہ نہین پہونچا۔ زمین کے پُر فضا قطعے۔ خوشنما باغ آناً فاناً پامال ہو کر جنگل بن گئے۔

یونان بلکہ تمام ممالک یورپ کو بہت ہی نقصان پہونچا - ملک جرمنی پر تو گویا قیامت نازل ہوئی - سیکڑون گانون زمین کے شگافون مین غارت ہوگئے - سالکنان شہر اسدرجہ گھبراگئے تھے کہ سرکار سے تختۂ ممات کا اعلان منع کرادیا گیا - اور مردون کے دفن کے وقت گرجا مین گھنٹیون کا بجنا موقوف کردیا گیا - تاکہ لوگ پریشان نہون غرض کل یورپ مین اس بلا سے پچیس ہزار آدمی مرگئے - مگر ہمکو تو صرف شہر ویانا کا حال بیان کرنا منظور ہی - ویانا کے معزز تعلیم یافتہ لوگ بھی ہوش و حواس کھوکر عوام کی طرح وہم وسواس مین گرفتار تھے - اور اُنکے جاہلانہ خیالات کا یہ نتیجہ ہوا کہ شہر مین ایک انجمن قائم ہوئی - بچے بوڑھے پادری وغیرہ سب اُسمین شریک تھے - ہر رکن انجمن کے پاس ایک کوڑا ہوتا تھا جس سے وہ اپنے جسم کو اسقدر مارلیا کرتا تھا کہ خون نکل آتا تھا - رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہونچی کہ دوسرون کو بھی کوڑے مارنے لگے - اور یہ بات مشہور کردی گئی کہ جبتک اسطرح کی باہمی زدوکوب نہو تو یہ قبول نہین ہوسکتی - یہ لوگ صلیب ہاتھون مین لیے ہوئے رات کے وقت شہر مین پھرا کرتے تھے - اور جہان کہین کھلا میدان نظر آیا جھکر دعائین کرتے اور ایک دوسرے کو مار لیا کرتے تھے - مذہبی پابندی کرنے کے سبب سے اُنھین کوئی روک بھی نہین سکتا تھا غرض دو ہی چار دنون مین یہ حال ہوگیا کہ لوگ اُنکی ظالمانہ زدوکوب سے لرزنے لگے امرا و دیگر دولتمند اُنھین نذرین دیتے تھے کہ اسی سے نرم ہوکر ہمارا پیچھا چھوڑ دین اور مارنے کا ارادہ نہ کرین - ہرشب کو اُس جماعت کا رئیس ہمراہ لیے ہوئے نکلتا اور گرجاؤن کے روبرو جھکر کوڑے مارلیتا - اور اُنکی گریہ وزاری کی صداؤن سے شب کی اُداسی دہ چند ہوجاتی تھی - جیون جیون بلا سے سیاہ اور دبا بڑھتی گئی خلق کی بداعتقادیان بھی ترقی پاتی گئین - ایک دن صدر انجمن نے یہ مشہور کیا کہ میرے پاس خاص حضرت مسیح کے پاس سے ایک خط آیا ہی'' ایسی بے سروپا بات کو لوگون نے

بلا تامل یقین کرلیا۔ ایک وقت مقرر کر کے کسی ممبر نے وہ خط پڑھا۔ اچھے اچھے عقیل ذی فہم اشخاص اُسکو واقعی حضرت مسیح کا خط تصور کر کے مودّب دوزانو بیٹھکر سننے لگے۔ بعض عقل کے اندھون اور تقوے کا دم مارنے والون نے آنسو بھی بہائے۔ اور بعض خوف خدا سے رونے لگے۔ خط کا مضمون یہ تھا کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام اہل زمانہ کے گناہون کو دیکھ دیکھکر پہلے تو بہت غصہ ہوئے اور آخر حضرت مریم اور چند فرشتگان مقرّب کی سفارش سے اُن لوگون کے لیے عفو قصور چاہتے ہین جو چونتیس دن تک برابر شہر مین گشت کر کے اپنے جسم پر کوڑے مارلے ‘‘ اس منکرانہ شہرت سے اتنی بات حاصل ہوئی کہ صدہا لوگ دور دراز سے آکر انجمن مین شریک ہوگئے۔ اور سب ملکر رفتہ رفتہ شہر مین لوٹ مارکرنے لگے۔ راہب خانون مین گھسکر بے اعتدالیان شروع کردین۔ شہر مین ہر طرف انھین کا بول بالا تھا۔ مگر اُنکی تمام بدمعاشی اور مردم آزاری مین سب سے بڑھکر یہ ظلم تھا کہ یہودیون کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرنے لگے۔

جسوقت مرض طاعون شہر مین ہنگامہ بپا کر رہا تھا۔ اور ڈاکٹر لوگ اس سوچ مین تھے کہ اُسکے پیدا ہونے کا ٹھیک سبب دریافت کر کے جلد کوئی تدارک کرین۔ اُسوقت عام لوگ غریب مظلوم یہودیون کو مجرم ٹھہرانے لگے کہ انھین کے گناہون کے سبب خدا نے برہم ہوکر یہ بلا نازل کی ہے۔ اور انجمن کے میر مجلس کی جانب سے اس معنی کا اعلان ہوا کہ یہودیون نے تمام تالابون اور ندلون اور کوئون مین زہر ملا دیا ہے۔ تاکہ عیسائی لوگ پانی پی پی کر ٹھنڈے ہو جائین۔ اُن لوگون کی زبان سے جو بات نکلتی تھی اُسکو اہل شہر وحی آسمانی کے برابر سمجھتے تھے۔ پس یہ بے اصل بات بھی باور کر لی گئی۔ اور بیچارے بیگناہ یہودیون کا چوطرفہ قتل عام شروع ہوا۔ ہر گلی کوچون مین قوم یہود کی عورتون مردون اور

بچون کی لاشون سے انبار لگ گئے۔ افسوس! ہمنے اکثر اس مظلوم قوم کی تباہیون اور مصیبتون پر اشک بہائے ہین۔ لیکن اسوقت جو عیسائیون نے اُنپر ظلم کیا تاریخ کے صفحون مین دیکھکر ہمین بڑی رقت ہوتی ہے۔ غرضکہ شہر مین اور اطراف واسے قریون مین بلکہ تمام یورپ مین یہ خبر عام ہوگئی کہ یہودیون نے پانی کو زہر آلود کر دیا ہے۔ اور ہر جگہ مین جن کر اُنھین قتل کیا جاتا تھا۔ ہم صرف ویانا کا حال بیان کرینگے۔ اُنکے گھرون کو آگ لگا دی جاتی تھی۔ جب بے گناہ عورتین اور معصوم بچے گھبرا کر باہر نکلنے لگتے تھے تو ہتھیارون سے اُنکا کام تمام کر دیا جاتا تھا۔ نہ اُنکے تڑپنے رونے پیٹنے پر کسی کی توجہ تھی نہ کوئی اُنکی فریاد کو سنتا تھا۔ اس جور و ظلم کی موقوفی کا سرکار سے حکم تو جاری ہوا۔ لیکن فوجی لوگ اور کل عہدہ دار مذہبی جوش مین اس درجہ بیخود ہو رہے تھے کہ علانیہ گورمنٹ کے حکم کے خلاف کرنے لگے۔ اُن دنون شہر کے اندر یا باہر کسی قسم کے انتظام کا ہونا غیر ممکن تھا۔ کیونکہ سب لوگ جان سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے۔ اور برملا مدول حکمی کر رہے تھے۔

باب "۸۹"

کوہ ارارات

اواخر ماہ فروری ۱۳۵۱ء ہے۔ ویانا مین طاعون کو شروع ہوئے تین مہینے گذرے ہین شام کا وقت ہے۔ دو سوار تیزی کے ساتھ اُن گھاٹیون پر چڑھ رہے ہین جو کوہ ارارات کی راہ مین واقع ہین۔ ان سوارون مین ایک تو آڈو ہے اور دوسرا اُسکا راہبر۔ جسکو آڈو نے شام کے ملک سے اپنی ہمراہی کے لیے ساتھ رکھ لیا تھا غرض یہ دونون مسافر تیزی سے مذکورہ بالا پہاڑ کی بلند ترین چوٹی کی طرف

بڑھ رہے ہین - وہ چوٹی جو سطح زمین سے دس ہزار قدم بلند ہے - اور جسکی آخری حد تک پہونچنا اُس قرب وجوار کے باشندون مین محال اور غیر ممکن سمجھا جاتا ہے -

آٹو کا ہمراہی پہاڑی راستون سے بخوبی واقف تھا - جس وقت کا ہم ذکر کر رہے ہین آفتاب قریب ڈوبنے کے تھا - اُسکی زرد کرنین پہاڑیون پر پڑ رہی تھین آٹو اور اُسکا ساتھی "مراد" خاموشی سے راہ طے کر رہے تھے - مراد کو جرمنی زبان مین اچھی مہارت حاصل تھی -

آٹو - (بہت دیر کی خموشی کے بعد) "تم ابھی کیا کہہ رہے تھے ؟ کوہ ارارات پر چڑھنا ممکن ہی نہین ؟"

مراد "ہان بے شک غیر ممکن - کیونکہ اُسکے چارون جانب ایسے مہیب غار ہین جنھین خیال کرنے ہی سے سر چکرانے لگتا ہے - اگر بھولے سے کسی غار مین پاؤن پڑ گیا تو پھر اُسکا پتہ نہین - ذرا سوچیے تو سہی آجتک کوئی بندۂ خدا اُس چوٹی پر پہونچا ہے ! نہین - کیا آپ سمجھتے ہین کہ آدمی اُس ٹھنڈک کا متحمل ہو سکیگا ؟ نہین - بلاشبہ وہان تک پہونچنے کی امید کرنا جنون سے کم نہین ہے"

آٹو "اچھا - مین یہ پوچھتا ہون کہ کوئی فرد بشر وہان گیا ہی نہین تو یہ حالات کیونکر معلوم ہوئے جو تم بیان کرتے ہو ؟"

مراد "مختلف اوقات مین چند لوگ وہان تک پہونچنے کے ارادے سے نکلکر اُن مقامات پر ٹھہر گئے جنکا مین نے ابھی ذکر کیا - اسلیے کہ وہ جگہ ہی ایسی وحشت انگیز اور ہیبت ناک ہے - اُسکی آخری چوٹی تک پہونچنا ممکنات سے ہوتا تو اب تک بہت لوگ جاکر واپس آتے" آٹو یہ گفتگو سنکر نہایت درجہ مایوس ہو گیا - اور مراد کی دلدہی کر کے پوچھنے لگا کہ "کچھ وہان کا مفصل حال تو کہہ سناؤ"

مراد ــ "بزرگون کے اقوال کے سوا مقدس کتابون مین لکھا ہوا ہی کہ قلۂ ارارات پر وہ کشتی پڑی ہوئی ہی جسکے سبب سے نوح علیہ السلام طوفان سے بچے تھے۔ بہت لوگون نے اُسکی زیارت کے شوق مین آگے پیچھے سفر اختیار کیا۔ لیکن نتیجے مین اکثرون کا تو پتا ہی نہ ملا۔ بعض جو ناکام واپس آئے اُنکی زبانی وہان کے حالات معلوم ہوئے۔ دیگر مصائب و آفات کے سوا بڑے خوف کی بات یہ ہی کہ وہان جنات و شیاطین کا بسیرا ہی۔ وہ جانے والون کو بہت بڑی ایذائین دیتے ہین۔ علاوہ برین مہیب غار راہ مین ایسے حائل ہین کہ راستہ پانا دشوار ہی۔ اور جاڑا اُس قیامت کا کہ ہر کسی کو راستہ کی تلاش کرنا تو درکنار ہوش بجا رکھنا مشکل ہوتا ہی۔ ہوا اس زور شور کی چلتی ہی کہ بڑی بڑی چٹانین ہل جاتی ہین۔ آدمی تو کس شمار و قطار مین ہی۔ اگر بالفرض محال ان مصیبتون کو برداشت بھی کر لیا جائے تو شیاطین کی ایذا رسانی کا کیا علاج؟ جو لوگ تھوڑی دور جا کر اپنا سا مُنھ لیکر واپس آئے اُنکے بھی دماغون مین خلل آ گیا تھا!"

آغو ــ "تمھارے بیان سے وحشت پیدا ہوتی ہی۔ لیکن میرے قیاس مین یہ امر ممکن ہی کہ وہ لوگ اُس راہ کی آفات بیان کرنے مین مبالغہ کر گئے ہون۔ اسلیے کہ سننے والے اُنکی پست ہمتی اور بزدلی پر تمسخر نہ کرین!"

مراد ــ "نہین مین نہین سمجھ سکتا کہ آپ کا قیاس ٹھیک ہی۔ ایک دفعہ شام کے کسی بادشاہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص وہان پہونچکر اس کشتی کا ایک تختہ لا دیگا۔ اُسکو بہت بڑی دولت انعام مین ملیگی۔ شوق زیارت نہین سہی۔ دولت کے لالچ سے ضرور کوئی نہ کوئی جا ہی پہونچتا۔ مگر جو بات محالات سے ہی اُسکے حصول کے لیے کوشش کرنا گویا جان سے ہاتھ دھونا ہی۔ اسپر بھی ہٹ دھرمی کی راہ سے جنھون نے سعی کی اکثر تو وہین مر کھپ گئے۔ اور جو واپس آئے وہ یا تو

دیوانے ہو گئے یا اُنکے کسی عضو مین فرق آگیا!"

آٹو "ہمین معلوم ہو کہ نوح علیہ السلام معہ اپنے خاندان کے پہاڑ سے نیچے اُتر گئے اور نیز اُنھین اُترنے کے لیے کسی معجزے وغیرہ کی ضرورت نہ پڑی تو ظاہر ہو کہ چوٹی سے زمین تک کوئی سیدھی راہ ضرور ہو!"

مراد "بجا ہے۔ آپ زمانہ کے انقلاب اور تغیرات پر بالکل خیال نہین کرتے۔ اس غضب کی برف باری سے اور زلزلون کے سبب نئے نئے شگاف پڑ جانے سے اور بجلیون کی وجہ بڑے بڑے پتھر گر کر راہ مین حائل ہو جانے سے یہ ممکن ہو کہ راستے کی حیثیت اُسی نوح علیہ السلام کے زمانہ کی سی ہو؟"

آٹو "ہان تم کہتے تو ٹھیک ہو۔" آٹو کمال ناامید ہو گیا۔ اسکا یہ بھی خیال تھا کہ مین اپنے مقصد مین کامیاب ہوا بھی تو اطراف وجوانب کے دہقان مجھے زندہ نہ چھوڑینگے۔ لہذا وہ مراد سے بھی اپنے اصل مطلب کو ظاہر نہ کرتا تھا۔ اگرچہ مراد نہایت وفادار اور معتمد شخص تھا لیکن ساتھ ہی تمام دہقانون کی طرح سادگی اور صاف دلی بھی اُسمین بہت تھی۔ آٹو کو خوف تھا کہ مبادا اپنی سادگی کی وجہ سے کسی کے روبرو میرا مطلب بیان کر دے تو بہت مشکل ٹھہرے۔ انھین تصورات مین آٹو خاموش چلا جا رہا تھا۔ مراد کے بیان سے اُسکی ہمتین پست ہو گئی تھین۔ اور اُسکو اپنے زن و فرزند کا بھی خیال آگیا تھا جنھین وہ سمرنا مین چھوڑ آیا تھا۔ اُسنے اس سفر کا حال اپنی بی بی سے بیان کر دیا۔ وہ نیک دل شریف عورت نہین چاہتی تھی کہ اُسکو روکے۔ لیکن وقت رخصت بے اختیار رونے لگی تھی۔ ان باتون کی یاد سے آٹو کو بیتاب کر دیا۔ وہ مطلق نہ جانتا تھا کہ مین اس سفر سے واپس پھرونگا یا وہین تمام ہو کے رہجاؤنگا۔ آخر وہ خدا پر بھروسا کر کے دعا مانگنے لگا کہ "الٰہی مجھے اب بھی وہی جرات اور وہی قوت عطا فرما۔ جو جبال آلپس کی عقدہ کشائی مین دم تم نہ

کھڑا تھا پیڑ کی ڈالیون تک ہاتھ بڑھانے کے لیے چند قدم کا فاصلہ تھا - اور اگر
کوشش کر کے پیڑ پر چڑھ بھی گئے تو زمین کی ناہمواری سے دوسرے کنارے تک
پہونچنا دشوار تھا - آٹو زیادہ دیر تک تردد مین نہ رہا بلکہ توشہ دان کو پیٹھ سے باندھ
جرأت کے ساتھ پیڑ پر آچکا اور شاخون کے سہارے بہت جلد اوپر چڑھ گیا
اور اُس بلندی سے نیچے کی طرف نگاہ کی تو سر چکرانے لگا - آخرکار سنبھلکر بڑے
زور سے اُچک کے دوسرے کنارے پر ہو رہا - یہان پہونچکر وہ سوچنے لگا کہ
واپسی کے وقت کیونکر پار اُتر سکونگا - اس جانب سے درخت پر کودنا تو پاگل پن
ہی - بہت دیر اپنی موجودہ حالت پر افسوس کے ساتھ غور کرتا رہا - پھر آپ ہی
آپ مستقل اور قوی ہمت ہو گیا اور دل سے کہا کہ جب اوپر پہونچ جاؤنگا تو وہان
سے آنے کی بہت راہین مل جائینگی - حاصلِ کلام وہ مقابل کے ٹیکرے پر چڑھنے
لگا - پتھرون سے اکثر اُسکے پانون پھسل پھسل جاتے تھے - اور بدن پر کئی
چوٹین بھی لگ گئی تھین - سانپ اور دیگر قسم کے زہریلے حشرات الارض مختلف
ڈراونی شکلون مین اُسکے روبرو ہوئے - لیکن اُسکی اولوالعزمی نے اُسکو
پست ہمت ہونے نہ دیا - غرض اسی طرح آفتین اُٹھاتا کوہ ارارات کی چوٹی کے
قریب تک جا پہونچا - مگر افسوس کہ وہان بھی ایک غار پہلے غار کی طرح مہیب اور
راہ مین حائل نظر آیا - آٹو متفکر ہو کر وہان بیٹھا اور توشہ دان سے کھانا نکال کر
کھانے لگا - کھاتے ہوئے ہر چہار طرف برابر دیکھتا جاتا تھا کہ اس سے پار ہونے
کی کوئی راہ نکل آئے - لیکن جہان تک نظر کام کرتی تھی - غار ہی غار نظر
آتا تھا - اور اُسکے دوسرے کنارے سے ملی ہوئی پہاڑ کی چوٹی گویا آسمان
سے باتین کر رہی تھی - اور اوپر بغیر جمی ہوئی برف کے کوئی پتھر مطلق نہ دکھائی دیتا
تھا - اب وہ غار سے بچکر آگے بڑھا بھی تو اُس برف پر سے گزرنا قیامت تھی

چونکہ آٹو کو خدا کی طرف سے ملی ہوئی ہمت قوی پشت بنا رہی تھی۔ لہذا وہ ان پیچیدگیوں کو بالکل خاطر مین نہ لاکر غار کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ روبرو پتھر کی ایک بڑی چٹان پڑی ہوئی نظر آئی جسپر اٹلی کی زبان مین کچھ مضمون کندہ تھا۔

"لارنس افلاڈورڈی ١٧۔ جولائی ١٦٦٣ء مین اس مقام تک پہونچا۔ وہ راستہ جو کوہ ارارات کی پوری بلندی تک گیا ہے اس چٹان کے نیچے ہے۔ اگر کوئی بندۂ خدا کوہ ارارات کو جانا چاہے اور یہی راہ اُسکو بھی ملے تو اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ لارنس افلاڈورڈی پھر واپس نہین پھرا۔"

آٹو۔ (مضمون پڑھکر) افسوس! ہزار افسوس!! میرا مطلب حاصل ہونا کسقدر دشواری مین پڑگیا ہے لارنس افلاڈورڈی غالبًا یہان سے آگے بڑھنے کے قبل یہ مضمون لکھ گیا ہے۔ اگر وہ کامیابی کے ساتھ واپس آتا تو ضرور اس نوشتے کو مٹا دیتا۔ ہاے! اس پتھر کے یہان ہونے سے صاف ظاہر ہے کہ وہ لوٹ کر نہین آیا آٹو مایوس اور نا امید وہین ٹھہر گیا۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے آپ پر ملامت کرنے لگا کہ اتنی دور ہمت سے آکر اب پسپا ہونا بڑے شرم کی بات ہے۔ بعد ازان نوشتے کے اس فقرے پر غور کرنے لگا جسمین بتایا گیا تھا کہ راستہ چٹان کے نیچے ہے۔ اور بڑھکر نیچے کی طرف نظر کیا تو ایک سرنگ ایسی ناہموار معلوم ہوئی جسمین نگاہ بھی بغیر ٹھوکرین کھائے سیدھی نہ جاسکتی تھی۔ جو راہ آٹو کو جبال آلپس کے سفر مین ملی تھی اسکے مقابل وہ کچھ حقیقت نہ رکھتی تھی۔ لیکن آٹو کو حصول مطلب کی ایسی دھن لگی تھی کہ وہ بے تامل اس سرنگ مین در آیا۔ راستہ بالکل ہی تنگ اور ناہموار تھا۔ اور بازو ہی کے نہایت قریب ایک اور غار تھا جسکو دیکھکر آٹو حواس باختہ ہوگیا۔ خیر۔ تھوڑی دور بہزار دقت اور

بڑھتا تھا کہ کچھ سرسراہٹ کی آواز کان مین آئی - اُسنے فوراً گھبرا کر اس بیتابی سے پلٹنے کا ارادہ کیا کہ اگر وہان بیلین نہوتین اور اُنھین مضبوط نہ پکڑ لیتا تو غار کے منھ کا نوالہ ہو ہی گیا تھا - آخر وہ سنبھلکر دیکھنے لگا - ایک ہیبت ناک اور پرخوف شکل کا سانپ دکھائی دیا جو اپنے سوراخ سے نکلکر کھیل رہا تھا - آٹو نے وحشت سے اپنی نگاہ پھیرلی - اور لڑھکتا بڑھکتا آگے چلا - اُسکا دل بار بار اس خیال سے دھڑک اُٹھتا تھا کہ خدا جانے واپسی کے وقت کون صعوبات پیش آتی ہین غرض آدھے گھنٹے تک وہ نیچے اُترتا ہوا چلا گیا - وہان پتھر کا ایک قدرتی پل نظر آیا جسکو دیکھکر آٹو نہایت مسرور ہوا وہ راہ بھی بہت تنگ تھی - آخر وہ رینگتے ہوئے اُس پار جا پہونچا - اُسکے کپڑے کئی جگہ سے پھٹ گئے اور جا بجا جسم پر چوٹین آئین - بہرصورت وہ اراراٹ کی چوٹی کے دامن مین پہونچگیا - اور چند لمحے دم لیکر بلندی کا رخ کیا - برابر دوگھنٹے چڑھتا ہی چلا گیا - کبھی دونون ہاتھ ٹیک کر چلنے کی ضرورت پیش آتی تھی - اور کبھی بیٹھکر - بہزار خرابی افتان و خیزان چلنے سے کام رکھا - جیون جیون بلندی پر چڑھتا جاتا تھا وہ سردی زیادہ ہوتی جاتی تھی - دن کے تین بجے ہونگے خدا خدا کرکے اُس مقام تک پہونچا جہان پتھر اور چٹانین برف سے ڈھکی ہوئی تھین - جاڑے کی شدت سے تھرتھرانے لگا - مگر قریب قریب پہاڑ کی انتہائی حد تک پہونچنے کی اُسکو اس درجہ خوشی تھی کہ نیچے پھر کر دیکھنا تک پسند نہ کرتا تھا - جب وہ بہت بلندی پر پہونچا تو ایک اور وحشت انگیز غار سامنے آیا - جو پیشتر ملے ہوؤن سے زیادہ ہیبت ناک تھا - اوپر کی جانب دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت بلندی ابھی طے کرنا باقی ہے - آخر اُسنے ارادہ کیا کہ تھوڑی دیر غار کے منھ مین بیٹھکر سستا لیجئے - جاڑے سے بھی کچھ امن ملیگا - اور ناشتہ وغیرہ بھی کر لیا جائیگا - یہ سوچکر غار کے اندر اُترا

اور یہان تک ترین چلا گیا جہان تک برف کی رسائی نہو تی ہو - اور بیٹھنے کا قصد
کیا ہی تھا کہ ایک مردے پر نگاہ پڑی - جاڑے کے سبب شکل مین چندان تغیر
تو نہوا تھا مگر لاش بوسیدہ ہوگئی تھی - اُسوقت آلٹو کو اُن مردون کی شکلین یاد
آگئین جو اُسنے جبال آلپس مین دیکھی تھین - خیر - وہ لاش کے قریب جاکر غور سے
دیکھنے لگا - اور حیران تھا کہ یہان تک کون ستم رسیدہ آگیا تھا جسکا یہ حال ہوا -
صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ لاش کسی نوجوان شخص کی ہی - آلٹو اُسکے لباس کو ٹٹولنے
لگا تا کہ کوئی ایسا کاغذ یا کوئی اور چیز ملجاے جس سے اسکا نام معلوم ہو - لیکن کوئی
کاغذ ہاتھ نہ لگا - صرف ہاتھ کی ایک اُنگلی مین انگشتری چمکتی ہوئی پائی - آلٹو نے
اُسکے نکالنے کا قصد کیا تو اُنگلی ہی جدا ہوگئی - وہ انگشتری لیے جلدی سے
غار کے مُنھ کے قریب روشنی مین لایا اور دیکھا تو اُسپر مسٹر لارنس اظلاطو وردی کا نام کندہ
تھا - آلٹو اُس کم نصیب بدبخت نوجوان کی لاش پر اُسوقت پہونچا جبکہ اُسکو اپنی
پیاری جان گنوائے پینتیس برس گذر چکے تھے - آلٹو وہان سے آگے بڑھا -
کیونکہ قبل غروب آفتاب منزل مقصود تک پہونچنے کی جلدی پڑی تھی - وہ حتی الامکان
بہت ہی پھرتی سے کام لینے لگا - آخر اُس مقام تک پہونچگیا - جہانسے پہاڑ کی چوٹی
کو صرف ایک ٹیکری باقی تھی - اس جگہ پہاڑ نہایت مصفا تھا - لیکن جاڑے کی
شدت نے آلٹو کا ناک مین دم کر دیا - ساری راہ کی مصیبت تو برداشت کر آیا مگر ٹھنڈھ
کی وجہ آلٹو کی چوکڑی بھولی - غرضکہ پورا ایک گھنٹا اس آفت سے گذرا اور ہمارا نوجوان
مصور کوہ ارارات کی بلند ترین چوٹی پر پہونچگیا وہ اب ایک ایسی جگہ پر کھڑا ہوا ہی
جسکا عرض و طول اندازاً ساٹھ گز مربع ہوگا - برف کی سلوٹون نے سطح کو بالکل
ہی ناہموار بنا رکھا تھا - وہ پہاڑ جسکی چوٹی دور سے بہت باریک دکھائی دیتی تھی
فی الحقیقت بہت وسیع تھی - اگر وہان آدمی کا بسنا ممکن ہوتا تو اُس بلندی پر کئی

جھو نپڑیان بن سکتی ہین - عین وسط مین کوئی چیز نہایت عریض و طویل پڑی ہوئی تھی
اُسکے قریب جانا ہی تھا کہ آلٹو کے دل مین ایک طرح کا خوف اور ادب پیدا ہوا -
البتہ وہ اُسی مقدس کشتی کا رعب و داب تھا جسکے سبب حضرت نوح اپنے خاندان
سمیت طوفان سے بچے تھے - کشتی کے قریب ہونے کے بعد جو جو خیالات آلٹو کے
دل مین گذرے انھین بیان کرتے ہمارا قلم عاجز ہی - وہ سرتاپا برف سے ڈھکی ہوئی
تھی - اُس مقام پر جہان آج تک کسی انسان کا گذر نہوا آلٹو نے سجدہ شکر ادا کیا -
جب عبادت سے فراغت ہوئی - کمر سے چاقو نکال کر ایک ٹکڑا اُس مبارک
کشتی کا کاٹ لیا - اور حفاظت کے ساتھ کمر مین رکھکر الٹے پاؤن اُسی راہ سے
واپس ہوا جدھر سے ہوکر آیا تھا اُسکا دل ایسی کامیابی کے سبب بہت قوی ہوگیا
تھا - لہذا وہ بڑی تیزی سے نیچے اُترنے لگا - بلندی پر سے نیچے آتے ہوئے
اُسکو آسان راہین نظر آنے لگین - بغیر تصدیع و تکلیف کے وہ نیچے اُترتا چلا گیا
نہ راہ مین کوئی سانپ ہی ملا نہ اور کوئی خوفناک شی دکھائی دی - آفتاب کو ڈوبتا
دیکھکر اُسنے اور جلدی چلنا شروع کیا - حاصل کلام گیارہ بجے شب کو ان ہتھالوں
کے جھونپڑون مین صحیح سالم داخل ہوگیا - جہان سے صبح کو چلا تھا -

باب "۹۱"

جزیرہ لیسنا

بحر اوسط والا جزیرہ وینس اُن دنون جسوقت کا ہم ذکر کر رہے ہین ڈیوک آف فرارا
کی املاک مین تھا - جزیرے کے مغربی کنارے پر ایک چھوٹا سا مگر عالیشان اور
نہایت عمدگی سے سجا ہوا محل تھا - سامنے دریا کا پر فضا کنارا حویلی کی دلفریبی کو
دوبالا کر رہا تھا جب اٹلی مین طاعون شروع ہوا - ڈیوک آف فرارا اور

اُسکی بی بی وہان سے نکلکر اُس جزیرے مین رہنے لگے - کیونکہ یہ مقام اُس بلا سے محفوظ تھا - محل کے قریب ہی ایک مستحکم قلعہ کی وضع پر کوئی عمارت بنوائی گئی تھی اُس سے مجرمون کے قید خانہ کا کام لیا جاتا تھا - لوگون مین شہرت تھی کہ اس محبس مین جو گیا پھر زندہ نہ پھرا - مگر کسی کو اُسکے اصلی حال سے واقفیت نہ تھی کہ قیدیون کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے -

اوا خر مارچ ۱۸۵۱ع شام کا وقت لوکریزا بورجیا ڈیوک آف فرارا کی بی بی اُس عالیشان محل کے ایک مشین کمرے مین اپنی چند خواصون کے ساتھ بیٹھی ہے - لوکریزا کو قلعہ روزنتل مین دیکھکر پندرہ برس کا زمانہ گذر گیا باوجود اس درازمدت کے اُسکے حسن وجمال نزاکت ولطافت اور چہرے کی دلربائی مین کوئی فرق نہ آیا تھا - ہان وہ جسیم البتہ ہو گئی تھی اور جسم کی ترقی کے ساتھ اُسکے برُے خیالات بھی ترقی کر گئے تھے - وہ اب تک صورت مین مثل ایک حور کے اور سیرت مین مانند شیطان کے تھی - غرض لوکریزا اور اُسکی پیش خدمتین محل مین بیٹھی چند ایسی باتون کا ذکر کر رہی تھین جنکا اُسیدن وقوع ہوا تھا یعنے ایک جہاز شہر اسمرنا سے واپس ہوتے ہوئے کپتان کی غفلت کے سبب جزیرہ لِسّا کے قریب واسے ایک پہاڑ سے ٹکرایا - چونکہ دریا مین تلاطم اور طوفان کچھ نہ تھا لہذا تمام مسافر کشتیون کے ذریعے اُس شہر مین اُتار دیے گئے جسکی مغربی جانب ڈیوک آف فرارا کی حویلی تھی - لوکریزا اور اور خواصین باہمی گفتگو مین مشغول تھین کہ ایک خدمتگار چاندی کے ظرف مین کچھ میوے اور مٹھائیان لیے ہوئے اندر آیا -

لوکریزا نے "اُن ستم رسیدہ لوگون کی نسبت کچھ اور حال معلوم ہوا ؟ اور کیا ڈیوک صاحب کے احکام کی پورے طور پر تعمیل ہوئی ؟"

خدمتگار:۔ جی ہاں حضور! بیچارے مسافرون کے راحت و آرام کے لیے کافی انتظام کیا گیا ہی!"
لوکریزا:۔ حکومت وِنیس کو جہان کے یہ لوگ رعایا ہین ہمارا ممنون احسان ہونا چاہیے کیونکہ ہمنے ان بلانصیبون کو بہت راحت پہونچائی ہی۔ اور بڑے اخلاق سے مہمان کیا ہی۔"
خواصین:۔ بجا ارشاد ہوا حضور!"
لوکریزا:۔ (تھوڑے سکوت کے بعد) "جہاز کو بچانے کے متعلق کوئی تدبیر بن نہین آئی؟"
خدمتگار:۔ نہین حضور کوئی تدبیر کارگر نہوئی۔ جہاز کے خلاصی اسباب کو کشتیون پر بار کرکے لا رہے ہین!"
لوکریزا:۔ یہ بات معلوم نہوئی کہ کُل مسافر وِنیس ہی کے رہنے والے ہین یا اور کہین کے لوگ بھی شامل ہین؟ اُنمین بعض ایسے بھی ہونگے۔ جنھین ہمکو دربار مین بلوانا پڑے گا کیونکہ مین ابھی کہہ چکی ہون کہ وِنیس کی گورنمنٹ سے دوستی کا بڑھانا ہمارے فائدہ پر مبنی ہی۔"
خدمتگار:۔ اُنمین کوئی ذی رتبہ لوگ تو نظر نہین آتے بجز ایک خاندان کے۔ جسکی تعریف تمام اہل جہاز کرتے ہین۔ مذکور خاندان دیانا کے ساکنون کا ہی۔ وہ جرمنی زبان بخوبی جانتے ہین۔ اور مین سنتا ہون اُس خاندان کے بزرگ شخص کا نام "آلُو" ہی۔
لوکریزا۔ (بے انتہا تعجب سے) "آلُو! (سنبھلکر) تم خوب جانتے ہو کہ وہ آلُو ہی؟"
خدمتگار:۔ مین ابھی اُس سے گفتگو کر آیا ہون۔" لوکریزا خاموش ہوئی۔ اور ناشتے سے فارغ ہوکر اپنے خاص کمرے کی طرف چلدی۔ اور سوا اپنی ایک رازدار خواص کے باقی سب کو ساتھ آنے سے منع کر دیا۔ وہ ساتھ آئی ہوئی خواص ایک بڈھی سی عورت تھی جو لوکریزا کی بدکاریون سے واقف تھی۔

لوکریزا ۔ (خواص سے) "وہ شخص جسکے ساتھ مین سب سے زیادہ نفرت رکھتی ہون
اب میرے قبضہ مین آگیا ہی۔ مین اُسکی گستاخیون کا عوض لینا چاہتی ہون گو بہت
سال پیشتر وہ میرا خطاوار ٹھہرا ہی لیکن اب مین اُسکے ذہن نشین کردونگی کہ لوکریزا
کی محبت سے باز آنا کسقدر بُرا اور آفت ڈھانے والا کام ہی۔ تم خیال کرو۔ کیا
لوہے کا جنازہ اُسکو میرا مطیع اور عاجز نہ بنا دیگا؟ مین چاہتی ہون کہ وہ میرے قدمون
پر گر پڑے اور مجھسے عفو تقصیر چاہے۔ اور مدت العمر میرا غلام بنکر رہنے پر راضی ہو"۔
خواص ۔ "اگر آپ کا حسن وجمال اُسکے گرویدہ کرنے پر کامیاب نہوا بھی تو غالباً
اس تدبیر سے ضرور تابع فرمان ہوجائیگا۔ چاہے وہ فرشتہ سیرت ہی کیون نہو"۔
لوکریزا ۔ "تم ایسا سمجھتی ہو تو آزمالو۔ اگر زمانے کے انقلاب نے اُسکے حسن مین
تغیر نہ پیدا کیا ہو جیسے کہ میرے .... (قریب کے آئینے مین اپنا دلفریب حسن
دیکھکر) تو اسیدم اُسکو مجبور کرنا چاہیے جتنے مرد میری نظر سے گذرے ہین اُن تمام
مین آٹو کی تصویر مجھے کبھی نہین بھولی"۔
خواص ۔ "آپ کوئی تردد نہ فرمایئے۔ وہ ہمہ تن آپکی غلامی مین آرہے گا"۔
لوکریزا ۔ "مین چاہتی ہون کہ وہ آج ہی شب کو جنازہ آہنی مین ڈالا جاے"۔
خواص ۔ "بہت خوب۔ ابھی شرمن کو بلوا کر ضروری حکم دیتی ہون"۔ بڈھی عورت رخصت
ہوئی۔ اور قبل اسکے کہ لوکریزا کے حکم کی تعمیل کرے ڈیوک آف فرارا کے پاس گئی۔ آقا
اور لونڈی مین جو تقریر ہوئی اُسکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ خیر۔ یہان سے نکلکر بڑھیا
لوکریزا کا حکم بجا لائی۔ رات کے دس بجے جسدم لوکریزا اور اُسکا شوہر ڈیوک آف فرارا
مع دیگر حاضرین دربار کے کھانا کھانے مین مصروف تھے اُسی بڑھیا نے لوکریزا
کے کان مین آہستہ سے کہدیا کہ آٹو جنازۂ آہنی مین قید کردیا گیا ہی لوکریزا جلدی سے بڑھیا
کا شکر ادا کرکے پھر اپنے شوہر سے معمولی گفتگو مین مشغول ہوئی۔ تا اُسی کو کسیطرح کی بدگمانی کا موقع نملے

باب "۹۲"

جنازۂ آہنی

فی الحقیقت آٹو اُس لوہے کے جنازے مین بند کردیا گیا تھا وہ اُسدن شام کے وقت ہوا کھانے کے لیے اُس گھر سے جو ڈیوک آف فرارا نے سب آفت زدون کے رہنے کے واسطے دیا تھا نکلکر ساحل بحر پر گیا کسی سوچ مین خاموش کھڑا ہوا تھا کہ دفعتہً پیچھے کی طرف کچھ آہٹ سی معلوم ہوئی - پلٹ کر دیکھا تو تین آدمی اُسی رخ چلے آرہے ہین - جہان یہ کھڑا تھا - آٹو کو اُنکے آنے سے کچھ خوف نہوا - کیونکہ بدگمانی کا کوئی موقع ہی نہ تھا - وہ قریب آکر اُس سے لپٹ گئے اور بعد ازان تینون نے ہاتھ پانون مضبوط باندھکر لے چلے آٹو نے ہر چند اُنکے پنجے سے چھوٹنے کی کوشش کی - مگر بیکار ہوئی - آخر متحیر ہوکر اُن لوگون سے اس جور وظلم کا سبب دریافت کرنے لگا - مگر اُنھون نے التفات تک نہ کیا - چلتے چلتے شہر سے بہت دور نکل گئے - اور آخر مین ایک تنگ راہ سے گذر کر کسی بلندی پر چڑھنے لگے - آٹو ہر قدم پر اُنسے لجاجت کرتا تھا کہ خدا کیلیے میرے گرفتار کرنے کی وجہ بتاؤ - لیکن جواب سننے مین اب بھی ناکامی ہوئی - خلاصہ کلام بہت راستہ طے کرنے کے بعد کسی عالیشان اور اکیلی عمارت کے مینار دکھائی دیے انھین دیکھکر آٹو نے ایک ٹھنڈی سانس بھری - کیونکہ اُس عمارت کا حال وہ پیشتر ہی سن چکا تھا - اب اُسکے دل مین وحشت پیدا ہوئی - اور ساتھ ہی اپنی عورت اور بچون کا بھی خیال آگیا جسکے سبب دوچار قطرات اشک ٹپک پڑے - آخر وہ خدا پر بھروسا کرکے دل ہی دل مین التجا کرنے لگا کہ "خداوندا! دوسری آفات کی طرح مجھے اس بلا سے بھی بچالے!!" چند لحظون مین اُسکے دروازے پر پہونچے - ایک شخص نے ہاتھ مین مشعل لی دروازہ کھولدیا - روشنی مین ہمراہیون کی صورتین نظر آنے لگین

آٹو نے غور کیا تو اُن مین سے ایک شخص کا چہرہ کبھی کا دیکھا ہوا ہے - بڑے تامل کے بعد شرمن کو پہچانا - جسے عدالت ویانا مین طرمن وو اسٹین کے مقدمے کے دن دیکھا تھا -

آٹو نے "شرمن امین سے کونسی خطا کی ہے جسکی وجہ اس ظالمانہ کارروائی کا مستحق ٹھہرا"

شرمن جواب دینا تو درکنار مخاطب بھی نہوا - اُن ظالمون کی خموشی آٹو کی پریشانی کو بڑھا رہی تھی - وہ جان سے مایوس ہوگیا - اندر ہی اندر تھوڑی دور بڑھنے کے بعد ایک عظیم الشان پھاٹک ملا جو نہایت مستحکم اور مقفل تھا - اُسکو بھی شرمن نے بڑھکے کھولا - آٹو کے بند دور کیے گئے اور وہ بجبر قید خانہ مین ڈھکیل دیا گیا - اُس کارروائی کے بعد دروازہ حسب عادت باہر سے بند ہوگیا - آٹو بحال تباہ گھاس پر بیٹھ گیا - جو وہان بچھی تھی - اُس تاریکی اور تنہائی کے عالم مین اپنے زن و فرزند کو یاد کرکے بیتاب ہونے لگا - ہاے! وہ اپنے وطن مالوف مین کبھی نہ تھے - طوفان سے جان بچائے پورا ایک دن بھی نہ گذرا تھا کہ اُس نیک بی بی کا شوہر دفعتہً گم ہوگیا - ایسے ہی تصورات آٹو کو بے موت مار رہے تھے - وہ کسلیے وہان قید کیا گیا ہے شاید جان لینے کی غرض سے ہو - وہ کسطرح کی موت مارا جائیگا؟ کیا جلاد کی تیغ آبدار اُسکا کام تمام کریگی - یا کسی اور زیادہ ہولناک طریقے سے؟ وہ لوگ کون تھے جنھون نے اُسکی مشکین کسین؟ اس بیچارے نے تو اُنکے حق مین کوئی برائی نہین کی - افسوس! کیا بھوک پیاس کے صدمے دیکر اُسکو ہلاک کرنا منظور تھا؟ اُسکے دشمن آخر تھے کون؟ آٹو جانتا تھا کہ لوکریزا بعد رہائی ٹوکسا سے فرار کی بی بی ہے اور نیز وہ آجکل جزیرہ لسا کے محل مین سکونت پذیر ہے -

مگر اُسکو یہ بات بالکل نہ معلوم تھی کہ وہی ہیر سے مصیبتون مین گرفتار ہونے کا سبب ہے - چونکہ آٹو نے بڑی جانکاہیون سے اُسکے بھائی قیصر کو قید شدید سے چھڑایا تھا - لہذا وہ گمان بھی نہ کرسکا کہ لوکریزا نے اسدرجہ احسان فراموشی پر کمر

باندھی ہی - اچھا تو پھر یہ کون شخص ہی جو بغیر خوف حاکم جزیرہ کے ایسا بڑا ظلم کر گذرا۔ آلٹو انھین خیالون مین ڈوبا ہوا تھا - کچھ دیر تاریکی مین بیٹھکر نگاہ اُٹھاتے ہی سامنے خفیف روشنی نظر آئی - اول تو اپنی نگاہ کا تصور سمجھا - لیکن غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ دیوار مین چند کھڑکیان بنی ہین - وہ عدد مین پانچ تھین - اور سب پر لوہے کی مضبوط سلاخین لگی ہوئی تھین - قیدخانہ کا دروازہ اُن کھڑکیون کے مقابل والی دیوار مین تھا - آلٹو گھانس پر سے اُٹھکر کھڑکیون کے نزدیک اسلیے گیا کہ خدا کرے اسکے ذریعہ نکل بھاگنے کی کوئی صورت ہو جاے - مگر وہ اسقدر بلندی پر تھین کہ اُن تک رسائی ہونا بالکل غیر ممکن امر تھا - علاوہ برین دیوار بھی ایسی صاف تھی کہ ہاتھ پھسل جاتا تھا - ہاتھ ہی کے رکھنے سے آلٹو کو معلوم ہوا کہ دیوار لوہے کی ہی وہ ایک عجیب قسم کی جگہ تھی جسکے پورے طور پر دیکھنے سے آلٹو کو حیرت بھی ہوئی اور وحشت بھی - اندرونی وسعت بہت طول تو تھی لیکن چوڑائی کم ہونے کے سبب نہایت تنگ معلوم ہوتی تھی - دیوارین سیدھی نہ تھین بلکہ بہیئت مجموعی وہ ایک جنازے کی شکل پر بنایا گیا تھا - یہ کیفیت دیکھکر آلٹو انتہا سے زیادہ پریشان ہوگیا کیونکہ وہ درحقیقت جنازۂ آہنی مین بند کیا گیا تھا - جسکے ایک جانب تو دروازہ تھا - اور دوسری جانب پانچ کھڑکیان -

آلٹو - (اپنے آپ سے) "ای میری عزیز بیوی! ای میرے پیارے بچو! کیا مین تمسے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگیا؟ ای خدا کیا تو میری بیوی اور بچون کو اسقدر جلد بیوہ اور یتیم بنا دیگا - اگر اُنکے نصیب مین یہی لکھا ہی تو مین بسر و چشم راضی برضا ہون - تیرا ارادہ ہر طرح غالب ہی - بندہ کی کیا مجال کہ کچھ چون و چرا کر سکے" آلٹو نے کمر سے ایک چھوٹا سا صندل کی لکڑی کا بکس نکالا اور اُسکو بوسہ دیا - اُسپر کشتی نوح کا نقشہ بنا ہوا تھا - خیر اُسکے بعد آکے گھانس پر لیٹ رہا - چونکہ رات زیادہ

آئی تھی - بہت دیر تک کروٹین بدلنے کے بعد کچھ یونہین سی آنکھ جھپک گئی - اُس تھوڑی سی نیند مین بھی اُسکو سیکڑون طرح کے بُرے بُرے خواب نظر آنے لگے - آخر وہ ایک گھنٹی کی مہیب آواز سے چونک پڑا - اور گھبراکر اُٹھ بیٹھا - آواز چھت سے آکر قید خانہ مین گونجنے لگی - اگرچہ گھنٹی صرف ایک ہی دفعہ بجی تھی - لیکن اُسکی صدا پورے ایک منٹ بھر آلو کے کان بہرے کر رہی تھی - صبح ہوگئی - کچھ خفیف سی روشنی جو طلوع آفتاب سے نصف ساعت قبل ہوا کرتی ہی کھڑکیون کے ذریعہ قید خانہ مین پڑنے لگی - حالانکہ اچھی طرح صبح ہو چکی تھی مگر وہ دریچے کچھ اس ترکیب سے لگائے گئے تھے کہ عین دوپہر کے وقت بھی پوری روشنی کا اندر پڑنا ممکن نہ تھا - گھنٹی کی آواز سنکر دل مین جو ہول سما گیا تھا اُسکے دور ہوتے ہی آلو صبح کی عبادت مین مشغول ہوا - بعد ازان ادھر اُدھر بیتابانہ پھرنے لگا تو دروازے کی طرف صندوقچے کے وضع کی کوئی چیز آویزان نظر آئی - جب قریب جاکر ہاتھ مین لیا تو اُسمین ایک روٹی اور پانی کا لوٹا تھا - آلو خدا کا شکر بجا لایا - اور اُن چیزون کو لیے اپنی جگہ پر گیا - اُس غذا کے کھانے سے تھوڑی تقویت حاصل ہوئی تو اتفاقاً اُسکی نگاہ کھڑکیون کی طرف جا پڑی جو صرف چار ہی تھین - مگر شب کو بار بار گننے سے پانچ معلوم ہوئین آلو حیران و متعجب وہان سے اُٹھا - اور نزدیک جاکر غور سے دیکھنے لگا تو واقعی چار ہی کھڑکیان تھین - اُس سے ظاہر تھا کہ وہ رات کو اُنکے عدد کا ٹھیک اندازہ کرنے مین غلطی کر گیا - وہ عجیب پریشانی کی حالت مین تھا - نہ کسی آدمی کی آواز سنائی دیتی تھی نہ گھڑی بجتی تھی اور نہ کسی کے پاؤن کی چاپ ہی معلوم ہوتی تھی - یہان تک کہ پرندون کے اُڑنے کا نشان بھی نہ ملتا تھا - خدا خدا کرکے وہ دن گذر گیا - آلو اُس جگہ پر آکھڑا ہوا - جہان روٹی اور پانی لٹکا ہوا تھا تاکہ لانے والے شخص کی عاجزی و منت کرکے کسیطرح

رہا ہونے کی صورت نکالے - وہ ہمہ تن گوش بنکر چپکا کھڑا رہا - اور ڈرتا تھا کہ کہین وہ موقع ہاتھ سے نہ جاے - گھنٹے گذر گئے لیکن کسی کا پتا نہ لگا - اُسکے پاس اب کچھ کھانا بھی باقی نہ رہا - صرف تھوڑا سا پانی بچا تھا - عورت اور بچون کا خیال اور کھانا نہونے کی ہیبت سے وہ بہت بیتاب ہوگیا - مگر کرتا کیا ؟ مایوسانہ گھانس پر آکر لیٹ رہا - اور بہت دیر تک تڑپنے کے بعد کچھ نیند لگی ہی تھی کہ اول روز کی طرح گھنٹی کی آواز سے جاگ پڑا - دیکھا تو قید خانہ وسعت مین بہت کوتاہ ہوگیا ہے - گھانس کا فرش جو درمیانی حصہ مین تھا اُس سے دیوارین بہت قریب آگئی ہین - وہ نہایت بھوکا بھی ہو رہا تھا - اُسی جگہ پر جہان کل کھانا ملا تھا گیا تو روٹی اور پانی ملا -

آٹو - ”خدا کا ہزار شکر کہ میری قسمت مین فاقہ کشی سے مرنا نہین ہے - لیکن مین کسلیے یہان قید کیا گیا ہون ؟ اس تاریک سنسان وحشت خیز جگہ مین بند کر کے میری ہوش مین فتور ڈالنے کی تجویز تو نہین ہوئی ؟ اس سے مین موت کو لاکھ بار بہتر جانتا ہون - افسوس ! نہین معلوم میری قسمت اور کیا کیا رنگ لاتی ہے“

تھوڑی سی روٹی کھا کر پانی پیا - پھر دریچون کی طرف اتفاقاً نگاہ اُٹھی تو فقط تین دریچے نظر آئے وہ کمال بیتابی سے اُٹھکر غور سے دیکھنے لگا - قید خانہ چارون طرف سے سمٹ کے تنگ ہوگیا تھا - چھت بھی نیچے کو رُخ اُتر آئی تھی اور چوتھے دریچے کا کچھ نشان تک نہ تھا -

آٹو - (دلمین) ”یہ میرا پاگلپن تو نہین ؟ کیا مین ابھی سے دیوانہ ہوا جاتا ہون ؟ اتنا یقین تو ہے کہ مین اپنے ہوش و حواس مین ہون - پھر یہ پانچ کے عوض چار اور چار کے عوض تین کھڑکیان کیونکر ہوگئین ؟ پہلے دن بہت بلندی پر تھین اور آج اُسکے آہنی ڈنڈون تک ہاتھ پہونچ سکتا ہے“

آٹو کو یقین ہو گیا کہ قید خانہ بتدریج کم ہوتے ہوتے فشار قبر کا رنگ دکھائیگا اور میں اسی مین دب کر مر رہونگا۔ اسی پر اگندگی مین آٹو دو زانو بیٹھکر خدا کی عبادت کرنے لگا اور بہت دیر تک رو رو کر خدا سے دعا مانگ رہا تھا جس سے دل کو تھوڑی سی تسلی ہوئی۔ ویسی ہی تسلی جیسے مرنے کے وقت کسی نیک آدمی کو ہوا کرتی ہے۔ غرض دوسرا دن بھی بڑی مصیبت سے گذر کر تیسری رات آئی۔ اور اس غریب کو اپنی پریشان خیالی اور ناتوانی کے سبب نیند لگ گئی۔ وہ خدا کے رحیم و کریم ہونے پر یقین رکھتا تھا اور نیز اس مقدس کشتی کا ٹکڑا نزدیک ہونے سے امید تھی کہ پروردگار عالم اسی کے طفیل مجھے نجات دیگا۔ خیر۔ جب وہ سو گیا تو تمام خواب مین برے برے خواب نظر آنے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص اسکے قریب آکر کان مین کہ رہا ہے کہ "اگر تو یہان سے رہا ہونا چاہتا ہے تو میرے چند شرائط قبول کر۔ مین تجھے قید سے چھوڑانے کے سوا دنیا دی جاہ و حشمت سے بھی نہال کر دونگا۔" آٹو نیند ہی مین سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب ہے۔ اور بے اختیار اسکا ہاتھ کشتی کے ٹکڑے پر جا پڑا۔ جسکو کمر سے باندھ رکھا تھا آخر نیند سے بیدار ہوا اسی دم گھنٹی بھی بجنے لگی۔ اسکی آوازین برابر تین دفعہ گونجین خواب کا دیکھنا۔ نیند سے یکبیک ہوشیار ہونا۔ گھنٹی کا تین دفعہ بجنا غرض ان تمام باتون نے آٹو پر ایسا اثر کیا کہ وہ غم اور پریشانی کے سبب تھوڑی دیر بیہوش پڑا رہا۔ بعد جب ہوش مین آکے اٹھ بیٹھا اور چارون جانب نگاہ کرنے لگا تو آج دو ہی کھڑکیان پائی گیئن۔ زمین پر سے اٹھا تو سر چھت سے لگ رہا تھا۔ جسکے سبب سے سیدھا کھڑا ہونا محال تھا معمولی مقام پر روٹی اور پانی بدستور موجود تھا۔ آٹو نے دل مین کہا "آج فقط دو کھڑکیان باقی رہگئی ہین۔ اور اس قفس کی وسعت بھی بہ نسبت کل کے آج بہت کم ہو گئی۔ پہلے دن ایک دفعہ گھنٹی بجی اور ایک کھڑکی غائب ہوئی۔ دوسرے روز دو آوازین آئین اور دو کھڑکیان گم۔ اور

آج جو تیسرا دن ہے تین دفعہ کی آواز کے بعد تیسرا دریچہ بھی نمار رہا ہے اس حساب سے شاید میری زندگی کے اور دو ہی دن باقی ہیں - ہائے یہ کون سنگدل ہوگا جسنے ایسی سختی وصعوبت سے میری جان لینے کا حکم دیا ہے - ہو نہو یہ اُس شیطان مجسم تو کرنیرا بو رجیا ہی کا کام ہے - شاید اسکا دل میرے انکار کے سبب سے اب تک غصہ سے بھرا ہو - اور کیا عجب کہ میری یہ خرابی اُسی کا نتیجہ ہو ہان - اگر خدا نے میرا یہی انجام مقرر کر دیا ہے تو مین خوشی سے قبول کرتا ہون - مین آخر وقت تک مستقل اور ثابت قدم رہونگا - لیکن آہ! میرے زن و فرزند کا ——" یہان تک پہونچکر آٹو بے اختیار رونے لگا - اب اُس قفس کی شکل برابر جنازے کی سی تھی اتنی بات آسانی سے سمجھ مین آسکتی تھی کہ جنازہ رفتہ رفتہ اسقدر تنگ ہو جائیگا کہ آدمی اندر ہی اندر پاش پاش ہو کے رہیگا - اُسوقت اُسکی وسعت صرف اسی قدر تھی کہ آٹو درمیان مین بیٹھکے ہاتھ پھیلائے تو دونون طرف کی دیوارین چھو لے سکتا تھا اور بایئن صرف دروازے کی جگہ باقی تھی -

چوتھی شب آئی اس پریشانی اور بدحواسی کے عالم مین نیند کہان کی؟ چھت کی پستی سے اُٹھکر ٹہلنا بھی ممکن نہ تھا - آخر تمام رات گھانس پر بیٹھکر دعا کرتا رہا جب صبح ہوئی تو دریچون کی طرف ٹکٹکی لگا دی! وقت مقررہ پر گھنٹی بجنی شروع ہوئی - چوتھی آواز کے ساتھ دیوارین جنبش مین آئین - اور بغیر آواز کے بڑھنے لگین - آٹو کے مُنھ سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی - وہ بے انتہا مضطر و پریشان ہو گیا - چھت کی پستی آج اچھی طرح بیٹھنے کی بھی اجازت نہین دیتی تھی اور دریچہ فقط ایک ہی باقی تھا -

آٹو - (دل مین) " افسوس! اب میری زندگی کا ایک ہی دن رہ گیا ہے - مین مرنے سے ڈرتا نہین ہون - لیکن میری پیاری بی بی اور جان سے زیادہ عزیز بچے!!

آٹو زار قطار رونے لگا۔ تھوڑی دیر بعد رینگتے رینگتے اُس مقام پر گیا۔ جہاں ہر روز کھانا لٹکایا جاتا تھا۔ جنازے کا اندرونی حصہ اب اسی قدر باقی تھا کہ وہ بمشکل حرکت کرسکتا تھا۔ اس غم والم میں کھانے پر بالکل رغبت نہوئی۔ تھوڑا پانی پیا اور روتا پیٹتا وہیں بیٹھ گیا۔ گذشتہ شب کو بالکل نیند نہ آنے سے وہ نہایت مضمحل بھی ہورہا تھا۔ . . .

اسی عالم اضطراب میں دن گذر گیا۔ پانچویں رات آئی۔ آٹو کو یقین کلی تھا کہ یہ شب آخری ہے۔ لہذا مرنے پر مستعد اور آمادہ ہوکر توبہ واستغفار کرنے لگا۔ اسی میں نیند کا خمار غالب ہوا۔

باب "۹۴"

گھنٹی کی آخری آواز

آٹو بیتابی اور اضطرابی میں کروٹیں بدل رہا تھا۔ معلوم تھا کہ سویرے ہی اسی جنازے میں دابا جائیگا۔ آخر تڑپتے تڑپتے دل سے یہ باتیں کرنے لگا: "ہائے! وہ میرے انتظار میں روتے روتے عمر گذار دینگے۔ اور مجھے بھلا دینگے۔ خدایا! توہی میرے یتیم بچوں کا مالک ہے۔" آٹو کا سلسلہ خیال یہیں تک پہونچا تھا کہ دفعتہً کھڑکی کھلی۔ اور کسی کی نہایت ملائم اور شیریں آواز "آٹو" "آٹو" پکارتے ہوئے کان میں آئی۔ گو بہت عرصہ دراز گذر چکا تھا۔ لیکن آٹو پہچان گیا کہ یہ لوکریزا بورجیا کی آواز ہے۔

آٹو۔ دست کرم دراز کیا میں تمھارا قیدی ہوں؟ اے ظالم! کسی کا دل اسقدر پتھر کا نہو گا جیسے کہ تیرا ہے۔ افسوس! میں نے تیرے بھائی سیزر کو جس محنت سے جانکاہی کے ساتھ قید سے چھڑایا وہ بھی تو بھول گئی؟"

لوکریزا "ہان مجھے سب کچھ یاد ہی۔ اور یہ بھی کہ تم کس حقارت سے قلعہ روز تل مین مجھ سے الگ ہو گئے اور میری طرز معاشرت پر ملامت کرنے لگے خیر جانے دو۔ مین اب ان باتون کی نسبت گلہ کرنے کے لیے نہین آئی ہون۔ بلکہ میرا یہ ارادہ ہی کہ اگر تم چاہو تو اس قید سے رہا کردون!"

آلٹو۔ (کمال درجہ خوش ہوکر) "یا آلہی! مین یہان سے نجات پانے کا آرزومند ہونگا؟ خدا کے لیے مجھے آزاد کرو۔ تاکہ مین اپنے اہل و عیال سے ملکر تمھارے حق مین دعاے خیر کرون۔ اور دل سے تمھارا ممنون ہون۔"

لوکریزا "بجا ہی۔ مین تمھین اپنا ممنون بنانا تھوڑا ہی چاہتی ہون؟ میری تو یہ تمنا ہی کہ تم مجھسے بھی محبت یا دوسرے الفاظ مین عشق کا برتاو کرنے لگو۔"

آلٹو "آہ! میری رہائی کے متعلق تم شرط بھی پیش کرتی ہو؟ یہی ہو تو یقین رکھو کہ ایسی رہائی تمھاری محبت سے کہین زیادہ مجھے پسند ہی۔ چاہے وہ کیسے ہی عذاب کے ساتھ کیون نہو!"

لوکریزا۔ (مایوس ہوکر) "ہان؟ رسی جل گئی مگر بل دور نہوا۔ اس حالت مین بھی تم اتنے زور دار پر ہو؟ اچھا تو اتنا یاد رہے کہ تم دفعتہً مارے نجاؤگے۔ کل اس خبازے کی تنگی کی بدولت تم ہل بھی نہ سکوگے۔ اور کھانا پانے کی امید بھی نہ رکھو۔ بھوک پیاس اور خبازے کے فشار سے گھٹ گھٹ کے تمھین مرنا ہوگا۔"

یہ کہکر غصے کے ساتھ دروازہ بند کرکے چلی گئی۔ آلٹو پھر عالم یاس مین بیٹھا رونے لگا۔ اسی دم کئی لوگون کی آہٹ کی سی آواز معلوم ہوئی۔ وہ باہم غضبناک ادا سے باتین کرتے جبّانہ آہنی کی طرف آرہے تھے۔ جب قریب پہونچے تو زنجیرون کے ہٹانے کی صدا گونجی اور ساتھ ہی دروازہ بھی کھول دیا گیا جس سے روشنی اندر آنے لگی۔ کوئی شخص باواز بلند یہ کہتا ہوا نظر آیا۔

آٹو! باہر نکلو! میں تمھیں خلاصی دینے آیا ہوں۔" یہ سنکر آٹو کو جسقدر مسرت ہوئی اسکا بیان نہیں کیا جاسکتا۔ سارے رنج وغم آن واحد میں شادمانی سے مبدل ہوگئے۔ اور فرط سرور سے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ وہ خوشی کی امنگوں کو ساتھ لیے قیدخانہ سے نکلا تو اپنے آپ کو ایک معمر بزرگ صورت فرشتہ سیرت شخص کے مقابل کھڑا پایا۔ اسکے لباس سے اور نیز اُس تمغے سے جو اُسکے سینے پر لگا تھا بخوبی ظاہر ہوتا تھا کہ یہی ڈیوک آف فرارا ہے۔ لوکریزا بورجیا کو دو سپاہی پکڑے کھڑے تھے۔ اور وہ قدیم بدمعاش شخص بھی ایسی ہی حفاظت میں تھا جس بڈھی خواص نے آٹو کی گرفتاری کا اہتمام کیا تھا ڈیوک کے پیچھے کھڑی تھی۔ لوکریزا کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں وہ بے پروائی ظاہر کرنے کی بڑی کوشش کیے جاتی تھی۔

ڈیوک آف فرارا۔ (آٹو سے) "تم اپنے متعلقین کے پاس چلے جاؤ۔ یہ نہ سمجھو کہ وہ تمھاری غیر حاضری اور مفقود الخبری کے سبب ہراسان ہیں۔ نہیں میں نے پہلے ہی دن ایک ایسی بات کہلا بھیجی ہے جسکی وجہ سے چند روز اور بھی گذر جائینگے تو انھیں کچھ تشویش و پراگندگی نہوگی۔"

آٹو۔ "حضور! میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں؟"

ڈیوک۔ (آٹو کا ہاتھ پکڑ کے) "میں تم سے معافی چاہتا ہوں کہ میں نے اتنے دن تمھارا مصیبت میں پڑا ہونا جائز رکھا۔ اُسکی اصلی وجہ یہی تھی کہ میں اُس مردود بھیا ورت لوکریزا کو دکھا کر تم کا امتحان کرنا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم تو تھا کہ اُسنے عالم شباب میں بہت گل کھلائے ہیں۔ مگر یہ امید نہ تھی کہ اس عمر کو پہونچنے کے بعد بھی اپنے شیطانی افعال سے باز نہ آئیگی۔ اسی امید کی بدولت مینے اس ملعونہ کو اپنی زوجیت میں لیا (لوکریزا کی طرف مخاطب ہوکر) لوکریزا! تیرے قول و قرار کیا ہوئے؟

تیرے حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر شادی کے قبل مین نے قسم لی تھی کہ اپنی گذشتہ بدکرداریون سے دست بردار ہو جاے۔ تو راضی ہو گئی تھی۔ پھر یہ مکاری کیسی؟ تیری اسی لونڈی نے جسکو تو اپنی محرم راز سمجھتی تھی یہ راز افشا کیا۔ اور چند لمحے بیشتر جو تو اس بے گناہ مظلوم سے گفتگو کر رہی تھی مین خود سُن چکا جسکے سبب میرا رہا سہا شک دور ہو گیا۔" لوکریزا نے اُس لونڈی پر ایک غضب آلود نگاہ ڈالی۔

ڈیلوک۔ (لونڈی سے)" مین نے آج سے تمھین آزاد کر دیا ہی۔ اپنے وطن کو یا جہان جی چاہے جاسکتی ہو۔ (شرمن سے) تو بڑا ہی ظالم اور نامعقول ہی۔ مین تیرے لیے یہی سزا تجویز کرتا ہون کہ تو عمر بھر قید مین رکھا جاے" سپاہی شرمن کو لیکر وہان سے چلے گئے۔

ڈیلوک۔ (آٹو کی طرف متوجہ ہوکر)" مسٹر آٹو! اب مین تمسے کچھ اور کہنا نہین چاہتا سوا اسکے کہ تمھین اور تمھارے کُل ہمراہیون کو دیا ناتک پہونچانے کے لیے ایک جہاز تیار کھڑا ہی۔ بسم اللہ خدا حافظ۔ جو کچھ تمنے یہان دیکھا اور سنا ہی ہرگز کسی کے روبرو اُسکا ذکر نہ آنے پاے۔ مناسب ہی کہ تم اس قصے کو بھول ہی جاؤ۔"

آٹو۔ (ادب سے)" معاف کیجیے حضور! مین آپ سے اس عورت کی معافی کے لیے التماس کرنا چاہتا ہون گو۔"

ڈیلوک" تم اس بارے مین دخل نہ دو۔ اس ظالم کو سزا دینا صریحاً انصاف ہی۔ تم یہان سے چلے جاؤ" آٹو کو جانے مین تامل کرتا دیکھکر ڈیلوک کمال برہم ہو گیا۔ اور غصہ سے پانوئن زمین پر مار کر کہا "جاؤ"، اور نگہبانون کو کچھ اشارہ کیا۔ فوراً چند سپاہی قریب آئے۔ اور آٹو کا ہاتھ پکڑ باہر لیجا کر چھوڑ دیا۔ آٹو وہان سے نکلا۔ اُسکے نکلنے سے دو ہی تین منٹ بعد آہنی جنازے مین کوئی اور مجرم ڈالا گیا۔ وہ خود لوکریزا بورجیا تھی۔ اسکی زاری و فریاد۔ رونے چلانے

کی آوازین عاجزی معذرت غرض کوئی چیز ڈیوک کے ارادے کو پھیرنے پر کامیاب نہوئی صبح کے پانچ بجے گھنٹی بلنے لگی اور وہ ننگ خلائق آہ وفغان کرتی ٹھنڈی ہوگئی - اس کارروائی کے بعد ڈیوک محل کی طرف سدھارا -

باب "۹۴"

طلسم

آہنی جنازے کے وحشت خیز حالات سے چھ ہفتے گذر گئے - اور ماہ مئی ۱۵۱۲ء ہر طاعون کی بلا ویانا سے دور تو ہوگئی لیکن شہر مین ہر طرف ویرانہ نظر آتا تھا اور اہل شہر برابر اپنے عزیز واقارب کے غم مین نیم جان ہورہے تھے کیون نہو ویانا کی نصف سے زیادہ آبادی نذر اجل ہوگئی تھی - ہر ایک کنبے اور ہر ایک گھر مین کچھ نہ کچھ نشان اُن لوگون کے باقی تھے جو اپنے عزیز واقارب کو ہمیشہ کے لیے داغ دے گئے -

آٹو نے عورت اور بچون کو اپنے خاص مکان مین چھوڑکر محل آرونا کا رخ کیا جب پھاٹک پر پہونچکر گھوڑے سے اُترا تو دربان سامنے آیا - اُسکی غمناک شکل دیکھکر آٹو کے دل مین تردد پیدا ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ خیر قریب پہونچ کر استفسار حال کیا تو بڑی حسرت واندوہ کی خبر سنی - وہ لیڈی تریزا کے مرنے کی خبر تھی - ہاے ہاے! وہ نیکبخت باوفا خاتون اُس بلا کا شکار ہوگئی جو اُسی کے خاوند کے ذریعہ سے شہر مین نازل ہوئی تھی - اُسکی جسمانی حالت کے دیکھتے کوئی یقین نہ کرسکتا تھا کہ اسقدر جلد مرجائیگی - لیکن موت کی برقی تاثیر نے اُسکی حالت مین آناً فاناً تغیر پیدا کردیا ـــ ظالم فوسٹ کے سبب اُسکی زیست کا کوئی لحظہ اندوہ والم سے خالی نہ گذرا - وہ مرتے دم تک اپنے میان کی سرگذشت

سے ناواقف رہی اور گھوارہ خانہ کی تبدیلی کا حال بھی معلوم نہو سکا۔ تریزا کے مرتے ہی فوسٹ کی حالت اور ردی ہونے لگی۔ وہ کثرت رنج وغم مین اکثر پکار اُٹھتا تھا کہ "تریزا کی موت کا سبب خود مین ہی ہوا" سننے والے اُسکے مطلب کو دریافت نکر سکتے تھے۔ کیونکہ باسباب ظاہر تریزا مرض طاعون مین مبتلا ہوکر مری تھی اور اس صورت مین فوسٹ کا کوئی قصور نہین معلوم ہوتا تھا۔ لوگ یہی سمجھے کہ بیچارہ اپنی بیوی کے غم مین ہوش وحواس کھوکر ایسے الفاظ زبان سے نکالتا ہے۔

ماہ جبین اڈیلا جو تریزا کو اپنی ماں سمجھی ہوئی تھی اس حادثہ کے سبب بہت روئی اور لاش اُٹھانے تک پائینتی بیٹھی برابر روتی اور دعاے مغفرت کرتی رہی۔ صرف اڈیلا ہی نہین بلکہ ماکسلن بھی اُسکے ساتھ اسی شغل مین تھا۔ ڈیوک لیوپولڈ اور دچز میریا کو تریزا کی وفات نے بڑا صدمہ پہونچایا۔ مگر ماکسلن اور اڈیلا کے لحاظ سے ظاہرا دونون بے پروائی کرتے تھے۔

آٹو جسوقت آرونا کے محل مین پہونچا ہے۔ تریزا کی موت سے تین مہینے گذر چکے تھے۔ یہ وحشت اثر دلخراش کیفیت سنکر آٹو کی آنکھین پرنم ہوگئین۔ آخر فوسٹ یعنے کونٹ آف آرونا سے ملنا چاہا۔ کمبخت فوسٹ محل کے ایک کونے مین بیٹھا اپنے حال زار پر آٹھ آٹھ آنسو بہارہا تھا۔ خدمتگار کی زبانی آٹو کے آمد کی خبر سنکر جلد اندر بلوانے کا حکم دیا۔ تھوڑی ہی دیر مین فوسٹ اور آٹو ایک کمرے مین تنہا بیٹھے

آٹو "حضور مین اپنے ارادے پر بالفضلہ کامیاب ہوا۔ ہزار شکر کہ خدا نے آپکے فرزند کو بچا لیا ہے"

فوسٹ۔ (بے انتہا خوش ہوکر) "تمنے صرف میرے لیے جسقدر تصدیع وتکلیف گوارا کی ہے اُسکے عوض مین تمھین کیا دے سکونگا؟ اور سب مجھے ایسے الفاظ بھی نہین ملتے جنکے ذریعہ تمھارا شکر ادا کرون!"

آٹو :- مجھے آپ کے شکریہ کی کوئی ضرورت نہین - میرا دل ہی میری محنت کا صلہ دیدیتا ہی - مین نہین چاہتا کہ کوہ اراراٹ کی چوٹی تک پہونچنے مین جسقدر مصیبتین مجھپر پڑین اُن سب کی تفصیل سے آپ کا وقت رائگان کرون - اسی قدر بتا دینا کافی ہی کہ مین خدا کی مدد سے منزل مقصود پر جا پہونچا - اور اپنی مطلوبہ شئی لیکر واپس آیا ہون - اب نہایت ضرور ہی کہ ٹولوک اور ڈچز میریا کو گہوارے خانہ کی تبدیلی سے آگاہ کردیا جاے ؟"

فوسٹ (گھبراکر) "تو کیا تم میری پوری سرگذشت اُنھین کہ سناؤگے ؟"

آٹو :- جی نہین مفصل کہدینا تو مصلحت کے خلاف ہی - آپ یقین جانیے کہ میرا دل تغیر پسند نہین ہی - لہذا مین جھوٹ ہرگز نہ بولونگا - گہوارے خانہ کی تبدیلی کی نسبت یہ کہنا میری دانست مین مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آپ اپنے فرزند کو شاہزادگی کا رتبہ دلوانے کی تمنا مین ایسے گناہ عظیم کے مرتکب ہوئے"

فوسٹ :- مین تمھارا حد سے زیادہ ممنون ہون - یہی سبب بتلانا ٹھیک ہی مگر ہان تختی کو ہمیشہ پاس سے جدا کرنے کے لیے کون وجہ بتاؤگے ؟"

آٹو :- (کچھ دیر سوچکر) "آپ اپنی بیوی کی کوئی نشانی رکھتے ہین ؟"

فوسٹ :- ہان - اُسکے ہاتھ کی ایک انگشتری اور سر کے چند بال مین نے بطور یادگار پاس رکھ لیے ہین "

آٹو - (خوش ہوکر) واہ ! تو پھر کیا پوچھنا - اُن چیزون کو اس تختی کے ساتھ ایک طلسمی تعویذ کی طرح مرتب کرکے آپ کے فرزند کو دونگا - اور اُنھین تاکید کردونگا کہ یہ آپ کی عزیز والدہ کی نشانی ہی - اسکو کسی حال مین اپنے جسم سے علٰحدہ نہ کرو - اگر کروگے تو تمھاری والدہ کی روح ہمیشہ کے لیے تمسے ناخوش ہوجائیگی "

فوسٹ :- ہان - یہ اچھی بات ہی - خیر - اب ہمین جدا ہونا چاہیے - ہمیشہ کے لیے

نہین - ۳۱ - جولائی سنہ روان کو جو دنیا مین میری زندگی کا آخری روز ہے مین تمسے دنیا مین ملونگا - آٹو نے اسکا کچھ جواب دینا چاہا - مگر نوسٹ جسکے چہرے سے روح کی نجاست ظاہر ہوتی تھی بہ جبر آٹو سے چھوٹ کر بھاگا "

آٹو " ذرا توقف کیجیے - اپنے فرزند کو گلے تو لگاتے جایئے ! "

نوسٹ " نہین - اب مجھ مین اسقدر جراءت نہین " یہ کہکر نوسٹ نے جب اپنی صورت آٹو کی جانب پھیری تو اُس سے ایک ایسی وحشت ظاہر ہو رہی تھی جسکا بیان کرنا آٹو سے ممکن نہوا - اور وہ پاک طینت شخص عمر بھر اُسکو نہ بھول سکا غرض نوسٹ تو چلدیا - اور آٹو وہین بیٹھا بہت دیر تک عبادت کرتا رہا -

باب "۹۵"

اکتیس جولائی ۱۵۱۷ء شام کے وقت آفتاب غروب ہوا ہی تھا کہ ایک مسافر ویانا مین آٹو کی ڈیوڑھی پر آکھڑا ہوا - اُسکے لباس سے پریشان حالی ظاہر تھی - چہرہ زرد اور بے رونق ہو رہا تھا - آنکھین ڈبڈبا آئی تھین - قد بار درد و الم سے جھک گیا تھا - آٹو خود اُس مسافر کی آمد کا منتظر بیٹھا تھا - کھڑکی کے ذریعہ اسکو آتا ہوا دیکھکر بدحواس دوڑ آیا - اور پیشقدمی کر کے ملا -

آٹو نوسٹ کو اپنے مکان کے آخری کمرے مین لایا - اور اُسکو ایک آرام کرسی پر بٹھلایا -

نوسٹ " مین اقرار کے بموجب اپنی زیست کی آخری شب کو تمھارے پاس آیا ہون "

آٹو - (گھبراکر) کیا یہ سچ ہے کہ کل آپ کا خاتمہ ہونے والا ہے ؟

نوسٹ - (کمال حسرت ناک لہجے مین) ہان - کل سے شیطان مجھپر حکمران ہو جائیگا - یہ تو بندھی ہوئی بات ہے - مین مگر تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون کہ تمنے

خاص اپنی کوشش کی بدولت میرے بیٹے کی روح کو دائمی لعنت سے بچا لیا۔"
آلوٹ" صاحبزادے آجکل اپنی پیاری بی بی کے ساتھ نہایت خوشی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن انھیں کبھی کبھی آپ کی سرگشتگی و آوارہ وطنی کا خیال مغموم و پریشان کیے دیتا ہے۔ وہ صرف اسی قدر جانتے ہیں کہ آپ کسی بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہو گئے ہیں جسکے سبب سے دنیاوی عیش و عشرت کو ترک کر کے سیاحی اختیار کی ہے۔ غالباً انھیں آپ کا خیال نہوتا تو وہ زیادہ لطف و سرور سے زندگی بسر ہونے کی امید تھی۔"
فوسٹ۔ (جلدی سے) "ہائے کیا تمنے ناکسٹن کو اُسکے کم نصیب باپ کی پوری حقیقت سے آگاہ کر دیا؟"
آلوٹ" نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں اپنے اقرار پر ثابت قدم ہوں۔ یقین رکھیے کہ آپ جسوقت دنیا سے چل بسینگے تو آپ کے پورے حالات زندگی سے فقط ایک ہی شخص واقف رہیگا۔ اور وہی آپ کا خیر خواہ ہے۔" (خم ہو کر)
فوسٹ" میں تو کہہ چکا ہوں کہ تمھارا بار احسان ایسا نہیں کہ میں گردن اُٹھا سکوں۔ مجھے ناشاد بدبخت بدطینت کو اگر کبھی کچھ خوشی ہونے والی ہے تو اسی میں ہوگی کہ وہ نوجوان جو میرے بعد میرے ہی نام سے دنیا میں مشہور ہوگا۔ اپنے کم نصیب باپ کے پُر درد حالات اور لعنتی موت سے آگاہ ہو کر خود اپنی زندگی کو بے لطف نہ بنائے! جسدن سے میں تمسے جدا ہوا اب تک مختلف مقامات کے سفر اور پریشانی میں دن گذارتا رہا۔ تاکہ اختلاف آب و ہوا کے سبب کسی جگہ دل بہل جائے۔ کسی دم اپنے اختیارات کے ذریعہ کوئی شعبدہ بازی کرتا۔ اور کبھی صحرائے لق و دق میں جہاں کسی انسان کا گذر نہوا ہو نکلجاتا تھا مگر ہائے! کسی جگہ کسی مقام پر میری دلبستگی نہوئی۔ وہ ظالم خیال لحظہ بھر مجھسے دور ہوتا نظر نہ آیا۔ افسوس!

میرے مصیبت مین مبتلا ہونے کا وقت بہت قریب آپہونچا۔ لہذا اب مجھے بہت جلد تیار رہونا چاہیے ۔"

آٹو ۔ (دلی جوش سے) "جناب! آپ اپنے تئین شیطان کے حوالے کرنے پر اسدرجہ کیون آمادہ ہو رہے ہین ؟ مین کسی بزرگ پادری کو بلواتا ہون ۔ اُسکے ہمزبان ہوکر آپ خدا سے التجا کیجیے ۔ وہ پناہ دیگا ۔ اگر نہین تو میرے ہمراہ گرجا مین چلکر عبادت الٰہی مین مشغول ہو جایئے ۔ اسصورت مین غالباً آپ شیطان کے دام سے نجات پا سکینگے ۔"

فوسٹ ۔ (بیتاب ہوکر) خاموش! آٹو چپ بھی رہو میری زندگی کی چند ساعتین جو باقی رہ گئی ہین ۔ اُنمین سے ہر ہر لمحہ میرے لیے غنیمت ہے ۔ اگر مین ایسی باتین کرنے لگون تو ابھی سے شیطان کے جال مین پھنس رہونگا ۔ میرے رہا ہونے کی امید تو معلوم ۔ وہ ذکر ہی چھوڑ دو ۔ اور یہ بتاؤ کہ میر الوزعین طلسمی تعویذ ہمیشہ اپنے پاس رکھنے پر رضامند ہوا یا نہین ہے ؟"

آٹو "ہان وہ اسکے گلے مین پڑا ہے ۔ اور اسوقت بھی جدا نہین ہوا ۔ مگر وہ آجکے دن تمھارے سبب متفکر و پریشان رہتا ہے ۔ اُسکا خیال ہے کہ آپ خلائق سے دوری اختیار کرکے راہب بننا چاہتے ہین ۔ لہذا دن رات آپ کے حق مین دعائے خیر کر رہا ہے اور آپ کی غیر موجودگی نے اُسکو بالکل اندوہگین بنا رکھا ہے ۔"

فوسٹ "اگر وہ یہ سمجھے ہوئے ہے کہ مین صرف بندگان خدا سے دوری اختیار کرتا چاہتا ہون تو اُسکو اسی خیال مین رہنے دو بلکہ وقت ضرورت تم بھی اس خیال کی تائید کرتے رہو ۔"

آٹو ۔ میری دانست مین وہ آپ کی موت کی خبر سے واقف ہو جانا بہتر ہے ۔ کیونکہ ہمیشہ کی غیر حاضری سے اور نیز آپ کی خیر خبر نہ معلوم ہونے سے وہ آجکے دن پریشان

نہ ہو۔ اگر آپ کا آخری وقت فی الحقیقت نزدیک آ پہونچا ہی تو ـــــ"

فوسٹ "ہان۔ بالکل قریب!"

آٹو "تو پھر آپ کی ایک آخری خدمت بجالانا چاہتا ہون۔ گو وہ بڑی غمناک اور حسرت خیز ہی اور اُسکی بجا آوری مجھے سخت ناگوار ہی۔ وہ یہ کہ ماکسملن کو آپکے مرنے کی کیفیت سنا دون۔ اور اس طرح پر کہ کسی طرح کی بدگمانی کا موقع نہ ملے۔"

فوسٹ۔ (پست آواز سے) "ہان ضرور اتنا کام کرو۔ میری درخواست کو تم یہ سمجھو کہ کوئی بیمار بستر مرگ پر پڑا تمسے التجا کر رہا ہی۔ اور ہان ایک اور کیفیت دریافت کرنا رہ گئی۔ کیا ڈیوک اور ڈچز میریا گھوارے خانے کی حقیقت معلوم ہونے کے بعد مجھپر لعنت ملامت کر رہے ہین؟"

آٹو "جی نہین ـــ وہ دونون میان بیوی ایسے نیک مزاج ہین کہ بُرا بھلا کہنا تو درکنار آپ کی نسبت خفگی تک نہین ظاہر کی۔ ڈچز میریا نے ماہ طلعت اڈیلا کو مادری سینے سے لگالیا۔ مگر ڈیوک لیوپولڈ نے دایہ کو جلاوطن کیے بغیر نہ چھوڑا۔ جتنے لوگ اس سنگین جرم کے شریک تھے۔ سب کے سب طاعون مین چل بسے صرف ایک دایہ زندہ بچی تھی۔ جو اپنے قصور کا اعتراف کرنے کے بعد جلاوطن کر دی گئی"

فوسٹ "تمھاری کارروائیون کے سبب مین بہت ہی مطمئن ہوا۔ تمنے ایک ایسے شخص کی مدد کی جو دنیا بھر مین سب سے زیادہ مردود اور بدبخت تھا۔ خیر آٹو! اب تم ہم الگ ہو جائین۔ کیونکہ باقی ماندہ چند لمحے تنہائی مین گذارنا چاہتا ہون مین آج ہی شب تمھارا مہمان رہونگا کل ـــ" بدنصیب فوسٹ کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔ مگر دل سے اُبھرے ہوے رقت کے جوش نے اُسکو عاجز کر دیا۔ خوف و نا امیدی اُسپر غالب ہو گئی۔ آٹو دلدہی تو کرنے لگا۔ لیکن اُس اجل رسیدہ کو عالم یاس مین کوئی بات سودمند نہوئی افسوس! فوسٹ نے مکرر دروازے کی طرف

اشارہ کیا - آٹو اُسکا مافی الضمیر پہچان کر نہایت درد والم کے ساتھ گھر کے اندر چلا گیا-
اور شب بھر عبادت الٰہی مین گذاری-

خاتمہ

طلوع آفتاب کا وقت ہی- دو شکلین کوہ ویسوویس کی بلند ترین چوٹی پر کھڑی دکھائی دے رہی ہین اطراف کے غارون سے دھوان نکل رہا ہی- وہ دو شکلین یوسٹ اور جن کی تھین- شیطان کے چہرے سے مسرت کے آثار نمایان تھے- یوسٹ کے ساتھ مردانہ سلوک اور نرمی کا برتاؤ ایک لخت موقوف کر دیا- اور غضب کی نگاہون سے دیکھنے لگا- وہ بدبخت اسدرجہ گھبرایا ہوا تھا کہ شیطان کی صورت پر نگاہ کرنے کی مطلق جرأت نہ پڑتی تھی- اُسکی آواز مہیب بادل کی گرج کی طرح یوسٹ کے کانون مین گونجی تھی - اور وہ ہیبت و وحشت سے تھرا کانپ رہا تھا-

شیطان - اب وہ وقت آگیا ہی کہ مین تجھے اُس بلاخیز جگہ مین لیجاؤن جہان کی سیر تو نے ایک دفعہ کرلی ہی مگر قبل اسکے کہ مین تجھکو وہان لیجاؤن چند ایسی باتین کہنا چاہتا ہون - جو تیری زندگی مین آخری ہونگی ——— ہان کیا تو سمجھتا ہی کہ مین نے تیرے بیٹے کے معاملے مین دھوکا کھایا-؟ اور نیز یہ کہ مین سر تا پا تیرا غلام ہو گیا تھا- اور تو جو کچھ مجھسے پوشیدہ کرتا تھا اُس سے مین دراصل واقف تھا؟ گھوارے کھانے کے متعلق تیری تجاویز سب مجھے ابتدا ہی سے معلوم تھین - مجھے ہنسی آرہی تھی کہ تو مجھسے چھپا کر کوئی کام کسطرح کرسکیگا؟ مگر ایک شخص ہی جسکی نیک طرز معاشرت اور عمدہ چال چلن نے مجھے تنگ کر دیا بلکہ اُس سے مجھے خوف کرنا پڑا - وہ کون ہی ور آٹو - مین نے کئی دفعہ اُس پاک طینت شخص کو فریب دینا چاہا - جب وہ افلاس کے سبب فاقہ مین گذارتا تھا مین آدمی کی شکل مین اُسکے پاس گیا - اور تصویرین لیکر

روپیہ کے ذریعہ اُسکی مدد کی - کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اس لئے حالت مین بھی وہ بغیر کسی معقول سبب کے مجھ سے کچھ لینا پسند نہ کریگا - میرا خیال تھا کہ افلاس و تنگدستی کے گدلے سے نکلکر دفعتہً اوج اقبال پر پہونچنے کی وجہ سے غالباً وہ لہو و لعب مین گرفتار ہوجائیگا - مگر دنیا مین بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کرتا ہی کہ شیطان کی معرفت ملا ہوا روپیہ نیک امور مین صرف ہوتا ہی - آلو کی نیکی اور رحمدلی کے سبب وہ اُسپر مہربان ہوا جسکا نام مین نہین لے سکتا ہون اور میرے ہاتھون ملا ہوا روپیہ اُسکی نیک نامی کا باعث ٹھہرا -

فوسٹ - (گھبرا کر شیطان کے چہرے سے نظر پھیرے ہوئے) "میرے لخت جگر کو تجھ مردود کے پھندے سے چھڑانے مین آلو کامیاب ہوا -

شیطان - (مایوسی کے ساتھ) "ہان - بیشک وہ کامیاب ہوا - لیکن مین نے بھی طرح طرح کی کوشش مین کمی نہین کی - ایک دفعہ اُسکو لوکریزا کے جال مین پھنسانا چاہا - مگر وہ آسانی کے ساتھ بچکر نکل ہی گیا اُسکے بعد کوہ ارارات تک نہ پہونچنے کے متعلق جو کوشش کی گئی - وہ بھی بیکار ثابت ہوئی - بعد ازان جزیرۂ لنشا مین لوکریزا کو پھر ترغیب دے کر آلو کی فریب دہی پر آمادہ کیا - مگر وہان بھی ناکامی ہوئی - غرض مین نے جہان جہان جال بچھائے - نتیجہ مین پریشانی ہی حاصل ہوئی - اور آلو الگ کا الگ ہی رہا - اب مین اُس سے مایوس و ناامید ہوگیا ہون - آیندہ کبھی اُسکے معاملات مین دخل نہ دونگا"

فوسٹ - (پریشانی سے) "یہ سب باتین مجھے سُنانے کی آخر کیا ضرورت تھی؟"

شیطان - (ہیبتناک آواز سے) "مین صرف اسقدر تجھے بتا دینا چاہتا ہون کہ تو بڑا کم بخت اور شقی ہی - اور نیز یہ کہ خدا اُن لوگون کی تائید ضرور کرتا ہی جو خالص دل سے اُسکی اعانت کے خواستگار ہوتے ہین - مین اب یہ بھی کہے دیتا ہون

کہ اگر تو اُس سے مدد چاہتا (جسکا نام مین اپنی ناپاک زبان پر لا نہین سکتا) تو
ضرور تجھے امن نصیب ہوتا۔ اور کبھی کا میرے دام سے چھوٹ نکلتا۔ اگر آ تو
کی نصیحت پر عمل کرکے کل شب ہی سے تو کسی عبادت خانہ مین جا کر مصروف دعا ہوتا
تو کیا میرا مقدور تھا کہ تجکو وہان سے کھینچ لانے کی جرأت کر سکون؟ نہین ہرگز
نہین - مین ان باتون سے تجھے اسلیے آگاہ کرتا ہون کہ یہ آخری وقت تجھپر
زیادہ تلخ ہو جائے۔ اور تو یہ جان لے کہ تو نے عمداً میری پیروی اختیار کی تھی"
فوسٹ - (نہایت بیتاب و بیقرار ہو کر) "تو یہ کیا کہ رہا ہی؟ میری رہائی کی
امید تھی؟ ہائے مین کیسا لعنتی ہون"
شیطان "ہان - بلاشبہ رہائی کی امید تھی کیونکہ آسمانی رحمت نہایت وسیع
اور غیر محدود ہی لیکن اب کسی طرح کی تدبیر کرنا محض بے سود ہی کیونکہ دوزخ تیرے
لیے نہایت مشتاق و منتظر ہی۔ غالباً اُسمین آج تک ایسا ملعون نہ داخل ہوا
ہوگا جیسا کہ تو ہی - اپنے دغابازیون اور شہوت ناک خیالات کے پورے
کرنے کے لیے تو نے کیسے کیسے آفات شہرون پر نازل کرنے کی مجھے ترغیب
دی تھی؟ اور کتنی ہزار جانین تلف ہوئین؟ جسدم تیرے حکم کے بموجب کوہ براکن پر
محشر خیز طوفان برپا کیا گیا - تجھے نہین معلوم کہ کسقدر لوگ جنمین اکثر معصوم بچے
اور پرہیزگار بڈھے بھی تھے مبتلاے مصیبت بلکہ ہلاک ہوگئے؟ سیکڑون شہر
اور شہرون کی سرزمینین اس طوفان کے سبب تباہ و برباد ہوگئین۔ [illegible]
[illegible] مر گئے - انکی لہلہاتی ہوئی کھیتیان دم کے دم مین فنا ہوگئین - [illegible]
[illegible] بہ بہ کر زمین کے برابر ہو گئے - غرض تیری بداعمالیون کو مفصل بیان کرکے مین
بہت وقت رائیگان کرنا نہین چاہتا - مگر ہان - ایک سانحہ کی کیفیت
یاد دلاؤنگا - وہ یہ کہ دنیا نا بلکہ تمام یورپ مین طاعون کی وبا جو پھیلی

جسکے صدمے سے ہزارون گھر بے چراغ ہو گئے۔ سب کا باعث تو ہی ہی۔ اور یہ بات بھی تو جانتا ہی ہوگا کہ تریزا کی موت کا سامان خاص تیرے ہی ہاتھون فراہم ہوا۔ ہائے ایسی نیک نفس عورت کو جو تجھے جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی تو نے اجل کے گھاٹ اُتارا!"

فوسٹ "افسوس۔ ہزار افسوس!! اگر مین اُس منحوس دن کے پیشتر ہی مرجاتا جسمین تیرے ساتھ قول و قرار ہوا ہی تو کیا ہی خوب بات تھی"

شیطان "یہ بھی یاد رہے کہ تریزا کئی برس پیشتر ہی مرگئی ہوتی۔ ایڈا نے اُسکو زہر دیا تھا۔ لیکن میری کوششون کی بدولت آٹو اُس زہر کا بدرقہ تریزا کو پلانے مین کامیاب ہوا۔ اور اسی سبب وہ بچ بھی گئی"

فوسٹ "ہان۔ تو معلوم ہوتا ہی کہ تیرا دل بھی رحم سے خالی نہین! کیون؟"

شیطان "چہ خوش۔ مین جانتا بھی نہین کہ رحم و ہمدردی کہتے کسے ہین۔ تریزا کو زہر کے قاتل اثر سے بچانے مین میری یہی غرض متعلق تھی کہ اُس بچاری کو خاص تیرے ہی ہاتھون مرنے کی مہلت دون۔ کیونکہ تیرے تیور آگے ہی سے پہچانتا تھا۔ اور مجھے معلوم تھا کہ تو کبھی نہ کبھی اور بندگان خدا کے ساتھ اپنی بیوی کے مرنے کا سامان بھی مہیا کردیگا۔ الغرض میرا قیاس بہت ٹھیک نکلا۔ [illegible] ہوا جو مین ایک مدت سے سمجھا ہوا تھا۔ لاکھون آدمیون پر تیرے ہی [illegible] بلائین نازل کی گئین۔ اُن سب کا خون تیری گردن پر ہی۔ تیری [illegible] کو پورا کرتے کرتے مین تنگ آگیا۔ لہذا اب تیرا خاتمہ کردینا [illegible] ہے!"

[illegible]۔ (دو زانو بیٹھکر) "مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے۔ اس دنیا [illegible] مجھے اسقدر جلد دور نہ کر۔ جسپر آفتاب ابھی نکل کر اپنا نور برسا رہا ہی مین

تو ہمیشہ کے لیے تیرا ہی ہون - پس اور چند سال مجھے زندگی کی مہلت دینے
مین تیرا کیا بگڑیگا؟ ہاے مجھے ایک سال نہین ایک مہینہ یا ایک ہفتہ یا ایک دن
یا کم سے کم ایک ساعت کی مہلت دے"

شیطان "اب تو شیطان کے روبرو دو زانو بیٹھا ہی تجھسے زیادہ نابکار
دنیا مین اور کون ہوگا؟ او بے حیا یہ حرکت تو صرف ایک کے سامنے جسکا نام
لینے کی مجھ مین جرأت نہین ہے - اور تو میرے مقابل کرتا ہی" یہ کہکر شیطان فوسٹ
کو پکڑنے کی غرض سے آگے بڑھا -

فوسٹ - (عاجزی سے) "مجھپر رحم کر - آہ! تھوڑی دیر اور ٹھہر جا کہ مین خود
سے تیرے پاس آجاؤن"

شیطان "نہین - مین تجھکو اسیدم اپنے قبضہ مین لونگا" ناگہاں
کوہ ولسیو ویس کے سب سے زیادہ عمیق غار سے شعلۂ آتش بلند ہوا - تمام پہاڑ
مین زلزلہ شروع ہوگیا اور اُس بدبخت کی چیخون کی آواز سے سارے
پہاڑ گونجنے لگے - آخر کار شیطان نے اُسکی گردن پکڑ کر سر کے بل اس
شعلہ فشان غار مین پھینک دیا - فوسٹ اس تکلیف سے بیہوش